صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

۲۲ فروری ۱۹۷۳ء

(۱۸ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ)

جلد ۳ - شمارہ ۲۱

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

15/4/74

مندرجات

(جمعرات - ۲۲ فروری ۱۹۷۳ء)

صفحہ

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ ۲۸۵۱

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ۲۸۵۲

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے . ۲۸۹۳

اراکین اسمبلی کی رخصت ۲۹۱۸

مسئلہ استحقاق —

میٹرک تھرڈ ڈویژن کو پی - ٹی - سی میں داخلہ . . . ۲۹۲۲

نشان زدہ سوال نمبر ۱۹۶۳ کے تحریری جواب اور وضاحتی بیان میں تضاد ۲۹۲۸

مسٹر ایس - حسن نواب چیف الیکٹریکل ریلوے کا نواب احمد بخش تھیم ایم - پی - اے سے ملاقات کرنے سے انکار ۲۹۳۳

تحریک التوائے کار —

لاہور میں طالب علموں کے جلوس پر پولیس کا لاٹھی چارج

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

جمعرات ۲۲ - فروری ۱۹۷۳ء

(پنجشنبہ - ۱۸ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔

مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا
بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ
وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

پ ۴ - س ۳ - ع ۱۰ ، ۱۱ - آیات ۱۸۹ تا ۱۹۲

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت صرف اللہ ہی کی ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ بلاشبہ آسمانوں کی تخلیق اور رات دن کے یکے بعد دیگرے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔ وہ وہ لوگ ہیں جو کھڑے ہو کر بیٹھ کر اور کروٹوں کے بل (بہرحال) اللہ کو یاد کرتے اور آسمانوں و زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تیری ذات پاک ہے۔ تو قیامت کے دن ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجیو۔ اے ہمارے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا پس اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مارشل لاء ریگولیشن ۱۱۵ کے تحت زمینداروں کی اراضی سے دستبرداری

*۲۳ - مسٹر احسان الحق پراچہ - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۱۱۵ کے تحت صوبہ میں زمیندار کل کتنے ایکڑ اراضی سے دستبردار ہوئے - نیز ان زمیداروں کے نام کیا ہیں اور ہر ایک زمیندار کتنے ایکڑ رقبہ اراضی سے دستبردار ہوا ؟

وزیر مال / چوہدری محمد انور سمہ - صوبے میں ضابطہ مارشل لاء نمبر ۱۱۵ مجریہ ۱۹۷۲ء کے تحت حاصل ہونے والی اراضی کا کل رقبہ تقریباً ۲.۱۱ لاکھ ایکڑ ہے - جس میں نظر ثانی اور اپیل کے تحت ردوبدل ہو سکتا ہے - اصلاح اراضی کے تحت متاثرا ہر زمیندار کے نام اور حوالہ کردہ رقبے کی تعداد مقدمات تصفیہ ہونے پر مہیا کی جا سکے گی -

مسٹر احسان الحق پراچہ - جناب والا - وزیر موصوف نے جواب نا مکمل دیا ہے - میرے سوال کو التوا میں کرا لیا جائے اور جب مکمل تفصیل حاصل ہو جائے اس وقت جواب دیا جائے - اس لئے میں اس ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا -

وزیر مال - ٹھیک ہے -

چھوٹے مالکان اراضی کو فاضل اخراجات سے نجات دلانا

*۹۶ - رانا پھول محمد خان - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ میں ایک سے پندرہ ایکڑ تک رقبہ اراضی رکھنے والے مالکان اراضی کی تعداد کل کتنی ہے -

(ب) کیا زرعی اصلاحات ۱۹۷۲ء کے تحت جزو (الف) بالا میں مذکور زمین

کے مالکوں کو مزارعین سے کاشت کرانے والی زمین کے کھاد بیج آبیانہ وغیرہ کے اخراجات بھی برداشت کرنے ہوں گے ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا موصوف اس امر سے باخبر ہیں کہ مذکورہ اخراجات برداشت کرنا چھوٹے مالکان اراضی کی استطاعت سے بالاتر ہے اگر ایسا ہے تو حکومت چھوٹے مالکان اراضی کو مذکورہ فاضل اخراجات سے نجات دلانے کے لئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر حکومت کوئی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مال / چوھدری محمد انور سمہ ۔ (الف) ۔ مطلوبہ معلومات سردست دستیاب نہیں ہیں ۔

(ب) ۔ جی ھاں ماسوائے مصنوعی کھاد و جراثیم کش ادویات جن کا خرچہ مالک و مزارعہ نصف نصف برداشت کریں گے ۔

(ج) جی نہیں ۔

زرعی اصلاحات

*۱۱۰ ۔ **رانا پھول محمد خان** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ میں زمینداروں کی اکثریت زرعی اصلاحات سے متاثر نہیں ہوئی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو ایسے زمینداروں کی تعداد کتنی ہے ؟

وزیر مال ۔ چوھدری محمد انور سمہ ۔ جی ھاں ۔

۱۹۷۲ء کی زرعی اصلاحات سے متاثرہ زمیندار

*۱۱۸ ۔ **رانا پھول محمد خان** ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا صوبہ میں ضلع وار ایسے بڑے بڑے زمینداروں کی تعداد کتنی ہے جو زرعی اصلاحات ۱۹۷۲ء سے متاثر ہوئے ہیں نیز ان میں

سے ہر ایک نے کتنے ایکڑ قابل کاشت اور ناقابل کاشت اراضی کا رقبہ حوالہ کیا ۔

(ب) ایسے مزارعین کی ضلع وار تعداد کیا ہے جنہیں قابل کاشت اراضی یا ناقابل کاشت اراضی کے مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں یا دیے جائیں گے ۔ نیز ان کو زیادہ سے زیادہ نقد کم سے کم زمین کتنے ایکڑ رقبہ اراضی دیا گیا یا دیا جائے گا ؟

وزیر مال / چوہدری محمد انور سمہ : (الف) صوبہ میں مالکان اراضی کی ضلع وار تفصیل جنہوں نے ضابطہ مارشل لاء نمبر ۱۱۵ مجریہ ۱۹۷۲ء اصلاح اراضی کے تحت اظہار نامے داخل کئے ۔ کیفیت نامہ "الف" کے تحت ایوان کی میز پر پیش ہے ۔ ہر ایک اظہار کنندہ سے حاصل کی گئی قابل کاشت ناقابل کاشت اراضی سے متعلق معلومات ان کے مقدمات کے تصفیہ ہونے پر دستیاب ہوں گی ۔ تاحال ڈپٹی لینڈ کمشنروں نے ۱۰۶۹ لاکھ ایکڑ اراضی حاصل کی ہے ۔ دستیاب ہونے پر مکمل معلومات ایوان کے رو برو پیش کر دی جائیں گی ۔

(ب) ۸۶۹۷ ایکڑ قابل کاشت اور نا قابل کاشت اراضی جس کی تفصیل کیفیت نامہ "ب" میں دی گئی ہے کے لئے مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء تک ۱۸۲۳ مزارعین کو مستحق قرار دے کر حقوق ملکیت دیئے گئے ۔ ایوان کی میز پر پیش ہے ۔ الاٹمنٹ کے لئے زیادہ سے زیادہ منظور شدہ رقبہ ۲۱ ایکڑ ہے ۔ کم از کم رقبے کی کوئی حد نہیں ہے ۔ استحقاق کا تعین حاصل شدہ زیر کاشت رقبہ جو خریف ۱۹۷۱ء اور ربیع ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران الاٹی مزارعین کے زیر قبضہ تھا کی بنیاد پر کیا جاتا ہے ۔ مزارعین جو ملکیت

حاصل کرنے کے مستحق قرار دیئے جائیں گے ۔ ان کی کل تعداد الاٹمنٹ کا کام مکمل ہونے پر معلوم ہو سکے گی ۔

کیفیت امہ 'الف'

نمبر شمار ۔	نام ضلع	اظہار نامونکی تعداد
۱ ۔	لاہور	۲۷۰
۲ ۔	گوجرانوالہ ۔	۲۶۹
۳ ۔	شیخوپورہ ۔	۳۶۲
۴ ۔	سیالکوٹ ۔	۴۵
۵ ۔	راولپنڈی ۔	۵۶
۶ ۔	کیمبلپور ۔	۲۵۸
۷ ۔	جہلم ۔	۶۰
۸ ۔	گجرات ۔	۶۳
۹ ۔	سرگودھا ۔	۵۱۴
۱۰ ۔	جھنگ ۔	۵۱۵
۱۱ ۔	لائیلپور	۴۳۷
۱۲ ۔	میانوالی ۔	۲۸۷
۲۳ ۔	ملتان ۔	۸۴۷
۱۴ ۔	ساہیوال ۔	۶۳۵
۱۵ ۔	ڈیرہ غازیخان ۔	۳۲۳
۱۶ ۔	مظفر گڑھ ۔	۳۳۵
۱۷ ۔	بہاولپور ۔	۱۵۵
۱۸ ۔	بہاولنگر ۔	۲۹۷
۱۹ ۔	رحیم یارخان ۔	۳۷۵
	میزان :۔	۶۰۳۹

کیفیت نامہ "ب"

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد مزارعین مستفید شدہ	رقبہ الاٹ شدہ
۱ -	ملتان	۱۳۵	۱۰۳۱
۲ -	ساہیوال	۸۴	۳۵۷
۳ -	مظفر گڑھ	۱۲۹	۷۰۱
۴ -	ڈیرہ غازیخان	۳۳۲	۱۰۷۱
۵ -	بہاولپور	۹	۶۲
۶ -	بہاولنگر	۹۲	۳۷۱
۷ -	رحیم یار خان	۳۹	۲۱۱
۸ -	راولپنڈی	۲	۲
۹ -	کیمبلپور	۲۳۳	۳۶۳
۱۰-	جہلم	۲۵	۲۶
۱۱-	گجرات	۱۳	۱۱
۱۲-	لاہور	۶۷	۲۱۱
۱۳-	سیالکوٹ	—	—
۱۴-	گوجرانوالہ	۱۷۰	۳۵۲
۱۵-	شیخوپورہ	۷	۱۸
۱۶-	سرگودھا	۱۵	۱۷۷
۱۷-	لائلپور	۳۰	۳۰۸
۱۸-	میانوالی	۱۶۵	۱۸۱۰
۱۹-	جھنگ	۲۳۳	۱۲۱۵
	میزان :	۱۸۲۳	۸۶۹۷

میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر مال یہ فرمائیں گے کہ زرعی اصلاحات کے تحت دی گئی زمین مزارعین میں تقسیم کرنے کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا ؟

وزیر مال ۔ اسی مالی سال میں مکمل ہو جائے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ یہ معلومات کب تک مہیا ہو جائیں گی ۔

وزیر مال ۔ جب ان مقدمات کا فیصلہ ہو جائے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا ایک سال میں فیصلہ ہو سکتا ہے ؟

وزیر مال ۔ میں نے گزارش کی ہے کہ اسی سال میں زمین مزارعین میں تقسیم کر دی جائے گی ۔

کنور محمد یاسمین خان ۔ کیا یہ زمین مزارعین کو بلا معاوضہ دی گئی ہے ۔

وزیر مال ۔ یقیناً ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ مزارعین کو جبری بیدخل کرنے کے متعلق کیا تدارک کیا گیا ہے ؟

وزیر مال ۔ دو تین اضلاع کے علاوہ میں نے تمام اضلاع کا دورہ کیا تھا اس کے متعلق انتظام کیا جا رہا ہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر چیئرمین ملک غلام نبی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ان کے منشور کے مطابق ساڑھے بارہ ایکڑ زمین فی کسان دینے کے لئے زرعی اصلاحات کے تحت حاصل کردہ زمین کافی ہوگی ؟

وزیر مال ۔ یہ سوال غیر متعلقہ ہے ۔ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا ۔

Mr Chairman : The Hon'ble Minister has no business to declare

that this is not a supplementary question.

وزیر مال ۔ اگر یہ ضمنی سوال قرار دیا جاتا ہے تو پھر میں اس کا جواب دے دوں گا ۔

Mr. Chairman : Minister to please continue.

وزیر مال ۔ ساڑھے بارہ ایکڑ زمین ان لوگوں کو دی جائیگی جن کے قبضے میں ساڑھے بارہ ایکڑ زمین ہے یا اس سے زیادہ ہے ۔ جن کے قبضے میں پہلے دو تین ایکڑ ہے انہیں دو تین ایکڑ ھی دی جائے گی ۔ جن مزارعین کے قبضے میں ایک کنال زمین ہے اسے ایک کنال ھی دی جائے گی ۔ تاوقتیکہ ھمارے پاس ساڑھے بارہ ایکڑ زمین کے قابض لوگوں کو دے کر مزید بچ نہ جائے ،

میاں خورشید انور ۔ جناب سپیکر ۔ میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ جن لوگوں کو ساڑھے بارہ ایکڑ زمین نہیں ملی ان کو زمین کہاں سے دیں گے یا ان کو زمین دینے کے لئے کوئی علیحدہ پروگرام ہے ؟

Mr. Chairman : You can put a new question.

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم فرمائیں گے کہ ملتان میں کافی ایسے زمیندار موجود ہیں جن کے پاس سینکڑوں مربعہ اراضی ہے لیکن وہ زرعی اصلاحات سے بچ گئے ہیں ۔ اس کی کیا وجوہات ہیں اور کیا اس کی تحقیقات کرنے کے لیے کوئی کمیٹی مقرر کی گئی ہے ؟

Mr. Chairman : The Hon'ble Member should give a new question.

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ اس آرڈیننس کے نفاذ کے ساتھ ساتھ مزارعین کی بے دخلیوں میں اس دور میں اضافہ ہوا ہے اور اس دور میں بے روزگاری بھی زیادہ ہو گئی ہے ؟ کیا آپ اس کا مقابلہ سابقہ دور سے کرینگے ؟

وزیر مال ۔ بالکل بے روزگاری نہیں ہوئی ۔ جہاں تک مقابلہ کا تعلق ہے میں یہ اعداد و شمار زبانی نہیں بتا سکتا اس کے لیے علیحدہ سوال دیں میں پچھلے سالوں کے متعلق اطلاع دے سکتا ہوں ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ پوائنٹ آف انفرمیشن ۔ اس کے متعلق جناب وزیر اعلیٰ ایوان میں تصدیق کر چکے ہیں ۔ میرا مقصد صرف یہ تھا کہ آپ نے اس بے روزگاری کے متعلق کیا بندوبست کیا ہے ؟

Mr. Chairman : This is a separate question.

راجہ محمد افضل خان ۔ اس کی تصدیق ہو چکی ہے ۔ چونکہ انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا تھا اس لیے میں نے یہ اطلاع دی ہے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ایسے مالکان اراضی زرعی اصلاحات سے بچنے کے لیے مزارعین کو بطور پٹے دار یا نجی ملازم اندراج کرا رہے ہیں ۔ کیا ان کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں آ سکتی ہے ؟

وزیر مال ۔ ان کے خلاف کارروائی ہو سکتی ہے ۔ اگر کوئی ایسی مثال ہو تو مارشل لاء کے ضابطے موجود ہیں ۔

شیخ محمد اقبال ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ ایسے زمیندار جنہوں نے زرعی اصلاحات کے تحت زائد رقبہ جات چھوڑنے ہیں ۔ کیا وہ اپنی مرضی سے چھوڑ رہے ہیں ۔ اگر وہ اپنی مرضی سے چھوڑ رہے ہیں تو میں جناب کی اطلاع کے لیے عرض کرتا ہوں کہ کئی زمیندار ایسا کر رہے ہیں کہ ان مزارعین سے آدھی رقم حاصل کر کے ان کی مرضی کے مطابق زمین چھوڑ رہے ہیں ۔ کیا آپ ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنا چاہتے ہیں ؟

Mr. Chairman : Please bring such things to the notice of the Hon'ble Minister in his chamber.

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ اظہار نامے داخل کیے گئے ہیں وہ ان سے مطمئن ہیں ۔ کیا ان کی تحقیقات کے لیے حکومت نے کوئی طریقہ کار وضع کیا ہے جس سے یہ ثابت کیا جا سکے کہ مارشل لاء کے ضابطہ ۱۱۵ پر پوری طرح عمل درآمد نہیں ہو سکا ؟

وزیر مال ۔ اس حکومت کو ہر اس بات کا اطمینان ہوتا ہے جس پر عوام اطمینان کا اظہار کرے ۔ عوام کی طرف سے جب کبھی کوئی شکائت پہنچے گی کہ فلاں آدمی نے صحیح ڈیکلریشن نہیں دیا تو اس کے خلاف ضرور کارروائی کی جائیگی ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جہاں تک عوام کا تعلق ہے اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں عرض کرونگا کہ عوام مطمئن نہیں ہیں کیونکہ جو اظہار نامے داخل کیے گئے ہیں ان میں بد دیانتی ۔ دھاندلی اور بد معاشی کی گئی ہے ۔ حکومت اس پر کیوں خاموش ہے ۔ اگر عوام کا مطالبہ ہے تو اس کے لیے آپ کا کیا جواز ہے ؟

وزیر مال ۔ اگر بد معاشی وغیرہ ثابت کی جائے تو ٹھیک ہے ورنہ جو ایسے الفاظ استعمال کرے اس کا بندوبست ہونا چاہئے ۔

شیخ محمد ریاض ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اوکاڑہ کلیانہ اسٹیٹ میں تین چار سو مربعے اراضی جو گھوڑی پال مربعوں کی شکل میں ہے گورنمنٹ نے مارشل لاء ضابطہ ۱۱۹ کے تحت حاصل کر لی ہے ۔ کیا یہ اراضی ان مزارعین میں جو وہاں زمین کاشت کرتے ہیں آدھا مربعہ کے حساب سے تقسیم کی جائیگی ؟

Mr. Chairman : This is not a relevant question.

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرما سکیں گے کہ ان اظہار ناموں کے متعلق جو مقدمات زیر تصفیہ ہیں ۔ ان کے فیصلوں کے لیے حکومت نے کوئی خاص تاریخ مقرر کی ہے کہ اس تاریخ سے پہلے فیصلہ کیا جائے یا یہ افسران کے رحم و کرم پر ہے کہ وہ جب چاہیں فیصلے کر دیں ؟

وزیر مال ۔ میں تین دفعہ گزارش کر چکا ہوں مہربانی کر کے جواب سن لیا کریں انشاء اللہ امید ہے کہ ۳۰ جون تک فیصلے ہو جائیں گے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ جو زمین آرڈیننس کے بعد بچے گی ۔ کیا حکومت نے یہ اپنی صوابدید پر رکھ کر کہ کونسی زمین کسی کو دی جائے کسانوں کے ساتھ نا انصافی نہیں کی ؟

وزیر مال ۔ جو زمین بچے گی وہ اس شخص کو دی جائیگی جو مزارع ہے اور حکومت نے اپنے پاس کوئی ایسی شرط نہیں رکھی اور نہ اپنے حق میں کوئی ایسی چیز رکھی ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ آپ میرا سوال نہیں سمجھے ۔ میرا سوال یہ ہے کہ جو زمین چھوٹے گی اگر زمیندار اس کو اپنی صوابدید کے مطابق دیگا تو وہ تھور اور بنجر زمین دیگا اگر حکومت اختیار اپنے پاس رکھتی تو وہ خود اچھی زمین لے کر دے سکتی تھی جس سے کسانوں کو اچھی قسم کی زمین ملتی ۔ کیا حکومت نے یہ غلطی نہیں کی کہ یہ اختیار زمینداروں کو دے دیا گیا ہے ؟

Mr. Chairman : This is a statement and not a supplementary question.

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ مالکان اراضی مزارعین کو اپنی زمین میں چارہ کاشت نہیں کرنے دیتے تاکہ ان کے

مویشی بھوکے مر جائیں اور وہ زمین چھوڑ جائیں کیا اس کے بندوبست لیے کوئی سکیم زیر غور ہے تاکہ مزارعین کو چارہ کے لیے اچھی زمین مل سکے ؟

Mr. Chairman. Please give a new question.

کنور محمد یاسین خان ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ جو اراضی مزارعین کے قبضے میں ہے اور وہ سٹیٹ لینڈ ہے ان کو مالکانہ حقوق دینے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے ؟

وزیر مال ۔ تجویز ابھی تک زیر غور ہے ۔ فیصلہ نہیں ہوا ۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ جو زمین زرعی اصلاحات میں آئی ہے اور وہ مالکان کے نام خود کاشت تھی اور مزارعین کے نام کاشت نہیں تھی اس کی تقسیم کا کیا طریق

وزیر مال ۔ جیسے کہ میں نے پہلے سوال کے جواب میں عرض کی ہے ایسی زمین جس مالک یا جس مزارع کے قبضہ میں ساڑھے بارہ ایکڑ سے زیادہ ہوگی اس کے قبضہ میں ساڑھے بارہ ایکڑ دی جائیگی اور جس کے قبضہ میں اس سے کم ہے اگر کہیں سے زمین دستیاب ہوئی تو کوشش کی جائے گی کہ اس سے زیادہ دی جائے ۔

شیخ محمد اقبال ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کئی زمینداروں نے زرعی اصلاحات سے بچنے کے لیے مختلف طریق کار اختیار کر رکھے ہیں ۔ میں ایک مثال پیش کرتا ہوں ۔ جھنگ میں ایک زمیندار نے ساڑھے بارہ مربعے زمین ایک ٹرسٹ کے نام کرا دی ہے ۔ ٹرسٹ اپنی آمدن سے چلایا جاتا ہے نہ کہ ساڑھے بارہ مربعے زمین سے جو کہ زرعی اصلاحات میں آنے والی تھی اور وہ ۲۵ خاندانوں کو ملنی تھی ۔ کیا آپ اس کے متعلق کوئی ایکشن لیں گے ؟

Mr. Chairman : Please give a fresh question.

چوہدری امان‌اللہ لک ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرونگا کہ قاضی اسماعیل جاوید صاحب کے سوالات کے جوابات انہوں نے غلط دیئے ہیں ۔ میں اس کی مزید وضاحت کرتا ہوں ۔ وہ رقبے جو مالکان اراضی کے پاس تھے اور جن کی گرداوری مزارعین کے نام نہیں تھی اس رقبے کو کس طریقہ کار کے مطابق مزارعین میں تقسیم کیا جا رہا ہے کیونکہ اظہار نامے داخل کیے جا چکے ہیں ؟ ان کا سوال یہ تھا ۔

وزیر مال ۔ یہ سوال ambiguous ہے ۔ ایسے رقبے جو مالکان کے قبضے میں ہیں وہ مزارعین کے نام ہو نہیں سکتے وہ جس کے قبضے میں ہوں اسی کے نام میں گرداوری ہوتی ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ ایسے مالکان اراضی جن کی گرداوری نہیں تھی اور ان کے اظہار نامے داخل کئے گئے ہیں اس کا طریق کار کیا ہے ؟

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جناب کی موجودگی میں وزیر موصوف کو قطعاً یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی سوال کے متعلق یہ ارشاد فرمائیں کہ یہ ambiguous ہے یا درست نہیں ہے ۔ یہ فیصلہ تو آپ نے دینا ہے ۔ پہلے بھی وزیر موصوف ایسے کہہ چکے ہیں ۔ اب دوبارہ انہوں نے یہی الفاظ استعمال کئے ہیں ۔ انہیں منع فرمایا جائے کیونکہ فیصلہ آپ نے دینا ہے ۔

Mr. Chairman : If I extend your point of order to Mr. Amanullah Lak, he had said that the answer is wrong, and he had used the words "غلط بیانی" We can simply use the words "یہ درست نہیں ہے" instead of saying "یہ غلط ہے". It is written down in the answer and he could very well read it. The answer is not wrong. He is putting a new question, which has no bearing on

this question, but I have allowed him. He has just stood up and said that the question does not arise and he was right in thinking so. So any hon'ble member, who violates this, I will take action.

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اپنے ضمنی سوال کی پھر وضاحت کر دیتا ہوں ۔ ایسا وہ رقبہ جو مالکان کے پاس موجود تھا ، جس کے اظہار نامے داخل کیے گئے ہیں اور جس کا ۱۹۷۱ء کے خسرہ گرداوری کے اندراج کے مطابق کسی مزارع کا اندراج نہ تھا ۔ اس کی تقسیم کا طریق کار حکومت نے کیا وضع کیا ہے ؟

وزیر مال ۔ جیسا کہ میں سمجھا ہوں ، آپ کا سوال ایسے رقبوں کے متعلق ہے جو مالکان کے پاس تھے اور مزارعین کو انھوں نے بٹائی پر نہیں دیے ہوئے تھے ۔ میں نے گزارش کی ہے کہ جن کے پاس ساڑھے بارہ ایکڑ زمین ہے اور مزارعین اس سے بچ جاتے ہیں اس کے متعلق جب ہمیں پتا چل جائے گا کہ کتنا رقبہ ہے تو اس کے لیے پالیسی وضع ہو گی ۔ ابھی کوئی پالیسی اس کے لیے وضع نہیں کی گئی ۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ میری عرض اتنی ہے کہ مزارعین وہاں تھے لیکن ان کا نام بیلداروں میں داخل تھا ۔ ان کے نام کوئی کاشت نہ تھی ۔ وہ قابض بھی ہیں لیکن انہیں قابض تسلیم نہیں کیا جا رہا ۔ اس بارے میں میں پوچھتا ہوں ۔

وزیر مال ۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ سوال کرنے والے ممبر کا سوال اور ہے اور interpreter جو ہیں ، وہ اور طرح سے interpret کرتے ہیں ۔ اب یہی میری مشکل ہے ۔ interpreter کو وہی سوال کرنا چاہیے جو سوال ممبر کرنے والے کا ہوتا ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ وزیر موصوف نے جو ارشاد

فرمایا ہے میں اس پر اعتراض کرتا ہوں ۔ میں قاضی صاحب کا interpreter نہیں ہوں ۔ مجھے سوال کرنے یا وضاحت کرنے کا اتنا ہی حق ہے جتنا کسی اور ممبر کو ہے اگر وزیر موصوف کے دماغ میں وہ صحیح طریقے سے سوال نہیں ڈال سکے تو میں حق بجانب ہوں کہ میں کوئی ایسا طریق کار اختیار کروں جس سے وہ سوال سمجھ سکیں ۔

Mr. Chairman : Unfortunately this is not the forum for such a discussion. The hon'ble member as well as the Hon'ble Minister belongsto District Gujrat, so this discussion should be made outside this House. In this House you have the only concern with the questions. About the interpreter if he has said then he is not wrong.

چوھدری امان اللہ لک ۔ میری استدعا ہے کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔

Mr. Chairman : There is nothing to withdraw : Please resume your seat.

میاں مصطفیٰ ظفر قریشی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ معزز ایوان کے کسی رکن کو interpreter کہنا بالکل اسی طرح ہے جیسے میں وزیر آبپاشی کو وزیر 'سمع خراشی' کہوں ۔

Mr. Chairman : You have said what you wanted to say. Then, there is no harm when he says that he is an interpreter.

وزیر مال ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ قاضی صاحب کا سوال اور جس طرح سے فاضل ممبر چودھری امان اللہ لک صاحب نے اسے پیش کیا ہے ، ان دونوں سوالوں کو آپ سن لیں پھر آپ کو معلوم ہوگا کہ دونوں میں کوئی فرق ہے یا نہیں ؟ اگر فرق ہے تو مجھے حق پہنچتا ہے کہ میں یہ کہوں کہ دونوں سوالوں میں فرق ہے ۔

Mr. Chairman : Doesn'nt matter. If there is "Faraq" or there is no "Faraq", you have only to answer the question which is put by any member.

Minister for Revenue, All right Sir.

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف اس بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ خسرہ گرداوری میں جو غلط اندراج ہوتا ہے اس سے مزارعین کو تکلیف ہو رہی ہے ۔ اگر متعلقہ محکموں کی طرف سے وہ ٹھیک ہوجائے تو ساری مصیبت دور ہوجائے ۔

Mr. Chairman. This is your job to fight with the officer concerned and tell him that he should make correct entries.

رائے میاں خان کھرل ۔ یہ fight اتنی تیز ہے کہ ہمارے بس سے باہر ہے ۔ ہم تسلیم کر لیتے ہیں کہ اندراج ٹھیک ہے ۔ میں ان کا ذاتی view پوچھ رہا تھا ۔

Mr. Chairman. In the constituency that you represent, you can take your "Mazariaas" and fight with the officer if you want to make necessary "Indaraj", you have all the authority, you know that you have been given that authority and every Hon'ble member has that authority to go and check every officer who does not behave properly. You can even bring that case in the House and we can discuss it here.

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ خسرہ گرداوری کو ٹھیک کرنے میں پٹواری حضرات لوگوں سے پیسے وصول کرتے ہیں ؟

Mr. Chairman. You can go to his Chamber and discuss it with him.

کنور محمد یاسین خان ۔ کیا وزیر موصوف میری اس بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ مالکان اراضی مزارعین سے بٹائی کے بجائے زیادہ سے زیادہ مستاجری حاصل کرتے ہیں ۔ اس طریقے سے غریب مزارعین کو بے انتہا نقصان ہو رہا ہے ۔ ان کے تحفظ کے لئے وزیر موصوف کیا اقدامات کرنا چاہتے ہیں ؟

وزیر مال ۔ اگر ایسی کوئی مثال میرے نوٹس میں لائی جائے تو میں اس کا

ضرور تدارک کروں گا۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف اس بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ زرعی اصلاحات کے تحت بٹائی کی رسید ، مالیہ اور بیج جو مزارعین کو ملنا چاہیے وہ مالکان نہیں دے رہے ہیں ۔ موجودہ قانون میں بڑی ڈھیل ہے ۔ ان کو بڑی تکلیف اور پریشانی ہے ۔ کیا اس بارے میں کوئی سخت قدم اٹھایا جانا زیر تجویز ہے تاکہ مزارعین اس مصیبت سے بچ جائیں ۔

Mr. Chairman. This is not a supplementary arising out of the question. Next question by Mr. Abdul Qayyum Butt.

نئی زرعی اصلاحات

*۳۲۳ ۔ مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ نئی اصلاحات اراضی کے نفاذ پذیر ہونے سے پنجاب میں اندازاً کتنے زمیندار متاثر ہوں گے اور ان پر اس طور کس حد تک اثر پڑے گا ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ تقریباً ۶۰۲۹ مالکان اراضی نے ضابطہ مارشل لاء نمبر ۱۱۵ کے پیراگراف نمبر ۱۲ کے تحت اظہار نامے داخل کئے ہیں اندازہ ہے کہ ۲۰۱۱ لاکھ ایکڑ رقبہ ایسے زمینداروں سے حاصل ہوگا ۔ اس میں نظرثانی اور اپیل کے تحت رد و بدل ہو سکتا ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کسی زمیندار نے غلط اظہار نامہ داخل کیا ہے ؟ اگر کیا ہے تو اس کے خلاف کیا ایکشن ہوا ہے ؟

وزیر مال ۔ کوئی خاص مثال تو مجھے یاد نہیں ، البتہ میں نگرڈ لے کر عرض کرسکتا ہوں ۔

چوھدری امان‌اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف اس کی وضاحت فرما سکیں گے

کہ انہوں نے سوال نمبر ۱۱۸ کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ۱۰٦۹ لاکھ ایکڑ اراضی حاصل کی ہے اور سوال نمبر ۳۲۴ میں انہوں نے فرمایا ہے ۲۰۱۱ لاکھ ایکڑ رقبہ حاصل کیا گیا ہے۔ اس تفاوت کی کیا وجہ ہے ؟

Mr. Chairman. Please give a new question so that he could verify the figures.

وزیر مال - سوال نمبر ۱۱۸ کے جواب میں میں نے یہ عرض کیا تھا کہ "تاحال ڈپٹی لینڈ کمشنروں نے ۱۰٦۹ لاکھ ایکڑ اراضی حاصل کی ہے۔" اور اس سوال کے جواب میں میں نے عرض ہے "کہ اظہار نامے جو داخل کیے گئے ہیں ان کے مطابق اندازہ ہے کہ ۲۰۱۱ لاکھ ایکڑ رقبہ ایسے زمینداروں سے حاصل ہوگا۔" دونوں جواب بالکل مختلف ہیں۔

مزارعین کے لیے کیمیائی کھاد

*۳۲۵ - **مسٹر عبدالقیوم بٹ** - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اصلاحات اراضی کی نئی حکمت عملی کے تحت مزارعین کو بیج اور کیمیائی کھاد مہیا کرنا مالکان اراضی کی ذمہ داری ہے۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس سے چھوٹے مالکان اراضی میں بڑی پریشانی پیدا ہوگئی ہے۔

(ج) آیا حکومت اس بات پر رضامند ہے کہ نصف مربع اراضی کے مالکان کو مذکورہ ذمہ داری سے مستثنیٰ قرار دے دے ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) : (الف) بیج مہیا کرنے کی ذمہ داری مزارع کی نہیں بلکہ مالک اراضی یا کسی ایسے دوسرے شخص کی ہوگی۔ جو

اراضی پر قابض ہو ۔ کیمیاوی کھاد اور جراثیم کش دواؤں کا خرچ مالک اراضی و مزارع بحصہ مساوی برداشت کریں گے ۔

(ب) چند ایک چھوٹے مالکان اراضی نے اس بارے میں عرضداشتیں گذاری ہیں ۔

(ج) عرضداشتیں زیر غور ہیں ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ کئی مزارعین کو مالکان بیج بھی دے رہے ہیں ۔ لیکن زمینیں ویسے پڑی ہیں ، اور جو ان کی ذمہ داری ہے ، اسے وہ پورا نہیں کر رہے ۔

وزیر مال ۔ اگر کوئی ایسی مثال ہو تو اسے میرے نوٹس میں لائیں ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ کئی مالکان اراضی سے فصل کاشت کروا لیتے ہیں ۔ لیکن ٹیوب ویل کا پانی محض اس لیے نہیں دیتے کہ فصل تباہ ہو جائے جس سے وہ غریب مزارعین بڑے پریشان حال ہیں ؟

Mr. Chairman : It is a different question.

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں یہ بات ہے کہ بیج اور آبیانہ وغیرہ مالکان کی ذمہ داری ہے ۔ لیکن جہاں چاہی پانی ہے وہاں پر مزارعین کو محنت بہت زیادہ کرنی پڑتی ہے ۔ پہلے وہ ایک چوتھائی مالک کو دیتے تھے اب مالک ان سے نصف ڈیمانڈ کرتا ہے ۔ اس بارے میں آپ کیا کر رہے ہیں ؟

وزیر مال ۔ ابھی تک تو کچھ نہیں کیا ۔ اب اپنی تجویز دیں ، اس پر غور کیا جائے گا ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جب آپ نے زمینداروں اور چھوٹے مزارعین کو تمام سہولتیں دے دی ہیں تو کیا مزارعین پر کوئی ایسی پابندی ہے کہ وہ پیداوار پوری کر کے

دیں ؟ کیا کوئی فی ایکڑ پیداوار کا تناسب مقرر ہے اور مزارعین کو بھی پابند کیا ہے تا کہ ملک کی پیداوار میں اضافہ ہو ؟ اس سلسلے میں آپ نے کیا کیا ہے ؟

مسٹر چیئرمین ۔ وہ ضرور کریں گے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ مجھے ان سے جواب چاہیے ۔

Mr Chairman : If they want to see the country to live, they will work and they will produce more so that you should eat more.

راجہ محمد افضل خان ۔ اس پر حکومت کا کنٹرول ہو سکتا ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ انہوں نے جزو "ج" کے جواب میں فرمایا ہے کہ "عرضداشتیں زیر غور ہیں" وہ کس کے پاس ہیں اور کیا یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ان پہ ہمدردانہ غور کرتے ہوئے عرضداشتیں منظور کی جا سکیں ؟

وزیر مال ۔ یہ چیف لینڈ کمشنر کے پاس ہیں ۔ یہ policy matter ہے ۔ اس لیے اس پر فیصلہ دینے میں وقت لگے گا ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ کھاد اور دوائیوں سے زیادہ فصل کی پیداوار میں پانی کا حصہ ہوتا ہے ۔ جو آدمی پانی دیدہ و دانستہ نہیں دیتے اس کے خلاف قانون خاموش ہے اور کوئی کارروائی نہیں کی جاتی ۔ اس بارے میں حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر مال ۔ قانون بالکل خاموش نہیں ہے ، آپ تعزیرات پاکستان پڑھیں اور ملک کے دوسرے قوانین پڑھیں اس میں موجود ہے کہ جو کوئی کسی کا حق چھینتا ہے اس کے خلاف قانونی کارروائی ہو سکتی ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

رائے میاں خان کھرل ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ جناب والا ۔ میرے علاقے میں جہاں تک میرے ذاتی علم کا تعلق ہے عرض کرتا ہوں کہ جہاں ٹیوب ویل پر مزارعین کو مالکان نے زمین دے رکھی ہیں ۔ جب وہ فصل کاشت کر لیتے ہیں تو اس کے بعد دیدہ دانستہ ان کو پانی نہیں دیتے اور وہ فصلیں بالکل ختم ہو گئی ہیں ۔ لوگ بھوکے مر رہے ہیں ۔ ان کو کوئی روزگار مہیا نہیں ہوتا اور وہ تنگ آ کر زمین چھوڑ دیتے ہیں ۔ تو اس بارے میں جو تعزیرات پاکستان کہتی ہے ۔ آپ ماشاءاللہ خود تشریف فرما ہیں آپ ہی فرما دیں تا کہ عوام سن لیں ۔

وزیر مال ۔ تعزیرات پاکستان کی دفعات ۴۳۰ اور ۳۷۹ apply کرتی ہیں ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ دفعہ ۴۳۰ یہاں لاگو نہیں ہوتی ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ یہ سوال وزیر امور داخلہ سے کریں جن سے یہ متعلق ہے اور جن کا یہ فرض ہے کہ وہ ان قوانین کی implementation کرائیں ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ یہی تو دشواری ہے جناب والا ۔ جس کے متعلق میں عرض کر رہا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ وزیر مال کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ جناب والا ۔ پانی تو سارا سمہ صاحب کے پاس ہے ۔ اور کس سے بات کریں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ کھاد ، بیج اور مالیہ زرعی اصلاحات کے تحت مزارع اور مالک کے ذمہ ہے ۔ کیا اس سے پیدا

شدہ صورت حال سے حکومت مطمئن ہے یا حکومت یہ سمجھتی ہے کہ اس سلسلے میں کوئی اور انقلابی اقدامات کرنے چاہیں ؟

وزیر مال ۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے حکومت ہر اس بات پر مطمئن ہے جس پر عوام مطمئن ہیں ۔ اگر کوئی ایسی بات یا کوئی ایسا مسئلہ آپ کے ذہن میں ہے تو وہ ہمارے علم میں لائیں ۔ ہم بیٹھ کر سوچیں گے اور انشاء اللہ اس کا صحیح حل تلاش کیا جائے گا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔ کہ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ چھوٹے مالکان جو پانچ پانچ چھ چھ یا سات سات ایکڑ زمین کے مالک ہیں ان کے پاس اتنا پیسہ نہیں ہے کہ اپنے مزارع کو کھاد لے کر دے سکیں اور نہ مزارع کھاد ڈال سکتا ہے جس کی وجہ سے پیداوار میں کمی واقع ہو گئی ہے ۔

وزیر مال ۔ ایسا کوئی مسئلہ میرے علم میں نہیں ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اگر آپ کے علم میں لایا جائے تو آپ اس میں امداد کریں گے ۔

وزیر مال ۔ بڑی خوشی سے ۔

نواب زادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ ایسے مالکان اراضی بھی ہیں جن کو حصہ پیداوار نہیں دیا گیا ۔ اگر وہ ثابت کر دیں کہ آبیانہ جو پہلے مزارع دینا تھا اب ان کے ذمہ ہے تو اس سلسلے میں کم از کم ان کی قرقی نہ کی جائے ۔ کیونکہ یہ بہت بے انصافی ہوگی کہ ان کو حصہ پیداوار بھی مزارعین نہ دیں اور ان کی قرقی تک نوبت آ جائے ۔

وزیر مال ۔ جہاں تک اس کا تعلق ہے جو ابھی میرے فاضل دوست نے کیا ہے ۔ میرا خیال ہے صرف سوال برائے سوال کر دیا ہے جہاں تک میری

معلومات کا تعلق ہے وہ ممبر آف ریونیو بورڈ رہ چکے ہیں اور اس کے قوانین سے اچھی طرح واقف ہیں ۔ اس کے لیے ریونیو کی عدالتوں کا دروازہ ہر وقت کھلا ہوتا ہے ۔

سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر موصوف اس کی وضاحت فرمائیں گے کہ موجودہ زرعی اصلاحات کی سکیم کے تحت چھوٹے مالکان کی طرف سے مزارع کو بیج ، کھاد اور آبیانہ دینا پڑتا ہے جس کی وجہ سے خرچ زیادہ ہوتا ہے اور آمدنی کم ہوتی ہے ؟

وزیر مال ۔ اس کا دار و مدار ہر آدمی کی محنت پر ہے ۔

سردار محمد عاشق ۔ اس قسم کی اگر مثالیں ہوں کہ مالک زیادہ دے کر کم لیتا ہے تو حکومت اس میں مالکان کی امداد فرمائے گی ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ زرعی اصلاحات کے متعلق سوال نہیں ہے ۔

نواب زادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ جناب والا ۔ میں بدقسمتی سے بورڈ آف ریونیو کا ممبر رہ چکا ہوں اور اسی وجہ سے میں نے یہ سوال کیا تھا کیونکہ قانون یہ کہتا ہے کہ اگر ایک کلکٹر ایک دفعہ ڈیمانڈ کر دے تو اس کا ادا کرنا زمیندار کے لیے لازمی ہے ۔ اگر اس کو کوئی چارہ جوئی کرنا ہے تو پیسے پہلے جمع کرائے اور بعد میں سول کورٹ میں دعویٰ دائر کرے کہ وصولی اس سے نہیں ہونی چاہیے ۔ اس لیے میں نے یہ سوال کیا تھا ۔ اس پر غور فرمایا جائے اگر ریونیو آفیسر کو زمیندار ثابت کر دے کہ اس کو ایک دمبڑی نہیں ملی اور اس پر یہ مطالبہ کیا گیا ہے ۔ اس لیے اس کی قرقی نہ کی جائے جب تک اسے وصولی نہ ہو ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ بنیادی سوال چھوٹے مالکان سے تعلق نہیں رکھتا ۔ ان کی تکالیف کے ازالے کے لیے آپ علیحدہ تجاویز وزیر صاحب کو دیں ۔

ڈاکٹر غلام بلال شاہ - پوائنٹ آف انفرمیشن - جناب والا - کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ موجودہ زرعی اصلاحات کے تحت مزارعین کو بیج اور آبیانے کی جو سہولت دی گئی ہے اس کے تحت فصل خریف میں ان سے بیج اور آبیانہ وصول نہیں کیا جائے گا -

وزیر آبپاشی و مال - نہیں کیا جائے گا -

ڈیرہ غازی خان میں داجل توسیعاتی نہر کے آر پار سائفن مہیا کرنا

*۴۸۰ - نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا حکومت اس امر سے آگاہ ہے کہ داجل توسیعاتی نہر کے آر پار سائفن مہیا نہ ہونے کی وجہ سے قصبہ داجل سے تقریباً ڈیڑھ میل شمال کی جانب تھل شمالی مالیاتی محال میں چھوٹے زمینداروں کی تقریباً ۵۰ مربع اراضی کو نقصان پہنچا ہے کیونکہ مذکورہ سائفن نہ ہونے کی وجہ سے پہاڑ نالہ کاھا کی شمالی شاخ کا پانی ان اراضیات کو سیراب نہیں کر سکتا جیسا کہ جمع بندی میں دکھایا گیا ہے -

(ب) آیا اس نہایت زرخیز خطہ اراضی کے لیے کوئی نہر مہیا کی گئی ہے -

(ج) آیا مقامی رکن اسمبلی نے اس صورت حال سے محکمہ انہار کے ضلعی حکام کی اور کمشنر ملتان ڈویژن کو آگاہ کیا تھا اور اگرچہ کمشنر نے محکمہ انہار کے حکم سے تجویز شدہ کارروائی کے متعلق پوچھا تھا لیکن کوئی جواب موصول نہیں ہوا -

(د) آیا اس کے بارے میں زبانی یقین دھانی کرائی گئی ہے کہ لفٹ پمپ کے ذریعے نہری پانی کی فراھمی کی تجویز منظور کر دی جائے گی کیونکہ یہ طریقہ سائفن سے نسبتاً سستا ہے۔

(ہ) کیا حکومت چھوٹے کسانوں کی شکایات کا ازالہ کرنے کے لئے نیز داجل نہر درمیانِ حائل ہونے کی وجہ سے ان کی زمینوں تک مذکور نالہ کے پانی کی عدم رسائی کے باعث ان کی فصلوں کو پہنچنے والے نقصان کا معاوضہ ادا کرنے کے لیے فوری اقدام کرے گی ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) ۔ (الف) کاھا برساتی نالہ کے پانی کو داجل برانچ سے گذارنے کے لئے مناسب مقامات پر سائیفن بنائی گئی ہیں ۔ جو کہ آر ۔ ڈی ۹۷٬۰۰۰ اور آر ۔ ڈی ۹۰٬۰۰۰ داجل برانچ پر ہیں ۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جناب محترم ممبر صاحب چاھتے ہیں کہ ایک اور سائیفن آر ڈی ۸۹٬۰۰۰ پر بنائی جائے ۔ سائیفن کے بنانے پر بہت زیادہ لاگت آتی ہے اور جہاں ضرورت ہوتی ہے ۔ وھاں بنائی جاتی ہیں ۔

اگرچہ مقامی انجینئروں کا خیال ہے کہ آر ۔ ڈی ۸۹٬۰۰۰ پر مزید سائیفن کی ضرورت نہیں ہے ۔ تاھم میں نے مقامی چیف انجینئر کو اس معاملہ میں ذاتی طور پر غور کرنے کے لئے کہا ہے ۔ اور جہاں تک ہو سکے زمینداروں کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے کہا گیا ہے ۔

تھل شمالی کے زیادہ تر حصہ کو سلطان اور داجل ڈسٹری بیوٹریز سے نہری پانی مہیا کیا گیا ہے ۔ زمینداروں کی درخواست پر دو لفٹ پمپ جن سے داجل برانچ سے اونچے علاقوں کو جہاں پہلے بہت کم برساتی پانی مہیا تھا ۔ اب پانی مہیا کرنے کے لئے منظور کئے گئے ہیں ۔ تھل شمالی کی زمینوں کو کسی قسم کے نقصان کا محکمہ انہار کو علم نہیں ہے ۔ محترم جناب ممبر

صاحب سے درخواست ہے کہ وہ تفصیل بتائیں تاکہ اس معاملے پر غور کیا جائے۔

(ب) جواب مندرجہ بالا پیرا نمبر ۱ میں ہے۔

(ج) جی ہاں ۔ جناب محترم مقامی ایم۔ پی۔ اے / ایم این اے صاحبان کسانوں کی جو جائز مشکلات محکمہ انہار کے علم میں لائی ہیں ۔ ان پر غور کیا جا رہا ہے ۔ اور جناب ممبر صاحبان کو اس سلسلے میں جو قدم بھی اٹھایا گیا ہے۔ اس سے مطلع کیا جا رہا ہے۔

(د) ایسی کوئی ضمانت نہیں دی گئی ۔ تاہم دو لفٹ پمپ لگانے کی منظوری دے دی گئی ہے۔

(ہ) شکایات دور کی گئی ہیں اور محکمہ نہر کے قانون کے مطابق نہری تعمیرات کے سلسلہ میں پانی بند کرنے کا کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا ۔ تاہم کسانوں کی جائز مشکلات کو دور کرنے کے لئے ہر اقدام کئے جا رہے ہیں۔ اور کئے جائیں گے۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ جناب والا ۔ میں پہلے ایک پرولیج موشن پیش کرنی چاہتا ہوں ۔ اس کے بعد ضمنی سوالات کرنے کی اجازت چاہتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ پرولیج موشن کر رہے ہیں ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری۔ جناب والا ۔ جو جواب دیا گیا ہے وہ بد قسمتی سے درست نہیں ہے اور اس پر پردہ پوشی کرنے کی کوشش کی گئی ہے تا کہ حقیقت آشکار نہ ہو۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ پرولیج موشن کی بعد میں باری آئے گی ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری۔ جناب والا ۔ جہاں تک ضمنی سوال

کا تعلق ہے آپ نے فرمایا ہے کہ جو ممبر صاحبان لوگوں کی تکالیف محکمہ کے علم میں لائے ہیں ان پر عمل درآمد ہوتا ہے۔ سوا سال ہو گیا ہے جب میں تحریری طور پر سپرنٹنڈنگ انجینئر اور ایگزیکٹو انجینئر کے علم میں لایا تھا کہ ان بیچارے غریب اور چھوٹے زمینداروں کو جو ۵۰ مربع اراضی کے مالک ہیں ان کے نہری پانی کے حقوق منقطع کر دیئے گئے ہیں۔ ان کو تین سال تک جو پانی وہاں ملتا رہا ہے وہ بند کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے کہا ہے کہ ایسا کوئی کیس نہیں ہے حالانکہ کمشنر صاحب نے ان کی جواب طلبی کی ہے۔

(قطع کلامیاں)

میاں منظور احمد موہل۔ پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔۔۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ میں اپنا فرض ادا کر رہا ہوں۔ میں نے ان کو کہدیا ہے کہ تقریر کی اجازت نہیں ہے۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری۔ جناب والا۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ چیف انجینئر کو کب ہدایت کی گئی ہے کہ ان غریبوں کی امداد فرمائی جائے۔

وزیر آبپاشی۔ جب یہ سوال میرے نوٹس میں لایا گیا تھا اسی وقت میں نے ایسی ہدایات کر دی تھیں۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری۔ جناب والا۔ اس کو ۹ مہینے ہو گئے ہیں جب یہ سوال کیا گیا تھا۔ ۱۵ تاریخ تک افسران کو اس کا پتہ نہیں تھا۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ آپ پرولیج موشن میں سب کچھ put کر دیں۔

ڈاکٹر محمد صادق ملہی۔ کیا وزیر یہ فرمائیں گے کہ ضلع ڈیرہ غازی

میں کتنے برساتی نالے ہیں اور ان کا کتنا پانی دریائے سندھ کی نذر ہو جاتا ہے ؟

Mr. Deputy Speaker : Not allowed.

جائداد اراضی کی دستاویزات رہن پر اسٹامپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس کی معافی

*۱۰۷ ۔ نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت زرعی ترقیاتی بنک کے قرضوں کے سلسلے میں جائداد اراضی کی دستاویزات رہن پر عائد شدہ اسٹامپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تا کہ قرضہ مہیا کرنے والے اس سرکاری ایجنسی کو حکومت کے تقاوی قرضوں اور امداد باہمی بنک کے قرضوں کی سطح پر لایا جائے اگر ارادہ رکھتی ہے تو کب اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) :- (۱) جی نہیں ۔

(۲) وجوہ ذیل پہ مناسب نہیں ہوگا کہ سٹیمپ فیس اور رجسٹریشن فیس کی معافی کے سلسلے میں زرعی ترقیاتی بنک پاکستان اور گورنمنٹ کو ایک ہی سطح پر رکھا جائے ۔

(الف) تقاوی اور کوآپریٹیو قرضہ جات صوبائی حکومت جاری کرتی ہے جبکہ زرعی ترقیاتی بنک خود مختار ادارہ ہے ۔

(ب) تقاوی جات پر سود کی صورت میں گورنمنٹ کو مناسب عوضانہ مل جاتا ہے ۔ جبکہ زرعی ترقیاتی بنک کے قرضوں کے سلسلے میں گورنمنٹ کو کوئی منافع حاصل نہیں ہوتا ۔

(ج) زرعی ترقیاتی بنک پاکستان کو پہلے ہی ۲۰۰۰ روپے تک معافی دی جا چکی ہے ۔

(ذ) گورنمنٹ کے تقاوی قرضہ جات صرف کاشتکاروں تک محدود ہیں ۔ اور اس طرح کوآپریٹو بنک کے قرضہ جات کوآپریٹو سوسائیٹیز تک محدود ہیں اور دوسری طرف زرعی ترقیاتی بنک گھریلو دستکاری کیلئے بھی قرضہ جاری کرتا ہے ۔

(ر) زرعی ترقیاتی بنک کے حصہ جات عوام کیلئے کھلے ہیں ؛

(س) اگر زرعی ترقیاتی بنک پاکستان کو معافی دے دی گئی تو اس طرح کے دوسرے ادارے بھی ایسی ہی رعائتیں مانگیں گے ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ جب یحیٰ خان کا مارشل لا declare ہوا تھا اس سے پہلے تک رجسٹریشن فیس اور سٹیمپ ڈیوٹی ان قرضہ جات کے اوپر معاف تھی ۔ اس کے بعد مشرقی پاکستان میں ۔ سندھ میں اور بلوچستان میں معاف ہوئی ۔ صرف پنجاب میں یہ وصول ہو رہی ہے ؟

وزیر مال ۔ میرے علم میں نہیں ہے ۔ اگر آپ لائیں تو دیکھا جائیگا ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر موصوف اس امر پر غور فرمائیں گے کہ رجسٹریشن فیس اور سٹیمپ ڈیوٹی اتنی ہے جتنی کہ رہن کے اوپر ہے ۔ رہن کے اوپر کم از کم نصف ہونی چاہئے کیونکہ رہن تو عارضی چیز ہے ۔ لوگ جائداد کسی مصیبت کی وجہ سے رہن کرتے ہیں ۔ بیع میں تو نفع اٹھا کر بیچتے ہیں ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ ابھی غور کرنے کا حکومت کوئی ارادہ نہیں رکھتی ۔

صوبہ پنجاب کے زمینداروں کو ٹیکسوں میں رعایت دینے کا مسئلہ

*۱۸۷ - نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے سال ۱۹۶۹ء میں سندھ کے زمینداروں کو ٹیکس معاف کر دیا تھا -

(ب) آیا یہ امر بھی واقعہ ہے کہ مالیہ زمین ، آبیانہ اور ان زمینداروں پر پہلے ہی سے عائد شدہ دیگر ٹیکسوں کی رقم ان کو واپس کر دی گئی تھی -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت پنجاب صوبہ پنجاب زمینداروں کو بھی اسی قسم کی رعایت دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) :- (الف) ہاں یہ صحیح ہے - کہ فصل خریف ۱۹۶۱ء یا اس کے بعد سے اگر کسی رقبہ جدید (بنجر قدیم) کو زیر کاشت لایا جائے تو اس پر عرصہ تین سال کے لیے کوئی آبیانہ تشخیص نہ ہوگا -

(ب) ہاں یہ صحیح ہے -

(ج) پہلے جواب کے پیش نظر اس کے جواب کی ضرورت نہیں -

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری- کیا وزیر موصوف کو اطلاع ہے کہ مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان میں تقریباً ایک لاکھ ایکڑ اراضی چھوٹے چھوٹے زمینداروں نے آباد کی ؟ یہ زمین بنجر قدیم ہے ان پر کچھ بھی refund نہیں ہوا ہے - آپ اس کا کوئی انتظام کریں کہ جلدی ان غریبوں کی حق رسی ہو سکے کیونکہ حکومت وقت سے توقع ہے - سول سوٹ کر کے وہ

اپنی حق رسی حاصل نہ کریں بلکہ حکومت خود ان کے جائز حقوق کا تحفظ کرے جیسے سندھ میں مل چکے ہیں ۔

وزیر مال ۔ ہمارے پاس ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے ۔ اگر فاضل ممبر کوئی اطلاع فراہم کریں تو ضرور اس پر قانون کی حدود میں رہتے ہوئے غور کیا جائیگا ۔

ملک سرفراز احمد ۔ کیا وزیر مال یہ فرمائیں گے کہ tax holiday کا موجودہ طریق کار کیا ہے ؟

وزیر مال یہ ایک نوٹیفیکیشن کیا گیا تھا جس کے تحت تین سال کے لئے جو بھی آدمی رقبہ بنجر قدیم کو زیر کاشت لاتا تھا اس کو معاف کیا جاتا تھا ۔

ملک سرفراز احمد ۔ جناب والا ۔ میں نے اس کا طریق کار پوچھا ہے کہ یہ معافی کسی طرح دی جاتی ہے ؟

وزیر مال ۔ آپ ریونیو کے عملہ کو درخواست دیں کہ یہ زمین زیرکاشت لائی گئی ہے ۔ اس پر معافی دی جاتی ہے ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست نہیں ہے کہ بورڈ آف ریونیو نے ہدایات کی ہیں کہ پٹواریوں کا فرض ہے کہ جو بنجر قدیم رقبہ زیر کاشت لایا جائے اس پر لال دائرہ کیا جائے جس پر چھ فصلات یعنی تین سال تک نہ کوئی آبیانہ لگے گا نہ مالیہ اور نہ کوئی اور قسم کا ٹیکس لگے گا مگر پٹواری اور عملہ مال اس طرف توجہ نہیں کرتے ؟ کوئی ایجنسی ایسی نہیں ہے جو ان سے اس پر عمل درآمد کرائے ۔ اس کا کیا تدارک کیا ہے ؟

وزیر مال ۔ میرا خیال ہے یہ کبھی نہیں ہوا ہے کہ مدعی سست اور گواہ چست ہو ۔ پٹواری کا تو زیادہ فرض ہے اس پر ہم ایکشن لے سکتے ہیں ۔ لیکن

جو آدمی رقبہ زیر کاشت لایا ہے اس کا بھی فرض ہے کہ وہ پٹواری کو اطلاع دے اور پٹواری اس کے مطابق عمل کرے۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ جناب والا ۔ پٹواری حاکم ہے اور وہ مظلوم ہمیں ۔ مظلوم کی آج کل کوئی نہیں سنتا ۔ ہمیں امید ہے کہ اس عوامی دور میں پٹواریوں کو اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے لئے ہدایات جاری کی جائیں گی کوئی ایسا طریقہ کار اختیار کیا جائے کہ آئندہ لوگوں کو ان کا حق ملے اور لوگوں کو رقم refund ہو جیسے سندھ میں ہوا ہے۔

احکام انتقال اراضی کی نقول کی مفت بہم رسانی

*۶۰ء ۔ نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متعلقہ فریقین کو احکام انتقال اراضی کی نقول کی بہم رسانی کے سلسلہ میں قانون مالیہ اراضی میں مذکور طریقہ کار پر عملدر آمد نہیں ہو رہا ۔ اگر ایسا ہے تو اس طریقہ کار پر عملدر آمد کرنے کے لئے کیا اقدامات کرنے کی تجویز ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ نئے قواعد کے تحت مجوزہ فارم پرنٹ کرانے کے لیے مورخہ ۱۲-۶-۷۲ء کو ایک لاکھ ستاون ہزار تین سو پچاس روپے کی رقم جمع ڈپٹی کمشنر صاحبان پنجاب کو تقسیم کر دی گئی ہے اور انہیں یہ ہدایت بھی کر دی گئی ہے کہ وہ انہیں جلدی چھپوائیں ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ جناب والا ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ پٹواری کا فرض ہے کہ انتقال کی ایک کاپی یونین کونسل کو اور ایک سائلان کو جنہوں نے بیع کی ہے مفت میں دے ۔ گورنمنٹ اس معاملے میں کچھ کرے تا کہ لوگوں کی حق رسی ہو ۔

وزیر مال ۔ اسی لیے میں نے سوال کا جواب دیا ہے کہ فارم چھپانے کے

لیے متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو پیسے دے دیئے گئے ہیں اور وہ فارم چھپا رہے ہیں ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ اگر لوگ کاغذ اس قسم کا بنا دیں یا کوئی ایسا انتظام کیا جائے کہ جب تک یہ نہیں چھپتے ان کو مفت کاپی مل جایا کرے ۔

وزیر مال ۔ ایسا نہیں ہو سکتا ۔ حکومت اپنے کاغذات کو عوام کو چھاپنے کے اختیارات نہیں دے سکتی ۔

کنور محمد یاسین خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت کسی انتقال کی تصدیق کرنا ریونیو آفیسر کے لیے ریونیو اسٹیٹ میں جا کر یا جلسہ عام میں ضروری ہے لیکن واقعات یہ ہیں کہ ریونیو آفیسر اپنے دفتروں میں بیٹھ کر انتقالات تصدیق کرتے ہیں اور جلسہ عام کی کارروائی ڈال دیتے ہیں ۔ اس کے لیے وزیر موصوف کیا اقدامات کریں گے ؟

وزیر مال ۔ اگر کوئی واقعہ میرے نوٹس میں لایا جائے تو میں اس کا تدارک کرنے کی کوشش کروں گا اور جس نے غلط کارروائی کی ہوگی اس کے خلاف ایکشن لیا جائیگا ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ انہوں نے پچھلے ۱۴ مہینوں کے دوران کتنے ایکشن لیے ہیں ؟

وزیر مال ۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ کتنی دفعہ میرے نوٹس میں ایسے واقعات لائے ہیں ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ متعلقہ فریقین کو انتقال اراضی کی نقول کی بہم رسانی کے سلسلہ میں قانون

مالیہ اراضی میں مذکور طریقہ کار پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ۔ لوگ بیچارے فیس دے کر نقول حاصل کرتے ہیں لیکن انتقال اراضی کی نقول کی مفت بہم رسانی نہیں ہو رہی ۔ میں دریافت کرتا ہوں کہ ان کو مفت نقول کیوں مہیا نہیں کی جاتیں ؟ پٹواریوں کا فرض ہے کہ جب انتقال اراضی کی تصدیق ہو جائے تو یونین کونسل کے ذریعے مفت نقول ان کو مہیا کر دی جائیں جبکہ متعلقہ فارم تو ہوتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں یہ مراعات دینی ضروری ہیں ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ "سفید کاغذ کی کمیابی اور ناکافی فنڈ ہے" ۔ جو موجودہ فارم ہیں وہ مناسب فارم طریقہ کار کی تکمیل کے لیے سفید کاغذ اور فنڈ حاصل ہونے پر چھپوائے جائیں ۔

سید کاظم علی شاہ کرمانی ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ نوابزادہ صاحب کس زبان میں گفتگو کرتے ہیں انگریزی میں گفتگو کرتے ہیں یا اردو میں ۔ کیونکہ ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ میں شروع سے ہی اردو میں بولتا ہوں ۔ میں درخواست کروں گا اس امر کی طرف توجہ فرمائی جائے کیونکہ سابقہ حکومتوں کے ایام میں کافی لوٹ مار رہی ہے ۔ قانون جو ترمیم ہو چکا ہے اس کے تحت یہ ضروری ہے کہ مفت نقول مہیا کی جائیں ۔

سید کاظم علی شاہ کرمانی ۔ یہ آپ ہی کے وقت کی پیدا کردہ برائیاں ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے معزز رکن سید کاظم علی شاہ صاحب کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ خود کردہ را علاجے نیست ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ جناب والا ۔ میں چاہتا ہوں کہ عوامی حکومت یہ فیصلہ کرے کہ نقول مفت مہیا کی جائیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ وزیر موصوف کے چیمبر میں تشریف لے جائیں وہاں انہیں اس سلسلے میں مل لیں آپ کو آسانی رہے گی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا فاضل وزیر مال سردار عطا محمد لغاری صاحب کو اجازت دیں گے کہ وہ واپس اپنی سیٹ پر یہاں آ جائیں تا کہ وہ ان کے سوالات کو اچھی طرح سمجھ سکیں میرا خیال ہے کہ جب تک وہ ادھر بیٹھے ہیں ان کے سوالات اچھی طرح ان کی سمجھ میں نہیں آ سکتے ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ جناب والا ۔ میرے سوال کا جواب ابھی باقی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ آپ ان کے چیمبر میں مل لیں بالمشافہ تفصیلاً بات ہو جائے گی ۔

کاغذات مال میں متاع داروں یا مستاجروں کو اپنی مرضی کے مطابق مزارع ظاہر کرنا

*۷۲۱ ۔ نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ آیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا موصوف اس امر واقعہ سے باخبر ہیں کہ بعض اوقات مالی پٹواری غرضمند مستاجروں یا متاع داروں سے تعریض پانے پر انہیں خسرہ گرداوری رجسٹر میں غیر دخیلکار ظاہر کر دیتے ہیں ۔ درآں حالت کہ مالکان اراضی کو اس امر کی اطلاع تک نہیں ہوتی اور جب کہ یہ امر قانون مالیہ اراضی مصدرہ ۱۹۶۷ء کے احکامات کے بھی خلاف ہے ۔

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت نے اس بے قاعدگی کو روکنے کی خاطر کوئی اقدامات کئے ہیں ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) :- (الف) ضلع مظفر گڑھ میں اس نوعیت کے ایک ہی واقعہ کا پتہ چلا ہے جس کے بارہ میں یہ حکم دیا جا چکا ہے کہ رجسٹر گرداوری میں تصحیح کر دی جائے ۔

(ب) حکومت نے پہلے ہی یہ ہدایات جاری کر دی ہیں کہ ایک سال سے زائد مدت کے پٹہ داروں کا کاغذات مال میں باقاعدگی کے ساتھ انتقال اراضی کا اندراج کیا جائے تا کہ ایسی نوعیت کی بے قاعدگیوں کا مستقبل میں ازالہ کیا جا سکے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ زمینداروں کے کئی جھگڑے ہیں اور ان سے بے قاعدگیاں ہوتی رہتی ہیں ۔ غریب لوگوں کو بعض اوقات بیدخل کر دیا جاتا ہے تو کیا وزیر موصوف اس امر کی طرف توجہ فرمائیں گے ؟

وزیر مال ۔ میں اس چیز کا ضرور نوٹس لوں گا ۔ تقریباً ۴۳ مزارعین نے درخواستیں دی تھیں جن کے ریکارڈ کی تصدیق کر دی گئی ہے ۔ اس کے علاوہ اور بھی زمینداروں نے درخواستیں دی ہیں جن پر غور کیا جا رہا ہے ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ یہ درد ناک واقعہ ہے ۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ ہائی کورٹ کے کسی جج کو تعینات فرمایا جائے تاکہ معاملہ کی اچھی طرح چھان بین ہو سکے ۔ اگست ۱۹۷۱ء میں مارشل لا کے دوران ایک غیر قانونی آرڈر سے اس چیز کو غلط قرار دیا گیا تھا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ ایک تجویز ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ۔ میری اطلاع یہ ہے کہ حکومتی پارٹی نے ان کے خلاف غلط رپورٹ درج کر کے ان کو coerce کیا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس پر غور کیا جائیگا ۔

وزیر مال ۔ coerce کے لفظ کو واپس لینا چاہئے یہ عوام ہیں جو کسی کو coerce کر سکتے ہیں جو کسی کو motivation دے سکتے ہیں لیکن حکومت ایسا نہیں کر سکتی ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر موصوف اس بات کی وضاحت فرمائیں گے کہ ویسٹ پاکستان لینڈ ریونیو ایکٹ کی دفعہ ۴۳ میں درج ہے کہ کوئی پٹواری انتقال اراضی جو متنازعہ ہو درج نہیں کر سکتا ۔ اگر کوئی موروثی ہو گیا تو اس کا انتقال جو غیر متنازعہ ہے وہ باقاعدہ درج ہوگا ۔ یہ بے قاعدگیاں جو پائی جاتی ہیں کیا اس کے خلاف کوئی کارروائی کی جائیگی ؟

وزیر مال ۔ اس لیے ہم نے پٹواریوں اور مجسٹریٹوں کو جو اس کام سے متعلقہ ہیں ان کو سزا دینے کے لیے چارج شیٹ کیا ہے ۔

سید کاظم علی شاہ کرمانی ۔ جناب والا ۔ * ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ جناب والا ۔ مجھ پر الزام لگایا گیا ہے * * * * * * * * * * * * * * * ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ انہیں اپنے الفاظ واپس لینے چاہئیں یہ ایوان کی روایات کے بالکل خلاف ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں نے اس کو rule out کر دیا ہے ۔

---

*بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا ۔

سردار صغیر احمد ۔ ان کو غالباً اپنا دور یاد آ رہا تھا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ ہمارے دور میں آپ کو پوچھتا کون تھا ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ معزز بھائی نے میرے اوپر الزام لگایا ہے ۔ * * * * * * * * * * * * ۔

Mr. Speaker : Please no such remarks. This remark should be expunged from the proceedings of the Assembly. I hope that the hon'ble member would withdraw it as well.

چوہدری محمد حیات گوندل ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ ان کے اپنے ضلع گجرات میں مونا ڈہو میں تقریباً ایک ہزار مزارعین کو کاغذات میں پٹہ دار ظاہر کیا گیا ہے اور ان کے حقوق کو پامال کیا گیا ہے ۔ ان سے زبردستی پٹہ کے اشٹام لکھوائے جا رہے ہیں ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میرے علم میں یہ بات نہیں ہے ۔ فاضل رکن میرے چیمبرز میں تشریف لے آئیں اور بتائیں میں ان کو تحقیقات کر کے بتا دونگا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ فاضل وزیر مال کی خدمت میں نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری نے ایک اہم واقعہ سوال کے ذریعے پیش کیا ہے کہ کاغذات مال میں genuine قسم کے مزارعین کے نام حذف کر کے جعلی نام درج کئے گئے ہیں ۔ اس کا ازالہ انہوں نے صرف یہ فرمایا ہے کہ پٹواریوں کو

---

*بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا ۔

معطل کر دیا گیا ہے۔ کیا وزیر موصوف مہربانی فرما کر اس بات کے لیے تیار ہیں کہ جن لوگوں نے اپنے نام جعلی طور پر بطور مزارع درج کرائے تھے ان کے خلاف کوئی کارروائی ہوگی ؟

وزیر مال ۔ ان لوگوں کے خلاف ضرور کارروائی ہوگی ۔

محکمہ آبپاشی میں اے وی سی کی تنخواہ و الاؤنس

*۱۰۶۹ ۔ (الف) چوہدری امان‌اللہ لک ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ قبل ازیں محکمہ آبپاشی میں اے ، وی سی کی تنخواہ اور الاؤنس اسی محکمہ کے سلیکشن گریڈ پٹواری کی تنخواہ اور الاؤنسوں کے برابر ہوتے تھے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پہلے گریڈ پٹواری ہی کا بطور اے وی سی تقرر کیا جاتا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ پٹواری کی تنخواہ اور الاؤنس اے وی سی کے برابر کر دئے گئے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ محکمہ نہر کے پٹواری کے لیے سخت محنت سے کام کر کے بحیثیت اے وی سی ترقی پانے میں کوئی رغبت نہیں رہی ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو آیا حکومت اے وی سی کے لیے تنخواہ کا بہتر سکیل مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :۔ (الف) نہیں ۔ اے وی سی اور

پٹواریوں کی تنخواہوں کے گریڈ حسب ذیل ہیں ۔

اے وی سی ۱۱۵-۵-۱۷۵

پٹواری ۷۵-۱-۸۵-۲-۱۱۵

(ب) نہیں ۔ نئی تنخواہوں کے سکیل جاری ہونے سے پہلے (یکم جولائی ۱۹۷۲ء) پٹواریوں کے لیے سلیکشن گریڈ میں تھا ۔ اے وی سی کی تقرری براہ راست اور بذریعہ ترقی پٹواریاں ہوتی ہے ۔

ترقی اہلیت کی بنیاد پر ہوتی ہے ۔

یہ درست ہے کہ نئے تنخواہوں کے سکیل کے مطابق اے وی سی اور پٹواریوں کی تنخواہ برابر ہے ۔

(ج) اے وی سی کو یقیناً بہتر تنخواہوں کا سکیل دینے کی تجویز اناملی کمیٹی کو دی جائیگی جو حکومت پنجاب نے اسی قسم کے مطالبات پر نظر ثانی کے لیے بنائی ہے جو زیر غور ہے ۔

چوہدری امان‌اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ اس ۔ تجویز پر کب تک عملہ درآمد کیا جا سکے گا ؟

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ اناملی کمیٹی کا فنانس ڈیپارٹمنٹ سے تعلق ہے ۔ اس لئے میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کتنی دیر کے بعد اس پر عمل کرے گی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کہیں اس کے لئے وہی رویہ نہ اختیار کرے جیسے اسمبلی کو پیسے دینے کے سلسلے میں کیا تھا جس کے لیے ایک سال تک سپیکر صاحب بھی کوشش کرتے رہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا پھول محمد خان آپ تقریر نہ کریں ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

وزیر مال و آبپاشی جناب والا ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا ایک اہم سوال نمبر ۱۸۳۰ فہرست سوالات کے صفحہ ۴۲ پر ہے ۔ اس کے حصہ (ج) کا جو جواب دیا گیا ہے ویسے تو حقیقت کا آئینہ دار ہے لیکن نہایت مایوس کن ہے ۔ میں نے یہ سوال کیا تھا کہ پنجاب سے وہ علاقے جو دشمن کے قبضہ میں چلے گئے تھے ۔ آیا ان علاقوں کی آباد کاری کے سلسلہ میں صوبہ سرحد بلوچستان اور سندھ نے کوئی امداد دی ہے یا نہیں ؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے " کہ پنجاب کو مغربی پاکستان کے کسی دوسرے صوبے نے کوئی رقم بطور عطیہ نہیں دی ۔"

مسٹر سپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر کیسے بنتا ہے ۔

چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ جناب والا ۔ جواب میز پر رکھ دیا گیا ہے جسے نہ کسی نے دیکھا ہے اور نہ کوئی اسے دیکھے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے سوالات اسی طرح میز پر رکھے جاتے ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ حضور والا ۔ وزیر موصوف سوالات کے جوابات کے متعلق فرما دیتے ہیں ، کہ ایوان کی میز پر رکھ دیئے گے ہیں ۔ لیکن آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کونسی میز ہے جس پر یہ سوالات کے جوابات رکھتے ہیں ۔

وزیر و مال آبپاشی ۔ سوالات ایوان کی میز پر رکھے جاتے ہیں ۔ آپ کی یا میری میز پر نہیں رکھے جاتے ۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ میرے سوالوں کے جوابات مجھے ملنے چاہئیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جن سوالات کے جوابات آپ تک نہیں پہنچے وہ repeat ہونگے ۔ جن کے پہنچ گئے ہیں وہ repeat نہیں ہونگے ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

محکمہ آبپاشی کے اسسٹنٹ کلرکوں اور اکاؤنٹنٹوں کی تنخواہوں کے سکیل

*۱۰۶۹ - (ب) - چوہدری امان اللہ لک - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ آب پاشی کے اسسٹنٹ کلرکوں اور اکاونٹنٹوں کو اب بالترتیب قومی تنخواہ کے سکیل نمبر ۷ اور نمبر ۱۱ دیا گیا ہے -

(ب) آیا یہ امر بھی واقعہ ہے کہ اسسٹنٹ کلرکوں کو اکاونٹنٹوں کے مقابلے میں زیادہ ذمہ دارانہ فرائض سے عہدہ برآ ہونا پڑتا ہے جب کہ صرف اکاونٹس اور بک کیپنگ کا کام کرنا ہوتا ہے -

(ج) آیا امر واقعہ ہے کہ اسسٹنٹ کلرکوں کو سکیل نمبر ۷ دے کر ان سے ناانصافی برتی گئی ہے - اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس ناانصافی کا مداوا کرنے اور ان کو گریڈ نمبر ۱۱ دینے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :- (الف) ہاں یہ درست ہے -

(ب) اہلدار اور اکاونٹنٹ کے فرائض بالکل مختلف نوعیت کے ہیں - اور

ان میں موازنہ نہیں کیا جا سکتا ۔ مزید برآں اکاونٹنٹ مرکزی حکومت کے ملازمین ہیں اور ان کی تنخواہوں کا تعین بھی مرکزی حکومت ھی کرتی ہے ۔ دونوں فریقین کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں :۔

اھلمد ۔ وہ ڈویژن کی کھتونی کا معائنہ کرتا ہے گوشوارہ جات کی جانچ پڑتال کر کے اسے متعلقہ تحصیل کو ارسال کرتا ہے ۔ وہ کھتونی میں اضافہ و ترمیم و معافی وغیرہ کے اندراج کا ذمہ دار ہے ۔ اور کھتونی میں تمام ڈویژن کے نارمل کیس اس کی تحویل میں درج کرتے ہیں ۔ وہ ششماہی و سالانہ گوشوارہ ھائے جات مثلاً II - II الف III - III الف ۔ III دو گوشوارہ I تا IV (خرابہ) کرتا ہے ۔ وہ پڑتال پختہ و خام اور مزید کوئی گوشوارے تیار کرتا ہے ۔ وہ خرابہ کے ریکارڈ کو مکمل کرتا ہے ۔

اکاونٹنٹ ۔ اکاؤنٹس برانچ کا ذمہ دار ہے وہ رجسٹروں کی تکمیل و تحفظ کا ذمہ دار ہے ۔ وہ محکمہ آڈٹ کا نمائندہ ہے ۔ وہ ڈویژن کے افسران کا مالی مشیر و مددگار ہے ۔ وہ ٹھیکہ داران کے حسابات رکھتا ہے اور فنڈ جات کی حفاظت کرتا ہے ۔

(ج) جیسا کہ پیرا ب بالا میں واضح کیا گیا ہے دونوں عہدہ داران کے فرائض مختلف نوعیت کے ہیں ۔ اس لیے ان میں موازنہ نہیں کیا جا سکتا ہے ۔ معاملہ اناملیز کمیٹی پنجاب کو پیش کیا جا چکا ہے اور زیر غور ہے ۔

شجاع آباد میں عدالت کی بلڈنگ اور رہائشی کوارٹر کی تعمیر ۔

*۱۱۱۶ ۔ چوھدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ شجاع آباد سب ڈویژن میں عدالت کی بلڈنگ اور رہائشی کوارٹر کی تعمیر کے لیے حصول اراضی کے

لیے سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے تحریک کی تھی اور نقشہ بنا کر اور ضروری کارروائی مکمل کر کے مسل ڈپٹی کمشنر ملتان کے دفتر میں بھیج دی ۔ مگر وہاں سے فائل گم ہو گئی ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو فائل گم کرنے والے کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی اور عدالت کی بلڈنگ اور رہائشی کوارٹر کی تعمیر کے لیے حصول اراضی کی کارروائی کس مرحلہ پر ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) :- (الف) مسل کوئی گم نہیں ہوئی ۔ بلکہ سکیم گورنمنٹ تک پہنچ چکی ہے مگر بوجہ فنڈ نہ ہونے کے منظوری نہیں دی گئی ۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

(ii) جب تک سکیم کے لیے رقم منظور نہ ہو ۔ حصول اراضی کے لیے کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی ۔

تحصیل مری کی زمین کو مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۹۴ سے مستثنیٰ کرنا

*۱۱۳۸ ۔ مسٹر محمد حنیف خان ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا حکومت تحصیل مری کی زمین کو مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۹۴ سے مستثنیٰ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے تحت یہ پابندی عائد کر دی گئی ہے کہ زمین کے قطعات کی مزید تقسیم نہ کی جائے ۔ چونکہ وہاں زمین کے مالکوں کی اکثریت کم سے کم مقرر کردہ حد یعنی ساڑھے بارہ ایکڑ کی بھی مالک نہیں اور

جب تک اس زمین کی مزید تقسیم نہ کی جائے اس زمین کو ترقی دینا ممکن نہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اندازاً کس تاریخ تک ایسا ہو جائے گا اور اگر نہیں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) :- (الف) و (ب) جی نہیں ۔ کیونکہ تحصیل مری کسی ایسے امتیازی پہلو کی حامل نہیں ہے ۔ جو دیگر اضلاع مثلاً سیالکوٹ ۔ گوجرانوالہ ۔ گجرات اور جہلم وغیرہ میں موجود نہ ہو ۔ محولہ پابندی اٹھائے جانے سے حقیقت مشترکہ بذریعہ تقسیم مزید چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ جائے گی ۔ جسکی کاشت نہ تو جدید آلات کاشتکاری کے ذریعہ ممکن ہوگی ۔ اور نہ ہی کاشتکار کو پیداوار کا پورا منافع حاصل ہوگا ۔

محکمہ مال کے ہیڈ ورنیکلر کلرک کا سکیل

*۱۳۳۰ ۔ مسٹر عبدالرحمان جامی ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ماتحت ملازمتوں کے قواعد کے مطابق نائب تحصیل دار صدر قانونگو اور کمشنر و ڈپٹی کمشنر کے دفاتر کے اسسٹنٹ بطور ہیڈ ورنیکلر کلرک ترقی پانے کے مستحق ہیں ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کمشنر و ڈپٹی کمشنر کے دفاتر کے اسسٹنٹ عہدہ کے لحاظ سے ہیڈ ورنیکلر کلرکوں کے جونیئر ہیں اور ان کے ماتحت کام کرتے ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو قومی

تنخواہوں کے سکیلوں میں (محکمہ مال کے) ہیڈ ورنیکلر کلرک کا سکیل سے کم کیوں رکھا گیا ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) :- (الف) جی ہاں - یہ درست ہے -

(ب) جی ہاں - یہ درست ہے -

(ج) اس کا تعلق محکمہ مالیات سے ہے اس تفاوت کو دور کرنے کے لیے بورڈ آف ریونیو نے محکمہ مالیات کو سفارش ارسال کی ہے کہ ہیڈ ورنیکلر کلرک کی آسامی خاص اہمیت کی حامل ہے - لہذا اسے قومی تنخواہ کا سکیل نمبر ۱۱ دیا جاوے جو کہ اسسٹنٹ کے قومی تنخواہ کے سکیل نمبر ۱۰ سے زیادہ ہے محکمہ مالیات سے رجوع کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ اناملیز کمیٹی نے اس بارے میں غور کرنے کے بعد اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی ہے اس رپورٹ کے مفصل مطالعہ کے بعد حکومت اس کی سفارشات کے بارے میں فیصلہ کرے گی -

---

خانکے موضع موڑ تحصیل چونیاں ضلع لاہور کو پانی مہیا نہ ہونے کی وجہ سے آبیانہ کی ناجائز ادائیگی

*۱۵۸۵ - رانا پھول محمد خان - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ موضع خانکے موڑ تحصیل چونیاں ضلع لاہور راجباہ نیاز بیگ کی برانچ ٹھٹھی مائنر کے موگہ جات ۲۹۴۳ - ایل او ۲۹۴۴ - آر کو ٹیل پر ہونے کی وجہ سے پانی مہیا نہیں ہو رہا اور مالکان اراضی کو ناجائز طور پر آبیانہ ادا کرنا پڑتا ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ انہار نے راجباہ نیاز بیگ کی برانچ ٹھٹھی مائنر پر نیاز بیگ سکیم کے تحت کچھ ٹیوب ویل ٹیل پر پانی کی کمی کو پورا کرنے کی غرض سے نصب کئے ہوئے ہیں۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ٹھٹی مائنر پر ٹیوب ویل نمبر ۱ - ایل اور ۲ - ایل موضع خانکے موڑ کے موگہ جات کو پانی مہیا کرنے کی غرض سے نصب کئے گئے ہیں۔

(د) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ٹیوب ویل نمبر ۲ - ایل مورخہ ۰-۵-۷۲ء سے ٹرانسمیٹر جلنے کی وجہ سے بند پڑا ہوا ہے اور فصل خریف ۱۹۷۲ء کے لیے زمینداروں و کاشتکاران کو اس ٹیوب ویل سے کوئی پانی مہیا نہیں کیا گیا مگر پھر بھی آبیانہ ٹیوب ویل کاشتکاروں پر عائد کر دیا گیا ہے۔

(ہ) اگر جزو (د) کا جواب اثبات میں ہے تو ٹیوب ویل نمبر ۲ - ایل کے مالکان اراضی سے ناجائز عائد شدہ آبیانہ وصول کرنے کی کیا کیا وجہ ہے؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :- (الف) یہ درست نہیں ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔

(د) یہ درست نہیں ہے۔

(ہ) جزو (د) کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔

قصبہ چونیاں میں بنجر رقبہ کو پانی کی بہم رسانی

*۱۵۹۰ ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ قصبہ چونیاں ضلع لاہور میں چونیاں تا کوٹ گاماں پختہ سڑک کے دونوں جانب ہزاروں ایکڑ رقبہ بنجر پڑا ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ کچھ عرصہ پیشتر مندرجہ بالا رقبہ کو لنک نہر سے بذریعہ لفٹ سیراب کرنے کے لیے چک بندی کی گئی تھی ۔

(ج) اگر جواب اثبات میں ہو تو مندرجہ بالا رقبہ کو کب تک نہری پانی بہم پہنچانے کا انتظام کیا جائے گا ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :۔ (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) نہیں ایسی کوئی چک بندی نہیں کی گئی ۔

(ج) چونکہ ب کا جواب نفی میں ہے ۔ اس لیے اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

ناجائز تجاوزات

*۱۶۳۳ ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ وزیر مال سوال نمبر ۸۳۰ کے جواب کے حوالہ سے جو کہ ایوان میں مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۷۲ء کو دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ناجائز تجاوزات کو ہٹانے کے لیے کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور آیا ناجائز قابضین سے قبرستان کی زمین کو لے لیا گیا ہے ؟

وزیر مال ۔ (چودھری محمد انور سمہ) :۔ مورخہ ۳۱/۷/۷۲ کو موقعہ پر حسب ضابطہ کارروائی کر کے قبرستان کے حق میں قبضہ دلایا گیا تھا ۔ ناجائز قابضان نے بعد میں اپنا سامان وغیرہ دوبارہ رکھ لیا اور کاروبار شروع کر دیا ۔ جو خلاف قانون بات تھی ۔ ریونیو آفیسر صاحب نے مورخہ ۱/۸/۷۲ کو ناجائز قابضان کے خلاف جرم ۴۴۷/P.P.C. تھانہ جلالپور پیر والا میں پرچہ چاک کرایا ۔ پولیس نے اس بارہ میں اپنی تفتیش مکمل کر لی ہے ۔ اور مسل برائے قانونی کارروائی P.D.S.P. صاحب ملتان روانہ کر دی گئی ۔ اس اثنا میں ناجائز قابضان اراضی قبرستان نے عدالت دیوانی میں دعویٰ دائر کر کے 'stay' حاصل کر لیا ہے مقدمہ دیوانی میں تاریخ سماعت ۱/۳/۷۳ مقرر تھی ۔ جب تک عدالت دیوانی سے اس کیس کا کوئی فیصلہ نہیں ہو جاتا ۔ اس فوجداری مسل پر کوئی مزید کارروائی نہیں کی جا سکتی ۔ دعویٰ عدالت دیوانی میں بدستور چل رہا ہے ۔ اور آئندہ تاریخ پیشی ۳/۳/۷۳ مقرر ہے ۔ اور حکم امتناعی تا فیصلہ مقدمہ عدالت سے جاری ہوا ہے ۔

چونیاں میں تحصیلدار کی تعیناتی

*۱۶۵۸ ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) موجودہ تحصیلدار چونیاں کس تاریخ سے چونیاں میں تعینات ہوئے ہیں ۔

(ب) ایک تحصیلدار کتنی مدت ایک جگہ تعینات رہ سکتا ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) :۔ (الف) ۲۱ اگست ۱۹۷۰ء ۔

(ب) تحصیلدار کی ایک مقام پر تعیناتی کے لیے خصوصی طور پر کوئی معیاد

مقرر نہیں ہے ۔ تا ہم ان کو عموماً ایک جگہ پر تین سال سے زیادہ نہیں رہنے دیا جاتا ۔

تحصیلدار چونیاں کو انتقالات کے اختیارات

*۱۶۵۸ - (الف) ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) موجودہ تحصیلدار چونیاں نے یکم جنوری ۱۹۷۱ء تا ۳۰ دسمبر ۱۹۷۲ء کتنے رجسٹری شدہ یا غیر رجسٹری شدہ انتقالات منظور کئے اور کتنے نامنظور کئے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے انتقالات میں کچھ انتقالات وراثت ایسے بھی ہیں جن کو درج ہوئے تین ماہ گذر گئے مگر ان کو منظور یا نامنظور نہیں کیا گیا ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) :-

(الف) سال	فیصلہ شدہ		میزان
	منظور	نامنظور	
۱۹۷۱	۲۳۳۸	۱۷۶	۲۵۵۹
۱۹۷۲	۲۶۵۱	۱۷۲	۲۸۲۳
میزان	۵۰۳۴	۳۴۸	۵۳۸۲

(ب) ۳۴ انتقالات وراثت زائد دو تین ماہ بوجہ عدم حاضری وارثان باز گشت و عدم تکمیل شجرہ نسب حکم امتناعی بقایا ہیں ۔

چونیاں میں انتقالات پر ڈسٹرکٹ کونسل فیس

*۱۶۵۸ (ب) - سردار محمد عاشق - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا تحصیلدار چونیاں انتقال منظور کرتے وقت ڈسٹرکٹ کونسل کی فیس خود وصول کرتے ہیں یا ان کا عملہ پہلے ہی وصول کر لیتا ہے -

(ب) تحصیلدار چونیاں نے یکم جنوری ۱۹۷۱ء تا ۳۰ دسمبر ۱۹۷۲ء کتنی فیس ڈسٹرکٹ کونسل لاہور میں جمع کرائی اور اس عرصہ میں کتنی مالیت کے انتقالات منظور کئے -

(ج) کیا تحصیلدار چونیاں نے یا ان کے عملہ نے انتقالات وراثت پر بھی کبھی ڈسٹرکٹ کونسل فیس وصول کی ہے یا نہیں ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) :- (الف) تحصیلدار صاحب چونیاں بوقت تصدیق انتقالات فیس ڈسٹرکٹ کونسل خود وصول کر کے بذریعہ اردلی داخل خزانہ سرکار کرواتے ہیں -

(ب) سال	فیس ڈسٹرکٹ کونسل	مالیت انتقالات
۱۹۷۱ء	۳۶،۰۱۹ ۴۹	۳۶،۰۱،۹۴۹.۰۰.
۱۹۷۲ء	۳۸،۷۶۴.۲۶	۳۸،۷۴،۶۲۶.۰۰
میزان	۷۴،۷۸۳.۷۵	۷۴،۷۶،۵۷۵.۰۰.

(ج) کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی -

سیالکوٹ اور لاہور کے اضلاع کے جنگی متاثرین کی آباد کاری

*۱۷۴۳ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) سیالکوٹ اور لاہور کے اضلاع کے جنگی متاثرین کی آبادکاری کے لیے صوبائی حکومت کو مرکز سے کتنی رقم امداد کے طور پر ملی ہے اور اس کی ادائیگی کے لیے کیا طریق کار اختیار کیا گیا ہے -

(ب) متاثرہ علاقوں میں مساجد کی دوبارہ تعمیر کے لیے کتنی رقم مختص کی گئی ہے -

(ج) مذکورہ امداد میں سے عملہ پر کتنی رقم خرچ کی جائے گی اور جنگی متاثرین پر کتنی رقم خرچ کی جائے گی ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) :- (الف) مرکزی حکومت نے سیالکوٹ اور لاہور کے اضلاع کے جنگی متاثرین کی آباد کاری کے لیے ۱۷،۹۸،۰۴،۰۰۰/- روپیہ (سترہ کروڑ اٹھانوے لاکھ چار ہزار) کی رقم منظور کی ہے - جس میں سے مبلغ ۶،۱۹،۰۰،۰۰۰/- روپیہ (چھ کروڑ انیس لاکھ) کی رقم صوبائی حکومت کو مل چکی ہے -

جنگی متاثرین کو مکانات - مویشاں - اور چارہ جات کے لیے - مالی امداد کی ادائیگی کے لیے لاہور سیالکوٹ کے اضلاع کو ننانوے سب سیکٹروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے ایک سب سیکٹر چار یا پانچ مواضعات پر مشتمل ہے - اور ہر موضع کے لیے ایک جائزہ کمیٹی تشکیل کی گئی ہے - جو اس گاؤں کے نمبردار یا مقامی صوبائی یا قومی اسمبلی کے نمائندے - اور بے گھر لوگوں کے نمائندہ پر مشتمل ہوگی - جس کا سر براہ سب انسپکٹر آفیسر ہوگا - حقداران مالی امداد

کے لیے متعلقہ سب سیکٹر آفسران کے پاس اپنے کلیم داخل کرا رہے ہیں - اور جائزہ کمیٹیوں نے ان کی موقع پر رو برو اجلاس عام تصدیق شروع کر دی ہے - اس تصدیق کے بعد متعلقہ سیکٹر آفیسر بھی حملہ کلیموں کی تصدیق کریگا - کلیم تصدیق ہونے کے بعد حقدار کو مالی امداد بذریعہ کراس چیک ادا کی جائے گی - وہ چیک حقداران موقعہ پر ہی سفری بنک میں جمع کرا کے پاس بک حاصل کر سکتے ہیں - اور خواہش مند حقداران موقع پر ہی اس چیک میں مندرجہ رقم بھی حاصل کر سکتے ہیں -

(ب) مرکزی حکومت نے اس مقصد کے لیے پانچ لاکھ روپیہ کی رقم مختص کی ہے -

(ج) منظور شدہ رقم میں سے ۷،۶۴،۵۰۳/۹۸ روپیہ (سات لاکھ چونسٹھ پانچ سو تین/اٹھانوے پیسہ) عملہ کی تنخواہوں - سفر خرچ اور یومیہ الاؤنس پر خرچ کی جائیگی - جو کل رقم کا ۴۳ء۰ فی ہے -

---

زرعی اصلاحات کے تحت حاصل شدہ اراضی

*۱۷۴۵ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ موجودہ حکومت کے دور میں کی گئی زرعی اصلاحات (۱۹۷۲ء) کے تحت کتنی اراضی قبضے میں لی گئی ہے اور اس حاصل شدہ اراضی میں سے کتنی اراضی مزارعین کو تقسیم کی گئی ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) :- مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۷۳ء تک زرعی اصلاحات (۱۹۷۲ء) کے تحت ۱،۸۳،۴۶۴ ایکڑ اراضی بازیاب ہوئی ہے - جس میں سے ۱۱۴۰۳ ایکڑ اراضی ۲۱۶۵ مزارعین کو تقسیم کی جا چکی ہے -

---

چنیوٹ ضلع جھنگ میں ٹیوب ویل کی تنصیب

*۱۷۶۷ - سید الطاف حسین شاہ - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موضع کوٹ حیدر شاہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں سکارپ سکیم نمبر ۱ کے تحت کوئی ٹیوب ویل نصب نہیں کیا مگر اس کے باوجود اس موضع کے کاشتکاراں سے دوہرا آبیانہ وصول کیا جا رہا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت اس دوہرے آبیانہ کی وصولی روکنے کے احکام صادر کرنے کو تیار ہے ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :- (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

مذکورہ بالا رقبہ کے علاوہ بھی سکارپ نمبر ۲ میں ایسے رقبہ جات ہیں - جہاں ٹیوب ویل نصب نہیں کئے گئے - تمام ایسے رقبہ جات کی تفصیلات اکٹھی کی جا رہی ہیں - اور ان تمام رقبہ جات کو دوہرے آبیانے سے مستثنیٰ قرار دے دیا جائے گا -

---

سکارپ ایریا سکیم نمبر ۲ کے کاشتکاروں سے دوہرے آبیانے کی وصولی

*۱۷۷۰ - سردار صغیر احمد - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سکارپ ایریا نمبر ۲ کھادر سکیم میں ٹیوب ویل نمبران 5 K.R. 5 A.K.R. اور 7 K.R. واقعہ نمبر ۲۴

جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا ابتدا سے ہی پانی خراب ہونے کی وجہ سے بند کر دئے گئے تھے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ ایسی اراضیات کو جو سکارپ ایریا میں واقع ہیں اور جن میں ٹیوب ویل نصب نہیں ہیں یا ٹیوب ویل کا پانی کسی بھی وجہ سے کاشتکاروں کو نہیں دیا جا رہا دوھرے آبیانہ سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ جزو (الف) میں مندرج ٹیوب ویلوں پر واقع اراضیات کے کاشتکاروں سے ابھی تک دوھرا آبیانہ وصول کیا جا رہا ہے۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متعلقہ کاشتکاران کو دوھرے آبیانہ سے نجات دلانے کے لیے تیار ہے اور دریں اثنا دوھرے آبیانہ کی وصولی کو روکنے کے احکام صادر کرنے پر تیار ہے؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سہو) :- (الف) یہ ٹیوب ویل پانی خراب ہونے کی وجہ سے نومبر ۱۹۶۸ء سے بند کر دئے گئے تھے۔

(ب) ان ٹیوب ویلوں کے رقبہ کے لیے جو کھارا پانی ہونے اور بور کی خرابی کی وجہ سے بند پڑے ہیں۔ حکومت نے ایک گنا آبیانہ کی نوٹیفیکیشن کر دی ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے بذریعہ نوٹیفیکیشن ایسے ٹیوب ویلوں کو جو کھارے پانی کی وجہ سے لوئر جہلم کینال سرکل میں بند کر دئے گئے ہیں۔ دگنے آبیانہ سے مستثنیٰ قرار دے دیا ہے۔

سکارپ نمبر ۲ سکیم کے کاشتکاروں سے دوہرے آبیانے کی وصولی

*۱۷۷۱ - سردار صغیر احمد - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر ۳۹،۴۰ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا میں موگہ نمبران $\frac{8820}{T.R.}$ ، $\frac{8820}{T.F.}$ ، $\frac{8820}{T.L.}$ "میاں سب مائنر" پر واقعہ رقبہ کو سکارپ نمبر ۲ سکیم کے تحت سرے سے ٹیوب ویل کا پانی فراہم نہیں کیا گیا - اور نہ ہی ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں - مگر اس کے باوجود راجباہ کے کاشتکاران سے دوہرہ آبیانہ وصول کیا جا رہا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت دوہرے آبیانہ کی وصولی روکنے کے لیے تیار ہے ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ) :- (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

موضع کوٹ نکہ تحصیل حافظ آباد کے کاشتکاروں سے دوہرا آبیانہ کی وصولی

*۱۷۷۲ - سردار صغیر احمد - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع کوٹ نکہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں ٹھٹہ رائے مائنر پر واقعہ رقبہ کو سکارپ سکیم نمبر ۱ کے تحت ٹیوب ویل کا پانی مہیا نہیں کیا گیا اور نہ ہی کوئی ٹیوب ویل نصب کیا گیا ہے - مگر اس کے باوجود وہاں دوہرا آبیانہ وصول کیا جا رہا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت متعلقہ غریب کاشتکاران کو دوھرے آبیانہ سے نجات دلانے کے لیے تیار ہے اور دریں اثنا دوھرے آبیانہ کی وصولی روکنے کے احکام صادر کرنے کے لیے تیار ہے ؟

وزیر آبپاشی (چوھدری محمد انورسمہ) ۔ جی ھاں ۔

(ب) جی ھاں ۔

ملتان ڈویژن میں ششماھی نہروں کو پانی نہ دینا

*۱۸۰۰ ۔ نواب احمد بخش تھیم ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ملتان ڈویژن میں ششماھی نہروں کو پانی مہیا نہیں کیا گیا حالانکہ دریائے چناب میں کافی پانی موجود ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مستقل نہروں کو پندرہ یوم کے لیے برائے مرمت بند کر دیا گیا ہے اگر ایسا ہے تو ان نہروں کے پانی کو کیوں مذکورہ بالا ششماھی نہروں کے لیے نہیں دیا گیا ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :۔ (الف) ششماھی نہروں کو سردیوں میں بوجہ کمی پانی کے نہیں چلایا جاتا ۔ اگر کبھی بارشوں کی وجہ سے وافر پانی دریاؤں میں آ جائے تو ان نہروں کو بھی پانی دے دیا جاتا ہے ۔

(ب) مستقل نہروں کو باری باری سے تقریباً ۱۸ یوم کے لیے بند کیا جاتا ہے ۔ تا کہ نہروں اور ھیڈ ورکس کا معائنہ اور مرمت کی جا سکے ۔ ان

دنوں میں دریاؤں میں عموماً پانی بہت ہی کم ہوتا ہے ۔ اس لیے یک فیصلہ نہروں کو نہیں دیا جا سکتا ۔

جنگ متاثرین کی آباد کاری

*۱۸۳۰ - چوھدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ۱۹۷۱ء کی جنگ سے متاثرہ لوگوں کی دوبارہ آباد کاری پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی ۔

(ب) امسال عیدالاضحیٰ پر قربانی کی کھالوں کی فروخت سے کتنی رقم جمع ہوئی اور آیا وہ رقم متاثرہ لوگوں کی دوبارہ آباد کاری پر خرچ کی گئی ہے ۔

(ج) ان متاثرین کی دوبارہ آباد کاری کے لیے دوسرے صوبوں نے کتنی رقم بطور عطیہ دی ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) :- (الف) مورخہ ۱۵-۲-۷۳ تک جنگ سے متاثرہ لوگوں کی آباد کاری کے لئے مبلغ ۲،۳۵،۹۷،۶۶۰ (دو کروڑ پینتیس لاکھ ستانوے ہزار چھ سو ساٹھ روپے) کی رقم خرچ کی جا چکی ہے ۔

(ب) محکمہ سروسز جنرل ایڈمنسٹریشن اینڈ انفرمیشن کی ھدایات پر مختلف ڈپٹی کمشنران نے رفاعی اداروں اور تھانہ جات کے ذریعے جو قربانی کی کھالیں جمع کی تھیں ان کی فروخت سے مبلغ ۴،۳۲،۶۸۵/۷۶ (چار لاکھ بتیس ہزار چھ سو پچاسی روپیہ چھتر پیسہ) حاصل ہوا ہے ابھی یہ رقم مختلف مقامات سے ایک جگہ جمع نہیں ہوئی عنقریب اسے آباد کاری کے کسی منصوبے پر خرچ کر دیا جائے گا ۔

(ج) پنجاب کو مغربی پاکستان کے کسی دوسرے صوبے نے کوئی رقم بطور عطیہ نہیں دی ۔

اسلام ڈویژن نہروں پر بجلی کے ٹیوب ویل لگانے کی تجویز

*۱۸۷۷ - رانا رب نواز نون ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اسلام ڈویژن کی ششماہی نہروں پر بجلی کے ٹیوب ویل لگانے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے اگر ایسا ہے تو اس پر کب عمل ہوگا ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :- ۱ ۔ اسلام ڈویژن کی ششماہی نہروں پر ٹیوب ویل لگانے کی کوئی سکیم زیر غور نہیں ۔

چک نمبر ۴۴ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے ٹیوب ویل کی خرابی

*۱۹۶۲ - چوھدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سرکاری ٹیوب ویل نمبر ۱۰۹ - بی ، ایس واقع حدود رقبہ چک نمبر ۴۴ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات تقریباً ۶ ماہ سے خراب ہے ۔

(ب) کیا حکومت مذکورہ ٹیوب ویل کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :- (الف) یہ درست نہیں ہے ۔

(ب) ٹیوب ویل موقعہ پر چل رہا ہے ۔

نہروں کا لیول اونچا کرنا

*۲۰۰۷ - چوھدری علی بہادر خان - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) مٹوٹلی اور ٹھٹھہ مائنرز تحصیل شجاع آباد کے تحت کل کتنا رقبہ ہے اور اس میں آبپاشی اور غیر آبپاشی کتنا ہے -

(ب) کیا یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر دو مائنرز (نہر) کے پانی کا لیول درست نہیں ہے جس کی وجہ سے ہزاروں ایکڑ رقبہ قابل کاشت نہ ہو سکا -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ نہروں کا لیول اونچا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :- (الف) دونوں مائنرز کے تحت کل رقبہ ۱۴۱۰۲ ہے جس میں سے ۸۴۶۱ ایکڑ سالانہ سیراب ہونا چاہئے اس کے مقابل سالانہ آبپاشی اوسطاً ۱۰۸۶۴ ایکڑ ہے -

(ب) بعض رقبے اونچے ہیں جن کی آبپاشی کے وقت موگا جات پورا پانی نہیں کھینچتے - بہرحال اس وجہ سے کوئی رقبہ ناقابل کاشت نہیں پڑا ہوا -

(ج) اونچے رقبوں کو صحیح مقدار میں پانی مہیا کرنے کے لیے ان دونوں راجباہوں کی ریماڈلنگ منظور کی جا چکی ہے اور کام جلد شروع ہو جائے گا -

تحصیل فورٹ عباس کے Un-commanded (انکمانڈڈ) رقبہ جات کو Commanded (کمانڈڈ) کرنا

*۲۰۲۳ - چودھری عبدالغنی - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) تحصیل فورٹ عباس Un-commanded (انکمانڈڈ) رقبہ جات کو کیوں Commanded (کمانڈڈ) نہیں کیا جا رہا -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ Un-commanded (انکمانڈڈ) رقبہ جات میں سے کچھ کو محکمہ نہر نے Commanded (کمانڈڈ) کر دیا ہے -

(ج) کیا محکمہ نہر تحصیل فورٹ عباس کے ایسے رقبہ جات کو جو قابل آبپاشی ہیں موقع کے ملاحظہ کے بعد Commanded (کمانڈڈ) قرار دینے کے لیے تیار ہے - اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :- (الف) پانی کی کمی کی وجہ سے -

(ب) درست ہے -

(ج) نہیں - پانی کی کمی ہے -

نہر صادقیہ کو پورا پانی سپلائی کرنا

*۲۰۲۴ - چودھری عبدالغنی - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ نہر صادقیہ کو پورا پانی سپلائی نہیں کیا جاتا - اگر ایسا ہے تو کیوں.

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ نہر صادقیہ سے نکلنے والی برانچوں میں سے ایک نہر کو ہمیشہ وار بندی سے پانی دیا جاتا ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو پھر محکمہ نہر نے نہر صادقیہ کو پورا پانی مہیا کرنے کے لیے کوئی مؤثر اقدام کرنے کی تجویز زیر غور ہے ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :۔ (الف) یہ درست نہیں ہے ۔

(ب) یہ درست ہے ۔ برانچوں کو وارہ بندی سے چلایا جاتا ہے ۔

(ج) چونکہ (الف) کا جواب نفی میں ہے اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

نہر ہکڑہ رائٹ کے ہیڈ سے منظور شدہ ڈسچارج کے مطابق پانی چلانا

*۲۰۲۵ - **چودھری عبدالغنی** ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ نہر ہکڑہ رائٹ کے ہیڈ سے منظور شدہ ڈسچارج کے مطابق پانی چلانے کے باوجود نہر ہکڑہ رائٹ کی ٹیل اور ۲۱۶ ۔ آر ۔ ڈی کے آگے مائنر ہائے کو وارہ بندی کے تابع چلایا جاتا ہے ۔

(ب) جو موگہ جات حق سے زائد پانی لے کر ۲۱۶ ۔ آر ۔ ڈی کے آگے مائنروں اور ٹیل ہکڑہ رائٹ کے لیے پانی کی کمی کا موجب بنتے ہیں حکومت ان کا کیا تدارک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ج) نہر مذکور کے موگہ جات میں مدت مقررہ سے زائد پانی چلانے کے ذمہ دار اور ناجائز پانی کے حصول کی سرپرستی کرنے والے

اہلکاروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور اگر کوئی کارروائی نہیں کی گئی تو کیوں ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :- (الف) یہ درست نہیں ہے -

(ب) ۱۸۷ سے ۲۳۱ برجی تک بھل پڑنے کی وجہ سے نہر کے پانی کی سطح اوپر ہو گئی ہے اور اس کو درست کرنے کے لیے ریماڈنگ کی تجویز تیار کر دی گئی ہے - اس پر اگلے سال عمل درآمد کیا جائے گا -

(ج) ٹیلوں پر پورا پانی پہنچانے کے لیے ہیڈ سے زیادہ سپلائی چلائی جاتی ہے -

---

کاشتکاروں کو دوھرے آبیانہ کی وصولی سے معافی

*۲۰۲۶ - **چوھدری عبدالغنی** - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سکارپ نمبر ۱ میں واقعہ چکوک نمبری $\frac{77}{R.B.}$ ، $\frac{106}{R.B.}$ ، $\frac{107}{R.B.}$ ، $\frac{104}{R.B.}$ ، $\frac{105}{R.B.}$ و دیگر چکوک کے ٹیوب ویل ناقص پانی ہونے کی وجہ سے عرصہ دراز سے بند چلے آ رہے ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان چکوک کے کاشتکاروں کو دوھرے آبیانہ کی وصولی سے کیوں مستثنیٰ قرار نہیں دیا گیا ؟

وزیر آبپاشی (چوھدری محمد انور سمہ) :- (الف) یہ درست ہے کہ یہ ٹیوب ویل گذشتہ کئی ماہ سے زمینداروں کی اپنی مرضی سے ھی بند ہیں اور ان کا پانی بھی ناقص ہے -

(ب) ان چکوک کے کاشتکاروں کو دوھرے آبیانہ کی وصولی سے مستثنیٰ قرار دینے کے لیے نوٹیفیکشن جلد جاری کر دیا جائے گا -

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

دفعہ ۴۲ لینڈ ریوینیو ایکٹ کے تحت انتقالات اراضی

۲۳ ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۷ء تاحال صوبہ میں کل کتنے انتقالات اراضی زیر دفعہ ۴۲ لینڈ ریوینیو ایکٹ درج ہوئے ہیں اور ان میں سے (اول) کتنے انتقالات تاریخ اندراج سے تین ماہ کے اندر ریوینیو افسران سے فیصلہ ہوئے ۔ (دوم) کتنے تاریخ اندراج سے تین ماہ کے بعد فیصلہ ہوئے ۔ (سوم) کتنے انتقالات تاریخ اندراج سے تین ماہ کے زائد عرصہ سے بقایا پڑے ہیں اور (چہارم) کتنے تاریخ اندراج سے تین ماہ سے کم عرصہ کے تصفیہ طلب پڑے ہیں ۔ جملہ تفصیل تحصیل وار اور سال وار بتائی جائے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لینڈ ریوینو ایکٹ ۱۹۶۷ء کی دفعہ (۱۰) ۴۲ کے تحت جو انتقال تاریخ اندراج سے تین ماہ کے اندر فیصلہ نہ ہوسکے اس کی اطلاع معہ وجوہات تاخیر کلکٹر کو دینی ضروری ہے اور زیر دفعہ (۱۱) ۴۲ جو انتقال منظور یا فیصلہ ہو جائے اس کی اطلاع بائع کو دینی ضروری ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ میں ایسے کتنے انتقالات کی رپورٹ زیر دفعہ (۱۰) ۴۲ و (۱۱) ۴۲ کلکٹر صاحب و بائع کو بالترتیب دی گئی ہے ۔ تفصیل تحصیل وار سال وار بیان فرمائی جائے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) ۔ تاحال جملہ کمشنر صاحبان سے جواب موصول نہیں ہوا ہے ۔ موصول ہونے پر ایوان میں پیش کر دیا جائے گا ۔

Makhdoum Syed Hassan Mahmood: Sir, today is a day for private member Bills. May I know whether in the afternoon it will still continue to be a private members' day or is Government Business likely to be resumed ?

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے رات کو قائد حزب اختلاف اور فاضل رکن حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کے ساتھ میٹنگ کی تھی اور میں نے اس پوائنٹ کو thrash out کیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میٹنگ تھی یا آپ ان سے ملنے گئے تھے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں چل کر گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میٹنگ کی concept یہ ہے کہ جسے arrange کیا گیا ہو ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ وہاں پر جو نکتہ اس وقت اٹھایا گیا . . .

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ ہاؤس میں آج ممبران کی کافی تعداد موجود ہے اس معزز ایوان میں آج ۱۱۰ یا ۱۱۵ اراکین موجود ہیں جس وجہ سے آواز میں گونج پیدا ہو جاتی ہے مگر وزیر قانون جو کہہ رہے ہیں آپ ان کی طرف توجہ دیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن نے ایوان کی توجہ اس نکتہ کی طرف دلائی ہے کہ آج غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا دن ہے اور آج جو شام کو چار سے آٹھ بجے تک سیشن کا وقت مقرر کیا گیا ہے ۔ اس میں غیر سرکاری

ارکان کی کارروائی ہوگی یا سرکاری کام ہوگا ۔ رولز کے مطابق جناب والا ۔ آج صرف غیر سرکاری ارکان کی کارروائی ہوگی البتہ قاعدہ ۱۹۸ کے تحت اگر تحریک کی جائے کہ کسی رول کو معطل کر دیا جائے تو اس کے بارے میں آپ غور فرما سکتے ہیں ۔ بہر حال جہاں تک رولز کا تعلق ہے آج صرف غیر سرکاری ارکان کی کارروائی ہوگی اور دوسرے وقت میں رولز کے تحت لیجسلیشن کا کام نہیں ہو سکتا ۔ (نعرہ ھائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ میں یہ اختیارات اس صورت میں استعمال کرونگا اگر حزب اختلاف اور حزب اقتدار دونوں کی طرف سے رضا مندی ہو ۔ اس دن میں نے ساڑھے گیارہ سے ڈیڑھ بجے تک تحریک التوا پر غور کرنے کے لیے وقت مقرر کیا تھا ۔ قواعد کے مطابق تحریک التوا پر بحث کے لیے اجلاس کے آخری دو گھنٹہ کا وقت مقرر ہے ۔ کیونکہ اس تحریک التوا کی بحث کے لیے میں نے وقت مقرر کیا ہوا ہے جس کی اطلاع ممبران کو بھی ہے ۔ اس لیے اگر ایوان کی رضا مندی ہو تو تحریک التوا پر میرے پہلے فیصلے کے مطابق آج ساڑھے گیارہ سے ڈیڑھ بجے تک بحث کر لی جائے ورنہ قواعد کے مطابق یہ تحریک التوا شام کو چھ سے آٹھ بجے تک زیر بحث آئے گی ۔

آوازیں ۔ ساڑھے گیارہ ڈیڑھ بجے تک ٹھیک ہے ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

سید کاظم علی شاہ کرمانی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید کاظم علی شاہ کرمانی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend the session on 21-2-73, due to illness. I may kindly be sanctioned leave for the day. Thanks.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر عبدالمجید خان فقیر

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست عبدالمجید خان فقیر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

۹-۱۰ فروری کو بندہ بوجہ بیماری اجلاس کی کارروائی میں شریک نہ ہو سکا رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔سوال یہ ہے :-

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید محمد رضی شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید محمد رضی شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

On account of the accident of my nephew I was not able to attend the Session on the 10th of this month. I may kindly be granted leave. Thanks.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر رب نواز خان کھتران

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر رب نواز خان کھتران صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گذارش ہے کہ قدوی ۱۹-۲-۷۳ کو بغرض ضروری کام شامل اجلاس نہ ہو سکا ۔ لہذا ایک یوم کی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر احسان الحق پراچہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر احسان الحق پراچہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

I could not attend the Session of the Punjab Provincial Assembly on 19th and 20th February, 1973 on account of my pre-occupations. My absence for these days may please be excused. Thanks.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

(کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے)

(تحریک منظور کی گئی)

سردار نصر اللہ خان دریشک

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سردار نصر اللہ خان صاحب دریشک ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ مصروفیت ۱۹ اور ۲۰ فروری کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ ان دو دنوں کی رخصت عنایت فرمائی جائے ۔ مہربانی ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ مراتب علی خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست راؤ مراتب علی خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Request Leave upto 24th Instant.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری نور محمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوھدری نور محمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں مورخہ ۱۹-۲-۷۳ کو بوجہ طبیعت کی ناسازی اجلاس میں شمولیت نہ کر سکا رخصت عنایت فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ منور احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست راجہ منور احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

Request Permission of the House for 2 nd February, 1973, as I shall be out of Lahore.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

میٹرک تھرڈ ڈویژن کو پی - ٹی - سی میں داخلہ

مسٹر سپیکر - مسٹر ناصر علی خان بلوچ کی تحریک استحقاق ہے - اس چٹھی سے واضح ہے کہ تھرڈ ڈویژن امیدوار کو relaxation of qualification کی صورت میں داخل کیا جا سکتا ہے -

وزیر تعلیم - جناب والا - مجھے اس سلسلے میں ایک اہم عرض کرنی ہے -

مسٹر سپیکر - میں وہ چٹھی پڑھ کر سنا دیتا ہوں -

Subject ;—Admission to the PTC Class Session 1972-73

The Minister for Education, Goverament of the Punjab, Lahore, has ordered that the First and Second and Third Division Matriculation candidates may be admitted in PTC class in the institutions noted against each as a very special case against additional seats.

It is your personal responsibility to verify the particulars of the candidates to be admitted. A list of the candidates admitted under these orders may also please be supplied to this Directorate within fortnight.

The case of third divisioners Marticulate should be sent to this Directorate for re-

laxation of qualifications. The case of age relaxation should be sent to this Dirctorate for further action.

مسٹر ناصر علی بلوچ کی تحریک استحقاق یہ تھی کہ ۔

میں حال میں وقوع پذیر ہونے والے فوری اہمیت کے حامل مسئلہ جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے کے بارے میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ پی ٹی سی کے داخلہ کے سلسلہ میں حزب اختلاف کے ممبران اسمبلی کو وزارت تعلیم پنجاب کی جانب سے چٹھی نمبر پی ایس / ای ایم ۱۱۹۳۴ / ۲ جاری کی گئی جس میں خاص طور پر وضاحت کی گئی کہ تھرڈ ڈویژن کے نام نہ تسلیم کئے جائیں اسکے علاوہ اس ایوان میں جناب وزیر تعلیم نے ایک بیان دیا تھا کہ کسی تھرڈ ڈویژن کو داخلہ نہیں دیا جا رہا ۔ مگر اسکے باوجود جناب وزیر تعلیم کے احکامات کے مطابق بدستور میٹرک تھرڈ ڈویژن امید واران کو پی ۔ ٹی ۔ سی میں داخلہ دیا جا رہا ہے جو منسلکہ چٹھی سے صاف ظاہر ہے ۔ جناب وزیر تعلیم کے اس اقدام سے اس ہاؤس کے ممبران کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اس کے متعلق ایک بڑی اہم بات کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس لئے اسکو consider نہیں کر رہا

That there has been no breach of privilege.

وزیر تعلیم ۔ جناب والا۔ میری بات اس سے مختلف ہے چونکہ آپ نے خط پڑھ دیا ہے ۔ اس لئے اسکا جواب دینا ضروری ہو گیا ہے ۔

جناب والا ۔ میں اس قسم کے فراڈ کرنے والوں کے پیچھے بہت دنوں سے لگا ہوا تھا لیکن کوئی پکڑا نہیں جا رہا تھا ۔ جناب والا ۔ یہ چٹھی جعلی

ہے ۔ جناب والا ۔ یہ چٹھی کوئٹہ سے جو سٹاف repatriate ہوا ہے اس کی پوسٹنگ کے متعلق ہے ۔ یہ چٹھی بارہ لڑکوں کے لیے جو تھرڈ ڈویژن میں لکھی گئی ہے ۔ میں ان کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے بتایا ہے ۔ میں نے اپنے پرائیویٹ سیکریٹری کو اس شخص کا پتا چلانے کے لیے جس نے یہ جعلی دستخط کئے تھے سب سکولوں میں بھیجا ہے ایک تو وہ ان سے وہ خط لینا چاہتے ہیں اور دوسرے میں نے ان بارہ لڑکوں کا داخلہ منسوخ کرا دیا ہے ۔ بہت سے لوگ اس میں ملوث ہیں ۔ راولپنڈی کے آفس سپرنٹنڈنٹ کو میں نے تبدیل کیا تھا لیکن اس کے خلاف کوئی ایسا کیس نہ بن سکا ۔ کیونکہ اس نے کچہری میں جا کر اپنے تبادلے کے خلاف stay order لے لیا وہ شخص وہیں ہے اور ممکن ہے کہ وہی شخص اس میں ملوث ہو یا کوئی اور شخص ہو لیکن اس کی پوری پوری تحقیقات کریں گے ۔ میں ان کا بہت مشکور ہوں کیونکہ میں عرصے سے ایسے لوگوں کے پیچھے لگا ہوا تھا اور ان کو پکڑنا چاہتا تھا ۔ اب ان لڑکوں سے پتہ لگ جائیگا اس کے بعد جو بھی کارروائی ہوگی میں ہاؤس کو بتا دونگا ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ جناب والا ۔ جب ہم لڑکوں کو داخلے کے لیے جواب دے دیتے ہیں ۔ تو وہی لڑکے جا کر داخلے کے آرڈر لے آتے ہیں اور داخل ہو جاتے ہیں ۔ جس کو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری بہت بے عزتی ہے اور مختصر یہ کہ جس طرح ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے ان کی اس یقین دھانی کے بعد میں اپنی تحریک کو واپس لیتا ہوں ۔

Mr. Speaker : It stands withdrawn.

سردار امجد حمید خان دستی ۔ اس ضمن میں میں ایک اطلاع وزیر موصوف کی خدمت میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ضلع مظفر گڑھ میں کم از کم ۵۰ لڑکے تھرڈ ڈویژن داخل ہو چکے ہیں ۔ کیا ان کے متعلق آپ کوئی کارروائی کرنے کے لیے تیار ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ میں off hand یہ عرض کر سکتا ہوں کہ مظفر گڑھ ایک پسماندہ ضلع ہے اور گورنر صاحب کے حکم کے مطابق اور یہ ہمارے رولز میں بھی ہے ۔ کہ پسماندہ اضلاع کو رعایت دی جائے ۔

شیخ محمد اقبال ۔ میں وزیر موصوف کی خدمت میں عرض کرونگا کہ جھنگ کے متعلق کیا خیال ہے کیونکہ وہاں بھی لڑکے داخل ہوئے ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ میرا خیال ہے کہ جھنگ بھی ایک پسماندہ علاقہ ہے لیکن یہ لڑکے جو وہاں داخل ہوئے ہیں ہم نے نہیں کرائے ۔ یہ جعلی داخل ہوئے ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب ۔ ایک بات وضاحت طلب ہے ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ اس صوبے میں صرف مظفر گڑھ کا ضلع پسماندہ تصور کیا گیا ہے یا ڈیرہ غازی خان ۔ میانوالی اور جھنگ کو بھی پسماندہ تصور کیا گیا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جی نہیں ۔

ملک محمد مظفر خان ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ کیمبلپور بھی پسماندہ علاقہ ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جی ہاں ۔

ملک محمد مظفر خان ۔ تو کیا وہاں بھی تھرڈ ڈویژن کو داخل کرنے کی اجازت دی جائیگی ؟

وزیر تعلیم ۔ جی ہاں ۔ وہاں پر بھی تھرڈ ڈویژن والوں کو اجازت دی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے یہ جنرل سوال کر دیا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ اس پر غور فرمائیں گے کہ کیا وہاں پر لوگ فراڈ سے تو داخل نہیں ہو گئے ۔

ملک محمد مظفر خان ۔ شکریہ ۔

چوہدری غلام قادر ۔ جناب والا ۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سیالکوٹ شہر میں ۹۴ تھرڈ ڈیژون لڑکے داخل کئے گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس پر عام بحث کی اجازت نہیں دی ۔ اگر آپ کو اس سلسلے میں کوئی شکایت ہے تو آپ وقفہ سوالات میں ضمنی سوالات کر سکتے ہیں ۔

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ میں وزیر موصوف سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ انہوں نے ذکر کیا ہے کہ کوئٹہ کے لڑکوں کے لئے چھٹی لکھی گئی تھی میں یہ بات نہیں سمجھ سکا ۔ اس کی وضاحت فرما دیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس چٹھی کا نمبر جو دیا ہوا ہے یہ ایک ایسی چٹھی ہے جو کوئٹہ سے آئی ہے اور یہ کوئٹہ سے آنے والے پنجابیوں کی ملازمت کے متعلق جاری ہوئی تھی ۔

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ میں سمجھ گیا ہوں ۔

چوہدری غلام احمد باجوہ ۔ (پنجابی) جناب والا ۔ میں بھی پی ٹی سی میں تھرڈ ڈویژن کے داخلے کے متعلق ایک بات پوچھنی چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی عام بحث نہیں ہو رہی ہے ۔

چوہدری غلام احمد باجوہ ۔ (پنجابی) جناب والا ۔ کئی آدمی ایسے ہیں جو گورنر صاحب سے پی ٹی سی کے داخلے کی اجازت لے لیتے ہیں ۔ کئی آدمی ہیں جو کسی ایم پی اے یا ایم این اے سے اجازت لے لیتے ہیں ۔ کئی آدمی

وزیر تعلیم سے اجازت لے لیتے ہیں ۔ مگر جن آدمیوں کا کوئی سہارا نہیں ہے ان کے داخلے کے لیے بھی کوئی انتظام کیا جائے ؟

(قہقہہ)

میں یہ سمجھتا ہوں کہ چاہے گورنر صاحب اجازت دیں ۔ کوئی ایم بی اے یا کوئی ایم این اے اجازت دے مگر تھرڈ ڈویژن والوں کا کوئی انتظام ہونا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس کے متعلق کوئی تقریر یا تجاویز پیش کرنے کی اجازت نہیں دی ۔ اگر آپ چاہیں تو اس کے لیے ایک قرار داد لے آئیں ۔

چوہدری عبدالغنی کی تحریک استحقاق ہے ۔ اگر وہ کسی وقت میرے چیمبر میں تشریف لائیں تو انہیں سننے کے بعد میں آپکی تحریک استحقاق پر کوئی فیصلہ کرونگا ۔ اب چوہدری امان اللہ لک کی تحریک استحقاق ہے ۔

نشان زدہ سوال نمبر ۱۹۶۳ کے تحریری جواب اور وضاحتی بیان میں تضاد

مسٹر سپیکر - چودھری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۰-۲-۷۳ کو زیر بحث آنے والے میرے سوال نمبر ۱۹۶۳ کا وزیر قانون نے ایوان کو غلط جواب دیا ہے - سوال یہ تھا -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخ محمد یونس سرکاری وکیل لاہور نومبر ۱۹۷۲ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوئے -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ سرکاری وکیل کی ریٹائرمنٹ کے بعد سینئر سرکاری وکیل کو خالی شدہ آسامی میں ترقی نہیں دی گئی - اس کا تحریری جواب وزیر قانون نے اس طرح دیا ہے کہ "متعلقہ سرکاری وکلاء کو اگلے گریڈوں میں ترقی کے احکامات جلدی صادر کر دئے جائیں گے" -

لیکن میرے ضمنی سوال کے جواب میں وزیر قانون نے اپنے تحریری جواب کے برخلاف یہ فرمایا کہ سرکاری وکلاء کی آسامیاں دو سال کے معاہدہ کی بنا پر ہوتی ہیں اور دو سال بعد سرکاری وکیل معاہدہ کی تجدید کرتے ہیں اس طرح سرکاری وکلاء کس طرح ترقی کے مستحق نہیں ہوتے اور اسی طرح شیخ محمد یونس ریٹائرڈ سرکاری وکیل کی ملازمت بھی معاہدہ پر تھی -

تحریری جواب اور زبانی جواب میں تضاد ہے - دوسرے زبانی جواب میں سراسر غلط اطلاع ہے - وزیر قانون نے ایوان کو غلط اطلاع دانستہ طور پر

دیتے ہوئے معزز ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے اور میرے استحقاق کو پامال کیا ہے ۔ اس تحریک کو زیر بحث لایا جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جہاں تک پبلک پراسیکیوٹرز اور ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹرز کی ملازمت کا تعلق ہے یہ اسامیاں مستقل کیڈر میں نہیں آتیں ۔ یہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر ہوتی ہیں اور دو سال کے بعد اس کنٹریکٹ کو renew کیا جاتا ہے ۔ فاضل رکن نے ترقی کے بارے میں پوچھا تھا اور میں نے بڑی وضاحت سے یہ عرض کی تھی کہ ۱۹۷۱ کی جنگ کی وجہ سے محکمہ خزانہ نے کچھ دشواریاں بیان کی تھیں جس وجہ سے ترقیاں نہیں دی جا سکیں ۔ لیکن یہ کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتا کہ یہ محکمہ متعلقہ پر لازمی تھا ۔ اسکے باوجود میں نے عرض کی تھی کہ انتظامی کارروائیاں کیجا رہی ہیں اور جن کی بھی ترقی کی جانی ہوگی جو ان دو سالوں کے اندر آتے ہیں اور جن کا کنٹریکٹ ابھی جاری ہے یا جن کو ملازمت سے ہٹایا نہیں گیا ان کو اوپر کے گریڈ میں ترقی دی جائیگی ۔ جناب والا ۔ میرا جواب بڑا واضح تھا ۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس وضاحت کے بعد کسی بھی فاضل رکن کا کوئی استحقاق مجروح ہوا ہو ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اگر اجازت ہو تو عرض کروں میری گزارش یہ تھی کہ یہ ایک بڑا اہم نکتہ ہے اور بڑا اہم سوال ہے میں آپ کی وساطت سے یہ استدعا کرونگا کہ میں اپنے سوال کے جواب کو واضح کر دینا چاہتا ہوں اسکا باقاعدہ ایک پروسیجر ہے ایک قانون ہے ۔ رولز اور ریگولیشنز ہیں جن کے تحت سرکاری وکلاء کو ایک کے بعد دوسرے کو ترقی دی جاتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں دو سال والی بات نہیں ہے

چوہدری امان اللہ لک ۔ کوئی نہیں ہے ۔ یہ بالکل نہیں ہے اور خاص طور پر شیخ یونس والے کیس میں نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو ریٹائر ہو گئے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب مجھے اجازت فرمائیں تا کہ میں وضاحت کر سکوں ۔ شیخ محمد یونس باقاعدہ رولز اور ریگولیشنز کے تحت ریٹائر ہوئے ہیں ۔ اس کے بعد تمام کی ترقیاں due تھیں ۔ اس کا جواب انہوں نے بڑی وضاحت سے فرمایا کہ اس وجہ سے اسامیاں اپ گریڈ نہیں ہو سکیں ۔ اب جو جواب انہوں نے فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ سرکاری وکلاء کسی رولز اور ریگولیشنز کے پابند نہیں ہیں وہ صرف کنٹریکٹ پر ہیں اور گورنمنٹ کی صوابدید پر ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ نتیجہ آپ نے کیسے اخذ کر لیا ؟

چوہدری امان اللہ لک ۔ ضمنی سوال کے جواب میں جناب وزیر قانون نے یہ کہا ہے ۔ "جناب والا ۔ میں فاضل رکن کی تسلی کیلئے عرض کر دوں کہ پبلک پراسیکیوٹر کا عہدہ کوئی مستقل نہیں ہے" ۔ یہ بیان بالکل غلط ہے کہ انہوں نے کہا ہے "کنٹریکٹ کی بنیاد پر دو سال کے لیے تعینات کئے جاتے ہیں اور یہ محکمہ کی صوابدید پر ہے کہ اس کنٹریکٹ کو ختم کر دیا جائے یا ان کی ملازمت ختم کر دی جائے" ۔ میں اس کو چیلنج کرتا ہوں یہ بالکل بے بنیاد اور بالکل غلط ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے کہا ہے کہ اس کے لئے کوئی رولز اینڈ ریگولیشنز نہیں ہیں یہ اس کے جواب میں تو نہیں ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ انہوں نے تو فرمایا تھا کہ دو سال کے contract basis پر ہوتا ہے ۔ میں نے ان سے یہ سوال کیا ہے ، اور میں اپنے سوال کو ذرا وضاحت سے عرض کر دیتا ہوں کہ پی پی کی بھرتی کا طریق کار کیا ہے ۔ مسٹر سپیکر ۔ آپ نے ابھی اپنی تقریر میں یہ کہا ہے کہ وزیر قانون نے یہ کہا

ہے کہ کوئی رولز اینڈ ریگولیشنز نہیں ہیں کوئی ان پر پابندی نہیں ہے ، یہ الفاظ ان کے بیان میں کہاں ہیں ؟ ان کی تقریر میں سے مجھے ایک سطر ہی ایسی پڑھ کر سنا دیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ آپ نے سوال اور جواب کی روشنی میں اس چیز کو ملاحظہ فرمانا ہو گا ۔ میں نے عرض کیا تھا کہ پبلک پراسیکیوٹر کے لئے رولز اینڈ ریگولیشنز اور ضابطہ کار ہے ۔ یہ میرا ضمنی سوال تھا ۔ اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ "فاضل رکن کی تسلی کے لئے یہ میں عرض کر دوں کہ پی پی کا عہدہ کوئی مستقل عہدہ نہیں ہے ۔ یہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر دو سال کے لئے تعینات کیے جاتے ہیں اور اس کے بعد یہ محکمے کی صوابدید پر ہوتا ہے ۔"

Mr. Speaker : Where is the conflict ? I have not been able to get at the conflict. I want to understand that.

چودھری امان اللہ لک ۔ انہوں نے اپنے جواب میں یہ فرمایا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں یہ سمجھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے یہ سوال کیا ہے کہ اس کے رولز اینڈ ریگولیشنز ہیں ، انہوں نے کہا ہے کہ میں معزز ممبر کی تسلی کے لیے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دو سال کا کنٹریکٹ ہوتا ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ دو سال کے کنٹریکٹ پر بھی کوئی رولز اینڈ ریگولیشنز apply کر سکتے ہیں ؟

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے صحیح جگہ یہ pinpoint کر دیا ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ باقاعدہ رولز اینڈ ریگولیشنز ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دو سال کا کنٹریکٹ ہوتا ہے یا نہیں ؟

چودھری امان اللہ لک ۔ وہاں کنٹریکٹ بالکل نہیں ، کنٹریکٹ کے متعلق

جو انہوں نے فرمایا ہے میں اس کو چیلنج کرتا ہوں۔ کنٹریکٹ نہیں ہے اس لیے میں عرض کرتا ہوں کہ کہ اس معاملہ کو پرولیج کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے یا اس کو pending کر دیا جائے۔ وہ رولز اینڈ ریگولیشنز منگوائے جائیں اور ان کی روشنی میں پھر ان کے جواب کو پرکھا جائے۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن نے اس ایوان میں جو بھی اب تک بات کی ہے وہ بے بنیاد ہے ، یا تو فاضل رکن کی اطلاعات غلط ہیں یا فاضل رکن نے جس بی بی کے بارے میں سوال کیا ہے انہوں نے انہیں غلط اطلاع فراہم کی ہے ۔ جناب والا ۔ میں پھر وضاحت سے عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی مستقل کیڈر نہیں ہے ، کنٹریکٹ کی بنیاد پر پبلک پراسیکیوٹرز کو بھرتی کیا جاتا ہے اور ہر دو سال کے بعد اس کنٹریکٹ کو renew کیا جاتا ہے ۔ جناب والا ۔ ابھی تین پبلک پراسیکیوٹرز کی سروسز کو ختم کیا گیا ہے اور ان کے بارے میں ایک جھگڑا موجود تھا ، ویسے ہی ختم نہیں کیا گیا بلکہ ان کو محض یہ کہا گیا کہ آپ کی سروسز کو terminate کیا جاتا ہے ان میں شاید شیخ یونس صاحب کا کیس بھی آتا ہے ، محض یہ کہا گیا تھا کہ آپ کا دو سال کا کنٹریکٹ ختم ہو چکا ہے ، ہم اس کو renew نہیں کرتے ۔ جناب والا ۔ یہ کسی صورت میں بھی محکمہ قانون پر obligatory نہیں ہے ۔ کہ کنٹریکٹ کو لازمی طور پر renew کریں ۔ کنٹریکٹ کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ دو سال کے بعد اگر لا ڈیپارٹمنٹ چاہے تو renew کیا جا سکتا ہے ، نہ چاہے تو تجدید نہیں ہوتی ۔ یہ کوئی ایسا مستقل کیڈر نہیں ہے ، اور اس کو کوئی تحفظ حاصل نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ میں یہ بھی عرض کر دوں کہ میں نے اس دن ضمنی سوال کے جواب میں بڑی وضاحت سے کہا تھا کہ حکومت ایسے انتظامی کاموں پہ توجہ دے رہی ہے ۔ ایک ہائی لیول میٹنگ گورنر صاحب کے احکامات پر میں نے بلوائی تھی اور میں اس کی صدارت کی تھی ۔ ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ

پی پی کی سروسز کو مستقل بنایا جائے اور ان کو تحفظ دیا جائے ۔ جناب والا ۔ اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹرز کا مطالبہ ہے ، لیکن کوئی ایسی بات ابھی طے نہیں ہوئی کہ ان کی سروسز مستقل ہوں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ میں اتنی انفارمیشن لینا چاہتا ہوں کہ کیا مستقل کرنے کا سلسلہ اس وقت کریں گے جب پہلے سب کو نکال لیں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس میں کوئی relevancy نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ، میری اس سلسلے میں یہ گزارش ہوگی کہ اس کے لیے دو طریقوں میں سے ایک طریقہ متعین فرمایا جائے ۔ یا تو اس کو پرویج کمیٹی کے پاس بھیج دیں تا کہ اس بات کی تحقیق ہو سکے کہ ایسی سروسز کے لیے کوئی رولز اینڈ ریگولیشنز ہیں یا نہیں ۔ اگر ہیں تو پھر یقینی طور پر محرک کے حق کی پامالی ہوئی ہے ۔ یا اس کو کل پر pending کر دیں جب یہ خود رولز اینڈ ریگولیشنز آپ کے سامنے میز پر لا کر رکھ دیں گے جن کے بارے میں فاضل وزیر قانون انکار کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب اصل میں رولز اینڈ ریگولیشنز کا جھگڑا نہیں ہے جھگڑا ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ ملازمت دو سال کے کنٹریکٹ پہ ہوتی ہے لیکن دو سال کا کنٹریکٹ ہونے کے باوجود بھی سروسز کے رولز اینڈ ریگولیشنز ہو سکتے ہیں ۔ دونوں میں conflict نہیں ہے ، اس لیے میں اس کو ابھی appreciate نہیں کر سکا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ رولز اینڈ ریگولیشنز کا جھگڑا نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کی تقریر میں یہ فقرہ directly یا indirectly کہیں نہیں ہے، جس میں انہوں نے کہا ہو کہ اس سروس کے لئے رولز اینڈ ریگولیشنز نہیں ہیں ۔ میں نے اس لیے فاضل ممبر کو یہ کہا تھا کہ اگر انہوں نے یہ بات

کہی ہے جس کو بار بار دہرا رہے ہیں، تو وہ فقرہ پڑھ دیں۔ اب ان کی interpretation یہ ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ دو سال کے کنٹریکٹ پر تعیناتی کی جاتی ہے۔ اور آج بھی وزیر قانون اس بات پر اصرار کر رہے ہیں کہ دو سال کے کنٹریکٹ پہ تعیناتی ہوتی ہے۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جناب یہ ضمنی سوال اور جواب کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ آج غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا دن ہے۔ اس لئے ہمیں آج وقت کی بہت زیادہ قدر ہے۔ بات بہت زیادہ طول پکڑ گئی ہے آپ اس مسئلہ کو استحقاق کمیٹی کے پاس بھیج دیں۔

Mr Speaker : I am not satisfied yet. How can I send it to the Privileges Committee ?

رانا پھول محمد خان ۔ آج ہماری قرار دادیں بھی ہیں اور پرائیویٹ بل بھی ہیں۔ اس بحث پر وقت بہت زیادہ صرف ہو رہا ہے۔ لہذا اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور وہ دیکھ لے گی کہ یہ معاملہ درست ہے یا نہیں۔

Mr. Speaker : A statement has been made on the floor of the House.

چودھری امان اللہ لک ۔ میں جناب عرض کر رہا تھا کہ main سوال کے ضمن "ب" اور اس کا جو انہوں نے جواب دیا تھا اس کی روشنی میں یہ دیکھا جائے تو بالکل وضاحت سامنے آ جائے گی کہ یہ contradictory ہے غلط ہے دونوں میں سے ایک ہیں contradictory ضرور ہے۔

Mr. Speaker : I see no conflict in it.

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب کو نظر آ جائے گا اگر آپ اصل سوال کے جواب کو دیکھیں ۔

مسٹرسپیکر ۔ میں نے اس کو چیمبر میں بھی دو تین مرتبہ پڑھا ہے ، اس لئے میں نے بڑے اعتماد کے ساتھ یہ بات کہی تھی ۔ مجھے وہ فقرہ دکھائیے جس میں رولز اینڈ ریگولیشنز کے متعلق انہوں نے کہا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ ایک سیدھا سا مسئلہ ہے اور اس میں دیکھنا صرف ایک چیز کا ہے کہ آیا اے پی پی ۔ کی تقرری واقعی دو سال کے کنٹریکٹ basis پر ہوتی ہے یا یہ رولز کے تحت ہوتی ہے ۔ اس کو واضح کرنے کے لیے میں جناب سے استدعا کروں گا کہ یہ معاملہ آپ پرولج کمیٹی کے پاس بھیج دیں ۔ وہ اس کی چھان بین کرلے گی یا جناب اسے فی الحال pending رکھ لیں اور کل ہی ایڈووکیٹ جنرل سے تصدیق کرلیں ۔ اگر آپ محسوس کریں کہ واقعی یہ کنٹریکٹ basis پہ ہے تو وہ lapse ہو جائے گی ، اگر نہیں ہے تو پھر اس پر یہاں غور ہوگا یا کمیٹی کے پاس جائے گا ۔ ان دو راستوں میں سے آپ جو بھی متعین فرمائیں ، اس سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جہاں تک کمیٹی کو بھیجنے کا تعلق ہے میں ایک بار پھر آپ کی وساطت سے معزز اراکین کی توجہ اس امر کی طرف دلاتا ہوں کہ جتنا بھی سرمایا جتنا بھی پیسہ سٹینڈنگ کمیٹیوں پر خرچ کیا جا رہا ہے یہ عوام کے خون پسینے کی کمائی ہے ۔ یہ بات بڑی واضح ہے ۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ آسامیاں contract basis پر ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ کو بھی اس بات کا علم ہے اور آپ بھی جانتے ہیں . . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ یہ ٹھیک ہے کہ بہت سے ممبران وکیل ہیں ۔ لیکن یہاں پر میں ایک بات واضح کر دوں ۔ کیونکہ بار بار یہ بات اس ایوان میں کہی

جاتی ہے کہ یہ بڑا مہنگا business ہے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بھی ایک استحقاق پر زد پڑتی ہے ۔ اس لئے اگر فاضل اراکین اس پہلو کی طرف کچھ زیادہ توجہ نہ کریں تو مناسب ہوگا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے بڑے واضح الفاظ میں عرض کیا ہے کہ contract basis پر کسی صورت میں بھی مستقل کیڈر نہیں ہے ۔ اگر contract basis پر ہے تو قواعد و ضوابط موجود ہوتے ہیں جس کے تحت سروسز کو دیکھا جاتا ہے یہ pensionable سروس بھی نہیں ہے جناب والا ۔ اب آپ میری اس بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ فاضل اراکین اگر بار بار اس بات پر اصرار کرتے رہے تو میں نہیں سمجھتا کہ کون سی صورت سامنے آتی ہے کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے پاس بھیجا جائے ۔ جناب والا ۔ آپ اس پر اپنی رولنگ فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رولنگ دینے سے پہلے میں مکمل تسلی چاہتا ہوں ۔ ایوان میں کہا گیا ہے کہ ۷۰ کے قریب یہاں وکیل صاحبان موجود ہیں کیا کوئی بھی ان میں سے کبھی پبلک پراسیکیوٹر رہا ہے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے وہ معزز اراکین جو وکیل ہیں اگر ان میں سے کوئی یہ کہہ دے کہ یہ سروس کنٹریکٹ کی بنیاد پر نہیں ہے تو میں اپنا پوائنٹ واپس لیتا ہوں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ چوہدری محمد انور سمہ صاحب پولیس کے وکیل رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ That has no relevancy. پبلک پراسیکیوٹر کی بات ہو رہی ہے ۔ میں اس سے متعلق جاننا چاہتا ہوں ۔

چودھری محمد یعقوب اعوان ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے یہ عرض

کروں گا کہ پبلک پراسیکیوٹر کی تعیناتی contract basis پر ہے اور وزیر قانون بالکل صحیح فرما رہے ہیں اگر جناب نے کوئی تسلی فرمانی ہے تو جناب لا برانچ سے رولز منگوا لیں ۔اور خود تسلی کر لیں ۔ لیکن بجائے اس کے کہ اسے استحقاق کمیٹی کے پاس بھیجا جائے آپ پہلے خود تسلی فرما لیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اگر مجھے اجازت دیں تو میں یہ فیصلہ فاضل رکن حاجی محمد سیف اللہ خان جو خود بھی وکیل ہیں پر چھوڑتا ہوں وہ بتا دیں کہ یہ سروس contract basis پر ہے یا نہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

رانا پھول محمد خان ۔ آپ کو ان کی قانونی قابلیت کا سہارا لینا پڑا ۔

(قہقہہ)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ بالکل صحیح ہے یہ پبلک پراسیکیوٹرز کی تعیناتی contract base پر ہوتی ہے اور ان کی ملازمت مدت میں توسیع کی جاتی ہے ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ کیا چودھری امان اللہ لک اس کے باوجود بھی کہتے ہیں کہ اسے Pending رکھیں ؟

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ آپ خود اس میں فیصلہ فرما دیں کہ کیا کرنا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جب وہ واپس نہیں لیتے تو آپ فیصلہ فرما دیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا جیسے کہ جناب وزیر قانون کمیٹیوں کے متعلق کہتے ہیں کہ ان کے

expenses زیادہ ہیں اس طرح قوم پر بوجھ پڑا ہے۔ تو کیا نا تجربہ کار وزیر کا بوجھ زیادہ ہے یا کمیٹیوں کا بوجھ زیادہ ہے جناب اس کی وضاحت فرما دیں۔

وزیر قانون۔ نکتہ استحقاق۔ جناب والا۔ فاضل رکن نے ایک لفظ سارے وزرا کے لئے استعمال کیا ہے اور یہ لفظ ہمارے استحقاق کو پامال کرتا ہے۔ جناب والا۔ وہ اپنے الفاظ واپس لیں اور اس کو اسمبلی کی کارروائی سے حذف کیا جائے۔

چودھری امان اللہ لک۔ (نا تجربہ کار) غیر پارلیمانی لفظ نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ تشریف رکھیں۔ یہاں علامہ رحمت اللہ ارشد اور مخدوم زادہ سید حسن محمود موجود ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آیا ایوان میں کسی وزیر کو نا تجربہ کار کہنے سے اس کا کوئی استحقاق مجروح ہو گیا ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ نہیں۔ جناب والا۔ اس سے کسی وزیر کا کوئی privilege break نہیں ہے۔ ناتجربہ کار اور نااہل یہ دو الفاظ پارلیمانی ہیں غیر پارلیمانی نہیں ہیں۔

رانا پھول محمد خان۔ ان کی میں تائید کرتا ہوں۔ ''نا تجربہ کار'' اور ''نا اہل'' یہ دونوں الفاظ ہزاروں بار یہاں استعمال ہو چکے ہیں آپ سابقہ کارروائی نکال کر دیکھ لیں۔

مسٹرسپیکر۔ مخدوم زادہ صاحب آپ کچھ فرمائیں۔

Makhdum zada Syed Hassan Mahmood : I reserved my opinion.

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر۔ آپ کے زمانے میں کبھی یہ الفاظ کسی وزیر کے لئے استعمال ہوئے تھے۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ اس وقت فضا بہت خوشگوار رہتی تھی ۔

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وزراء کے لئے نا تجربہ کار کے علاوہ اور کیا لفظ استعمال کیا جائے آپ فرما دیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جہاں تک تجربہ کاری اور نا تجربہ کاری کا تعلق ہے ۔ میں نے حاجی سیف اللہ صاحب جو آپوزیشن کی بنچوں پر بیٹھتے ہیں ان پر فیصلہ چھوڑ دیا تھا انہوں نے کبھی اپنے دوستوں کا ساتھ نہیں دیا ۔ اس لئے کہ انہوں نے ہمیشہ حق پرستی سے کام لیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ دوستی یا دشمنی کی یہاں بات نہیں ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ حق گوئی اور بے باکی مومن کا شیوہ ہے ۔ اگر ایمان کا قطرہ موجود ہو تو پھر انسان یونہی حق پرستی سے کام لیتا ہے ۔ حاجی صاحب نے اس حق پرستی سے کام لیا ہے ۔ اب جناب والا ۔ آپ ہی بتائیں کہ یہ میری نا تجربہ کاری ہے ۔ فاضل رکن کی جنہوں نے اسمبلی کے floor پر تین چار دفعہ یہ غلط بات کی ہے کہ آسامیاں contract basis پر نہیں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے بھی ایوان کا استحقاق پائمال کیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس طرح بات برابر ہو گئی ۔

وزیر قانون ۔ فاضل رکن نے نا تجربہ کاری اور نا اہلی اور بے بنیادی کا ثبوت دیا ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں ان سے استدعا کروں گا کہ نا تجربہ کاری کی بجائے وہ اگر اناڑی کہہ دیں تو زیادہ بہتر ہو گا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ابھی ابھی وزیر قانون نے "بے بنیادی" کا لفظ استعمال کیا ہے تو کیا بے بنیادی "بے بنیاد" کی مؤنث ہے ۔

(قہقہہ)

وزیر قانون ۔ لک صاحب جانتے ہیں کہ بے بنیادی کیا ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میری کچھ مجبوری ہے کہ میں بحث میں حصہ نہیں لے سکتا ۔

(قہقہہ)

ورنہ آج ماحول اتنا خوشگوار ہے کہ مجھے بھی وہاں بیٹھے ہونا چاہیے تھا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ آپ نے وزراء کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہاں بیٹھے ہونا چاہیے تھا ادھر کیوں نہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون نے کہا ہے کہ ایمان کا قطرہ موجود ہے ۔ جناب والا ۔ ادھر تو سمندر موجود ہے انہوں نے قطرہ کیوں کہا ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس سمندر میں سے کرنل محمد اسلم خان کی شکل میں ایک قطرہ ادھر بھی موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ الفاظ آپ کو withdraw کرنے چاہیں ۔

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ میری استدعا ہے کہ وہ الفاظ واپس لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر یہ حوالہ oblique نہیں ہے تو پھر انہیں اپنے الفاظ واپس لینے چاہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے تعریفاً کہا ہے ۔ انہوں نے کہا ہے ''ایمان کا سمندر،، اگر اس سمندر میں سے ایک قطرہ ہمیں نصیب ہو گیا کرنل محمد اسلم کی شکل میں تو انہیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ یہ کرنل صاحب کی توہین ہوگی یہ الفاظ واپس لیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ میں عرض کروں گا کہ ۔

اے سمندر دیکھ لی ہم نے تیری دریا دلی
ایک بوند پانی کی بھی نہ دی پیاسا رکھا صدف کو

مسٹر سپیکر ۔ کرنل صاحب ہمیں تو اس شعر کی سمجھ نہیں لگی ۔

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ نکتہ استحقاق ۔ جناب والا ۔ کرنل محمد اسلم نیازی صاحب نے اس ایوان میں شعر کا جھٹکا فرما دیا ہے ۔ اس ایوان کو کم از کم اس سے محفوظ رکھا جائے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے استاد امام دین کا نام بھی سنا ہوگا ۔ اس کی کیا نمائندگی یہاں ہو رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے ان کا پورا دیوان بھی پڑھا ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ تابش الوری صاحب میرے کلام کی تصیحح فرما دیا کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ استاد امام دین تو صاحب دیوان تھے معلوم نہیں کرنل صاحب بھی صاحب دیوان ہیں یا نہیں ۔

(قہقہہ)

میاں خورشید انور ۔ کرنل صاحب کا ایوان ہر وقت ان کی جیب میں ہے ۔

وزیر قانون ۔ * * ۔ * ۔

---

* بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا ۔

* * * * * * *

* * * * * * *

* * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * *

*بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ "رسوا" کے لفظ والے پورے کے پورے فقرے کو حذف کریں بلکہ اس پر جتنی بحث ہوئی ہے اس کو حذف کریں ۔ میں جب کارروائی کو دیکھتا ہوں تو ایک لفظ نکال دینے سے کارروائی بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون صاحب باقاعدہ طور پر اپنے الفاظ واپس لیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں باقاعدہ طور پر اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ اس تحریک استحقاق کے متعلق واضح رائے ہے کہ تعیناتی کنٹریکٹ basis پر ہوتی ہے ۔ ان کا یہ بیان کہ کنٹریکٹ basis پر ہے یہ ان کی تقدیر سے conflict نہیں کرتا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ فیصلے کے الفاظ تو صادر فرمائیں کہ میں اس کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں ۔

مسٹر ایس احسن نواب چیف الیکٹریکل ریلوے کا نواب احمد بخش تھیم ایم ۔ پی ۔ اے سے ملاقات کرنے سے انکار

مسٹر سپیکر ۔ نواب احمد بخش تھیم نے حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے مسئلہ کے سلسلہ میں جو اسمبلی کی دخل انداز کا متقاضی ہے تحریک استحقاق پیش کی ہے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ آج میں مسٹر ایس ۔ حسن نواب چیف انجینئر الیکٹریکل ریلوے لاہور کو ایک اہم عوامی مسئلہ کے سلسلہ میں ان کے دفتر ملنے کے لئے گیا مگر انہوں نے بغیر کوئی وجہ

بتائے مجھے ملنے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے میں اپنا حق نمائندگی ادا نہ کر سکا ۔ اس طرح میرے حقوق بطور ممبر صوبائی اسمبلی کو پامال کیا گیا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس کو استحقاق کمیٹی میں بھیج دیا جائے اور وہ اس کو دیکھے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ۔ ایک تو فوری طور پر اس کی تحقیقات کی جائے ۔ جس افسر نے بھی ایسا سلوک روا رکھا ہے اس کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے ۔ دوسرے چیز یہ ہے کہ اگر آپ اسے پسند فرمائیں تو اس کو پرولیج کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے جناب قائد ایوان سے یہ گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس کا بہتر طریق کار یہ ہے کہ اس کو پرولیج کمیٹی میں بھیج دیا جائے جو تین دن کے اندر اندر اپنی رپورٹ دے ۔ سوموار تک اس کو رپورٹ کرنے کی مہلت دے دی جائے ۔

مرزا طاہر بیگ ۔ جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ سب سے پہلے چیف انجینئر کو معطل کیا جائے بعد میں اسکے خلاف انکوائری کی جائے ۔

This is the question of the prestige of the House and can not be tolerated from any officer, of whatever rank he may be.

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ تھیم صاحب ریلوے ایڈوائزری بورڈ کے باقاعدہ ممبر ہیں ۔ میں مرزا طاہر بیگ صاحب کی تائید کرتا ہوں کہ پہلے چیف انجینئر کو معطل کیا جائے اور بعد میں انکوائری کی جائے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں آپکی توجہ چاہتا ہوں ۔ گذارش یہ ہے جیسا کہ میں نے خود تجویز کیا ہے اور قائد حزب اختلاف نے بھی تجویز کیا ہے بہتر یہ ہے کہ یہ معاملہ پرولیج کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے ۔ اس محکمہ کے متعلق فوری طور پر ہم ایکشن نہیں لے سکتے ۔ کیونکہ محکمہ مرکزی حکومت کا ہے۔ اس لئے اس کو پرولیج کمیٹی میں بھیج دیں ۔

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں گذارش کروں گا کہ جو تجویز اس بارے میں آئی ہے کہ چیف انجیئر کو معطل کر دیا جائے اس میں اتنی سی ترمیم کر دی جائے کہ فوراً آج ہی چیف انجیئر کی معطلی کے بارے قائم مقام قائد ایوان متعلقہ محکمے کے وزیر کو contact کرکے معطل کرائیں اور کل اس کی رپورٹ ایوان میں دیں ۔ یہ بہت ہی توہین آمیز چیز ہے جسے یہ ہاؤس قطعاً برداشت نہیں کر سکتا کہ اس طرح سے فاضل رکن کی جو اس ہاوس سے منتخب ہو کر گیا ہے توہین کی جائے ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ جناب والا ۔ کافی گرما گرمی ہو رہی ہے ۔ میرے ناقص خیال میں جو تجویز وزیر خزانہ نے کی ہے اور انہوں نے مانی ہے ۔ تین دن کی مہلت میں کچھ نہیں ہوتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(شیم ۔ شیم)

آوازیں ۔ نہیں ۔ نہیں ۔

MR SPEAKER : Please let the member make himself.

نوابزدہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ اس کو سنے بغیر سزا دینا مناسب نہیں ہے ۔ یہ رول آف لا کا قاعدہ نہیں ہے کہ کسی کو بغیر سنے سزا دیدیجائے ۔ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ آئندہ کے لئے ہمارے افسران ٹیلیفون کرکے ان کو پتا دیا

کریں کہ وہ ان کو مل سکتے ہیں یا نہیں دوسرے یہ کہ ان کو کس وقت ملا جا سکتا ہے ۔ میری استدعا ہے کہ ان کو سن لیا جائے ۔ تین دن کے اندر رپورٹ آ جائیگی اس کے بعد عمل کیا جائے اور بذریعہ قرار داد آپ اپنی سفارشات بھیج دیں ۔ (آوازیں ۔ نہیں ۔ نہیں) جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب تک آپ قرار داد نہ بھیجیں گے تب تک اس پر پر غور نہیں ہوگا ۔ معاملہ بڑی سنگین نوعیت کا ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ کل بھی اس قسم کا ایک واقعہ چودہری عبدالعزیز ڈوگر کے ساتھ پیش آیا ۔ اس قسم کے واقعات کی حوصلہ افزائی نہیں ہونی چاہیے ۔ میری گزارش ہے کہ اس معاملے میں فوری اور اہم توجہ دیجائے اور اس افسر کے خلاف جو مناسب کارروائی ہونی چاہئے وہ کی جائے تاکہ آئندہ کسی کو جرات نہ ہو کہ وہ اس ہاؤس کی توہین کر سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

سردار صغیراحمد ۔ جناب والا ۔ میری بات تو مکمل ہونے دیں ۔ میں دریافت کرتا ہوں کہ اسکے متعلق کیا طریقہ کار اختیار کیا جائیگا ۔ میری استدعا ہے کہ اس آفیسر کو اسی وقت اس ہاؤس میں summon کر لیا جائے لیکن اگر ہاؤس اس بات پر متفق نہیں ہے تو میں اس پر زور نہیں دیتا ۔ نواب احمد بخش صاحب نے جو بیان دیا ہے وہ درست ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ مزید انکوائری کی ضرورت نہیں ۔ آج صبح وہ میرے سامنے وہاں گئے ہیں ان کے ساتھ ایک آدمی بھی تھا جس نے مجھے آ کر یہ واقعہ سنایا ۔ یہ درست واقعہ ہے اس پر فوری ایکشن لیا جائے ۔

مسٹر نوازش علیخاں ۔ (پنجابی) ۔ جناب والا ۔ ایک منٹ میری بھی بات سن لیں ۔ کسی نے کہا کہ ہم نے تمہارے لیے مسجد بنائی ہے جن کے لیے مسجد بنائی گئی تھی انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے لیے "لوٹے" بھی مہیا کرو ۔

جناب والا ۔ ہم آپ کا اتنا خیال کرتے ہیں اور پھر ہمیں ہی تنگ کیا جاتا ہے ۔ ہمیں اپنی عزت چاہئے آپ کو چاہئے کہ آپ ہماری عزت کرائیں اگر نہیں کرائیں گے تو اس میں آپکا ہی کا نقصان ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس معزز ایوان کے ایک معزز رکن کی طرف سے یہ تحریک استحقاق پیش کی گئی ہے ۔ ہم ان کو اس ایوان میں نہایت ہی معزز اور قابل احترام شخصیت سمجھتے ہیں ۔ وہ ریلوے بورڈ کے لیے اس ایوان کے نمائندہ منتخب ہوئے ہیں ۔ اس افسر نے ان کے ساتھ اس قسم کا سلوک کیا جو قابل افسوس ہے ۔ جب ان کے ساتھ ایسا ناروا سلوک کیا جاتا ہے تو ادھر بیٹھنے والے ممبران کے ساتھ خدا جانے کیسا سلوک کیا جائیگا ۔ جناب والا ۔ ایوان کی منظوری سے ایک قرار داد مرکزی حکومت کو بھیجی جائے اور میری رائے یہ ہے کہ اس افسر کو ۲۴ گھنٹے کے اندر معطل کیا جائے اور پھر کمیٹی تحقیقات کرے ۔

ملک سرفراز احمد ۔ جناب والا ۔ جس شدت سے یہ احتجاج کیا جا رہا ہے اور جو بھی اس ضمن میں ایکشن لیا جاتا ہے ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس میں ہماری سب کی ہو جائے ۔ ایکشن جو بھی لیا جائے وہ پختہ ہو کیونکہ رولز میں یہ چیز موجود ہے ۔

No body could be condemned unheard.

جناب والا ۔ اس کے لیے ایک کمیٹی بنائی جا سکتی ہے اور وہ رپورٹ مرتب کر کے پیش کر سکتی ہے اس افسر کا سنا جانا لازمی ہے ۔ اگر ہم احساس کی شدت میں لکھ دیں اور سنٹرل گورنمنٹ بھی کوئی ایکشن نہ لے تو ہمارے ہاتھ میں کیا رہے گا ۔ جس طرح کہ نوابزادہ سردار عطا محمد لغاری صاحب نے فرمایا کہ آج ہی متعلقہ منسٹر صاحب سے رابطہ قائم کر کے ایک رپورٹ مرتب کی جائے اور اس پر ایکشن لیا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ زبانی طور پر کوئی ایکشن نہیں ہوگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کوئی بھی قانون اور ضابطہ ایسا نہیں ہے جس میں معطلی کے لیے یہ لازم قرار دیا گیا ہو کہ پہلے اس کو سنا جائے ۔ یہ صرف علیحدگی کے لیے ہوتا ہے ۔ لیکن کسی شخص کی سروس کو بغیر سنے ختم نہیں کیا جا سکتا ۔ اگر فی الفور معطلی ضروری ہو تو بغیر سنے بھی معطل کیا جا سکتا ہے ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ میری تجویز یہ ہے کہ پہلے نواب احمد بخش صاحب تفصیلاً یہ واقعہ ایوان کے سامنے پیش کریں تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ واقعہ کب رونما ہوا اور اس کی تفصیلات کیا ہیں ۔ اس پر بحث کی جا سکے گی ۔

مرزا طاہر بیگ ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا ۔ میں یہ سمجھنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کی اتنی توہین ہونے کے بعد معزز اور فاضل رکن کیوں اصرار کرتے ہیں کہ اس افسر کو سزا نہ دی جائے اور اس کے خلاف کارروائی کیوں نہ کی جائے ۔ یہ پنجاب اسمبلی کی متفقہ طور پر توہین ہے جس میں چیف منسٹر اور جناب سپیکر بھی موجود ہیں ۔ لہذا میں آپ سے درخواست کرونگا کہ فوری طور پر بذریعہ تار مرکزی حکومت کو ایک ریزولیوشن بھیجا جائے اور سفارش کی جائے کہ اس افسر کو معطل کیا جائے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں اس چیز کی تائید کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس افسر کو فوری طور پر معطل کیا جائے اور اس کے بعد انکوائری کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آج کسی وقت قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کی میرے ساتھ ایک نشست ہو جائے ۔ (آوازیں : نہیں ۔ نہیں) آرڈر آرڈر ۔ میں کوئی تجویز پیش نہیں کر رہا ہوں کیونکہ ساڑھے گیارہ بجنے میں نصف منٹ باقی رہ گیا ہے ۔ جب یہ گفتگو ہو جائیگی اور اگلا آئٹم شروع ہو جائے گا ۔ اس لیے میں وقت کا فائدہ اٹھا رہا ہوں ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ وقفہ معطل کر جائے ۔

Mr. Speaker : The Assembly will stand adjourned at11-30 a.m. to discuss this adjournment motion :

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ آپ اس کا پہلے فیصلہ کر لیں ۔

(قطع کلامیاں)

مرزا طاہر بیگ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میری درخواست ہے کہ آپ ہاؤس سے ووٹ لے لیں تا کہ فیصلہ ابھی ہو جائے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ پہلے اس کا فیصلہ ہو جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس کو شام پر رکھ لیں تا کہ یہ معاملہ اطمینان سے طے ہو جائے ۔ اور شام کو ہی اس پر بحث ہو جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ۱۱ - ۳۰ سے ۱ - ۳۰ تک یہ آئٹم ہو جائے ۔ اس اثناء میں قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف لابی میں یا کسی کمرے میں بیٹھ کر اس کے متعلق طے کر لیں ۔

(قطع کلامیاں)

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I move :
"That the Assembly do adjourn".

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ حضور والا ۔ آپ اس مسئلہ پر رولنگ نہیں دے سکتے کیونکہ یہ رائے عامہ کا مسئلہ ہے اور اس میں ممبر صاحبان کے استحقاق کا سوال پیدا ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر رولنگ کی ضرورت نہیں ہے ۔

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ آپ اس کو reject کر سکتے ہیں ۔ لیکن آپ کی طرف سے تجویز نہیں آ سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔

خان امیر عبد اللہ خان روکڑلی ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ آپ ہاؤس سے ووٹ لے سکتے ہیں ۔ یہ فیصلہ اکثریت کا ہے ۔ اس میں کوئی شک و شبہہ کی بات نہیں رہی ۔ ہمیں اپنے دونوں لیڈروں پر اعتماد ہے ۔

Mr. Speaker : The discussion will be resumed after the adjournment for these two hours.

اب ایوان کی کارروائی تحریک التوا نمبر ۲۸۶ پر بحث کے لیے ملتوی کی جاتی ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ یہ دو گھنٹے کی اس لیے تو مہلت نہیں دی جا رہی کہ اس مرحلہ میں اس افسر کی written apology آ جائے گی ۔

Mr. Speaker : Motives need not be imputed. There is a method provided in the rules for getting rid of a Speaker. But don't impute motives. Please resume your seat.

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس دوران میں وہ افسر written apology نہ بھیج دے ۔ اس لئے یہ فیصلہ کر لیا جائے اسطرح اسے موقع مل جائے گا ۔

Mr. Speaker : The House has adjourned for discussing an important matter.

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ اس میں ہاؤس کی بے عزتی ہے ۔ جس میں آپ بھی شامل ہیں ۔ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی آپوزیشن بھی شامل

ہیں ۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ وہ افسر اتنا طاقت ور ہے کہ پورے ہاؤس کو اختیار نہیں ہے کہ اس کو معطل کر سکے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے فاضل بھائی کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسمبلی کی کارروائی قواعد و ضوابط کے تحت ہوا کرتی ہے ۔ قواعد میں یہ چیز موجود ہے کہ جب تحریک التوا کے لئے کوئی وقت مقرر کر دیا جائے اور اس وقت یہ سوال نہ اٹھایا جائے کہ The Assembly do now adjourn. پھر یہ سوال بعد میں نہیں اٹھایا جا سکتا۔ چونکہ ایک قاعدہ کی چیز ہے اور قاعدہ کے مطابق اب ایوان کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اس مسئلہ پر بحث کرے ۔ وہ مسئلہ جناب سپیکر کے فیصلہ کے مطابق اب pending ہوگیا ہے ۔ جو اس تحریک التوا پر بحث کے بعد دوبارہ discuss ہوگا ۔ نہ اب ہاؤس کو اختیار ہے اس پر بحث کرنے کا اور نہ قواعد اس کی اجازت دیتے ہیں ۔ یہ قواعد کی بات ہے اور قواعد کے مطابق یہ کارروائی کی جا رہی ہے ۔

The Assembly do odjourn.

Mr. Speaker : If the House would so wish, the House need not adjourn its sitting and we can immediately thereafter resume the discussion.

I would like the Members to please study the rules as a whole. Syed Nazim Hussain Shah is requested to lend me his ears. There isa book containing rules governing the procedure in this House. I would recommend that the Hon'ble Member may please go through these rules.

مسٹر عبد الغفار خان ۔ جناب والا ۔ ہمیں ایک ایک کاپی مہیا کریں ۔

Mr. Speaker : Every member has already been supplied a copy of the rules by this Secretariat.

تحریک التوائے کار

لاہور میں طالب علموں کے جلوس پر پولیس کا لاٹھی چارج (بحث)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب صدر ۔ گرامی‌القدر ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۱۲ فروری لاہور میں پولیس نے طالب علموں کے پر امن احتجاجی جلوس جس کی قیادت پنجاب یونیورسٹی یونین کے صدر جاوید ہاشمی کر رہے تھے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس پھینکی ۔ اس واقعہ سے طالبعلموں میں اور عوام میں اضطراب پھیل گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ممبران کی اطلاع کے لیے یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ بحث دو گھنٹے کے لیے ہوتی ہے ۔ کوئی فاضل رکن ۱۵ منٹ سے زیادہ نہیں بول سکتا ۔ لیکن اس سے کم وقت کے تعین کرنے کا سپیکر یا جو بھی سپیکر کی کرسی پر متمکن ہو اس کو یہ اختیار ہوتا ہے ۔ اگر تعداد زیادہ بولنے والوں کی ہو تو وقت اس سے بھی زیادہ مختصر ہوتا ہے ۔ وزیر متعلقہ کے علاوہ دوسرے وزراء بھی بول سکتے ہیں ۔ محرک اور وزیر متعلقہ دونوں تیس تیس منٹ بول سکتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا ۔ محرک اور متعلقہ وزیر کے علاوہ آپ نے فرمایا ہے کہ کسی وزیر پر پابندی نہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ کسی دوسرے رکن پر بھی بولنے کی پابندی نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ پابندی تو سپیکر لگائے گا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اگر کسی دوسرے وزیر کو بولنے کی اجازت مل سکتی ہے تو کسی ممبر کو بھی اجازت دینی پڑے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہر ممبر کو بولنے کی اجازت ہے لیکن وقت کے تعین کرنے کا سپیکر یا جو اس وقت کرسی صدارت پر ہوگا اس کو اختیار ہوگا ۔

(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ (بہاول پور ۔ م) جناب والا ۔ میں کچھ کہنے سننے کی عزت حاصل کرنے سے پہلے یہ اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کو اس بات پر خراج تحسین پیش کروں کہ یہ حکومت مزدوروں ۔ مزارعین اور طالبعلموں کی امداد کے ساتھ اس ایوان میں اکثریت کے ساتھ پہنچی تھی ۔ لیکن جس تواتر اور تسلسل کے ساتھ انہوں نے اپنے محسنوں کا حق ادا کیا ہے ۔ جس طرح انہوں نے مزدوروں پر گولی چلائی ۔ جس طرح انہوں نے مزارعین کو خانماں برباد کیا ۔ جس طرح انہوں نے طلباء پر دہشت و بربریت کے ثبوت بہم پہنچائے یہ اس ملک کی تاریخ کے اندر بڑی تاریک رات سمجھی جائے گی ۔

جناب والا ۔ اس میں دو آراء نہیں ہو سکتیں کہ طلباء اس ملک کے مستقبل کے معمار ہیں ۔ وہ مستقبل کے امین ہیں ۔ ساری عمر ہم نے یہاں بیٹھے نہیں رہنا انہوں نے یہاں انہی کرسیوں پر آ کر بیٹھنا ہے ۔ انہوں نے وزارتوں کی کرسیوں پر بیٹھنا ہے ۔ انہوں نے ایم ۔ پی ۔ اے بننا ہے ۔ انہوں نے ایم این اے بننا ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں کوئی ایسا جوہر قابل ہو کہ وہ صدر مملکت بن جائے ۔ یا گورنر بن جائے ۔ چونکہ طالب علم معاشرے میں ہر

قوم کے نزدیک cream ہوتے ہیں ۔ اس لیے سب سے زیادہ وہ عزت کا طبقہ ہوتے یہ پہلا واقعہ نہیں ہے ۔ سوئے اتفاق سے ہماری تحاریک التوائے کار پہلے بھی پیش ہوتی رہی ہیں لیکن آدمیوں کی کمی کی وجہ سے وہ زیر بحث نہیں آ سکیں ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, something un-known is happening out side the lobby and the Hon'ble members of the House are going out.

Mr. Deputy Speaker : Well, I can't stop them.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ طلبہ ہر قوم و ملک میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں ۔ ہر قوم کا ہر فرد ان کے ساتھ شفقت سے پیش آتا ہے ۔ ان کے اوپر لاٹھی چارج کرنا آنسو گیس پھینکنا کسی متمدن اور تہذیب یافتہ حکومت کے شایان شان نہیں ہو سکتا ۔ یہ واقعہ جو اس وقت زیر بحث ہے ۔ جناب والا ۔ اس کی تمام تر ذمہ داری اخلاقی ۔ سیاسی اور قانونی طور پر حکومت پر عائد ہوتی ہے ۔ کیونکہ یہ لڑکے اپنے ایک شہید بھائی کی نماز جنازہ کے لیے یونیورسٹی گراؤنڈ میں جمع ہوئے تھے اور وہاں سے ایک جلوس کی شکل میں روانہ ہو کر احتجاج پیش کر رہے تھے ۔ ان کا یہ احتجاج بالکل صحیح تھا ۔ جو لڑکا عبدالوحید شہید ہوا ہے اسکی شہادت کی ذمہ داری حکومت پر ہے ۔ یوں تو ہمارا ایمان ہے کہ ہمارا وقت لکھا ہوا ہے اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کس سر زمین میں ہمیں مرنا ہے ۔ لیکن جہاں تک مسائل اور اسباب کی بات ہے اس میں حکومت نے لڑکے کے علاج میں مجرمانہ غفلت برتی ہے ۔ جب وہ لڑکا مجروح ہوا تھا اس کو میو ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا ۔ لیکن ڈاکٹروں کی ہڑتال کی وجہ سے انسپکٹر جنرل آف پولیس نے خود جا کر اس کو سی ۔ ایم ۔ ایچ میں داخل کرایا ۔ وہ لڑکا وہاں صحت یاب ہو رہا تھا ۔ لیکن

اس کو اٹھا کر جنرل ہسپتال میں ڈال دیا گیا۔ طلبا بار بار حکومت کو متوجہ کراتے رہے اور میں بھی وزیر صحت صاحب کو متوجہ کراتا رہا کہ لڑکے کی حالت خراب ہے۔ آپ اس لیے اس کی صحت یابی کے لیے کوئی موثر انتظام کریں۔ جناب سپیکر۔ یہ درست ہے کہ وزیر صحت نے خود بھی اس طالب علم کی عیادت کی اور یہ بھی درست ہے کہ انہوں نے بھی توجہ کی لیکن وقت گزر جانے کے بعد۔ میری عرض کرنے کا مطلب یہ تھا کہ یہ طالب علم اپنے ایک شہید بھائی کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔ اور یہ غائبانہ نماز جنازہ تقریباً ہر بڑے بڑے شہر میں ادا کی گئی ہے۔ جناب وزیر خزانہ نے فرمایا تھا کہ مجھے اس کے متعلق کوئی تشویش نہیں ہے۔ بلا جواز نہ طلباء کی طرف سے تشدد تھا نہ طلبا کی طرف سے اشتعال انگیز نعرے تھے۔ انہیں راستے میں روک دیا گیا اور اس پر امن جلوس پر لاٹھیاں برسائی گئیں۔ ان پر تشدد کیا گیا۔ ان پر آنسو گیس کے گولے پھینکے گئے۔ جناب والا۔ اگر یہ حکومت اس طرح اس ملک کا نظم و نسق چلانا چاہتی ہے تو یہ بات غیر متعلق نہ ہوگی اگر میں یہ کہوں کہ ان کے کارنامے کچھ اس طرح کے ہیں کہ پہلے استادوں کو پکڑ لیتے ہیں ان پر لاٹھیاں برساتے ہیں انہیں جیل خانے میں بھیج دیتے ہیں ان کے خلاف نقب زنی کے مقدمات بنواتے ہیں اور دوسرے دن ان کے مطالبات تسلیم کر لیتے ہیں اور صلح کر لیتے ہیں۔ اسی طرح طلباء کے ساتھ پچھلے دنوں میں جو کیا گیا یہ کب تک اس تسلسل کے ساتھ اور تواتر کے ساتھ کیا جائیگا۔ یہ اس ملک کی حکمران حکومت کے لیے بڑی شرمناک بات ہے بلکہ ان کا فرض تھا کہ ان کی اعلیٰ تعلیم۔ اعلیٰ تربیت کا انتظام کرتی۔ ان کو مناسب سہولتیں بہم پہنچاتی۔ ان کو لائق بناتی تاکہ وہ انکی جگہ لینے والے بنتے اور آئندہ حکمران بن کر۔ سیاستدان بن کر۔ دانشور بن کر اور فلاسفر بن کر ملک کے علمی سرمائے میں گراں قدر اضافہ کرتے۔ جناب والا۔ اس لیے میں نے تحریک التوا پیش کی تھی تا کہ ہاؤس کے اندر بھی اور باہر بھی اس فسطائی ذہن پر اس تشدد کے طریقے پر کوئی

چیک کیا جائے کہ آیا یہ کسی بلا جواز ، بغیر کسی وجہ کے اور بغیر کسی اشتعال انگیزی کے کیوں انہیں تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے ۔ شکریہ

چودھری امان اللہ لک (گجرات ۸) ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی وساطت سے اس تحریک پر جو ہمارے قائد نے پیش کی تھی ۔ خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کروں گا کہ یہ تحریک اسلئے بھی اہمیت رکھتی ہے کہ اس سے حال اور مستقبل دونوں کے پراگندہ ہونے کا خدشہ اور یقین ہے ۔ آج طلباء کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے اور جو کچھ یہ آنکھیں دیکھ رہی ہیں وہ نگاہیں شفقت والی نگاہیں نہیں ہیں وہ ظلم اور زیادتی کی نگاہیں ہیں ۔ جو سابقہ حکومتوں نے بھی کبھی روا نہیں رکھی تھیں ۔ سابقہ حکومتوں نے بھی ایسا کبھی نہیں کیا تھا ۔ انہوں نے اپنی تنظیموں کے نمائندے کبھی بھی نہیں چھوڑے تھے جو امن عامہ میں دخل اندازی کر کے agitate کراتے ۔ جناب والا ۔ اس مرحوم طالب علم عبدالوحید جس کی موت کے سوگواروں کے جلوس پر لاٹھی چارج اور آنسو گیس پھینکی گئی ۔ وہ جلوس بنگلہ دیش کی منظوری کے خلاف تھا ۔ یونیورسٹی کے طلباء جس انداز فکر کا احساس دلانا چاہتے تھے وہ بات ملکی سالمیت کے خلاف ہے ۔ اس کو کس انداز سے موجودہ حکومت نے اشتعال انگیز بنایا تھا ۔ طلباء کا اجتماع جو یونیورسٹی کیمپس میں ہوا ۔ کس طرح اس میں حکومت نے مداخلت کی اور طالب علموں کو وہاں سے پکڑا گیا ، ذلیل کیا گیا ، ننگا کیا گیا اور بربریت کی گئی جس کے نتیجے میں انتشار کی فضا پیدا کی گئی ۔ میں یقین کامل سے کہہ سکتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے جس انداز سے طالب علموں کی تنظیموں کو آلہ کار بنایا ہے سابقہ حکومتوں نے کبھی ایسا نہیں کیا تھا ۔ موجودہ حکومت کو طلباء کا احترام اور جذبات کا احساس کرنا چاہئے ۔ کیونکہ میں اس کارواں کا ایک سپاہی تھا جب راولپنڈی کے نوجوان طلباء کے علاوہ ہمارا کوئی سہارا نہیں تھا ۔ جو آمریت کے خلاف اٹھ سکے ۔ جیسے جناب

محمد حنیف رامے صاحب نے فرمایا تھا کہ قسمت بدلنے میں طلباء کا بڑا ہاتھ ہے طلباء نے قائداعظم کا بڑا ساتھ دیا تھا اور موجودہ انقلاب لانے میں قائد عوام کا ساتھ طلباء نے دیا تھا ۔ اس کی پاداش میں جس انداز فکر سے آج حکومت نے ان پر جبر و تشدد کیا تھا میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس نوجوان ذہن کو اپنے راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں ۔ اور سابقہ حکومتیں وہ ہتھکنڈے نہیں سمجھ سکی تھیں جو موجودہ حکومت نے سمجھے کہ ان کی تنظیموں کو کس طرح برباد کیا جائے اور کیسے طلباء کو مشتعل کر کے ان کو تباہ کیا جائے ۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ موجودہ حکومت جس انداز فکر سے سوچ رہی ہے جس کی پاداش میں لڑکوں کے پر امن جلسوں اور جلوسوں پر تشدد آمیز مظاہرے کئے گئے ہیں ان سے اس حکومت کا موقف واضح طور پر سامنے آ چکا ہے کہ یونیورسٹی اور کالجوں کے طلباء کو ایک آہنی پنجرے میں بند کیا جا رہا ہے ۔ میں یقین کامل سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ طلباء بھی اس انداز سے ۔ جیسے کچھ لوگ پیپلز پارٹی کے حق میں ہیں اور کچھ عنصر اس کے خلاف ہے ۔ سوچتے ہیں اور ان کو آزادی رائے کا حق ہے ۔ اسی طرح سے یونیورسٹی اور کالجوں میں آزاد ذہن رکھنے والے طلباء اپنا اپنا انداز فکر رکھتے ہیں ۔ کچھ پیپلز پارٹی کے منشور سے متفق ہیں اور کچھ مخالف ہیں ۔ تو ان کے کھچاؤ اور ٹکراؤ میں جس انداز فکر سے موجودہ حکومت ۔ وزرائے کرام اور ممبران اسمبلی سے کام لیا جا رہا ہے ۔ انتظامیہ اس سے غلیظ ہے ۔ انتظامیہ جس انداز سے mishandle کر رہی ہے اور جس انداز سے پیپلز گارڈ کو اس میں دخل اندازی کا شرف بخشا گیا ہے ۔ اسکی پاداش میں یہ جلوس اور مظاہرے جو ہمارے سامنے ہوئے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان میں ۹۵ فیصدی حکومت کا اپنا ہاتھ ہے ۔

جہاں تک طلباء میں ایجی ٹیشن کا تعلق ہے آج موجودہ حکومت کے اہلکاران اور وزرائے کرام اور متعلقہ نمائندے یہ پرچار کر رہے ہیں کہ حکومت کو

تبدیل کرنا ۔ حکومت پر تنقید کرنا حکومت کے خلاف طلباء کا احتجاج کرنا خلاف قاعدہ اور قانون ہے ۔ کل تک اسی اصول پر پیپلز پارٹی کے دوست خود کار بند تھے اور ہو سکتا ہے کہ پھر اس نوجوان طبقے کا کسی مزید انقلاب کے لیے ہمیں سہارا لینا پڑے ۔ وہ سرمایہ دار طبقہ ۔ وہ فرسودہ نظام کا علمبردار جو مختلف انداز سے اور مختلف انداز فکر سے موجودہ حکومت کے قول کے مطابق اس کے کام میں روڑے اٹکا رہا ہے ان کو راستے سے ہٹانے کے لیے اور ایک اچھا انقلاب لانے کے لیے ہمیں پھر بھی اس نوجوان قیادت کی ضرورت ہے ۔ اس لیے میں جناب کی وساطت سے یہ عرض کرونگا کہ وہ جرمینیشن جو نوجوان طلباء کو ذہنی طور پر مفلوج کرنے کے لیے کی جا رہی ہے اور اب اس جلوس پر لاٹھی چارج جو اس وقت زیر بحث ہے اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پنجاب پر عائد ہوتی ہے ۔ اس لیے پھر میں یہ عرض کرونگا کہ صوبہ سرحد اور بلوچستان میں ہمیں یہ خدشات تھے کہ شائد وہاں مخالف جماعتیں طلباء کو استعمال کرینگی ۔ اور یونیورسٹی اور کالجوں کا نظام خراب کرنے کی کوشش کرینگی ۔ ہمیں یہ خدشہ تھا کہ وہاں نوجوان طبقہ کو طلباء کو مس ہینڈل کیا جائے گا مگر جو وہاں نئے گورنر تعنیات کئے گئے ہیں ۔ میں ان لوگوں کو داد دیتا ہوں جنہوں نے ان تشدد آمیز مظاہروں جن کا خدشہ تھا کے لیے صحیح انداز فکر اختیار کیا ۔ اس کے مقابلے میں میں سمجھتا ہوں کہ حکومت پنجاب پر امن فضا کو بلا جواز تباہی اور بربادی کی طرف لے گئی ۔ اس امر سے میں یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ حکومتوں کا اپنا اپنا انداز فکر ہوتا ہے کہ وہ جلوسوں اور ایجی ٹیشن کو کس طرح ہینڈل کرتی ہے ۔ میں آج اس موضوع سخن پر صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت خود ان مسائل کو ایجی ٹیٹ کر رہی ہے ۔ نوجوان طلباء کو تشدد پر ابھارا جا رہا ہے ان کو کچلا جا سکے اور تمام ایسے حربے استعمال کئے جا رہے ہیں ۔ آخر میں میں آپ کی وساطت سے موجودہ حکومت سے عرض کرتا ہوں کہ وہ ان حربوں میں ناکام ہو چکی ہے اور بے نقاب ہو چکی ہے ۔ وہ ان سے باز آ جائے ۔

مسٹر نذر حسین منصور (ساہیوال ۴) ۔ جناب سپیکر ۔ اگر ہم اس ملک کی پچھلی ۲۵ سالہ تاریخ کو ایک محب وطن کی حیثیت سے دیکھنے کی کوشش کریں تو صاف طور پر اس کے اوراق میں ہمیں مختلف صورتوں میں ایکسپلائیٹیشن نظر آئیگی ۔ کبھی اس ملک کے سیاستدانوں نے مذہب کے نام پر استحصال کیا اور یہاں پر شیعہ سنی فسادات ہوتے رہے ۔ کبھی اس ملک کے بدترین سیاست دانوں نے علاقائی نظریات کو کھڑا کیا اور اس کے نتیجہ میں پختونستان اور بہاولپور کے صوبے کے مطالبات جنم لیتے رہے ۔ اسکے ساتھ ساتھ اس ملک کے سابقہ سیاستدانوں نے ۔ سابق سیاسی پارٹیوں نے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن relevant نہیں ہیں ۔ بہاولپور کے صوبے کا مطالبہ کوئی علیحدگی پسندی کا مطالبہ نہیں ہے اور نہ اسے کبھی علیحدگی پسندی کا مطالبہ قرار دیا گیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ میں نے علیحدگی کا نام نہیں لیا

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ بہاولپور کبھی پنجاب کا حصہ نہیں تھا ۔ یہ بات میں بطور قائد حزب اختلاف کے نہیں بلکہ بہاولپور کے متحدہ محاذ کے نمائندے کی حیثیت سے عرض کر رہا ہوں کہ بہاولپور کی ۸۰ فیصدی آبادی نے اس مسئلہ پر ووٹ دئے ہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ میں اپنے نکتہ کو ڈویلپ کر رہا ہوں ۔ میں نے اس کو بطور مطالبہ نہیں کہا تھا ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ ان کو تقریر کر لینے دیں ۔

مسٹر نذر حسین منظور۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف نے بہاولپور کے متعلق جو کچھ کہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اصل موضوع پر بحث کریں ۔ side issue زیر بحث نہیں لائے جا سکتے ۔

وزیر خزانہ ۔ اگر side issue پر بحث نہیں ہونے دینا چاہتے تو پھر محترم قائد حزب اختلاف نے جو کچھ فرمایا ہے اس کو بھی آج کی اسمبلی کی کارروائی سے خارج کیا جائے ۔

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور ۔ اگر وزیر موصوف یہ کہتے میں تو معزز رکن کے الفاظ کو بھی حذف کرایا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ جو کچھ معزز رکن نے کہا تھا وہ میں نے سن لیا تھا ۔ انہوں نے صرف حوالہ دیا تھا ۔

میاں خورشید انور ۔ جو کچھ علامہ صاحب نے فرمایا ہے ۔ کیا وہ بھی جناب نے سن لیا ہے ؟

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب والا ۔ میں اپنے الفاظ کو دوبارہ دھرا دیتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس کی ضرورت نہیں ہے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ پھر میں اپنی بات کو جاری رکھتا ہوں ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ علاقائی نظریات جنم لیتے رہے ۔ مذہب کے نام پر استحصال کیا گیا ۔ اس کے بعد قومیت کے نام پر اس ملک کی سیاست کا استحصال کیا گیا اور قومیت کے نظریے پر جس المیے سے یہ ملک دوچار ہوا اس کا جو

نتیجہ ہے وہ مشرقی پاکستان ہے جو آج بنگلہ دیش کہلاتا ہے ۔ تو یہ تمام حوالے اور تاریخ ہمارے سامنے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں مطالبہ کرونگا کہ حمود الرحمن کمیشن رپورٹ شائع کی جائے تا کہ پتہ چل سکے کہ سقوط مشرقی پاکستان کے ذمہ دار کون لوگ ہیں ؟

مسٹر نذر حسین منصور ۔ میرا عرض کرنے کا یہ مطلب تھا کہ پاکستان کی ۲۵ سالہ سیاست میں تمام سیاسی پارٹیاں کاروبار سیاست کو ایکسپلائٹ کرتی رہی ہیں اور آج بھی وہ سیاستدان طلباء برادری کے نام پر طلباء کا استحصال کر کے اپنے کاروبار سیاست کو چلانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ اس ملک کی تاریخ کا سب سے بڑا اور المیہ ہو ہی نہیں سکتا اور یہ نا قابل چیلنج حقیقت ہے کہ اس ملک کی تاریخ کا جو سیاسی اور معاشرتی حشر ہوا ہے وہ مختلف سیاست دانوں کی exploitation کی وجہ سے ہوا ہے اور میں آج واضح طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ طلبہ برادری کے نام پر بھی exploitation کی جاتی ہے ۔ اس پارٹی اور اس حکومت سے زیادہ طلباء برادری کا ہمدرد ہونے کا دعویٰ پاکستان کی پچیس سالہ تاریخ میں تجربۃ اور واقعۃ کوئی نہیں کر سکتا ۔ بارہ فروری یا ان دنوں میں بنگلہ دیش کے نام پر کچھ سیاسی جماعتوں نے اور کچھ افراد نے طلبہ برادری کو کھڑا کرنے کی کوشش کی ہے ، طلبہ برادری کے چند سادہ اور معصوم قسم کے نوجوانوں کو ورغلایا ہے ، اکسایا ہے کہ وہ تحریک کی شکل میں اٹھیں ، تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس حکومت کو جسے ایک سال سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا اس کو کن کن طریقوں سے ، کن کن مزاحمتوں سے کس کس نے دوچار کیا ۔ کبھی پولیس نے اور کبھی پٹواریوں نے ہڑتال کی ، کبھی اساتذہ نے اپنے مطالبات اٹھائے اور کبھی طالب علموں نے ، تو یہ ہنگامے ایک سال کے عرصے میں کھڑے

کیے گئے ۔ جب کہ ملک کے مخصوص حالات کے پیش نظر ، جبکہ ہمارے ۹۳ ہزار جنگی قیدی اور ہمارا رقبہ دشمن کے قبضے میں تھا ۔ ان تمام حالات کے پیش نظر انہوں نے اتنا بھی برداشت نہ کیا کہ بین الاقوامی حالات کے مطابق ہی تھوڑی سی سہولت پیدا ہونے دی جائے ، اور حکومت کو اس طریقے سے سیاست کے میدان میں اس exploitation کے تحت disturb نہ کیا جائے ۔

میں طالب علموں کی بات کر رہا تھا ۔ ذوالفقار علی بھٹو وہ واحد شخص ہیں جنہوں نے پہلی دفعہ طالب علم برادری کو ولولہ اور جرأت افکار دی ہے ۔ پاکستان کی تاریخ میں ایسا کوئی سیاست دان نہیں ہوا جس نے اس حد تک ان کی رہنمائی کی ہو ۔ ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت آنے سے قبل ، میں سوال کرتا ہوں کہ کون طالب علم تھے ۔ یہ کنڈیکٹر یہ بس ڈرائیور یہ طالب علم کہاں رہتے تھے ہم بھی کہاں رہتے تھے ؟ ہم میں سے کوئی بات کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا ۔ لیکن آج اگر بسیں اغوا کر لی جاتی ہیں جلائی جاتی ہیں ۔ میں اس کو اگر بغاوت نہ کہوں تو میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ بے باکی ہے اور جرأت ہے تو کس دور حکومت میں یہ پیدا ہوئی ہے اور کس لیڈر کی وجہ سے یہ پیدا ہوئی ہے ؟ کس حکومت نے ایسے افراد اور اس معاشرے کو یہ جرأت افکار دی ہے ، اپنے حقوق کا احساس دلایا ہے ، صحیح ہمدرد اس سے زیادہ کوئی نہیں ہو سکتا ۔ جو اصلاحات تعلیمی پالیسی تحت طلبہ کو دی گئی ہیں وہ ان سے ہمدردی کی بنا پر دی گئی ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس بحث میں زیادہ ممبر حصہ لینا چاہتے ہیں ، اس لیے وقت کی کمی کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہر رکن کو پانچ چھ منٹ دئے جائیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ میرا ایک منٹ رہ گیا ہے ۔ اور میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں ۔ ان دنوں بنگلہ دیش کے نام پر جو مختلف قسم کے ہنگامے

ہوئے۔ ان میں سیاست دانوں نے طلبہ برادری کو ورغلایا تو انہوں نے تو اُدھم اور اپنی عاپنے کے جو حالات پیدا کیے ان کے تحفظ کے لیے حکومت نے جو قدم اٹھایا وہ طالب علموں کی دشمنی کے لیے نہ تھا بلکہ یہ قدم ان عاپنے اور مخصوص ملکی حالات کے پیش نظر اٹھایا گیا تھا ، اس لیے میں تقریر کو ختم کرتا ہوں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ طلبہ پر اس کیے گئے تشدد کی ہر پاکستانی مذمت کرے گا ۔ ابھی ابھی موصوف معزز ممبر نے جو ارشاد فرمایا ہے کہ صدر بھٹو نے لوگوں کو ہمت دلائی ہے کہ وہ اپنے مسائل کے لیے بسیں جلائیں جلسے کریں یا ہنگامے کریں ۔ میں ان سے بھی پوری طرح متفق ہوں اور یہ انہوں نے درست فرمایا ہے کہ پچیس سال سے مختلف لوگ exploitation کرتے رہے ہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ نکتہ وضاحت ۔ میں نے یہ الفاظ استعمال کیے تھے کہ اس حکومت اور چیئرمین ذوالفقار علی بھٹو نے جو جرأت فکر اور جرأت اظہار طالب علم برادری میں دی ہے وہ اس حکومت کی سب سے بڑی خدمت ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ ان کو علیحدہ ٹائم دیں ۔ اس کے بعد جناب میں ان سے پوری طرح اس بات پر بھی متفق ہوں کہ اس سے قبل پچیس سال واقعی exploitation ہوتی رہی ہے ، وہ کون لوگ کرتے رہے ہیں یہ بھی ہے زیادہ معزز ممبر جانتے ہیں ۔ میں آپ کی وساطت سے ایک بات عرض کروں گا کہ ان میں سے اکثر لوگ جو پچیس سال تک اس ملک کی قسمت سے کھیلتے رہے ہیں اور غریبوں کا خون پیتے رہے ہیں وہ آج برسر اقتدار پارٹی کے ساتھ بیٹھے ہیں ، ان کے وزیر ہیں بڑے بڑے عہدوں میں ان کے ساتھ باقاعدہ شامل ہیں ، اس لیے ان کی ذمہ داری ہم پر عاید نہیں ہوتی نہ طالب علموں پر عائد ہوتی ہے ۔ طلبہ نے تحریک پاکستان میں نمایاں کام کیا ۔ یہ درست ہے کہ اس کے بعد

طلبہ کبھی بھی اتنے active نہیں رہے جتنے اب ہیں ۔ حضور والا بر سر اقتدار پارٹی نے صرف ووٹ لینے کے لیے نہایت سستے قسم کے نعرے دیے، طالب علموں کو ہی صرف نہیں بلکہ اس ملک کے کسانوں کو مزدوروں کو بھڑکایا ۔ ان کو غلط قسم کے مطالبات پر اکسایا اور ان کو لالچ دیا ۔ اپنا کام نکالنے کے بعد اب جو کچھ ہو رہا ہے ۔ ہمیں پہلے ہی اس کی امید تھی کہ یہ پارٹی ان لوگوں کے ساتھ اس طرح ظلم کرے گی ۔ مجھے اس پہ بھی خوشی ہے کہ طالب علم آج اس بات کو سمجھ گئے ہیں کہ بر سر اقتدار پارٹی ان کی ہمدرد نہ تھی بلکہ ان کو محض اپنے ووٹ کی خاطر، اپنی وقتی ضرورت کی کی خاطر ان کو exploit کیا گیا تھا ۔ اب بہر حال وہ یہ بات سمجھ گئے ہیں اور اب اگر اس ملک میں کبھی بھی کوئی انتخابات ہوئے تو بر سر اقتدار پارٹی کو میرا خیال ہے کہ اب اگر نہیں تو اس وقت احساس ہو جائے گا کہ غلط قسم کی نعرہ بازی سے وقت ٹل تو سکتا ہے لیکن مسائل حل نہیں ہو سکتے ۔ اور اب طلبہ اپنے مسائل حل کرانے کے لیے یا ملک کی صورت حال کے لیے جلسے جلوس کر رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنا نہایت ہی اہم فرض ادا کر رہے ہیں ۔ آج طالب علم اسی طرح انسانی حقوق کے لیے، اس ملک کے وقار کے لیے، اس ملک کی بقا کے لیے جد و جہد کر رہے ہیں جس طرح تحریک پاکستان کے وقت پنجاب مسلم سٹوڈنس فیڈریشن اور آل انڈیا مسلم سٹوڈنس فیڈریشن کے زیر اہتمام انہوں نے سرگرمیوں میں حصہ لیا تھا ۔ اس لیے ہر محب وطن پاکستانی طلبہ کی جد و جہد کی قدر کرتے ہوئے ان کے مطالبات کی تائید کرے گا ۔ اگر وہ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ بنگلہ دیش کو تسلیم نہ کیا جائے تو یہ صرف طلبہ کی ہی آواز نہیں، بلکہ یہ پوری قوم کی آواز ہے اور اس بات پر خوشی ہونی چاہئے تھی ۔ بر سر اقتدار پارٹی کو پتہ ہونا چاہئے کہ آنے والی نسل اب active ہو چکی ہے اور وہ لوگوں کو صحیح راستے پر لا سکتی ہے ۔ انتخابات کے دور میں آنے والے بر سر اقتدار گروپ نے بار بار یہ اعلان کیا کہ پچیس سال میں

جو استحصال ہوا ہے ۔ غربا اور عوام کا استحصال ہوا ہے اس کا تدارک کیا جائے گا ، بائیس خاندانوں سے حساب لیا جائے گا اور ظالموں کو جواب دینا پڑے گا ۔ لیکن یہ بد قسمتی ہے اور ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہوا ہے کہ برسر اقتدار پارٹی نے نہ صرف ان بائیس خاندانوں سے مصالحت کر لی ہے ، ان سے سمجھوتا کر لیا ہے اور ان کو اپنے اندر شامل کر لیا ہے بلکہ وہ لوگ بھی جو سیاسی وفاداریاں بدل بدل کر اس ملک کو کمزور بناتے رہے ہیں ان سب کو اپنے اندر absorb کر لیا ہے ۔ میں برسر اقتدار پارٹی سے مودبانہ اپیل کروں گا کہ ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر اور اپنے سابقہ تجربے کے پیش نظر خدا کے لیے آئندہ یہ فیصلہ کریں کہ وہ طلبہ کو کبھی بھی exploit کرنے کی کوشش نہ کریں گے اور ان کے ساتھ ساتھ کسانوں اور مزدوروں کی قسمت سے نہیں کھیلیں گے ، کیونکہ اسی طرح سے ملک میں امن بحال نہیں ہوگا کوئی بھی ترقی کا کام نہیں کر سکتا ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ ناصرہ کھوکھر ۔ (پی پی ۱۸۱ حلقہ خواتین ۱) جناب والا ۔ آج جو مسئلہ زیر بحث ہے وہ نہایت ہی اہم ہے ۔ اس لئے کہ طلبا جنہوں نے ہمارا ساتھ دیا اور آج ان کی وکالت آپوزیشن بینچوں کی طرف سے ہو رہی ہے اور ان سے زیادہ ہمدردی کا یہ جو اظہار کر رہے ہیں تو یہ بالکل غلط بات ہے کہ حکومت کو طلبا کے مسائل کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں یا وہ ان پر تشدد کر رہی ہے ۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ یہ طلبا ہی کی طاقت تھی جنہوں نے اس پیپلز پارٹی کی تحریک کو کامیاب بنایا اور آج ملک میں عوامی حکومت قائم ہے پھر ان طلبا کی قربانیوں کو ہم کیسے فراموش کر سکتے ہیں ۔ رہی تشدد کی بات تو ۲۵ سال سے اس ملک میں جمہوریت کا نام تک کسی کو معلوم نہیں تھا ۔ آمریت اس

ملک میں تھی ۔ تو جب یہ آمریت کا دور ختم ہوا تو لوگوں میں ابھی اتنی sense نہیں کہ اب جمہوریت میں ہمارا جائز مقام کیا ہے ۔ ہمیں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہیے ۔ اپوزیشن پارٹیاں اس بات کے لئے طلبا کو خاص طور سے استعمال کرتی ہیں ۔ پیپلز پارٹی تو نہایت ہی غریب پارٹی ہے اس لئے طلبا کو وہ بالکل استعمال نہیں کر سکتی ۔ میں ذاتی طور پر جانتی ہوں کہ جتنے بھی کالجوں میں الیکشن ہوئے ہیں ان پر پیپلز پارٹی کے جو طلبا ہیں انہوں نے کیا رقمیں خرچ کی ہیں اور جو دوسری پارٹی کے طلبا ہیں ان کے پاس اتنے وسائل کہاں سے ہیں کہ وہ جیپیں اور کاریں لے کر سارا سارا دن پھرتے رہیں ۔ طلبا کو کس نے exploit کیا ہے ۔ کس نے ان کو بہکایا ۔ کس نے ان کو بھڑکایا ۔ آج یہ تمام الزامات پیپلز پارٹی پر لگائے جا رہے ہیں پیپلز پارٹی تو طلبا کے مسائل حل کرنے کے لئے آئی ہے ان کو اپنے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے لئے قطعاً میدان میں نہیں آئی ہے ایک طرف تو اپوزیشن پارٹیاں یہ شور کرتی ہیں کہ ملک میں لا اینڈ آرڈر نہیں ہے ۔ لیکن جب لا اینڈ آرڈر کے مسئلے پر کوئی قدم اٹھایا جاتا ہے تو وہ شور کرتے ہیں کہ کسانوں پر ظلم کیا گیا ۔ تشدد ہوا ۔ اور طلبا پر لاٹھی چارج ہوا ۔ تو میں ان پر واضح کر دینا چاہتی ہوں کہ جب کوئی بچہ اپنے ماں باپ کی نافرمانبرداری کرتا ہے تو ماں باپ بھی اس کو سختی سے منع کرتے ہیں ۔ یہی حال ہمارے طلبا کا ہے ۔ ان کی حالت بالکل چھوٹے بچوں کی سی ہے ابھی پلاننگ کی ہے کہ انہیں جس طرف موڑنا چاہیں موڑ لیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ میں معزز خاتون کی تقریر میں حائل ہوں ۔ لیکن کیا ماں باپ بچے کے سر میں آنسو گیس کا shell پھینک کر اس کو عدم آباد بھی پہنچا دیتے ہیں ۔

محترمہ ناصرہ کھوکھر ۔ جناب والا ۔ حکومت کا بھی یہ قطعاً مطلب نہیں

تھا کہ کسی کے سر پر گولی مار کر یا آنسو گیس کا بم مار کر اس کی جان لے لی جائے۔ جب تشدد کا انہوں نے جواز پیدا کیا تو ایسے حالات کئی دفعہ ہو جاتے ہیں۔ کئی دفعہ سکولوں میں بھی آپ نے دیکھا ہوگا۔ ماسٹروں کی طلبہ کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہوتی لیکن ان سے بھی کبھی نہ کبھی ایسی بات ہو جاتی ہے کہ بچوں کو زیادہ ضرب آ جاتی ہے۔ یہی حال حکومت کا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ حکومت طلبا کی دشمن ہے۔ اور صرف جو آپوزیشن بینچوں پر بیٹھنے والے ہیں وہ طلبا کے صحیح ہمدرد ہیں۔ ہماری حکومت طلبا کے مسائل سے پوری طرح واقف ہے اور ان کے حل کرنے کے لئے دن رات کوشش کر رہی ہے اور ہم سے زیادہ طلبا کے حقوق کا محافظ اور کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔

اس کے ساتھ ہی جناب والا۔ "بنگلہ دیش نا منظور" کا ذکر کیا گیا ہے کہ طلبا کا ہی یہ مطالبہ نہیں ہے بلکہ پاکستان کی پوری قوم کا ہے۔ میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ پریذیڈنٹ کے جلسے میں جو راولپنڈی میں ہوا چند طلبا نے اسلحہ استعمال کیا۔ یہاں تک کہ ملک کے صدر پر گولی چلانے کی انہوں نے ہمت کی۔ تو کیا طلبا کو ہم نے یہی سکھانا ہے کہ جب ان کا صدر کسی جلسے میں تقریر کر رہا ہو تو اس پر گولی چلائی جائے۔ ہم ایسی آزادی دینے کے لئے طلبا کے حق میں نہیں ہیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ یہ راولپنڈی کے جلسے کی بات نہیں ہو رہی خاتون ممبر اپنے موضوع پر نہیں ہیں۔ ۱۲ فروری کو جو یہاں پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس پھینکی یہ اس کے متعلق بحث ہو رہی ہے۔

محترمہ ناصرہ کھوکھر۔ جناب والا۔ یہ on the whole طلبا پر discussion ہو رہی ہے۔ اس میں طلبا کا ہی ذکر ہے۔ پنڈی کے جلسے میں جو فائرنگ کی تو وہ طلبا نے کی تھی۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ ہم طلبا کو اسلحہ دے کر . . . . . .

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ قاہرہ میں بھی طلبا کا ذکر کر سکتے ہیں یہ ایک خاص امر ہے ایک خاص موضوع ہے جس پر بحث ہو رہی ہے کہ فلاں تاریخ کو پولیس نے بلا جواز طالبعلموں پر تشدد کیا ۔

محترمہ ناصرہ کھوکھر ۔ اس تحریک پر تقریر کرتے ہوئے تمام صوبے کے طلبا کا ذکر سکتی ہوں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے جناب قائد حزب اختلاف سے گزارش کروں گا کہ ہم نے اس جانب سے جو تقاریر ہوئیں ان کو ہم نہایت ہی تحمل سے سنا اور کسی کو interrupt نہیں کیا ۔ اس لئے اگر یہ سلسلہ جاری کرنا چاہتے ہیں اور خود یہ نفس نفیس کرنا چاہتے ہیں ۔ تو پھر میرے خیال میں میرے لئے بھی مشکل ہو جائے گا ۔ ہم نے کوشش کی کہ جو دوست آج تقریر کرنا چاہتے ہیں کریں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں بھی آپ کے لئے کوئی مشکل پیدا کرنا نہیں چاہتا ۔

محترمہ ناصرہ کھوکھر ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہی تھی کہ ہم طلبا کو کسی صورت میں بھی یہ نہیں کرنے دیں گے کہ وہ اسلحہ لے کر میدان میں آ جائیں اور وہ باقاعدہ طور سے ہمارے خلاف کوئی جد و جہد شروع کردیں ۔ جب کہ ان کو معلوم ہے اور ہم یہ جانتے ہیں کہ یہ تمام طلبا برادری نہیں ہے ۔ بلکہ یہ طلبہ کے کچھ گروہ ہیں ۔ جن کو دوسری جماعتوں کی ہمایت حاصل ہے اور وہ ان کے کہنے پر اس طرح کرتے ہیں ۔ ورنہ میں خود اکثر طلبا کو ملتی رہتی ہوں اور ان کا نظریہ یہ ہے کہ پہلے ہی ہمارا بہت وقت ضائع ہو چکا ہے ۔ وہ بالکل اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے ۔ لیکن کیونکہ ان کو مجبور کیا جاتا ہے ۔ ان کو پیسے دیئے جاتے ہیں اس لئے طلبا بھی مجبور ہو جاتے ہیں کہ وہ دوسرے گروپس کے حق میں مظاہرہ کریں ۔ نعرے لگائیں

اور سڑکوں پر نکل آئیں ۔ تو ایسا کرنے کے لئے میں دوسری پارٹیوں کو کہوں گی کہ وہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے طلبا کو آلہ کار نہ بنائیں ۔ بلکہ ملک میں صاف ستھرا سیاسی ماحول پیدا کریں ۔ اور یہ جو بار بار الزام لگاتے ہیں کہ پیپلز پارٹی نے تشدد کیا یہ بالکل غلط بات ہے ۔ ہم پوری طرح سے طلبا کے مسائل سے واقف ہیں اور طلبا کے مسائل ہم ہی حل کریں گے ۔ کچھ ہم نے کر دیئے ہیں کچھ حل کر دیں گے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس موضوع پر ہمارے لیڈر نے بڑی فاضلانہ تقریر کی اور اس کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کیا ۔ میرا خیال ہے کہ اس سے کسی قسم کی غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان نہیں ۔ لیکن افسوس کا مقام ہے اور اسی لئے میں کھڑا ہوا ہوں کہ جو غلط فہمیاں پیدا کی گئی ہیں ان کا ازالہ کیا جائے ہم قرآن کی بات کرتے ہیں اور ادھر سے "گیتا" سنانے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ میں یہ کہتا ہوں . . .

(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ ۔ پوائنٹ آف پرولیج مجھے اس بات پر شدید افسوس کا اظہار کرنا ہے کہ یہ اس طرح کی باتیں کریں کہ "قرآن" وہ سناتے ہیں اور ہم "گیتا" سناتے ہیں ۔ یہ تاثر دینا کہ وہ دین ہدی کے امین ہیں محافظ ہیں ۔ اور یہاں خدانخواستہ مسلمانوں کی بجائے کوئی اور کسی کتاب کو ماننے والے بیٹھے ہیں ۔ یہ بار بار تاثر دے کر ہمارے استحقاق کو مجروح کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اور اس کی اجازت ہم ہرگز کسی صورت میں نہیں دینا چاہتے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں حیران ہوں کہ جناب حنیف رامے صاحب جن کو اردو زبان پہ عبور حاصل کرنے کا بڑا فخر ہے وہ یہ اصطلاح سمجھنے سے قاصر رہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ یہ ویسے ہی اصطلاح ہے جیسے کہ کل ہمارے ایک دوست نے کہا تھا 'Devil is quoting scriputures' اگر اس پر اس وجہ سے اعتراض ہو سکتا ہے تو کیا وہ ایک سیدھی سی اصطلاح نہیں ہے ۔ اگر آپ محاوروں کی بات کریں گے تو پھر جناب والا ادھر سے بھی ایسے محاورے آئیں گے جو آپ کو چبھیں گے اور آپ کو تکلیف دیں گے اور ان کو آپ پسند نہیں کریں گے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ آپ کو اجازت ہے ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ اور میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ کس طرح سے ہم کچھ بات کرتے ہیں اور اس کا جواب کس انداز میں دیا جاتا ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن نے کہا ہے کہ آپ کو اجازت ہے ۔ تو یا تو وہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔ ورنہ ہمیں بھی یہ اجازت ہوگی کہ ہماری طرف سے بھی ایسے بہت سے محاورات اور اصطلاحات استعمال کی جائیں ۔

Mr. Speaker : That point has been repudiated by him.

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس بات کی غالباً سازش ہو رہی ہے کہ مجھے بولنے کا موقع نہ دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ایک اور بات پر آ گئے ہیں جو شاید مجھے کہنا پڑے کہ آپ سازش کے الفاظ کو واپس لیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں اسکو واپس لیتا ہوں ۔ اگر میرے یہ الفاظ چبھے ہیں تو میں وہ بھی واپس لیتا ہوں کہ آپ گیتا سناتے ہیں ۔ میں نے یہ بات اصطلاحی طور پر کی تھی ۔

جناب والا ۔ قصہ یہ تھا کہ نماز غائبانہ پڑھنے کے لئے طلبا یونیورسٹی گراؤنڈ میں اکٹھے ہو رہے تھے اور ان کے ساتھ یہ تشدد روا رکھا گیا ۔ ادھر سے ہمارے

فاضل دوست نے جواب دیا ہے کہ طلبا پر یہ تشدد ہر طرح سے جائز ہے ۔ کیونکہ انہوں نے میاں چنوں میں بسیں جلائی تھیں ۔ میں فاضل وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ہم کچھ باتیں کر رہے تھے اور اس کا جواب ادھر سے کسی اور انداز میں دیا گیا ۔ اس لئے میں نے وہ اصطلاح استعمال کی تھی نہ کہ اس وجہ سے کہ میں آپکو ہندو سمجھتا ہوں اور یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کو 'گیتا' پر عبور حاصل ہے ۔

جناب والا ۔ بات یونیورسٹی گراونڈ کی ہو رہی تھی اور فاضل قائد حزب اختلاف نے یہ وضاحت کرنا چاہی کہ اسی کے متعلق بات محدود ہونی چاہئے اور غیر متعلقہ نہیں ہونا چاہئے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن سمجھ نہیں سکے کہ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب نے جس واقعہ کا ذکر کیا ہے جس پر آج بحث ہو رہی ہے وہ واقعہ مال روڈ پر ہوا ہے ۔ یہ واقعہ جنازے کے وقت نہیں جنازے کے بعد ہوا تھا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ وہ اس کے لئے اکٹھا ہونے کے لئے جا رہے تھے ۔

وزیر تعلیم ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب چونکہ فاضل ہیں ان سے پوچھ لیں بعد میں تقریر کریں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پھر جناب والا ۔ استحصال کی بات ہوئی ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں آپکی وساطت سے یہ عرض کروں گا چونکہ فاضل رکن کو یہ نہیں پتہ کہ تحریک التوا کس موضوع پر ہے اور اس موضوع سے وہ واقف نہیں ۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ وہ اس موضوع پر نہ بولیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ان کو سننے کا موقع تو دے نہیں رہے ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ طلباء کو ہم نے exploit کرنے کی کوشش کی ہے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ جس تحریک پر آج بحث ہو رہی ہے ۔ آپ نے دستی صاحب کو پوری طرح روشنی ڈالنے کے لیے پورا وقت دیا تھا لیکن دستی صاحب کو اس بات پر تقریر کرنی چاہئے نہ کہ دستی صاحب کو بمبوں سے حملہ کرنا چاہئے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ابھی اس ضمن میں بار بار ذکر کیا گیا کہ ہم طلباء کو exploit کر رہے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن روشنی کی بجائے اندھیرا ڈال رہے ہیں ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب بھی جس لاچاری کا شکار ہیں ان کی موشن کو کس طرح بیان کیا جا رہا ہے ۔ مجھے اس کا بھی سخت افسوس ہے ۔

(قطع کلامیاں)

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ بار بار یہ الفاظ استعمال کیے گئے کہ ہم طلباء کو exploit کر رہے ہیں ۔ آپ کی طرف سے اگر یہ شکایت کی جاتی ہے کہ نواب احمد بخش صاحب کے ساتھ بد سلوکی کی گئی ہے تو ہم آپ کا ساتھ دیتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ ہم exploit کرتے ہیں ۔

ایک آواز ۔ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ وہ پورے ہاؤس کے منتخب نمائندہ ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ اگر کسی ایک ممبر کی کار چوری ہوتی ہے تو ہم آپ کا ساتھ دیتے ہیں ۔ آپ کے بھنوا ہوتے ہیں اس وقت آپ یہ نہیں کہتے

کہ اس کو exploit کیا گیا ہے ۔

وزیر قانون ۔ اگر ہمنوا نہیں ہیں تب ہم کوئی بات کر سکتے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ ان کو پورا حق حاصل ہے ۔ اگر ایوان کے اندر یا ایوان سے باہر کسی طبقہ کے ساتھ چاہے طالب علم ہوں یا مزدور ہوں کسی قسم کا تشدد روا رکھا گیا ۔ ان کے ساتھ کسی طرح کا ظالمانہ سلوک روا رکھا گیا اور ان کا استحصال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو لفظ ان کو پسند ہے ۔ تو ہم اب ہرگز برداشت نہیں کریں گے اور اس کے خلاف ہمارا احتجاج اسی شد و مد سے ہوگا جس طرح آج آپکی طرف سے فاضل رکن کی حمایت میں ہماری طرف سے آواز بلند ہوئی ہے ۔

جناب والا ۔ میں اس کے بعد یہ آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جب پاکستان کی تحریک شروع ہوئی تھی تو اس تحریک میں سب سے زیادہ پیش پیش ہمارے ملک کے طلبا تھے ۔ ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن کا وقت قریب آتا جا رہا ہے اور وہ غیر متعلقہ ہو گئے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آپ انہیں پانچ منٹ بولنے دیں گے تو ان کے پانچ منٹ ہوں گے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں فاضل رکن کو یاد دلانا

چاہتا ہوں کہ ان کے خاتمے کے وقت کا بھی آغاز ہو گیا ہے لوگ ان کا ساتھ چھوڑتے جا رہے ہیں اور عنقریب وقت آنے والا ہے۔

جناب والا۔ میں عرض یہ کر رہا تھا کہ یہی طالبعلم تھے جنہوں نے پاکستان کے بنانے میں صف اول میں کام کیا۔ یہ طالبعلم تھے۔ جنہوں نے ایوب خان کی آمریت کو ختم کیا۔ یہ طالبعلم تھے جنہوں نے آپ کے جھوٹے اور کھوکھلے نعروں میں آ کر آپ کی حمایت کی تھی۔ اب یہی طالبعلم ہیں جو آپ کے غلط وعدوں کو سمجھ کر آپ کے خاتمے کا آغاز کر سکتے ہیں۔

مسٹر شمیم احمد خان (مسٹر ڈپٹی سپیکر)۔ جناب سپیکر۔ میں مختصراً دوچار معروضات پیش کروں گا۔

جناب والا۔ رحمت اللہ ارشد صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے وہ طالبعلموں سے متعلق ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو لوگ سڑک پر تھے وہ طالبعلم نہیں تھے۔ بہت سے طالبعلم ایک مخصوص گروپ کے لوگ تھے۔ سارے طالب علم برادری جو ہے وہ اس جلوس میں شریک نہ تھی۔ چند ایک لوگ تھے جو خاص مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ حزب اختلاف کی طرف سے یہ کہنا کہ ہم طالب علموں کی یہاں پر وکالت کرنے کے لیے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ان طالب علموں کا تعلق موجودہ حزب اختلاف کے کسی ایک ممبر کے ساتھ یا دو اراکین کے ساتھ ہو سکتا ہے سب کے ساتھ ان کا تعلق نہیں ہے۔ وہ ایک خاص سیاسی جماعت کے لوگ تھے۔ اس جماعت کے کہنے پر وہ سڑکوں پر آئے اور اس سیاسی جماعت کے متعلق میں عرض کرونگا کہ اس ملک کے لوگوں کا ایمان ہے کہ وہ تشدد پسند ہے اور وہ سیاسی جماعت اس ملک میں جب سے پاکستان بنا ہے پاکستان کے نظریہ پر ایمان نہیں رکھتی۔ پاکستان کو ختم کرنے کے لیے ہر موقع پر اس نے کوئی نہ کوئی کوشش کی ہے اور پاکستان کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ وہ نظریہ پاکستان اور

کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کا جو موقف ہے اس کے خلاف گئے ہیں اور کوئی ایسا موقع اس نے اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دیا ۔ جب بھی اسے پاکستان کو ختم کرنے کا کوئی موقع ملا ہے اس کو پوری طرح سے استعمال کرنے کی کوشش کی ہے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ طالبعلم اس جماعت کے نمائندے تھے جس جماعت کا یہ دعویٰ تھا کہ پاکستان کو سوشلسٹوں کا قبرستان بنائے گی ۔ پاکستان کو انڈونیشیا بنائے گی لیکن ہم نے یعنی پیپلز پارٹی نے جو سوشلسٹ پارٹی ہے جب حکومت بنائی تو اس پارٹی نے اس موقع پر یہ کہا تھا کہ تم پاکستان کو سوشلسٹوں کا قبرستان بنانا چاہتے ہو ۔ اس کو انڈونیشیا بنانا چاہتے ہو لیکن ہم اس کو مصر بنائیں گے ۔ ہم اس کو ویت نام بنائیں گے ۔ یہ ہمارا تدبر تھا یہ ہماری حب الوطنی تھی ۔ یہ ہماری جمہوریت پسندی تھی کہ جب ہم اقتدار میں آئے تو ہم نے کسی ایک آدمی نے اس کے کسی بھی تقریر کی جواب طلبی نہیں کی اور ان کو پوری آزادیاں دیں ۔ جمہوریت کی ۔ تقریر کی ۔ تحریر کی ۔ جلسوں کی ۔ لیکن ان کی جو ذہنی مفلسی ہے وہ اس بات سے عیاں ہے کہ کراچی میں ہمارے ایک سوشلسٹ ملک کے نائب وزیر خارجہ آئے اور اس کو یہاں پر قتل کیا گیا ۔ اس کا صرف ایک گناہ تھا کہ وہ سوشلسٹ ملک سے آیا تھا اور جماعت نے اس کو وہاں پر شہید کروا دیا ۔ ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

میں اس کو واضح کر رہا ہوں میں بالکل جلوس کے متعلق بات کر رہا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب ۔ فاضل ممبر متعلقہ بات نہیں کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ متعلقہ بات فرمائیں ۔

مسٹر شمیم احمد خان ۔ وہ جلوس اس جماعت کے خلاف بھیجا گیا تھا

جو اس جماعت کے عزائم بے نقاب کرنا چاہتا تھا ۔ اس جماعت کو موقع ملا ۔ ان کو catering van ملی ۔ وزیر خارجہ کو قتل کر دیا گیا اور یہ وہ جماعت ہے جو مزید قتل عام کرائیگی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ محترم ڈپٹی سپیکر صاحب نے میری تحریک کے الفاظ کو شاید نہیں پڑھا اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جاوید ہاشمی جو پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر ہیں ان کی قیادت میں یہ جلوس آ رہا تھا ۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ یہ کسی خاص فرقے کی جماعت تھی یا کسی خاص جماعت کی انگیخت پر انہوں نے جلوس نکالا تھا تو میں اس چیز کی تردید کرنا چاہتا ہوں تو میں یہ کہتا ہوں کہ مسٹر جاوید ہاشمی کی قیادت میں جلوس نکالا جا رہا تھا ۔

مسٹر شمیم احمد خان ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ جو جلوس کی قیادت تھی وہ سیاسی جماعت کے کارکنوں پر مشتمل تھی اور جناب والا ۔ یہ بات واضح طور پر ہے کہ ہم کسی جماعت کا نام لیکر منتخب ہوتے ہیں ہم انتخابات میں حصہ لیتے ہیں ۔ طالبعلموں کے کارندوں نے ایک طالبعلم کو گولی مار کر شہید کر دیا ۔ لاہور میں پنجاب یونیورسٹی کی دیواریں آج تک گواہ ہیں کہ اس طالبعلم کو شہید کیا گیا میں صاف کہتا ہوں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں نے اپنی معروضات میں ابھی ایک بات کہی تھی کہ ہم قرآن کی باتیں کرتے ہیں ۔ لیکن اب میرے فاضل ممبر نے خود یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ان کا تعلق قطعی طور پر اسلام کے ساتھ دور کا بھی نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : This is no point of order ; Please resume your seat.

مسٹر شمیم احمد خان ۔ اس تحریک پر جو طالبعلموں کی باز گشت تھی جب قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو شملہ جا رہے تھے تو پورے

مال روڈ پر ان سٹوڈنسٹس کے گروپ نے ان کی طرف سے پوسٹرز لگائے ۔ جن میں کہا گیا "بھٹو دھلی جاؤ روٹھے بھائی مناؤ" قائد عوام نے پاکستان کے مفاد میں ۔ پاکستان کی ترقی کے لیے پاکستان کی یکجہتی اور اس کے استحکام کی خاطر روٹھے بھائیوں کو منانے کے لیے اور بنگلہ دیش کے متعلق اپنا اور اپنی پارٹی کا نقطہ نظر عوام کے سامنے پیش کیا ۔ تو انہوں نے پھر آگے چل کر کہا "بنگلہ دیش نا منظور" ۔ دراصل بنگلہ دیش منظور یا نا منظور کا مقصد نہ تھا ۔ حقیقت میں ان کا مقصد یہ تھا اور ایک ہی مطلب تھا کہ پیپلز پارٹی کو ختم کیا جائے ۔ وہ پارٹی جو غریب مزدوروں اور کسانوں کے استحصال کو ختم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے اس پارٹی کو ختم کیا جائے اور ان کی جگہ سامراجی پٹھوؤں کی حکومت بنائی جائے ۔ تو ان کا یہ مقصد تھا اور یہ بھی کہا گیا لیکن عوام اتنے بیوقوف نہیں تھے کہ ان کی بات میں آ جاتے ۔ ہم نے جمہوریت کے اصولوں کو سامنے رکھ کر تمام کام شروع کیا ۔ میں خود طالب علم تھا ۔ جو پچھلی حکومتوں نے کیا وہ بھی آپ کے سامنے ہے ۔ جو سابقہ حکومتوں نے طالب علموں کے ساتھ سلوک کیا جو ان کی حکومتوں کے دوران ان سے سلوک کیا جاتا تھا وہ ہمارے سامنے ہے ۔ تو جو طالب علموں نے ایجیٹیشن کی وہ ایک خاص جماعت کے کہنے پر کی ۔ ہم نے کوئی اقدامات نہیں کئے ۔ ہم نے کسی کے ساتھ سختی نہیں کی ۔ ہم نے کسی کو شاہی قلعہ میں نہیں بھیجا ۔ ہم نے کسی کو چونہ منڈی میں الٹا نہیں لٹکایا جبکہ یہ چیزیں سابقہ حکومتوں کے دوران ہوتی رہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ نکتہ ذاتی وضاحت ۔ جناب سپیکر ۔ میں فاضل ڈپٹی سپیکر صاحب کی تقریر دلپذیر سن رہا تھا لیکن وہ اپنی تقریر میں ایک نا انصافی فرما گئے ہیں ۔ جب انہوں نے شملہ معاہدہ کیساتھ طالبعلموں کا بھی ذکر کیا کے ۔ تو جناب کو یہ معلوم ہوگا کہ اسی اپوزیشن نے جناب صدر مملکت کی شملہ روانگی کے متعلق کسی ذہنی احساس کے بغیر منظوری دی تھی دوسری

بات یہ ہے کہ کان پک گئے ہیں یہ سنتے سنتے کہ پچھلے ۲۵ سالوں میں یہ ہوتا رہا ۔ وہ ہوتا رہا خدا کے لیے اس عرصہ میں سے آپ ڈیڑھ سال قائداعظم صاحب کا ۔ دو سال قائد ملت کا اور آٹھ سال صدر مملکت کا جبکہ وہ وزیر خارجہ تھے وہ عرصہ نکال کر بات کیا کریں ۔ وہ ۲۵ سال کی بات کیوں کرتے ہیں ۔

راجہ محمد افضل خان (گجرات ۵) ۔ جناب والا ۔ یہ جلوس جس پر لاٹھی چارج ہوا اور جو تشدد جلوس پر کیا گیا یہ اس وعدے کا رد عمل تھا جو حکومت نے عوام کے ساتھ کیا تھا ۔ حق گوئی کا وعدہ کیا گیا تھا اور حق گوئی کا معاہدہ بھی کیا گیا تھا ۔ حقیقت یہ ہے کہ جس دن طلباء کیساتھ تشدد ہوا اسی دن جمہوریت کا بھی قتل ہوا اور یہ وہ دن تھا یعنی اس دن کی یاد دلائی گئی ہے جب ہم کہتے ہیں کہ امیر محمد خان جیسے ظالم گورنر اس ملک میں آمریت کا نظام لیکر آئے اور اس نے ہر طبقے کو کچلا ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا صدر مملکت کو اس نظام کو چلانے کے لیے اپنی پارٹی سے اچھی قیادت نہیں ملتی کہ انہوں نے دوسری پارٹیوں سے آدمی لیکر گورنر بنا رہے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ اف آرڈر ۔ جناب والا ۔ صدر مملکت کی یہ فراخدلی ہے کہ انہوں نے ملک کی سالمیت اور تحفظ کو سامنے رکھتے ہوئے یہ اقدام کیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ اپنے تمام فاضل اراکین کو عرض کروں گا کہ ہمارے ملک میں دو طبقے ایسے ہیں جو کہ باشعور ہیں اور وہ ہیں وکلاء اور طلباء کے طبقے جن پر سیاسی تنظیم کا کوئی اثر نہیں ۔ وہ بالکل صاف سوچتے ہیں اور بغیر کسی اثر کے وہ کارروائی کرتے ہیں ۔ اس لیے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ سیدھے سادھے آدمی ہیں ۔ جب ملک پر مشکل وقت آتا ہے تو یہی اس مشکل میں کام آتے ہیں ۔ وہ حقیقت کو جان لیتے ہیں کہ ہم آج کس دور میں سے گزر رہے ہیں ۔ وہ کسی کے دھوکے نہیں لگتے اور

یہ کہنا کہ یہ بیوقوف ہیں یہ بالکل بیجا ہے ۔ بیوقوف وہ ہوتے ہیں جن کو تقریروں کے جادو سے بیوقوف بنایا جائے ۔ یہ چیز سب سے بری ہے کہ ایک شخص تقریروں کے ذریعے قیادت حاصل کرے اور امیری کی زندگی گزارے لیکن وعدے پورے نہ کرے ۔ اس لیے آپ میری بات سن لیں ۔ سچی بات ہو تو تردید ضروری ہو جاتی ہے ۔

جناب والا ۔ آج ہمیں ایک اچھی قیادت کی بہت بڑی ضرورت ہے ۔ اگر کسی قوم کو ہمارے اندر اچھی قیادت ابھرنے کا خطرہ ہے تو وہ ہندوستان کو ہے ۔ اگر اس نادار ۔ سادہ عوام اور یہ سوئی ہوئی قوم کو اچھی قیادت مل گئی تو یہ قوم جاگ اٹھے گی اور برصغیر کی ایک بہت بڑی قوم بن جائے گی ۔ اس قیادت کا کچلنا ہندوستان کا منصوبہ پورا کرنا ہے ۔ اور جو شخص اس بڑھتی ہوئی قیادت کو کچلے گا وہ اس ملک کے اوپر ۔ وہ اس عوام کے اوپر اور اس نادار عوام کے ساتھ بہت بڑا ظلم کرے گا ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ اس ملک میں ہو رہا ہے اسے فوراً بند کیا جائے ۔ عوام کو حقوق دیئے جائیں تا کہ وہ باہر نکل کر اپنے مطالبے پیش کریں ۔ اور آپ کے یہ احساسات ہیں کہ آپ ان کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر رؤف طاہر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ یہ موضوع جس پر آج بحث ہو رہی ہے ۔ جس میں دونوں اطراف سے طلبا کو خراج تحسین پیش کیا جا رہا ہے ۔ اگر ہم ذرا ماضی قریب کو دیکھیں کہ جب ایوب خان کی آمریت کے خلاف طلبا اور عوام سڑکوں پر نکل آئے اور انہوں نے ایوبی آمریت کو اپنی تحریک کے زور پر رائے عامہ کے ہتھوڑے کے ذریعے ریزہ ریزہ کیا تو اس وقت ایک جمہوری مجلس عمل بنائی گئی اور اس DAC یعنی Democratic Action Committee نے طلبا کی اس تحریک کو ۔ طلبا کی ان قربانیوں کو ایوب خان کے سامنے ایک گروپ کی شکل میں پیش کیا ۔ کیونکہ وہ چاہتے تھے

کہ طلباء کی قربانیوں سے فائدہ اٹھا کر کسی چور دروازے سے اقتدار پر آ جائیں ۔ ان طلبا کی قربانیوں کو ضائع ہونے سے بچانے والا ۔ طلبا کی تحریک کو آگے بڑھانے والا کون تھا ۔ جناب والا ۔ یہ ہم سب جانتے ہیں ۔ اور ان جماعتوں نے جو ڈیک میں شامل تھیں وہ کردار ادا کیا ہے جو ملک کے عوام کے ذہنوں پر اب بھی بدستور قائم ہے ۔

جناب والا ۔ یہ کون نہیں جانتا کہ قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے انکار کر دیا اور ڈیک کی سازش کو ناکام بنایا جس کے ذریعے وہ طلباء کی قربانیوں سے فائدہ اٹھا کر اقتدار پر چور دروازے سے آنا چاہتے تھے ۔ اس لئے یہ حیرانی کی بات ہے اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسی چیز ہو رہی ہے جو ناقابل یقین ہے کہ جو آپوزیشن میں بیٹھے ہیں وہ جمہوریت کا نام لیں ۔ انہوں نے یحییٰ خان اور ایوب خان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr Taj Muhammad Khanzada: Point of order. Sir, the matter before the House is that the House is seized with an adjournment motion where one student through misfortune has died on account of a tear-gas shell. Now the matter before the House is as to what should be done after the event, and if there was anything wrong before the event, that should not be repeated. This is no forum for going through the past 25 years. I would request the chair that we should confine ourselves to the issue before the House and discuss it and bring our views before the House.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ آپ کی اجازت سے میں یہ عرض کروں گا کہ اس تحریک التوا کا کوئی تعلق ڈیک کے ساتھ نہیں تھا اور نہ ہی محترم صدر مملکت کے ساتھ تھا ۔ اس طرف بیٹھنے والے صدر مملکت کا احترام کرتے ہیں ۔ گورنر صاحب بھی یہاں موجود نہیں ہیں ۔ ان پر قانونی طور پر اور ان کے کسی ذاتی فعل پر تنقید نہیں کر سکتے لیکن عوامی فعل پر تنقید

کر سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ اگر وہ واضح جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں ہیں تو یہ بار بار اس طرف توجہ دلا کر ہمیں مجبور نہ کریں اور اس بات پر ہماری زبانیں نہ کھلوائیں ورنہ معاملہ اس طرح ایوان کے اندر نہیں رہے گا ۔ یہ کہنا کہ ڈیک نے یہ کیا تھا ۔ طلبا کی قربانیوں کو یہ کر دیا تھا درست نہیں ہے ۔ ڈیک کے اندر میں موجود تھا ۔ میں اس کا رکن تھا ۔ طلبا کی قربانیوں کو رائیگاں نہیں کیا گیا تھا ۔ یہ اپنے ارد گرد گن لیں کہ اس میں کون کون سے ایوب خان کے ساتھ تھے اور ادھر سے بھی گن لیں کہ کون کون سے ایوب خان کے ساتھ تھے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ جب آئینے میں حزب اختلاف کو ان کی شکل دکھانے کی کوشش کی جاتی ہے تو وہ جھنجھلا کیوں اٹھتے ہیں ۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ بات طلبا کی تحریک اور ان کی قربانیوں کی ہو رہی ہے اور یہ قرار داد جو تحریک التوا کی شکل میں یہاں پیش کی گئی ہے اس کے ضمن میں میں یہ کہوں گا کہ جناب قائد حزب اختلاف اس بات سے اتفاق کریں گے کہ طلبا کی ان قربانیوں کو کس طریقے سے مختلف طبقات نے اور ان جماعتوں نے جن میں جماعت اسلامی پیش پیش ہے ۔ جنہوں نے پاکستان کی تحریک کی مخالفت کی ۔ پاکستان کے بنانے کی مخالفت کی ۔ اس کی ذیلی جماعتیں ۔ انتشار پسند جماعتیں علیحدگی پسندوں کے ساتھ اتحاد کرنے کے لئے ۔ اس ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے ۔ اس ملک کے امن کو برباد کرنے کے لئے مختلف طریقوں سے مختلف نعروں سے . . . .

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ اسلامی جماعت پر بحث نہیں ہو رہی ہے ۔ ان سے کہیں کہ موضوع زیر بحث پر بات کریں ۔ یہاں صرف سیاسی مسافروں کا ذکر ہوا تھا جنہوں نے گندگی پھیلائی ہے اور تمام انتشار پیدا کیا ہے ۔ جناب رؤف طاہر صاحب خود جانتے ہیں کہ کن

لوگوں نے پارٹیاں بدلی ہیں ۔ گڑبڑ تو ان لوگوں نے کی ہے ۔

Mr. Speaker : Please do not be irrelevant.

مسٹر رؤف طاہر جناب والا ۔ میرے فاضل دوست نے سیاسی لوگوں کا ذکر کیا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کروں گا کہ آپ موضوع زیر بحث کی حدود و قیود متعین فرما دیں ۔ تحریک التوا یہ ہے کہ طلبا پر بلا جواز تشدد کیا ہے اور اس طرف سے بولنے والے جو ہیں وہ اس کے جواز پر بحث کر سکتے ہیں ۔ جواز موجود تھا کہ یہ طلبا اس کے مستحق ہیں کہ ان کے سر پھاڑے جائیں ۔ ان پر لاٹھی چارج کیا جائے ۔ یہ موضوع ہو سکتا تھا ۔ لیکن یہ کہ جماعت اسلامی نے یہ کہا تھا ۔ ڈیک نے یہ کہا تھا ہی ۔ ڈی ۔ ایم نے یہ کہا تھا ۔ . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب اس لمحہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ relevant ہونا مشکل تھا ۔ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ طلبا جن کے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہے ان کی رہنمائی یا ان کو misguide جو کر رہے تھے وہ جماعت اسلامی کے رکن تھے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ with due respect, Sir. جناب والا ۔ مسٹر جاوید ہاشمی جو پنجاب سٹوڈنٹس یونین کے صدر ہیں ۔ ان کی قیادت میں جلوس جا رہا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ واقعاتی طور پر تو ٹھیک ہے ۔ صدر ہونے سے تو انہوں نے انکار نہیں کیا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ منتخب طالبعلم ہیں ۔ اگر وہ جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے یا ان کی کسی

ذیلی جماعت ہے تو اس کو خدا جانتا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ اس جماعت سے تعلق نہیں رکھتے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے relevant تو ہے۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)۔ معزز قائد حزب اختلاف نے ستمبر کی باتیں کی ہیں اور اکتوبر کی باتیں کی ہیں۔ کہ اساتذہ پر مقدمات قائم کئے گئے۔ انہوں نے بہت پرانی باتوں کو دہرایا ہے۔ اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ اگر خود ہی وہ اس شیڈول میں رہتے تو کسی اور کو باہر نہ جانا ہوتا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ میں ذکر کر رہا ہوں آپ کی حکومت کی جنرل پالیسی کا اور آپ کی سیاسی فہم و فراست کے جو کارناموں کا جو آپ نے انجام دیئے ہیں کہ ایک درجن اساتذہ کو قید کیا۔ میں نے صرف اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔

وزیر تعلیم۔ آپ جنرل کی بات کر رہے ہیں۔ آپ جنرل کا مطلب بھی سمجھتے ہیں کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ آپ جنرل کے حق میں نہیں ہیں۔ وہ پھر بھی جنرل بات کریں گے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ میں اپنی تحریک کے پوائنٹ پر آنے کے لئے بطور تمہید یہ گزارشات کر رہا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ اس پوائنٹ پر تو مسٹر رؤف طاہر بالکل relevant تھے چاہے وہ misguide کر رہے تھے یا guide کر رہے تھے۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ باوجود اس کے کہ آپ نے رولنگ دے دی ہے۔ تو ہم سب اس کا احترام کرتے ہیں۔ لیکن قائد حزب اختلاف نے بار بار اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اگر پیپلز پارٹی کا ذکر آتا ہے تو قیادت پر حملہ کیا جاتا ہے۔ پھر اس بات کے لئے میرے عزیز دوستوں کو تیار رہنا چاہئے کہ جواباً ان کا بھی ذکر کیا جائے۔ جنہوں نے ان مسئلوں

کو الجھایا ہے اور پھر جب ہم انہیں سلجھانے کی کوشش کر رہے ہیں تو سلجھانے نہیں دیتے ۔ اس لئے اگر جناب والا ۔ بحث کو حدود کے اندر رکھنا چاہتے ہیں تو پھر قرارداد یہ ہے کہ فلاں دن جلوس نکلا اور اس کو روکا گیا ۔ تو صرف اس پر بات کرنے چاہئے ۔ اگر آپ بات کے پیچھے جائیں گے اور یہ کہیں گے ۔ اور ایسے الفاظ استعمال کریں گے کہ جھوٹے وعدے کئے گئے تو پھر ہمیں بتانا پڑے گا کہ انہوں نے تو سازشیں کی تھیں ۔ ہم نے وعدے کئے تھے سازشیں تو نہیں کیں تھیں ۔ انہوں نے اس ملک کے خلاف سازشیں کیں تھیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب حنیف رامے صاحب نے سازشوں کا ذکر کیا ہے تو وہ صرف اس کو اپنی جماعت تک محدود رکھیں ۔ وہ اپنی جماعت کا ذکر یہاں کر رہے ہیں ۔ آپ میں سے اکثریت ان لوگوں کی ہے جو اس جماعت میں تھے ۔

Mr. Speaker : Seven Members have yet to participate in this discussion. There are only 40 minutes left. The Minister concerned will be entitled to speak for 30 minutes.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, I would like to be given a few minutes

وزیر قانون ۔ اگر حزب اختلاف تقریروں میں ارشاد فرمائیں گے کہ جلوس پر لاٹھی چارج کرنے والی بات جائز ہے یا ناجائز تو پھر ان کے ساتھ سازشوں کا ذکر ضرور آئے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس بات پر رولنگ دے چکا ہوں ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ میں نہیں چاہتا کہ میاں خورشید انور کا جواب دوں لیکن ان کی حالت قابل رحم ہے کیونکہ ان کے رہنما لندن چلے

گئے ہیں اور وہ سیاسی طور پر یتیم ہو گئے ہیں ۔ اس لئے میں ان کی زیادہ گفتگو کا نوٹس نہیں لینا چاہتا ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف پرنسپل ایکسپلیشن ۔ جناب والا ۔ میں سیاسی طور یتیم نہیں ہوا ہوں ۔ میں شروع سے آج تک جماعت کے منسلک ہوں میں پارٹی بدلنے کا عادی نہیں ہوں اور میں کسی کے ساتھ لندن نہیں گیا ۔ میں آپ کے سامنے بیٹھا ہوں ۔ لندن والے کی تو آپ خوشامد کرتے ہیں اور مجھ غریب سے لڑتے ہیں ۔ مجھے فکر نہیں میں حزب اختلاف میں ہوں اور رہوں گا ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ میں نہیں چاہتا کہ کسی چیز کا انکشاف کروں اور میاں صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ لندن نہیں گئے ۔ لیکن وہ طلبا کے ایک وفد کے ساتھ وہاں پنڈت نہرو کے پاس گئے تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر آرڈر ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اس وفد میں رؤف طاہر صاحب بھی شامل تھے ۔ میں پنڈت نہرو کو ملنے نہیں گیا تھا بلکہ وہ ایک goodwill mission تھا ۔ اتفاق سے میں اس کا لیڈر تھا اور آپ اس کے ممبر تھے ۔ وہاں تو اندرا گاندھی بھی ملی تھی ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : There was a controversial question to which I just want to give an answer.

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ جو چوڑیاں بھیجی تھیں ان کے متعلق کیا خیال ہے ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ وہ ادھر نہیں آئیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ آج اس ایوان میں جو سنگین مسئلہ زیر بحث ہے ۔ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہم انتہائی سنجیدگی سے اس صورت حال

پر بحث کر سکیں جس نے اس صوبہ میں نہ صرف طلبا کو جو ایک عظیم طبقہ ہے انتہائی اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے بلکہ پورے صوبے کے عوام حریت پسند تحریکوں سے متاثر ہو رہے ہیں۔ جناب والا۔ یہ مسئلہ صرف یہ نہیں ہے کہ وہاں جلوس نکلا اور اس پر لاٹھی چارج ہوا۔ آج زیر بحث مسئلہ یہ ہے کہ جلوس نکلا اور ان پر لاٹھی چارج کیا گیا۔ تشدد کیا گیا زیادتیاں ہوئیں اور ہمارے سامنے اس معاشرے میں اس صوبے میں روزمرہ کا معمول بن گیا ہے۔ یہ تشدد ان طلبا پر ہو رہا ہے جو ہمارے ملک کا سب سے بڑا متحرک اور سب سے زیادہ حساس طبقہ ہے۔ یہ وہ طلبا ہیں جنہوں نے تاریخ کے ہر دور میں ہراول دستے کا رول ادا کیا ہے۔ یہ وہ طبقہ ہے جس نے آزادی ہند کے لئے عظیم قربانیاں دیں۔ وہ طبقہ ہے اور تحریک پاکستان کو اپنے خون سے رنگین کیا اور پاکستان کو دنیا کے نقشے پر اسلامی ممالک کی حیثیت سے ابھارا۔ یہ وہ طلبا ہیں جنہوں نے اس ملک میں آمریت کو دفن کرنے کے لئے ایک ایسی انقلابی تحریک کو جنم دیا جس کے نتیجے میں جمہوریت اور آزادی کو ایک نئی صبح دیکھنی نصیب ہوئی۔ جناب والا۔ یہ وہ طلبا ہیں جنہوں نے اس حکومت کی بنیادوں کو اپنے گوشت اور پوست سے تعمیر کیا ہے۔ انہوں نے اپنے خون سے اس باغ کو سینچا ہے جس کی بہاریں بن کر آج یہ اس ایوان میں بیٹھے ہیں۔ یہ وہی طلبا ہیں جنہوں نے اپنی قربانیوں سے اس حکومت کو برسر اقتدار لانے کے لئے عظیم کارنامے انجام دئے ہیں۔ وہ کل بھی گولیوں کا شکار تھے اور آج بھی ان کو گولیوں کا شکار بنایا جا رہا ہے۔ کل بھی وہ حکومت کے تشدد کے آگے سینہ سپر تھے اور آج بھی وہ حکومت کے تشدد کے آگے سینہ سپر ہیں۔ وہ اس ظلم پر حیران ہیں جسے الفاظ ادا کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ یہ وہی حکومت ہے جس کے متعلق ان کے کتنے عظیم خواب تھے اور وہ سراب ثابت ہوئے ہیں۔ آج وہی حکومت جو طلبا کی نمائندگی کی دعویدار تھی ان کے احتجاجی جلوسوں پر اور پر امن جلوسوں پر تشدد روا رکھ رہی ہے۔ اور جابرانہ ہتھکنڈوں کے ذریعے ایک انتہائی خوفناک

فضا پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ شرم ناک صورت حال ہمارے آج ہی کے لئے نہیں بلکہ مستقبل کے لئے بھی ایک لمحہ فکر یہ ہے ان کو آج یہ سوچنا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس تحریک کے لئے شہری آزادیوں کے لئے اور جمہوریت کی بحالی کے لئے ان تحریکوں کو جنم دیا تھا ۔

جناب والا ۔ یہ ایوان اتنا حساس تھا کہ اگر کسی افسر نے کسی لوکر شاہی نے حملہ کیا تو ہم سب نے اس پر سراپا احتجاج کیا اور ہمارا ایک لڑکا جس نے پاکستان کی سلامتی اور آزادی کے لئے اپنے سینے پر گولیاں کھائی ہیں ابھی اس کا مسئلہ ہمارے سامنے ہے ۔ تمام پولیس کے اہلکاروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ طلبا پر لاٹھیاں برسائی جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب صرف تین ممبر بولیں گے ۔ سید عابدہ حسین ۔ حاجی سیف اللہ خان اور بیگم ریحانہ سرور ۔ ان کے بعد ڈاکٹر عبدالخالق بولیں گے اور ایک بج کر تیس منٹ پر ایوان کی کارروائی ختم ہو جائے گی ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ مجھے ہمیشہ بولنے کا موقع نہیں دیا جاتا ۔
مسٹر سپیکر ۔ ہمیشہ کی بات تو آپ نہیں کر سکتے ۔ میں آپ سے دو منٹ کی بے انصافی نہیں کرنی چاہتا ۔ میرے پاس آپ کا نام لکھا ہوا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ آپ ہمیشہ مجھ پر نظر کرم فرماتے ہیں مگر شائد آج میں نظر سے اوجھل ہو گیا ہوں ۔ مجھے چار منٹ دئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا نام لسٹ میں نہیں ہے ۔ سیدہ عابدہ حسین ۔

Mrs. Abida Hussain : (PP 182 Women's Constituency II) :

Mr. Speaker Sir, the students are a community which needs to be cherished greatly in any country. They have to be treated with love and affection. They have to be given their due place for the students of today are the leaders of tomorrow.

The Peoples' Party has done its very best to promote from the very outset the cause of the students all along the way. The students have the right to demonstrate, the students have the right to give their views, but they should not resort to indiscipline particularly at a time when the nation as a whole is suffering from indiscipline tremendously. Indiscipline runs through every sphere of our national life. No body wants to work, no body wants to think, no body wants to give their due reward as a result of general indiscipline, and it a matter of grant regret thal our students' community has thoroughly become indisciplined, as a result of which they are being exploited by political vested intesrests. They have been exploited, they are being exploited and they still continue to be exploited. We wish them to have their own views, we wish them to participate in relevant matters of national interest, and they can come out and demonstrate if there is a cause worthy to demonstrate for. But does not mean that when they come out they resort to rowdyism and that rowdyism degenerates into violence. It is very unfortunate that violence begets violence. If our students are giving to use violent methods and through violence they get their views heard, then the State machinery cannot just sit calm to watch.

We are living in a moment where students have arisen as an international phenomenon. Erery campus in the world today has had some sort of disturbance for the last few years, whether they are in democratic countries, socialistic countries or in capitalistic countries. We are living in the age of protest. We understand all this but there has been no Government, whether it is a liberal government, a democratic government,

a socialistic government or any type of government that has been able to allow students to run in the streets and resort to rowdyism. And to initiate violence and then expect the State machinery not to move, is just not possible.

سردار صغیر احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آپ سرکاری پارٹی کے کم آدمیوں کو بولنے کا موقع دیتے ہیں ۔ حالانکہ ہماری تعداد زیادہ ہے اور حزب اختلاف کے ممبران کی تعداد تھوڑی ہے ۔ تعداد کی نسبت سے بولنے کا موقع تھوڑا دیا جائے ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب سپیکر ۔ آپ اس ایوان میں جس بات پر بحث ہو رہی ہے وہ اس جلوس کے متعلق ہے جو ۱۱ فروری کو طلباء نے یونیورسٹی سے نکالا اور مال روڈ پر آیا اور جس کی خبر ۱۲ فروری کے نوائے وقت میں شائع ہوئی ۔ اب ضمن میں میں یہ کہوں گی کہ یہ جلوس بالکل سیاسی نوعیت کا تھا اور اس میں وہ طلباء شامل تھے جن کو ہرگز ہرگز طلباء کی حمایت نہیں تھی ۔ سیاسی جماعتوں نے چند ایک افراد کو باقاعدہ کرایہ پر حاصل کرکے اس جلوس میں شامل کیا تھا اور انہوں نے اس جلوس کی قیادت کی ۔ وہ پیشہ ور افراد تھے جنہیں ان سیاسی پارٹیوں نے توڑ پھوڑ کے لئے مقرر کیا تھا ۔ لہذا انہوں نے بڑی بے دردی کے ساتھ توڑ پھوڑ شروع کر دی ۔ انہوں نے گھیراؤ جلاؤ شروع کر دیا اور بسوں کو لوٹا اور اس کے ساتھ ساتھ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی بھی کی جو کہ قانون کی سراسر خلاف ورزی تھی ۔ یہ ایک سازش تھی جو موجودہ حکومت کے خلاف بڑے پیمانے پر کی گئی تھی اور ایک سوچا سمجھا منصوبہ تھا جس کے تحت حکومت کے بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ محترمہ غلط بیانی سے کام لے رہی ہیں اس جلوس میں کوئی گھیراؤ جلاؤ نہیں ہوا ۔

Mr. Speaker : That may be her information.

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس جلوس میں چند پیشہ ور افراد شامل تھے اور ان کا طلباء کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا ۔ کیونکہ ہمارے طلباء کے پاس اتنا وقت نہیں ہے جو وہ اس قسم کے جلوسوں میں ضائع کریں ۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ملک دشمن عناصر تھے ۔ یہ عوام دشمن عناصر تھے ۔ یہ سماج دشمن عناصر تھے اور یہ طلباء دشمن عناصر تھے جو کسی نہ کسی طرح حکومت کو بدنام اور ناکام کرنے کا تہیہ کیے ہوئے تھے کیونکہ ان کو اپنا ذاتی مفاد پیش نظر تھا ۔ محض ذاتی مفاد اور کینہ پروری کے باعث یہ جلوس نکالا گیا ۔ لیکن کوئی حکومت نہیں چاہتی کہ جس وقت ملک میں بدامنی پھیل جائے اور اس طرح سے توڑ پھوڑ اور گھیراؤ جلاؤ کیا جائے اور ملک دشمن عناصر اسلحہ لے کر سڑکوں پر آ جائیں قانون شکنی ہو بدامنی پھیل جائے عوام کی جان و مال خطرے سے دوچار ہو تو وہ آرام سے بیٹھی رہے ۔ لہذا حکومت نے مناسب سمجھا کہ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی پر اس جلوس کو نہایت پرامن طریقے سے روکے ۔ لہذا ایسا کیا گیا اور اس میں کوئی برائی نہیں حکومت کا فرض ہے کہ امن و امان کو برقرار رکھے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا اس کو پرامن طریقے سے روکا گیا ؟

(قہقہہ)

سردار صغیر احمد (سرگودھا ۳) ۔ جناب والا ۔ آج جس تحریک پر بحث کرنے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی گئی ہے ۔ اس پر میں نے طلباء کی جعلی ہمدردی میں مگرمچھ کے آنسو بھی بہتے دیکھے ہیں ۔ یہاں تحریک پاکستان اور تحریک بحالی جمہوریت کو ہنگامہ آرائی سے بھی تعمیر ہوتے دیکھا ہے ۔ مجھے یہ تسلیم ہے کہ طلباء کو یہ حق حاصل ہے کہ جو بھی تحریک قوم کے مفاد میں ہو اس میں وہ اپنی قوم کا ساتھ دیں اور جد و جہد کریں جیسے کہ طلباء کا وہ کردار جو انہوں نے تحریک پاکستان میں ادا کیا وہ آپ کے سامنے

ہے ۔ اسی طرح سے تحریک بحالی جمہوریت میں قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں طلباء نے جو کام کیا ہم اسکی قدر کرتے ہیں لیکن کسی ملک کے طلباء کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ ایک جائز حکومت اور ایک جمہوری حکومت کو ختم کرنے کے لیے ہنگامہ آرائی کریں یا فاش جماعتوں کا ساتھ دیں ۔ میں کسی جماعت کا نام نہیں لیتا ۔ آپ سب جانتے ہیں کہ اس ملک میں ایک سیاسی جماعت ایسی ہے کہ جو کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تو انتخابات جیت لیتی ہے مگر عام انتخابات میں اسے ایک ووٹ بھی نہیں ملتا ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کی تحریک میں ایسے لوگ مخالف تھے جو پاکستان میں اب بھی موجود ہیں ۔ اب یہ نہیں چاہتے کہ پاکستان برقرار رہے اور پاکستان کی سالمیت قائم رہے ۔ وہ مختلف حیلوں بہانوں سے اور سازشوں سے ہمارے طلباء کو استعمال کر کے اس ملک کی سالمیت کو تباہ کرنا تباہ کرنا چاہتے ہیں اور آپ نے دیکھا کہ ابھی سرحد میں اور عراقی سفارت خانے سے جو اسلحہ نکلا ہے یہ کیا چیز ہے ۔ آج بھی یہ قرار داد اور یہ تحریک پیش کر کے اس بات کو ہوا دینے کی کوشش کی گئی ہے جو پاکستان کی سالمیت کے خلاف ہے ۔

سپیکر مسٹر ۔ اس تحریک التوا پر گیارہ بج کر سینتیس منٹ پر بحث شروع ہوئی تھی، ایک بج کر سینتیس منٹ پر ہاؤس برخراست ہو جائے گا ۔ ملک محمد اکرم اعوان کی باری ہے اس کے بعد حاجی سیف اللہ خان بولیں گے۔

ملک محمد اکرم اعوان (سرگودھا ۹) ۔ جناب سپیکر ۔ آج کی بحث کے بعد مجھے کچھ ایسا احساس ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے طلبہ برادری کے لیے آج تک کوئی تعمیری خدمت نہیں کی وہ ان کی cause کے چیمپین بن کر ایسی ایسی خوشگوار باتیں کرنے لگ گئے ہیں ، جنہیں سن کر غالباً وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے :

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی
بیچ ہی ڈالیں جو یوسف سا برادر ہووے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر ۔ پیپلز پارٹی نے ہمیشہ سے طلبہ برادری کے لیے خدمت کا ایک جذبہ ابھارا ہے اور ان کی خدمت کرنا اپنے منشور میں شامل کیا ہے ۔ اس منشور کی خدمت کے سلسلے میں ہم نے ان کے لیے وہ وہ اصلاحات کی ہیں جو پچیس سال میں کبھی ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھیں ۔ لیکن طلبہ کو تشدد پر ابھارنا یا ان کو ایسی راہ پر لگانا جو تعلیمی مشاغل سے بعید ہو ، تو میں کہتا ہوں کہ یہ نہ تو قوم کی خدمت ہوگی اور نہ طلبہ کی ۔ ایسے حالات میں وہ جب تشدد پر اتریں گے تو وہ لوگ ان کے نقصان کے ذمہ دار ہوں گے جو ان کو اس راہ پر لگاتے ہیں ۔ تو جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ طلبہ کے لیے جو پروگرام ہم نے بنایا ہے وہ تعمیری ہے ۔ ہم نے کبھی ان پر تشدد کرنے میں پہل نہیں کی اور نہ کبھی کریں گے ۔ وہ ہمارے جگر ہیں ، وہ ہمارا خون ہیں اور ہم ان کے لیے ہر قربانی کے لیے آئندہ بھی تیار ہیں ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں خان محمد (ساہیوال ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ وحید مرحوم جس کے جنازے کے بعد جلوس نکلا تھا اور لاٹھی چارج ہوا تھا ۔ اس کے لیے میں نے آپ سے وقت کی اس لیے گذارش کی ہے کہ وحید مرحوم ساہیوال کا رہنے والا تھا ۔ اس کی موت پر ساہیوال کے لوگوں ساہیوال کی پیپلز پارٹی اور وہاں کی طلبہ برادری سبھی کو افسوس ہے ۔ اس سلسلے میں جتنا بھی ایوان کی طرف سے اس واقعے پر افسوس کیا جائے کم ہے ۔ آپ کی وساطت سے میں ایوان کو درخواست کروں گا ۔ کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ کسی شخص

پر ، اور خاص طور پر طالب علموں پر تشدد کیا جائے کیونکہ وہ ہماری تحریک کا ہراول دستہ تھے ، یہ ایک واقعہ ایسا ہو گیا اور قدرتی طور پر ہوا جس کا ہمیں از حد افسوس ہے ۔ اس لیے جس طرف سے بھی ظلم ہوا ، جس پارٹی نے بھی ان کو ورغلایا اور سڑکوں پر لے آئے اور یہ واقعہ ہوا اس کے لیے میں اپنے ضلع کے عوام کی طرف سے اس واقعے پر افسوس ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔

باطل سے دبنے والے اے آسمان نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ یہ وہ نعرہ ہے جو طلبہ نے آج نہیں بلکہ اس مملکت پاکستان کے قیام سے پہلے اور پاکستان بننے کے بعد اس نعرے کو بلند کرتے رہے ہیں اور آج بھی وہ اس نعرے کو سر بلند کیے ہوئے ہیں ۔ جناب والا ۔ طلبہ کا مسئلہ ، طلبہ پہ لاٹھی چارج کا مسئلہ ایسا مسئلہ نہیں جسے ہم اپنی یا حکومت کی prestige کا مسئلہ بنا لیں بلکہ یہ انتہائی سوچ و بچار کا مسئلہ ہے کہ مملکت پاکستان میں کن لوگوں پہ لاٹھیاں برسائی جا رہی ہیں ، کس طبقے پر آنسو گیس کے شیل پھینکے جا رہے ہیں اور کس طبقے کو گولیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے ۔ اگر آپ اپنی تاریخ کی ورق گردانی کریں اگر آپ اپنی تاریخ کے صفحات کھولیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ وہی طلبہ ہیں جنہوں نے اس وقت اس قوم کو ڈوبنے سے بچایا ۔ جنہوں نے اس وقت اپنے آپ کو قربانی کے لیے پیش کیا ۔ جب اس برصغیر میں یہ نعرہ بلند کیا گیا تھا کہ مسلمان کا اس برصغیر میں کوئی مقام نہیں اور اس برصغیر میں صرف دو قومیں بستی ہیں ۔ اس کے بعد جب یہ سوال پیدا ہوا کہ فرنٹیئر میں ریفرنڈم کرایا جائے کہ وہ پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کرتا ہے یا

باہر رہنے کا فیصلہ کرتا ہے تو آپ یقین کریں گے کہ قائد اعظم نے اعتراف کیا تھا کہ فرنٹیئر کی پاکستان میں شمولیت طلبہ ہی کی مرہون منت ہے۔ آج اگر طلبہ کی کوششیں ہمارے ساتھ نہ ہوتیں تو نہ اس مملکت کا وجود آپ کو نظر آتا اور نہ یہ نقشہ آپ کو دکھائی دیتا۔ جناب والا۔ طلبہ نے کسی بھی دور میں، چاہے وہ دور انگریزوں کا تھا، چاہے وہ کنونشن لیگ کا تھا، چاہے وہ دور پیپلز پارٹی کا ہے، وہ کسی بھی دور کی آمریت کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اگر طلبہ ایوب کی آمریت کے خلاف اٹھیں تو آپ انہیں سینے سے لگا لیں، جب وہ آپ کی آمریت کے خلاف آواز بلند کریں تو آپ ان پر گولیاں برسائیں۔ ہمیشہ ایک اصول ہونا چاہئے اور اس کے تابع ہمیں کام کرنا چاہیے۔ مجھے یقین ہے اور میں جانتا ہوں کہ آج وزیر خزانہ، قائم مقام قائد ایوان طلبہ کے احترام کے پیش نظر یہ اعلان کریں گے کہ حکومت کا اس تمام لاٹھی چارج میں کوئی دخل نہ تھا ان کی حکومت کی طرف سے یہ لاٹھی چارج نہیں کی گئی اور جن لوگوں نے کی ہے ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

خان محمد ارشد خان (ساہیوال ۳) ۔ جناب سپیکر۔ مجھے وقت بہت کم ملا ہے لیکن میں پھر بھی عرض کروں گا کہ میں اس constituency سے تعلق رکھتا ہوں۔ جس سے عبدالوحید تعلق رکھتے تھے۔ یعنی چیچہ وطنی سے۔ جب ان کی لاش کو وہاں لے جایا گیا تو ہماری پارٹی نے ریزولیوشن پاس کیے اور اس واقعہ پر غم کا اظہار کیا لیکن جس پارٹی اور جس جماعت کا ابھی ذکر ہو رہا تھا۔ جنہوں نے ان کو اکسایا ان کے لڑکے چیچہ وطنی میں گئے اور مسلح ہو کر دکانوں پر گئے اور دکانیں بند کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہاں کے عوام نے دکانیں بند نہ کیں۔ اس کے بعد ہمارے کارکنوں کا

گھیراؤ کیا گیا اور ایک مکان پر جا کر ہمارے جھنڈے کو جلایا گیا ۔ میں اس ایوان میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آئندہ جو بھی ہاتھ ہمارے جھنڈے کی طرف اٹھے گا ہم اس کو قلم کر دیں گے ۔ یہ بات ہوئی ہے کہ ان کو اکسایا جا رہا ہے ۔ ہم طلبہ کے ساتھ رہے ہیں ہم طلبہ کے تابعدار ہیں ، طلبہ نے تحریک پاکستان میں حصہ لیا ہے طلبہ نے تحریک جمہوریت میں حصہ لیا ہے ہم ان کی ہر چیز کو تسلیم کرنے کے لیے تیار ہیں اگر ان کی ڈیمانڈز ہوں ۔ یہاں میں یہ عرض کروں گا کہ ہم بھی ہنگامے کرتے رہے ہیں ، ہم بھی طالب علم رہے ہیں ، ہم ہنگامے کس ڈیمانڈز کے تحت کرتے رہے ہیں ، کوئی تعلیمی ڈیمانڈز ہونی چاہیں ۔

رانا پھول محمد خان (لاہور ۱۵) ۔ جناب والا ۔ اس موضوع پر کافی حضرات روشنی ڈال چکے ہیں ، میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا جناب والا ۔ میری گذارش صرف اتنی ہے ۔ میں نہ کسی جماعت کی بحث میں الجھنا چاہتا ہوں نہ کسی کو طعنہ دینا چاہتا ہوں ۔ میری تو یہ گذارش ہے کہ یہ وہ طلبہ ہیں جن کے اوپر ایک ڈنڈہ برستا تھا تو قائد عوام یہ فرماتے تھے کہ میرے دل پر چوٹ لگی ہے اور آج ان پر گولیاں پڑتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ جائز کیا ہے ۔ جناب والا ۔ دنیا کی تاریخ شاھد ہے کہ قوموں کی قسمت پلٹنے میں سب سے اہم کردار طلبا نے ادا کیا ۔ آواز حق کو طلباء نے بلند کیا ۔ طلباء نے جمہوری قدروں کو اجاگر کرنے کے لیے اور سر بلند کرنے کے لیے ہمیشہ ہی قربانیاں دیں ۔ میں ارباب حکومت سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ طلباء کے ساتھ اپنے بچوں جیسا سلوک کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر فاضل ایوان منسٹر متعلقہ کے خیالات سننا نہیں چاہتا تو میں بھی آپ کی طرف سے ان کی خدمت میں یہ درخواست کروں گا کہ دو چار فاضل اراکین اور بول لیں اور فاضل وزیر اس پر اپنے خیالات

کا اظہار نہ کریں ۔ کیونکہ میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ جب سے ایک بجا ہے جن دوستوں نے اپنے اپنے نام نہیں بھیجے وہ بھی اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہونا شروع ہو گئے ہیں ۔ اگر ان کی یہ خواہش ہے تو میں گورنر صاحب سے یا جو کمیٹی رولز کی آپ نے بنائی ہے ان سے کہدونگا کہ وزیر اس میں حصہ نہ لیا کریں ۔ اور یہ گورنمنٹ کی جو پالیسی یا جو خیالات ہوں وہ اس میں بیان نہ کریں ۔ اور اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ رولز کسی مقصد کے لیے بنائے گئے ہیں۔ تو اس میں میں ٹائم نہیں بڑھا سکتا ۔ ایک بج کر سینتیس منٹ پر اس کو ختم کرنا ہوگا ۔ یہ دوسری طرح کا ضابطہ نہیں ہے کہ ایک گھنٹہ وقت بڑھا دیا جائے یا دو گھنٹے بڑھا دیا جائے ۔

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ جناب والا ۔ مجھے احساس ہے کہ اس بحث کے لئے جتنا وقت میرے دوست چاہتے تھے ان کو نہ ملا ۔ آپ نے یقین دہانی بھی کرائی کہ اس میں وزیر متعلقہ کے لئے آدھا گھنٹہ وقت ہوتا ہے ۔ میں نے کوشش کی کہ اس میں جتنے بھی میرے عزیز دوست accommodate ہو سکیں ہو جائیں ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں سب کو آدھا آدھا گھنٹہ ایک ایک گھنٹہ نہیں دے سکا ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی نہایت ہی ضروری ہے کہ بہت سی باتیں بہر حال ایک محکمہ کی طرف سے متعلقہ وزیر ہی کر سکتا ہے ۔ اگر یہ مجبوری نہ ہوتی تو میں یہ وقت بھی اپنے دوستوں کی نذر کر دیتا ۔

جناب والا ۔ قائد حزب مخالف نے اپنی ابتدائی تقریر میں فرمایا کہ طالب علم ۔ مزدور ۔ کسان ۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے محسن تھے اور اب دنیا دیکھ رہی ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی اپنے ان محسنوں کے ساتھ کیا سلوک کر رہی ہے ۔ جناب والا مجھے یہ الزام بسرو چشم قبول ہے ۔ دنیا دیکھ رہی ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے طالب علموں کے لئے تعلیمی اصلاحات نافذ کی ہیں

اور مزدوروں کے لئے لیبر پالیسی پر عملدرآمد کیا ہے اور کسانوں اور مزارعوں کے لئے اس نے زرعی اصلاحات کو جنم دیا ہے اور ان پر سختی سے عمل کیا جائے گا ۔ (نعرہ ھائے تحسن) جناب والا جناب قائد حزب مخالف نے فرمایا کہ کسی تہذیب یافتہ ملک کے لئے یہ شایان شان بات نہیں ہو سکتی کہ وہ طالب علموں پر آنسو گیس پھینکے ۔ تشدد کرے اور لاٹھی چارج کرے ۔ جناب والا ۔ بالکل بجا ہے مجھے تسلیم ہے لیکن کسی بھی مہذب قوم میں یہ یہ بھی روا نہیں رکھا جا سکتا کہ وہ لوگ جن پر یہ کہا گیا ہے کہ آنسو گیس پھینکی گئی یہ کہتے کہ ہم مساوات کا نام لینے والوں کا قبرستان بنا دیں گے ۔ جناب والا ۔ تہذیب دونوں طرف سے ہوتی ہے ۔

جناب والا ۔ عبدالوحید وہ نوجوان طالبعلم جو زخمی ہوا اور اس کے بعد بالآخر اس نے جان جان آفرین کے سپرد کر دی اس کے بارے میں یہ کہا گیا کہ اس کا صحیح علاج نہیں ہوا ۔ جناب والا حقیقت یہ ہے کہ وہ طالبعلم کرنل نثار جو اس نیورو سرجری کے ماہر ہیں کے ذاتی طور پر زیر علاج رہا پھر جنرل ہسپتال میں جس میں نیورو سرجری کا ایک یونٹ ہے اس باقاعدہ ان کو داخل کیا گیا اور وہاں ڈاکٹر بشیر جو بین الا قوامی شہرت کے نیورو سرجن ہیں ان کی زیر نگرانی ان کا علاج ہوتا رہا کسی صورت بھی یہ بات نہیں کہ اس بچے کی صحت کی جانب ہم پر توجہ نہیں دی ۔ اس کے بعد یہ کہا گیا کہ گولیاں چلائیں گئیں اور گولی سے زخمی ہوا ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ نوجوان آنسو گیس کا شیل لگنے سے زخمی ہوا اور آنسو گیس جب بھی چلائی جاتی ہے کبھی کسی کو مارنے کے لئے نہیں چلائی جاتی ۔ اس لئے اس نیت سے یہ فائر ہوا ھی نہیں اور یہ فائر بندوق کا یا پستول کا نہیں تھا بلکہ آنسو گیس کا شیل اس بچے کے سر میں لگا تھا ۔ جس کی وجہ سے وہ unconscious ہو گیا اور آخر وقت تک وہ بیہوش رہا اور بالآخر جان

بحق ہو گیا

جناب والا جس جلوس کے متعلق یہاں یہ کہا گیا ہے کہ تشدد کیا گیا ۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس تشدد کے نتیجے میں کوئی زخمی ہوا کیا کسی کی کوئی رپورٹ آئی کہ اتنے لوگ زخمی ہوئے ؟ حقیقت یہ ہے جناب والا ۔ جس روز یہ جلوس نکالا اس دن اس شہر میں دفعہ ۱۴۴ لگی ہوئی تھی ۔ اگر دفعہ ۱۴۴ کسی خلاف ورزی کرنے کے لئے کوئی جلوس نکالے تو کیا ان لوگوں نے لا اینڈ آرڈر کو ہاتھ میں نہیں لیا تھا ۔ جنہوں نے جلوس نکالنے کی تجویز کی تھی ۔ اور انہوں نے یہ زحمت بھی نہیں کی کہ جب دفعہ ۱۴۴ لگی ہوئی ہے تو ڈی سی سے پوچھ ہی لیتے کہ کیا وہ جلوس نکالیں ۔ انہوں نے بغیر پوچھے جلوس نکالنے کی کوشش ان کو پہلے ڈاک خانے کے قریب اور پھر ہائی کورٹ کے قریب دو دفعہ روکا گیا اور جب انہوں نے لا اینڈ آرڈر کو توڑنے کی ہر دفعہ ٹھانے ہی رکھی تو پھر مجبوراً ان پر آنسو گیس پھینکی گئی ۔ اور ان کو منتشر کیا گیا ۔ لیکن کسی جگہ بھی کوئی زخمی نہیں ہوا اور وہ لوگ اس کا ایک ثبوت ہیں ۔ اس کے بعد کبھی بھی کہیں بھی رپورٹ اخباروں میں نہیں آئی ۔

جناب والا ۔ لک صاحب محترم نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ پیپلز پارٹی طلباء پر شفقت کی نگاہ نہیں رکھتی ۔ بلکہ ظلم کی نگاہ رکھتی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ تو حالات بتا رہے ہیں کہ ہم طلباء کے ساتھ کیا کر رہے ہیں ۔ جو طلباء ہمارے ساتھ confrontation مول لیتے ہیں ہمارے ساتھیوں نے بڑی وضاحت سے بتایا ہے کہ وہ کن کے کہنے پر لیتے ہیں ۔ میں اس پر بعد میں بات کروں گا ۔ لیکن طلباء کے بارے میں میں یہ کہتا ہوں کہ طلباء ایک وسیع برادری ہے اور وہ کوئی الگ طبقہ نہیں رہے ہیں ۔ جس طرح سوشلزم کی سائنس میں مزدور ایک الگ طبقہ ہیں ۔ لیکن طلباء مختلف طبقات میں سے آتے ہیں وہ امیروں میں سے بھی ہیں اور وہ غریبوں میں سے بھی ہیں اور وہ موقع پرست یعنی مڈل کلاس

سے بھی آتے ہیں جس سے میرا اپنا تعلق ہے ۔ اس لیے وہ جہاں سے بھی آتے ہیں جس طبقے سے بھی تعلق رکھتے ہیں اس طبقے کے مخصوص رویوں کا اظہار کرتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ جناب والا ۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ "موقع پرست طبقے سے میرا اپنا بھی تعلق ہے" ۔ ہم تو آپ کو ایسا نہیں سمجھتے ۔

وزیر خزانہ ۔ مڈل کلاس موقع پرست کلاس ہوتی ہے۔

میاں خورشید انور ۔ آپ بھی اس میں شامل ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کلاس کی بات کی ہے ۔ فرد کی بات نہیں کی ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں اس کلاس میں شامل ہوں۔ طلباء کوئی ایک طبقہ نہیں ہے طلباء ایک وسیع برادری ہے جس میں اس ملک کے مختلف معاشی طبقات کی نمائندگی ہوتی ہے اور ان میں سے جو طلباء مخصوص گروہوں سے اور طبقات سے آتے ہیں جو استحصال پیشہ ہیں ۔ جو لوٹ کھسوٹ کرتے ہیں جن کے باپ اگر کرتے ہیں تو ان کا بیٹا خواہ وہ طالبعلموں میں سے ہو وہ بھی ان رویوں کا اظہار کرتے ہیں ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ یہ وہ طالبعلم ہیں جو ان لوگوں کے ہاتھ میں کھیلتے ہیں ان کی کٹھ پتلی بنتے ہیں اور سڑکوں پر آ کر اس حکومت کے خلاف مظاہرہ کرتے ہیں جو استحصال کو جڑوں سے ختم کرنا چاہتی ہے اور اسے ختم کرنے کی ٹھان کر آئی ہے ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ کہا گیا ہے کہ حکومت نے درسگاہوں میں اپنے نمائندے

چھوڑے ہوئے ہیں ۔ اپنے ایجنٹ چھوڑے ہوئے ہیں یہ جناب لک صاحب نے فرمایا ۔ جناب والا ۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ پیپلز پارٹی نے آج تک طلباء میں اپنی کوئی علیحدہ تنظیم نہیں بنائی ۔ اس لیے کہ ہم تمام طلباء کے ساتھ یکساں سلوک کرتے ہیں کیونکہ وہ نوجوان ہیں اس قوم کی منزل ہیں ہم ان سب کے لیے بہتری پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں ۔ نہ صرف میں جانتا ہوں آپ بھی جانتے ہیں بلکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ کون سی جماعت ہے جس نے اپنے گماشتے ڈنڈا بردار اور اور اپنے fighting brigades کی صورت میں ان درسگاہوں میں امن عامہ اور طالبعلم برادری کو خراب کرنے کے لیے بنائے ہوئے ہیں ۔

جناب والا ۔ میاں خورشید انور صاحب نے میرے ایک عزیز دوست کی وہ بات جو انہوں نے بسوں کے بارے میں کی تھی کہ یہ بسیں طالبعلموں نے جلائی ہیں ۔ اسکو twist کر کے یہ معنی دینے شروع کئے کہ جیسے پیپلز پارٹی نے لوگوں کو اکسایا اور ان لوگوں سے کہا کہ تم بسیں جلاؤ ۔ جناب والا ۔ میرے فاضل دوست منصور صاحب جو اس وقت تشریف نہیں رکھتے جو وہ کہنا چاہتے تھے وہ صرف یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ ہماری اتنی زیادہ شفقت کی نگاہیں طالب علموں پر ہے ۔ باوجود اسکے کہ بعض اوقات وہ اپنی حد سے گزر جاتے ہیں ہم ان پر سختی نہیں کرتے ۔ اس سے زیادہ شفقت کی نگاہ اور کیا ہو سکتی ہے ۔ لیکن جیسا کہ میری ہمشیرہ بیگم سیدہ عابدہ حسین نے کہا جب ملک میں بدنظمی کی کیفیت ہو ۔ جو کام نہ کرنا چاہئیں اور نوجوانوں کو اس روش پر ڈال دیا جائے کہ تعلیمی درسگاہوں کی بجائے وہ سڑکوں پر آ کر اپنا تعلیمی سال ضائع کریں تو پھر وہ حکومت جو سب کی نمائندہ ہے ۔ ملک کے مفادات کی نگہبان ہے کسی صورت میں بھی ان کو اس روش پر گامزن رہنے کی کھلی چھٹی نہیں دے سکتی ۔ اکثر ایسے بھی ہوتا ہے کہ ان بچوں کو سمجھانے

کے لیے ان پر تھوڑی سی سختی بھی کرنی پڑتی ہے - یہ سختی بھی ہمیں کس نے سکھائی ہے - جناب والا - وہ خدا جو رحمان و رحیم ہے ساتھ ہی وہ جبار و قہار بھی ہے - اسکی سلطنت میں بھی اسکی بادشاہی میں بھی جہاں رحمانی اور رحیمی ہے وہاں سلطنت کے نظام کو قائم رکھنے کے لیے - نظم و نسق قائم رکھنے کے لیے رحیم و کریم خدا کو بھی کبھی جبار و قہار بننا پڑتا ہے -

جناب والا میں اپنے عزیز دوستوں کی مختلف باتوں کا جواب دینا چاہتا تھا لیکن میں جب دیکھتا ہوں کہ وقت بہت کم رہ گیا ہے اس لئے میں اصل واقعہ کی طرف آتا ہوں - جناب والا - یہ واقعہ ۱۲ فروری کا ہے - ۱۲ فروری کا وہ دن تھا جب دو دن پہلے اس ملک میں ایک عظیم سازش پکڑی گئی اور ملک کے تمام لوگ تشویش میں تھے کہ اس ملک میں کیا ہونے والا ہے - جناب والا - ان حالات میں جب کہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ موجود ہے - اور ان حالات میں جب حکومت نے اس بات کے احترام میں کہ یونیورسٹی کا ایک نوجوان وفات پا گیا ہے اور خود اپنی طرف سے یونیورسٹی میں چھٹی کر دی کہ طالب علم اکٹھے ہو کر اسکی نماز جنازہ ادا کرنا چاہتے ہیں یا جو بھی تقریب کرنا چاہتے ہوں کریں - اسکے باوجود ہم نے پورا پورا احترام کیا لیکن انہوں نے اس پر قناعت نہیں کی - اور ان حالات میں جبکہ ۱۰ فروری کو وہ اسلحہ جو عراق کی ایمبیسی میں پکڑا گیا اور جس کی وجہ سے تمام قوم میں ایک تشویش تھی اس وقت امن و امان کو خراب کرنے کے لیے یہ لوگ سڑکوں پر آئے - یہ حکومت کسی صورت میں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتی -

جناب والا - ان بچوں کو بار بار سمجھایا گیا - ڈیوٹی مجسٹریٹ نے ان کو بار بار سمجھایا - جب بار بار سمجھانے کے باوجود یہ بچے نہ سمجھے اور وہ اس لیے نہ سمجھے کہ جنہوں نے انہیں سمجھا کر بھیجا ہوا تھا - وہ جن طبقات سے تعلق رکھتے ہیں ان کے بھی مفادات ہوتے ہیں اور انہیں مفادات

کا اظہار طبقات اکثر کیا کرتے ہیں ۔ تو مجبوراً ان کو منتشر کرنے کے لیے ہلکا لاٹھی چارج کرنا پڑا لیکن وہ لاٹھی چارج ایسا تھا جس کا مقصد صرف اور صرف یہ ہوتا ہے کہ بچے منتشر ہو جائیں ۔ وہ منتشر ہو گئے کسی کو کوئی چوٹ نہیں آئی ۔ اسکا تمام ریکارڈ گواہ ہے ۔ اخبارات گواہ ہیں کہ ایسی کوئی بھی ایسی بات نہیں ہوئی ۔

جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی و بحث ہوئی ہے اس میں حزب اختلاف نے ایک بات پر بہت زور لگایا ہے اور یہ کہا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی اس طلباء کی جماعت کے ذریعہ سے اس کمیونٹی کے ذریعہ بر سر اقتدار آئی اور اب ان کی آنکھیں کھل گئی ہیں ۔ جناب والا ۔ طلباء کی واقعی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں ۔ طلباء وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا ضمیر نوجوان ہونے کے اعتبار سے زندہ ہوتا ہے ابھی ان کے دل میں زہر ہوتا ہے ۔ اس لیے جناب والا ۔ انہوں نے ہماری تاریخ میں صرف دو شخصیتوں کو پہچانا ۔ ایک قائد اعظم رح تھے جن کے پیچھے طالب علم لگے اور ایک ذوالفقار علی بھٹو تھے جن کے پیچھے طالب علم لگے ۔ جناب والا ۔ یہ معمولی بات نہیں ہے یہ اس لیے ہے کہ ان کا ضمیر زندہ ہوتا ہے ۔ اور دل میں زور ہوتا ہے ۔ وہ جان لیتے ہیں کہ وہ کونسا قائد ہے ۔ کونسی قیادت ہے اور کونسی پارٹی ہے جو اس ملک کی کشتی کو پار لگا سکتی ہے ۔ سفینہ غم دل کو ساحل مراد تک پہنچا سکتی ہے اور اس ملک کے اندھیرے مقدر کا ستارہ بن سکتی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ وہ پہچان تھی جو انہوں نے قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کو اس سلسلے میں دی ۔

جناب میں آپکو بتا دینا چاہتا ہوں اب بھی یہ حکومت وسیع تر عوام کے لیے ، مزدوروں کے لیے اور کسانوں کے لیے ملک میں اکثریت ہے کام کر رہی ہے ، اصلاحات لا رہی ہے اور زیادہ تر طالب علم انہیں طبقات سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے طالب علموں کی اکثریت ہے آج بھی ذوالفقار علی بھٹو

اور اس کی عوامی حکومت کے ساتھ ہے اور جس کو شبہ ہے وہ کبھی آزما کر دیکھے ۔ لیکن جیسا کہ میری ایک بہن نے کہا تھا انہیں علم حاصل کرنا چاہئے ۔ جب الیکشن ہوتے ہیں تو وہ کونسی جماعتیں ہیں جو چند طالب علموں کو فنڈز دیتی ہیں جن کی وجہ سے الیکشن میں بہت زیادہ خرچ کر کے کہیں کہیں سربراہی حاصل کر لیتی ہیں لیکن آج بھی اگر آپ وسیع پیمانے پر دیکھیں ۔ پورے ملک کی درسگاہوں پر نظر رکھیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ پاکستان کا مزدور اور کسان آج بھی ذوالفقار علی بھٹو کے جھنڈے تلے اسی جوش و خروش کے ساتھ جمع ہے جس طرح ۱۹۷۰ء کی انتخابی مہم کے دوران تھا ۔ اسی طرح طالب علم بھی آج ذوالفقار علی بھٹو کی ایک للکار پر ان کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اس انقلاب کو جو ہم نے ۱۹۶۷ء سے شروع کیا ۔ اس کو منزل تک پہنچانے کے لیے ہمارے شانہ بشانہ اسی جوش و خروش سے قربانیاں دینے کے لیے تیار ہیں ۔

جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ۴ بجے بعد دوپہر تک اجلاس کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اس مرحلہ پر ۴ بجے بعد دوپہر اجلاس ملتوی ہو گیا)

شام کی نشست

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسئلہ استحقاق

مسٹر ایس حسن نواب چیف الیکٹریکل ریلوے کا نواب احمد بخش تھیم ایم پی اے سے ملاقات کرنے سے انکار (بحث جاری)

مسٹر سپیکر ۔ نواب احمد بخش تھیم کی طرف سے تحریک استحاق بخش زیربحث تھی اور رانا پھول محمد خان صاحب بول رہے تھے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس وقت نواب احمد بخش صاحب کی تحریک استحقاق پیش تھی ۔ جس پر میں اظہار خیال کر رہا تھا ۔ جناب والا ۔ اس صوبے میں اس ایوان کا وقار بہت بلند ہے کیونکہ یہ ایوان اس صوبے کی نمائندگی کرتا ہے ۔ آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ افسر شاہی نے ماضی میں اس ملک کو تباہ برباد کیا ہے ۔ اب عوامی حکومت کا دور آیا ہے لیکن افسر شاہی اب بھی برقرار ہے اور ہمیں یقین ہے کہ ہماری قوم اور ہمارے عوام ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گے ۔ جنہوں نے ہمیں منتخب کرکے بھیجا ہے ۔ تو افسر شاہی کو ختم کر دیں ۔

جناب والا ۔ اس سے پیشتر اس معزز ایوان میں ایک واقع پیش آیا تھا کہ گزشتہ اسمبلی کے زمانہ میں افسر شاہی کے زمانہ میں ایک ہوم سیکریٹری

نے ایک ممبر کو بے عزت کیا تھا ۔ اس معزز ایوان کی کاروائی شاہد ہے کہ میں نے سب سے پہلے کہا تھا کہ ہم یہاں بے عزت ہونے کے لئے نہیں آئے ہیں ۔ ہم اپنے گاؤں جا سکتے ہیں ۔ ہم قوم کے نمائندے ہیں اور ہم ہرگز بے عزت نہیں ہوں گے ۔ ہم استعفا دے دیں گے اور چلے جائیں گے ۔ اگر ہمارے حقوق کی حفاظت نہیں کی جاسکتی تو ہمیں جانے دو یا ہمیں اپنی حفاظت اس طرح کرنے دو جیسے سواری اپنے سامان کی حفاظت خود کرتی ہے ۔ جناب والا ۔ ہم میں اتنی ہمت ہے کہ اپنی عزت اور آبرو کی حفاظت کر سکیں ۔ اب یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ ایسا کرو ویسا کرو کیونکہ ہوم سیکریٹری سی ایس پی افسر ہوتے ہیں اور وہ مرکز کے ماتحت ہوتے ہیں ۔ اگر کوئی بل پاس کرانا ہو تو صدر ایوب کا فون آ جاتا ہے لیکن جب ممبران کے وقار کا سوال آتا ہے تو اس وقت کیوں فون نہیں آسکتا ۔ اگر اس افسر کو آج ہی معطل نہ کیا گیا تو ہم اس ایوان میں داخل نہیں ہوں گے ۔ اس بات کی گواہی اجلاس کی کارروائی ہے کہ چار بجے شام تک ہوم سیکریٹری کو معطل کیا گیا ۔ اس آمریت کے زمانے میں اس افسر کو باقاعدہ طور پر معافی مانگنی پڑی ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اگر کوئی معزز رکن کسی کام کے سلسلے میں اس افسر کے پاس گیا تھا تو یہ ہمارا حق ہے کہ ہم اپنے حلقے کے لئے ، اپنے ضلعے کے کسی آدمی کے جائز کام اور تکالیف کے سلسلے میں افسر شاہی کو کہہ سکتے ہیں ۔ یہی حالات میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ آپ جائز اور قانونی طریقے سے ان کا تدارک کریں ۔ یہ ہمارا جائز حق ہے اس سے ہمیں کوئی نہیں روک سکتا ۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ وہ افسر موصوف یہ کہہ دے کہ میں آپ سے اب نہیں مل سکتا اور پھر ملوں گا ۔ جب ایک معزز رکن افسر کے پاس ملنے جاتے ہیں تو چپڑاسی اندر جاتا ہے اور پھر آ کر کہہ دیتا ہے کہ صاحب کہتا ہے کہ میرے پاس ٹائم نہیں ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ جب قوم کی تکلیف بیان کرنے کے لئے قوم کا نمائندہ ایک افسر کے پاس جاتا ہے اور وہ افسر یہ کہہ دیتا ہے کہ میرے پاس وقت

نہیں ہے تو یہ بہت افسوس کا مقام ہے۔ اس ملک میں ایسے آدمیوں کے لئے قطعی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیئے۔ میں یہ بات اشتعال دلانے کے لئے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ ایماناً کہتا ہوں کہ دونوں طرف بیٹھنے والے ارکان کا وقار مجروح ہوا ہے۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ آج بھی مرکزی حکومت سے جناب قائد ایوان فون پر بات کریں اور انہیں ہماری کمیٹی کے سامنے ہونے کی اجازت دیں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا۔ آج اس معزز ایوان میں مسئلہ زیر بحث ہے کہ ایک معزز رکن کے ساتھ نوکر شاہی کے ایک افسر نے بدسلوکی کی ہے۔ جناب والا۔ آپ اور ہم سب جانتے ہیں کہ اس ملک کے ساتھ ابتدا سے ہی جو کچھ اس نوکر شاہی نے کیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ وہ خاص کر پیپلز پارٹی نے انتخاب میں عوام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ جب ہم برسر اقتدار آئیں گے تو افسر شاہی پہلے کی طرح آپ کی لوٹ کھسوٹ نہیں کر سکے گی۔ آپ کے ساتھ اس قسم کا سلوک نہیں کیا جائیگا اور آپ کے ساتھ وہی انصاف ہوگا جو کہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں ہوا کرتا تھا۔

آج پیپلز پارٹی کو برسراقتدار آئے ہوئے ایک سال کا عرصہ ہو چکا ہے اور ہم نے کافی حد تک اپنے آپ کو اور اپنے ملکی حالات کو اس سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے کہ کسی طرح اس وطن عزیز کی سالمیت کو بچا سکیں۔ لیکن اسی نوکر شاہی کے کل پرزے جو اس طرح اس ملک کی سیاست میں دخیل ہو رہے ہیں اور اس طرح عوام کے ساتھ سلوک کر رہے ہیں۔ ان سے عوام نالاں تھے اور انہی کی وجہ سے وہ پیپلز پارٹی کو برسراقتدار لائے ہیں۔ نواب احمد بخش بھی اس ایوان کے ایک معزز رکن ہیں اور میں کہتا ہوں کہ ان کی شرافت ایک مسلمہ امر ہے اگر کسی اور ممبر کے متعلق یہ کہا جاتا کہ انہوں نے یہاں آکر کوئی غلط اطلاع دی ہے یا وہاں پر جذبات

میں کوئی ایسی بات کی ہوگی تو شائد ہم اس کا اعتبار کر لیتے لیکن ان کی ذات پر ایسا شک و شبہ کیا ہی نہیں جا سکتا کہ انہوں نے وہاں پر کوئی تجاوز کیا ہو یا انہوں نے کسی اور بنیاد پر رپورٹ کی ہو۔ دونوں اطراف کے ممبران کی یہ متعلقہ رائے ہے اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ فوری طور پر ایسے افسر کو معطل کیا جائے اور اس کے بعد انکوائری کی جائے تاکہ آئندہ دوسروں کو عبرت حاصل ہو۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : I move that the question may now please be put.

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی (راولپنڈی ۱) ۔ جناب والا ۔ نواب احمد بخش صاحب کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے یہ صرف ایک فاضل رکن کا انفرادی مسئلہ نہیں ہے ۔ وہ صرف ایک حلقہ نیابت کے نمائندے کے طور پر وہاں گئے تھے بلکہ انہیں اس معزز ایوان نے باقاعدہ طرز پر ریلوے ایڈوائزری بورڈ کا رکن منتخب کیا ہے لہذا وہ وہاں پر اس معزز ایوان کے نمائندے کی حیثیت سے گئے تھے ان کے ساتھ جو سلوک ہوا ہے یہ کسی ایک معزز رکن کی انفرادی توہین نہیں ہے بلکہ اس پورے ایوان کی توہین ہے ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ عوامی حکومت آنے کے باوجود ابھی تک نوکر شاہی کا رویہ خاصی حد تک اسی طرح ہے جس طرح ماضی میں رہا ہے ۔ اب بھی بعض اوقات پولیس کے معمولی ایس ۔ ایچ ۔ او ۔ ڈی ۔ ایس ۔ پی اور بعض اوقات افسران بالا بھی عوامی نمائندوں کو کوئی اہمیت دینے کے لیے تیار نہیں ہیں ۔ جس کے وہ مستحق ہیں ۔ جناب والا ۔ جہاں میں حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں میں پر زور الفاظ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان پر زور دونگا ۔ وہ متفقہ طور پر مرکزی حکومت سے سفارش کرے کہ اس متعلقہ افسر کو فوری طور پر معطل کیا جائے اور اس کے بعد کوئی

مناسب کارروائی کی جائے

جناب والا ۔ اگر ایوان کے سامنے یہ بہانہ رکھا رکھا گیا ہے کہ وہ مرکزی حکومت کا ملازم ہے اور صوبائی حکومت اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتی تو یہ معزز ایوان متفقہ طور پر مرکزی حکومت کو یہ قرار داد بھیج سکتا ہے کہ اس افسر کو فوری طور پر معطل کیا جائے اور مجھے یقین ہے کہ مرکزی حکومت بھی عوامی حکومت ہے۔ لہذا مرکز ہمارے صوبے کے اس معزز ایوان کی اس بات پر فوری طور پر کارروائی کریگا اور آئندہ افسر شاہی کے کسی کل پرزے کو اس قسم کی جرأت نہیں ہو سکیگی ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میری ناقص رائے یہ ہے کہ کافی معزز ممبران اپنے اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں ۔ اس لئے تمام ممبران کو اپنے جذبات کے اظہار کرنے کا موقع فراہم کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر کافی بحث ہو چکی ہے ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ اس پر استصواب رائے کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ یہ قرار دیا جائے کہ یہ بالاتفاق منظور ہوئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب جو تجاویز آئی ہیں میں ان کو مکمل فارم میں پیش کرتا ہوں اور اس کو بعد میں audit کیا جا سکتا ہے ۔ پہلی یہ بات ہے کہ ایس حسن نواب چیف انجینئر الیکٹریکل ریلوے لاہور کے متعلق اس ایوان کی یہ رائے ہے کہ مرکزی حکومت کو پر زور سفارش کی جائے ۔

آوازیں ۔ سفارش نہیں بلکہ مطالبہ کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ قواعد میں سفارش کا لفظ لکھا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے کہ جہاں تک الفاظ کا تعلق ہے وہ قانون کے مطابق آئیں گے اور اس میں سفارش لکھا جائیگا اور میں اپنے قائم مقام قائد ایوان سے بھی یہ یقین رکھتا ہوں کہ وہ اس ایوان کے جذبات سے مرکزی حکومت کو پورے طورے طور پر آگاہ کرینگے اگر مرکز نے اس اسمبلی کی رائے سے اتفاق نہ کیا تو کوئی بعید نہیں ہے کہ یہ ایوان اس نمائندگی کو ختم کر دے جو ہم نے ریلوے بورڈ میں لی ہوئی ہے اور ہم اس سے مستعفی ہو جائیں ۔

آوازیں ۔ ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ پہلے سن لیں ۔ تو ایوان کی رائے یہ ہے کہ مرکزی حکومت سے پر زور سفارش کی جائے کہ ایس حسن نواب چیف انجینئر الیکٹریکل ریلوے لاہور کو فوری طور پر معطل کیا جائے ۔ یہ اس تحریک استحقاق کا پہلا حصہ ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ اس کو اسطرح کیا جائے کہ یہ معزز ایوان بالاتفاق رائے مرکزی حکومت سے پر زور سفارش کرتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اتفاق رائے کے فیصلہ کے بعد ۔ یہی پتہ چلتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جب کوئی تحریک پاس ہوتی ہے تو وہ سارے ایوان کا فیصلہ تصور ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا اس سے سب اتفاق کرتے ہیں ؟

آوازیں ۔ جی ہاں ۔ ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب میں یہ پیش کرتا ہوں ۔

اب سوال یہ ہے کہ یہ قرار داد منظور کی جائے۔

(قرارداد منظور کی گئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر۔ اس سلسلے میں دوسری تجویز یہ ہے کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ آپ وقت کی میعاد مقرر کر دیں کہ اتنے وقت میں اسکی رپورٹ آنی چاہئے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ یہ تحریک استحقاق منظور ہو چکی ہے۔ اب آپ نے اس کو کس لیے استحقاق کمیٹی میں بھیجنا ہے۔

سردار صغیر احمد۔ جناب سپیکر۔ اس میں یہ اضافہ کر دیں کہ مرکزی حکومت ضروری تحقیقات اور کارروائی کے بعد اس آفسر کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائے۔

مسٹر سپیکر۔ معطل کرنا تو سزا نہیں ہے۔ یہ ایک interim act ہے۔

(قطع کلامیاں)

رانا کے۔ اے۔ محمود خان۔ interim انکوائری ہوگی، اس کے بعد ریگولر انکوائری ہوگی اور یا اس کو guilty hold کیا جائے یا اسے بری کیا جائے گا۔

(قطع کلامیاں)

Chaudhri Muhammad Yaqoob Ali Butta : It always leads to an enquiry.

رانا کے۔ اے محمود خان۔ Railway Code Vol : I کے تحت اس کے خلاف انکوائری کی جائے گی۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ استحقاق کمیٹی کو یہ بھیجا جائے تاکہ اس کی مزید تحقیقات ہو۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی۔ جناب والا۔ میں ایک ترمیم پیش کرتا ہوں

کہ اس قرار داد میں اضافہ کیا جائے کہ مزید کارروائی کے لیے اس ایوان کی استحقاقات کمیٹی کی مکمل رپورٹ کا انتظار کیا جائے اور اس کو فوری طور پر معطل کیا جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ معطلی کی سفارش ہم نے مرکزی حکومت کو کر دی ہے ۔ استحقاقات کمیٹی کی بجائے اس میں معزز ایوان کے ارکان کو شامل کر کے اس کو کمیٹی میں طلب کریں اور وہ الکوائری کے بعد رپورٹ دے اور اس پر گورنمنٹ کارروائی کرے ۔

Mr. Speaker : Let us be a little more certain.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ، جناب والا ۔ گذارش ہے کہ یہ چیز قانونی پیچیدگیاں پیدا کر دے گی کہ ہم نے جب مرکزی حکومت کو یہ سفارش کر دی ہے کہ افسر متعلقہ کو فوری طور پر معطل کر دیں تو معطلی کے بعد بقیہ قانونی تقاضے اس اتھارٹی کے لیے رہ جاتے ہیں جو اس کو بیعطل کرتی ہے کیونکہ قانون کے مطابق معطلی کے بعد انہوں نے پھر الکوائری hold کرنی ہے ، اس کے بعد اسے شوکاز نوٹس دینا ہے ۔ ہاؤس کا یہ پاس کر دینا کہ اس کو فوراً معطل کر دیا جائے یہ اس چیز کا فیصلہ ہے کہ ہم نے نواب احمد بخش صاحب کی ساری سٹیٹمنٹ کو تسلیم کرتے ہوئے مرکزی حکومت سے یہ سفارش کی ہے ۔ ہماری نگاہ میں اس وقت ان کی حیثیت قطعاً صاف نہیں رہی اور وہ مورد الزام ہو چکے ہیں اس الزام کو اس ہاؤس نے تسلیم کر لیا ہے ۔ اب مزید اگر اس کو آپ استحقاقات کمیٹی کے پاس بھیجتے ہیں تو اس کے بعد سنٹرل گورنمنٹ کے لیے بھی ایک مشکل پیدا ہو جائے گی کہ جب الزام ہی آپ نے تصدیق نہیں کیا ۔ جب آپ نے اس کو باور ہی نہیں کیا اور قانون کے مطابق کسی تحریک استحقاق استحقاقات کمیٹی کے پاس بھیجنا بھی ضروری نہیں بلکہ ہاؤس اس کا فیصلہ خود کر سکتا ہے ۔ وہ فیصلہ آپ نے صادر کر دیا ہے کہ اسے معطل قرار دیا جائے ۔ اگر آپ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ

درست کہتے ہیں ، ان کا بیان سچا ہے اور درست ہے تو اس بنیاد پر جو بھی قرار داد پاس ہو ، پھر اسے کمیٹی کے پاس بھیجنا اس قرار داد اور اس فیصلے کی توہین اور اس کا مذاق ہوگا ۔ اب آپ اسےسنٹرل گورنمنٹ پر چھوڑیں ۔ جب وہ آپ کی قرار داد کے پیش نظر اسے معطل کریں گے ۔ تو ان کے لیے لازمی ہوگا کہ وہ انکوائری کریں ۔ وہ اس کو نوٹس دیں گے اور اس کے بعد اگر ملازم کی نوکری ختم کرنی ہوگی یا کوئی اور سزا دینی ہوگی اس کا فیصلہ وہ خود کریں گے۔

مسٹر سپیکر ۔ "اور ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے ۔" یہ الفاظ اس میں آ جائیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آ جائیں جناب ۔

چودھری محمد یعقوب اعوان ۔ معطل کرنا یہ بمنزلہ سزا کے نہیں ہے ۔ اور سفارش بے معنی ہو جاتی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ ایک وقت میں ایک فاضل رکن بولیں ۔

مسٹر شمیم احمد خان (مسٹر ڈپٹی سپیکر) ۔ میری یہ گذارش ہے ۔ جیسا کہ آج کی قرار داد میں ہے کہ اس آفیسر کو معطل کر دیا جائے ، تو معطل کرنے کے بعد ہم نے تمام تر اختیارات کے محکمے کے سپرد کر دیے ہیں ۔ ہماری سفارش پر محکمہ کل اسے معطل کر دیتا ہے اور اور تین دن کے بعد اسے بحال کر دیتا ہے ۔ ہم یہ سفارش کر دینے کے بعد تمام تر محکمے پر چھوڑ دیتے ہیں ۔ ہم اس کے بعد بے بس ہو جاتے ہیں ۔ اس ایوان کا اس پر مزید عمل دخل نہیں رہے گا ہمیں اپنا عمل دخل اس کے اندر شامل رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کو ہم کمیٹی کے سپرد کریں ۔

دوسری بات یہ ہے کہ ملازمت کے سلسلے میں ریلوے کے جو اپنے رولز ہوں گے ان میں جہاں تک میرا خیال ہے inefficiency indisciplineor insubordination پر ایکشن لیا جا سکتا ہے ۔ یا corruption پر کارروائی کی جا سکتی ہے ، لیکن اس کے باوجود کہ ریلوے والے اسے سزا دے بھی دیں اور ہائی کورٹ میں یا کسی دوسری جگہ میں یہ معاملہ پہنچ گیا اور رولز کے مطابق سزا صحیح قرار نہ پائی گئی تو وہ معاملہ set aside ہو جائے گا ۔ میری گذارش ہے کہ اس اس کی معطلی کے ساتھ ساتھ اس کو استحقاقات کمیٹی کے پاس بھیجنا نہایت ضروری ہے تا کہ ہمارا دخل اس ساتھ رہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پرولیج کمیٹی کیا سزا دے سکتی ہے ؟

مسٹر شمیم احمد خان ۔ جو کچھ ہاوس کر سکتا ہے وہی کچھ کمیٹی کر سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کمیٹی کیا کر سکتی ہے ؟

چوہدری مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ ، اس کو میں elucidate کرتا ہوں کہ یہ تمام محکموں کے رولز ہیں کہ جس وقت کسی گورنمنٹ ملازم کے خلاف *Priamfaacie* کوئی کیس ہو ۔

He can be suspended, and suspension is not a punishment ; it always leads to an enquiry and that enquiry is to be conducted by a competent authority.

Mr. Speaker : Which is that competent authority ?

چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ competent anthority وہ ہے جن کے وہ ماتحت ہے ۔

Mr. Speaker : Exactly.

مرزا طاہر بیگ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ

جہاں ہم سنٹرل گورنمنٹ کو قرار داد بھیج رہے ہیں اس کے ساتھ یہ بھی بھیج دیں -

That this House be given an authority to conduct an enquiry and submit the report to the Ministry . . . . .

(Interruptions)

Yes it can be done. Firstly. the powers of enquiry can be delegated, and secondly, the other alternative is that two members from this House be associated with the enquiry committee to watch the interests of the members and of this House.

سردار صغیر احمد ـ جناب سپیکر ۔ اس قرار داد میں جہاں یہ ہے کہ "پر زور سفارش کرتے ہیں" اس کے ساتھ پہلے یہ بھی لکھ دیں "یہ ہاؤس اس تحریک استحقاق کو درست تسلیم کرتے ہوئے یہ سفارش کرتا ہے ۔" اس طرح یہ تصدیق ہو جائے گی کہ یہ کیس *prima facie* ہو جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ محکمہ سنٹرل گورنمنٹ کے ماتحت ہے ۔ یزدانی ملک صاحب یہاں کے ہوم سیکرٹری تھے - - - - -

Mr. Speaker : He was employed with the Provincial Government from the Central cadre. He was attached to the Provincial Government.

حاجی محمد سیف اللہ خان ـ براہ راست گورنر کے ماتحت تھے ۔ گورنر صاحب نے اس کا ایکشن لیا تھا ۔ وہ اور یہ کیس مختلف ہیں ۔ اس کے علاوہ جناب والا ۔ قوانین اور ضابطے بھی ہیں ، کورٹس بھی موجود ہیں ، ان کے دائرہ کار کو بھی ملحوظ رکھنا ہوگا کہ کم از کم ہاؤس کی تضحیک نہ ہو ۔ ہم جذبات میں آ کے کوئی فیصلہ نہ کریں اور جس اتھارٹی کے پاس ہم سفارش بھیج رہے ہیں وہ ہماری ہی سنٹرل گورنمنٹ ہے ۔ اگر آج ہم اس پر بھروسہ نہیں کرتے کہ وہ اس ہاؤس کے وقار کو ، اس ہاؤس کے جذبات کو مد نظر رکھیں

گے۔ یا آپ چاہتے ہیں کہ اس کے خلاف کارروائی کی جائے اور وہ اسے چھوڑ دیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان پر بد اعتمادی پیدا کر رہے ہیں۔ ہم یہ سمجھ رہے ہیں کہ سنٹرل گورنمنٹ کو اس کا احترام نہیں ہے یا سنٹرل گورنمنٹ اس ہاؤس کے جذبات سے آگاہ نہیں ہے۔ ہم جو کچھ کر سکتے تھے، قانون کے مطابق، آئین کے مطابق اور ضابطے کے مطابق، وہ ہم کر چکے ہیں۔ اب ہم نے اپنے ریزولیوشن کو persue کرنا ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ ہماری ریزولیوشن کے مطابق ایکشن لے اور بقیہ کارروائی قوانین اور ضابطے کے مطابق کرے تا کہ وہ ملازم پھر قانونی آڑ لے کر بری نہ ہو جائے۔

مسٹر سپیکر۔ میں نے اس کو اس طرح کیا ہے کہ "تحریک استحقاق نمبر ۳۷ پر غور کرنے کے بعد ایوان کی یہ رائے ہے کہ مرکزی حکومت کو یہ پر زور سفارش کی جائے کہ مسٹر ایس۔ حسن نواب چیف انجینئر الیکٹریکل ریلوے لاہور کو فوری طور پر معطل کیا جائے اور ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے۔

چودھری جمیل حسن خان منج۔ جناب سپیکر۔ مرکزی حکومت کے پاس اسے معطل کرنے کے بعد کچھ الزامات ہونے چاہیں، وہ الزامات کیا ہیں؟

مسٹر سپیکر۔ اس لیے میں نے تحریک استحقاق نمبر ۳۷ اس میں لکھی ہے۔

مسٹر شمیم احمد خان۔ جیسے میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ ریلوے کی متعلقہ اتھارٹی کے پاس رولز کے تحت صرف یہ اختیارات ہوں گے کہ indiscipline, insubordination, inefficiency or corruption کی بنا پر ایکشن لیا جا سکتا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری محمد یعقوب خان نے آپ کی تقریر کے بعد یہ سوال پوچھا تھا کہ آپ کیا کر سکتے ہیں ؟ جس کمیٹی کو آپ یہ کیس بھیجنا چاہتے ہیں وہ کیا کر سکتی ہے ۔

مسٹر شمیم احمد خان ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس کا یہ مطلب ہوا کہ ہماری پرولیج کمیٹی صرف اس چار دیواری تک ہی محدود ہے ۔

Mr. Speaker : This is a different thing.

انہوں نے آپ سے ایک specific سوال پوچھا ہے کہ آپ کیا تجویز کرتے ہیں کہ ان کو کیا سزا دی جا سکتی ہے ؟

مسٹر شمیم احمد خان ۔ پھر کون سا استحقاق ہے جو باہر breach ہوا ہے ۔ کون سا استحقاق ہے جس کو اس نے violate کیا ہے ۔ پہلے اس کے متعلق تو پتا چل جائے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جیسا کہ بعض اصحاب نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اگر ریلوے ڈیپارٹمنٹ ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیتا تو اس انکوائری کے بعد ہمارے پاس سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں رہ جاتا کہ ہم اپنے وہ ممبران جو منتخب ہوئے ہیں ، ان کو ریلوے بورڈ سے withdraw کر لیں ۔

ڈاکٹر ملک حلیم رضا ۔ جناب والا ۔ ہاؤس نے جو قرار داد مرتب کی ہے ۔ اس میں آپ نے یہ الفاظ لکھے ہیں کہ مناسب کارروائی کی جائے ۔ اگر اس کی جگہ آپ لکھیں کہ "تادیبی کارروائی کی جائے " تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا مفہوم پورا ہو جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مناسب تادیبی کارروائی کے الفاظ ایزاد کئے جائیں جو فائنل فارم ہے ، ایوان اس سے اتفاق کرتا ہے ؟

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ اس میں یہ ہو کہ افسر مذکور

کے خلاف تحقیقات میں اس ایوان کے کم از کم دو ارکان کو بھی شامل کیا جائے تا کہ ہم چیک رکھ سکھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ legally ممکن نہیں ۔ اس میں کوئی ایسی بات نہ کیجیے کہ اس کا سارا اثر زائل ہو جائے ۔

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ وزیر صاحب کو موقع دیں شاید ان کے پاس کوئی اچھی تجویز ہو ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ صورت حال یہ ہے کہ قرار داد جس منزل پر ہے میں سمجھتا ہوں وہ بالکل مناسب ہے اور ان الفاظ میں یہ قرار داد مرکزی حکومت کو ہماری جانب سے چلی جانی چاہئے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ میں بھی اس بات کی تائید کرتا ہوں ۔ لیکن جو بات مجھے کہنا چاہئے تھی وہ محترم حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب نے کہہ دی ہے اور مجھے وہ بات کہنے کا موقع نہیں ملا ۔ اب اس بات کو دہرانے کا موقع مل رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ مرکزی حکومت آپ ہی کی حکومت ہے اور جب اس پورے معزز ایوان کی متفقہ رائے سے آگاہ ہو گئی تو یقیناً اس کی بھی یہی خواہش ہوگی کہ اس معزز ایوان کے جس معزز رکن کے استحقاق کو مجروح کیا گیا ہے اس سلسلے میں وہ اس بات کو پیش نظر رکھے اور جو کارروائی وہ کرے گی اس میں یہ چیز شامل ہوگی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اس کے بعد ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ خواہ شیطان ہو لیکن اسے بھی بھی پھانسی دینے سے پہلے سننا چاہیے ۔ ہم نے جو کیا ہے وہ صرف ابھی شیطان کو سنے بغیر کیا ہے ۔ اس کو حق ہے کہ وہ عدالت کے سامنے

اپنی بات پیش کرے اور یہ بات میں بالکل کھلے لفظوں میں کہنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ یہ اس وقت ہمیں آسان معلوم ہوتا ہے ۔ ہم نے بیسیوں معاملات دیکھے ہیں کہ خود ہمارے پاس لوگ آتے ہیں جب ان کے عزیز و اقارب پر زد پڑتی ہے اور وہ اس معزز ایوان کے اراکین ہوتے ہیں ۔ وہ لوگ ہمارے پاس آتے ہیں کہ صاحب اس کو بخش دیجئیے ۔ اس وقت ان کی حالت دیکھنے والی ہوتی ہے ۔ اس وقت وہ کہتے ہیں اس کا کوئی قصور نہیں تھا ۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ انصاف کے تقاضے تبھی پورے ہوتے ہیں جب دوسری طرف سے بھی بات آ جائے اور وہ سن لی جائے ۔ ہم مرکزی حکومت تک جو ہماری اپنی حکومت ہے جس پر ہمیں مکمل اعتماد ہے اپنی سفارش پہنچاتے ہوئے یقین رکھتے ہیں کہ وہ پورا پورا انصاف کرے گی اور خدا کرے کہ انصاف کا جو بھی نتیجہ نکلے ہم اس کو برداشت کرنے کے اہل ثابت ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ قائم مقام قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف دونوں اس کو دیکھ لیں اور اس کی زبان ٹھیک کر لیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ٹھیک ہے جناب والا ۔

تحاریک التوائے کار

مرتنہی ومرہونہ اراضی کے الاٹیوں سے واجب الادا اقساط پر سود اور تاوان کی وصولی

مسٹر سپیکر ۔ چوھدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی جازت طلب کرتے ہیں کہ اھمیت عامہ رکھنے والے ایک اھم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ امروز کی اشاعت مورخہ ۲۳ - ۲ - ۱۹ کے مطابق حکومت ایسے چھوٹے مہاجر الاٹیوں سے جن کا رقبہ ساڑھے بارہ ایکڑ تک ہے مرتہنی و مرھونہ اراضی کی علی الترتیب ۱۰ روپے اور ۵ روپے فی یونٹ مہ چھ فیصد سود اور نو فیصد تاوان قیمت وصول کر رھی ہے اور عدم ادائیگی کی صورت میں زمین منسوخ کرنے کی دھمکی دی جا رھی ہے یہ صورت حال چھوٹے الاٹیوں کے لئے پریشان کن ہے ۔ مہاجرین کو موروثی اور مرھونہ اراضی تصدیق شدہ کلیموں کی اساس پر الاٹ ہوئی تھی ۔ جس پر دس روپے اور پانچ روپے فی یونٹ بیس اقساط میں قیمت وصول کرنے کا فیصلہ سابقہ حکومتوں نے کیا تھا ۔مگر عوامی حکومت نے اس پر تاوان اور سود لگا دیا ہے جب کہ حکومت نے گزارہ یونٹ ساڑھے بارہ ایکڑ تک بالکل مفت اراضی دینے کی قابل قدر پالیسی کا اعلان کیا تھا ۔ اب حکومت کے اس حکم سے الاٹیوں میں سخت خوف طلب ہے ۔ اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرما کر اس پر بحث کی جائے ۔

وزیر آباد کاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ پہلے بھی اسی نوعیت کی ایک تحریک التوا اسی سیشن میں جناب تابش الوری صاحب کی طرف سے آئی تھی اور

میں نے اس کی وضاحت کر دی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا اسی قسم کی تحریک پہلے آ چکی ہے ؟

وزیر بحالیات ۔ جی ہاں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میرا خیال ہے پہلے نہیں آئی ہے ۔

وزیر آباد کاری و بحالیات ۔ آ چکی ہے اور میں اس وضاحت کر چکا ہوں ۔ اس لئے ایک سیشن میں اسی موضوع پر دوسری تحریک التوا نہیں لائی جا سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ اب کیا پوزیشن ہے ؟

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ میرا یہ خیال ہے کہ وزیر موصوف کو مغالطہ ہو رہا ہے وہ سوال تھا تحریک التوا نہیں تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوا نمبر ۲۶۱ اسی موضوع پر چکی ہے جس کے بالکل یہی الفاظ ہیں ۔

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ ذرا اس کو پڑھ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس تحریک التوا کے بالکل یہی الفاظ ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس میں اخبار کا حوالہ نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ صرف اخبار کا حوالہ نہیں ہے باقی الفاظ وہی ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ پہلے صورت حال اور تھی اور اب صورت حال بدلتی جا رہی ہے ۔ یہ تاوان ان پر نافذ کر کے ان کی بے دخلی کی جا رہی ہے ۔ وزیر قانون نے نہ پڑھا ہے نہ سنا ہے انہوں نے پہلا حوالہ دے کر بات کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے ۔

وزیر آباد کاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ میرے پاس تحریک التوا بھی موجود ہے اور جواب بھی موجود ہے ۔ صبح بھی انہوں نے یہ بات کہی تھی کہ میں نے نہ سنا ہے اور نہ ہی پڑھا ہے ۔ خود انہیں معلوم نہیں ۔ خود پڑھ کر نہیں آتے خود قانون جانتے نہیں ہیں اور بے بنیاد بات پر اصرار کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہی بات بڑی خوش اسلوبی سے کہی جا سکتی ہے ۔ آپ نے یقین دھانی دلائی تھی ۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ میں نے assurance دی تھی ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس میں تاوان کا ذکر نہیں تھا وہ صرف ان کی بے دخلی کے متعلق تھی ذرا اسے پھر ملاحظہ کر لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ ملک صاحب آپ نے کیا جواب دیا تھا ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ رولز کے تحت میں دوبارہ جواب دے نہیں سکتا ۔ جواب ریکارڈ پر موجود ہے ۔ سید تابش الوری صاحب نے بھی اس کو پریس نہیں کیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے کہا کیا تھا ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اگر اچھی بات کو ایک دفعہ دھرا دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ہی اس بات کو دھرا دیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ انہوں نے یہ یقین دھانی کرائی تھی کہ ایک تو ۳۱ دسمبر ۷۲ کی تاریخ کو تبدیل کر کے ۳۱ دسمبر ۷۳ کر دیا گیا ہے ۔ پھر انہوں نے یقین دلایا تھا کہ ۹ فیصد تاوان کو ختم کرنے کے لئے گورنمنٹ غور کرے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر تاریخ دسمبر ۱۹۷۳ ہو گئی ہے تو اب یہ اہمیت عامہ کا مسئلہ نہیں رہا ۔

سید تابش الوری ۔ اب جناب والا ۔ آپ اپنے توسط سے وہ یقین دھانی کرا سکتے ہیں ۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ سن لیا جائے جواب موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا دسمبر ۱۹۷۳ تک تاریخ بڑھا دی گئی ہے ؟

وزیر آباد کاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ اگر فاضل رکن اور زیادہ مطمئن ہونا چاہتے ہیں تو میں عرض کئے دیتا ہوں ۔ ۳۱ مئی ۱۹۷۳ تک تاریخ بڑھا دی گئی ہے تا کہ وہ مکمل مالکانہ حقوق حاصل کر لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ لک صاحب آپ اس کو withdraw کر رہے ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ ٹھیک ہے ۔

وزیر آباد کاری و بحالیات ۔ یہ خلاف ضابطہ ہو گئی ہے ۔

میاں محمد طفیل امیر جماعت اسلامی کی گرفتاری

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک کی ایک تحریک التوا ہے ۔ انہوں نے یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ آج مورخہ ۱۹-۲-۷۳ کو میں نے دفتر جماعت اسلامی لاہور میں ٹیلیفون کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میاں محمد طفیل امیر جماعت اسلامی کو گذشتہ رات سے گرفتار کر لیا گیا ہے اور اس خبر کو حکومت نے پریس اور ریڈیو سے نشر نہیں کیا ہے اور عوام میں یہ خدشہ اور خوف و ہراس

پیدا ہو چکا ہے کہ حکومت حزب مخالف کو کچلنے کا خوفناک منصوبہ بروئے کار لا چکی ہے اور میاں محمد طفیل صاحب کی گرفتاری پر عوام میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا ہے ۔ عوام بے چینی کا شکار ہو گئے ہیں ۔ میاں محمد طفیل صاحب محب وطن اور مقتدر قومی لیڈر ہیں ان کی اس طرح سے گرفتاری اہمیت عامہ کی حامل ہے ۔ مسئلہ کی نوعیت اہم ہے اس پر بحث کرنے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔

چودھری محمد یعقوب اعوان ۔ جناب والا ۔ bail pending ہے ۔ معاملہ judicial nature اختیار کر چکا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اس پر بحث نہیں ہونی چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ کو اپنا attitude بتا دوں ۔ کوئی گرفتاری جس میں trial نہیں کیا جاتا ۔ prima-facie میرے لیے نظر بندی ہوتی ہے ۔

It is a matter for this House to take note of it.

کوئی ایسی بات وزیر متعلقہ مجھے بتائیں جس کی وجہ سے اس کو ایوان میں نہیں آنا چاہئے ۔ ملک میں صورت حال ایسی ہے کہ کوئی ہنگامی حالات ہیں ۔ کوئی جنگ کا خطرہ ہے یا اس قسم کی کوئی بات ہو تو میں اس پر غور کرونگا۔ کیا پوزیشن ہے ۔

(قطع کلامیاں)

There is a full cabinet represented in this House.

مسٹر رؤف طاہر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میری درخواست ہے کہ اس تحریک التوا کی تحریر بالکل غلط ہے ۔

Mr. Speaker : I am not permitting discussion over that. I have not allowed any discussion on that

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ عدالت عالیہ نے اس مسئلہ پر جیل حکام سے

رپورٹ طلب کی ہے لہذا یہ مسئلہ sub-judice ہے اور اس پر یہاں بحث نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ۔ عدالت عالیہ نے کسی نظر بندی کے کیس میں کیا ہے ۔ یا ان کو کسی الزام میں گرفتار ہے ؟

چودھری محمد یعقوب اعوان ۔ latter case میں رپورٹ طلب کی ہے ۔

Mr. Speaker : There is an Honourable Minister entrusted by the Government with this (responsibility) and let us know from him.

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ ۱۲۴ (الف) کے تحت جو کارروائی ہو رہی ہے اس سلسلے میں رپورٹ طلب کی گئی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ اس کو pending کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ لک صاحب آپ فرمائیں ۔

I would like to know from you.

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں استدعا کرتا ہوں کہ چونکہ وزیر موصوف کو صحیح صورت حال کا علم نہیں ہے ۔ اس کو کل پر رکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر نہ ہو تو ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ کل تک اس کو pending کر دیا جائے شاید صورت حال سامنے آ سکے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ یہ تحریک التوا جس مسئلہ پر بحث کرتی ہے وہ

یہ ہے کہ ڈی - پی - آر کے تحت ان کو نظر بند کیا گیا اور کیس واپس لے لیا گیا اس میں ان کو رہا کر دیا گیا۔ اس لیے یہ معاملہ infructious ہے۔

جہاں تک اس وقت ان کی پوزیشن کا تعلق ہے ۱۲۴ (الف) کے تحت عدالت عالیہ نے رپورٹ طلب کی ہے۔ اس لیے یہ کیس sub-judice ہے۔ اور اسے pending نہیں کیا جا سکتا نہ اس پر بحث ہو سکتی۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ میں بھی تھوڑی سی گزارشات پیش کروں گا۔ جناب والا۔ جس طرح جناب حنیف رامے صاحب نے فرمایا جہاں تک دوسری گرفتاری کا تعلق ہے یہ درست ہے کہ وہ معاملہ sub-judice ہے مگر جہاں تک اس کی پہلی گرفتاری اور پھر اس کو رہا کرنے کے سارے ڈرامے سے جو situation پیدا ہوئی ہے جو لوگوں میں اضطراب پیدا ہوا ہے کہ حکومت جس وقت چاہے اپنی مرضی کے بلا وجہ گرفتار کر لے اور رہا کر دے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker . I hold this in order.

اسی مضمون کی تحریک التوا نمبر ۳۱۲ - ۳۱۶ اور ۳۲۴ ہیں۔ جو ارکان اس کی اجازت دیے جانے کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں میں کھڑے ہو جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کھڑے ہونے والے ارکان کی تعداد مطلوبہ تعداد سے کم ہے۔ اس لیے اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

مسٹر سپیکر۔ اس کے بعد حاجی محمد سیف اللہ کی تحریک التوا نمبر ۳۱۷ ہے یہ اسی نوعیت کی ہے جس نوعیت کی تحریک التوا نمبر ۳۰۹ تھی۔ اب تحریک التوا نمبر ۳۱۹ لی جاتی ہے

شکر گڑھ میں محکمہ ریلیف کے ناقص انتظامات کے باعث جنگی بے گھروں کا نقد معاوضہ لینے سے انکار

مسٹر سپیکر۔ حاجی محمد سیف اللہ خان نے یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت

طلب کی ہے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ جمہور مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۷۳ء میں شائع ہونے والی اطلاع کے مطابق شکر گڑھ میں بیرونی ممالک سے امداد میں ملنے والے پائپ فروخت کر دیے گئے ہیں اور پانی کا انتظام انتہائی ناقص ہے۔ اس کے علاوہ متاثرین کو راشن مقررہ وقت پر نہیں دیا جا رہا ہے۔ مزید برآں محکمہ ریلیف کے اہلکاران ۲۰۰ روپے فی خاندان رشوت وصول کر رہے ہیں۔ ان وجوہات کی بنا پر شکر گڑھ کے متاثرہ علاقوں کے مکینوں نے نقد معاوضہ لینے سے انکار کر دیا اور ان دھاندلیوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا جس سے عوام میں سخت اضطراب، بے چینی اور غم و غصہ پھیل گیا ہے۔

حاجی صاحب اس پر وزیر متعلقہ نے بڑی تفصیل سے بتایا تھا اور باقی ممبران نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ سو فیصدی تو یہ بات نہیں تھی مگر اسی مقصد کا مضمون تھا۔ پانی کا بھی اس میں ذکر آیا تھا۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ میری بھی تحریک التوا اسی سے متعلق تھی۔ ان دونوں کو اکٹھا کر لیں کیونکہ وزیر صاحب کی یقین دہانی پر پیپلزپارٹی کے ایک ممبر نیشنل اسمبلی کا بیان آگیا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ دونوں کو اکٹھے لے لیتے ہیں۔ رانا پھول محمد خان کی تحریک التوا ۲۳۲ ہے۔

چک امرو شکر گڑھ کی جنگی بے گھر خاتون بلقیس بیگم سے مکان اور راشن دینے پر رشوت کا مطالبہ

مسٹر سپیکر۔ رانا پھول محمد خان نے تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

چک امرو شکر گڑھ کی ایک جنگی بے گھر خاتون بلقیس بیگم نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ اسے اور اس کے پانچ بچوں کے لیے سر چھپانے کے لیے جگہ اور راشن کا انتظام کیا جائے - بلقیس بیگم کا کہنا ہے کہ شکر گڑھ کے با اثر لوگ اسے سر چھپانے کی جگہ اور راشن دینے کے لیے رشوت طلب کر رہے ہیں جس کی وہ استطاعت نہیں رکھتی - بلقیس بیگم نے بتایا ہے کہ اس کا شوہر نور محمد ریلوے ملازم تھا جو جنگ کے دوران شہید ہو گیا اور جب سے در بدر پھر رہی ہے اس واقعہ سے عوام اور متاثرہ علاقے میں غم و غصہ اور اضطراب پایا جاتا ہے -

اس کے علاوہ ایک اور بھی ملک سلیمان رکن قومی اسمبلی کے بیان پر تحریک التوا ہے -

وزیر خزانہ - کولہو کے بیل کی طرح آنکھوں پر انہوں نے پٹی باندھ لی ہے -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - کولہو کا بیل کسی منتخب نمائندے کو کہنا معزز ممبران کی توہین ہے -

وزیر خزانہ - جناب والا - یہ حق ہمیں دوستوں نے دیا ہے کہ ہم محاورے استعمال کریں -

---

شکر گڑھ کے علاقہ میں جنگی متاثرین کو امداد دینے کے اعلان سے حکومت پنجاب کا انحراف

مسٹر سپیکر - یہ تحریک التوا نمبر ۳۲۵ ہے - رانا پھول محمد خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ قومی اسمبلی کے رکن ملک محمد سلیمان نے حکومت پنجاب پر الزام لگایا

ہے کہ اس نے شکر گڑھ کے علاقہ میں میں متاثرین کے لیے ایک ہزار روپیہ فی کنبہ امداد دینے کا اعلان کیا تھا جو اس سے منحرف ہو گئی ہے اور دس دس کنبوں کو اب ایک کنبہ شمار کر رہی ہے - روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۱۷ فروری ۷۳ء کے مطابق ملک محمد سلیمان نے وزیر خزانہ پنجاب پر الزام عائد کیا ہے کہ انہوں نے شکر گڑھ ریسٹ ہاؤس میں افسران کے ساتھ بند کمرے میں ایک میٹنگ میں انہیں ہدایت کی کہ اس سلسلہ میں جو کچھ وہ کریں گے مجھے اپنے ساتھ پائیں گے - چنانچہ وزیر موصوف کے اس تاثر دینے سے اکثر افسران کا رویہ انتہائی غیر ہمدردانہ ہو گیا یہاں تک کہ بعض سیکٹر افسران نے پیپلز پارٹی کے نمائندگان کو زد و کوب کیا - ایک سیکٹر افسر نے لاٹھیوں سے پیپلز پارٹی کے افسر کو مار مار کر الٹا اس کے خلاف مقدمہ درج کرا دیا - اس قسم کے تشدد کی اطلاعات دوسرے سیکٹروں سے بھی آ رہی ہیں - اخباری بیان کے مطابق وزیر موصوف اس تاثر سے جنگی متاثرین کی مشکلات روز بروز بڑھ ہیں اور وہ لا متناعی مشکلات و مسائل کا شکار ہو گئے ہیں جس سے اسے فوری طور پر اسمبلی میں پیش کیا جانا ضروری ہے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - اگر آپ اجازت دیں تو میں تھوڑی سی روشنی اس پر ڈال دوں - مجھے یقین ہے کہ وزیر صاحب کسی غلط بیانی سے کام نہیں گے - ایک صوبائی ممبر جو ہے وہ ایک صوبے کا نمائندہ ہے ہمارے وزیر بھی اس طرح صوبے کے نمائندے ہیں - ایک ایم - این - اے جو ہیں وہ چار صوبوں کے نمائندے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ اس میں اسلام آباد اور ٹرائیبل ایریا آتا ہے تو اس طرح وہ پانچ صوبوں کے نمائندہ ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ کچھ فرق ہے - میں پاکستان کی پارلیمنٹ کو ایک وزیر کے مقابلہ میں غلط نہیں سمجھ سکتا - وزیر صاحب نے یقیناً بجا فرمایا ہوگا لیکن میں ان کی دیانتداری پر شبہ نہیں کر سکتا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ غریب پرور بھی ہیں - بہر حال افسر شاہی نے یہ تاثر دیا ہوا ہے کہ وزیر صاحب نے کہا ہے کہ ہم

ایسا کر رہے ہیں ۔ اب متذکرہ بالا ایم ۔ این ۔ اے منتخب نمائندے ہیں اس لیے اگر یہ حالات ہوں کہ پیپلز پارٹی کے کارکنان کو لاٹھیوں سے مارا گیا اور افسران نے انہیں مارا پیٹا اور دس دس کنبوں کو اب وہ ایک ایک کنبہ شمار کر رہے ہوں تو پھر جناب والا ۔ آپ ہی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ چیز کہاں تک انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی اس پر میں نے بحث کی اجازت نہیں دی اور آپ نے تقریر کرنی شروع کر دی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پھر جناب والا ۔ ہمارے صوبے کا نظام کیسے چلے گا اور اس صوبے کے نظام کو ہم کیسے چلائیں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عین ضروری ہے کہ مصیبت زدگان کی حمایت کی جائے ۔ یہ بڑا اہم معاملہ ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جناب نے ان تمام تحاریک التواء کار کو یکجا کر دیا ہے ۔ میری تحریک التوا جناب والا اسی میں ہے جو پہلے پہلے آپ نے پڑھی ہے ۔ بالکل واضح ہے اور اس کا پہلی تحریک التوا سے کچھ تعلق ہے ۔ ایک ایم ۔ این ۔ اے نے وہاں کی صورت حال واضح کی ہے ۔ میں نے اپنی تحریک التوا میں ایک وقوعہ پیش کیا ہے کہ وہاں کے لوگوں نے اس صورتحال کے پیش نظر مظاہرہ کیا ۔ جلسہ کیا احتجاج کیا اور ایک وقوعہ ہوا ہے جس کو جناب والا ایک سنی سنائی بات پر محمول نہیں کیا جا سکتا ۔ میری تحریک بڑی واضح ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی کون سی ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس کا نمبر ۳۱۹ ہے ۔ آپ نے سب کو یکجا کر دیا ہے ۔ اس طریق سے تحریک التوا کا سارا مقصد فوت ہو جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ان تحریک ہائے التوا کو ایک ایک کر کے لوں گا ۔

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ جناب والا ۔ اس میں سب سے اہم مسئلہ پانی کا ہے اور پائپوں کا ہے صورت یہ ہے کہ UNICEF نے ہم کو بیرونی امداد کے طور پر کچھ پائپیں دی تھیں ۔ تو صورت حال اس طرح پر ہے کہ امداد کا وعدہ تو ہو جاتا ہے لیکن اگر اس وقت ہمارے اپنے سٹاک میں مطلوبہ چیز ہو تو اس کو ہم اپنے استعمال میں لے آتے ہیں ۔ چنانچہ ابتدا میں یہی طے پایا جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ۔ ہندوستان نے جب علاقے خالی کئے تو ضروری یہ طے پایا کہ سب سے پہلے وہاں کے مکینوں کے لیے پانی کا انتظام کیا جائے ۔ پبلک ہیلتھ انجینئروں نے مختلف جگہوں پر پائپ لگانے کا کام شروع کیا ۔ میں یقیناً اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ جہاں تک ان پائپوں کا تعلق ہے وہ سو فیصدی درست طور پر نہیں لگائے گئے ۔ پانی چند روز آیا اس کے بعد پانی ٹھیک طریقہ سے نہیں آیا ۔ لیکن جناب والا ۔ یہ کہنا کہ بہت دھاندلی ہو گئی ہے تو ایسا نہیں ہے ۔ صورت یہ ہے کہ لوگ ابھی اپنے علاقوں میں واپس نہیں گئے تھے ۔ کوئی نشاندھی ہی نہیں کی گئی تھی خیال یہی تھا کہ ایسی جگہوں پر پائپ لگائے جائیں جہاں سے پانی نکل آئے تو جہاں پانی کے ملنے کا خیال تھا وہاں پائپ نصب کر دئے گئے لیکن بعض جگہوں پر پانی کا ذخیرہ کم تھا جو پائپ استعمال ہوئے اور وہ پائپ جو UNICEF نے دئے تھے ان میں فرق تھا ۔ جو پائپ پہلے استعمال ہوئے وہ ان پائپوں کے مقابلہ میں جو یونیسف سے ملے تھے اتنے اچھے نہیں تھے ۔ لوگوں نے سمجھا کہ جو بہتر پائپ ہیں انہیں مارکیٹ پہنچا دیا گیا ہے اور ان کی جگہہ نقلی لگا دئے گئے ہیں اور شبہ پیدا ہوا کہ پائپوں کے متعلق بلیک مارکٹ ہو رہی ہے ۔ جناب والا ۔ بیرونی ممالک سے امداد میں ملنے والے پائپ فروخت نہیں کئے گئے ۔ اب صورت یہ ہے کہ یہ پائپ نصب کر دئے گئے ہیں وہ کام کر رہے ہیں ۔ دوبارہ نئے پمپ لگا دئے گئے ہیں ۔

میں جناب والا یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ملک محمد سلیمان ایم این اے میرے نزدیک قابل احترام ہیں ۔ وہ غربا پر شفقت فرماتے ہیں ان کی سرکردگی میں ایک کمیٹی بھی بنا دی گی ہے جس میں چودھری مشتاق صاحب جو وہاں سے ایم پی اے ہیں بھی شامل ہیں ۔ پراجیکٹ ڈائرکٹر بھی اس کام میں حصہ لے لیں گے اور جو Water Wing کے انچارج ہیں وہ بھی تحقیقات کریں گے اور جہاں جہاں پمپ نہیں لگائے گئے وہاں لگائے جائیں گے اور اگر کسی نے بدعنوانی کی ہے تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی بھی کی جائے گی ۔ وہ کمیٹی جو مقرر گئی ہے وہ جملہ امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی رپورٹ دیگی اور جس کسی نے کوئی بدعنوانی کی ہو گی اس کے خلاف کارروائی کی سفارش کریگی ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ جو کوئی سزاوار ٹھیرے گا یا سزاوار ہوگا وہ ضرور سزا پائیگا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ وزیر صاحب نے اس سلسلہ میں وضاحت فرما دی ہے ۔ واقعات درست ہیں ایم این اے صاحب اور ایم پی اے صاحب اس کمیٹی میں چونکہ کام کریں گے اور واقعات کی چھان بین ہو جائیگی اور وہ رپورٹ بھی دیں گے لہذا جو بھی صورتحال ہوگی وہ سامنے آ جائیگی ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ چوہدری مشتاق احمد اس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں ۔ تو میں وزیر موصوف سے یہ عرض کروں گا کہ وہ کیوں نہیں ان کا بیان اس بات پر لیتے ۔ چونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان غلط فہمیوں کا سلسلہ پیدا ہو چکا ہے تو مہربانی فرما کر ان کا ایک بیان ہی دلوا دیں ۔

وزیر خزانہ ۔ آپ کو علم ہے کہ پیپلز پارٹی ماشا اللہ ایک بہت بڑی جماعت ہے اس میں کوئی کوئی اس طرح دوست بھی شامل ہیں جیسے راؤ خورشید علی خان بھی ابھی تک پیپلز پارٹی میں ہیں ۔ میاں محمود علی قصوری صاحب بھی ۔ تو

اب کیا کیا جا سکتا ہے اور آپ بھی اکثر ذکر کرتے رہتے ہیں کہ آپ بھی پہلے پیاز پارٹی میں شامل تھے۔ (قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ اختصار سے بیان کریں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں کوشش کر رہا ہوں ۔ جب بار بار سوال کریں گے تو مجھے جواب دینے کی ضرورت محسوس ہوگی ۔

جناب والا ۔ جہاں تک راشن کا تعلق ہے ۱۵ تاریخ تک اور یہ جس تاریخ کو تحریک التوا پیش کی گئی اور یہ کہا گیا کہ راشن نہیں دیئے گئے ۔ جناب والا ۔ آپ کی وساطت سے اپنے معزز دوست کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس سے کئی دن بعد تک کا راشن ان دوستوں کو جو علاقے میں گئے ہیں دیا جا چکا ہے ۔ لہذا جس تاریخ کو انہوں نے یہ تحریک کی ہے اس وقت ان کو یہ نیا راشن دینے کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی ۔ اس لئے کہ وہ راشن لے چکے تھے ۔ اب جب اس کے بعد نوبت آئے گی کہ ان کو نیا راشن دینا ہوگا تو وہ انشاء اللہ ضرور اور بروقت دیا جائے گا ۔ اس سلسلے میں میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ پہلے ہم نے یہ طے کیا تھا اور یہ طے پایا تھا کہ گندم روزانہ کے طور پر دے دیں لیکن جب یہ محسوس ہوا کہ اس علاقے میں چکیاں ابھی قائم نہیں ہوئیں تو ہم نے سوچا کہ گندم کا آٹا پسوا کر دینا چاہیئے ۔ اس میں ایک آدھ دن ہمیں زیادہ لگ گیا ۔ مگر میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہیں ایک آدھ دن کمی بیشی ہو جائے لیکن اس میں عوام کی سہولت کو پیش نظر رکھا گیا ہے اور ان کو گندم کی بجائے ہم آٹا دے رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ اس سلسلے میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ہم نے اس سارے علاقے کے راشن کو سٹور کرنے کے لئے بڑے بڑے گودام بنائے ہیں ۔ اور اس سلسلے میں یونیسکو نے ہمیں امداد دی ہے ۔ ان سے دو بڑے ڈپو جو ہیں وہ بن گئے ہیں اور ابھی ان کا فرش گیلا ہونے کی وجہ سے آٹا سٹور کرنے کے لئے مناسب نہیں ہیں ۔ لیکن جونہی وہ قابل استعمال ہوئے یہ راشن کا جو

مسئلہ ہے انشا اللہ تعالیٰ سال بھر کے لئے بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ میں نے ایک تحریک التوا ایک شہید کی بیوہ کے متعلق دی ہوئی ہے مہربانی کر کے اس بیوہ کے مسئلہ کو بھی ساتھ ہی نپٹا لیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ میں قطعاً یہ نہیں کہہ سکتا کہ جناب وزیر خزانہ صاحب اس مسئلہ میں کسی قسم کی کوتاہی کریں گے کیونکہ یہ مسئلہ سیاسی نہیں ہے بلکہ انسانی ہمدردی کا بھی اس سے تعلق ہے۔ اور اس بارے میں روزانہ کبھی ایک۔ کبھی دوسری۔ کبھی تیسری خبر آ جاتی ہے جس سے نہ صرف یہ صوبہ اپنے ملک میں بدنام ہو رہا ہے۔ بلکہ یہ ملک internationally بدنام ہو رہا ہے کہ آخر یہ قوم اپنے لوگوں کو نہیں بسا سکتی۔ اس میں اس قسم کے حالات سامنے آ رہے ہیں۔ مثلاً رشوتیں لی جاتی ہیں۔ راشن نہیں دیا جاتا یا پائپ نہیں مہیا کئے جاتے۔ میں خوش دلی سے اور پورے تعاون کے جذبے سے جناب وزیر خزانہ سے استدعا کروں گا کہ مسئلہ چونکہ ہاؤس میں کئی بار آ چکا ہے۔ اس میں شک و شبہات پیدا ہو چکے ہیں۔ اگر آپ اتنا انتظام کر دیں کہ اس ہاؤس کے صرف پانچ ممبران کی جس میں دو اپوزیشن کے اور تین گورنمنٹ کے ممبران ہوں ایک کمیٹی بنا کر ان کو آپ اس متاثرہ علاقے کا دورہ کرائیں اور وہ متفقہ طور پر آ کر ایک واضح بیان دے دیں کہ صورت حال درست ہے یا exploit کی جا رہی ہے یا جو نقائص تھے وہ نکال دیئے گئے ہیں اور اب وہاں ایسی صورت حال نہیں رہی۔ تو اس سے نہ صرف صوبے کا وقار بحال ہو گا بلکہ بدنامی جو nationally اور internationally ہو رہی ہے اس سے بھی چھٹکارہ ہو جائے گا۔ (قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ یہ تقریباً سات لاکھ انسانوں کی بحالی کا ایک بہت بڑا منصوبہ ہے۔ جناب والا۔ جو حکام اس ملک میں کام کر رہے ہیں

جو محکمے اس ملک میں کام کر رہے ہیں یہ وہی ہیں جن کو ہم ۲۵ سال سے جانتے ہیں ۔ اس لئے اکا دکا وارداتیں ہمیشہ ہوتی رہیں گی جب تک یہ ریلیف آپریشن جاری ہے ۔ اس لئے یہ کوئی کہے کہ سو فیصد بالکل کوئی چیز نظر نہیں آئے گی ۔ میں اس کا کبھی وعدہ نہیں کر سکتا ۔ لیکن مجھے اس اپریشن کے انچارج وزیر کے طور پر کہتے ہوئے فخر محسوس ہوتا ہے جناب والا ۔ کہ جتنی جانفشانی سے جتنی لگن سے اور جتنی توجہ سے ریلیف کا یہ کام کیا جا رہا ہے اس سے دوسرے محکموں کا کام بلکہ میرے اپنے جو دوسرے محکمے ہیں ان کا کام ہو سکتا آج کل suffer کر رہا ہو پھر بھی میری ساری توجہ اس جانب مبذول ہے ۔ ہماری ایک کمیٹی ہے اور اس میں کئی دوسرے وزیر صاحبان شامل ہیں اور ہر وقت اس طرف ہمارا دھیان ہے ۔ چنانچہ ریلیف کمیٹی کو کام کے سلسلہ میں میری standing ہدایات ہیں کہ دن ہو ۔ رات ہو ۔ صبح ہو شام ہو یا کسی وقت بھی کسی مسئلہ پر آپ کو instructions چاہیں یا آرڈرز چاہیں آپ مجھے approach کریں ۔ میں نے جس دن سے اس کا چارج لیا ہے میری یہ روایت ہے کہ میں نے ریلیف کے کام میں ایک منٹ دیر نہیں کی ۔ جناب والا ۔ اس معزز ہاؤس میں اس علاقے کے دوست موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ضمیر اور ظرف دیا ہوا ہے ۔ میرے عزیز دوست جن کا میں نے پہلے ایک طریقے سے ذکر کیا ہے اپنی روش سے مجبور ہیں ۔ وہ بار بار ایک بات کو کہتے چلے جاتے ہیں اور ان کے حوالے سے اپوزیشن کے دوست بھی یہ بات لا رہے ہیں ۔ لیکن اکا دکا وارداتیں ہوتی رہی ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس دوست کا نام لیں ۔

چودھری محمد حنیف ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ یہ جو ریلیف کا مسئلہ تحصیل شکر گڑھ میں ہے ۔ میں بھی اسی حلقے سے ممبر منتخب ہو کر آیا ہوں ۔ اس لئے مجھے تمام حقائق کا ذاتی طور پر علم ہے ۔ میں شائد ہاؤس

میں یہ بیان نہ کرتا اگر میرے فاضل دوست قائد ایوان محمد حنیف رامے صاحب یہ نہ کہتے کہ ہر با ضمیر ممبر بیٹھا ہوا ہے - ہم میں بھی ضمیر ہے - جناب والا - ان لوگوں پر جو نوکر شاہی ظلم کر رہی ہے اور وہاں جو حشر ہو رہا ہے - وہ اخباروں میں قطعاً نہیں آ رہا - وہاں غریب عوام سے رشوت طلب کی جاتی ہے اور ان کو جگہ جگہ گالیاں دی جاتی ہیں - وہ سیکٹر افسر جو بنائے ہوئے ہیں وہ ان سے رشوت مانگتے ہیں جو خیمے وہاں بھیجے گئے ہیں ان میں سرکاری عملہ رہتا ہے - اور غریب مہاجر کی بہو بیٹیاں جو ہیں وہ کھلے آسمان کے نیچے بیٹھی ہوئی ہیں -

جناب سپیکر - اس علاقے میں صرف جناب سلیمان صاحب بھی نہیں گئے بلکہ جناب محمد انور بٹ صاحب بھی وہاں تشریف لے گئے تھے - یہ نارووال کے ایم - پی - اے ہیں - انہوں نے بیان دیا تھا کہ وہاں جو حشر ہو رہا ہے وہ قابل برداشت ہے - آپ یہاں سے پانچ ممبروں کی کمیٹی نہیں بلکہ یہاں سے پچاس ممبروں کی کمیٹی بنا کر بھیجیں - یہ ممبر صاحبان ہر جگہ جا سکتے ہیں -

مسٹر سپیکر - میں نے آپ کو تقریر کرنے کی اجازت نہیں دی ہے -

چودھری محمد حنیف - آپ ان صاحبان کو تحصیل شکر گڑھ جانے کی اجازت دیں تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے وہاں کے حالات دیکھیں -

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - وہ بتا رہے ہیں کہ وہ صورت حال موجود نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - اگر یہ تحریک التوا admit ہو گئی تو بڑے شوق سے صورت حال بتائیں -

ملک ثنا اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - وزیر خزانہ کے خیالات

کی میں تائید کرتا ہوں کیونکہ میرے حلقہ کے ۷۲ گاؤں دشمن کے قبضہ میں تھے ۔ مجھے اپنے حلقہ کے متعلق زیادہ معلومات حاصل ہیں ۔ میرے حلقہ کا جہاں تک تعلق ہے ۔ وہاں پر میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ سو فیصد نوکر شاہی کام کر رہی ہے لیکن وہاں تسلی بخش طور پر کام ہو رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے چودھری محمد حنیف صاحب نے ایک پوائنٹ آف آرڈر raise کیا ہے ۔ اب آپ ایک پوائنٹ آف آرڈر raise کر رہے ہیں اس طرح پوائنٹ آف آرڈر کا نیا سلسلہ شروع ہو گیا ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ سردار شوکت حیات خان صاحب لیگ کے بنچز پر سے ادھر آئے تو خضر حیات خان صاحب نے الزامات لگائے کہ میں نے ان کو فلاں بات کے لیے پارٹی سے نکالا تھا ۔ دوسری طرف سے راجہ غضنفر علی خان اٹھے انہوں نے کہا کہ آپ تو ایسا کرتے ہیں کہ آپ کا فلاں وزیر فلاں ڈاک بنگلہ میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں نام نہیں لینا چاہتا ہوں ۔ اس وقت راجہ فرمان علی مرحوم بھی بیٹھے تھے ۔ ہم نے یہ واقعہ دیکھا ہے مجھے ایمان سے یہ بات یاد آئی ہے ۔ راجہ فرمان علی نے کہا تھا کہ "ہم نے ووٹ بیچا ہے ایمان نہیں بیچا ہے ۔"

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ حاجی صاحب کی طرف سے جس رنگ میں یہ مسئلہ پیش کیا گیا ہے ہمیں قطعاً رامے صاحب پر بد اعتمادی نہیں ہے ۔ انہوں نے جو کچھ کیا ہوگا ۔ لیکن جو الزامات لگائے گئے ہیں ان کے پیش نظر اس ہاؤس کے وقار کو اور رامے صاحب کے وقار کو بحال کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ خود جو اس کی صفائی دیں ۔ یہ کمیٹی وہاں جائے اور اپنی رپورٹ دے

جس سے اس کی تردید ہاؤس میں ہو جائے گی۔ ایوان کے وقار کو بحال کرنے کے لیے اور راسے صاحب کے وقار کو بحال کرنے کے لیے یہ ایک بہترین طریقہ ہے۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ یہ بجا ہے کہ سیاست میں جو چیز نظر آتی ہے اور جو لوگ تاثر لیتے ہیں وہ بہت اہم ہوتا ہے اس کے باوجود میرے وقار کا ذکر آیا ہے۔ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ میرا وقار صرف اتنا ہے کہ جو کام مجھے دیا جائے۔ میں اپنی صلاحیتوں کے مطابق اور اپنے وسائل کے مطابق بہتر طور پر اسے ادا کروں۔ اگر اس سے کوئی متاثر ہوتا ہے تو اس کی مہربانی ورنہ میرا فیصلہ میرے رب کے پاس ہو جائیگا۔ جناب والا۔ یہ تو تھا میرے ذاتی وقار کا معاملہ لیکن جہاں تک حکومت کے وقار کا معاملہ ہے۔ کیونکہ یہ میرے ذمے آیا ہے تو میں اس بات کے لیے خود چاہتا ہوں کہ جس کا دل چاہتا ہے جس میرے دوست کا دل چاہتا ہے وہ آئے اور آ کر دیکھے کہ کیا کیا جا رہا ہے اور پھر وہ مجھے بتائے کہ کہاں اصلاح ہو سکتی ہے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ جناب والا۔ یہ بہت آسان ہے کہ میرے پاس جتنے مطالبات آئیں میں ان سب کو کہوں کہ ہاں بالکل ٹھیک ہے۔ یہ کوئی اندھا راجہ چوپٹ نگری نہیں ہے کیونکہ اس میں مجھے یہ بھی دیکھنا ہے کہ میری جب وزیر خزانہ کے طور پر اس کی اجازت دیتی ہے یا نہیں۔ جو کچھ ہم نے ۱۹۶۵ کے مقابلہ میں کیا ہے وہ قابل قدر ہے۔ اس کو بھی دیکھیں۔ جناب والا۔ یہ کہا گیا ہے کہ نوکر شاہی یوں کر رہی ہے۔ تو کیا سیالکوٹ میں کام کرنے کے لیے میں آدمی آسمان سے لاؤں۔ آخر یہ وہی نوکر شاہی ہے جس کے خلاف آج آپ نے ریزولیشن پاس کیا ہے۔ میں اچھے آدمی کہاں سے لاؤں قائد اعظم کی جیب میں جو کھوٹے سکے تھے انہی سے ہم نے کام چلانا ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں۔

جناب والا ۔ میری طرف سے معزز ساتھیوں کو کھلی اجازت ہے ۔ میری طرف سے دعوت ہے بلکہ دعوت دینے والا میں کون ہوں ۔ وہ ضرور آئیں اور آ کر دیکھیں ۔ پانچ نہیں بلکہ کچھ دن کے لیے وہاں جا کر پورا ہاؤس لگائیں اور دیکھیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں ۔

دوسری بات یہ ہے کہ آج صبح مجھے خود اس کا احساس ہوا کہ بار بار میرے دوست ان حالات کو دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں جس کے بارہ میں میں نے کہا تھا کہ اس نے کولہو کے بیل کی طرح آنکھوں پر کھوپے لگائے ہوئے ہیں اور ایک رو میں چکر لگا رہا ہے ۔ میں پھر اسی بات پر آ جاتا ہوں ۔ بجائے اس کے کہ وہ اس کی نظر سے دیکھیں ۔ میں نے آج انتظام کیا ہے کہ صحافیوں اور ٹی ۔ وی کی طرف سے ایک پوری نمائندہ ٹیم اس علاقہ میں جائے اور وہ آج صبح روانہ ہو گئی ہے ۔ ان کی رپورٹ آپ کے سامنے آ جائیگی اور ہمیں بھی اور آپ کو بھی صحافیوں پر اعتماد ہے ۔ اس میں ہر طرح کے صحافی ، آزاد صحافی وہاں گئے ہیں ۔ بڑی خوشی سے ان کے ذریعے رپورٹ مل جائے گی ۔ اس کے بعد بھی آپ چاہتے ہیں تو میں بڑی خوشی سے دعوت دیتا ہوں کہ آپ سب لوگ وہاں تشریف لے چلیں ۔ میں بھی چلوں گا ۔ میں نے جناب یہ دعوت آپ کو ہی نہیں دی ۔ میں نے تمام دنیا کے سفیروں کو تین دفعہ لے جا کر اس علاقے کو دکھایا ہے ۔ اگر بین الاقوامی برادری کو دکھانے میں مجھے شرم نہیں آتی تو مجھے اپنے بھائی بندوں کے سامنے رکھتے ہوئے کیوں شرم آئے ۔ میں نے اس کو اقوام متحدہ کے جنرل سیکریٹری کو بلا کر کہ وہ بھی دیکھے کہ یہاں کام کس طرح ہو رہا ہے ۔ جناب والا ۔ کام وہی جو ہم سب سامنے ہے ۔ کرنا بہت مشکل ہے ۔ یہ کوئی الہ دین کا چراغ نہیں ہے جسے میں صبح و شام رگڑوں اور کام ہو جائے ۔ کام تو ان ناخنوں سے ، ان ہاتھوں سے اور اس دست و بازو کی کوشش سے ہوتا ہے ۔ اور وہ ہم کر رہے ہیں ۔ اگر اس میں

اصلاح کی گنجائش ہے تو ہمیں بتائیے ہم اسے بسر و چشم قبول کر لیں گے۔

رانا پھول چند خان ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ بڑا اہم ہو چکا ہے ۔ اس لیے میں دو منٹ میں عرض کروں گا ۔ جو رامے صاحب فرما رہے ہیں وہ ٹھیک فرما رہے ہیں اور مجھے یقین کامل ہے کہ رامے صاحب نہایت دیانتداری کے ساتھ اور نہایت محنت کے ساتھ کام کر رہے ہیں ۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے ۔ چونکہ ہم سب کے پاس وہاں جانے کا وقت نہیں ہے ۔ اس لیے اس کے لیے ہاؤس کمیٹی بنا دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب آپ کی کیا رائے ہے ۔ ان کی اس دعوت کے بعد کہ تمام اراکین وہاں چلے جائیں ۔ پہلے بھی اسمبلی کے ممبر جایا کرتے تھے ، پہلے بھی اسمبلی کے ممبر چھانگا مانگا جایا کرتے تھے ۔ اب کے ہم چلے جائیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ وہ آرام کرنے جاتے تھے ۔ یہ آرام کا مقام نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے کہا ہے کہ ایک دن کے لیے قومی خدمت انجام دینے کے لیے چلے جائینگے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ وہ علاقے ممنوعہ علاقے نہیں ہیں کہ وہاں پاسپورٹ کی ضرورت ہو اگر دعوت دیں تو ہم جا سکتے ہیں اور اگر نہ دیں تو نہیں جا سکتے ۔ اس سے یہ بہتر ہو گا کہ سرکاری طور پر اس ہاوس کی طرف سے ایک ٹیم جائے جس میں پانچ یا دس ممبر رکھیں وہ آپکی مرضی ہے ایک مسلمہ رپورٹ دے جو سارے علاقے کو دیکھکر ایک رپورٹ دے تا کہ اسکے بعد یہ ہاوس مطمئن ہو اور عوام بھی مطمئن ہوں کہ جتنے

ہمارا ہاوس مطمئن ہے تو مزید کوئی ضرورت نہیں ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا محترم حاجی صاحب کی جو تجویز ہے یہ درپردہ عدم اعتماد کی تحریک ہے ۔ میں کسی صورت میں اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ میرے ہاؤس کے ممبر یہ کہہ دیں کہ حکومت اس سلسلے میں ناکام ہے اور ہمیں اعتماد نہیں ہے تو پھر آپ کمیٹی بنائیں اور بھیجیں لیکن اس بات کو میں چیلنج سمجھتا ہوں آپ اسکا فیصلہ کسی نقطہ نظر سے کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اسکو با ضابطہ قرار دیتا ہوں ۔ جو ارکان اسکی اجازت دیئے جانے کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں میں کھڑے ہو جائیں . . . گنتی کی گئی . . . . کھڑے ہونے والے ارکان کی تعداد مطلوبہ تعداد سے کم ہے اس لئے اسکی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب رانا پھول محمد خان کی تحریک ملک سلیمان کے متعلق ہے ایوان میں پڑھی جا چکی ہے میں اسے درست قرار دیتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ مجھے اس کے متعلق وزیر موصوف یقین دلا دیں ۔ ہو سکتا ہے کہ ملک سلیمان ان سے ناراض ہوں اور انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے تحریک میں ذکر کیا ہے کہ ملک سلیمان نے بیان دیا ہے کہ حنیف رامے صاحب نے علیحدہ کمرے میں ایک میٹنگ میں افسران کو ہدایت دی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب ۔ اگر وہ کمیٹی نہیں بنانا چاہتے تو میں اسے واپس لیتا ہوں ۔ اگر وہ یقین دلا دیں کہ حکومت خود سلیمان کے معاملہ کی پوری طرح تحقیقات کریگی تو میں اسے واپس لے لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحقیقات کی کیا بات ہے ۔ وہ الزام لگا رہے ہیں کہ انہوں

نے بند کمرے میں افسران کو ہدایت دی کہ وہ جو کچھ کریں گے انہوں اپنے ساتھ پائیں گے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط فہمی پر مبنی بات ہے کہ مجھے ملک سلیمان صاحب سے پرخاش ہے ۔ میں ان کا احترام کرتا ہوں اسلئے میں نے جو کمیٹی بنائی ہے میں نے ان کو اس کمیٹی کا چئرمین بنایا ہے تاکہ وہ بڑی خوشی سے ان چیزوں کی تحقیق کریں جن پر انہوں اعتراض ہے اور نتائج سامنے آ جائیں گے ۔ اگر مجھے ان پر اعتماد نہ ہوتا اور میں ان کے ساتھ ناراض ہوتا تو میں ان کو اس کمیٹی کا سربراہ نہ بناتا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جیسے وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ مجھے ملک صاحب پر اعتماد ہے اور وہ اس کمیٹی کے چئرمین ہیں ۔ وہ پریس کے ذریعے سے وزیر صاحب کو یاد دلاتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس پر بحث کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

تریک التوا - نمبر ۳۲۵ ملک سلیمان سے متعلق ہے جو راکان اسکی اجازت دیئے جانے کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں . . . گنتی کی گی . . . . کھڑے ہونے والے ارکان کی تعداد مطلوبہ تعداد سے کم ہے اس لئے اسکی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ تیسری تحریک التوا رانا پھول محمد خاں کی بلقیس بیگم کے متعلق ہے ۔ حنیف رامے صاحب اگر آپ تحقیقات کریں تو شائد وہ اسے واپس لے لیں ورنہ میں اسے ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ ابتدائی اطلاع کے مطابق مسماۃ بلقیس بیگم کا پتہ نہیں چل سکا اور ڈی ۔ سی سیالکوٹ کو مفصل تحریری رپورٹ ارسال کرنے

کیلئے کہا گیا ہے -

رانا پھول محمد خان - جناحب والا - اسکو پنڈنگ کر دیں -

مسٹر سپیکر - انہوں نے اسکی مخالفت نہیں کی انہوں نے کہا ہے کہ میں امن کی تحقیقات کرا رہا ہوں -

رانا پھول محمد خان - آپ اسے پنڈنگ کردیں -

مسٹر سپیکر - ٹھیک ہے -

مسٹر سپیکر - تحریک التوا نمبر ۳۲۸ راجہ محمد افضل کی ہے - - - وہ ایوان میں نہیں ہیں - - -

رانا پھول محمد خان - اس کو پنڈنگ کر دیں -

مسٹر سپیکر - ممبر متعلقہ حاضر نہیں ہیں - یہ مسترد کی جاتی ہے -

رانا پھول محمد خان - جناب اسے بھی پنڈنگ کر دیتے - کبھی کبھی رحم کی اپیل بھی سن لیا کریں -

مسٹر سپیکر - اب تحریک التوا نمبر ۳۲۹ سید غلام عباس بخاری کی ہے - - - دیوان صاحب ایوان میں حاضر نہیں ہیں - اسے بھی مسترد کیا جاتا ہے

حکومت پنجاب کی طرف سے مالیہ میں ۲۰ فیصد اضافہ

مسٹر سپیکر - مسٹر ناصر علی خان بلوچ یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے حال ہی میں مالیہ میں ۲۰ فیصد اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے - جس سے جملہ کاشتکار طبقہ اور عوام میں سخت اضطراب ، بے چینی اور غم غصہ پایا

جاتا ہے ۔ اسلئے اسے فوری طور پر زیر بحث لایا جانا ضروری ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ آپ اس پر بھی گنتی کرا لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ان سے کوئی اور بات پوچھنا چاہتا تھا ۔ جب تعداد کم ہوتی ہے تب گنتی کرائی جاتی ہے اور جب زیادہ ہوتی ہے تب بھی گنتی کرائی جاتی ہے ۔ میں اس پر قانونی نقطہ نظر سے سوچ دیکھ رہا ہوں کہ یہ لیجسلیشن کا معاملہ ہے ۔ اس پر تحریک التوا کیجا سکتی ہے یا نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اگر وزیر مال اس کی تصدیق کر دیں پھر تو یہ تحریک التوا بنتی ہے تصدیق والا معاملہ ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر تصدیق بھی کر دیں ۔

Can it be done before bringing it before the House ?

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ گورنمنٹ رولز کے تحت اضافہ کر سکتی ہے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ ابھی تو کوئی ایسا مسئلہ صوبائی حکومت کے زیر غور نہیں ہے اور دوسرے میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ اس پر **adjudication** کے بغیر کبھی بھی حکومت عمل نہیں کریگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ناصر علی بلوچ صاحب وہ کہتے ہیں کہ یہ معاملہ حکومت کے زیر غور ہی نہیں ہے اور آپ کہتے ہیں کہ فیصلہ کر لیا ہے ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ جناب والا ۔ جو بات میں نے لکھی ہے وہ آپ نے پڑھی ہوگی اگر معاملہ زیر غور نہیں ہے تو میں اس تحریک کو واپس لیتا ہوں ۔

جماعت اسلامی کے راہنما سید اسعد گیلانی اور عقیل صدیقی کی گرفتاری

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب

کرتے ہیں : کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جماعت اسلامی کے راہنما سید اسعد گیلانی اور عقیل صدیقی کو گرفتار کر لیا گیا ہے جس سے عوام میں سخت اضطراب ، بے چینی اور شدید غم و غصہ کا اظہار پایا جاتا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ ان کے خلاف وہاڑی تھانہ میں کیس درج ہوا تھا اور یہ طے پایا تھا کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ان کو عدالت متعلقہ میں پیش کر دیا جائے ۔ الزام یہ تھا کہ انہوں نے وہاڑی کے ایک جلسہ عام میں قابل اعتراض تقریر کی ہے ۔

Mr. Speaker : It is sub-judice and is ruled out of order.

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ انہوں نے بہت اچھی تقریر کی تھی ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ میرے خیال میں اسکی رپورٹنگ میاں خورشید انور صاحب نے کی تھی ۔

شفا میڈیکوز میں ملازمت کرنے والی لڑکیوں سے غیر انسانی سلوک

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ مساوات مورخہ ۱۱ فروری میں شائع ہونے والی اس اطلاع کے مطابق کہ فرم شفا میڈیکوز میں ملازمت کرنے والی تقریباً ۸۰ لڑکیوں نے فرم کے مالکوں کے وحشیانہ اور غیر انسانی سلوک کے خلاف مورخہ ۲۰-۲-۷۳ کو احتجاجی جلوس نکالا جو مختلف راستوں سے ہوتا ہوا اسمبلی ہال پہنچا ۔ مظاہرین کی طرف سے جاری ہونے والے ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ شفا میڈیکوز میں ۸۰ لڑکیاں کام کرتی ہیں جنہیں مالکوں نے لونڈیوں کی طرح رکھا ہو

ہے - فرم کی عمارت کے نیچے ایک تہ خانہ میں مالک نے ایک نام نہاد ہوسٹل بنا رکھا ہے جس میں لڑکیاں زمین پر سوتی ہیں اور فرم کا مالک اپنے چند حواریوں کے ہمراہ رات کو ہوسٹل میں ہی قیام کرتا ہے اور ان مجبور لڑکیوں کی عزت سے کھیلتا ہے - اس واقعہ سے عوام میں اضطراب ، بے چینی اور غم و غصہ پایا جاتا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - میرے خیال میں وزیر محنت کو اس بارے میں کچھ معلومات ہیں - وہ پہلے فرما لیں اس کے بعد اگر ضرورت ہوئی تو میں مزید روشنی ڈالوں گا -

وزیر محنت - جناب والا - پرسوں اس واقعہ کی اطلاع ملنے پر ہم نے فوراً اس کا نوٹس لیا اور اس معزز ایوان کے دو ارکان بیگم آباد احمد خان اور بیگم بلقیس حبیب اللہ خود وہاں تشریف لے گئیں اور ان لڑکیوں سے تفصیلی گفتگو کی اور حالات کا جائزہ لیا - اس کے بعد انہوں نے اس سلسلے میں مفصل رپورٹ مجھے پیش کی - ان کی رائے یہ تھی یہ جو جلوس قبل ازیں اس ایوان کے باہر آیا اور پمفلٹ تقسیم کئے اور جس کی بنا پر حاجی محمد سیف اللہ خان نے یہ تحریک التوا پیش کی - اس میں صرف اس حد تک صداقت ہے کہ شفا میڈیکوز نے تین لڑکیاں ملازمت سے نکالیں - انہوں نے شہر کے بازار سے کچھ اور لڑکیاں اپنے ساتھ ملا لیں اور کچھ کالج اور یونیورسٹی کے لڑکے ان کے ساتھ شامل ہوگئے اور اس طرح سے جلوس بنا کر انہوں نے مظاہرہ کیا - کہ ساری کی ساری شفا میڈیکوز کی ملازم لڑکیاں ہیں اور اس طرح سے انہوں نے یہ تاثر دیا جو مکمل طور پر درست نہیں تھا - یہ جزوی طور پر اس حد تک درست تھا کہ صرف تین لڑکیوں کو شفا میڈیکوز نے ملازمت سے برطرف کیا تھا - اس کے بعد دوسرے روز یعنی کل شفا میڈیکوز کی مکمل ۸۰ لڑکیاں اس ایوان کے باہر تشریف لائیں - انہوں نے مجھ سے وضاحت کا مطالبہ کیا -

میں نے انہیں اپنے کمرے میں تشریف لانے کی دعوت دی اور اس ایوان سے جناب علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب قائد حزب اختلاف اور جناب حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کو ساتھ لے جا کر ان سے بات کرائی ۔ قائد حزب اختلاف اور حاجی سیف اللہ صاحب کی موجودگی میں انہوں نے اس کی واضح طور پر تردید کی اور کہا کہ ہمارے ساتھ وہاں یہ کس قسم کی بے حیائی کی یا بری بات ہرگز نہیں ۔ ہمیں وہاں قرآن مجید کی با قاعدہ تعلیم بھی دی جاتی ہے اور دوسری سہولتیں اور آسائشیں بھی مہیا ہیں جو ملازمت کے تحت ملتی ہیں اور یہ ایک خاص سازش اور سیکنڈل کے تحت ہیں بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے میں یہ گزارش کروں گا کہ قطع نظر اس کے کہ واقعہ کیا ہے، facts کیا ہیں، اسی ۸۰ معصوم لڑکیوں کو جن کی عزت کو جن میں اکثر کی ابھی شادی بھی نہیں ہوئی اس طرح سے سیاست کا یا کسی طبقاتی کشمکش کا ذریعہ بنانے کے بجائے ہم لوگ اس مسئلے کو صحیح ملازمت کے مسئلے کی صورت میں حل کرنے کی کوشش کریں ۔ اس لئے اگر ہم اس کی بحث میں جائیں کہ وہاں کیا ہوتا ہے، کیسے ہوتا ہے، ایک سائیڈ یہ کہے کہ یوں ہوتا ہے اور دوسری سائیڈ یہ کہے کہ نہیں، ایسے ہوتا ہے، اس طرح سے ان معصوم بیٹیوں کی، وطن کی بیٹیوں کی عزت کو ہم اپنی سیاسی کشمکش کا ذریعہ بنائیں تو یہ میرے خیال میں اس معزز ایوان کے فاضل اراکین پسند نہیں کریں گے اور میں اپنے صحافی دوستوں سے گزارش کروں گا کہ وہ بھی کسی طرح سے اس واقعے کو اس رنگ میں استحصال کرنے کی کوشش نہ کریں ۔ حقیقت یہ ہے کہ وہاں پہ ایک تہ خانہ ہے، یا نیچے کمرہ ہے جس میں لڑکیوں کے ٹھہرنے کا بندوبست ہے ۔ اسی لڑکیاں ایک ہی مکان میں رہیں، ایک ہی جگہ پہ سوئیں تو یہ کس صورت میں ہو ہی نہیں سکتا کہ وہاں خدا نخواستہ ان کے ساتھ کوئی واقعہ پیش آئے ۔ اگر خدا نخواستہ کسی نے کوئی برائی کرنی ہو،

تو اس کے لئے اور جگہیں موجود ہیں چاہے وہ گھر میں بھی رہیں، برائی وہاں بھی ہو سکتی ہے - یہ ناموزوں بات ہوگی اگر ہم اس کو قحبہ خانے کا رنگ دے کر اس طرح سے لمبے جوڑے ایڈیٹوریل یا اخباروں کے piece لکھیں، یا اس ایوان میں تقریریں کریں، یا اس ایوان سے باہر اس کو پبلک کا موضوع بنائیں - خدا کے لئے پہلے ان حسن کے بازاروں کو، گناہ کے بازاروں کو، جو بازاروں میں کھلے عام چلتے ہیں ، ان کو روکنے کی کوشش کریں - (نعرہ ہائے تحسین)

اور ہمارہ معاشرہ ابھی تک ان کو برداشت کیے ہوئے ہے، تو معصوم لڑکیوں کے ذکر کو ہم اپنی لڑائی کا اکھاڑہ بنانے کی کوشش نہ کریں - یہ وہ مطالبہ تھا جو کل اسی (۸۰) لڑکیاں لے کر ہمارے پاس آئی تھیں، کہ خدا را ہمیں بخش دو، اس طرح سے الزام لگا کر، سیاست کا اکھاڑا بنا کر ہمیں رسوا اور بدنام نہ کرو - اس طرح سے کوئی بھی شریف آدمی کل کو اپنی رفیقۂ حیات بنانے پر تیار نہیں ہوگا - ان حالات کے ساتھ میں نے قائد حزب اختلاف اور جناب حاجی سیف اللہ صاحب کے ساتھ جناب والا - پوری کوشش کی کہ ان کو ہم یقین دلائیں اور ان کی اس اعانت کو vindicate کریں - اس میں اخبار کے نمائندوں کو بھی ہم نے دعوت دی اور ان سے گزارش کی کہ ان کے اس بیان کو اس طرح سے شائع کیا جائے اور اس مسئلے کو اب یہیں دفن کر دیا جائے - میں اس معزز ایوان کو، خاص طور پر جناب فاضل رکن حاجی سیف اللہ صاحب کو، جنہوں نے تحریک پیش کی ہے، یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک خالصتاً ملازمت کا مسئلہ ہے، اس حد تک اس مسئلے کو لیبر ڈیپارٹمنٹ نے examine بھی کر لیا ہے اور مزید کیا جا رہا ہے، جہاں تک لڑکیوں کی ملازمت سے علیحدگی کا تعلق ہے،

اگر کوئی بھی justification ہوئی، کوئی بھی واقعات میں ان کی بحالی کا مسئلہ ہمارے سامنے پیش آیا تو ہم کوشش کریں گے کہ ان کو بحال کرایا جائے۔ جہاں تک اس کو اور رنگ دینے کا تعلق ہے جیسا کہ جناب والا ۔ اسی سے متعلق تحریک التوا نمبر ۳۴۷ فاضل رکن جناب رانا پھول خان نے پیش کی ہے چونکہ وہ بھی اس سے متعلق ہے تو اس پر بھی میں گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ براہ راست وہ اس موضوع سے تعلق نہیں رکھتی ۔ وہ بھی میں ایوان میں پیش کئے دیتا ہوں ۔

شفا میڈیکوز ادارہ میں کام کرنے والی لڑکیوں کو قادیانی نقطہ نظر سے زبردستی دینی تعلیم دینا

مسٹر سپیکر ۔ رانا پھول محمد خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ شفا میڈیکوز ادارہ میں کام کرنے والی گیارہ لڑکیوں نے آج انکشاف کیا ہے کہ لڑکیوں کو قرآن شریف کی تعلیم زبردستی قادیانی نقطہ نظر سے دی جاتی ہے اور انہیں ربوہ میں قادیانیوں کے سالانہ جلسوں میں شرکت کے لئے حکماً بھیجا جاتا ہے اس خبر سے شہریوں میں غم و غصہ، ہیجان و اضطراب پھیل گیا ۔

وزیر محنت ۔ اب جناب والا ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ تین لڑکیاں ہیں جن کو ملازمت سے نکالا گیا اور وہی تین تھیں جوکہ جلوس کی صورت میں یہاں آئیں جہاں تک گیارہ لڑکیوں کا تعلق ہے حاجی سیف اللہ گواہ ہیں کہ ان (۸۰) لڑکیوں نے بیک وقت اس امر کی تائید کی ہے کہ کوئی مذہبی تعصب یا اس قسم کی کوئی بات ہرگز نہیں ہے ۔ میری ساری بات اس

موضوع یہ ہے کہ خدا کے لیے، ہم ان ۸۰ غریب لڑکیوں کے معاملے کو نہ مذہبی رنگ دیں نہ سیاسی رنگ دیں اور نہ اس کو مذہبی یا سیاسی رنگ میں استعمال کرنے کی کوشش کریں یا اس سے کھیلنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ وہ اسی (۸۰) بیچاری لڑکیاں اس سیاست کے اکھاڑے میں ان سیاسی پہلوانوں کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ اور میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ کس صورت میں ایسی کوئی بات نہیں۔ اگر فاضل رکن رانا پھول صاحب اور جناب حاجی سیف اللہ صاحب اس معاملے کی مزید تفصیل چاہیں، تصدیق چاہیں تو میں ان کو اپنے ساتھ شامل کرکے اس کی مزید تحقیقات بھی کرنے کو تیار ہیں اور اس طرح سے ہم اس مسئلے کو اس کی صحیح نوعیت میں یعنی اس کو خالصتاً ملازمت اور اس کے جھگڑے کا تصفیہ سمجھتے ہوئے اس کو حل کرنے کی کوشش کریں۔

رانا پھول محمد خان۔ میں وزیر موصوف کی اس یقین دہانی پر اپنی تحریک التوا واپس لیتا ہوں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ جو کچھ جناب وزیر محنت نے فرمایا ہے وہ من و عن صحیح، درست اور حقائق پر مبنی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے جناب والا۔ کہ جس وقت اخبار میں یہ خبر پڑھی گئی تو لرزہ طاری ہوا اور جب لڑکیوں کو دیکھا گیا تو رقت طاری ہوئی۔ میں حلفیہ عرض کر رہا ہوں، کل میں نے جس وقت لڑکیوں کی حالت دیکھی تو جناب وزیر محنت کے دفتر میں میرے آنسو نکل آئے۔ وہ سر پہ قرآن اٹھائے ہوئے تھیں اور زار و قطار رو رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ آپ بتائیں آپ اس کا ازالہ کیا کر سکتے ہیں جو رسوائی ہماری ہوئی ہے، جو کالک ہمارے منہ پر مل دی گئی ہے، اب کون ہمیں قبول کرے گا، کس گھر میں ہم جائیں گی، کون ہمیں بیٹی بنائے

گا اور کون ہمارا بھائی بنے گا ۔ جناب والا ۔ جب ہم نے ان کی یہ حالت دیکھی اور جو کیفیت اس وقت طاری تھی ، وہ منظر دیکھنے والا تھا ۔ تو سوائے ان الفاظ کے ہم انہیں تسکین نہ دے سکے کہ دیکھیں ، کوئی آپ کو بنائے یا نہ بنائے ، میں نے کہا کہ آپ میری بہنیں ہیں ، جناب وٹو صاحب نے کہا کہ آپ میری بہنیں ہیں ، جناب علامہ صاحب نے کہا کہ آپ میری بیٹیاں ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

ہم نے ان سے وعدہ کیا کہ آپ کی جو بے عزتی ہوئی ہے ، جو ایک غیر ذمہ دارانہ بیان اخبار میں آیا ہے اور جو سازش کی حرکت کی ہے ، ہم نے ان سے وعدہ کیا اور قرآن مجید کے سامنے وعدہ کیا کہ ہم واشگاف الفاظ میں اس ایوان کے درو دیوار کو اور اس معزز ایوان کے ممبران کو گواہ کرکے صفائی دیں گے کہ ہماری وہ بہنیں بالکل عصمت آور ہیں ، بالکل پاک صاف ہیں ، ان پہ کسی قسم کا کوئی حرف نہیں ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک وعدہ اور بھی ہم نے کیا تھا جو شاید سہواً جناب وزیر محنت نہیں کہہ سکے کہ ہم انسانیت کے زور سے ، ادب کے ساتھ ، پوری استدعا کے ساتھ حکام وقت سے یہ مطالبہ کریں گے کہ خدا را ، اس واقعے کو معمولی واقعہ نہ سمجھیں ، یہ قوم کی ۸۰ بیٹیوں کی عصمت کا واقعہ ہے ، اس کے لیے آپ اپنی تمام قانونی مشینری کو حرکت میں لائیں اور ان لوگوں کے خلاف سنگین سے سنگین تر کارروائی کریں جو ان کی عزت سے بے جا طور پر کھیلنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس بارے میں آپ جو کچھ کریں گے وہ انسانیت کے نام پر اور عورتوں کے حقوق کو مد نظر رکھتے ہوئے اور اپنی بہنوں اور بیٹیوں اور ماؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے کریں گے مجھے یقین ہے کہ بحیثیت انسان کے ، بحیثیت حاکم کے اور بحیثیت حکومت کے آپ پہ یہ فرض عاید ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جناب

والا ، میں آپ ہی کے توسط سے پریس سے بھی گزارش کروں گا کہ ازراہ کرم ان لڑکیوں کے متعلق جلی حروف میں جو کچھ کہا گیا ہے ، ان کی صفائی میں ، ان کی اس تردید میں وہ جتنا بھی کر سکیں وہ ایک قومی خدمت ہوگی ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی اس تحریک التوا کو واپس لیتا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is adjourned for thirty minutes for Maghreb Prayers.

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لیے ۳۰ منٹ کے لیے ایوان کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

نماز کے وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

نیشنل بنک آف پاکستان لاہور کی ذیلی برانچوں کے افسران کا احتجاج

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک یہ تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ امروز اخبار لاہور کی اشاعت مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۷۳ء کی خبر کے مطابق نیشنل بنک آف پاکستان کی لاہور کی تمام سب برانچوں میں افسروں نے احتجاجی بلے باندھ کر کام کیا اور مورخہ ۲۱ فروری ۷۳ء سے پاکستان بھر میں بنک

کے تمام افسران درجہ اول و دوم احتجاجی مظاہرہ کریں گے ۔ بنک کے احتجاج کرنے والے ملازمین کا مطالبہ یہ ہے کہ وہ تمام سہولتیں جو حال ہی میں ان ماتحت عملہ کو دی گئی ہیں ان کو بھی دی جائیں ۔ جلوس لاہور میں نکالا جائے گا ۔ اس احتجاج کی وجہ سے لاہور کے بنکوں میں کام بند نہ ہو سکا اور عوام کو سخت پریشانی ہوئی ۔ اس واقعہ سے لاہور کے عوام میں بالخصوص اور صوبہ پنجاب میں بالعموم سخت ہیجان پیدا ہو گیا ہے ۔ مسئلہ کی نوعیت فوری توجہ کی حامل ہے ۔ اس پر بحث کرنے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لیے بتا دوں کہ نیشنل بنک آف پاکستان اور دوسرے بنک صوبے کی jurisdiction میں نہیں آتے ۔

They come under Central Government (Ministry of Finance). It is not primarily the concern of the Punjab Government, and is, therefore, ruled out of order.

میاں خورشید انور ۔ اس سے قبل جو تحریک پیش ہوئی تھی اس پر بحث جاری تھی اور آپ نے اس پر رولنگ نہیں دیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا پھول محمد خاں اور حاجی محمد سیف اللہ خان نے وہ تحاریک واپس لے لی تھیں ۔ اس موضوع پر اس کے بعد جتنی بھی بحث ہوئی ہے وہ آج کی کارروائی کا حصہ نہیں ہے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ حضور والا ۔ قانون سازی کی رفتار بہت سست ہے دو نشستیں بھی کی ہیں اور اب دوسری نشست کا ایک گھنٹہ باقی ہے ۔ یہ تمام وقت تحریک التوائے کار اور تحریک استحقاق پر صرف ہو گیا ہے ۔ جناب والا ۔ اس کے لیے وقت کا تعین ہونا چاہئے کیونکہ یہ کام اس طرح ختم نہیں ہوگا ۔

Mr. Speaker : I have noted what has been said by the hon'ble member.

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودات قانون

جو ایوان میں پیش کئے گئے

مسٹر سپیکر ۔ رانا پھول محمد خان ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۲۴ بابت ۱۹۷۳ء)

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔
کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات
پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت
دی جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جیسے کہ قائد حزب اختلاف اور فاضل رکن حاجی سیف اللہ صاحب کی خواہشات کے مطابق پہلے بھی اس ایوان میں بل پیش کئے گئے اور ان کو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹیوں کے سپرد کر دیا گیا ۔ ایک مثال بن چکی ہے اور ہمیں حزب اختلاف کے معزز ممبران کی خواہشات کا احترام ہے ۔ میں اس مثال کو سامنے رکھ کر التماس کرونگا کہ ان مسودات قانون کو بھی سٹینڈنگ کمیٹیوں کے سپرد کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات

پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

رانا پھول محمد خان ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ تعزیرات پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں پیش کیا گیا ہے ۔ اس کو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ۱۵۰ دن کے اندر پیش کی جائے ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) شاہرات مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۲۷ بابت ۱۹۷۲ء)

مسٹر محمد حنیف تارو ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) شاہرات مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

> کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) شاہرات مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔"

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد حنیف تارو ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) شاہرات مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) شاہرات مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کیا گیا ہے ۔ اس کو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ۱۵۰ دن کے اندر اندر پیش کی جائے ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) حق شفع مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۵۴ بابت ۱۹۷۳ء)

مسٹر محمد حنیف نارو ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ۔ حق شفع مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) حق شفع مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد حنیف نارو ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) حق شفع مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) حق شفع مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کیا گیا ہے اسے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ۱۵۰ دن کے اندر اندر پیش کی جائے ۔

مسودہ قانون (دعویداروں کو ان کے استحقاق سے زائد اراضی کی فروخت) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۲۵ بابت ۱۹۷۳ء)

مسٹر سپیکر ۔ سردار صغیر احمد ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (دعویداروں کو ان کے استحقاق سے زائد اراضی کی فروخت) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (دعویداروں کو ان کے استحقاق سے زائد اراضی کی فروخت) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (دعویداروں کو ان کے استحقاق سے زائد اراضی کی فروخت) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (دعویداروں کو ان کے استحقاق سے زائد اراضی کی فروخت) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کیا گیا ۔ اسے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ۱۵۰ دن کے اندر اندر پیش کی جائے۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) عائلی عدالتیں مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۳۲ بابت ۱۹۷۲ء)

مسٹر سپیکر ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتی ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) عائلی عدالتیں مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) عائلی عدالتیں مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) عائلی عدالتیں مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتی ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) عائلی عدالتیں مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کیا گیا ۔ اسے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ۱۵۰ دن کے اندر اندر پیش کی جائے ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) بھاری سودی قرضہ جات مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۲۳ بابت ۱۹۷۳ء)

مسٹر سپیکر ۔ نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) بھاری سودی قرضہ جات مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) بھاری سودی قرضہ جات مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے

کی اجازت دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

نوابزادہ سردار عطا محمد خان - میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) بھاری سودی قرضہ جات مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) بھاری سودی قرضہ جات مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کیا گیا - اسے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ۱۸۰ دن کے اندر اندر پیش کی جائے -

---

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون تمباکو نوشی اطفال مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۵۹ بابت ۱۹۷۲ء)

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان -

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون تمباکو نوشی اطفال مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون تمباکو نوشی اطفال مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون

تمباکو نوشی اطفال مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون تمباکو نوشی اطفال مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کیا گیا ۔ اسے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ۱۸۰ دن کے اندر اندر پیش کی جائے ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون انضباط غنڈہ اشخاص مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۳ بابت ۱۹۷۳ء)

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون انضباط غنڈہ اشخاص مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون انضباط غنڈہ اشخاص مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون انضباط غنڈہ اشخاص مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون انضباط غنڈہ اشخاص مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کیا گیا ۔ اسے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ۱۸۰ دن کے اندر اندر پیش کی جائے ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء

(مسودہ قانون نمبر ۵ بابت ۱۹۷۳ء)

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کیا گیا ۔ اسے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کی سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ۱۸۰ کے اندر اندر پیش ہوگی ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون مسلم عائلی قوانین مصدرہ ۱۹۷۲ء

(مسودہ قانون نمبر ۴۸ بابت ۱۹۷۲ء)

مسٹر سپیکر ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتی ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون مسلم عائلی قوانین مصدرہ ۱۹۷۱ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون مسلم عائلی قوانین مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون مسلم عائلی قوانین مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتی ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون مسلم عائلی قوانین مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کیا گیا ۔ اسے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ۱۵۰ دن کے اندر اندر پیش کی جائے ۔

قرارداد

مسٹر سپیکر ۔ اب ایجنڈا کا حصہ دوم لیا جاتا ہے ۔ سردار نصراللہ خان دریشک ۔

سردار صغیر احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ پیشتر اس کے کہ اس قرارداد پر بحث شروع کی جائے ، میں درخواست کروں گا کہ اس طرف سے تین آدمیوں کو بلایا جائے اور اس طرف سے ایک آدمی کو بلایا جائے تاکہ ہمارا استحصال نہ ہو ۔

آوازیں ۔ نہیں نہیں

سردار صغیر احمد ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ ہماری تعداد کے مطابق ہمیں یہ حق دیا جائے ۔ ہر ممبر کو اس ہاؤس میں بولنے کا حق حاصل ہے ، چاہیے وہ گورنمنٹ پارٹی سے تعلق رکھتا ہے ۔ چاہیے وہ اپوزیشن سے تعلق رکھتا ہے ۔ ایک ان کا آدمی بولے گا تین ہمارے آدمی بولیں گے ، تعداد کے مطابق اس طرح باری آئے گی ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں سردار صغیر احمد کی بات کی تائید کرتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خاں ۔ اگر میرے دوستوں ، معزز بھائیوں کو بولنے کا اتنا ہی شوق ہے تو انہیں چاہیے کہ وہ ہر سرکاری کارروائی میں بھی اس طرح مخالفت کرکے بولا کریں ، ورنہ ہمارا بنیادی حق ہے ، اس لیے پہلا طریق کار مدنظر رکھا جائے ۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Sir, since my resolution is of national importance, and being sixth on the agenda, it is likely to be dropped. I therefore request that this resolution should be taken up first because the House has concensus of opinion upon this matter and it is of great public importance. It should be considered and passed atonce, because nobody intends to oppose it.

مسٹر سپیکر ۔ ، اگر لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن اس بات کو مناسب سمجتے ہیں تو ٹھیک ہے ۔

(قطع کلامیاں)

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب سپیکر ۔ پچھلی دفعہ دریشک صاحب کی ایک قرارداد آئی تھی جو نمبر ۲ پر تھی ، لیکن چونکہ وہ ایک اہم مسئلہ تھا ، اس لیے اس کو ہاؤس کی متفقہ رائے سے پاس کر دیا گیا ، اسی طرح سے خورشید صاحب کا بھی ایک ریزولیوشن فری میسنز کے سلسلے میں تھا ، اس پر بھی چونکہ کسی کو مخالفت نہ تھی وہ پہلے لے لیا گیا تھا اور متفقہ رائے سے پاس کر دیا گیا تھا ۔ کیونکہ آج جو ریزولیوشن میں نے پیش کیا ہے وہ جنگی قیدیوں کی رہائی کے بارے میں ہے اور اس پر کسی کو اعتراض بھی نہیں ۔ لہذا اسے پہلے consider کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جن قرار دادوں کی آپ بات کر رہی ہیں ، اس میں لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی آپوزیشن نے ایوان سے باہر بات کر لی تھی پھر انہوں نے ہاؤس کے دونوں بازوں کی طرف سے متفقہ طور پر کہا تھا کہ اس پر پہلے غور کر لیا جائے ۔ میں نے اس لیے یہ کہا ہے کہ اگر آپ بھی ایسا کر سکیں تو آپ کی قرار داد پہلے لی جا سکتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ پچھلے غیر سرکاری دن کا بزنس ہے جو آج بزنس ہے ۔ اس میں تو یہ سوال اٹھایا جا سکتا ہے لیکن جب تک

پچھلے غیر سرکاری دن کا بزنس ختم نہ ہو جائے گا اس کو interfere نہیں کیا جا سکتا ۔ یہ پچھلی بزنس سے بچا ہوا کام ہے جناب والا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر قانون سے اس سلسلے میں مشورہ کر لیتے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب سپیکر ۔ پچھلے دنوں نیشنل پریس ٹرسٹ کی قرار داد پیش ہوئی ۔ اس پر بحث شروع ہو چکی تھی لیکن میری امنڈمنٹ آئی تھی ، اس کو postpone کیا گیا تھا ۔ اور دریشک صاحب کی قرار داد کو پہلے لیا گیا تھا ۔ میں چاہتی ہوں کہ اسی جذبے کے تحت آج میرے پیش کردہ ریزولیوشن کو پہلے زیر بحث لایا جائے کیونکہ یہ نہایت اہم ریزولیوشن ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی آپوزیشن دونوں متفق ہو گئے تھے ۔

میں اسی لیے آپ کو پروسیجر کی طرف اشارہ کر رہا ہوں کہ آپ اس کو avail کیجئے ۔ اس طرح میرے لیے کوئی مشکل نہیں ہوگی ، ورنہ رولز اس میں بڑے واضح ہیں ۔

. . . That is why ballot is held for the resolutions and they are considered in the order in which the appear on the Agenda.

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ سردار نصر اللہ خان دریشک پہلے تقریر کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے اپنا ریزولیوشن پچھلی دفعہ پیش کر دیا تھا ۔ اس

میں کچھ ترمیمات آئی تھیں -

سردار نصراللہ خان دریشک - جناب سپیکر - اس ریزولیوشن کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے - - - -

میاں خورشید انور - پہلے پیش تو کریں -

سردار نصراللہ خان دریشک - جناب والا - وہ پہلے پیش ہو چکا ہے -

مسٹر سپیکر - آپ اس کو پہلے پیش کر دیں -

چھوٹے زمینداروں کو زرعی اصلاحات کی پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا جانا

(بحث جاری)

سردار نصراللہ خان دریشک - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ چھوٹے زمینداروں کو
جن کی ملکیت پچیس ایکڑ تک ہے زرعی اصلاحات کی
پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے -

جناب والا - اس ریزولیوشن کو پیش کرنے کا اصل مدعا اور مقصد یہ ہے کہ موجودہ زرعی اصلاحات کو زیادہ سے زیادہ موثر بنایا جائے اور اس میں عوام الناس کی بھلائی ، بہبودی اور بہتری کے لیے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کئے جائیں - جناب والا - یہ جو چھوٹے مالکوں اور مزارعوں کے درمیان باہمی کشمکش ہونے کا احتمال ، اس کو ختم کیا جائے - جناب ، ہماری موجودہ حکومت کی پالیسی ہے - - - -

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - قاعدے کے مطابق اس ریزولیوشن میں ترمیمیں آ چکی ہے - جس وقت ریزولیوشن put ہوتا ہے ، اس کی بعد ترمیمیں بھی پیش ہوتی ہیں - پہلے ترمیموں پر بحث ہو جائے پھر

اصل ریزولیوشن آئے گا ۔ اگر اصل ریزولیوشن پر بحث پہلے آئے گی تو پھر ترمیموں کی سٹیج ہی ختم ہو جاتی ہے ۔ اس میں چونکہ ترمیمیں ہیں ، اس لیے پہلے ترمیمیں پیش کرنے کی اجازت فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ انٹروڈیوس کر رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ریزولیوشن تو جناب پڑھ دینے کے بعد انٹروڈیوس ہو گیا ۔ اس کے بعد قاعدے کے مطابق طریق کار یہ ہے کہ پہلے ترمیمیں زیر غور آئیں گی ان کے پیش ہونے کے بعد اور ان کے رد ہونے کے بعد اصل ریزولیوشن زیر غور آئے گا ۔ precedents بھی موجود ہے ۔ اگر ترمیمیں منظور ہو جائیں تو اصل ریزولیوشن کا پھر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

Mr. Speaker : Rule 97 of the Rules of Procedure says :

> A member in whose name a resolution stands in the List of Business shall, when called upon, either—
>
> (a) decline to move the resolution, in which case he shall confine himself to a mere statement to that effect; or
>
> (b) move the resolution, in which case he shall commence his speech by a formal motion in the terms appearing in the list of Business.

ذرا قاعدہ ۹۷ اور ۹۸ دیکھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں نے دونوں قاعدے دیکھے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ قاعدہ ۹۸ میں واضح ہے ۔

'After a resolution has been moved'.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں جناب کو precedent بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب پریس ٹرسٹ کے بارے میں جناب تابش نے ریزولیوشن پیش کیا تھا اور وہ تقریر کرنا چاہتے تھے تو جناب نے فرمایا تھا کہ پہلے ترامیم آ

جائیں اس کے بعد تقریر شروع ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ، اس میں یہی ہے کہ ریزولیوشن پیش ہو جائیگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔

سردار نصراللہ خان دریشک ۔ جناب والا ۔ جب تابش الوری صاحب نے ریزولیوشن پیش کیا تھا اس کے بعد انہوں نے تقریر بھی فرمائی تھی ، اس کے بعد بیگم صاحبہ کی ترمیم آئی تھی ۔ یہ سب ایوان کے معزز ممبر اس بات کے گواہ ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے تو ایسی کوئی بات یاد نہیں ۔

سردار نصر اللہ خان دریشک ۔ وہ تو جناب والا ۔ واک آؤٹ کر گئے تھے ۔ جب بیگم صاحبہ کی اور باقی ترامیم آئی تھیں تو ان سے پوچھ لیں کہ انہوں نے آدھ گھنٹہ کس چیز پہ بولا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ پہلے بولے تھے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ترمیم پیش ہو گئی تھی اور پھر مجھے بولنے کی اجازت دی گئی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم پیش ہو جائیں پھر آپ بول لیں ۔ پہلی ترمیم محمد حنیف نارو کی ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ پہلے ترمیم میری ہے لیکن آپ نے نارو صاحب سے کہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے پاس یہی لکھا ہوا ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب والا ۔ میرے پاس جو ترمیم ہیں ان کے مطابق نمبر ایک پر میری لکھی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ محترمہ آپ کی ترمیم بھی آ جائے گی ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب والا ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے نمبر ایک پر لو ۔ میری ترمیم ہے ۔ لہذا نارو صاحب کی باری پہلے کس طرح آ سکتی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ مسٹر محمد حنیف نارو کی جو ترمیم ہے وہ اصل ریزولیوشن کو بالکل تبدیل کر دیتی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ ہمیں پڑھ کر سنا دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقت پر آ جائے گی ۔ اس کے بعد بیگم ریحانہ سرور کی ترمیم آئے گی ۔

(قطع کلامیاں)

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ پچھلی دفعہ بھی آپ نے یہ فرمایا تھا کہ جس کی ترمیم پہلی سطر سے یا دوسری سے شروع ہوتی ہے ۔ پہلے اس کو موقع ملے گا بعد میں دوسری کو موقع دیا جائے گا لیکن میری ترمیم یہاں تیسری سطر سے شروع ہو رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تیسری سطر سے شروع ہو رہی ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ نہیں جی تیسری سطر کے تھوڑی سی بعد میں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسی لفظ سے آپکی بھی ترمیم شروع ہوتی ہے اور ان کی بھی ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ ان کی ساڑھے تین سطر سے شروع ہوتی ہے اور میری ترمیم سطر تین سے شروع ہو رہی ہے ۔ (قہقہہ)

سردار صغیر احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اگر ایک ہی سطر سے شروع ہوتی ہے تو پھر لیڈیز فرسٹ کا مسئلہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کی ترمیم کی نوعیت اس طرح کی ہے کہ وہ سارے متن کو

تبدیل کر رہی ہے -

(قطع کلامیاں)

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری - جناب والا - چونکہ آپ نے مجھے پہلے ترمیم پیش کرنے کی اجازت بخشی تھی -

مسٹر سپیکر - آپ نے اس کا تحریری نوٹس نہیں دیا ہوا ہے -

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری - میں نے نوٹس جناب والا - اس دن دے دیا تھا اس میں لکھا تھا کہ دو ہزار پروڈیوس انڈکس یونٹ ہونا چاہیے -

مسٹر سپیکر - اس وقت یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اس کو consider نہ کیا جائے - مسٹر محمد حنیف نارو -

مسٹر محمد حنیف نارو - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مذکورہ قرارداد کی سطر ۳ اور ۴ کے بعد میں وارد ہونے والے الفاظ "زرعی اصلاحات کی پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے" - اس کی بجائے مندرجہ ذیل الفاظ ثبت کئے جائیں -
>
> "مارشل لا ریگولیشن نمبر ۱۱۵ پیراگراف نمبر ۲۵ سب پیرا نمبر ۳ کی ضمن ہائے (الف) و (ب) کی پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے - نیز اس بارہ میں ریگولیشن مذکور کے نفاذ سے قبل مروجہ قانون مزارعت کی متعلقہ دفعات اور رواج کو ہی لاگو سمجھا جائے -

رانا پھول محمد خان - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مذکورہ قرارداد کی سطر ۳ اور ۴ میں وارد ہونے والے الفاظ "زرعی اصلاحات کی پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے"۔ کی بجائے مندرجہ ذیل الفاظ ثبت کئے جائیں ۔

مارشل لا ریگولیشن نمبر ۱۱۵ پیراگراف نمبر ۲۵ سب پیرا نمبر ۴ کی ضمن ہائے (الف) و (ب) پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ نیز اس بارہ میں ریگولیشن مذکور کے نفاذ سے قبل مروجہ قانون مزارعت کی متعلقہ دفعات اور رواج کو ہی لاگو سمجھا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پہلے میں نے اس کو oppose کیا ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ پہلے میں نے oppose کیا ہے یہ اصل وقت oppose کرنے کا تھا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ سب سے پہلے میں نے oppose کیا ہے پھر حاجی سیف اللہ صاحب نے اس کے بعد میاں منظور موہل احمد صاحب نے کیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس میں ترمیم در ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ پہلے انہوں نے ترمیم پیش کیوں نہیں کی ؟ اب میرا نام پکارا جا چکا ہے ۔ اس لئے اب یہ اپنی ترمیم پیش نہیں کر سکتے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ترمیم پیش کرنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ اب ترمیم پیش کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کمال کرتے ہیں آپ بھی ؟

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ جو ترمیم بیگم ریحانہ سرور کی ۔ ہے اس میں آپ کیسے ترمیم کر سکتے ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس میں بھی میں ترمیم کر سکتا ہوں ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جی ہاں ۔ اس پر آپ تقریر کر لیں ۔ لیکن اس میں آپ ترمیم نہیں کر سکتے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ بہت بڑی غلطی ہو جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ فرمائیے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں مسٹر محمد حنیف نارو کی ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

کہ الفاظ "پیراگراف نمبر ۲۵ سب پیرا نمبر ۳ کی ضمن ہائے (الف) و (ب) حذف کر دیا جائے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میری بھی اس میں ترمیم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ لیٹ ہو گئے ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں :

کہ مذکورہ قرارداد کی سطر ۳ میں وارد ہونے والے

الفاظ "جن کی ملکیت پچیس ایکٹر" کی بجائے مندرجہ ذیل الفاظ ثبت کئے جائیں ۔ تحفظ دینے کی خاطر جن کی ملکیت ۲۵ ایکٹر یا دو ہزار پروڈیوس انڈکس یونٹس ان میں سے جو بھی زیادہ ہو"۔

مسٹر شمیم احمد خان (مسٹر ڈپٹی سپیکر) ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی ان ترامیم کو ایوان میں پیش کرتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔ جناب نے ابھی ان کو پیش کرنا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر محمد حنیف نارو کی ترمیم میں ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ الفاظ "پیراگراف نمبر ۲۵ سب پیرا ۳ کی ضمن ہائے (الف) و (ب) کو حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر محمد حنیف نارو ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب بیگم ریحانہ سرور کی طرف سے یہ ترمیم در ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مذکورہ قرارداد کی سطر ۳ میں وارد ہونے والے الفاظ "جن کی ملکیت ۲۵ ایکٹر کی بجائے مندرجہ ذیل الفاظ ثبت کئے جائیں ۔

"تحفظ دینے کی خاطر جن کی ملکیت ۲۵ ایکٹر یا دو ہزار پروڈیوس انڈکس یونٹس ان میں سے جو بھی زیادہ ہو ۔"

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر محمد حنیف نارو کی ترمیم کی میاں منظور احمد موہل نے مخالفت کی ہے ۔ حاجی سیف اللہ صاحب آپ کی پہلے باری آ جائے گی ۔ ان کی مخالفت صرف منظور احمد موہل صاحب نے کی ہے ۔ دریشک صاحب آپ ترمیم کی مخالفت کر رہے ہیں یا اس کی حمایت کر رہے ہیں ؟

سردار نصراللہ خان دریشک ۔ کون سی جناب والا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر حنیف نارو کی ترمیم کی آپ نے مخالفت کی ہے اس کے بعد حاجی محمد سیف اللہ کی ترمیم ہے ۔

سردار نصراللہ خان دریشک ۔ جی ہاں ۔

Mr. Speaker : We will start with him.

حاجی محمد سیف اللہ خان جناب والا ۔ میں بیگم ریحانہ سرور صاحبہ کی ترمیم در ترمیم میں ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر شمیم احمد خان (مسٹر ڈپٹی سپیکر) جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دریشک صاحب نے مسٹر محمد حنیف نارو کی ترمیم اور اس میں جو ترمیم کی گئی ہے دونوں کی ہی مخالفت کی ہے ۔

He is the mover and he will be the first speaker.

سردار نصر اللہ خان دریشک (ڈیرہ غازی خان ۔ ۶) ۔ جناب والا میرا تحریک پیش کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ موجودہ زرعی اصلاحات کو زیادہ سے زیادہ موثر بنایا جائے ۔ زیادہ سے زیادہ عوام الناس کو مستفید ہونے کا موقع

فراہم کیا جائے ۔ جناب والا ۔ موجودہ صورت حال یہ ہے کہ موجودہ حکومت نے جہاں لیبر قوانین نافذ کر کے مزدوروں کو تحفظ دیا ہے ۔ ملازمین کی تنخواہیں بڑھائی گئی ہیں بلکہ ہر شعبۂ زندگی میں مختلف قسم کی اصلاحات کی گئی ہیں وہاں وہ موجودہ چھوٹے مالکان کی حالت زار بھی دیکھیں ۔ جناب والا ۔ موجودہ دور میں جہاں مزدور کی تنخواہ کم از کم ڈیڑھ سو روپے مقرر کی گئی ہے وہاں میں آپ کے سامنے معمولی سا data پیش کروں گا ۔ میں کالونیز ایریا کی بات نہیں کر رہا ۔ میں پسماندہ علاقے جیسے ڈیرہ غازی خان ۔ مظفر گڑھ تھل اور میاں والی کے اضلاع کی بات کر رہا ہوں ۔ ان علاقوں کی یہ صورت ہے کہ ایک مربع اراضی کی پیداوار کی زیادہ سے زیادہ سالانہ اوسط انکم دو ہزار سے کسی صورت میں بھی زیادہ نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ اس دو ہزار میں سے ایک ہزار تو مزارع لے جائیگا باقی ایک ہزار میں سے آبیانہ ۔ بیج ۔ مالیہ اور دوسرے لوازمات مالک کو دینے پڑیں گے یعنی ایک مربع کے مالک کو ۵۰۰ روپیہ سال میں مشکل سے بچتا ہے ۔ اگر اس کے گھر کے افراد کی تعداد پانچ پر مشتمل ہو تو فی کس دس روپیہ مہینہ اوسط آمدن نہیں بنتی ۔ جناب والا ۔ صورت حال یہ ہو چکی ہے کہ جو سودہ مزارع ہیں وہ سابقہ مالک نظر آ رہے ہیں اور موجودہ مالک جو ہیں ان کی حالت سابقہ مزاعین والی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی جنرل سٹیٹمنٹ تو آ گئی ۔

What have you to say about the amendments ?

سردار نصر اللہ خان دریشک ۔ جناب والا ۔ ترمیم کے بارے میں عرض کر رہا ہوں ۔ جناب محمد حنیف نارو صاحب نے فرمایا ہے کہ مارشل لا ریگولیشن ۱۱۵ کی جو مقتضات ہیں ان میں ترمیم لا کر اس کو مستثنیٰ قرار دیا جائے اسی طرح بیگم صاحبہ کی بھی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بعد میں کریں گے ۔

سردار نصراللہ خان دریشک ۔ جناب والا ۔ میری محض اتنی گذارش ہے

کہ جہاں چھوٹے غریب مالک ہیں ان کی حالت آخر کون سدھارے گا۔ جن کی دس دس روپیہ ماہانہ اوسط آمدن بنتی ہے ان کی حالت بھی ہم نے ہی سدھارنی ہے۔

جناب والا۔ آپ موجودہ ریونیو کورٹس کے ریکارڈ کو دیکھیں تو ۸۰ فیصد مقدمات اس قسم کے ہیں جن کا تعلق اسی قسم کے چھوٹے مالکان سے ہے۔ چھوٹے مالکان کی حالت بہتر بنانا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔

جناب والا۔ تمام ہاؤس سے نہایت مؤدبانہ گذارش کرتا ہوں کہ جس طرح پہلے افہام و تفہیم کی فضا قائم کی گئی تھی۔ اس ریزولیوشن کو متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا تھا۔ اس کے بعد ایک معمولی سی ترمیم آنے پر سارا مسئلہ کھٹائی میں پڑ گیا تھا۔ ہمیں اس کی پر زور فائید کرتا ہوں۔ جناب والا۔ آج بھی اسی افہام و تفہیم سے کام سے لیا جائے ہم یہاں پر اس ہاؤس میں عوام کے حقوق کے کسٹوڈین ہیں۔ اس سے نہ آپوزیشن مستثنیٰ ہو سکتی ہے نہ حکومتی پارٹی مستثنیٰ ہو سکتی ہے۔ یہ ان لوگوں کے حقوق کا تعلق ہے۔ ان کے standard of living کو بہتر بنانے کا تعلق ہے۔

جناب والا۔ جہاں ایک مزدور ڈیڑھ سو روپے ماہانہ کماتا ہے۔ اگر اس کے گھر کے چھ افراد ہیں تو وہ ۹۰۰ روپیہ ماہانہ یعنی ۱۰۸۰۰ روپے سالانہ کما سکتا ہے تو چھوٹے مالکوں نے آخر کیا قصور کیا ہے۔ اگر یہ ریزولیوشن پاس نہ کیا گیا تو اس کے نتائج خطرناک نکلیں گے۔ جناب والا۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جتنے چھوٹے مالکان ہیں یا چھوٹے کاشتکار ہیں وہ شہروں کا رخ کریں گے وہ بھی محنت مزدوری پر اکتفا کریں گے۔ موجودہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ جو کم آمدنی والے لوگ ہیں ان کی آمدنی بڑھائی جائے اس کو زیادہ سے زیادہ وسائل میسر کئے جائیں۔

جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے تمام احباب کی خدمت میں عرض

کروں گا کہ وقت بہت قلیل ہے جس قدر بھی اس سے فائدہ اٹھایا جائے اتنا ہی اچھا ہے ۔ اس ریزولیوشن پر جس طرح مخالف پارٹی اور حکومتی پارٹی نے متفقہ فیصلہ کیا تھا اسی فیصلے پر قائم رہ کر اس کو مزید التوا میں نہ ڈالا جائے اور اسے فوری پاس کر لیا جائے ۔ شکریہ ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ بڑا اہم ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا نام اس فہرست میں نہیں ہے ۔ جنہوں نے اس کی مخالفت نہیں کی ان کا نام میرے پاس نہیں ہے ہمیں ایک ضابطہ کے تحت چلنا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چاہے آپ ترمیم کر رہے ہیں ۔ یا آپ مخالفت کر رہے ہیں اس پر ایک ضابطے کے تحت کاروائی ہوگی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں نے سب سے پہلے اس کی مخالفت کی ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں نے بھی سب سے پہلے اس ریزولیوشن اور اس ترمیم کی مخالفت کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کس چیز کی مخالفت کی تھی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ محمد حنیف نارو صاحب کی ترمیم کی مخالفت کی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں منظور احمد موہل ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب سپیکر ۔ آج اس معزز ایوان میں ایک نہایت اہم مسئلہ کے متعلق جناب نصر اللہ خان صاحب دریشک نے ایک ریزولیوشن پیش کیا ہے ۔ جس پر میرے محترم دوست جناب محمد حنیف نارو صاحب نے ترمیم دی ۔ میں دونوں تحاریک پر زور مخالفت کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ جیسا

کہ آپ جانتے ہیں - - - -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - ایک ہی وقت میں دو تحاریک کی مخالفت نہیں ہو سکتی - ایک کی ہو سکتی ہے -

مسٹر سپیکر - ترمیم بھی ہے اور ترمیم در ترمیم بھی ہے -

میاں منظور احمد موہل - جیسا آپ جانتے ہیں اس معزز ایوان کے معزز اراکین کی اکثریت پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتی ہے جو عموماً غریب عوام کے نمائندے کہلاتے ہیں - جناب والا - یہاں پر میں آج یہ بات بڑے وثوق سے کہوں گا کہ ہماری حکومت نے باوجود کئی قسم کے مسائل ہونے کے پھر بھی اپنے محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے غریب عوام کے لیے کافی کچھ کیا - - - - تو میں یہ عرض کرونگا کہ جو کچھ ہم کہنا چاہتے تھے وہ ابھی ہم نے نہیں کہا - تاہم زرعی اصلاحات ہمارے ملک پر لاگو کی گئی ہیں اور ہماری حکومت نے غریبوں کے لیے کچھ نہ کچھ ڈھارس کا سامان پیدا کیا ہے - آج اس ریزولیوشن کے ذریعے جو بھی ہم ان غریبوں کو دینا چاہتے ہیں وہ تسلی بخش ہو - مزارعین کو بہت کم ملا ہے - جناب والا - ہم ان سے وعدہ کر کے اس معزز ایوان میں آئے تھے - آپ بھی جانتے ہیں کہ انہی لوگوں نے پیپلز پارٹی کو ووٹ دے کر ہمیں یہاں بھیجا تھا اور یہ وہ لوگ تھے جو پسے ہوئے عوام تھے - جو صدیوں سے جاگیر داروں اور ظالم سرمایہ داروں کے پنجۂ استبداد میں جکڑے ہوئے تھے - ہم چاہتے ہیں کہ ان کے مفادات کا پورا پورا خیال رکھا جائے - کیونکہ انہی کے ووٹوں سے ہم اس معزز ایوان میں پہنچے ہیں اور ہم نے ان سے کچھ وعدے بھی کئے ہوئے ہیں -

جناب والا - جہاں تک چھوٹے مالکان کا تعلق ہے انکی مصیبتوں کے ازالہ کے لیے بھی میں سمجھتا ہوں کہ حکومت غور کر رہی ہے - پوری طرح اس ضمن میں چھان بین کیجا رہی ہے کہ ہم چھوٹے مالکان کو جتنا ہو سکے تحفظ دیں لیکن ۱۲۵ ایکڑ کے جو مالکان ہیں وہ چھوٹے مالکان کہلانے کے مستحق نہیں ہو

سکتے ۔ دیہاتوں میں اگر جا کر دیکھا جائے تو یہ معلوم ہوگا کہ بعض کاشتکاروں کے پاس نصف ایکڑ زمین بھی نہیں ہے ۔ ہم نے انہیں قائد عوام کا منشور بتایا تو انہوں نے لبیک کہتے ہوئے ہمارا ساتھ دیا تھا اور جس کے بدولت آج یہ اسمبلی قائم ہوئی ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ جس کے پاس ساڑھے بارہ ایکڑ زمین ہے اس کی نسبت یہ ہے کہ حکومت نے ساڑھے بارہ ایکڑ کو گزارہ الاؤنس قرار دیا ہوا ہے مگر ۲۵ ایکڑ والا چھوٹا زمیندار نہیں کہلا سکتا ۔ چھوٹے مالکان جن کے پاس ساڑھے بارہ ایکڑ ہیں حکومت ان کو زرعی اصلاحات سے مستثنیٰ قرار دینے کو تیار ہے ۔ وہی زمین کاشتکاروں کو دیتا ہے جو خود غیر حاضر ہوتا ہے یا کسی ملازمت میں ہوتا ہے اور اسکا کچھ نہ کچھ ذریعہ معاش ضرور ہوتا ہے ۔ اس لیے جناب والا ۔ ہم مرکزی حکومت سے اس ایوان کے ذریعے یہ مطالبہ کرتے ہیں اور پر زور سفارش کرتے ہیں کہ جو ہم نے اپنے منشور میں وعدے کئے ہوئے ہیں ان کو پورا کیا جائے ۔ اور میرا خیال ہے کہ اس معزز ایوان کے معزز اراکین بھی یہ چاہتے ہیں کہ ساڑھے بارہ ایکڑ تک کے جو مالکان ہیں ان کو زرعی اصلاحات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ لیکن ۲۵ ایکڑ والے کو چھوٹا زمیندار قرار نہ دیا جائے ۔ اس ضمن میں جن مزارعین کو فائدہ پہنچا ہے انہیں آبیانہ نہیں دینا پڑتا اور دوسرے مالکان کو دینا پڑتا ہے ۔ جو چیز ایک دفعہ دی جاتی ہے اس کو واپس لینا موزوں نہیں ہوتا ۔ اگر اس کے برعکس کچھ کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا اعتماد پیپلز پارٹی سے اٹھ جائے گا اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قائد عوام پر بھی لوگوں کا اعتماد اٹھ جائیگا ۔ ساڑھے بارہ ایکڑ والے کو زرعی اصلاحات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے اور مجھے امید ہے کہ میرے معزز دوست اس مطالبہ میں میرے برابر کے شریک ہونگے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک معزز رکن کی قرار داد ضائع نہ جائے اور میں وقت ضائع نہیں کروں گا

بلکہ دو منٹ میں اپنی عرضداشت اس ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا ۔ ہم نے بھی اپنا نام دیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ابھی تو ترامیم پر بحث ہو رہی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ تو جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ نارو صاحب کی جو ترمیم ہے وہ درست نہیں ہے ۔ دراصل واقعہ یہ ہے جیسا کہ میرے دوست موہل صاحب نے فرمایا اور وہ بہاول نگر کے کھاتے پیتے زمیندار ہیں جن کے متعلق مجھے بھی علم ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اصل موضوع پر آئیں اور غیر متعلقہ بات کرنے سے احتراز فرمائیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ دیہات کی ۸۵ فیصد آبادی نے منتخب کرکے ان نمائندوں کو یہاں بھیجا اور وہ اس معزز ایوان میں پہنچے ۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ دیہاتوں میں جو آبادی ہے اس کا ۲۵ فیصدی حصہ امیر لوگوں پر مشتمل ہے اور باقی ۷۵ فیصدی چھوٹے مالکان ہیں ۔ پھر اس کے علاوہ مہاجر اور لوکل بھی ہیں ۔ اس لئے جناب سپیکر ۔ ہم ۸۵ فیصدی کے حقوق کو نظر انداز نہیں کرنا چاہتے ۔ جس کے پاس ایک مربعہ زمین ہے دراصل حقیقت یہ ہے کہ اس کی حالت ایک پان بیچنے والے یا گدھا ہانکنے والے سے بھی بد تر ہے ۔

مسٹر محمد ارشد خان ۔ جناب والا ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ۸۵ فیصدی چھوٹے زمیندار ہیں یہ غلط ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے ٹھیک کہا ہے میں چیلنج کرتا

ہوں ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ دیہاتوں کے لوگ بہت غریب ہیں اور ان میں یتیم بچے بھی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو مزدوری کرتے پھرتے ہیں ۔ نہ ان کو مزارع حصہ دیتا ہے اور نہ ان کو پیسے دیتا ہے ان کے لئے کھاد کا حصول ابھی دشوار ہے ۔ غریب مزارع تکلیف ہے ہے جناب سپیکر ۔ میں گزارش کرتا ہوں اور یہ میرا مشاہدہ ہے کہ ایک مربعے سے کم (limit) میں کوئی پیداوار نہیں ہو سکتی ۔ جو بارہ ایکڑ پر کاشت کرتا ہے وہ منڈی میں جا کر اپنا غلہ بھی نہیں بیچ سکتا تو پھر ایسی صورت میں یہ ٹوسٹ کھانے والے لوگ کہاں سے ٹوسٹ کھائیں گے ۔ مجھے ڈر ہے کہ ایسی صورت حال سے ہمارے صوبہ میں فساد برپا ہوگا ۔ ایک بے چینی پیدا ہوگی اور چھوٹے مالکان کے لئے ایک مصیبت بن جائی گی ۔ مزارع کہتا ہے کہ زمین میری ہے ۔ یہ ضروری ہے کہ جب تک کوئی حد مقرر نہ کی جائے اس وقت تک صوبے میں امن قائم نہیں ہو سکتا ۔ میں اس مرحلہ پر ایک تجویز جناب والا ۔ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ تمام مالکیتیں ختم کر دی جائیں ۔ اگر ختم نہیں کرنا تو کم از کم ایک حد مقرر کر دی جائے اور پیداوار کو بڑھایا جائے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس ترمیم کی پر زور حمایت کرتا ہوں ۔ لیکن اگر بیگم ریحانہ سرور صاحبہ کی ترمیم کو منظور کر لیا جائے تو وہ دوسری بات ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ میں اس ضمن میں گزارش یہ کرنی چاہتا ہوں کہ ایک وہ زمیندار ہیں جنہوں نے وطن سے غداری کرکے جاگیریں حاصل کیں اور زمینداروں میں ایک حصہ ان زمینداروں کا ہے جنہوں نے اپنا خون پسینہ بہا کر اپنے لئے زمین حاصل کی ۔ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم چھوٹے زمینداروں کو تحفظ دیں ۔ جنہوں نے پیپلز پارٹی کا ساتھ دیا اور انہیں اپنے ووٹ دے کر کامیاب کرایا ۔ جو امیر زمیندار تھے ان کے تو مزارعین نے کم ووٹ دئے اور چھوٹے کاشتکاران نے سب سے زیادہ ووٹ دئے ۔ تو ان گزارشات

کی بنا پر ہم ان کو ساڑھے بارہ ایکڑ زمین دینے کی کوشش کریں گے اور ان کے حقوق کا تحفظ کریں گے - ہم ان کی ملکیت کو خراب نہیں کریں گے - یہ بات سہواً رہ گئی ہے ورنہ زرعی اصلاحات جو ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں - جس طرح کہ میرے بھائی درویشک صاحب نے کہا ایک مربعہ کا مالک تمام چیزوں کی ادائیگی جب کر لے تو اس کے پاس کچھ نہیں رہ جاتا یہ درست ہے - پنجاب کے زمیندار خود اپنی زمین کاشت کرتے ہیں - جب لوگ ریٹائر ہو کر اپنے گھروں کو جاتے ہیں تو ان کو مزارعین سے زمین نہیں مل سکتی اور وہ ان کو بیدخل بھی نہیں کر سکتے تو میں گزارش کروں گا کہ اس صورت حال سے کشمکش کے پیدا ہونے کا امکان ہے - اس کے علاوہ ایک اور بات میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ بڑے زمیندار آج کاشت کاروں کو روٹی نہیں دیتے وہ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتے جو کہ زرعی اصلاحات کے برعکس چیز ہے اس لئے میں اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں -

مسٹر منور خان - جناب سپیکر - میرے فاضل دوست . . . .

مسٹر سپیکر - کسی ممبر نے ان کی ترامیم کے متعلق کچھ نہیں بتایا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف پرولیج - جناب والا - آپ نے واقعی درست ارشاد فرمایا ہے کہ یہ جو procedure چل رہا ہے یہ صحیح نہیں ہے - جناب والا - جب ایک قرار داد put ہو گئی - اس پر امنڈمنٹ آ گئی پھر amendment to amendment آ گئی - اس کے بعد آپ نے question put کرتے ہیں - تو پہلے جناب نے amendment to amendment put کرنی ہے - پھر جناب نے امنڈمنٹ put کرنی ہے - پھر جناب نے اصل قرارداد put کرنی ہے -

مسٹر سپیکر - ایسے ہی کروں گا - Let us be little relevant.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - اسی light میں یہ debate

چلتا رہتا ہے اور اسی light میں آتا ہے - یہ amalgamation ہو گئی ہے -

مسٹر سپیکر - پہلے وہ ترمیم آئے گی جو آپ نے کی ہے - میں نے معزز ممبران سے التماس کیا ہے کہ وہ ایسی تقاریر کریں جن سے مجھے بھی پتا چلے کہ جو آپ تقریر کر رہے ہیں وہ amendments سے کتنی متعلق ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - یہ اکٹھی نہیں آ سکتیں -

مسٹر سپیکر - پہلے آپ کی ترمیم آئے گی اس کے بعد مسٹر حنیف نارو کی ترمیم پر بحث ہو گی -

حاجی محمد سیف اللہ خان - نہیں جناب - جناب والا - میں جناب کے گوش گزار کر رہا ہوں سمجھانے کے لئے نہیں بلکہ استدعائیہ انداز میں کہ میری amendment to amendment ہے - وہ جب ڈسکس ہو جائے گی اس کو جناب put کریں گے - وہ reject ہو جائے گی یا admit ہو جائے گی - اس کے بعد جناب امنڈمنٹ کو لیں گے - ایک کے منظور ہو جانے کے بعد دوسری کا سلسلہ ہی ختم ہو جاتا ہے - اس طرح سے debate میں وقت بھی بچتا ہے اور یہ procedure رول کے مطابق ہو جاتا ہے اور بحث step by step چلتی ہے - جناب والا - آپ پہلے amendment to amendment زیر غور لائیں کیونکہ جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے اس کی وضاحت mover نے کر دی ہے - اس کے بعد البتہ یہ فرما سکتے ہیں کہ قرارداد کے بعد امنڈمنٹ کے mover کو جناب فرمائیں کہ وہ اپنی امنڈمنٹ کی وضاحت کرے - اس کے بعد amendment to amendmen کی وضاحت آئے تاکہ ہاؤس پر سب چیز عیاں ہو جائے - اس کے بعد جو صاحبان چاہیں - جس کی بھی pleadings کی جائیں یا arguments کی جائیں - چاہے وہ اس کی تائید کریں یا تردید کریں کر سکتے ہیں - ابھی تک میری amendment to amendment آئی نہیں

اور بعض صاحبان نے اپنی رائے دینی شروع کر دی ہے کہ ہم قرارداد کو تسلیم کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے بھی یہ چیز نوٹ کی ہے اس لیے میں نے فاضل اراکین سے کہا ہے کہ انہوں نے نہ تو اس ترمیم کے متعلق جس پر اس وقت بحث ہو رہی ہے اور نہ ہی ترمیم در ترمیم کے اثرات کے متعلق اس ہاؤس کو بتایا ہے ۔ اصل امنڈمنٹ کے سکوپ کو بھی ڈسکس نہیں کیا ہے کہ کیوں اس کی مخالفت ہو رہی ہے اور اصل قرار داد پر بحث شروع ہو گئی ہے ۔ اسی لیے میں نے ممبران کی توجہ اسی طرف مبذول کرائی ہے تاکہ بعد میں کوئی الجھن نہ پیدا ہو ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میری گذارش ہے کہ اگر آج کے دن کی کارروائی کے ٹائم کے بارے میں بغور دیکھا جائے تو میرے خیال میں آدھا ٹائم اس میں صرف ہو گیا ہے جو مشورے حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب آپ سے لیتے ہیں یا حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب رولز کے بارے میں آپ کو اگاہ کرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ کوئی اصول نہیں ہے ۔ انہوں نے جو چیز سمجھانی ہو وہ آپ کے چیمبر میں جا کر کریں جس طرح دوسرے حضرات کرتے ہیں ۔ انہیں تیاری کر کے آنا چاہیے اسمبلی کا آدھا ٹائم ایسی باتوں میں گزر جاتا ہے اور کام نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھئے ۔ وہ بالکل متعلقہ باتیں کر رہے تھے ۔ جو تین تقاریر ان سے پہلے ہوئی ہیں انہوں نے ان کے متعلق کہا ہے کہ وہ غیر متعلقہ تھیں ۔

All what he has said is that of the three speeches that have

already been made, except of Mr. Manzoor Mohal others were not relevant. I did not notice it and the honourable Member brought it to my notice and you are objecting to that. آپ کا یہ مطلب ہے کہ میں یہاں irrelevant تقاریر ہونے دوں ۔

مسٹر شمیم احمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ میرا خیال ہے کہ وہ relevant اس حد تک ہیں کہ قرارداد یہ ہے کہ ۲۵ ایکڑ کے مالک کو exempt کر دیا جائے ۔ دوسری ترمیم یہ ہے کہ نہ کیا جائے اور amendment to amendment یہ ہے کہ اس کو ختم کیا جائے ۔

Mr. Speaker : The resolution was not under discussion.

زیر بحث یہ تھا کہ ترمیم در ترمیم ہونی چاہیے یا نہیں ۔

مسٹر شمیم احمد خان جناب والا ۔ یہ ترمیم در ترمیم جو دی گئی ہے یہ حقیقت میں ریزولوشن کو دوبار revive کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ relevant سکوپ صرف وہی ہوگا ۔

Mr. Speaker : But no one has said that.

ایک جنرل تقریر ہوئی ہے کہ چھوٹے زمینداروں اور کسانوں کے حقوق کا تحفظ ہونا چاہیے ۔

کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا ۔ کہ اس کا کیا effect ہے ۔

مسٹر شمیم احمد خان ۔ جناب والا ۔ جس سکوپ میں آپ نے مخدوم زادہ سید حسن محمود کو ایڈوائزری کونسل کے سلسلے میں اجازت دی تھی اس سکوپ پر یہ باتیں ہو رہی تھی ان میں cover ہو جاتی ہیں ۔ amendment to amendment کے بعد بالکل وہی سکوپ بنتا ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ ریزولیوشن کا اصل متن تو یہ ہے کہ ۲۵ ایکڑ تک اراضی کو زرعی اصلاحات سے مستثنیٰ قرار دیا

جائے۔ اور اس پر ترمیم مسٹر محمد حنیف نارو صاحب کی یہ ہے کہ اس کو ریگولیشن ۱۱۵ کے پیرا ۲۵ ضمن تین کی (الف) اور (ب) سے مستثنیٰ قرار دیا جائے اس کے بعد حاجی محمد حنیف اللہ صاحب کی ترمیم در ترمیم آئی ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ جو الفاظ نارو صاحب نے کہے ہیں کہ ان کو حذف کیا جائے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اصل ریزولوشن اپنے اصل متن پر پھر اپنی جگہ پر آگیا اس کے بعد مسٹر منظور احمد موہل نے بھی ترمیم پیش کی ۔ ترمیم در ترمیم کا مطلب یہ ہے کہ ۲۵ ایکڑ کی بجائے ساڑھے بارہ ایکر کر دیا جائے اور ریزولیوشن کا اصل متن جو ہے وہ اسی طرح رہے ۔ اب پوزیشن یہ ہے کہ کس امر پر بحث ہو رہی ہے ۔ آیا اس اصل ریزولیوشن پر یا مسٹر محمد حنیف نارو صاحب کی امنڈمنٹ پر یا میاں منظو احمد موہل کی امنڈمنٹ پر بحث ہو رہی ہے ۔ جناب والا ۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اصل متن زیر بحث کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اصل متن زیر بحث یہ ہے کہ مسٹر نارو کی ترمیم میں حاجی محمد سیف اللہ خان کی ترمیم در ترترمیم زیر غور ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ میاں منظور احمد موہل صاحب نے ترمیم میں کیا کہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں منظور احمد موہل نے تو یہ کہا ہے کہ ان ترمیموں کو نہیں مانتے ہیں بلکہ ہم تو اس حد تک جانا چاہتے ہیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ وہ بھی ترمیم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ جب آئے گی دیکھ لیں گے ۔ انہوں نے اپنا مطمع نظر پیش کیا ہے کہ وہ ان کو نہیں مانتے ہیں بلکہ چاہتے ہیں کہ اس قسم کی امنڈمنٹ آئے لیکن وہ اس وقت زیر بحث نہیں ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی ترمیم کے بعد ریزولیوشن کا اصل متن جو ہے وہ برابر وہی آ جاتا ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ اس ترمیم میں (الف) اور (ب) کی جو اختراع ہے اس کو حذف کر دیا جائے تو اس کے معنی ہیں کہ اصل ریزلیوشن بمعہ اس addition کے جو جناب نارو صاحب نے کیا ہے وہ قائم رہے گا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ point of personal explanation, ۔ جناب والا۔ مجھے افسوس ہے کہ میرے قانون دان بھائی نے میری ترمیم در ترمیم کو نہیں پڑھا ۔ اس میں آگے یہ الفاظ میں نے جناب محمد حنیف نارو صاحب کے رکھے ہیں کہ "قانون مزارعت کو لاگو رہنے دیا جائے ۔" یعنی انکی قرار داد کا ایک پورشن بقایا رکھ دیا گیا ہے کہ قانون مزارعت کو لاگو رکھا جائے ۔ آپ مہربانی کر کے غور سے دیکھیں اور اس کے بعد آپ خود ہی فرمائیں گے کہ میری ترمیم در ترمیم valid ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے valid ہونے کے متعلق کسی نے اعتراض نہیں کیا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس قرار داد کی اہمیت کے پیش نظر اس ایوان کے وقت کو ایک گھنٹہ مزید بڑھا دیا جائے یعنی نو بجے تک کر دیا جائے۔

آوازیں ۔ نہیں ۔ نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ اگلی جمعرات کو آ جائے گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس طرح قرارداد کی اہمیت ختم ہو جائے گی ۔ (قطع کلامیاں)

آوازیں ۔ نہیں ۔ نہیں ۔

Mr. Speaker : No question has been put,

concensue یہی ہے کہ وقت نہ بڑھایا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر منور خان ۔

سردار عطا محمد خان لغاری ۔ جناب والا ۔ جو رپورٹ پچھلی دفعہ منظور ہوئی تھی ۔ اس میں میں نے ایک ترمیم پیش کی تھی جس کی وجہ سے اجازت نہ مل سکی کیونکہ کچھ قطع کلامیاں ہو گئی تھیں ۔ اس کے فوراً بعد میں نے بھی وہی ترمیم پیش کی تھی جو بیگم ریحانہ سرور نے پیش کی تھی لیکن اتفاق سے وہ پیش نہیں ہوئی اور مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ یہاں ۔ ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ سردار صاحب آپ کو وقت دیا جائیگا ۔ اس وقت منور صاحب تقریر فرمائیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پیش کر رہا ہوں جو بڑا اہم ہے ۔ جناب کے فیصلے کے مطابق میری ترمیم در ترمیم پر غور ہو رہا ہے ۔ محرک کو بھی موقع نہیں دیا گیا لیکن اس پر اعتراض کرنے والے اور رائے دینے والے پہلے بول رہے ہیں ۔ مہربانی فرما کر محرک کو موقع دیجئے کہ وہ اپنی تقریر کو ختم کرے ۔ میری ترمیم در ترمیم ہے اور پہلا میرا حق ہے کیونکہ میں محرک ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے بعد میں یاد کرایا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ نے ہی فیصلہ فرمایا ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ آپ منور صاحب کو بلا چکے ہیں انہیں بولنے کا موقع دیجئے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان کی ترمیم کے لیے دو دن کا نوٹس چاہئے تھا لیکن اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے وہ ترمیم در ترمیم پیش کر کے بولنا چاہتے ہیں اس سے پہلے نارو صاحب کی ترمیم ہے اس کو زیر بحث لائیں اسکے بعد اور ہوگی ۔

مسٹر منور خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی وساطت سے اس قرار داد رد کے بارے میں جو اس وقت پیش ہے تمام حضرات کو اس بات سے آگاہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جہاں تک میرے دوست فاضل رکن نے فرمایا تھا کہ دیہاتوں میں ۷۵ فیصد متوسط اور ۲۵ فیصد مزارعین ہیں ۔ جہاں تک متوسط مالکان کا تعلق ہے یا چھوٹے مالکان کا تعلق ہے یہ ٹھیک ہے کہ ان کے پاس تھوڑی زمین ہے ۔ اور اگر کسی نے کسی مزارع کو زمین دی ہے تو وہ اس بنا پر دی ہوئی ہے کہ ان کا گزر اوقات کسی اور طریقے سے چل رہا ہے اور وہ ان کی ضرورت سے زائد ہے ۔ اس لئے یہ بہانہ نہیں بنانا چاہئے کہ ۷۵ فیصد چھوٹے مالکان کے حقوق کو تحفظ دیا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ وہ مزارعین جنہوں نے اس الیکشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور خاص طور پر موجودہ گورنمنٹ جن لوگوں کے ایما پر آئی ہے ان کے پاس ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی ہے ۔ یعنی ۲۵ فیصد لوگوں کے حقوق کو تحفظ دیا جا رہا ہے ۔ اور باقی کے حقوق کو تلف کیا جا رہا ہے ۔ میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ زرعی اصلاحات جو سابقہ گورنمنٹ کے زمانے میں نافذ ہوئی تھیں ان کی حد ۳۶ ہزار یونٹ مقرر کی گئی تھی ۔ موجودہ زرعی اصلاحات کے وقت ان لوگوں نے اپنی جائداد کو اپنے خاندان کے اندر تقسیم کر لیا تھا ۔ اب یہ چھوٹ دی جا رہی ہے ۔ اس ایوان میں یہ چھوٹ ان لوگوں کو ملے گی جو اس چیز کے قطعاً مستحق نہیں ۔ اس چھوٹ سے ایک گھر کے اندر ایک خاندان کے اندر جو دس افراد ہیں وہ زمین ان میں بٹ جائے گی ۔ ان کے اس اقدام سے اس صوبے کے اندر اور اس ملک کے اندر کتنے مزارعین بے دخل ہو جائیں گے ۔ ایک طرف آپ ان لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے نئی چیز پیدا کر رہے ہیں اور اس نئی چیز کو مد نظر رکھ کر فیصلہ کریں ۔ میں یہ بات واضح طور پر بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ ان لوگوں کے ساتھ بالکل ناانصافی ہوگی ۔ یہ تو لینڈ لارڈز کو تحفظ دیا جا رہا ہے ۔ جن کے آپ

لوگوں نے نعرے لگائے تھے - میرے دوستوں نے یہ بات بالکل حقیقت پر مبنی کہی ہے کہ یہ ریزولیوشن آ جانے کے بعد لینڈ لارڈز کو بالکل تحفظ ہے اور مزارعین کے حقوق کے ساتھ بالکل ناانصافی کی جا رہی ہے - چھوٹے مالکان کا نام لے کر یہ طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے جو کسی طرح مناسب نہیں ہے - اگر چھوٹے مالکان کا نام لینا ہے تو اس میں ایک حد ہونی چاہئے کہ وہ مالک مستثنیٰ ہوگا جس کی زمین ساڑھے بارہ ایکڑ ہو گئی - اور باقی لوگوں کو یہ حقوق نہیں دئے جانے چاہئیں - کیونکہ یہ مزارعین کے ساتھ ناانصافی ہوگی - میں یہ بات ایوان کے سامنے لانا ضروری سمجھتا تھا اور اس وقت میری اپیل ہے کہ اس چیز کو کسی صورت پاس نہیں ہونا چاہئے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں سب سے پہلے بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کو اس ترمیم در ترمیم کو بغور دیکھنے لئے یہ چیز ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ۲۵ ایکڑ کا زمیندار جاگیر دار متصور ہوتا ہے یا متوسط درجے سے کم کا زمیندار متصور ہوتا ہے - جناب والا - میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان غریب کاشتکاروں اور زمینداروں کا سب سے بڑا حامی ہوں جن لوگوں کو پیٹ بھرنے کے لئے روٹی نہیں ملتی - جناب والا - آپ اپنے قانون کو اٹھا کر دیکھیں - آپ مارشل لا ریگولیشن کو اٹھا کر دیکھیں - پنجاب ہمیشہ جذبات میں بہتا رہا ہے - اور جذبات کی نذر ہو کر نقصان اٹھاتا رہا ہے - آپ اس کو دیکھیں کہ آخری مارشل لا میں دو قسم کی holdings رکھی گئی تھیں - ایک subsistance holdings اور ایک economic holding اور اس میں discrimination یہ رکھی گئی کہ بلوچستان کے لئے economic holding ۶۴ ایکڑ رکھی گئی سندھ میں economic holding ۶۴ ایکڑ رکھی گئی اور پنجاب میں economic holding ۵۰ ایکڑ ہے - اب اس ریزولیوشن کو اٹھا کر دیکھیں جو آپ اس صوبے کے لئے انتہائی مفید قرار دے رہے ہیں - اس میں subsistance holding پنجاب کے لئے ساڑھے بارہ ایکڑ اور بلوچستان کے لیے ۳۲ ایکڑ اراضی رکھی گئی ہے -

مسٹر سپیکر - اب ایوان کی کارروائی ۲۳ فروری ۱۹۷۳ء ۹ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے -

(اسمبلی کا اجلاس (آٹھ بجے رات) ۲۳ فروری ۱۹۷۳ء بروز جمعۃ المبارک ۹ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا -)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم
جمعۃ المبارک - ۲۳ فروری ۱۹۷۴ء
(جمعۃ المبارک ۱۹ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ○ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۡ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ○

پ ۲۲- س ۳۴- ع ۱۰، ۱۱- آیات ۳۴ تا ۳۷

اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے اس سے کہا کہ جو چیز تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہنے لگے کہ ہم بہت سا مال و اولاد رکھتے ہیں ہم وہ نہیں جن پر عذاب ہو۔

کہہ دو کہ میرا پروردگار جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے روزی تنگ کر دیتا ہے لیکن لوگ اس سے بے خبر ہیں۔ درآنحالیکہ تمہارا مال و اولاد ایسی چیز نہیں کہ تم کو ہمارا مقرب بنا دیں۔ ہاں (ہمارا مقرب وہ ہے) جو ایمان لایا اور اچھے کام کرتا رہا ایسے ہی لوگوں کے لئے ان کے اچھے اعمال کے سبب جو وہ کرتے رہے ہیں دوگنا اجر مقرر کیا گیا ہے۔ اور وہ لوگ دلجمعی و امن کے ساتھ بالاخانوں میں بیٹھے ہوں گے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

مسٹر سپیکر - وقفہ سوالات - ملک محمد علی خان -

چوہدری امان اللہ لک - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - کورم نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - گنتی کی جائے ..... گنتی کی گئی ..... کورم نہیں ہے ..... گھنٹیاں بجائی جائیں ..... گھنٹیاں بجائی گئیں ..... کورم پورا نہیں ہے : اسمبلی کی کارروائی ۱۵ منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے -

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(التوا کے بعد مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر ڈپٹی سپیکر - ملک محمد علی خان -

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پنجاب میں راشن ڈپوؤں کی تعداد

*۱۵۵۲ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) پنجاب میں اس وقت راشن ڈپوؤں کی تعداد کیا ہے - اور یکم جون ۱۹۷۲ء سے یکم دسمبر ۱۹۷۲ء تک ان ڈپوؤں کو کتنی چینی فراہم کی گئی -

(ب) ضلع لاہور میں راشن ڈپوؤں کی تعداد کیا ہے اور یکم جون ۱۹۷۲ء سے یکم دسمبر ۱۹۷۲ء تک ان کو کتنی چینی فراہم کی گئی -

(ج) لاہور میونسپل کارپوریشن کی حدود میں شادی بیاہوں کے لئے اور مٹھائی کی دوکانوں کے مالکان اور حکیموں اور ہوٹلوں کو یکم جون ۱۹۷۲ء سے یکم دسمبر ۱۹۷۲ء تک کتنی فراہم کی گئی ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - (الف) پنجاب میں اس وقت راشن ڈپوؤں کی کل تعداد ۱۰۰۹۳ ہے یکم جون ۱۹۷۲ء سے یکم دسمبر ۱۹۷۲ء تک ان ڈپوؤں کو ۱۴۷۶۳ ٹن چینی مہیا کی گئی -

(ب) ضلع لاہور میں راشن ڈپوؤں کی تعداد ۱۲۸۲ ہے - اور یکم جون ۱۹۷۲ء سے یکم دسمبر ۱۹۷۲ء تک لاہور کے ڈپوؤں کو ۲۷۴۹۸۰۸۷ ٹن چینی مہیا کی گئی -

(ج) یکم جون ۱۹۷۲ء سے یکم دسمبر ۱۹۷۲ء تک لاہور میونسپل کارپوریشن کی حدود میں شادی بیاہوں کے لئے ۱۰۱ ٹن چینی اور مٹھائی کی دکانوں کے مالکان اور حکیموں اور ہوٹلوں کو ۲۳۰۰ ٹن چینی فراہم کی گئی -

مسٹر سپیکر - وقفہ سوالات - ملک محمد علی خان -

چوہدری امان اللہ لک - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - کورم نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - گنتی کی جائے ..... گنتی کی گئی ..... کورم نہیں ہے ..... گھنٹیاں بجائی جائیں ..... گھنٹیاں بجائی گئیں ..... کورم پورا نہیں ہے : اب اسمبلی کی کارروائی ۱۵ منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے -

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(التوا کے بعد مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر ڈپٹی سپیکر - ملک محمد علی خان -

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پنجاب میں راشن ڈپوؤں کی تعداد

*۱۵۵۲ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) پنجاب میں اس وقت راشن ڈپوؤں کی تعداد کیا ہے - اور یکم جون ۱۹۷۲ء سے یکم دسمبر ۱۹۷۲ء تک ان ڈپوؤں کو کتنی چینی فراہم کی گئی -

(ب) ضلع لاہور میں راشن ڈپوؤں کی تعداد کیا ہے اور یکم جون ۱۹۷۲ء سے یکم دسمبر ۱۹۷۲ء تک ان کو کتنی چینی فراہم کی گئی -

(ج) لاہور میونسپل کارپوریشن کی حدود میں شادی بیاہوں کے لئے اور مٹھائی کی دوکانوں کے مالکان اور حکیموں اور ہوٹلوں کو یکم جون ۱۹۷۲ء سے یکم دسمبر ۱۹۷۲ء تک کتنی فراہم کی گئی ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - (الف) پنجاب میں اس وقت راشن ڈپوؤں کی کل تعداد ۱۰۰۹۳ ہے یکم جون ۱۹۷۲ء سے یکم دسمبر ۱۹۷۲ء تک ان ڈپوؤں کو ۱۳۷۶۳ ٹن چینی مہیا کی گئی -

(ب) ضلع لاہور میں راشن ڈپوؤں کی تعداد ۱۲۸۲ ہے - اور یکم جون ۱۹۷۲ء سے یکم دسمبر ۱۹۷۲ء تک لاہور کے ڈپوؤں کو ۲۷۳۹۸۰۸۷ ٹن چینی مہیا کی گئی -

(ج) یکم جون ۱۹۷۲ء سے یکم دسمبر ۱۹۷۲ء تک لاہور میونسپل کارپوریشن کی حدود میں شادی بیاہوں کے لئے ۱۰۱ ٹن چینی اور مٹھائی کی دکانوں کے مالکان اور حکیموں اور ہوٹلوں کو ۲۳۰۰ ٹن چینی فراہم کی گئی -

میاں محمد رفیع ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ آپ پنجاب کے دیہاتی علاقوں میں مزید ڈپو کھولنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر خوراک ۔ جہاں بھی مزید ڈپو کھولنے کی ضرورت ہے کھولے جا رہے ہیں اور ان کی خاصی تعداد بڑھ چکی ہے ۔ اگر پوری تعداد معلوم کرنی مقصود ہو تو اس کے لئے علیحدہ سوال کریں ۔

میاں خورشید انور ۔ صوبے کے کل راشن ڈپوؤں میں سے پیپلز پارٹی کے کارکنوں کے پاس کتنے ہیں ؟

وزیر خوراک ۔ یہ ڈپو مستحق لوگوں کو دیے جاتے ہیں پارٹیوں کے متعلق ہمیں کوئی علم نہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ جعلی راشن کارڈوں کو ختم کرنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی گئی ہیں ؟

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ خاصا مشکل ہے کیونکہ جب تک ہمیں نئی مردم شماری کے اعداد و شمار نہیں ملتے اس وقت تک راشن ڈپوؤں میں سے بوگس کارڈوں کو ختم کرنا مشکل ہے بہتر طور پر حکومت نے ڈپٹی کمشنر صاحبان اور ڈی ایف ایس صاحبان کو ہدایت کی ہے کہ وہ جہاں بھی ہو سکے چھاپے مار کر انفورسمنٹ ٹیموں کے ذریعے ان کو کم کریں اور خاصے علاقے میں یہ تعداد کم ہو چکی ہے پھر بھی بہت سے راشن ڈپوؤں پر بوگس کارڈ ہو سکتے ہیں ۔ جہاں جہاں اطلاع ملتی ہے وہ کم کیے جا رہے ہیں ۔

ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ آبادی کے علاوہ کیا کوئی اور شرائط بھی پیش نظر رکھی جاتی ہیں جن کی بنا پر نئے ڈپو مقرر کیے جاتے ہیں ؟

وزیر خوراک ۔ اس کے علاوہ علاقے کی ضروریات کو بھی دیکھا جاتا ہے ۔ مثلاً علاقے دور ہوں وہاں ڈپو کی ضرورت ہو مگر آبادی کم

ہے تو ساڑھے تین سو چار سو کی آبادی پر بھی ڈپو قائم کیے جاتے ہیں ۔

سردار صغیر احمد ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم فرمائیں گے کہ پہلے ڈپوؤں کی تعداد بہت کم تھی اور چند لوگوں کے پاس ان کی اجارہ داری تھی ۔ اب تعداد میں اضافے سے یہ اجارہ داری ختم ہو گئی ہے ؟

وزیر خوراک ۔ میں اس بات سے متفق ہوں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف اپنے بیان سے مطمئن ہیں کہ ڈپوؤں کی تعداد کافی ہے یا اس میں کمی یا پیشی کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر خوراک ۔ میں نے تفصیلاً عرض کیا ہے کہ جہاں پر مناسب سمجھتا ہے اور جہاں ان کی ضرورت ہو وہاں ڈپو قائم کیے جاتے ہیں ۔ جہاں ہماری لوکل ایڈمنسٹریشن کو اطلاعات ملیں وہاں ڈپو قائم کر دیے جاتے ہیں تاکہ عوام کو سہولت ہو ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پہلے کتنی آبادی پہ ایک ڈپو دیا جاتا تھا اور اب کتنی آبادی پہ ایک ڈپو قائم کیا جاتا ہے ؟

وزیر خوراک ۔ کوئی خاص آبادی پہلے متعین نہ تھی ۔ ایک ہی ڈپو پانچ ہزار کی آبادی پر دے دیا جاتا تھا ۔ اب یہ کیا جا رہا ہے کہ ساڑھے چار سو پانچ سو کی آبادی پر بھی ایک ڈپو مقرر کر دیا جائے ۔

ملک ثنااللہ خان ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ دیہات کو موجودہ آبادی کے لحاظ سے یہ چینی اور آٹا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر خوراک ۔ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ ابھی پرانی آبادی کے لحاظ سے تقسیم کار ہے ۔ جب نئی مردم شماری کے اعداد و شمار سامنے آ جائیں گے پھر اس لحاظ سے تقسیم شروع کر دی جائے گی ۔

چوہدری محمد حیات گوندل - کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ لاہور میں ہر ایک شادی کے لئے کتنی چینی دی جاتی ہے اور اس کی مقدار برابر ہوتی ہے یا کمی بیشی ہوتی ہے ؟

وزیر خوراک - دس سیر چینی کا پرمٹ دیا جاتا ہے -

مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ - آیا درست ہے کہ لاہور ضلع کی آبادی اردن اور اسرائیل سے بھی زیادہ ہے - مگر یہاں چینی فراہم کرنے کے لئے کوئی مل نہیں ہے - اس بارے میں حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر خوراک - اردن اور اسرائیل کی آبادی کا ذکر کردیں تو میں جواب دے دوں گا -

سردار صغیر احمد - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ پہلے دیہی آبادی کے لئے تیس تیس دیہاتوں پر مشتمل ایک ڈپو ہوتا تھا - اب ہر گاؤں میں ڈپو کھول دیا گیا ہے - جس سے ان علاقوں کو سہولت ہو گئی ہے ؟

وزیر خوراک - بالکل درست ہے -

مسٹر ناصر علی خان بلوچ - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان کریں گے کہ دیہات میں پٹواریوں نے جن ڈپوؤں کی سفارش کی ہے وہ ڈپو کب تک کھولے جائیں گے ؟

وزیر خوراک - یہ کام لوکل الاٹمنٹ کمیٹیز کرتی ہیں جن کے متعلق سفارش ہو چکی ہیں وہاں ڈپو قائم ہو چکے ہیں - میرا خیال ہے اور بھی ہو رہے ہیں اگر کہیں ایسا ہوا تو مجھے اطلاع دیں - میں اس کے متعلق مناسب کارروائی کروں گا -

مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ایک طرف تو انہوں نے فرمایا ہے کہ پانچ پانچ سو کی آبادی پر ہم نئے ڈپو دینے کے لئے تیار ہیں - جو دور دراز علاقے ہیں - وہاں ڈپو پانچ سو کی آبادی پر جو کھولے جاتے ہیں وہاں شہروں سے مال لے جانے کے

لئے اتنا زیادہ کرایہ پڑ جاتا ہے کہ ایک ایک من پر پانچ پانچ چھ چھ اور بعض اوقات دس دس روپے تک قیمت خرید پر زیادہ خرچ آ جاتا ہے ۔ عوام کو منہگا آٹا یا چینی مل رہی ہے اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے ۔ اس کے لئے حکومت نے کیا تدابیر اختیار کی ہیں کہ ان کو بھی کنٹرول ریٹ پر جیسا کہ پورے ملک میں ہے آٹا اور چینی مل سکے ؟

وزیر خوراک ۔ حتی الامکان بھی کوشش کی جاتی ہے کہ ذرائع نقل و حمل ایسے پیدا کئے جائیں کہ لوکل آبادی کو دوسری جگہوں کے تناسب سے زیادہ قیمت نہ دینا پڑے ۔ مگر ہو سکتا ہے کہ جہاں فلور ملیں نہیں ہیں ان علاقوں میں جو باہر سے مثلاً راولپنڈی سے باہر کے علاقے میں مال جائے گا اس کے اوپر خرچ ہوگا اور وہ خرچ برداشت کرنا پڑے گا ۔ اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ فلور ملیں چھوٹے چھوٹے علاقوں میں قائم کی جائیں اور یہ پرائیویٹ سیکٹر کا کام ہے پرائیویٹ سیکٹر کو اپنی سہولت کے لئے یہ کام کرنا چاہئے ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ کیا وزیر موصوف کو یہ معلوم ہے کہ جہاں تک lubricant اور آئل کا تعلق ہے کراچی اور پشاور میں اس کی ایک قیمت ہے ۔ تو اشیائے خوردنی کی خرید کے بارے میں کیا وزیر موصوف یہ بتلا سکتے ہیں کہ پہاڑی علاقوں میں جہاں پر آٹے کی قیمت بڑھائی جاتی ہے اس کو subsidise کیا جائے ۔ تاکہ ان لوگوں کو بھی اسی قیمت پر آٹا ملے جس پر پنڈی میں ملتا ہے مری میں ملتا ہے ۔ جس قیمت پر اٹک میں ملتا ہے اسی پر فتح جنگ میں ملے ؟

سید کاظم علی شاہ کرمانی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ تقریر کر رہے ہیں یا ضمنی سوال کر رہے ہیں ؟

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ یہ تقریر نہیں ہے ضمنی سوال ہے ۔

وزیر خوراک ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ حتی الامکان ہماری یہی کوشش ہے مگر جن draw—backs یا handicaps کا میں نے ذکر کیا ہے ان کو دور کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ جہاں تک بھی ہو سکے پسماندہ علاقوں میں چھوٹی چھوٹی فلور ملیں قائم کی جائیں تاکہ ان کو بھی شہروں کی قیمت پر آٹا مہیا کیا جا سکے ۔

کنور محمد یاسین خان - کیا وزیر موصوف میری بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ چینی کا سٹاک ڈپو ہولڈر کو جو دور دراز علاقوں مہیا کیا جاتا ہے اس پر انہیں باربرداری کے کافی اخراجات اٹھانا پڑتے ہیں اس طرح غریب عوام کو ریٹ زیادہ دینا پڑتا ہے میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ تحصیل کی سطح پر سٹاک ہونے چاہیں اور چینی - آٹا - چاول وغیرہ جو بھی ہے وہاں سے سپلائی ہونا چاہیے تاکہ دیہاتیوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے -

وزیر خوراک - جہاں تک میرے علم کا تعلق ہے چینی کی قیمت ہر جگہ ایک ہے اگر کوئی ایسا کیس ان کے علم میں ہے کہ جہاں چینی کی قیمت کنٹرول ریٹ سے زیادہ وصول کی گئی ہے تو ہمیں بتائیں - میں اس کے خلاف کارروائی کروں گا -

چوہدری غلام قادر - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ دیہات میں چینی ۱۹۶۱ کی آبادی کے مطابق دی جاتی ہے اور اب آبادی ۱۹۶۱ سے لے کر بہت زیادہ بڑھ گئی ہے وہاں لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے ہیں - موجودہ مردم شماری کے مطابق کب چینی دینے کا ارادہ ہے ؟

وزیر خوراک - لڑائی جھگڑے کی اطلاع ہمارے پاس نہیں ہے - البتہ فی الحال ۱۹۶۱ کی مردم شماری کے مطابق ہی چینی فراہم کی جا رہی ہے - نئی مردم شماری کا انتظار ہے وہ جب ہو جائے گی تو ہم مناسب تقسیم کار کر سکیں گے -

چوہدری غلام قادر - تین چار مہینے مردم شماری کو ہو چکے ہیں اور ابھی تک فہرستیں نہیں آئیں - یہ کب تک آ جائیں گی ؟

وزیر خوراک - ہمارے پاس کوئی اطلاع نہیں -

ملک ثناءاللہ خان - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب کے شہریوں کو دوسرے صوبے کے شہریوں کے برابر چینی اور دوسرا راشن وغیرہ ملتا ہے ؟

وزیر خوراک - جہاں تک چینی کا تعلق ہے نہیں - کیونکہ ہماری پیداوار کم ہے پیداوار بڑھے گی تو زیادہ مل جائے گی -

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ان کے علم میں ہے کہ لاہور میں ہر ڈپو سے چینی جتنی کوئی چاہے ساڑھے پانچ روپے سیر کے حساب سے مل سکتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کا کیا تدارک کریں گے ؟

وزیر خوراک ۔ میرے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ اگر کہیں کوئی ایسا واقعہ ہو رہا ہے تو ہمیں اطلاع دیجئیے میں مناسب کارروائی کروں گا ۔

چوہدری غلام قادر ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جب شہروں میں فی مردم شماری کے مطابق چینی مل رہی ہے تو دیہات میں کیوں نہیں مل رہی ؟

وزیر خوراک ۔ شہروں میں بھی نہیں مل رہی ۔

ملک ثناءاللہ خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ دیہات کے حلوائیوں اور ہوٹل والوں کو کتنی چینی دے رہے ہیں اور کب سے دے رہے ہیں ؟

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ یہ اسٹیاشمنٹ کا کوئسچن ہے ۔ اس کے متعلق تحقیقات کر کے کہ ان کی پچھلے سال پروڈکشن کیا تھی ان کو کتنی چینی ملتی تھی اس علاقے کی کمیٹیوں نے جو سفارشات کی ہیں اس کے مطابق چینی ان کو دی جا رہی ہے ۔

ملک اللہ دتہ ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ پچھلی حکومتوں کے دور میں ہر یونین کونسل میں ایک ہی ڈپو ہوتا تھا جو دس ہزار سے لے کر سولہ ہزار کی آبادی تک صرف ایک ہی ڈپو ہوا کرتا راشن لے جا کر تقسیم کر رہا ہے جس سے ان دیہاتیوں کو دس میل کے فاصلے سے آ کر راشن لینا پڑتا ہے تو ان دیہات میں جن کی آبادی پانچ سو کے اوپر ہے کب تک ڈپو مقرر کئے جائیں گے ؟

وزیر خوراک ۔ مجھے ایسی فہرست اگر دینا چاہیں تو میں اس کا تدارک کروں گا ۔ البتہ ان کے اپنے علاقے میں بھی ہدایات پہنچ چکی

ہیں ۔ وہاں کی انتظامیہ سے مل کر انہیں مزید ڈپو بنانے کی تجاویز دے دیں ۔

چودھری عبدالعزیز ڈوگر ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ اسٹیلشمنٹ کا کوٹہ جس کی سفارش بھی ہو چکی ہے ابھی تک نہیں دیا جا رہا ۔ وہ ہوٹل والوں کو کب دیا جائے گا ؟

وزیر خوراک ۔ اگر کوئی ایسا کیس ہے تو میرے علم میں لائیے میں اس کا تدارک کروں گا ۔

سید محمد تقی شاہ ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم فرمائیں گے کہ سابقہ ڈپو ہولڈر جس کا بددیانتی کی وجہ سے ڈپو معطل ہوگیا کیونکہ اس نے کسی دوسرے کو بٹے پر دیا ہوا تھا آپ اس بددیانت کو دوبارہ ڈپو دینے کی سفارش فرمانے کے حق میں ہیں ؟

وزیر خوراک ۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف اس بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ ۱۹۶۱ کی مردم شماری پر دو چھٹانک چینی جو دیہات میں ملتی ہے وہ سوائے وقت ضائع کرنے کے یا لڑائی کے اور کچھ نہیں ۔ کیوں نہ ایک ماہ کی بجائے دو تین ماہ کے بعد اکٹھی لے لیں تاکہ باقی وقت وہ عوامی مفاد کے کاموں میں صرف کریں ؟

وزیرخوراک ۔ اگر لڑائی کا معیار یہ مقرر کر دیں تو ہم اس کے متعلق غور فرمائیں گے ۔

رانا کے اے محمود خان ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ایک شخص کو ایک وقت میں ایک سے زیادہ ڈپو بھی دئے جا سکتے ہیں ؟

وزیر خوراک ۔ نہیں ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ بددیانت اور بدعنوان ڈپو ہولڈروں کے خلاف جب کیس درج ہو جاتا ہے تو محکمانہ سزا کے علاوہ اور جرمانہ کرنے کے باوجود وہ لوگ روپیہ کما

لیتے ہیں کیا محکمہ کے پاس اس امر کا کوئی ایسا ذریعہ موجود ہے جس سے اس ڈپو ہولڈر کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی کی جا سکے ؟

وزیر خوراک ۔ قانون میں ترمیم کے لیئے غور و خوص ہو رہا ہے ۔

رانا کے اے محمود خان ۔ جناب والا ۔ ابھی وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ایک وقت میں ایک سے زائد ڈپو الاٹ نہیں ہوں گے اگر کوئی ایسی مثال ہو تو کیا وزیر موصوف اس بات کی یقین دہانی کرائیں گے کہ اگر ایک شخص کے پاس دو ڈپو ہوں دوسرا ڈپو منسوخ کر دیا جائے گا ؟

وزیرخوراک ۔ آپ اگر اس کے متعلق اطلاع دیں تو غور کیا جائیگا ۔

رانا کے اے محمود خان ۔ جناب والا ۔ ابھی انہوں نے فرمایا ہے کہ دو دو نہیں ہو سکتے ۔ کیا وہ یقین دھانی کرائیں گے کہ اگر دو ڈپو نکل آئیں تو ایک منسوخ ہو جائے گا ؟

وزیر خوراک ۔ ضرور ہوگا ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ کیا وزیر خوراک بیان فرمائیں گے کہ چینی کے علاوہ آٹے کے ڈپو بھی دیہات میں دیے جائیں گے ؟

وزیر خوراک ۔ خسارے کے علاقوں میں نہیں دیئے جا رہے ہیں ۔

گندم چاول چینی آٹا بناسپتی گھی اور دالوں کی تھوک و پرچون قیمتوں میں اضافہ

*۱۵۵۳ ۔ ملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیت ہے کہ اکتوبر نومبر اور دسمبر ۱۹۷۲ء کے دوران گندم چاول چینی آٹا بناسپتی گھی اور دالوں کی تھوک

و پرچون قیمتوں میں بہت اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے صارفین کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ محکمہ خوراک کا تعلق گندم ۔ آٹا ۔ چینی اور چاول کے حصول اور ڈپوؤں پر تقسیم سے ہے ۔ سال کے آخر میں گندم اور آٹا کی کھلی منڈیوں میں کمی کے باعث قیمتوں میں قدرے اضافہ ہو جاتا ہے اس امر کے پیش نظر حکومت گندم کی ترسیل بڑھا کر صارفین کو آٹا راشن ڈپوؤں سے مقررہ نرخوں پر مہیا کر رہی ہے اسی طرح چینی کی تقسیم صرف راشن ڈپوؤں کے ذریعہ ہو رہی ہے اور صارفین کو چینی مقررہ نرخوں پر دستیاب ہے ۔ حکومت چاول کی خرید برآمد کرنے کی غرض سے کر رہی ہے ۔ تاہم حکومت کی طرف سے چاول سپلائی کرنے والے اشخاص کو مقررہ مقدار میں منڈیوں میں بیچنے کی اجازت ہے ۔ جس کی وجہ سے چاول کی قیمتیں اعتدال پر ہیں ۔

چودھری محمد اعظم ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہاں منڈیوں میں چاول کتنے فیصد بیچا جا سکتا ہے ۔ اس کے ساتھ دوسرا سوال یہ ہے کہ کوئی ایسا طریقہ کار بھی واضح کیا گیا ہے جس سے وہ یہ چاول صرف منڈیوں میں فروخت کریں ؟

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ حکومت نے پہلے یہ فیصلہ کیا تھا کہ باسمتی چاول کے لئے کہ اگر وہ ۱۰۰ من چاول حکومت کے اداروں کو سپلائی کرتے ہیں تو ان کو ۱۰ من اس میں سے بونس پر دے دیا جائیگا تاکہ وہ پرائیویٹ طریقے سے کھلی منڈی میں بیچیں ۔ اسی طرح coarse rice کی بھی تعداد مقرر تھی ۔ اب صرف ۱۵ فیصد coarse rice حکومت اپنے پاس رکھتی ہے باقی ۸۵ فیصد کھلی منڈی میں بیچ سکتی ہے البتہ یہ ہماری کوشش ہے کہ چاول صوبے سے باہر نہ جائے کیونکہ اگر صوبہ سے چاول باہر گیا تو قیمتیں بڑھ جائیں گی اور قیمت بڑھانے کا تعلق ایکسپورٹ سے ہے ۔ ایکسپورٹ میں ہماری مرکزی حکومت نے چاول سے زرمبادلہ کمانے کی جو حد مقرر کی ہے وہ ۸۰ ملین ڈالر کے قریب ہے اگر کہیں قیمتیں بڑھتی ہیں تو قوم کو قربانی دینی پڑتی ہے ۔ اگر ہم یہ زرمبادلہ کمانا چاہتے ہیں تو ہماری قیمتیں تھوڑی بہت بڑھیں گی ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ قائد حزب اختلاف اور حزب اختلاف کے دیگر ممبران سے باہر لابی میں بات کی گئی ہے تو انہوں نے قانون سازی کے کام کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ آج وقفہ سوالات سوا دس بجے ختم کر دیا جائے اور باقی ماندہ ایجنڈا کو پروایج موشن اور تحریک التوا کے بعد شروع کیا جائے تاکہ ہم قانون سازی کے کام کو جلدی نپٹا سکیں ۔ میں سمجھتا ہوں یہ بات بڑی خوش آئند ہے اور میں قائد حزب اختلاف اور حزب اختلاف کے بینچز پر بیٹھنے والے دیگر ممبران کے اس تعاون کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں تحریک کرتا ہوں کہ جناب وزیر خوراک باقی ماندہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ جو سوال اس وقت زیر غور ہے اس کو مکمل کر لیا جائے اور اس کے بعد جو تجویز ہے اس پر عمل کیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ فیصلہ آپ کے قائد حزب اختلاف نے کیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ضمنی سوالات تو ختم کر لئے جائیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ مجھے اس سے کوئی اعتراض نہیں اگر آپ اجازت نہیں دیں گے تو میں وقفہ سوالات کو معطل نہیں کروں گا ۔ میں تو ہاؤس کی مرضی کے مطابق چلوں گا ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ قائد حزب اختلاف اور دیگر ممبران کی موجودگی میں جو بات کی گئی ہے ۔ میں نے ایوان کے floor پر وہ بات کی ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ قائد حزب اختلاف کو میری اس تحریک سے کوئی بھی اختلاف ہوگا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ جو سوال اس وقت زیر غور ہے اور اس پر ضمنی سوالات ہو رہے ہیں اسکے متعلق میں کہہ رہا ہوں ۔

مسٹر جاوید حکیم قورشی - اگر یہ سال ختم ہو جائے تو ٹھیک ہے -

Mr. Deputy Speaker : Leader of the Opposition to please give his views on this point.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - سوال کا جواب تو کیا ہے اس کے باقی ضمنی سوالات رہتے ہیں - اس میں زیادہ فرق نہیں پڑتا اگر آپ لجیسلیشن کا کام شروع کر دیں تو مناسب ہوگا - وقفہ سوالات کو ابھی ختم کر دیا جائے اور باقی سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے جائیں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - ہاؤس اس کی اجازت دیتا ہے -

آوازیں - اجازت ہے -

وزیر خوراک - جناب والا - میں باقی ماندہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

---

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

چینی کی ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکٹینگ کے جرم میں مقدمات

*۱۵۶۰ ملک محمد علی خان - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) یکم اکتوبر تا یکم دسمبر ۱۹۷۲ء صوبے میں کتنے افراد کو چینی کی ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹنگ کے جرم میں گرفتار کیا گیا اور ان میں سے کتنے افراد کے خلاف اس وقت عدالت میں مقدمات زیر سماعت ہیں -

(ب) ان راشن ڈپوؤں کی ضلع وار تعداد کیا ہے جن کے خلاف مذکورہ عرصے میں چینی کی سمگلنگ کے مقدمات درج کئے گئے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) : (الف) تین افراد کو گرفتار کیا گیا جو کہ آج کل ضمانت پر ہیں - اور ان کے مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں -

(ب) کوئی نہیں -

نومبر ۱۹۷۲ء تا اپریل ۱۹۷۳ء صوبے میں گندم کی ضرورت

*۱۵۶۳ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یکم نومبر ۱۹۷۲ء تا یکم اپریل ۱۹۷۳ء پنجاب کے لئے کتنی گندم کی ضرورت ہوگی ؟

وزیر خوراک (عبدالحفیظ کاردار) : تقریباً ۲۳،۵۰،۰۰۰ ٹن -

گندم کی قیمتوں میں اضافہ

*۱۵۷۲ - راجہ محمد افضل خان - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبے میں گندم کی قیمتوں میں کافی اضافہ ہوا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گندم کی قیمتوں میں اضافہ کی کیا وجوہات ہیں اور ان پر قابو پانے کیلئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) : (الف) جی نہیں - امسال قیمتیں سابقہ سالوں کے انہی مہینوں کی نسبت کم ہیں -

(ب) سال کے آخر میں کھلی منڈیوں میں گندم کی کمی کے باعث قیمتوں میں اضافہ کا رجحان ہو جاتا ہے - اس امر کے پیش نظر حکومت گندم کی ترسیل بڑھا کر صارفین کو آٹا راشن ڈپوؤں کے ذریعہ مقرر کردہ نرخوں پر مہیا کر رہی ہے -

---

راشن حاصل کرنے کے نظام کی اصلاح

*۱۵۷۲ - (د) - راجہ محمد افضل خان - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ راشن حاصل کرنے کا نظام بہت ناقص ہے اور غریب لوگوں کو پورا پورا دن راشن کے حصول کے لئے ضائع کرنا پڑتا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس ناقص نظام کی اصلاح کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے غریب لوگوں کو وقت ضائع کئے بغیر راشن دستیاب ہو سکے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) : (الف) جی نہیں - عوام کی سہولت کے پیش نظر سال ہی میں ڈپوؤں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے -

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

کواپریٹو سٹورز میں خسارہ

*۱۶۵۹ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر امداد باہمی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ بھر میں کواپریٹو سٹورز کو کروڑوں روپے کا خسارہ ہو چکا ہے اگر ایسا ہے تو خسارے

کی کل مالیت کتنی ہے اور اس خسارے کا علم کب اور کیسے ہوا ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ یہ خسارہ صرف اعلیٰ افسروں کی دھاندلیوں اور لاپرواہیوں کی وجہ سے ہوا ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے بدکردار اور بدعنوان افسروں کو منظر عام پر لائے گی ؟

وزیر خوراک و امداد باہمی (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) : (الف) جی نہیں ۔ کواپریٹو سٹورز کو کل خسارہ ۱۴۰۶۶ لاکھ روپے ہوا ہے جس میں تقریباً آدھا اس سود کی وجہ سے ہے جو قرضہ پر لی ہوئی رقوم پر واجب الادا ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔ عام کاروباری خسارہ ہے جس میں کچھ نقصان عملے کی غفلت کی وجہ سے بھی ہے ۔

(ج) کچھ افراد کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے ۔

باسمتی چاول کی خرید

*۱۶۷۰ - رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبائی حکومت نے ۱۹۶۹ء و ۱۹۷۰ء اور ۱۹۷۱ء میں ۵ دسمبر تا ۱۵ جنوری سال وار کتنا باسمتی چاول زمینداروں سے خریدا اور اب ۵ دسمبر ۱۹۷۲ء تا ۱۵ جنوری ۱۹۷۳ء کتنا چاول خریدا ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) :

۵ دسمبر ۱۹۶۹ء تا ۱۵ جنوری ۱۹۷۰ء	۶۵،۳۸۱ ٹن
۵ دسمبر ۱۹۷۰ء تا ۱۵ جنوری ۱۹۷۱ء	۱۳،۳۶۶ ٹن
۵ دسمبر ۱۹۷۱ء تا ۱۵ جنوری ۱۹۷۲ء	۶،۶۷۲ ٹن
۵ دسمبر ۱۹۷۲ء تا ۱۵ جنوری ۱۹۷۳ء	۳۰،۸۵۷ ٹن

ٹاؤن کمیٹی کلاس والہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کی راشن ڈپوؤں میں دھاندلی

*۱۷۸۳ - شیخ عزیز احمد - کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائینگے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ٹاؤن کمیٹی کلاسوالہ پسرور ضلع سیالکوٹ مشتمل پر دیہات ہرچند پور - مہار - مل پور - چک دوبرجی - تخت پور اور ساہیانوالی کی کل آبادی بموجب مردم شماری ۱۹۶۱ء ۵۳۶۳ تھی اور بموجب مردم شماری ۱۹۷۲ء ۷۶۱۰ ہے جس میں ۲۷۵ افراد تحصیل شکر گڑھ کے مہاجرین شامل ہیں -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ متذکرہ الصدر ٹاؤن کمیٹی میں راشن کارڈ جاری نہیں کئے گئے - باوجود یہ کہ کلاسوالہ سوشل ویلفیئر سوسائیٹی نے متعدد بار متعلقہ حکام کو توجہ دلائی اگر جواب اثبات میں ہے تو کیوں -

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ کلاسوالہ ٹاؤن کمیٹی کے دو ڈپو ہولڈر فروری ۱۹۷۰ء سے فروری ۱۹۷۲ء تک ۱۲۶۷۸ افراد کے لئے چینی اور آٹا حاصل کرتے رہے اور مارچ ۱۹۷۲ء سے ستمبر ۱۹۷۲ء تک ۱۲۸۲۰ افراد کے لئے چینی و آٹا کا کوٹا حاصل کرتے رہے -

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو ہر ڈپو ہولڈر نے فروری ۱۹۷۰ء تا ستمبر ۱۹۷۲ء چینی اور آٹے کا کتنا کتنا کوٹا حاصل کیا -

(ہ) کیا یہ حقیقت ہے کہ فوڈ انفورسمینٹ سٹاف نے متذکرہ ڈپو ہولڈروں کی بے ضابطگی اور دھاندلی کی اطلاع جولائی ۱۹۷۲ء میں ہی محکمہ خوراک کو دے دی تھی - اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ خوراک نے مذکورہ ڈپو ہولڈروں کے خلاف کیوں کوئی کارروائی نہیں کی -

(و) کیا یہ حقیقت ہے کہ سوال کنندہ نے بھی ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر سیالکوٹ اور سیکرٹری محکمہ خوراک کی توجہ مذکورہ ڈپوؤں کی دھاندلیوں کی طرف دلائی تھی - اور ثبوت بھی مہیا کیا تھا - مگر کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی - اس کی وجہ بتائی جائے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) : (الف) یہ درست ہے کہ بموجب مردم شماری ۱۹۶۱ء ٹاؤن کمیٹی کلاس والہ اور ملحقہ دیہات کی آبادی ۵۳۶۴ تھی - مردم شماری ۱۹۷۲ء کے اعداد و شمار ابھی موصول نہیں ہوئے -

(ب) متذکرہ حلقہ میں نئے راشن کارڈ جاری کرنے کا کام ہو رہا ہے -

(ج) جی ہاں -

(د) کلاس والہ ٹاؤن کمیٹی کے دو ڈپوؤں نے فروری ۱۹۷۰ء تا ستمبر ۱۹۷۲ء چینی اور آٹے کا جو کوٹہ حاصل کیا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے -

نام ڈپو ہولڈر	کوٹا چینی			کوٹا آٹا (بوری)
	چھٹانک	سیر	من	
(۱) ملک شوکت علی	۵	۳۳	۱۹۹۰	۲۲۲۰
(۲) محمود احمد	۱۰	۲۱	۳۱۴	
میزان	۱۵	۱۴	۲۳۰۵	۲۲۲۰

(ہ) انکوائری رپورٹ پر ڈسٹرکٹ میجسٹریٹ سیالکوٹ نے شوکت علی کے ڈپو کی معطلی کے احکام جاری کئے - متذکرہ ڈپو ہولڈر نے ان احکام کے خلاف ایڈیشنل کمشنر لاہور ڈویژن کی عدالت میں اپیل دائر کی اور عدالت نے ان احکام پر کارروائی تا فیصلہ اپیل روک دی -

(و) ضروری کارروائی کی جا چکی ہے -

پسرور کلاسوالہ اور چونڈہ کی ٹاؤن کمیٹیوں میں راشن ڈپوؤں کی تعداد

*۱۸۱۹ - شیخ عزیز احمد - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) ٹاؤن کمیٹی پسرور کی آبادی بموجب مردم شماری ۱۹۷۲ء کیا ہے - اس تعداد میں مہاجرین یا متاثرین جنگ ۱۹۷۱ء کی تعداد کیا اور بروئے راشن کارڈ جاری کردہ محکمہ خوراک برائے حصول چینی و آٹا کتنی تعداد پر محکمہ خوراک چینی اور آٹے کا کوٹا جاری کرتا ہے -

(ب) ٹاؤن کمیٹی پسرور - ٹاؤن کمیٹی کلاسوالہ - ٹاؤن کمیٹی چونڈہ میں ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء تک کتنے راشن ڈپو تھے اور ہر ڈپو ہولڈر کتنی آبادی کا راشن تقسیم کرنے کے لئے حاصل کرتا ہے -

(ج) کیا حکومت جزو (ب) میں مندرج ٹاؤن کمیٹیوں میں راشن ڈپوؤں کی تعداد بڑھانے کے سوال پر غور کر رہی ہے - اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) : (الف) مردم شماری ۱۹۷۲ء کے اعداد و شمار ابھی موصول نہیں ہوئے البتہ پسرور ٹاؤن کمیٹی کی آبادی بموجب ریکارڈ ۲۰۴۸۱ ہے - مہاجرین یا متاثرین جنگ ۱۹۷۱ء کی تعداد ۹۶۶۰ ہے اور انہیں مفت راشن تقسیم ہوتا ہے - محکمہ خوراک پسرور ٹاؤن کمیٹی میں راشن کارڈوں کے مطابق ۲۱۷۳۱ افراد کا راشن جاری کرتا ہے -

(ب) راشن ڈپوؤں کی تعداد ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء تک ٹاؤن کمیٹی پسرور میں چھ - ٹاؤن کمیٹی کلاس والہ میں دو اور ٹاؤن

کمیٹی چولڈہ میں ایک تھی - ڈپو ہولڈر ۲۱۰۰ سے ۵۹۰۰ تک افراد کو راشن تقسیم کرتا ہے -

(ج) لئے راشن ڈپو قائم کرنے کا کام ضلعی انتظامیہ کرتی ہے اور متذکرہ ٹاؤن کمیٹیوں میں راشن ڈپوؤں کی تعداد بڑھانے کے سوال پر متعلقہ انتظامیہ غور کر رہی ہے -

---

غلہ کی خرید کے لئے کارپوریشن کا قیام

*۱۸۳۱ - چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب نے کاشتکاروں سے غلہ خریدنے کے لئے ایک کارپوریشن بنانے کا فیصلہ کیا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس مقصد کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے -

(ج) مذکورہ کارپوریشن بنانے کا فیصلہ کب کیا گیا تھا -

(د) مذکورہ کارپوریشن نے غلہ خریدنے کے لئے صوبہ میں کتنے مراکز قائم کئے ہیں اور وہ کن کن مقامات پر ہیں ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) : (الف) نہیں یہ تجویز مرکزی حکومت کے زیر غور ہے -

(ب)
(ج)
اور
(د)
سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

ضلع کیمبلپور کے اٹک سنٹرل کوآپریٹیو بنک لمیٹڈ کی حضرو برانچ میں ۷۰ لاکھ روپے کا غبن

*۲۵۵۴ - میاں خورشید انور - کیا وزیر امداد باہمی از راہ کرم بیان فرمائیں کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع کیمبلپور کے اٹک سنٹرل کوآپریٹیو بنک لمیٹڈ کی حضرو برانچ میں ۱۹۶۷ء میں قریباً ۶۰ لاکھ روپے کا غبن ہوا تھا -

(ب) کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ کرائمز برانچ پشاور میں ۱۴۰ کیس رجسٹر ہوئے تھے اور ضروری تفتیش کے بعد بنک کے تین ملازم اور پبلک کے کچھ آدمی گرفتار کر لئے گئے تھے اور ان پر کیمبلپور کی سمری ماٹری کورٹ نمبر ۸ نے مقدمہ چلایا تھا -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بنک کے تینوں ملازمین فراڈ - جعلسازی اور غبن کے مجرم پائے گئے اور انہیں ایک ایک سال قید بامشقت اور لاکھوں روپے کا جرمانہ کیا گیا جب کہ پبلک کے آدمی بری کر دیئے گئے -

(د) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ۱۹۶۸ء میں اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹیو سوسائٹیز کیمبلپور کی عدالت میں جعلی الدراجات کی بناء پر بنک کے بعض حصہ داران کے خلاف قانونی کارروائی شروع کی گئی تھی اور بعد میں اسسٹنٹ رجسٹرار کی عدالت نے سولہ اشخاص کو بری کر دیا تھا کیونکہ ان کے خلاف کوئی جرم ثابت نہ ہو سکا تھا -

(ہ) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ پانچ اشخاص کے کیس ابھی تک اے-آر کیمبلپور کی عدالت میں فیصلہ طلب ہیں اور مزید برآں ہنگامی قانون (ادائیگی قرضہ جات) کوآپریٹیو سوسائٹیز و کوآپریٹیو بنکس مغربی پاکستان مجریہ

۱۹۶۶ء کے تحت ان کیسوں میں ابھی تک قرضے کی ادائیگی کی ذمہ داری کا فیصلہ نہیں کیا گیا ۔

(و) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ان تمام اشخاص کے کیس جزو (ہ) میں دی گئی وجہ سے فیصلہ طلب پڑے ہیں اور ان کے خلاف مارشل لاء آرڈرز نمبر ۱۹-۲۶ اور ۲۴۱ لاگو کئے گئے ہیں ۔

(ز) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ان تمام متاثرہ لوگوں نے قرضہ جات کے تعین کے لئے متعلقہ حکام کو درخواستیں دی ہیں لیکن کسی نے بھی ان پر توجہ نہیں دی ۔

(ح) کیا حکومت اس کیس کی مکمل انکوائری کرواکر اس کی رپورٹ کی روشنی میں قرضہ کے تعین کے لئے متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر امداد باہمی (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی نہیں ۔ بنک کے ۴ ملازمین اور پبلک کے تین افراد کو ایک ایک سال قید با مشقت ہوئی ۔ بنک کے ملازمین کو مجموعی جرمانہ ۹۴۱ء۹ لاکھ روپے اور پبلک کے افراد کو ۵۹۲ء۵ لاکھ روپے جرمانہ ہوا ۔

(د) جی نہیں ۔ وصولی قرضہ جات کے لئے مناسب کارروائی صرف مقروضان کے خلاف کی گئی تھی ۔

(ہ) جی ہاں ۔

(و) جی ہاں ۔ ان کیسوں میں جن کی رقم ۱۰ ہزار روپیہ سے زائد ہے مارشل لاء حکم نمبر ۲۴۱ کے تحت کارروائی کی گئی ۔

(ز) جی نہیں ۔ جو درخواستیں موصول ہوئی ہیں ان پر کارروائی کرنے سے پیشتر مناسب غوروخوض کیا گیا تھا ۔

(ح) ضروری کارروائی پہلے ہی کی جا رہی ہے ۔

میلسی شہر میں راشن ڈپوؤں کا قیام

*۱۹۳۳ ۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میلسی شہر میں چار راشن ڈپو ہیں جب کہ مذکورہ شہر کی پنتیس ہزار کی آبادی ہے ۔

(ب) کیا حکومت مذکورہ شہر میں ڈپوؤں کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) ضلعی انتظامیہ راشن ڈپوؤں کی تعداد عنقریب بڑھا رہی ہے ۔

میلسی شہر میں جعلی راشن کارڈوں کی روک تھام

*۱۹۳۴ ۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ کیا یہ درست ہے کہ میلسی شہر میں ڈپو ہولڈروں اور دیگر لوگوں کے پاس کافی جعلی راشن کاڈر ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت مذکورہ کارڈوں کو چیک کرنے کے لئے کوئی خاص کمیٹی مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) : کچھ جعلی راشن کارڈ منسوخ کئے گئے ہیں ۔ اور اس سلسلہ میں ضلعی انتظامیہ مزید مناسب اقدام کر رہی ہے ۔

بوریوالہ کے عوام کو عیدالاضحیٰ پر ایک سیر چینی کا سپیشل کوٹا

*۱۹۶۶ - چوہدری عبدالعزیز ڈوگر - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ حکومت نے بوریوالہ کے عوام کو عیدالاضحیٰ پر فی راشن کارڈ ایک سیر چینی کا سپیشل کوٹا مہیا نہیں کیا - اگر ایسا ہے تو اس کی وجہ کیا ہے - کیا حکومت اس سلسلہ میں تحقیقات کروانے اور متعلقہ محکمہ کے عملہ کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) : بوریوالہ میں چینی کا سپیشل کوٹہ عیدالضحیٰ کے موقع پر مہیا نہیں ہو سکا - جس کی وجہ یہ ہے کہ شوگر ملز نے چینی دیر سے مہیا کی - حکومت اس سلسلے میں تحقیقات کے بعد مناسب کارروائی کرے گی -

---

بوریوالہ کے لئے چینی کا کوٹہ بڑھانا

*۱۹۶۷ - چوہدری عبدالعزیز ڈوگر - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ بوریوالہ کے لئے جو چینی کا کوٹہ مقرر کیا گیا ہے وہاں کی آبادی کے تناسب سے نہایت کم ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بوریوالہ کے لئے چینی کا کوٹا بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو کیوں ؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بوریوالہ کے عوام کو شادی کے لئے چینی کا مخصوص کوٹا ۱۰ سیر مقرر ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لئے ملتان جانا پڑتا ہے - اور وہاں سے ڈی ایف سی ملتان سے منظوری کے بعد بوریوالہ سے ان کو چینی دی جاتی ہے -

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت شادی کے لئے چینی کا کوٹا صرف بوریوالہ کے اے ایف سی کی منظوری کے بعد دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) : (الف) یہ صحیح نہیں ہے ۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) شادی کا کوٹہ ہر جگہ ۱۰ سیر مقرر ہے یہ کوٹہ اے ۔ ایف ۔ سی ۔ بوریوالہ منظور کرتا ہے ۔ البتہ جنوری کے دوسرے پندھرواڑے میں جب کوئی اے ۔ ایف ۔ سی نہیں تھا تو ڈی ایف ۔ سی ملتان نے یہ کوٹہ منظور کیا تھا ۔

(د) اب کوٹہ اے ۔ ایف ۔ سی بوریوالہ ہی منظور کرتا ہے ۔

بوریوالہ میں آٹے کے پسائی اور سپلائی کا انتظام

*۱۹۶۸ ۔ چوہدری عبدالعزیز ڈوگر ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ بوریوالہ میں راشن ڈپو پر جو آٹا مہیا کیا جاتا ہے وہ ڈپو ہولڈروں کو ملتان سے سپلائی کیا جاتا ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس طرح ملتان سے بوریوالہ تک کرایہ وغیرہ کا کافی خرچ آتا ہے جس سے عوام کو آٹا مہنگا ملتا ہے ۔

(ج) کیا بوریوالہ میں بھی آٹے کی پسائی اور سپلائی کا انتظام کیا جا سکتا ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک آٹے کی مقامی پسائی اور سپلائی کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں رکھتی تو کیوں نہیں ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) : (الف) بوریوالہ میں راشن ڈپوؤں کو گندم مہیا کی جا رہی ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔ ڈپو ہولڈر گندم بوریوالہ سنٹر سے حاصل کرتے ہیں اور ۷۰۲۲ روپیہ فی من صارفین کو تقسیم کرتے ہیں ۔

(ج) آٹے کی پسائی اور سپلائی کا کام بوریوالہ میں نہیں ہو سکتا کیونکہ بوریوالہ میں جو فلور مل واقع ہے وہ نہ صرف چھوٹی ہے بلکہ اچھی قسم کا آٹا تیار نہیں کر سکتی ۔

(د) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

ملک خان محمد کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ملک خان محمد کھوکھر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

مجھے رات سے بخار ہے اس لئے مورخہ ۲۳-۲-۷۳ کو اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا ایک یوم کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد صادق

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد صادق صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گزارش ہے کہ میں بوجہ بیماری ۷۳-۲-۹ کو
حاضر نہیں ہو سکا تھا اس لئے ۷۳-۲-۹ کی
رخصت منظور کی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری کلیم اللہ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چودھری کلیم اللہ صاحب
ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں بوجہ بیماری درد گردہ
مورخہ ۷۳-۲-۷ تا ۷۳-۲-۱۰ اجلاس میں
شرکت نہیں کر سکا۔ براہ نوازش چار یوم کی
رخصت منظور فرمائی جاوے مشکور ہونگا۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اختر عباس بھروانہ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر اختر عباس بھروانہ
صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ بوجہ علالت مورخہ ۱۹ جنوری
۱۹۷۳ کو اجلاس میں شمولیت نہ کر سکا
رخصت دی جاوے -

مسٹر سپیکر - سوال ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری محمد سرور جوڑا

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد سرور جوڑا صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> On account of illness, I could not attend the Assembly session on 22.2.73. I therefore, request that I may be given leave for the said date.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری محمد اعظم

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد اعظم صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

> گزارش ہے کہ بوجہ علالت مورخہ ۲۳-۲-۷۳ اور ۲۴-۲-۷۳ کو اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر ہوں - رخصت دو یوم فرما کر مشکور فرمائیں -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

نشان زدہ سوال نمبر ۲۰۶۸ کے غلط جواب کی فراہمی

مسٹر احسان الحق پراچہ - جناب والا - میں تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ کہنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کیجائے - مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۲۱-۲-۷۳ کو جناب وزیر تعلیم نے میرے سوال نمبر ۲۰۶۸ کے ضمن الف کا جواب اصلیت کو چھپانے کیخاطر جان بوجھ کر غلط اور گول مول دیا ہے - میرا سوال یہ تھا کہ -

> پنجاب کی ضلعی اور تعیناتی کمیٹی کے ارکان کی تعداد اور نام کیا ہیں - نیز ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے جس کا جواب وزیر موصوف نے یہ دیا کہ -
>
> ان ارکان کی تقرریاں ان کے عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے کی گئی ہیں نہ کہ تعلیمی قابلیت کی بنا پر -

اس غلط جواب سے اس معزز ایوان اور میرا استحقاق مجروح ہوا ہے -

جناب والا - پنجاب میں ضلعی اور تعیناتی کمیٹی جو مقرر کی گئی ہے - ان کے ارکان کی تعداد اور ان کی تعلیمی قابلیت کے متعلق میں نے پوچھا ہے- جناب وزیر تعلیم نے کس اور طریقہ سے اس کا جواب دیا کہ ان ارکان کی عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے تقرریاں کی گئی ہیں نہ کہ تعلیمی قابلیت کی بنا پر - میرا سوال ہے کہ ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے - مجھے اس بات کا علم ہے کہ ایم بی اے یا ایم این اے کے علاوہ ان پڑھ لوگوں کو تعلیمی اور تعیناتی کمیٹی میں رکھا گیا ہے - جب کہ مسئلہ نمائندہ کے انتخاب کا ہو تو ان پڑھ لوگوں کو اس کمیٹی میں لگانے کا کیا مطلب ہے - میں سمجھتا ہوں کہ میرے سوال کا جواب گول مول دیا گیا ہے اور اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے -

وزیر تعلیم - جناب والا - انہوں نے خود ہی بڑے مبہم طریقہ سے اپنا سوال پوچھا ہے - سوال یہ تھا کہ پنجاب کی ضلعی اور تعیناتی کمیٹی کے ارکان کی تعداد کیا ہے - ہم نے جزو "الف" کے جواب میں تعداد لکھی ہے اور یہ بھی تحریر کیا کہ تعلیمی اور تعیناتی کمیٹی کے صدر اور ارکان کی تعداد ۳۱۲ ہے - دوسری بات ناموں سے متعلق ہے کہ نام کیا ہیں تو میں نے عرض کیا کہ ہم نے الگ الگ اس کے عنوان دئے ہیں اور سب جگہ عنوانات دیئے ہیں - ناموں کے بارے میں لکھا کہ ان کے نام پنجاب گزٹ مورخہ اتنے اتنے میں درج ہیں -

مسٹر احسان الحق پراچہ - آپ گھبرا کیوں رہے ہیں -

وزیر تعلیم - میں گھبرا نے والا نہیں میں آپ کی پوری تسلی کراؤں گا - آپ نے میرے ساتھ ناانصافی کی ہے - جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ واضح جواب نہیں دیا جا سکتا ناموں کی نسبت ہم نے کہہ دیا کہ پنجاب گزٹ میں درج ہیں - رولز آف پروسیجر کی دفعہ ۳۹ کے تحت جو کاغذات آسانی سے مہیا ہو سکیں اور ان میں جو انفارمیشن ہو وہ دینے کی ضرورت نہیں - تیسرے انہوں نے جناب والا تعلیمی قابلیت کی متعلق پوچھا ہے کہ تعلیمی قابلیت ان ارکان کی کیا ہے - میں نے لکھا کہ ان ارکان کی تعیناتیاں انریری طور پر عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے کی گئی ہیں نہ کہ تعلیمی قابلیت کی بنا پر - یہ سارا جواب اس میں درج ہے -

مسٹر احسان الحق پراچہ - جناب والا - میرا پوائنٹ یہ تھا کہ ان ارکان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے "بنا" تو میں نے پوچھی ہی نہیں - میں نے تو تعلیمی قابلیت پوچھی ہے -

وزیر تعلیم - جناب والا - میں پہلے سارے ہاؤس کو سمجھانا چاہتا ہوں کیونکہ ڈیموکریسی کی نسبت غلط فہمی ہو رہی ہے - آپ technocracy کی بات کر رہے - اگر آپ چاہتے ہیں کہ ٹیکنیکل لوگ حکومت کریں تو پھر آپ جمہورت کو بھول جائیں - ہمارا عوامی نمائندہ ہونا ہی قابلیت ہے کیا آپ کو کستان میں technocracy چاہئے - کیا اس طرز کی حکومت چاہئے - اگر ایسی حکومت آپ چاہتے ہیں تو وہ بہت بری حکومت ہوگی - پھر آپ کو بھی قابلیت کی بنا پر آنا پڑیگا -

مسٹر احسان الحق پراچہ - جناب والا - میں نے تعلیمی قابلیت پوچھی ہے -

وزیر تعلیم - ان کی تقرری کی یہ بنیاد نہیں ہے - جب یہ بنیاد نہیں ہے تو فاضل رکن میری عرض سنیں - جناب والا - ہم نے ان کی تقرری اس بنیاد پر کی کہ وہ جمہوری نمائندہ ہیں - آپ بھی جمہوری اور عوامی نمائندہ ہیں آپ ان سب پر کنٹرول کر سکتے ہیں - اگر ایسی صورت نہ ہو تو پھر یہ ہو جائیگا کہ جو ٹیکنکل لوگ ہیں ہم ان کو لگائیں گے -

مسٹر احسان الحق پراچہ - جناب والا - میں نے تعلیمی قابلیت کے متعلق پوچھا ہے مگر جناب وزیر تعلیم سیاست اور جمہوریت کو بیچ میں لے آئے ہیں - میں نے یہ نہیں پوچھا کہ کسی ایم بی اے یا ایم این اے کو نامزد کیوں کیا ہے ؟ میں نے یہ پوچھا ہے کہ ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے اور وہ سیاست اور جمہوریت کی بات کر رہے ہیں - پھر انہوں نے فرمایا ہے کہ تعلیمی قابلیت کی بنا پر نہیں بلکہ ان کو عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اس کمیٹی میں رکھا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ آپ empocracy and technocracy کو confuse کر رہے ہیں -

راجہ محمد افضل خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - ڈیموکریسی کا مطلب نہیں ہے کہ ایک مظلوم آدمی ہو تو اس کے لئے کچھ نہ کیا جائے -

(قطع کلامیاں)

جناب والا - ایک مظلوم اگر پھانسی پر چڑھتا ہے تو اس کے لئے اگر ایک اچھے وکیل کی بجائے ایک کلرک بھیج دیا جائے تو یہ کہاں تک مناسب ہوگا

Minister For Education : This is democracy this is not technocracy. You are confusing democracy with techno cracy.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud: On an a point of order Sir, A member has raised a point of privilege not contemplating any argument on matters of policy and

discretion of any Department in regard ta appointments. He has asked a specific question as to the qualifications of the persons on the committee. Why should there by any refusal for that answer ?

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب آپ کے پاس کیا تعلیمی قابلیت کا ریکارڈ ہوتا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ بنیاد ہی نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ پوزیشن بڑی واضح ہو گئی ہے ۔ جس امر کا ریکارڈ محکمہ کے پاس نہیں ہوتا اس کا جواب منسٹر انچارج دینے کے پابند نہیں ہوتے ۔

مسٹر شوکت محمود ۔ جناب والا ۔ قابلیت کا مطلب سمجھ میں نہیں آ رہا ۔ ضروری نہیں کہ تعلیمی قابلیت ہو ۔ انہوں نے صحیح طریقہ سے بتا دیا ہے کہ عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ان ارکان کی تعیناتی کی گئی ہے اور یہی معیار سامنے رکھا گیا ہے ۔ اس وقت تعلیمی قابلیت زیر غور نہیں تھی ۔

Mr. Deputy Speaker : Haji Saifullah Khan is going to be the last member to speak. No other member will be allowed to speak. Then I will give my decision on this privilege motion.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ وزیر تعلیم نے قاعدہ ۳۹ کا سہارا لیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر اطلاع easily accessible ہو تو اس کے دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں آپ کی اس بارے میں رولنگ چاہوں گا کہ قاعدہ ۴۱ کے تحت سپیکر صاحب کو اختیار ہے کہ کسی سوال کی admissibility یا اس میں ترمیم پانچ دن کے اندر کر سکتے ہیں ۔ اس کا جو بھی حصہ وہ نامناسب سمجھیں وہ اس سوال سے حذف کر دیں یا اس میں ترمیم کر دیں ۔ جب وہ ایک سوال کو اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے منظور کر کے جناب منسٹر کے پاس بھیج دیتے ہیں تو پھر کیا منسٹر صاحب کو اختیار ہے کہ اس کے کسی حصے کا جواب اس لئے نہ دے

کہ رولز میں اس کے جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس پر میں آپ کی رولنگ چاہونگا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ نے کونسے رول کو refer کیا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں نے قاعدہ ۴۱ کی طرف آپکی توجہ مبذول کرائی تھی ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس میں میری considered view یہ ہے کہ جو اطلاع کسی محکمہ کے پاس نہیں ہے ۔ اس پر سوال نہیں کیا جا سکتا ۔ رولز آف پروسیجر میں بڑا صاف لکھا ہے

Moreover, there educational qualifications were not maintained by the Educatjon Department, hence the Minister for Education was not responsible to give a reply to that. The second point you have raised

آپ نے دوسرا سوال یہ اٹھایا ہے کہ یہاں سے جب سوال منظور کرکے بھیج دیا جائے تو اس کے بعد جب وہ جواب نہیں دیتے پھر اس کی کیا پوزیشن ہوگی ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ انہوں نے گزٹ کو refer کر دیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ انہوں نے نام مانگے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ انہوں نے گزٹ refer کر دیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ information accessible ہے ۔ میں مانتا ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ جب ایک باوجود accessibility کے پوچھتا ہے کہ ان صاحبان کے نام کیا ہیں اور آپ اسے admit کر لیتے ہیں admit کرکے منسٹر صاحب کے پاس سوال بھیجتے ہیں کہ ان کے نام بتائیں ۔ پھر کیا وہ اس بات کے پابند نہیں ہو جاتے کہ جس طرح سوال میں ان کے نام پوچھے گئے ہیں وہ ان کے نام بتائیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ جو آپ کے پوائنٹ آف آرڈر پر فیصلہ بعد میں دیا جائے گا ۔

So far as the privilege motion is concerned, that stands ruled out,

مسٹر ڈپٹی سپیکر - ایک پرولیج موشن سید تابش الوری کی طرف سے ہے اس میں جس occurrence کا انہوں نے حوالہ دیا ہے اس کا تعلق ۹ فروری سے ہے - اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آج ۲۳ فروری کو اس پر recent occurrence کا اطلاق نہیں ہوتا -

سید تابش الوری - جناب والا - میں نے اس روز یعنی ۹ فروری کو اس مسئلہ پر جناب سپیکر کی توجہ زبانی دلائی تھی - انہوں نے فرمایا تھا کہ اس کو آپ تحریری طور پر پیش کریں - میں نے اس کو تحریری طور پر جناب کی خدمت میں پیش کر دیا ہے اور اس اعتبار سے recent occurrence ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - آپ نے بہت دیر سے لکھ کر دیا ہے - اگر آپ کو سپیکر صاحب نے کہا تھا کہ ۹ فروری کو پیش کر دیں تو آپ ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ فروری کو پیش کر دیتے -

سید تابش الوری - جناب والا - ریکارڈ کو verify کرنے سلسلے میں مجھے دیر ہو گئی - مجھے اس کے تصدیق کرلے کی ضرورت تھی دوسرے میں وہ hand-out بھی دیکھنا چاہتا تھا جو اس سلسلے میں جاری ہوا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - آپ پرولیج موشن دے دیتے اور اگر اس میں آپ کو کوئی بات غلط نظر آتی تو آپ اس کو واپس لے لیتے لیکن اس وقت recent occurrence والی شرط پوری نہیں ہو رہی اسے پھر کسی موقع پر لے آئیں -

سید تابش الوری - جناب والا - recent occurrence اس اعتبار سے ہے کہ میں نے اسی دن سپیکر صاحب کی توجہ اس طرف دلائی تھی - انہوں نے فرمایا تھا کہ اس سلسلہ میں جب تک آپ متعلقہ ریکارڈ اچھی طرح سے نہ دیکھ لیں اس وقت تک اس پر بحث نہیں ہو سکتی - میں نے اس پر نقل حاصل کی اور جو متعلقہ محکمہ کے طرف سے جو hand-out جاری ہوا دیکھا - پھر APP نے جو اس سلسلے میں threat کیا تھا وہ دیکھا - اس میں مجھے تاخیر ہوئی ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - پروولیج موشن پیش کر دینے بعد میں ریکارڈ سے تسلی کر لیتے اور ہم اس کو pending رکھ لیتے جیسے کافی کافی عرصہ تحریکات pending رکھی جاتی ہیں - جب آپ کی ریکارڈ سے تسلی ہو جاتی تو پھر آپ اس کو press کرتے اور اگر تسلی نہ ہوتی تو آپ withdraw کر لیتے -

سید تابش الوری - جناب والا - ریکارڈ کے اعتبار سے pending ہے مجھے صرف تحریری لکھ کر دینا تھا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - زبانی تو pending نہیں رہ سکتی - آپ نے زبانی طور پر چیمبر میں بات کی تھی -

سید تابش الوری - جناب والا - میں نے چیمبر میں نہیں ہاؤس میں بات کی ہے اور یہ ریکارڈ کا حصہ ہے - انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ ٹھیک ہے زبانی طور پر پیش کر دیا ہے آپ اس کی تحریری طور پر متعلقہ document کے ساتھ لکھ کر دیں - میں نے document دیکھے ہیں جہاں تک recent occurrence کا سوال ہے اس سلسلہ میں بے شمار رولنگز موجود ہیں- جناب والا- recent occurrence سے مراد یہ نہیں ہے کہ چار پانچ روز گزر جائیں تو اس کے بعد recent occurrence ختم ہو جاتی ہے - یہ استحقاق کا مسئلہ ہے اور استحقاق کے سلسلے میں occurrence کو اسی دن پر محمول نہیں کیا جا سکتا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - آپ نے زبانی کہا تھا اور سپیکر صاحب نے کہا تھا کہ آپ تحریری طور پر دے دیں - اس کے بعد آپ اسے تحریری طور دے چھوڑتے جہاں تک آپ کے زبانی کہنے کا تعلق ہے اس وقت سپیکر صاحب نے اس کو admit نہیں کیا تھا - انہوں نے شرط لگا دی تھی کہ آپ اسے تحریری شکل میں لے آئیں اور آپ نے تحریری شکل میں لانے میں بہت زیادہ تاخیر کی ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - گزارش یہ ہے کہ تحریک استحقاق کے متعلق قواعد و ضوابط میں نہایت وضاحت موجود ہے - اور روایات بھی یہی ہیں کہ تحریک استحقاق establish کرنے کے لئے متعلقہ ریکارڈ حاصل کرنا پڑتا ہے جیسا کہ سید تابش الوری صاحب فرما

رہے ہیں ۔ انہوں نے اس سلسلے میں کوئی تاخیر نہیں کی ۔ انہوں نے سپیکر صاحب کی ہدایت کے مطابق متعلقہ ریکارڈ فراہم کیا ہے اب اس میں recent occurrence کا سوال نہیں ہے ۔ سوال یہ ہے کہ وہ ریکارڈ کے ساتھ آپ کے سامنے پیش ہو گئی ہے اور اپنے اس merit پر فیصلہ دینا ہے کہ تحریک استحقاق ہے یا نہیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں میں یہ گزارش کروں گا چونکہ انہوں نے زبانی سپیکر صاحب سے مشورہ کیا تھا ۔ سپیکر صاحب نے کہا تھا کہ آپ اس کو لکھ کر دیں ۔ ان کا فرض تھا کہ وہ اسی وقت لکھ دیتے اور بعد میں یہ document حاصل کرتے ۔ اگر وہ admit ہو جاتی تو پھر یہ recent occurrence کا معاملہ ہو جاتا تھا ۔ لیکن اب یہ تحریک استحقاق recent نہیں ہے جناب والا ۔ آپ قاعدہ ۵۲ (دوم) دیکھ سکتے ہیں ۔ اس میں واضح طور پر یہ لکھا ہوا ہے :-

> The question shall relate to a specifie matter of recent occurrence.

Mr Deputy Speaker : I agree with you.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کروں گا کہ recent occurrence کے سلسلے میں رولنگز موجود ہیں جس میں کوئی ایسی پابندی نہیں ہے کہ اگر سات روز گزر جائیں تو یہ recent occurrence نہیں رہتا ۔ جناب والا ۔ چونکہ یہ استحقاق کا مسئلہ ہے اور یہ ہاؤس اس سلسلے میں ہمیشہ نہایت حساس رہا ہے ایسی مثالیں موجود ہیں کہ جناب سپیکر کی ہدایت کے مطابق جب کسی رکن نے تاخیر سے بھی کوئی معاملہ پیش کیا ہے تو اس کو منظور فرمایا گیا ۔ پورے ایوان کے استحقاق مسئلہ ہے اور صرف میری ذات کا مسئلہ نہیں ہے ۔ جو چیز ہوتی ہے اس کو غلط طور پر رپورٹ کر دیا جاتا ہے ۔ اس لئے میں جناب والا ۔ گزارش کروں گا کہ اس سلسلے میں جب تک میں ریکارڈ نہ دیکھتا ۔ جب تک میں وہ محکمہ اطلاعات کا hand out نہ دیکھتا جس میں وزیر قانون کی تقریر اور proceedings غلط طور پر پیش کی گئی

ہیں اس وقت تک میں اس پوزیشن میں نہیں تھا کہ آپ کے سامنے یہ تحریک مدلل طور پر پیش کر سکتا - اس لئے جناب والا - مجھے اجازت دی جائے کہ میں یہ تحریک آپ کے سامنے پڑھوں اور آپ اس کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کر دیں جو اس سلسلے میں اس ایوان کے استحقاق کا فیصلہ کرے - یہ نہایت اہم مسئلہ ہے - کوئی ایک محکمہ کسی طور پر یہ استحقاق نہیں رکھتا کہ اس ایوان کی کارروائی کو یا محترم وزیر قانون کی تقریر کو اپنے معنی پہنا کر اخبارات میں شائع کرا دے - اس لئے میں آپ سے دوبارہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں یہ تحریک استحقاق آپ کے سامنے پیش کروں

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اس سلسلہ میں قاعدہ ۵۰ تا ۵۲ بڑے واضح ہے کہ تحریک استحقاق تحریری شکل میں آئیں گی ماسوائے اس کے کہ سپیکر صاحب اس شرط کو ختم کر دیں - سپیکر صاحب نے آپ کو کہا کہ تحریری شکل میں اس کو پیش کر دیں یہ واضح ہے کہ سپیکر صاحب نے اجازت نہیں دی تھی - آپ نے تحریری طور پر لانے کے لئے کافی وقت لے لیا ہے اس طرح یہ معاملہ recent accurrence کا نہیں بنتا -

My view and ruling is that it is not a matter of recent occurrence. Hence, it is ruled out at this stage.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں آپ سے رہنمائی حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے بجٹ سیشن میں ہم نے وزراء کی تنخواہوں پر اعتراض کیا تھا کہ ان کو زیادہ تنخواہیں دی جاتی ہیں - انہوں نے کہا تھا کہ انکم ٹیکس وغیرہ کاٹنے کے بعد ہمیں کل تنخواہ ۱۰۴۰ روپے ملتی ہے جب تک ہم اے - جی آفس سے اعداد و شمار مہیا نہ کر دیں اور اپنے آپ کو مطمئن نہ کریں کیا اس وقت تک تحریک استحقاق اس ایوان میں پیش کر سکتے ہیں؟ اس کو ثابت کرنے کے لئے ہمیں دستاویزی ثبوت مہیا کرنے ہوں گے - جب تک ہم اپنے آپ مطمئن نہ کریں اس وقت تک ہم ایوان کو مطمئن نہیں کر سکتے - اس میں پانچ چھ مہینے لگ جائیں گے - اگر کوئی اے - جی آفس میں داخل نہ ہونے دے اور میرے ساتھ تعاون بھی کوئی نہ کرے تو اس کو حاصل کرنے میں وقت لگے گا - اس لئے جناب والا کیا یہ تحریک استحقاق درست ہوگی یا خلاف ضابطہ ہوگی ؟

دوسرے میں جناب قائد ایوان اور اس طرف بیٹھنے والے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ جب اس ایوان کے کسی ممبر کے وقار کا سوال پیدا ہوا ہے ہم نے اس کا ساتھ دیا ہے لیکن عجب بات یہ ہے کہ جب اس طرف سے کسی ممبر کے استحقاق کا سوال پیدا ہوتا ہے تو دس دس پوائنٹ آف آرڈر آ جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب نواب احمد بخش تھیم صاحب نے تحریک استحقاق پیش کی تھی تو بنیادی طور پر کس شخص کو اس کا موقف سنے بغیر سزا نہیں دینی چاہئے لیکن چونکہ وہ ممبر تھا اس لئے اس افسر کو فوری طور پر معطل کرنے کے لئے کہا گیا۔ ہم نے اس کو بغیر سنے ان کی تائید کی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ کے لئے اس روایت کو ختم کر دیا جائے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر ممبر کے حقوق کی پامال ہوگی کیونکہ اس طرف بیٹھنے والے ممبر صاحبان اس طرف بیٹھنے والے ممبران کی مخالفت کریں گے اور ادھر بیٹھنے والے صاحبان اس طرف بیٹھنے والے ممبران کی مخالفت کریں گے۔ جہاں تک اس ایوان کے حقوق کا سوال ہے وہ سب کے لئے برابر ہے۔ چاہے وہ حکمرانی جماعت سے تعلق رکھے یا حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہوں۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ جناب قائد حزب اختلاف نے میری توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے میں ان کا شکر گزار ہوں حقیقت یہ ہے کہ آج جب تحریک استحقاق پیش ہو رہی تھی ہم اس کا جواب دینے کے لئے تیار تھے اور اس سے متعلق کاغذات ہمارے پاس موجود ہیں۔ وزیر قانون کم از کم دو مرتبہ کھڑے ہوئے لیکن آپ کی توجہ حاصل نہ کر سکے۔ جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے فاضل دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ جہاں کسی معزز ممبر کے استحقاق کا سوال ہے۔ وہ پورے ہاؤس کے استحقاق کا معاملہ ہے ہم اس کی تائید کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی اس طرف سے ہر طرح سے تائید ہوگی۔ کل اور آج جس طرح یہ ہاؤس چل رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ حزب اختلاف کے معزز دوست میرے ساتھ متفق ہونگے کہ بہت کم دوست ایک دوسرے کی تقاریر میں دخل اندازی کر رہے ہیں آج آپ نے رولنگ دی دی ہے۔ یہ رولز جس طرح حزب اختلاف پر بھی عائد ہوتے ہیں۔ قائد حزب اختلاف مجھ سے بہتر طور پر رولز جانتے ہیں۔ رولنگ دئے جانے کے بعد اسکے اوپر بحث نہیں ہو سکتی اس لئے میں درخواست کروں گا کہ ہاؤس کی کارروائی آگے بڑھائی جائے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ رولنگ پر کسی قسم کی تنقید یا کوئی تبصرہ نہ کریں ۔ میرا یہ حق ہے کہ میں کھڑا ہو کر آپ سے رہنمائی حاصل کر سکتا ہوں ۔ نور آپ کے توسط سے اس طرف بیٹھنے والے ارکان کو ہم مطمئن کر سکتے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ایک بات جو میرے نوٹس میں بڑی شدت سے آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ اکثر اراکین سپیکر اور تقریر کرنے والے ممبر کے درمیان میں سے گزر جاتے ہیں ۔ ان کو آئندہ اس چیز کا خیال رکھنا چاہیے کہ مقرر اور سپیکر کے درمیان سے نہیں گزرنا چاہئے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میاں منظور احمد موہل اور سید تابش الوری کے نقطہ نظر کا تعلق ہے ۔ اس میں ایک نیوز آئٹم ہے وہ جو ۹ تاریخ کو اخبار میں آئی ۔ انہیں ۹ تاریخ کو پتہ چل گیا کہ انکا استحقاق مجروح ہوا ۔ ۱۰ تاریخ کو انکو تصدیق شدہ کاپی دے دی گئی ۹ اور ۱۰ تاریخ کے بعد یہ تحریک سامنے واقع نہیں ہے ۔ علامہ صاحب آپکا مسئلہ یہ ہے کہ جب ان کو اطلاع پہنچے گی جب اے ۔ جی آفس سے کاپی مل جائے گی جب ہم دیکھیں کہ استحقاق بنتا ہے یا نہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ قاعدہ ۱۸ کی طرف مبذول کراتا ہوں جس میں درج ہے کہ :

> Within five days from the date of receipt of the notice, the Speaker shall decide on the admissibility of a question and shall disallow any question which in his opinion, is in contravention of these rules, or he may, in his discretion, amend its form.

جناب والا ۔ میں نے ایک سوال ۱۸۰۷ مورخہ ۲۲-۱-۷۳ کو یہاں بھیج دیا تھا اس میں کہا گیا ہے کہ ۔

(الف) بہاولپور میں دسمبر ۱۹۷۲ کے آخری ہفتے میں غیر ملکی سفیروں اور وزیروں کی آمد کے موقع پر صوبائی خزانہ سے مختلف مدات میں کتنی رقم خرچ کی گئی ؟

(ب) اس موقع پر طعام و قیام پر کتنا خرچ ہوا اور ۲۷ دسمبر ۱۹۷۲ کی رات پبلک سکول میں جو ورائیٹی شو ہوا اس پر کتنا خرچ آیا ؟

جناب والا ۔ اس سوال کا فیصلہ ۵ دن کے اندر ہو جانا چاہئے تھا لیکن ۲۲ جنوری ۱۹۷۳ سے آج تک مجھے اس سلسلے میں نہ کوئی اطلاع دی گئی ہے اور نہ بتایا گیا ہے کہ یہ سوال قبول کیا گیا ہے یا نہیں یا اس میں کوئی ترمیم ہوئی ہے ۔ نہ یہ بتایا گیا ہے کہ منظور ہوا ہے یا نہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ کے سوال کا تعلق سپیکر صاحب سے ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس وقت آپ سپیکر ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں کرسی صدارت پر ضرور ہوں لیکن آپ کے سوال کا تعلق سپیکر صاحب سے ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر رولنگ چاہتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ آپ نے ان کو سوال دیا تھا اور یہ انہی کی پاس برائے غور پڑا ہوگا ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی توجہ رول ۴۱ کی طرف مبذول کراتا ہوں ۔ جس میں لکھا ہے کہ ۔

"Within five days from the date of receipt of the notice, the Speaker

shall decide on the admissibility of a question....."

Mr. Speaker : No ruling is required in this matter.

سید تابش الوری - جناب والا - میں نے ایک سوال نمبر ۱۸۰۷ دیا تھا جو اسمبلی سیکرٹریٹ میں ۲۲-۱-۷۳ کو موصول ہو گیا تھا - اس میں میں نے یہ پوچھا تھا کہ بہاولپور میں دسمبر ۷۲ء کے آخری ہفتے میں غیر ملکی سفیروں اور وزیروں کی آمد کے موقعہ پر صوبائی خزانہ سے مختلف مدات میں کتنی رقم صرف ہوئی تھی .....

مسٹر سپیکر - آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں میں فائل نکلوا کر آپ کو بتا دونگا -

سید تابش الوری - جناب والا - میں اس پر آپ کی رولنگ چاہتا ہوں کہ پانچ دن کے اندر اندر آپ کو اس کا فیصلہ کرنا چاہئے تھا -

مسٹر سپیکر - یہ تو لکھا ہوا ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - یہ نہیں ہوا - اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ automatically admit ہو گیا ہے -

مسٹر سپیکر - مجھے اسکا پتہ ہے کہ automatic کا کیا مطلب ہے -

سید تابش الوری - جناب - اسکو automatically admit ہو جانا چاہئے - مجھے ابھی تک اس کی اطلاع نہیں ملی اور میں اس سلسلے میں آپ کی رولنگ چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر - آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں میں فائل نکلوا کر دیکھونگا کہ اسکی کیا پوزیشن ہے -

سید تابش الوری - آپ میرا پوائنٹ آف آرڈر pending فرما رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر - میں نے اس کے متعلق کہا ہے۔ جہاں تک لکھا ہوا ہے کہ پانچ دن کے اندر اندر جواب پہنچ جانا چاہئے ۔ یہ ٹھیک ہے اور میں اسکے ساتھ متفق ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ اگر جواب نہیں پہنچا تو اسے automatically admit ہو جانا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کہاں لکھا ہوا ہے ؟

سید تابش الوری - جناب والا ۔ اس کا جواب پانچ دن کے اندر اندر پہنچا چاہئے تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس پر غور کرونگا ۔

(قطع کلامیاں)

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا ۔

جو طوفان میں گھر جائے اسے ساحل نہیں ملتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کرنل صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ پھر توجہ آپ کی طرف ہو جائیگی ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب وہ گنتی کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر - مجھے علم ہے کہ صحیح گنتی نہیں ہو سکے گی ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ میں تابش الوری صاحب کے اضطراب کا جواب دے رہا ہوں کہ ۔

جو طوفان میں گھر جائے اسے ساحل نہیں ملتا ۔
اپنے کہاں نصیب ہیں جلوؤں کی تابشیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب ۔ ہمارا اس جہالت سے کیسے چھٹکارا ہو سکتا ہے ؟

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ خورشید صاحب تو ہر وقت گھبرا کر بدک جاتے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ وہ پوائنٹ آف پرولیج پر کھڑے ہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ میں نے عرض کی ہے تابش صاحب کی خدمت میں کہ ۔

جو طوفان میں گھر جائے اسے ساحل نہیں ملتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا یہ دیوان استاد امام دین سے پڑھ رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس کا تو مجھے علم نہیں وہ دیوان تو میں نے پڑھا ہے ۔ تو استاد امام دین صاحب دیوان تھے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ اگر گنا جائے تو انہوں نے ایوان کا ۸۰ فیصد وقت لیا ہے اور اسکا ریکارڈ موجود ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - اب ہم اگلی آئیٹم شروع کرتے ہیں ۔ یہ تحریک راجہ محمد افضل صاحب کی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک - جناب یہ کیا تماشا ہے ؟ کرنل صاحب کو روکیں ۔

مسٹر سپیکر - کرنل صاحب آپ کے شعر تو ہو گئے ہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی - جناب قائد حزب اختلاف بھی تشریف لے آئے ہیں .....

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ آپ مداخلت کریں ۔ یہ تو جہالت کا بہت ہی بڑا پہاڑ بن چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر - اصل میں ان کا شعر سمجھ نہیں سکے اسلئے آپ یہ کہتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ یہ تو جہالت کا ہمالیہ ہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ میرے معزز اور محترم قائد حزب اختلاف نے یہ فرمایا تھا کہ ان کی تقریر میں ہماری جانب سے چار چار ممبران بولتے ہیں ۔ یہ بات اب آپ کے سامنے عیاں ہے کہ جس وقت ہماری طرف سے کوئی اٹھتا ہے تو ادھر سے چھ چھ اٹھتے ہیں اور ہمیں نازیبا الفاظ بھی استعمال کرنے پڑتے ہیں کہ وہ مکھیوں اور مچھروں کی طرح اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ـــ .....

مسٹر سپیکر - کرنل صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

(قطع کلامیاں)

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ میاں خورشید انور تشریف رکھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کرنل صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ میاں خورشید انور بھی بیٹھ جائے ۔ میں بھی بیٹھ جاتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ ہم قانون سازی کیلئے حکومت کے ساتھ پورا تعاون کرنا چاہتے ہیں ۔ لیکن آج کے متعلق ہمیں ذاتی طور پر علم ہے کہ حکومتی پارٹی یہ تہیہ کرکے آئی ہے کہ آج کرنل صاحب کو آکسا دیں اور وہ حزب اختلاف والوں کے گلے پڑ جائیں ۔

(قطع کلامیاں)

* * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

* * * * * * * * * * * * * *

مسٹر سپیکر ۔ راجہ محمد افضل خان کی ایک تحریک استحقاق ہے اس کو پڑھنے سے پہلے میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس پر میں نے اپنی consent نہیں دی ہے ۔ consent with hold کرنے کا فیصلہ بعد میں کروں گا ۔

بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے سے قاصر رہنا

مسٹر سپیکر - راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرتے ہیں کہ روز نامہ "پاکستان ٹائمز" کی اشاعت مورخہ ۲۰ - ۲ - ۷۳ء کے مطابق گورنر بلوچستان جناب اکبر بگٹی نے چار روز کے اندر اندر سمگلنگ کا انسداد کر لیا - جس وجہ سے چینی اور آٹے کی قیمتوں میں نمایاں کمی ہو گئی ہے - اس خبر سے پنجاب کے عوام میں یہ تاثر اور احساس پیدا ہو گیا جیسے کہ صوبے پنجاب کی صوبائی اسمبلی اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہو رہی اور اپنے استحقاق کو پورے طریقے سے بروئے کار نہیں لا سکی - چونکہ اس تاثر اور احساسات سے اسمبلی کے اراکین پر نااہلی کے الزامات تراشے جا رہے ہیں چونکہ میں اسی معزز ایوان کا ایک رکن ہوں حالانکہ میں اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے دیانتدارانہ طریقے سے کوشاں رہا ہوں اس طرح صرف ایوان کے استحقاق پر اثر نہیں پڑا بلکہ میرا استحقاق بھی مجروح ہوا ہے - لہذا اس تحریک کو زیر بحث لایا جائے -

راجہ محمد افضل خان - میں آپ کو کل کے ایک واقعے کی بات بتانا چاہتا ہوں -

Mr. Speaker : I am not concerned with the 'Waqaia'. It is not a privilege motion on the very face of it.

میں نے ایک وعدہ کر لیا تھا - کہ پرولیج موشن کو ایوان میں dispose of کروں گا - اب اپنے اس وعدے کو نبھا رہا ہوں -

راجہ محمد افضل خان - جناب والا - میں عرض کروں گا .....

Mr. Speaker : Please listen. It is a very basic matter that when the Speakerh is addressing the House the member should resume their seats and not interrupt him. This is an elementary principle of parliamentary pactice.

I am not concerned with what happend yesterday. It does not concern the collective or individual privilege of the members.

راجہ محمد افضل خان ۔ کل ایک واقعہ ہوا تھا ۔ مجھے گالیاں دی ہیں ، مجھے برا بھلا کہا ہے دو چار آدمیوں نے .....

مسٹر سپیکر ۔ جن لوگوں نے آپ کو گالیاں دی ہیں ان کے خلاف آپ کچھ کریں ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ دو مہینوں میں سمگلنگ ہوتی رہی ہے ۔ ایسی باتیں کی ہیں انہوں نے ۔

Mr. Speaker : This is ruled out of order. There should atleast be some relationship with the privileges of the members.

Mr. Taj Muhammad Khan Zada: Sir, this is a very happy augury that the Speaker is becoming effective with regard to the behaviour of one individual member. It would be a very good thing if he becomes effective for all whereby the business of the House, as the Leader of the House is anxious, will be expedited.

ضلعی تعلیمی کمیٹی ملتان کی تشکیل میں محترمہ حسینہ بیگم ایم پی اے کا نظر انداز کیا جانا

مسٹر سپیکر ۔ سیدہ عابدہ حسین تحریک استحقاق پیش کرتی ہیں کہ ۳۱ جنوری ۱۹۷۳ء کے گزٹ میں ملتان کی ضلعی تعلیمی کمیٹی کے ارکان کی جو فہرست دی گئی ہے اس میں ممتاز ماہر تعلیم اور عوامی نمائندہ محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ ایم ۔ پی اے کا نام شامل نہیں ہے ۔ وہ ملتان ڈویژن کی تمام خواتین کی نمائندگی کرتی ہیں اور محکمہ تعلیم سے بیس سال وابستہ رہی ہیں ۔ انہیں نظرانداز کرنے سے نہ صرف ایک ایم پی اے کا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ ان لاتعداد خواتین کے احساسات بھی مجروح ہوئے ہیں جو تعلیم اور تعلیمی اداروں سے وابستہ ہیں ۔ ذریں حالات استدعا ہے کہ اس موضوع کو اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے ۔

وزیر تعلیم - جناب والا - کچھ فاضل اراکین کے نام miss ہو گئے ہیں میں نے کل بھی عرض کیا تھا .....

مسٹر سپیکر - غلطی سے ہوئے ہیں ؟

وزیر تعلیم - جی ہاں بالکل - میں اپنے اس بیان میں واضح طور پر کہہ چکا ہوں کہ تمام فاضل اراکین حزب اختلاف کے اور حزب اقتدار کے ان کمیٹیوں کے ممبر ہوں گے -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Please let me hear him.

چودھری امان اللہ لک - پوائنٹ آف آرڈر - اگر اس معزز ایوان میں کوئی معزز رکن اپنے نقطہ نگاہ سے کوئی تحریک استحقاق یا موشن پیش کرتا ہے اور سپیکر صاحب اس کو رولز کے مطابق درست نہیں سمجھتے تو کیا اس کو اس انداز سے جھڑکیں یا سزائیں دی جا سکتی ہیں ، رول آوٹ تو کیا جا سکتا ہے ، لیکن میں عرض کروں گا ، کہ کیا رولز میں کوئی ایسی پروویژن ہے کہ اس کو یہ سزا دی جائے کہ میرے الفاظ یا تحریر رولز اینڈ ریگولیشنز کے مطابق نہیں ہے ، میری علمی کمی کی وجہ سے یا علم ناقص ہونے کی وجہ سے -

میرا دوسرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے - کہ کیا آنریبل سپیکر ایسا رویہ اختیار کر سکتے ہیں جس سے ممبران میں خوف و ہراس پیدا کیا جا سکے ؟ رولز اینڈ ریگولیشنز کا احترام کرانے کے لیے اس حد تک decorum کو maintain کیا جا سکے - میرا یہ نکتہ اعتراض بھی ہے اور پوائنٹ آف آرڈر بھی -

Mr. Speaker : There is a method and form for censuring the speaker. This is not the method or the from in which you are presenting it. I rule this out of order. There is a procedure, you want to censure the speaker you are entitled to it. Even one single member can avail it.

رانا پھول محمد خان - نکتہ معلومات - جناب سپیکر - ابھی ابھی وزیر تعلیم نے فرمایا ہے کہ کچھ نام رہ گئے ہیں ، وہ آ جائیں گے - میں

معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ان کمیٹیوں کے چیئرمینوں کو جمہوری طریقے سے کمیٹیوں کے ارکان چنیں گے یا آمرانہ طریقے سے نامزد کیے جائیں گے -

مسٹر سپیکر - آپ ان کو ایک چھٹی لکھیں وہ جواب بھیج دیں گے یا ایک سوال اسمبلی سیکرٹریٹ کو لکھ کر بھیج دیں وہ اس ایوان میں جواب دے دیں گے -

سید تابش الوری - تھوڑی سی وضاحت ضروری ہے - وہ یہ کہ amended notification کب تک آ رہا ہے ، یا انھوں نے بھجوا دیا ہے -

مسٹر سپیکر - اس ایوان میں انھوں نے وعدہ کیا ہے ہو جائیگا - اس سے پہلے بھی وہ کہہ چکے ہیں - آپ کو انتظار کرنا چاہیے -

وزیر تعلیم - جناب والا - ترمیم شدہ نوٹیفیکیشن شائع ہو چکا ہے ، وہ گزٹ میں آ چکا ہے -

مسٹر سپیکر - جو نام miss ہو گئے ہیں ان کے مطلق وہ پوچھ رہے ہیں -

وزیر تعلیم - جو نام پوائنٹ آؤٹ کیا گیا ہے ظاہر ہے کہ گزٹ ہوتے ہوئے اس میں کافی دن لگیں گے - لیکن جو اس سے پہلے نام پوائنٹ آؤٹ کیے گئے تھے وہ ہو چکے ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ کے دفتر سے جلدی نوٹیفیکیشن چلا جائے گا -

وزیر تعلیم - جی ضرور چلا جائے گا -

مسٹر سپیکر - سیدہ عابدہ حسین کی تحریک استحقاق پر وزیر تعلیم نے یقین دہانی کرا دی ہے -

سردار امجد حمید خان دستی - اس ضمن میں جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے - جناب سپیکر - ابھی ابھی جناب وزیر تعلیم نے فرمایا ہے کہ ہر ڈسٹرکٹ کونسل کی تعلیمی تعیناتی کمیٹیوں میں ممبران کو اور

ایم ۔ این ۔ اے حضرات کو شامل کیا گیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ تعیناتی کمیٹیوں میں خاص طور پر اپوزیشن کے ممبروں کو نہیں رکھا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کو specific نام بتائیے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ تعلیمی تعیناتی کمیٹیوں میں حزب اختلاف کے ممبران کو بالکل ختم کر دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کوئی نام ہے تو ان کو بتا دیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ appointment committee میں مظفر گڑھ کے ضلع میں کوئی اپوزیشن کا ممبر نہیں آیا ۔ میں اسی لئے عرض کر رہا ہوں کہ کم از کم on the floor of the House تو بتا دیں ۔

وزیر تعلیم ۔ کیا وہ گزٹ نوٹیفیکیشن جو آپ کو ڈاک کے ذریعے سے بھیجا گیا ہوگا آپ نے پڑھا ہے ؟

سردار امجد حمید خان دستی ۔ نہیں وہ میں نے نہیں پڑھا ۔

وزیر تعلیم ۔ پھر آپ مجھ سے کیا پوچھتے ہیں ؟ پہلے آپ اس کو پڑھ لیجئے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ اگر میں نے نہیں پڑھا تو آپ ہی بتا دیجئے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ ترمیم شدہ نوٹیفیکیشن میں بھی بہاولپور اور رحیم یار خان کے لیے کوئی ممبر nominate نہیں کیا گیا اور میں نے اس کے لئے لکھا ہوا ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو amended نوٹیفیکیشن ہے کب تک آئے گا ؟ یہ میں specific بات آپ کو بتا دوں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ نوٹیفیکیشن کے متعلق میں کہہ سکتا کیونکہ اس میں ایک procedure ہوتا ہے شاید سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن

والے گزٹ نوٹیفیکیشن کرتے ہیں ۔ لیکن بارے آفس سے جتنے نام جناب قائد حزب اختلاف اور جناب حاجی محمد سیف اللہ خان کی موجودگی میں بھی دیئے گئے تھے وہ سب آ گئے ہیں اس کے علاوہ بھی میں بار بار یہ عرض کر چکا ہوں کہ اس ہاؤس کے فاضل اراکین میں سے اگر کسی کا نام رہ گیا ہو تو میں اس کا ذمہ دار ہوں مجھے بتائیں میں نام شامل کر دوں گا ۔

شیخ صفدر علی - پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ۔ یہ موشن withdraw ہو چکی ہے اس کے بعد اس پر بحث ہو رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر - ضابطہ میں کچھ میری بھی discretion ہوتی ہے ۔

شیخ صفدر علی ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ہمیں بھی تو پتہ چلے کہ آپنے اپنی discretion استعمال کی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا ۔ وزیر تعلیم نے ابھی گزٹ نوٹیفیکیشن کا حوالہ دیا ہے ۔ میں اس سے پہلے بھی سیکرٹری اسمبلی کے نوٹس میں لا چکا ہوں کہ جب سے آپ نے یہ حکم فرمایا ہے کہ ہر ممبر کو گزٹ نوٹیفیکیشن ملا کرے گا ۔ اور آپ نے پیسے بھی ادا کر دئیے ہیں لیکن اس کے باوجود آج تک کوئی گزٹ نوٹیفیکیشن نہیں ملا ۔

شیخ صفدر علی ۔ ہمیں تو آیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں فاضل ممبران کی اطلاع کے لئے بتا دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ اسمبلی کی طرف سے تمام ممبران کے نام ان کے مستقل پتوں پر جو انہوں نے دیئے ہوئے ہیں پنجاب گزٹ جاری کروایا ہوا ہے ۔ اگر کسی فاضل ممبر کو گزٹ نہیں پہنچا ہے تو وہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو یا مجھے یا سیکرٹری اسمبلی کو اس کی اطلاع دیں ہم اس کا انتظام کریں گے کہ متعلقہ محکمہ جس کو ہم نے پیسے دئیے ہوئے ہیں اپنا فرض پورے طور پر ادا کرے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں اسی لئے عرض کر رہا تھا کہ مجھے گزٹ نوٹیفیکیشن کا کوئی ایک ورق بھی آج تک نہیں ملا اور میں سیکرٹری کے نوٹس میں لے آیا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سیکرٹری صاحب نوٹ کر لیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ ایک اور عرض ہے کہ اجلاس کے ایام میں ہمیں یہاں گزٹ نوٹیفیکیشن ملا کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ انتظامی نوعیت کا مسئلہ ہے دیکھنا پڑے گا کہ کتنی بار پتہ بدلا جا سکتا ہے ۔

تحاریک التوائے کار

فیکٹریوں کے مالکان کی طرف سے وزراء کے رشتہ دار بن کر مزدوروں پر تشدد

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ امروز اخبار کی اشاعت مورخہ ۲۰ فروری میں یہ خبر شائع ہوئی کہ مختلف فیکٹریوں کے مالکان وزراء کو رشتہ دار ظاہر کرکے مزدوروں پر تشدد کر رہے ہیں ۔ اس خبر کے مطابق فردوس شوز اینڈ ٹینریز فیکٹری مریدکے روڈ کے مزدوروں نے احتجاجی جلوس نکالا اور ڈائریکٹر محکمہ محنت کے دفتر کے سامنے مظاہرہ کیا اور اس کے علاوہ آر ۔ آر سٹیل انڈسٹریز بادامی باغ ویولک فیکٹری لیبر سنٹر فیروز پور روڈ ۔ آفسٹ ٹن پرنٹرز لاہور کے مزدوروں میں بھی شدید اضطراب ہے اور حکومت کی فوری مداخلت کا مطالبہ کیا ہے ۔ اس خبر سے یہ یقین ہو گیا ہے کہ مزدوروں اور مل مالکان کے تعلقات سخت خراب ہو چکے ہیں ۔ اس خبر سے عوام میں شدید اضطراب اور بے چینی پیدا ہو چکی ہے ۔ مسئلہ زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے ۔

اس بارے میں میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک specific matter نہیں ہے اس میں تین چار باتیں کہی گئی ہیں ایک طرف مختلف مظاہروں کا ذکر ہے دوسری طرف مختلف فیکٹریوں کے مالکان کا ذکر ہے وہ کون سی

فیکٹریوں کے مالکان ہیں جو اپنے آپ کو وزراء کا رشتے دار کہتے ہیں ۔ اس کا تحریک التوا میں کوئی ذکر نہیں یہ بڑی vague اور indefinite ہے ۔ مظاہرے وغیرہ بڑے open ہوتے ہیں اور آپ نے اسے وجہ جواز بنانے کے لئے ۲۰ فروری ۷۳ کی اشاعت کا ذکر کیا ہے ۔ یہ بھی پتہ نہیں کہ یہ مظاہرے دس دن پہلے ہوئے یا پندرہ دن پہلے ہوئے ۔ اکھٹے دو تین مظاہروں کا ذکر کر رہے ہیں ۔

Prima-facie it is some thing very unspecific, vague and indefinite.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں نے جس اخبار کا حوالہ دیا ہے وزیر موصوف نے ممکن ہے وہ پڑھا ہو ۔ پڑھنے کے بعد اس کا تاثر جو مجھ پر ہوا ہے میں اس کا اظہار کر رہا ہوں ۔ اب ان کا فرض ہے کہ ان حقائق پر روشنی ڈالیں کہ وہ کیا حقائق ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اخبار کا کوئی فرق نہیں ہے ۔ اخبار میں خبر چھپے گی تب ہی تحریک التوا اس ایوان میں آئے گی ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وہ تو ذاتی علم کی بنا پر بتا دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کوئی اخبار بھی اس معزز ایوان کے اراکین سے توجہ دلانے کے لئے پرانی خبروں کو کسی حوالے سے یا کوئی date line ڈال کر شائع کر دے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وہ اس کی تردید تو کر دیں گے کہ یہ وجہ نہیں ہے ۔ وہ اپنے علم سے فرما دیں گے ۔ میں نے جو واقعات public importance کے ہیں وہ بتائے ہیں اب وہ فرما دیں ۔ کہ اصل میں کیا واقعات ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ محسوس ہو رہا ہے کہ تحریک التوا پیش کرنے والے فاضل اراکین جو اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکے بہرحال اس طرح وزیروں کو موقع فراہم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ کسی چیز کی صفائی یا وضاحت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ مجھے اجازت ہو تو عرض کروں ۔ جہاں تک فردوس شوز کا تعلق ہے ۔ ۲۰ فروری ۷۳ء کو ۴۶-اے کے تحت الکوائری ہو چکی ہے اور ان کو فیکٹری کھولنے کا آرڈر دیا گیا ہے اس کے بعد بھی اگر وہ نہ کھولیں تو قانون کے مطابق کارروائی کرکے فیکٹری کو چلانے کا بندوبست کیا جائے گا ۔ قبل ازیں ۲-۲-۷۳ء کو التظامیہ نے مزدوروں کو جیسا کہ تحریک التوا میں بھی کہا گیا ہے بعض فنانشل تکالیف کی بنا پر لاک آؤٹ کیا تھا جو کہ ان کا قانونی حق ہے ۔ ۱۶-۲-۷۳ء کو اس کی میعاد ختم ہوتی تھی جس کے بعد انہوں نے مزدوروں کی قانونی طور پر اپنے نقطہ نظر سے retrenchment کی ہے ۔ اب اس کے بعد اگر ہم خود اپنے بنائے ہوئے قانون کو استعمال میں نہ لائیں اور اس کے خلاف کوئی غیر قانونی سرگرمیاں پیدا کی جائیں یا ان کی حوصلہ افزائی کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ صحیح بات نہیں ہے ۔ قانونی طور پر جو کچھ بھی ہو سکتا ہے ہم کر رہے ہیں ۔ اس کے بعد اگلا قدم محکمہ محنت کے لئے یہ ہے کہ ۴۶ ۔ اے کے تحت انکوائری کرے ۔ اگر اس میں مالک کی زیادتی ہے تو اسے باقاعدہ طور پر پراسیکیوٹ کیا جائے اور اس کو تلاش کیا جائے کہ وہ فیکٹری کھولے ۔ وہ قانونی کارروائی کی جا چکی ہے ۔ اگر اس نے مقررہ میعاد کے اندر فیکٹری نہ کھولی تو receiver مقرر کرکے اس فیکٹری کو چلانے کا بندوبست کیا جائے گا ۔ باقی رہا دوسرا سوال کہ مختلف فیکٹریوں میں یا ایک فیکٹری میں جہاں تک جھگڑے کا تعلق ہے پنجاب میں چار ہزار انڈسٹریل یونٹس ہیں ۔ چار ہزار انڈسٹریل یونٹس میں سے کسی ایک میں کوئی اس طرح کا واقعہ پیش آنا یہ کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں ہے جس سے صوبے میں اضطراب اور بے قراری پیدا ہو جائے ۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ اگر فاضل ممبر کے دل میں بھی کوئی اضطراب ہوا ہے تو وہ بھی ٹھیک ہو گیا ہوگا ۔ مزدوروں کے اندر یقینی طور پر کوئی اضطراب نہیں ہے ۔ ہوا بھی تو انشا اللہ اس کو خاطر خواہ طریقے سے دور کیا جائے گا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اس یقین دہانی پر اعتماد کرتے ہوئے اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار امجد حمید خان دستی صاحب کی تحریک التوائے کار ہے ۔

حزب اختلاف کو خوف زدہ کرکے ان کو اپنے جمہوری حقوق سے محروم کرنا

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے پہلے تو جناب میاں طفیل محمد امیر جماعت اسلامی پاکستان کو ان کی جلسہ عام کی ایک تقریر کے سلسلے میں ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتاری کا حکم صادر کیا - یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت کی خاص ہدایت پر میاں صاحب مذکور کی تقریر کو مسخ کرکے سرکاری خبر رسان ایجنسی اور پریس ٹرسٹ کے اخبارات میں شائع کرایا گیا - لیکن آج کے اخبارات کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ چونکہ صوبائی حکومت نے بلا اختیار میاں صاحب کو گرفتار کرنے کا حکم دیا تھا اس لئے انہیں رہا کرنا پڑا لیکن اب انہیں دوبارہ مینٹیننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۲۴ - الف کے تحت حکومت پنجاب کی ہدایت کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے جس سے تاثر پیدا ہو گیا ہے کہ صوبائی حکومت کسی نہ کسی بہانے سے حزب اختلاف کو خوف زدہ کرکے ان کو اپنے جمہوری حقوق سے محروم کرنا چاہتی ہے تاکہ وہ ملکی مسائل اور خصوصاً مستقبل آئین کی تشکیل کے سلسلے میں عوام کے سامنے اپنا نقطہ نظر آزادانہ طور پر پیش نہ کر سکیں اور یہ کارروائی ایسے نازک وقت میں عمل میں لائی گئی ہے کہ خارجی طور پر دشمن ممالک ہر طرح کی ریشہ دوانیوں کے ہمارے ملک کو ختم کرنے کے درپے ہیں اور ہمارے ایک لاکھ جنگی قیدی بھارت کی قید میں ہیں - ایسے حالات میں حزب اختلاف کے محب وطن رہنماؤں کی گرفتاری داخلی بے اطمینانی اور سیاسی انتشار کا موجب ہوگی جس کا اثر یقیناً ملکی سالمیت پر پڑے گا - اس واقعہ سے عوام میں شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے جس وجہ سے اس مسئلہ پر بحث نہایت لازمی ہے -

جناب والا - اس ضمن میں یہ عرض کروں گا کہ کل جناب کی رولنگ آئی ہے کہ چونکہ معاملہ sub judice ہے عدالت میں زیر تجویز ہے اس لئے اس کو rule out کیا جاتا ہے - اور اس تحریک کو یہاں نہ لائیں

اب اس لئے تحریک التوا کو یہاں لائے ہیں کہ پہلے میاں طفیل محمد صاحب کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کیا ۔ جب حکومت کو پتہ چلا کہ یہ ان کے اختیار میں نہیں ہے یہ سنٹرل گورنمنٹ کا معاملہ ہے تو انہوں نے بہانہ بنا کر غلط طریقہ اپنا کر ان کو دوبارہ فرضی مقصد کے ذریعہ گرفتار کر لیا ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ تحریک التوا اس لئے پیش کی گئی ہے کہ اس پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے کیونکہ حکومت پنجاب نے جو اس ضمن میں طریقہ کار اختیار کیا ہے وہ سراسر جمہوریت کے منافی ہے ۔ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ اس پر بحث اس لئے بھی ضروری ہے کہ موجودہ حالات میں جبکہ دشمن اس تاک میں بیٹھا ہے کہ اس ملک کو ختم کیا جائے .....

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ گزارش ہے کہ یہ معاملہ sub-jubice ہے ۔ اس پر اگر بحث اس معزز ایوان میں شروع کرنی ہے تو اس پر آپ کی واضح رولنگ آنی چاہیئے کہ بحث کی اجازت دی جاتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ پر بحث نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ معاملہ عدالت میں زیر غور ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں آپکی وساطت سے یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں اور ہمارے رفقا جو سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ان کے سامنے بھی وضاحت ہو جائے ۔ یہ مسئلہ ایسے شخص سے متعلق ہے جو اسمبلی کا ممبر تو نہیں بلکہ اونچی اسمبلی کے ممبران کا لیڈر ہے ۔ مرکزی اسمبلی کے ممبران کا لیڈر ہے ایک پارٹی لیڈر ہے .....

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اگر اس مسئلہ پر بحث کی اجازت نہیں دی گئی تو جتنی بات اس معزز ایوان سے کی گئی ہے وہ کارروائی سے حذف کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ضروری نہیں ہے ۔

وزیر قانون ۔ اگر اجازت نہیں دی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بحث کی تو اجازت نہیں دی گئی ہے لیکن میں کسی

امر کی وضاحت چاہوں یا اسے سمجھنا چاہتا ہوں تو فاضل رکن کو اس کی اجازت دے سکتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس معزز ایوان میں جو بات کی گئی ہے اسکو کارروائی سے expunge کیا جائے ۔ تحریک التوا کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر اجازت ہو تو بحث کی جائے اگر نہیں تو بحث نہ کی جائے ۔

Mr. Speaker : I wanted to hear him on the question of admissbility.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ جب تک کوئی ممبر اپنے خیالات کا اظہار نہ کرے اور آپ اس کی تقریر نہیں سنتے آپکو اس کے خیالات کا کیسے پتہ چلے گا ۔

Mr Speaker : In view of the statement of the Law Minister the matter is sub-judice.

تحریک کا پہلا حصہ ایوان میں پیش ہو چکا ہے ۔

The House did not grant leave and I ruled it out of order.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ کونسی تحریک التوا تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ۳۳۶ نمبر پر ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری ۳۱۶ میاں طفیل محمد صاحب کے متعلق ہے ۔

مسٹرسپیکر ۔ کیا آپ کل ایوان میں تھے ؟

سید تابش الوری ۔ میں کل ایوان میں موجود تھا ۔ میری تحریک التوا بالکل مختلف ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کس سلسلے میں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کی تھی کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری

مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ۱۸ فروری ۱۹۷۳ء کو رات گئے امیر جماعت اسلامی پاکستان میاں طفیل محمد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جس کا مقصد دہشت پیدا کر کے سیاسی رہنماؤں کو اظہار خیال سے روکنا ہے .....

Mr. Speaker : The House did not grant leave.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وہ پیش ہی نہیں ہوئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر تحریک التوا ایک ہی مضمون کی ہوں تو ہر ایک کا پیش ہونا ضروری نہیں ہوتا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ الگ تحریک التوا پیش کروں گا تا کہ محرک تیار ہو جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے کہا تھا کہ الگ پڑھ کر سناؤں گا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں بڑا attentive بیٹھا ہوا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ رولز بڑے واضح ہیں ۔ اگر substantially ایک جیسی تحریک ہیں تو جو پہلے نمبر پر ہے وہ پیش ہوتی ہے دوسری پیش نہیں ہوتی ۔

and the decision of the House covers all other motions.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ان کی تحریک نظر بندی سے متعلق ہے دوبارہ گرفتاری کے متعلق نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ دوبارہ گرفتاری کے متعلق ہے ۔ آپ نے توجہ نہیں کی تھی ۔ میں نے بڑا specifice پوچھا تھا وزیر قانون اور حنیف رامے صاحب نے اعتراض کیا تھا The mattes is sub-judice میں نے محرک سے بھی پوچھا تھا ۔

Then I held that in order. It was put to the House but the House did not grant leave.

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ایک ہی قسم کی اور ایک ہی معاملہ کے متعلق اگر ہم دس تحریک التوائے کار پیش کریں تو جناب والا کے لئے ضروری ہوگا کہ اس ممبر کا نام پکاریں کہ یہ تحریک خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہے -

مسٹر سپیکر - میں نے سب کا نام پکارا تھا -

رانا پھول محمد خان - نہیں پکارا تھا -

مسٹر سپیکر - آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں - میں نے نام پکارا تھا -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - ٹیپ موجود ہے -

مسٹر سپیکر - میں نے سب کے نمبر لکھے ہوئے ہیں کہ اس نمبر کے ساتھ کون کون سی اور تحریکیں آئیں گی -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - میں مطمئن ہو گیا ہوں -

مسٹر سپیکر - نمبر ۳۰۸ چودھری امان اللہ لک صاحب کی تحریک التوا تھی -

وزیر خوراک - جناب والا - اس تحریک التو کو ملتوی کیا گیا تھا تاکہ میں مزید اطلاع حاصل کر سکوں -

مسٹر سپیکر - یہ خلاف ضابطہ قرار دی جا چکی ہے - اب عراق سفارت خانہ سے اسلحہ کی برآمدگی کے متعلق تحریک التوا لیتے ہیں -

سید تابش الوری - اگر آپ تحریک ہائے کو علیحدہ علیحدہ لیتے تو پتہ چلتا -

عراقی سفارت خانہ سے برآمد شدہ خالی پیٹیوں کے اسلحہ کی پنجاب میں تقسیم

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ عراق سفارت خانے سے اسلحہ کی جو خالی پیٹیاں برآمد ہوئی تھیں معلوم ہوا ہے کہ ان کا اسلحہ پنجاب میں تقسیم کیا گیا ہے - روزنامہ امروز مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۷۳ء کے مطابق اسکی تفتشیش پنجاب کی کرائمز برانچ پولیس کر رہی ہے اور عنقریب بعض اہم گرفتاریاں عمل میں لائی جائیں گی - پنجاب میں اسلحہ کی تقسیم کے اس خوفناک انکشاف سے عوامی حلقوں میں سخت تشویش اور اضطراب پیدا ہو گیا ہے - یہ formally move نہیں ہوئی - یہ تحریک خلاف ضابطہ قرار دیجاتی ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - اس کا اس کے ساتھ تعلق نہیں ہے - میں نے کہا ہے کہ عراق سفارتخانہ سے اسلحہ کی جو پیٹیاں برآمد ہوئی ہیں ان کا اسلحہ پنجاب میں تقسیم کیا گیا ہے -

مسٹر سپیکر - یہ کسی واقعہ کے متعلق نہیں ہے - بلکہ اس میں مستقبل متعلق ذکر ہے - اس لئے میں نے اسکو خلاف ضابطہ قرار دیا تھا -

سید تابش الوری - اسلحہ تقسیم کیا گیا ہے جناب والا - اور گورنر صاحب نے اس کا نوٹس لیا ہے -

سردار صغیر احمد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - جب آپ نے رول آؤٹ کر دیا ہے تو پھر اس پر کیسے بحث ہو سکتی ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - میری گزارش یہ ہے کہ عراق اسلحہ تقسیم ہوا ہے - یہ مسئلہ بڑا اہم ہے - میرا مقصد عراق اسلحہ کو زیر غور نہیں لانا بلکہ جو چیز زیر بحث لانی ہے وہ یہ ہے کہ یہ پنجاب میں تقسیم کیا گیا ہے اور گورنر صاحب نے اس کو اہمیت دی

ہے ۔ کرائمز برانچ کے سپرد اس کی تفتیش کی گئی ہے اور اس ضمن میں ایک خوفناک انکشاف ہوا ہے ۔ میں چاہتا ہوں اس بات کو زیر بحث لایا جائے کہ پنجاب میں کہاں کہاں اسلحہ تقسیم ہوا اور کرائمز برانچ اس سلسلہ میں کیا کر رہی ہے اور اس کی کار گزاری کیا ہے ۔ بین الاقوامی صورتحال ہم زیر بحث نہیں لائیں گے بلکہ پنجاب میں جو صورت ہو رہی ہے اس کے متعلق ہم متفکر ہیں ۔ پنجاب بدنام ہو رہا ہے اس کو اس بدنامی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو زیر بحث لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ سے اتفاق نہیں کرتا ہوں ۔ اگر آپ کے موقف کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر یہ بحث بھی ہوگی کہ اس اسلحہ کو کس ایجنسی نے تقسیم کیا ۔

اب تحریک التوا نمبر ۳۰۸ چودھری امان اللہ لک کی ہے ۔

بھلوال میں چینی کے ناجائز پرمٹوں کی برآمدگی

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنیکی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ امروز اخبار کی اشاعت مورخہ ۱۹-۲-۷۳ میں یہ خبر شائع ہوئی کہ بھلوال ضلع سرگودھا میں چینی کے ۷۶ ناجائز پرمٹ برآمد ہوئے جو پیپلز پارٹی کے عہدہ داروں کے تصدیق شدہ تھے ۔ اس خبر کے پڑھنے کے بعد عوام میں یہ بے چینی اور ہیجان پیدا ہو گیا کہ پیپلز پارٹی کے عہدہ دار چینی بلیک کر کے عوام کو مشکلات میں مبتلا کر رہے ہیں ۔ اس خبر کے پڑھنے کے بعد یہ تاثر بھی عوام میں پھیل گیا ہے کہ درون پردہ حکومت نے پیپلز پارٹی کے ارکان کو چینی بلیک کرنے کی اجازت دے رکھی ہے اس وجہ سے عوام میں سخت اضطراب پیدا ہو چکا ہے ۔ مسئلہ کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے مفاد عامہ میں ہے ۔

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ اس تحریک کے دو حصے ہیں ۔ اول یہ کہ اس واقعہ کو غلط بیان کیا گیا ہے اور دوسرا حصہ بے بنیاد ہے ۔

اصل واقعات یہ ہیں کہ اخبار امروز میں جو خبر شائع ہوئی ہے اس پر یہ تحریک التوا لائی گئی ہے۔ قصہ یہ ہے کہ میانی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کے کچھ گولوں نے محرم الحرام کے سلسلہ میں چینی کے لئے پرمٹ لیئے تھے وہ ۸۹ تھے ۷۶ نہیں تھے مگر چند حضرات نے جو پیپلز پارٹی کی جماعت کے خلاف تھے انہوں نے اس کو کسی دوسری شکل میں پیش کر دیا پولیس کو بھی بتایا گیا جب پولیس نے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ یہ پرمٹ جو دئے گئے تھے وہ صرف دو دو سیر کے تھے جو کہ نیاز کے لئے جاری کئے گئے۔ جناب والا۔ اس دو سیر چینی میں بلیک کا امکان کیسے ہو سکتا ہے۔ مستحق لوگوں کو محرم الحرام کے موقع پر نیاز کے لئے یہ دو دو سیر چینی کے پرمٹ دئے گئے ہیں۔ ہر مسلمان خصوصاً شیعہ حضرات کو اس موقع پر نیاز دینی ہوتی ہے۔ بڑے بڑے امام باڑوں کو ۱۰ سیر چینی بھی درکار ہوتی ہے۔

جناب والا۔ دوسرا حصہ تحریک کا چینی کے بلیک کرنے سے متعلق ہے۔ میں اس سلسلے میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ چیز بالکل بے بنیاد ہے کیونکہ چینی کے مکمل راشن ہونے کے بعد اس تقسیم کا طریقہ بہت بہتر ہو چکا ہے اور جب ہمیں اطلاع ملی کہ چینی بلیک ہو رہی ہے ہم نے اس کی تردید کی کہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جناب والا۔ اس چیز کے پیش نظر میرا خیال ہے کہ لک صاحب کو اپنی تحریک واپس لے لینی چاہئے۔

چودھری امان اللہ لک۔ جناب والا — میں اس تحریک کو واپس لیتا ہوں۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ مسماۃ بلقیس بیگم کے متعلق تحریک التوائے کار رانا پھول محمد خان کی ہے اس کا نمبر ۳۳۲ ہے۔ اس کے علاوہ میاں خورشید انور کی تحریک التوا نمبر ۲۸۹ ہے۔

مسٹر سپیکر۔ ۲۸۹ کو لے لیں جو پہلے پیش ہو چکی ہے۔ وزیر خزانہ جواب دیں گے۔

خدابخش اور اس کے ساتھ اہل خانہ کے ساتھ پولیس تھانہ مزنگ کا ناروا سلوک

وزیر خزانہ - جناب والا - اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ ایک شخص مسمی خدا بخش جو کہ چراغ دین روڈ پر رہتا ہے وہ کاروں کی خرید و فروخت کرتا ہے - اس نے ایک شخص کبابی فتح محمد سے آٹھ آنے کے کباب خریدے اور پیسے نہیں دئے - جب کبابی نے اپنے پیسے مانگے تو اس نے اس کو گھونسے مارے - بعد ازاں ایک شخص مسمی یعقوب نے ان کو ایسا کرنے سے منع کیا لیکن وہ منع نہیں ہوا اور پھر دونوں آپس میں دست گریبان ہو گئے - پھر سب انسپکٹر پولیس مسٹر عبدالغفور وہاں پہنچے اور ان کو گرفتار کیا - جناب والا - خدابخش بحالت نشہ پایا گیا جس کو تھانہ لے جایا گیا اور وہاں ایکٹ ہکاری کی دفعہ ۶۱ (۱) (۱۴) کے تحت تھانہ مزنگ میں پرچہ درج رجسٹر ہوا - اس کے بعد کوئی مزید بات نہیں رہتی -

مسٹر سپیکر - اس کے بعد تحریک التوا نمبر ۳۳۲ بھی pending ہے جس کا جواب وزیر خزانہ نے دینا ہے -

---

چک امرو شکر گڑھ کی جنگی برے گھر خاتون بلقیس بیگم کو گھر اور راشن دینے پر رشوت کا مطالبہ

وزیر خزانہ - جناب والا - دوسری تحریک مسماۃ بلقیس بیگم سے متعلقہ ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ شکر گڑھ کے بااثر لوگ اپنے سر چھپانے کے لئے جگہ اور راشن دینے کے لئے رشوت طلب کرتے ہیں - جناب والا - تمام حالات میں اس معزز ایوان کے سامنے رکھتا ہوں - وہ اس طرح پر ہیں کہ اے - سی شکر گڑھ کے حکم کے تحت اس سلسلے میں تحقیقات کی گئی - مسٹر اظہر ندیم سیکشن آفیسر موقعہ پر گئے - کاغذات کی پڑتال کرائی گئی تو پتہ چلا کہ وہاں ایک عورت اس نام کی پائی گئی تھی جس نے کمانڈنگ افسر کے سامنے شکایت کی تھی - جب علاقے کے لوگوں سے دریافت کیا گیا کہ کیا اس خاتون کو جانتے ہیں تو انہیں

بتایا گیا کہ پچھلے ۲۰ سال سے کسی شخص نے اس عورت کو نہیں دیکھا ۔ اس کے بعد جب اس کے بیانات کی چھان پھٹک ہوئی کہ وہ کیا کیا کہتی رہی ہے تو اس میں بھی کھلا تضاد موجود تھا ۔ پھر ۴ فروری کو وہ یکایک اس علاقے سے غائب ہو گئی اور یہ پتہ چلا کہ اس نے موضع چنون نگروٹہ میں ایک کلیم فارم داخل کیا ہے ۔ یہاں ایک مکان تھا ۔ لیکن علاقے کے لوگوں کی جو وہاں جائزہ کمیٹی ہے اس سے پتا لیا گیا تو پتہ چلا کہ وہ کبھی اس علاقے میں آباد نہیں تھی ۔ اس سے اندازہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خاتون اس امید پر وہاں شکر گڑھ تشریف لے گئی تھی کہ شاید اس بہانے کوئی جعلی کلیم اس کا منظور ہو جائے گا ورنہ پچھلے بیس سال سے نہ وہاں رہی ہے اور نہ دیکھی اور پہچانی گئی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وضاحت کے بعد محترم رانا پھول محمد خان اس تحریک کو واپس لے لیں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ تحریک تو میں واپس لے لوں گا ۔ جہانتک اس بات کا تعلق ہے جو وزیر خزانہ صاحب نے کہی ۔ اس کے متعلق میں تھوڑی سی تسلی چاہتا ہوں جہانتک ان کا یہ فرمان ہے کہ اس عورت کے متعلق مختلف لوگوں سے پوچھا گیا ۔ لیکن انہوں نے کہا کہ بیس سال سے اس کو یہاں دیکھا نہیں گیا تھا ۔ جناب والا ۔ اگر ایک پردہ دار عورت اپنے گھر میں رہتی ہے تو اس کو کوئی آدمی نہیں دیکھ سکتا ۔

وزیر خزانہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ پردہ دار عورتیں شہر میں رہتی ہونگی ۔ گاؤں کے لوگ سب عورتوں کو جانتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں آپ کو دعوے سے کہتا ہوں کہ ہمارے گاؤں میں پردہ سخت ہے ۔ ہمارے رشتہ دار بھی ہمارے گھروں میں نہیں جا سکتے ۔ شہروں میں تو بے پردگی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ تمام گاؤں کے لوگوں سے پوچھا گیا ہے ۔ خواتین سے بھی پوچھا ہے اور تمام تحقیقات کے بعد یہ پتا چلا ۔ میں اپنے معزز دوست کی تسلی کے لئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں اب بھی اس بات کے لئے تیار ہوں کہ اگر وہ خاتون جو اب وہاں سے غائب ہو گئی ہے واپس تشریف

لے جائے اور اس کا کلیم مبنی برحقیقت ہو تو ہم اس کے کلیم کو ضرور بضرور ادا کریں گے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - میں آپ کے سامنے ایک تجویز پیش کرتا ہوں - اس نے اخبار میں یہ کہا ہے کہ میرا خاوند یہاں ریلوے میں ملازم تھا اور وہ جنگ کے دوران شہید ہوا - اس شہید ہونے والے کے چند رشتہ دار بھی ہونگے - آپ ان سے تسلی کراکر اس بیوہ کی حق رسی کریں تاکہ اس کے بچے پل سکیں - اگر وہ یہ تسلی دلا دیں تو میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں -

وزیر خزانہ - جناب والا - جیسے میں نے عرض کیا ہے اگر وہ بھی مل جائے اور اس کا کلیم صحیح ثابت ہو جائے تو ہم اس کو ضرور ادائیگی کریں گے - لیکن وہ خود ہی غائب ہوگئی ہے اور ظاہراً معلوم یہ ہوتا ہے کہ وہ اس امید سے وہاں گئی تھی کہ چلیئے لگے ہاتھوں اس بہتی گنگا میں بھی ہاتھ دھو لوں - وہ وہاں موجود نہیں ہے - اگر وہ میرے پاس تشریف لائے یا ریلیف کمشنر کے پاس آئے تو جو بھی اس کا جائز کلیم ہے وہ پورا کیا جائے گا اور آپکی تسلی ہو جائے گی -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - میں واپس لیتا ہوں -

سید تابش الوری - جناب والا - میری ایک تحریک التوا ۳۲۲ ابھی تک پیش نہیں ہوئی -

مسٹر سپیکر - اسے کل لے لیں گے -

سید تابش الوری - جناب والا - وہ بہت ضروری ہے -

فحش - عریاں اور جنسی لٹریچر کار کاوبار

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ

صوبہ پنجاب میں فحش - عریاں اور جنسی لٹریچر کی بھرمار تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے - روز نامہ امروز مورخہ یکم فروری ۷۳ء کے مطابق اخبار فروش یونین کی سلور جوبلی کی تقریب میں فحش لٹریچر کے زور پکڑنے پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس مسئلے پر حکومت کی توجہ دلانے کے باوجود ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی - جلسے میں نیم عریاں تصاویر اور ہیجان خیز تحریروں پر متعدد رسالے بھی پیش کئے گئے - فحش لٹریچر کی اس یلغار سے قومی اخلاق کی تباہی کا راستہ ہموار کیا جا رہا ہے جس سے عوام شدید ہیجان اور اضطراب کا شکار ہوگئے ہیں -

آپ نے توجہ نہیں کی اس دن یہ ہوا تھا شاید کہ متعلقہ منسٹر نے یہ کہا تھا کہ یہاں ہم اس ایوان میں بہت سی چیزیں پیش نہیں کر سکتے - ہم اکٹھے بیٹھینگے اور اس سلسلے میں سب ملکر کوئی مناسب قدم اٹھانے کا فیصلہ کریں گے -

سید تابش الوری - جناب والا - وہ تحریک pending ہے اس کو بھی ساتھ pending رکھ لیں -

مسٹر سپیکر - وہ pending نہیں ہے - یہ مسئلہ بہرحال ایک قومی مسئلہ ہے اس کے پیش نظر انہوں نے withdraw کر لی تھی -

سید تابش الوری - جناب والا - یہ بڑا اہم معاشرتی مسئلہ ہے ساری اخبار فروش یونین نے اضطراب ظاہر کیا ہے - تمام اخبارات کے مالکوں نے اور ایڈیٹروں نے اس پر تقاریر کی ہیں - آپ کو معلوم ہے کہ لاہور میں اخبار فروشوں نے آئندہ کے لئے وہ رسالے فروخت کرنے سے انکار کر دیا ہے کیونکہ انہیں یہ رسالے فروخت کرنے کے سلسلے میں بڑے سخت مصائب اور مشکلات در پیش ہیں - وہ گھروں میں جاتے ہیں اور ان کو اس سلسلے میں پریشان کیا جاتا ہے کہ آپ کیا تقسیم کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - اسی لئے انہوں نے کہا تھا کہ آئیے ہم سب بیٹھ کر کچھ کریں اور میری اس سلسلے میں امداد کیجئے -

صید تابش الوری - جناب والا ۔ اگر انہوں نے اس سلسلے میں کوئی ایسے اقدامات کئے ہیں تو یہ ہاؤس انہیں جان کر خوشی محسوس کرے گا ۔ وہ تمام عوام کی خاطر اپنی کارگردگی کی وضاحت فرمائیں اور لوگوں کو مطمئن کریں کیونکہ اس سلسلے میں عوام کو زبردست پریشانی ہے یہ خاص طور پر ہمارے جو نوجوانوں کا اخلاق ہے وہ بہت بری طرح متاثر ہو رہا ہے ہماری نوجوان نسل اخلاق پستی کا شکار ہو رہی ہے ۔

وزیر اوقاف و اطلاعات - جناب سپیکر - اس روز بھی اس موضوع پر بات ہوئی تھی اور اب بھی آپ کے فرمان کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں محتاط الفاظ میں عرض کروں گا ۔ کیونکہ اس روز بھی قدغن لگی تھی کہ ایسی باتیں نہ آجائیں جو زیادہ تشہیر کا باعث ہیں ۔

جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے معزز اراکین کو یقین دلاتا ہوں کہ اس مسئلہ پر صوبائی گورنمنٹ نے بڑی سختی سے نوٹس لیا ہے جتنے بھی بڑے بڑے شہر ہیں وہاں سے ہم کوائف جمع کر رہے ہیں کہ کونسے ایسے لوگ ہیں جو اس قسم کا مکروہ کاروبار کر رہے ہیں اور گھناؤنے لٹریچر کو شائع کر رہے ہیں ۔ اس کے لئے میں نے بڑے سخت احکامات جاری کر دیئے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس تحریک التوائے کار کو کل پر رکھ دیں تو مناسب ہوگا کچھ لٹریچر اس سلسلے میں میرے پاس بھی موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر - علامہ صاحب اس روز بھی یہ بات ہوئی تھی کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جو یہاں نہیں کہی جا سکتی ہیں نہ دیکھی جا سکتی ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ وہ لٹریچر میں آج نہیں لا سکا کل لا سکتا ہوں آپ کے کمرے میں بیٹھ کر اس کو دیکھ لیں گے - میں صرف اس کی اہمیت کا احساس دلانا چاہتا ہوں کہ فحش لٹریچر کی تقسیم اور اس کی نمائش کس شدت سے ہے وہ شائد اس کو دیکھ بھی نہ سکیں میں تو دیکھ نہیں سکتا ۔ اس لئے کہتا ہوں کہ اس پر بحث کر لیں ۔

مسٹر سپیکر - فی الحال اس بحث کو چھوڑ دیں - اس ایوان میں اس روز یہی اتفاق ہوا تھا کہ ایوان میں بحث مزید کشیدگی کا باعث بنے گی - اور کہ وہ لوگ جو ان سے تسکین حاصل کرتے ہیں جب تک ان کا کچھ پتہ نہ چل جائے گورنمنٹ اس وقت تک اس سلسلے میں کیا کر سکتی ہے اس دن یہ بھی فیصلہ ہوا تھا کہ محرک آپ دونوں اور میاں خورشید انور چودھری ممتاز احمد کاھلوں سے ملیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میں محترم فاضل وزیر سے نہیں مل سکا نہ ہی لٹریچر پیش کر سکا ہوں - اسلئے یہ جو بیان دینا چاہتے ہیں - اس کو دیکھنے کے بعد دیں -

وزیر اوقاف و اطلاعات - سپیکر صاحب کے کمرے میں دیکھ لیں گے -

مسٹر سپیکر - آپ اپنے کمرے میں دیکھ لیں - اب قانون سازی کا کام شروع کرتے ہیں -

وزیر خزانہ - جناب والا - آج اجلاس کا وقت ڈیڑھ بجے تک کر دیا جائے -

مسٹر سپیکر - آج ڈیڑھ بجے تک نہیں ہو سکتا بلکہ ساڑھے بارہ بجے تک ہاؤس چلے گا کیونکہ آج جمعہ کا دن ہے -

وزیر خزانہ - ٹھیک ہے سارا دن اس طرح گزر گیا ہے سوالات کا گھنٹہ آج اسی لئے ملتوی کیا گیا اور اسی لئے دوستوں سے تعاون مانگا گیا لیکن اگر قانون سازی کو آدھا گھنٹہ لینا ہے تو .....

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور - باقی تحریک التوائے کار پر غور کریں -

مسٹر سپیکر - باقی کل کر لیں گے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - آج سوا چار بجے ترکی کے وفد کے اعزاز میں کارپوریشن شہریوں کی جانب سے ایک استقبالیہ دے رہی ہے

ایوان کے تمام معزز ممبران کو بھی مدعو کیا گیا ہے آج کا سیشن چار بجے کی بجائے چھ بجے رکھ لیا جائے اگر چار بجے سیشن ہوا تو کوئی ممبر بھی وہاں نہیں جا سکے گا ۔ اور یہ ایک دوست ملک کے اعزاز میں استقبالیہ ہے اس میں ایوان کے کسی ممبر کا شرکت نہ کرنا میں سمجھتا ہوں بین‌القوامی لحاظ سے درست نہ ہوگا ۔

وزیرخزانہ - جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے معزز دوستوں سے گزارش کروں گا کہ خدا کے لئے یہ روش نہ اپنائیں اگر یہ حساب لگانے لگیں تو سال کے ۳۶۵ دنوں میں کوئی دن ایسا نہیں ہوگا جس دن کوئی عرس نہ ہوگا ۔ یا جس دن کسی بزرگ کا خاص دن نہیں ہوگا جناب والا ۔ ہمیں بھی دعوت ہے لیکن یہ کوئی فرض نہیں ہے کہ ہم وہاں سب جائیں اگر کوئی دوست جانا چاہتے ہیں تو چلے جائیں ۔ مگر میرا خیال ہے کہ اس کام سے زیادہ ضروری ہے کہ ہم قربانی دیں اور ایوان میں تشریف لا کر قانون سازی کا کام کریں ۔

سید ثابش الوری ۔ وہاں مسئلہ جانے ہونے کا نہیں ہے ہم نے کسی موقع پر وہاں جانے کے لئے move نہیں کیا ۔ ہم صرف اس کی وضاحت چاہی ہے ۔ اگر قائم مقام قائد ایوان اس کو مناسب نہیں سمجھتے کہ شہریوں کے استقبالیہ میں ہماری شرکت ہو اور مہمانوں کے اعزاز میں جو تقریب منعقد کی جا رہی ہے ۔ اس میں ہم شامل ہوں تو ٹھیک ہے اصل میں یہ اعزاز کی بات ہے جانے ہونے کا مسئلہ نہیں ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ اپنے دوستوں کو اس سے محروم رکھا جائے ۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان دو میں سے ہمیں کس کو ترجیح دینا ہے ۔ آپ کو اس میں یہ دیکھنا پڑے گا کہ کونسی چیز زیادہ ضروری ہے ۔ میں سمجھتا ہوں قانون سازی کا کام جس کے لئے ہم یہاں آئے ہیں ابھی باقی ہے ۔ اس کام کی اہمیت کے پیش نظر میں نے یہ گزارش کی ہے ۔ میں اس کی اہمیت سے بھی انکار نہیں کرتا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ترکی ہمارا نہایت قابل اعتماد دوست ہے ۔ لیکن اگر آپ ہمیں یقین دلائیں کہ حکومتی پارٹی کا کوئی رکن یا کوئی وزیر وہاں نہیں جائے گا تو ہم بھی نہیں جائینگے ۔

وزیر خزانہ - جناب والا - آج چار کی بجائے چھ بجے کا وقت دیا جائے -

Mrs Syeda Abida Hussain : Mr. Speaker Sir, I would like to draw your attention to the fact that if we make this concession today for this social function, we will then be conceding the fact that we, the elected representatives, are the only elements that constitute a citizenry. After all this, a citizens, reception, there must surely be other invitees. If the elected representatives are not there, the function will carry on and if it is considered necessary, a small number of representatives can be present there, so that the visitors realise that the elected members are also there. But to delay legislation because we .....

مسٹر سپیکر - محترمہ اس میں delay والی بات نہیں - چار گھنٹے ایوان کا وقت رکھا ہے - قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف دونوں نے اتفاق کر لیا ہے کہ ۶ بجکر ۱۰ منٹ تک ہاؤس ہوگا -

علامہ رحمت اللہ ارشد- جناب والا- گزارش یہ ہے کہ جناب تابش الوری نے جونکتہ پیش کیا وہ ایوان کے سامنے آ گیا ہے - پریس میں چلا گیا ہے - اگر یہ پیش نہ ہوتا تو بہتر تھا - چونکہ یہ پیش ہو گیا ہے اب اگر معزز ممبران وہاں نہ جائیں تو اچھی بات نہیں ہے - تمام ممبران نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ سیشن کا وقت چھ سے دس بجے تک رکھا جائے -

Makhdumzada Syad Hassan Mahmud : Sir, I am a heart patient and I have been operated upon for my throat. I have to deliver my speech and I am undergoing a lot of strain. I would request that from both parts of the Houses, a representative committee should be sent to the reception to represent the House and we must resume our Session at 4.00 P.M.

آوازیں - ٹھیک ہے -

وزیر خزانہ ۔ جناب سپیکر ۔ میرا خیال ہے کہ یہ ایک اچھی تجویز ہے ڈپٹی سپیکر صاحب کی زیر سرکردگی پانچ ممبروں پر مشتمل ایک وفد وہاں بھیج دیا جائے ۔ (سید تابش الوری صاحب بھی اس وفد کے ممبر ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آج یہ سیشن ساڑھے بارہ بجے تک ہوگا ۔ ایک وفد وہاں چلا جائیگا جس کی قیادت مسٹر ڈپٹی سپیکر کرینگے ۔

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں ہم میں سے میاں خورشید انور صاحب ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب - سید تابش الوری صاحب اور حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کا نام اس وفد میں شامل نہ کیا جائے کیونکہ ہم نے قانون سازی میں حصہ لینا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسودہ قانون

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۴۳ (بحث جاری)

مخدوم زادہ سید حسین محمود (رحیم یار خان) ۔ جناب سپیکر ۔ کافی بار خاطر کے ساتھ مجھے یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ اس ایوان میں جس طریقے سے قانون سازی کا کام چلایا جا رہا ہے وہ بالکل غیر تسلی بخش ہے ۔ میں پہلے بھی آئین ساز اسمبلی کا ممبر تھا ۔ میں بہاولپور کی اسمبلی کا ممبر اور قائد ایوان رہا اور میں مغربی پاکستان کی اس اسمبلی کا ممبر رہا ۔ ہم نے Oppositions بھی دیکھیں اور گورنمنٹ بھی چلائی ۔ قانون سازی کا کام بھی ہوا اور اس وقت قانون سازی صرف پانچ ووٹوں کی اکثریت پر ہوتی تھی ۔ ان کی اتنی واضح اکثریت کے باوجود جس سست رفتاری سے قانون

سازی کا کام ہو رہا ہے اسکی وجہ انکا طرز عمل ہے ۔ اب دو دن سے میں متواتر کوشش کر رہا ہوں کہ یہ ایوان میرے خیالات سنے جسکا مجھے حق پہنچتا ہے ۔ مگر بار بار یہ پوائنٹ آف آرڈر اور پوائنٹ آف ایکسپلنیشن اس ایوان کے تین گھنٹے لے گئے ہیں ۔ اگر یہ attack اور counter-attack کی بجائے وہی گھنٹے مجھے دے دئے جاتے تو ممکن ہے کہ میں آدھ گھنٹہ irrelevant ہوتا اور اڑھائی گھنٹے relevant ہوتا تو آج میری تقریر ختم ہو جاتی لیکن آپس کی تک ودو میں یہ ضائع ہو گئے ۔ اب میں حزب اقتدار سے درخواست کرونگا کہ عموماً پوائنٹ آف آرڈر جو حزب اقتدار کی طرف سے اٹھائے جاتے ہیں وہ ہمیشہ وزیر قانون کی طرف سے ہوتے ہیں اور کسی ممبر کو پارٹی اجازت نہیں دیا کرتی اب اس سے پارٹی یہ ثابت کرتی ہے کہ وزیر قانون تیار نہیں ہیں ۔ حزب اقتدار کی طرف سے پوائنٹ آف آرڈر ہمیشہ وزیر قانون پیش کرتے ہیں اور اپوزیشن کے بھی لیڈروں کی طرف سے آتے ہیں ۔ دوسرے اگر ہم کسی وزیر یا کسی نظام کا ذکر اپنی تقریر کے دوران کرتے ہیں تو وزیر متعلقہ اگر کوئی وزیر سے بھی زیادہ اہلیت رکھنے والا ممبر اپنی نوٹ بک میں جو آپکی میز پر موجود ہے نوٹ کر لیں اور اسکا جواب اپنے جواب کے موقع پر دیں ۔ مسٹر سپیکر ۔ میں آپ سے یہ عرض کرنے کے بعد اپنے اصلی موضوع کی طرف رجوع کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ جیسے میں عرض کر رہا تھا اسلام سرمایہ دارانہ نظام اور اشتراکیت کے خلاف درمیانہ روی اختیار کرنے والا ایک مذہب ہے اور پورا نظام ہے ۔ اس کا تعلق ایک شخص سے نہیں ۔ اس کا تعلق ایک سوسائٹی سے نہیں ۔ اس کا تعلق ایک ملک کے باشندوں کے ساتھ نہیں بلکہ یہ جغرافیائی حدوں کو پار کرتا ہوا ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو خدا نے پوری دنیا کیلئے تا قیامت دیا ہے ۔ ہم ان سے اختلاف کر سکتے ہیں ۔ یہ اپنے نظریئے پر قائم رہیں ۔ اس پر اعتراض کرنا کہ ۱۹۷۰ کے الیکشن میں لوگوں نے یہ فیصلہ دے دیا ہے کہ ہم اسلامی سوشلزم کی ترویج کریں ۔ آپ ضرور کریں ۔ ہم یہ نہیں سمجھتے کہ آپ کے لیڈران یا ہماری طرف سے کوئی لیڈران اللہ تعالیٰ کی نسبت ۔ رسول اللہ کی نسبت ۔ خلفاء راشدین کی نسبت اور ان کے بعد جو امام آئے ہیں ان سے زیادہ غریبوں کے ہمدرد ہو سکتے ہیں یا آج ہونے کا دعوے کر سکتے ہیں ۔ یہ

اختیار ہے کہ اپنے منشور میں اپنے نظام کو جو نام بھی دیں لیکن جو میں پرسوں آپکی توجہ مبذول کرا رہا تھا وہ اس امر کی طرف تھی کہ صدر مملکت نے یہ حلف لیا ہے کہ وہ اسلام کی بالا دستی کیلئے کام کریں گے اور کوئی ایسا قانون اس ملک میں رائج نہیں ہونے دینگے جو قرآن اور سنت کے خلاف ہو ۔ اب چاہے آپ اسکا نام اسلامی سوشلزم رکھیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ۔ اگر ان کا قانون قرآن اور سنت کے مطابق ہو اور اس پر یہ عوامی اور اسلامی سوشلزم قانون کا لیبل چسپاں کر دیں جو اسلامی حدود اور قیدد کے اندر رہتا ہو تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ۔ ہم قبول کرنے کیلئے تیار ہیں اور اگر وہ قانون جو واضح طور پر شریعت اور احکام الہی کے خلاف ہے اس کے خلاف ہمیں آواز بلند کرنے دیجئے ۔ اس لئے میں ممبران ایوان سے یہ توقع کرتا ہوں کہ وہ پارٹی منشور ۔ پارٹی کی پابندیوں سے ہٹ کر دو مسئلوں پر کھلے ضمیر سے اپنے خیالات کا اظہار کرینگے ۔ ایک ہے بالا دستی اسلام اور دوسرا ہے استحکام پاکستان ۔ یہ دو مسئلے کسی پارٹی کے مسئلے نہیں ہیں ۔ یہ مسئلے پورے ایوان کے ۔ پوری مسلمان قوم کے مسئلے ہیں ۔

اب جناب میں عرض کرتا ہوں کہ اختلاف کیا ہے ۔ اشتراکی نظام میں sovereignty لوگوں کی تصور ہو کر حکومت کی ہو جاتی ہے ۔ تمام نجی ملکیت حکومت کی ہوتی ہے ۔ کوئی زمیندار چاہے وہ پانچ ایکڑ کا ہو ، چاہیے ایک مرلے کا ہو ، اس کی گنجائش نہیں رہتی ۔ وہاں وہ تمام بحیثیت مزارع حکومت کے ماتحت کام کرتے ہیں ۔ کیپٹلزم میں لوگوں کو آزادی ہے جتنی دولت کمائیں اس دولت پہ کوئی قیود نہیں ہیں ۔ جس سے دولت کا یہ پھیلاؤ ہو سکے ، دولت کی اس نظام میں صحیح تقسیم ہو سکے ۔ اسلام میں ایک درمیانی راستہ اختیار کیا ہے جس میں نجی ملکیت کا حق لیتے ہوئے ملک پر فرائض عائد کیسے ہیں کہ وہ اس دولت کا مصرف کیسے کرے ۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمینوں میں ہے سمندروں میں ہے وہ مالک حقیقی کہتا ہے کہ یہ میرا ہے ۔ یہ ملکیت انسان کی نہیں ہے ، آپ کو وہ ملکیت صرف تصرف کے لیے دی گئی ہے ، صرف آپ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں ، صرف اس کو استعمال کر سکتے ہیں اس پر آپ کو کچھ ٹیکسز دینے پڑتے ہیں اور کچھ آپ کو ہدایات دی گئی ہیں کہ آپ اس کا مصرف کیسے کر سکتے ہیں ۔ اس میں میں آپ کی توجہ

قران شریف کی (سورہ الزّخرف) آیت نمبر ۸۵ پارہ ۲۵ صفحہ ۶۶۶ کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں ۔ آیت یہ ہے :

وہ بہت بابرکت ہے جس کے لئے آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کی بادشاہت ہے ۔

دوسری آیت صفحہ ۷۲۷ ("الحدید" آیت نمبر ۵ پارہ ۲۷) آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہی اس کی ہے اور سب امور اس کی طرف رجوع ہوتے ہیں

تیسری آیت جناب (العنکبوت ایت نمبر ۶۳ پارہ نمبر ۲۱) میں ہے اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان سے پانی کس نے برسایا پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد کس نے زندہ کیا تو کہہ دیں گے کہ خدا نے کہہ دو کہ خدا کا شکر ہے ۔ لیکن اس میں اکثر نہیں سمجھتے ۔ اور اس ضمن میں (آخری آیت نمبر ۷۱ سورہ النحل ع ۷۱ پارہ ۱۴) اور خدا نے رزق اور دولت میں بعض پر فضیلت دی ہے تو جن لوگوں کو فضیلت دی ہے تو وہ اپنا رزق اپنے مملوکوں کو دے ڈالنے والے میں نہیں کہ سب اس میں برابر ہو جائیں تو کیا)

یہ میں آپ کو اس لیے سنا رہا ہوں کہ اس میں جو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرائض عائد ہوتے ہیں وہ تقسیم دولت کے لئے ہے جسکے لئے بھی ایک نظام مقرر کر دیا ہے ۔ اب جناب یہ جو بل ہے اس میں جن دفعات اور جن اصولوں کو میں خلاف شریعت اور خلاف سنہ سمجھتا ہوں وہ یہ ہیں کہ آپ کو کس کی ملکیت بغیر جائز معاوضے کے لینے کا حق حاصل ہی نہیں ہے ۔ اور اب آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا ۔ دوسرا میرا جو نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ اسلام عدل کا سخت قائل ہے اور انصاف کو فروغ دیتا ہے انسانوں پر اس کی پابندی کے احکام جاری کیے ہیں ۔

اس بل میں آپ نے عدل کو سرے سے نکال دیا ہے ۔ اس پر بھی میں بحث کروں گا اور تیسرا میرا نکتہ آئے گا جہاں آپ نے مہاجروں کے ساتھ ناروا ۔ سلوک اس بل میں روا رکھا ہے ۔ وہ بھی میں ثابت کروں گا کہ یہ بات خلاف شریعت اور خلاف سنہ ہے ۔

اب جناب میں عرض کروں گا کہ جہاں تک اسلام کا نظام ہے اس میں سب سے پہلے نبی کریم نے مسجد نبوی بنائی ۔ میں آپ کے سامنے پڑھ کر پیش کرتا ہوں کہ وہ کیسے تعمیر ہوئی ۔ (تاریخ ابن خلدون حصہ اول ، صفحہ نمبر ۶۷)

> مسجد نبوی کی تعمیر ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناقہ سے اترے۔ حضرت ابو ایوب رض آپ کا اسباب اپنے گھر اٹھا کر لے گئے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مکان پر مقیم ہوئے ۔ اس زمین کے مالکوں اور دیگر لوگوں نے آپ کو ہبہ کرنی چاہی لیکن آپ نے قبول نہ فرمایا اور اس کو بہ قیمت خرید فرما لیا ۔

یعنی مسجد نبوی کے لئے اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق رسول کریم نے اطاعت کی اور حق رسی کو مقدم سمجھا اور ہبہ قبول نہ کیا اور پوری رقم دے کر وہ زمین حاصل کی ۔

رانا کے اے محمود خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں گزارش کروں گا کہ فاضل رکن جو فرما رہے ہیں اس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے زمین بغیر معاوضے کے حاصل کی جا رہی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : That is his interpretation on the present bill.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب میں نے قائد ایوان سے وعدہ کیا ہے کہ میں آج شام تک اپنی تقریر کو ختم کرنے کی کوشش کروں گا ۔ لیکن اگر interruption کی گئیں تو میں کل بھی جاری رکھوں گا ۔

اسی طرح کی ایک مسجد دمشق بھی تھی اور میں سیرۃ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے آپ کو اس کا حوالہ دیتا ہوں ۔ اور اس سلسلے میں جناب اس سے پہلے یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ مسجد نبوی کی تعمیر بھی ہوئی ۔ تعمیر کے علاوہ توسیع بھی کی گئی ۔ اس کے بعد میں حوالہ دوں گا کہ سیرۃ بن عبدالعزیز صفحہ ۱۰۲ ۔

> جب ولید کا فرمان شاہی مدینہ پہنچا تو عمر نے شہر کے ممتاز حضرات کو اور چوٹی کے علماء کو جمع کیا بالاتفاق سب نے یہی فیصلہ کیا کہ مسجد میں توسیع ہونی چاہیے۔ آخر کار عمر معہ اپنے معاونین کے اس کام کے لئے تیار ہوگئے اور سب مسجد نبوی میں پہنچے کہ مسجد کی نشان دہی کریں اور اس کا اندازہ لگائیں اور اس کی بنیادیں رکھ دیں ۔ غرضیکہ عمر نے حجرے مسجد میں شامل کر دئیے اور مسجد کے چاروں طرف جو زمین تھی اسے بھی خرید کرکے مسجد میں شامل کر دیا ۔

کوئی ہبہ نہیں کوئی لینڈ ایکوزیشن نہیں ۔ لوگوں کا ہبہ قبول کرنے سے انکار اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خود یہی عمل ۔ خلفائے راشدین کا خود خریدنا اس امر کی کافی دلیل ہونی چاہیے کہ بلا معاوضہ کسی چیز کو لیں تو وہ غصب تصور ہوتا ہے ۔ اور اب غصب کے متعلق علیحدہ احکام آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ (سیرۃ عمربن عبدالعزیز نمبر ۳۲۰) اس کے متعلق ابن معلی کہتے ہیں کہ :

> مجھے ولید بن مسلم نے ابن جابر سے خبر دی کہ عیسائیوں نے عمرؓ کو اپنے گرجوں کی شرطوں کے بارے میں خبر دی آپ نے ان سے گفتگو کی اور ان کو آپ نے قیمت دینی چاہی جو بڑھتے بڑھتے ایک لاکھ تک پہنچ گئی تھی مگر پھر بھی انہوں نے

منظور نہیں کی ۔ آخر کار آپ نے محمد بن مسود لہری کو لکھا کہ عیسائیوں کا گرجا واپس کر دیا جائے الا یہ کہ وہ خوشی سے چھوڑنے پر راضی ہوں اس پر مسلمانوں میں ایک بہت بڑا غم و غصہ کی دوڑی ۔ مسلمانوں کو عمر رضہ کا یہ حکم ناگوار گذرا ان میں سے چند علماء بقید حیات تھے ۔ ان سے محمد بن مسود والی دمشق نے مشورہ کیا اور علما سے کہا یہ ایک عظیم مسئلہ ہے ہم انہیں مسجد دیدیں گے حالانکہ ہم اس میں نمازوں کے لئے اذانیں دے چکے ہیں ؟ کیا مسجد منہدم کراکے گرجا بنوا دیں گے ۔

یہ وہ مسجد ہے جہاں کسی زمانے پہلے صنم کدہ تھا ۔ آدھا حصہ فتح کے ذریعے حاصل ہوا تھا اور آدھا حصہ صلح کے ذریعے ۔ لیکن جب عیسائیوں نے یہ اصرار کیا اور معاوضے پر بھی وہ رضا مند نہ ہوئے باوجود اتنی قیمت دینے پر تو وہ صنم کدہ جس کو عارضی طور پر مسجد بنا دیا گیا تھا اس کو بھی از روئے انصاف خلیفہ وقت نے یہ ضروری سمجھا کہ عدل کے تقاضوں کے ماتحت یہ عیسائیوں کو واپس کر دیا جائے ۔ اب جناب یہ روایت بھی سنئے والی ہے :-

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک روایت ہے کہ جب انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے ماتحت یہودیوں اور عیسائیوں کو یمن سے نکالا تو آپ نے ان کی زمینیں ضبط نہیں کیں ان کی زمینیں خریدیں (فتح الباری شرح بخاری جلد ۵ ص ۸)"

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ میں اتنے مشدد تھے کہ جب انہیں معلوم ہوا کہ بغداد جس زمین پر آباد کیا گیا ہے وہ دوسرے لوگوں کی ملکیت تھی اور آپ نے اپنی وفات کے وقت یہ وصیت کی کہ جو

قبرستان اس زمین میں واقع ہے انہیں اس میں دفن نہ کیا جائے۔ کیونکہ وہ اس زمین میں دفن ہونا ناجائز سمجھتے تھے۔ جو بغیر مناسب قیمت دینے کے حکومت نے ضبط کر لی ہو۔ چنانچہ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو بغداد کے قبرستان سے باہر کے علاقہ میں دفن کیا گیا۔ آپ کے وقت کا خلیفہ منصور عباسی خود بھی آپ کا جنازہ پڑھنے کے گیا۔ اس نے آپ کا جنازہ پڑھا۔ جب بعد میں وصیت منگائی گئی ہے اس وصیت کے مطابق بغداد کے باہر کے علاقہ میں دفن کیا گیا۔ (مناقب امام الاعظم الکروری جلد ۲ صفحہ ۲۳، صفحہ ۱۹۰) یعنی اس اولوالعزم ہستی نے ضبط شدہ زمین میں اپنے آپ کو دفن کرانا بھی نامناسب سمجھا اسی طرح سعد بن زید سے روایت ہے کہ:

> جو شخص کسی کی زمین بغیر حق کے لے لے تو سات زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔ (ترجمہ کتاب الخراج مسئلہ ۲۵۳ صفحہ ۲۴۹)

آئمہ اسلام نے اس بارہ میں یہ لکھا ہے کہ وہ آباد زمین جس کا مالک معلوم ہو بادشاہ کو اس سے کسی قسم کا دخل دینے کا حق نہیں۔ سوائے زکوۃ وغیرہ کی وصولی کے جو اس زمین پر مقرر ہے (الاحکام السطانیہ ص ۱۶۹)۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے صاحبزادے عبدالملک سے پوچھا کہ میری حکومت سے پہلے جو خلفاء نے بعض لوگوں کی زمینیں چھین لی تھیں۔ ان کے متعلق لوگ مطالبہ کرتے ہیں تمہاری اس بارہ میں کیا رائے ہے۔ انہوں نے کہا آپ فوراً یہ زمینیں واپس کریں۔ ورنہ جن لوگوں نے ان پر پہلے خلفاء کے احکام کے ماتحت قبضہ کیا ہوا ہے آپ بھی ان کے گناہ میں شریک ہوں گے۔ اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فوراً ان جائدادوں کو واپس کرنے کا حکم جاری فرما دیا (سیرۃ عمر بن عبدالعزیز) اب جناب والا۔ یہ جیسے اشتراکی نظام میں زمین حکومت کی ہے بعض کہتے ہیں وہ یہ ہیں کہ زمین عوام کی ہے لیکن چونکہ وہ حکومت طاقت عوام سے حاصل کرتی ہے اور اس کا سرچشمہ طاقت عوام ہے لہذا تمام جائیداد حکومت کی ہے یعنی ملکیت نہ خدا کی نہ انسان کی اور اس میں انسان معلق ہو جاتا

ہے اور ایسے کوئی حق بجز مزارعت کے حاصل نہیں رہتا ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی فتوحات کے زمانے میں لوگوں کو زمین کیوں دیں اگر اسلام اسکی ملکیت کی اجازت نہ دیتا ۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کے خاندان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت بڑی زمین دی اس کی وسعت کی وجہ سے ن کا خاندان اسے آباد کرنے سے قاصر رہا ۔ آخر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں وہ زمین آٹھ ہزار دینار پر جو آٹھ لاکھ درم کے برابر ہوتا ہے ۔ فروخت کر دی (کتاب الخراج صفحہ ۳۵)

اسی طرح جناب والا ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خواہش کی کہ وہ کچھ زمین جبہ کریں ۔ اس پر انہوں نے یمبو جو ایک قصبہ ہے سارے کا سارا ان کے نام لکھ دیا ۔ یمبو ایک قصبہ ہے جو مدینہ منورہ کی بندرگاہ ہے ۔ اس لئے اسے خاص اہمیت حاصل ہے لہذا جہاں تک اسلامی نقطہ نظر کا تعلق ہے .....

وزیر اوقاف ۔ جناب والا ۔ میں ایک تھوڑی سی عرض کرنی چاہتا ہوں کہ جو زمین اس بل کے تحت لی جائے گی ہم اس کی قیمت ادا کریں گے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ وہ جواب دینے کا حق رکھتے ہیں مگر یہ وقت جواب دینے کا نہیں ہے ۔ اگر انہوں نے جواب دینا ہے تو اپنی تقریر میں جواب دیں ۔ وزیر صاحب اور میں نے قائد حزب اختلاف کی موشن کی مخالفت کی ہے ۔ آپ نے میرے بعد بولنا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ ساڑھے بارہ بج گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کی کارروائی آج چار بجے بعد دوپہر تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اس مرحلہ پر اسمبلی کا اجلاس چار بجے بعد دوپہر تک کے لئے ملتوی ہوگیا)

شام کی نشست

مسودہ قانون

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر - میں ایوان کی توجہ (ترجمہ کتاب الخراج مسئلہ ۲۴۲ صفحہ ۲۴۴) کی طرف دلاتا ہوں - جس میں یہ ہے کہ امام ابو یوسف جو امام ابوحنیفہ کے چوٹی کے شاگرد سمجھے جاتے تھے اور ساتھ ہی ساتھ پہلے شیخ الاسلام بھی تھے - وہ تحریر فرماتے ہیں :

> جو زمین بھی سواد کے علاقے یعنی عراق میں سے خلفاء اربعہ نے کسی کو دی ہوئی ہے

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - ہمیشہ طریقہ کار یہ رہا ہے کہ ممبران کی رہائش گاہ پر رات کو فہرست سوالات یا ایجنڈا پہنچایا جاتا تھا - اب ایک نیا طریقہ ایجاد کیا ہے کہ اگلے روز کے سوالات کی فہرست یہاں دے رہے ہیں - یہ طریقہ درست نہیں ہے - ہمیں ہماری رہائش گاہ پر ملنا چاہیے ہم یہاں بھول جاتے ہیں یہ طریقہ کار تبدیل کیا جائے اور سابقہ روایات کو برقرار رکھا جائے -

مسٹر سپیکر - میں اسکو دیکھوں گا -

مخدم زادہ سید حسن محمود - جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ

> بعد میں آنے والا خلیفہ میں سے کسی کا حق نہیں کہ اس زمین کو واپس لے سکے - یا اس شخص سے واپس لے سکے جس نے اس کو خریدا ہو - یا اس کو ورثہ میں پایا ہو اور جو زمین اس طرح حکومت کسی کے ہاتھ سے لے کر کسی اور کو دے

دے - اس کی حالت وہی ہوگی جیسے
کوئی شخص ایک کا حق چرا لیتا ہے اور
دوسرے کو دیتا ہے اور یہ بات کسی
حکومت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس طرح
کرے - اور ایک مسلمان سے کوئی چیز
لے کر دوسرے مسلمان کو دے دے اور
کوئی چیز کسی کے ہاتھ سے بغیر حق دینے
لی جا سکے -

یہ کتاب الخراج کے صفحہ ۳۴۰ پر بھی حوالہ ہے لیکن میں نے اسے پڑھ دیا ہے - لہذا میں اب آپ کے سامنے جو صنم کدہ سے مسجد بنی تھی اور جو واپس لی گئی تھی اس کے حوالہ سے ایک اور اہم پہلو پیش کرتا ہوں -

حضرت عمر بن عبدالعزیز آخیر عمر میں بہت بیمار ہو گئے اور انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اب ان کی وفات نازل ہوگی تو اس وقت ان پادریوں کو بھی علم ہوا - انہوں نے اس مسجد کو واپس لے کر گرجا بنانے کے لئے عرض کی تھی ان کی خدمت میں کچھ پھل وغیرہ کا تحفہ لیکر حاضر ہوئے تو حضرت عمر نے اسے قبول کرنے سے انکار کیا جب تک اس پھل کی رقم ادا نہیں کی - ان کی دل شکنی بھی وہ نہیں کرنا چاہتے تھے اور ساتھ پادری بھی نہیں چاہتے تھے کہ وہ پھل واپس لے جائیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے درخواست کی کہ میری قبر کے لئے مجھے کرایہ پر تھوڑی سی زمین دے دو کہ کچھ وقت کے لئے مجھے یہاں دفنایا جائے - انہوں نے اپنے اس احسان کے باوجود کہ وہ مسجد جس میں نمازیں پڑی تھیں ان کو واپس کر دی آپ نے عارضی قبر کے لئے جو زمین حاصل کی وہ کرایہ پر حاصل کی - (سیرۃ عمر بن عبدالعزیز صفحہ ۳۸۴)

اب جناب والا میں قرآن شریف کی طرف آتا ہوں - اللہ تعالے نے کچھ احکام نازل کرتے وقت کچھ مثالیں زمانہ قدیم کی لکھی ہیں قران شریف کے نزول سے پہلے جو آمر آئے - حکمران آئے جیسے انہوں نے نظام چلایا ان کے برعکس کچھ ہدایات دی ہیں اور یہ تشبیہ دی گئی ہے کہ جو شخص قبیلوں سے قبیلوں کو لڑائے جو مہاجر اور انصار میں تفریق

پیدا کرے یا ان کو الگ کوئی قوم سمجھنے لگے تو اس کی مثال اللہ تعالیٰ نے فرعون سے دی اور فرعون کا کام یہ تھا کہ وہ کھیتی کو اور انسانوں کی نسل کو ہلاک کرتا ہے ۔ جب کھیتی کے ہلاک کا لفظ میں استعمال کر رہا ہوں تو اس میں غضب بھی آتا ہے ۔ اس میں کچھ چیز پیدا ہوئی ہو اسکو برباد کرنے سے مراد نہیں ہے اس کا مطلب حق تلفی ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے سورۃالقصص کی آیت ۴ پارہ ۲۰ صفحہ ۵۲۳ میں فرمایا ہے کہ :

> فرعون نے ملک میں سر اٹھائے رکھا تھا اور وہاں کے باشندوں کو گروہ در گروہ بنا رکھا تھا ان میں سے ایک گروہ کو یہاں تک کمزور کر دیا تھا کہ ان کی بیٹیوں کو ذبح کر ڈالتا ۔ ان کی لڑکیوں کو زندہ نہیں رہنے دیتا بے شک جو مفسدوں میں شمار تھا ۔

جناب والا ۔ نظام الٰہی میں جس نے دخل اندازی کی اللہ تعالیٰ نے اسے بڑی ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے ۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ابھی میرے سامنے جو شق اس مسودہ قانون میں غیر شرعی اور قرآن کے خلاف ہے وہ معاوضہ سے تعلق رکھتی ہے یہ تو میں مزید ثابت کر سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ واضح طور پر کہا کہ جو انسان کو میں نے دیا ہے وہ اس کا حق ہے ۔ جابر سے جابر حکومت اس سے وہ بغیر معاوضہ کے حاصل نہیں کر سکتی ۔

جناب والا ۔ اس سلسلے میں ایک مسلمان نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ چیزیں پوچھیں اور اس میں اپنی ملکیت کے بارے میں بھی سوال کیا ۔ آپ کو اسلام کے نظریہ ملکیت کے متعلق صحیح بخاری کا حوالہ دیتا ہوں ۔

> حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص

اپنے مال کی حفاظت میں مارا گیا وہ شہید ہے ۔

ابو ہریرہ سے مروی ہے ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ کی کیا رائے ہے ۔ اگر میرے پاس کوئی آدمی میرا مال چھیننے کے ارادہ سے آئے ۔ آپ نے فرمایا تو تم اس کو اپنا مال نہ دو ۔ اس نے کہا اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے تو آپ کا کیا خیال ہے ۔ آپ نے فرمایا تم بھی اس سے لڑائی کرو اس نے کہا اگر وہ مجھے قتل کر دے تو آپ نے فرمایا تم شہید ہوگے ۔ اس نے کہا اگر میں اس کو قتل کردوں تو آپ کی کیا رائے ہے ۔ آپ نے فرمایا وہ جہنم میں جائے گا ۔

سید کاظم علی شاہ کرمالی ۔ پوائنٹ آف آڈر ۔ جناب والا ۔ اگر فقہی اور شرعی چیزوں کو یہاں پیش کرنا شروع کر دیا گیا تو مختلف مکتب فکر کے لوگ تشریف فرما ہیں ۔ یہ باتیں controversial ہو جائیں گی جو مخدوم زادہ صاحب پیش کر رہے ہیں ..... جو مخدوم زادہ صاحب حدیث پیش کر رہے ہیں ممکن ہے صحیح بخاری کو کوئی حجت نہ مانے ۔ اگر کوئی چیز یہاں پیش کی جا سکتی ہے تو وہ قرآن شریف کو پیش کیا جا سکتا ہے ورنہ میں خلافت راشدہ کے وقت کی ایک ایسی چیز پیش کروں گا کہ مخدوم زادہ صاحب کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہوگا ۔ میں اس کو پیش کرنا نہیں چاہتا کہ زیادہ controversy نہ ہو جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں گزارش کرنی چاہتا ہوں جو ضروری ہو گئی ہے ۔ اگر روایات کا معاملہ ایسا ہے کہ اس میں بے شمار اختلافات ہیں ۔ بعض ایسے واقعات بیان کئے جا رہے ہیں جو تاریخ

کے اندر حتمی طور پر متفق علیہ نہیں ہیں اس لئے میں محترم مخدوم زادہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے جو اپنی گفتگو میں اس طرح کے حوالے دیے ہیں کہ حضرت عمر آخری وقت میں بیمار ہو گئے اور بیماری کے دوران ایک جگہ قبر بنانے کی ٹھانی ۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ حضرت عمر آخری عمر میں بیمار نہیں ہوئے ان کو مسجد میں غلام نے شہید کیا اس کے بعد انہوں نے حضرت عائشہ سے فرمائش کی ۔

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم صاحب کیونکہ اس وقت قرآن و سنت کا مسئلہ زیر غور ہے ۔ اس لئے اس کو قرآن اور سنت کی حد تک ہی رکھا جائے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ میں جناب یہ عرض کروں گا کہ سنت کی صحیح ترجمانی خلفاء راشدین اور باقی بزرگوں نے کی ہے ۔

میاں خان محمد ۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز بیمار ہوئے تھے ان کو زہر دیا گیا تھا ان کی شہادت زہر کھانے سے ہوئی تھی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب سپیکر ۔ مخدوم صاحب بالکل متعلقہ بات کر رہے ہیں ۔ قران اور سنت کی تعمیر اس کی تشریح اس کی توضیح مختلف اداوار میں جو کی گئی ہے اس کے متعلق وہ بتا رہے ہیں ۔ شبلی نعمانی نے لکھا کہ اگر میں حضرت عمر بن عبدالعزیز سے نہ ڈرتا تو میں ان کو پانچواں خلیفہ مانتا ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ میں معاوضہ پر آ رہا ہوں ۔ یہ بار بار جو معاوضے کی بات کر رہے ہیں میں اس طرف پہلے آ جاتا ہوں جس کے لئے وہ بیتاب ہیں جو اس مسودہ قانون میں معاوضہ رکھا گیا ہے وہ دو قسم کا ہے ۔ ایک تو شرح وہ ہے جو یہاں پہلے پرانے باشندے آباد ہیں انکے لئے اور ایک وہ جو مہاجرین کیلئے ۔ پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ مہاجرین اور مقامی لوگوں میں اب کوئی تفریق نہیں ہونی چاہیے ۔ تمام پاکستانیوں کے حقوق برابر ہونے چاہئیں ۔ اگر مہاجروں نے پاکستان کے حصول کی خاطر اس کی عزت و ناموس پاکستان بنایا اور اس خطہ سر زمین میں آئے اب ۲۵ سال کے بعد بھی وہ پہلے

باشندوں کے برابر نہیں تو پھر یہ ہماری اپنی قوم کا قصور ہے میں ایک مثال پیش کرتا ہوں ۔ میں اس وقت ان صحابیوں کا نام بھولا ہوا ہوں ۔ انہوں نے درست فرمایا کہ میں قرآن اور سنت کی باتیں پہلی دفعہ پڑھ رہا ہوں ۔ مجھے ۲۰ سال پہلے کا قصہ یاد آیا ۔ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین کو ایک قطار میں کھڑا کیا اور انصار کو دوسری قطار میں اور علامہ صاحب بہتر جانتے ہیں کہ رسول پاک نے فرمایا تھا کہ جو ایک دوسرے کے سامنے ہیں وہ بھائی بھائی ہیں ۔ حضرت ابو طلحہ تھے یا حضرت زبیر وہ بھائی بھائی بنے تو ایک دوسرے کو گلے لگایا اس کو اپنے گھر لے گئے ۔ ان کی اتفاق سے دو بیویاں تھیں ۔ اپنی جائیداد کا حساب لگایا اور دونوں بیویوں کو بلایا ان سے پوچھا کہ تم میرے بھائی ہو ان میں سے جو تمہیں پسند آئے میں اس کو طلاق دے دوں اور آدھی جائداد بھی دے دوں ۔ یہ اور بات ہے کہ جو مہاجر جو بڑے غیور تھے انہوں نے شکریہ ادا کیا اور چند درہم بطور قرض مانگے ہمت کرکے روزی کمانے رہے میں نے اخوت التفات کی مثال دی ہے اور خدا کی طرف سے رزق حاصل کرنیکی بات ہے ثابت کیا ہے کہ بعض لوگ جو غیور ہوتے ہیں دوسروں کی چیز نہیں لیتے ۔

اب جناب معاوضہ کے بارے میں بڑی سختی سے اسلام نے واضح طور پر احکام صادر فرمائے ہیں اگر تھوڑی سی تکلیف نہ ہو تو اس کی سماعت منظور فرمائیں ممکن ہے کچھ لوگ ان احادیث پر اعتراض کرتے ہوں لیکن یہ ان کا حق ہے کہ وہ اعتراض کریں ۔ ہر ایک کو حق ہے کہ وہ مجھ سے اختلاف کرے جناب والا میں قران پیش کر رہا ہوں اور آپ سب سے درخواست کرتا ہوں اگر اس کو ناقابل عمل سمجھیں تو وہ اپنے اپنے عقائد کی بات ہے ۔ میں آپ کے سامنے قرآن پیش کرتا ہوں جس میں یہ تحریر ہے ناپ تول اور اجرت کے متعلق مناسبت وزن اشیا اور مزدوری ہو ۔

سورۃ لطفیف آیت ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۸، ۱۲ پارہ ۳۰ میں ہے کہ

ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے
خرابی ہے ۔ جو لوگوں سے ناپ کر لیں
اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں

تو وہ کم دیں ۔ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ
یہ اٹھائے بھی جائیں گے ۔ یعنی ایک بڑے
سخت دن میں جس دن رب العالمین کے سامنے
کھڑے ہوں گے سن رکھو کہ بدکاروں
کے اعمال سجین میں ہیں ۔ اور تم کیا
جانتے ہو کہ سجین کیا چیز ہے ایک
دفتر ہے اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی
ہے جو انصاف کے دن کو جھٹلاتا ہے
اور اس کو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے
نکل جانے والا گناہ گار ہو ۔

جناب سپیکر ۔ صحیح بخاری میں درج ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہر شخص جو کسی مزدور کو اجرت پر لے پھر اس سے کام پورا لے لے پھر اس کو اجرت نہ دے تو وہ فاسق اور فاجر ہے اجرت نہ دینا اور کام حاصل کرنا زمین حاصل کرنا اور صحیح معاوضہ نہ دیا عدل اور انصاف کے قطعی خلاف ہے وزیر اوقاف سے پوچھتا ہوں کہ ان کی گڑھی جو ۱۵۰۰ روپے کی ہے میں ان کو صرف ۵ روپے معاوضہ دے کر لے لوں تو یہ درست تصور فرمائیگے ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف پرسنل اکسپلینیشن ۔ جناب والا ۔ اصل میں مسئلہ زیر بحث اسلام میں کسی مال کی تقدیس کا ہے وہ مال روپے کی صورت میں ہو یا وہ مال زمین کی صورت میں ہو ۔ وہ مال مکان کی صورت میں ہو ۔ وہ مال بھیڑ بکریوں کی صورت میں ہو ۔ کوئی حکومت اس کو اسلامی طور پر ۔ اسلامی انداز میں حاصل کر سکتی ہے یا نہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اسلام میں انسان کی محنت کی تقدیس ہے ۔ انسان کو اس کی محنت کے سوا کوئی حق نہیں پہنچتا ۔ لیس الانسان الا ما سعیٰ ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ اسلام میں یہ قطعاً ناجائز ہے اور جو مسئلہ جناب عزت مآب عالی مرتبہ وزیر خزانہ

پیش کر رہے ہیں وہ اسلام سے ہٹ کر تھوڑا سا ماسکو اور پیکنگ کی طرف رجوع فرما کر یہاں پیش کر رہے ہیں اور میں مکہ اور مدینہ کی طرف جا رہا ہوں -

(قطع کلامیاں)

ملک محمد علی خان - پوائنٹ آف انفارمیشن - جناب والا - وزیر موصوف نے قرآن کی آیت پڑھی ہے ماسکو کی کوئی چیز نہیں پڑھی ہے -

مخدم زادہ سید حسن محمود - آیت سے پہلے کیا فرمایا ہے -

ملک محمد علی خان - اس آیت کا ترجمہ پڑھا ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر - مسئلہ ماسکو اور پیکنگ کا تھا -

(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ - جناب والا - گزارش یہ ہے کہ ہم نے طے کیا ہے کہ آج محترم مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی تقریر سنیں گے - لیکن تین گھنٹے سننے کے لئے بیچ میں تھوڑی تھوڑی نمک پاشی کی بھی اجازت دی جائے -

(قہقہہ)

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب والا - جہاں تک معاوضہ کا تعلق ہے - معاوضہ کے لئے اسلام واضح طور پر احکام دیتا ہے - میں یہ ایک حوالہ پیش کرتا ہوں کہ اگر اس کی حضرات تردید کر سکیں تو بڑی اچھی بات ہے (ترجمہ الخراج صفحہ ۳۰) - امام ابو یوسف ایک بہت بڑے قاضی تھے اور ہمیشہ شریعت کے مطابق فیصلے کئے - اور خاص و عام - امیر و غریب محکوم و حاکم کے درمیان کوئی امتیاز نہیں برتا۔ ایک بار ان کی عدالت میں ایک شخص موسیٰ الہادی امیرالمومنین کے باغ کے بارے میں یہ دعوے لیکر آیا کہ وہ باغ اس کی ملکیت ہے لیکن ہوا یہ کہ ہادی کے حق میں گواہیاں زیادہ تھیں - قاضی ابو یوسف نے

خلیفہ کے خلاف فیصلہ کر دیا ۔ جب حادی نے دریافت کیا کہ اس مقدمہ کا کیا فیصلہ کیا گیا ہے تو انہوں نے اس سے کہا کہ امیرالمومنین کے مخالف مجھ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ میں امیرالمومنین سے اس بات پر حلف اٹھواؤں کہ ان کے گواہوں نے حق کے مطابق گواہی دی ہے یا نہیں ۔ حادی نے دریافت کیا کہ آپ کے نزدیک یہ مطالبہ درست ہے ۔ انہوں نے جواب دیا کہ ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ This is irrelevant اس میں قرآن کا ۔ حدیث کا یا سنت کا حوالہ نہیں ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ That is for the Speaker to decide. حالانکہ خود قاضی ابو یوسف اس کے قائل نہیں تھے ۔

سید کاظم علی شاہ کرمانی ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔

نہیں یہ شان خودداری چمن سے توڑ کر مجھ کو
کوئی دستار میں رکھ لے کوئی زیب گلو کر لے

جناب والا ۔ میں نے یہ دریافت کرنے کی جسارت کی ہے کہ امام ابو یوسف کس امیرالمومنین کے زمانے کے قاضی تھے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جب آپ کی باری آئے تو آپ تقریر کریں ۔

جناب والا ۔ یہ سن کر حادی نے کہا کہ باغ اس شخص کے حوالے کر دیا جائے ۔ نہ صرف یہ کہ ان کو خلیفہ وقت کے خلاف فیصلہ کرنے میں کوئی جھجھک محسوس نہیں ہوتی تھی ۔ بلکہ ایک موقع پر جب انہوں نے ہارون الرشید کے خلاف فیصلہ صادر کیا تو انہیں اس بات کا بڑا افسوس رہا کہ مقدمہ کی کارروائی کے دوران خلیفہ وقت کو اور ایک فریق مخالف کو ایک ہی صف میں کھڑا نہ کر سکے (کتاب الخراج صفحہ ۳۷) معاوضہ اور عدل و انصاف کا تعلق ہے اب اس مسودہ آئین میں انہوں نے کیا تجویز کیا ہے آئندہ compensation کی determination یعنی معاوضے کا تعین ڈپٹی کمشنر کرے گا ۔ اس کی اپیل کمشنر تک ہے ۔ یہ جماعت جو عدلیہ

کو انتظامیہ سے الگ کرنے کی دعوے دار ہے ۔ اس طرح عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کرنا چاہتی ہے اور اپنے قانون میں یہ لکھتی ہے کہ اس میں عدلیہ کا کوئی دخل عمل نہیں ہوگا ۔ اور پھر سب سیکشن (۱۶) یہ گورنمنٹ کو اختیار دیتا ہے کہ گورنمنٹ جب چاہے ہدایات جاری کر دے اور جو زیادہ سے زیادہ معاوضہ مقرر کیا ہے وہ ۲۰ ہزار فی ایکڑ ہے ۔ جناب والا ۔ میری کوئی سکنی جائداد لاہور ۔ ملتان ۔ بہاولپور اور رحیم یار خان وغیرہ میں ایک مرلہ کی حد تک نہیں ہے ۔ لیکن غریب اشتدار پانچ ہزار غریب خاندانوں کو جنہیں اس کا علم نہیں ہے ۔ مہاجروں کو ابھی خبر نہیں ہے اس قانون کے ذریعے برباد کرنے لگے ہیں وہ قرآن اور ہند کے بالکل منافی ہیں ۔

اب جناب اڑھائی ہزار روپیہ فی کنال معاوضہ کے لئے منصفانہ معاوضہ ہو سکتا ہے جب میں قانون پر آؤں گا ۔ جنرل پرنسپل پر بحث کروں گا ۔ تو میں آپ کو ثابت کرکے دکھا دوں گا کہ اکثریت لوگوں کی پانچ سے دس مرلے یا دس سے بیس مرلے کی مالک ہے ۔ ان کی جائیداد دو لاکھ روپے کی ہے اور آپ ہمیں بیس ہزار میں ضبط کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ صریحاً ناجائز ہے ۔ اگر آپ کو انصاف کرنا مطلوب ہے تو آپ عدلیہ کا دخل اس سے کیوں مٹا رہے ہیں ۔ کیوں یہ عدالتوں کو محروم کر رہے ہیں کہ وہ کسی کی عرضی نہ سنیں ۔ وہ درخواست نہ سنیں ۔ وہ آپ کے خلاف کوئی فریاد نہ کر سکیں ۔

جناب والا ۔ جو اس معاوضہ کا بھی سکیل تجویز کیا ہے اور اس سے کچھ دسواں حصہ رقم دی جائے گی اور باقی معاوضہ بیس سالوں میں بانڈز کی صورت میں دیا جائے گا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں یہ بات فاضل رکن کے سامنے رکھ دینا چاہتا ہوں کہ جناب نے انہیں دو دن تقریر کرنے کے لئے دئے ہوئے ہیں ۔ کیا انہیں جنرل پرنسپل پر بولنے کی اجازت ہوگی یہ آپ کو فیصلہ

کرنا ہوگا ۔

مسٹر سپیکر - جب موقع آئیگا تو فیصلہ کر لوں گا ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood: Mr. Speaker, you know I am opposing the Leader of the Opposition. The bill is not under discussion.

مجھے امید ہے کہ آپ سختی سے نہیں دیکھیں گے تو یہ بیس ہزار کی جائیداد کو دو ہزار روپے میں لینا چاہتے ہیں اسکی چاہے کوئی قیمت کیوں نہ ہو اور اسکی قیمت بھی دو سال میں ملے گی ۔ چاہے وہ لاہور کے گردونواح میں ہو چاہے منٹگمری یا سرگودھا کے گرد و نواح میں ہو بیٹھے بیٹھے ایسا نہیں کر سکتے ۔

رائے میاں خان کھرل - جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ فاضل رکن نے ہمارے ضلع کا نام منٹگمری لیا ہے حالانکہ اس کا نام ساہیوال رکھا گیا ہے ۔ ہم یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتے کہ وہ اب بھی اس کا نام وہی لیں ۔

میاں خورشید انور - جناب والا ۔ آپ نے پانچ رکنی کمیٹی مقرر کی تھی کہ وہ دعوت میں شریک ہو گی لیکن قائد ایوان میرے خیال میں سیدھے اس دعوت سے آ رہے ہیں وہ کیسے وہاں پہنچ گئے ؟

(قطع کلامیاں)

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ یہ بات میرے لئے باعث مسرت ہے کہ قائد ایوان جو ایک شریف النفس انسان ہیں اور قران و سنت کو ماننے والے ہیں ۔ اس وقت ایوان میں تشریف لے آئے ہیں ۔ میں ان سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ ان چیزوں کی قدر کریں گے ۔ کیونکہ وہ میرے خیالات پہلے سن نہیں سکے ۔ اس لئے میں اپنی تقریر کی ایک کاپی حاصل کرکے انکی خدمت میں پیش کروں گا ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Taj Muhammad Khanzada. While welcoming the Leader of the House on his coming back from abroad, we

were expecting that some show of reasonableness will be shown but it seems that it is not so.

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ فاضل رکن کو قومی زبان استعمال کرنی چاہیے ۔ لیکن وہ تو ابھی تک انگریزی استعمال کر رہے ہیں ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ میں اردو میں بھی اچھی طرح اظہار خیال کر سکتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کافی پھول برسائے جا چکے ہیں ۔ اب مخدوم زادہ صاحب اپنی تقریر شروع کریں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ اب میں ممبران کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جو مہاجرین کی زمینیں ہیں اور انہیں معاوضہ کی صورت میں ۴۸-۱۹۴۷ میں ملی ہونگی ۔ اس قانون میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اس وقت کی قیمت یعنی جو ۱۹۴۷ میں تھی اس پر دس فیصد زائد قیمت دے کر حاصل کر سکتے ہیں ۔ مثلاً ایک جائداد کی قیمت بیس ہزار روپے تھی تو آج پچیس برس کے بعد اسکی قیمت دو لاکھ روپے ہے لیکن اس قانون کی رو سے حکومت اس جائداد کو پائیس ہزار روپے میں لے سکتی ہے ۔ جناب والا ۔ آپ دیکھیں یہ کتنا ظلم ہے ان مہاجرین کے ساتھ ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ جناب والا ۔ مجیب کے ہاتھوں جن لوگوں نے زخم کھائے میں انکے لئے بھی کوئی زبان سے لفظ نکالیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ یہ لینڈ ایکوزیشن بل زیر غور ہے اس سے وہ لوگ متاثر نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنے موضوع کے اندر رہ تقریر کریں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ یہ تو مہاجرین کے ساتھ سراسر ظلم ہے ۔ اور ناانصافی ہے زیادتی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

رائے میاں خان کھرل - جناب سپیکر - اس بل پر جو کچھ مخدوم صاحب فرما رہے ہیں یا اس کو قران اور حدیث اور فقہہ سے ثابت کر رہے ہیں - ہم بڑے ادب کے ساتھ بڑے احترام کے ساتھ سن رہے ہیں - اور ہمیں ایسا کرنا بھی چاہیے کیونکہ بحیثیت مسلمان ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ نہ تو مہاجر اور مقامی میں تمیز ہونی چاہئے اور نہ compensation کی یہ حد ہونی چاہئے بلکہ آپ کو یہ معاملہ عدالتوں پر چھوڑ دینا چاہئے - آپ زمین لے سکتے ہیں اب میں حوالے پیش کرتا ہوں جس میں لکھا ہے کہ آپ نہروں کیلئے اور گورنمنٹ کی باقی ضرورتوں کیلئے زمین لینے کیلئے کیا طریقہ اختیار کر سکتے ہیں اور پھر میں آپ کو شرعی طریقہ بتا دونگا - اللہ تعالیٰ کا حکم ہے -

> کہ یتیموں پر ستم مت کرو سورۃ النساء میں ہے -
> ”جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں
> وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ دوزخ میں
> ڈالے جائیں گے“ - (النساء آیت ۱۰ پارہ ۴)

آوازیں - سبحان اللہ -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - یہ سبحان اللہ مجھ پر ہے یا خدا پر ہے ؟ جناب سپیکر - اصل میں یہ زمانے کا اپنا تقاضہ ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے وہ آپ کے سامنے رکھیں - جو رسول اللہ نے فرمایا ہے - جو خلفاء راشدین کے زمانے میں ہوا وہ آپ کے سامنے پیش کر دیں - چاہے یہ سبحان اللہ طنزاً کہیں یا تعریفاً کہیں یہ ہمارا کام نہیں ہے - چونکہ ہم مسلمان ہیں تو یہ مسئلہ یہاں طے ہونا چاہئے اور اسلامی مشاورتی کونسل کو نہیں بھیجنا چاہئے - اللہ تعالیٰ نے جو ہم سب کی آزادی کیلئے اور اپنے خیالات اور اختیارات کی آزادی کیلئے تحفظ کی ضمانت دی ہے وہ اس طرح دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ عزت اور ذلت کا مالک میں ہوں - رزق کا مالک میں ہوں - دن کو رات میں اور رات کو دن میں داخل کرنے والا میں ہوں اور یہ میں جانتا ہوں کہ عورتوں کے رحموں میں کیا ہے - یہ اسی کے بس میں ہے کہ

کس نے کس جگہ مرنا ہے اور کل وہ کیا کھائے گا اور کیا نقصان کریگا ۔ اس لئے ہم آپ کی توجہ دلاتے ہیں کہ دنیا میں کتنی ہی طاقتور حکومت یا پارٹی یا جماعت کیوں نہ ہو ۔ میری طرف دیکھو ۔ میں تمہارا رازق ہوں ۔ میں تمہیں عزت اور ذلت دینے والا ہوں اور میرے فرمان اور احکام پر عمل کرنے میں دریغ مت کرو ۔ آپ کہیں تو میں قرآن شریف کے حوالے پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سب مسلمان مانتے ہیں ۔ اسمیں جائداد کا تعلق نہیں ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب ۔ یہ اختلافی بات معلوم ہوتی ہے کیونکہ جب قرآن کی بات آتی ہے تو دوسری طرف سے مضحکہ خیز انداز میں سبحان اللہ کی آوازیں سنی جاتی ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ بالکل غلط بات ہے کیونکہ ان بنچز پر بیٹھنے والے ان سے کہیں اچھے مسلمان ہیں ۔

سردار محمد عاشق ۔ یہ بے نماز ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ خدا کیلئے چاہے کسی کے دل میں احترام ہے یا نہیں مگر جب قرآن مجید کا ذکر آئے تو مہربانی کرکے اپنے انداز فکر کو اپنے تک محدود رکھیں اور اس کا اظہار یہاں نہ کیجئے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب سردار امجد حمید دستی صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمارے دل میں قرآن شریف کا احترام نہیں ہے ۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔ ہم ان سے بہتر مسلمان ہیں ۔ ہم نے قرآن اور سنت کو ان سے بہتر پڑھا ہے ۔ جو کچھ مخدوم زادہ صاحب فرما رہے ہیں اگر یہ تین دن تقریر کر سکتے ہیں تو ہم تین دن جواب دے سکتے ہیں ۔

سید کاظم علی شاہ کرمانی ۔ جناب ۔ انہوں نے ہمیں بے ایمان کہا ہے وہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔

آوازیں ۔ انہوں نے بے نماز کہا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

سردار امجد حمید خان دستی ۔ نکتہ وضاحت ۔ جناب والا ۔ میں نے کسی کی نیت پہ حملہ نہیں کیا ۔ میں نے بڑے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ اگر کسی کے دل میں یہ شک ہو ، کہ وہ اس کا احترام نہیں کرنا چاہتا ۔ "کسی کے دل میں" ، میں نے یقین سے نہیں کہا ، تو اس کو مضحکہ خیز انداز میں گفتگو کرنے سے احتراز کرنا چاہئیے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ انہیں شبہ کرنے کا کوئی حق نہیں ۔ ان کا مطلب اگر یہ ہے کہ انہیں اس بات کا شبہ ہے کہ ہم سب فاضل اراکین اس کا احترام نہیں کر رہے ۔ ہم یہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں ۔ اس طرف بیٹھے ہوئے فاضل اراکین کے بارے میں بار بار یہ تاثر دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہ ہم سے بہتر مسلمان ہیں ۔ اصل مسئلہ تو جائدادیں بچانے کا ہے ۔ اصل مسئلہ تو زمینیں بچانے کا ہے اور تاثر یہ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ آپ لوگ بڑے بہتر مسلمان ہیں ۔ ہم آپ کی مسلمانی کو بھی جانتے ہیں اور اپنی مسلمانی بھی ہم جانتے ہیں ۔

سردار صغیر احمد ۔ سردار امجد حمید دستی صاحب نے دلوں کے راز کی بات کی ہے ۔ دلوں کا راز تو خدا جانتا ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کسی بڑے شہر کے نزدیک کہیں بھی میری اراضی نہیں ہے ۔ میں تو یہ گزارش کر رہا تھا کہ خدا کے لئے اگر کسی کے دل میں یہ خیال ہے ۔ غائب کا علم تو خدا جانتا ہے ۔ خدا کرے کہ آپ کے دل میں شک نہ ہو ، اور اگر نہیں ہے تو میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں ۔

Minister for Food and Cooperation : Point of Information Sir, To give information to the hon'ble member, this bill is applicable to lands within the city and out side the city

ہو سکتا ہے کہ زمین ان کے شہر سے باہر ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے پہلے بھی پوچھا تھا کہ کیا اس بل کا اطلاق صرف شہروں کی زمین پہ ہوتا ہے

Because on the plain reading this bill is applicable to every piece of land.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : No Sir, it is not applicable to every piece of land. It only distinguishes between the land within municipal limits, "nazool" lands and urban lands and those Agricultural lands which are in the vicinity of urban lands. Now they are twisting Sir.

Mr. Kardar is very good on "Googly Bowling", Sir.

Mr. Speaker : But be sure, it does not affect you.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : And Sir, I am sure that it was a "Googly Ball".

Mr. Speaker : It may hit the target.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : For the kind consideration of the House.

جناب سپیکر ۔ یہ چند آیات ہیں جو سننے میں میرا خیال ہے آپ کو خوشی ہوگی ۔

سورۃ النساء اور آیت نمبر ۵۴ سے ۵۸ تک میں تھوڑا سا آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

"یا تو خدا نے لوگوں کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے،
اس کا حسد کرتے ہیں ... "

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری - آپ بھی یہ محسوس کر رہے ہوں گے کہ کلام پاک کی تقدیس کو برقرار نہیں رکھا جا رہا -

سردار امجد حمید خان دستی - میں نے بار بار اس کے بارے میں عرض کیا تھا - لیکن لوگ برا مانتے ہیں -

سید تابش الوری - آپ پورے ہاؤس سے یہ درخواست کریں کہ جب معزز مقرر کم از کم کلام پاک کی آیات تلاوت کریں تو نہایت خاموشی کے ساتھ سنیں -

مسٹر سپیکر - تلاوت تو یہاں ہوئی ہی نہیں -

مسٹر جاوید حکیم قریشی - ہمارا مطالبہ یہ تھا کہ محض ترجمہ نہ سنایا جائے بلکہ متعلقہ آیات بھی باقاعدہ پڑھی جائیں -

Mr. Speaker : This is upto him. You cannot compel a member to put his arguments in a particular way.

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر - میں پہلے انگریزی میں تقریر کر رہا تھا تو اس وقت جناب وزیر قانون نے مطالبہ کیا تھا کہ آپ عربی پڑھیں گے اور اردو پڑھیں گے تو اسطرح تو گھنٹے لگیں گے میں نے پھر یہ کہا تھا کہ میں تقریر اردو میں کروں گا اور کلام پاک کی آیات کا ترجمہ اردو میں پڑھوں گا -

Minister for Food and Cooperation : Sir, certain wrong information has been imputed to me and I should clarify by referring to the bill.

The bill says in clause 4 :

"In any locality"

It does not make any distinction except in defining the rural or urban areas, which is applicable "in any locality" and that should go on record.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : That may go on record. Let us not be too technical unless the intention is much wider of this bill.

Then it appears to me those "Googly Bowling" you know. I con't know. I am only conversant with the "leg spins" and "off spins".

Minister for Food and Coopeaation : Sir, "in any locality".

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : It is not a "straight ball" at all.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, It specifically or primarily applies to the Housing Schemes in urban areas, although I agree with the Hon'ble Minister that the bill is applicable to all lands of the whole of the Punjab.

Mr. Speaker : Actually in the statement of objects.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : It is clear Sir. It is for that purpose unless they snatch away my land now.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, we welcome the Housing Scheme, in our villages, whereby we can get the same facilities which are being extended to the urban population. We will welcome it.

Minister for Finance : Sir, I would like to explain one point that we are very much conscious of the fact that there is too much urbanization and we don't want to bring these Housing Schemes very much in

big towns and cities. So it is both inclusive of the towns and at the same time of the rural areas.

Mr. **Taj Muhammad Khanzada**: Thank you. I hope that the proportionate allotment will be made to the rural areas when you make the budget. I think it augurs well for the budget in general and since the declaration by the Hon'ble Minister for Finance in particular,

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ (یہ آیت نمبر ۵۸-۵۹ النساء پارہ ۵)

خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کرو ، اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو ۔ خدا تم کو بہت خوب نصیحت کرتا ہے ۔ بے شک خدا سنتا اور دیکھتا ہے ۔ مومنو ! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو ، اور جو تم سے صاحب حکومت ہیں ، ان کی بھی ، اور اگر کسی بات پہ تم میں بھی اختلاف واقع ہو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اسمیں خدا اور رسول کے حکم کی طرف رجوع کرو ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ کاردار صاحب بار بار یوں اشارہ کر رہے ہیں کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے ، ان کی بات بھی سن لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب نماز کا وقت ہو جائے گا تو وقفہ کر دیا جائیگا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب سپیکر ۔ ابھی ابھی مخدوم زادہ صاحب نے قرآن پاک کی جن آیات کا ترجمہ پیش کیا ہے اس میں کہیں حکومت کا ذکر آیا تھا ۔ اسے ذرا دھرا دیں تو اچھا ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود۔ "حکومت کی بھی اطاعت کرو" اور میں اسی پر آ رہا ہوں کہ حکومت پر کیا فرائض ہیں ، وہ بڑے سخت ہیں اور اس کی سزا بھی بڑی سخت ہے ۔ اسی لئے تو ان آیات کو پیش کر رہا ہوں ۔ میں خوش ہوں کہ آپ نے دوبارہ پوچھا ہے ۔ میں آہستہ آہستہ چل رہا ہوں ۔ میں قرآنی آیات کا اردو ترجمہ پیش کر رہا تھا ۔

> تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور رسول کے حکم کی طرف رجوع کرو۔

جہاں اطاعت کا حکم دیا ہے اور پھر کہا ہے کہ تم میں اختلاف پیدا ہو جائے تو باوجود حکومت کا محکوم ہونے کے خدا اور رسول کے حکم کی طرف متوجہ ہو ، اور ادھر توجہ کرو ۔ (النساء آیت ۵۹)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی کی جاتی ہے ۔ ۶ بجکر ۳۰ منٹ پر دوبارہ ایوان کی کارروائی شروع ہوگی ۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کیلئے ایوان کی کارروائی ملتوی ہوگئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔

("کتاب المعاملات" جلد ۱ ۔ صفحہ ۱۱۰) ملاحظہ ہو ۔

یعنی اصل حکم تو یہ ہے کہ جب کوئی انسان کسی چیز کا مالک ہو جائے ان ذریعوں سے جن کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں یعنی ورثہ ۔ ہبہ ۔ وقف ۔ خرید ۔ لاوارث جگہ پر قبضہ باجازت حکومت یا بچشم پوشی حکومت ۔ تو اس سے اگر اسکی ملکیت اسکی مرضی کے بغیر لینا چاہیں تو وہ ہرگز جائز نہیں ۔ لیکن بعض دفعہ ایسے امور پیدا ہوتے ہیں جن کی وجہ سے اس قاعدے میں کچھ استثنیٰ کرنا پڑتا ہے اور یہ وجوہات دو

حالتوں سے تعلق رکھتی ہیں - پہلی حالت تو یہ ہوتی ہے کہ کسی چیز کے مالک نے ایسا قرضہ دینا ہو جس کا ادا کرنا ضروری ہو اور اس کی ادائیگی سے انکار کر دے اور قرضخواہ قاضی کے پاس اس کا معاملہ لے جائے ۔ لیکن امام ابو حنیفہ نے اس صورت میں بھی اس کی جائیداد فروخت کرکے قرضہ ادا کرنا ناجائز قرار دیا ہے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ جائز قرار دیا جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ انسان کو اس کے انسانی حقوق سے محروم کر دیا جائے ۔ گویا امام ابو حنیفہ کے نزدیک کسی چیز کے مالک سے اس کی مملوکہ چیز لے لینا ، خواہ حکومت ہی ایسا کرے ، یا جج کے حکم سے ایسا کیا جائے ، اس لئے درست نہیں کہ یہ اقدام انسانیت کے حقوق کے منافی ہیں ۔ لیکن جیساکہ اوپر کی عبارت سے ظاہر ہے کہ امام ابو حنیفہ کے علاوہ بعض دوسرے علما اس کو جائز قرار دیتے ہیں ۔ دوسری صورت یہ ہے کہ حکومت عام لوگوں کے فائدے کے لئے ، جیسے نہریں کھودنا ، زمین لینے پر مجبور ہو یا اسی طرح گھروں کی تعمیر کے لئے زمین لینے کے لئے مجبور ہو اور مالک زمین حکومت کے ساتھ کسی قیمت پر فیصلہ کرنے پر راضی نہ ہوتا ہوتب حکومت کو معاملہ عدالت کے سامنے لے جانا چاہیے ۔ عدالت کے سامنے ۔ اس پہ میں وضاحت کروں گا ۔ تب عدالت ماہر لوگوں کے فیصلے کے مطابق جو اس زمین کی رائج الوقت قیمت مقرر کرکے اس مالک سے زمین کو جبراً چھین کر حکومت کے حوالے کرنے کا فیصلہ کر سکتی ہے ۔ یہ جہاں تک آپ کی لینڈ ایکوزیشن کا تعلق ہے ۔ اس حوالے سے ثابت ہے کہ فقہ حنفیہ کے نزدیک اس بارے میں الہی کے فتوے موجود ہیں ۔ کیونکہ حکومت حنفیوں کے ہاتھ میں رہی ہے ۔ کسی کی زمین کو چھیننا حکومت کے لیے جائز نہیں ہے ۔ ہاں اگر ملک کی اجتماعی ضرورتوں کے لیے ، جیسے نہروں ، سڑکوں ، ریلوں اور گھروں کی تعمیر کے لیے زمینوں کی ضرورت ہو تو پھر قیمت پر زمینداروں سے حکومت زمین خرید سکتی ہے جس پر اس کا اور زمیندار کا باہمی سمجھوتہ ہو جائے ۔ اگر کسی وجہ سے سمجھوتہ نہ ہو سکے تو پھر حکومت کو عدالت مقررہ کے پاس معاملہ لے جانا ہوگا جو ماہرین فن کی کمیٹی مقرر کرے گی اور وہ جو رائج الوقت قیمت لگائے گی اس قیمت پر جبراً خریدنے کا حق حکومت کو دے گی ۔ (کتاب المعاملات جلد ۱ صفحہ ۱۱۰)

(نعرہ ہائے تحسین)

بغیر عدالت کی اجازت کے اور عدالت کی مقرر کردہ قیمت کو ادا کرنے کے حکومت کوئی زمین کسی فرد کی جو اس کے ملکیت ہو حاصل نہیں کر سکتی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ یہ وہ مسائل ہیں جو میں نے آپ کے سامنے شریعت سے پیش کیے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

جو آیات میں پڑھ رہا ہوں اور جو اس بل پر محنت کی ہے اور دس روز سے ان کتابوں کا مطالعہ کیا ہے ۔ میں نے کسی اور بل میں توجہ نہیں دی اور نہ ہی ترمیمیں دی ہیں ۔ اس کاوش کا صرف ایک مقصد تھا کہ کہیں ہم سے وہ کام سرزد نہ ہو جو اللہ اور اس کے رسول اور قرآن کے خلاف ہو ۔ میں نے یہ محنت کرکے وہ آیات بھی نکالی ہیں ۔ جو انسانوں کی تنبیہ کے لیے اللہ نے نازل کی ہیں ۔ اور وہ میں ممبران کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔

رانا کے ۔ اے ۔ محمود خان ۔ جناب والا ۔ میں اس بات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا اور آپ کی وساطت سے فاضل رکن سے عرض کرونگا کہ وہ آیت پوری پڑھا کریں ۔ کیونکہ وہ کئی بار آدھی بات درمیان میں چھوڑ دیتے ہیں ۔ اپنے مطلب کی بات کر جاتے ہیں ۔ اور باقی بات نہیں کرتے ۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے " کلو واشربو و لاتسرفو" میں "ولا تسرفو" چھوڑ دیا جائے اور "کلو واشربو" کی بات کی جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ جو متعلقہ آیات اور متعلقہ احادیث اس وقت تک مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب نے پیش کی ہیں ۔ وہ بہ تمام و کمال پیش کی ہیں ۔ اس میں "کلوواشربو" ہی نہیں پڑھا اس میں "ولا تسرفو" بھی ساتھ پڑھا ہے ۔

میاں مصطفےٰ ظفر قریشی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کورم پورا نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ گنتی کی جائے ..... گنتی کی گئی ... ... کورم پورا نہیں ہے ..... گھنٹیاں بجائی جائیں ... ... گھنٹیاں بجائی گئیں ... . کورم پورا نہیں ہے ۔ اس لئے اسمبلی کی کارروائی پندرہ منٹ کیلئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ اب میں چھ سات آیات پیش کرتا ہوں جن کے بعد میں اپنی رائے کو sum up کروں گا ۔ اپنی التجا اور اپنی جو آرزو ہے وہ ممبر صاحبان کے سامنے مختصر طور پر رکھوں گا ۔ یہ وہ آئتیں ہیں جن سے ہم ڈرتے جو ہمیں مجبور کرتی رہی ہیں کہ ہم اس بل کی مخالفت کریں ۔ ("سورۃ السجدہ" آیت ۳۳ پارہ ۲۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

"لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو ۔ اس دن کا خوف کھاؤ جب کہ باپ نہ بیٹے کے کام آ سکے گا اور نہ بیٹا باپ کے کام آ سکے گا ۔ بیشک خدا کا وعدہ سچا ہے ۔ پس دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے اور فریب میں نہ ڈال دے ۔ اور فریب دینے والا (شیطان) تمہیں خدا کے بارے میں کسی طرح فریب نہ دے ۔

تو اس سے ہمیں یہ خیال ہوتا ہے کہ ہم اس بل کا صحیح تجزیہ کریں اور جتنے واقعات اور حدیثیں میں پیش کر چکا ہوں اور جتنے پہلو میں ان متعلق کے پیش کر چکا ہوں ۔ ان پر غور کیا جائے ہمیں کامل یقین ہے کہ یہ بل قطعی غیر شرعی ہے اب اس کے بعد جب ہم الشمس پارہ ۳۰ پر نظر ڈالتے ہیں ۔ آیت ۱۹ اور ۲۰ ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

جنہوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا وہ
بد بخت ہیں ۔ یہ لوگ آگ میں دھکیلے
جائیں گے ۔

(الفجر ۔ آیات نمبر ۲۳ ، ۲۴ ، ۲۵ ، ۲۶ پارہ ۳۰) میں ہے کہ :

جس نے ان سے منہ پھیرا اور ان کو نہ مانا
تو خدا ان کو بڑا عذاب دے گا ۔ بیشک
انہوں نے ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے
اور بیشک ہم نے ان کا حساب لینا ہے ۔
پھر وہ کیا کریں گے ۔

سورۃ غاشیہ ع میں لکھا ہے :

"بھلا تمہیں قیامت کا حال معلوم نہیں جب
کہ بہت سے منہ ذلیل ہونگے اس روز
نافرمانی کرنے والے دھکتی آگ میں دھکیل
دئے جائیں گے وہ اس آگ میں داخل ہونگے ۔
اس دن ان کے لئے خار و کھاس کے علاوہ
اور کوئی کھانا نہ ہوگا ان کو اس روز
کھولتے ہوئے چشموں کا پانی پلایا جائیگا ۔

(غاشیہ آیت ۱ ، ۲ ، ۳ ، ۴ ، ۵ پارہ ۳۰) یہ وہ چیزیں ہیں کہ اگر میں اس بل پر دستخط کر دوں تو میں از روئے ایمان یہ سمجھتا ہوں کہ میں فاسق اور فاجر ہو جاؤنگا لیکن یہ اس وقت جبکہ قانون بنانے والا میں خود ہوں اور میری نیت خدا کی نافرمانی نہ ہو ۔ گویا یہ میرا گناہ ہے کہ میں حقوق العباد میں دخل اندازی کر رہا ہوں شاید میں شرک سے بچ سکوں ۔ لیکن قانون بنانے والے کی اطلاعت جو دیدہ و دانستہ اللہ نے جو قوانین دئے ہیں اور ہدایات انسان کے لئے دی ہیں ان کی خلاف ورزی میں کیا جائے تو یہ میرے نزدیک مشرک ہو جاتا ہے ۔

اب جناب میں مختصراً تین تجویزیں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ بغیر اس نظریہ کے کہ کون کس پارٹی سے تعلق رکھتا

ہے بروئے انصاف ممبران فیصلہ خود کر لیں کہ اس کو اسلامک ایڈوائزی کونسل میں بھیجنے کی ضرورت ہے یا نہیں ۔

پہلی تجویز یہ ہے کہ اس بل کو عدلیہ کے دائرہ سے باہر نہ نکالیں ۔ ڈی سی اور کمشنر کو حکم دے دینا کہ جو نوٹیفیکیشن کر دیں ۔ جس کی زمین جس کو چاہیں دیدیں اور اس کی جو چاہیں وہ قیمت مقرر کر دیں صریحاً ناانصافی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ممبران حزب اقتدار برا منائیں گے ۔ اگر میں عرض کروں کہ عادل حکمران کے وقت عدل تب ہو سکتا ہے جب عدل کیلئے فضا سازگار ہو اگر عدلیہ کے حکام آزاد ہوں اور ان پر کسی قسم کا دباؤ نہ ہو ۔ ہمیں روز مرہ اسکے برعکس تجربہ ہو رہا ہے ۔ اسی لئے ہم نے افسران کو ملنا بھی چھوڑ دیا ہے ۔

۱۳۰۳ افسران جن کی قسمت کا فیصلہ نہیں ہوا جو بغیر چارج شیٹ کئے نکال دئے گئے ہم کہتے ہیں کہ ان میں سے اکثر اور بیشتر شائد راشی ہوں ۔

جناب والا ۔ میں کمشنر کے اختیارات پر بحث کر رہا ہوں ۔ آپ نے ان کو موقع نہیں دیا ۔ آپ نے فہرستیں بنوالیں .....

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا ۔ لیشنل اسمبلی میں جو جواب دیا گیا ہے وہ تقریباً اکیس سو ہیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ اس میں مثال کے طور پر میں عرض کرتا ہوں میں واضح نام نہیں استعمال کرونگا ۔ ایک محکمہ کا ایک ایکزیکٹو انجینیر چاہے الیکٹریکل ڈیپارٹمنٹ کا ہو ۔ چاہے پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کا ہو اس کا نام عبدالحمید تھا اور ان کا نام فہرست میں لکھا تھا ۔ جو بد قسمتی سے اس حکومت میں .....

Mr. Speaker: How is it relevant ?

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ یہ اس لئے متعلقہ ہے کہ ایکزیکٹو کو آپ اختیارات دے رہے ہیں جو ڈیشری کو آپ اختیارات نہیں دے رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر - یہ بات تو آپ کی relevant ہے - مگر یہ بات کہ وہ کس طرح نکالے گئے ہیں غیر متعلقہ ہے -

جناب والا - اگر افسران کو چارج شیٹ کرتے اور ان کو defence کا موقع دیتے - وہ اگر معطل کیے جاتے - ڈسمس کیے جاتے اور ان کو سزا مل جاتی تو دیانت دار افسر کو اس وقت کوئی آسان ہونے کی ضرورت نہیں تھی اور وہ عدل و انصاف کرتے رہتے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - مخدوم زادہ صاحب کا مطلب یہ ہے کہ ایگزیکٹو افسران کو جو عدالتوں کے اختیارات ہیں وہ کبھی صحیح طور پر استعمال نہیں کرتے - اس لئے انہیں اپنی نوکری کا تحفظ نہیں ملے گا -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - مثال بڑی مختصر ہے - ساٹھ افسر جو محکمے نے بھیجے - میں نے کبھی کسی عبدالحمید کی سفارش نہیں کی -

مسٹر سپیکر - اس بات کا ذکر تو relerant ہے مگر تفصیل irrelerant ہے -

مخدوم زاد سید حسن محمود - جناب - صرف آپ کے سامنے ایک چیز عرض کرتا ہوں کہ اگر سروس کا تحفظ رولز آف پروسیجر اور آئینی دفعات سے adopt کیا جاتا تو مجھے ایگزیکٹو پر بھی اعتماد ہوتا - لیکن

(قطع کلامیاں)

جو فضا پیدا کر دی گئی ہے .... (اگر یہ قصہ زیادہ تلخ ہے تو اس کو میں چھوڑ دیتا ہوں - لیکن یہ کہا گیا تھا کہ جو قد کا چھوٹا ہو اس کو نکال دیا جائے) ہمیں ایگزیکٹو پر کوئی اعتماد نہیں رہا اور پھر جب کہ انکی عدلیہ اپنی سپریم کورٹ انکی ہائی کورٹ انکی - جج یہ مقرر کرتے ہیں - ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج یہ مقرر کرتے ہیں - یہ ہی ان کے تبادلے کرتے ہیں - انہوں نے اس قانون میں سے عدلیہ کو الگ کر دیا ہے - یہ جو یہاں باشندے ہیں ایک ایگزیکٹو افسر کے خلاف کہاں اپیل کے ذریعے عدل حاصل کر سکتے ہیں - وکلاء صاحبان یہاں بیٹھے ہیں جب میں

جنرل پرنسپل پر بحث کرونگا اس میں میں ان پر واضح طور پر یہ ثابت کردونگا کہ لینڈ ایکوزیشن میں کبھی کوئی نقص نہیں رہا ۔ موجودہ قوانین کو غیر موثر کہنا صریحاً غلط ہے ۔ اگر یہ آپ تسلیم کر رہے ہیں تو پھر اس میں عدلیہ کے حقوق کے تحفظ کے لئے ہم ممنون ہونگے ۔ ہم سمجھیں گے کہ اس قانون کو اب شرعی دائرے میں کسی حد تک لے آئے ہیں ۔

دوسرا میرا نکتہ یہ ہے کہ مہاجر اور غیر مہاجر کی یہاں تفریق کی گئی ہے ۔ ہم احسان مند ہیں ان مہاجرین جنہوں نے اپنا گھر بار چھوڑا ۔ عزت و ناموس پاکستان کے لئے قربان کیں ۔ لاکھوں کی تعداد میں لوگ شہید ہوئے ۔ آکر یہاں بسے ۔ کچھ دوسرے صوبوں میں آباد ہوئے اور انہوں نے زرعی اراضی کے عوض قلیل شہری زمین لی اور compensation دے کر اپنی الاٹمنٹ کرائی ۔ اب آپ ان پر یہ قید لگائیں کہ اگر ایک شخص نے .....

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو پہلے بھی کہا جا چکا ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میں sum up کر رہا ہوں ۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ ایک شخص نے بیس سال پہلے ۲۰ ہزار کی جائیداد حاصل کی تو ہاؤس کی نظر میں اس جائیداد کی قیمت کیا ہوگی ۔ کم از کم دو لاکھ ہوگی ۔ اور ہاؤس کی نظر میں اس کی قیمت اگر ۱۵ ہزار تھی تو اب ڈیڑھ لاکھ ہوگی مہاجر کا قصور یہ ہے کہ اس نے ملک کیوں بنوایا ۔ اس پر جرمانہ یہ لگایا جا رہا ہے کہ اس نے غیر آباد زمین کو بیس سال محنت و مشقت اور کھیتی باڑی کرکے آباد کیا ۔ اس میں محنت کی ۔ اس کو improve کیا آج اس قانون کے مطابق اس کی جائیداد جو آج دو لاکھ کی ہے آپ ۲۲ ہزار میں لینا چاہتے ہیں ۔ یہ کہاں کا شرعی انصاف ہے ۔ او یہ کیوں ؟ اور میرا خیال ہے کہ مہاجروں کی کافی آبادی شہروں کے قریب آباد ہوگئی تھی ۔ میں عرض کرونگا کہ آپ بغیر پیسے خرچ کیے اپنی منزل مقصود پر کیسے پہنچ سکتے ہیں ۔ میں صرف نکتہ چینی برائے مخالفت نہیں کر رہا ۔ جب میں جنرل پرنسپل پر اظہار خیال کرونگا اور جب یہ بحث ختم ہوگی تو اس وقت میں آپ کو تجویز دونگا جو شاید آپ کی تجویز سے بہتر ہو اور ہر غریب کو آپ گھر دے سکیں

اگر یہاں اس ظلم سے آپ زمین لیکر مہاجروں کو تباہ کریں گے اور اپنے خواص لوگوں کو آباد کریں گے تو یہ ایک گناہ عظیم ہوگا ۔ حق تلفی ہوگی ۔ یہ چیز شریعت کے بالکل منافی ہوگی ۔

جناب والا ۔ اب یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہم لاہور شہر کے گردونواح میں نئے شہر بسائنگے ۔ آپ کی کوٹ لکھپت کی سکیم بڑی مدت ہوگئی ہے نامکمل ہے اور دو کروڑ روپے اس پر خرچ ہو چکے ہیں ۔ تین ہزار تین سوایکڑ خالی پڑا ہوا ہے ۔ یہ قانون کس لئے لایا گیا ہے اور وہ بھی بالکل قطعاً غیر شرعی ۔

جناب والا ۔ اس طرح صرف یہ مہاجر اس وقت زد میں نہیں آرہے ۔ جب کوئی نوٹیفیکشن کرے گا اور حکومت ایک علاقے کا تعین کرے گی اور اس مقصد کے لئے جب جمع بندی دیکھے گی تو اس میں یتیموں کی جائیداد بھی ہو سکتی ہیں ۔ اس میں نابالغوں کی بھی جن کے گارڈینز مقرر کر سکتے ہیں ۔ لیکن یتیم جس کے لئے شریعت نے قطعی حکم دیا ہے کہ اس کا حق آپ نے غصب کیا تو خدا قیامت کے دن اس جرم کو معاف نہیں کرے گا ۔ اس کا حل آپ کیا نکالیں گے ۔ آپ اس قانون کو شرعی قدروں پر لائیں ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔ اس میں مہاجر کے لفظ کو اڑا دیں ۔ ۲۵ سال مہاجر کو یہاں گزر گئے اور ابھی تک مہاجر اور انصار کا فرق باقی رکھا جا رہا ہے ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, Inspite of the fact that there is no quorum we are patiently listening so that the businees of the House may be transacted but if the Hon'ble Law Minister wishes to terminate this before time this means that he himself wants to delay the proceedings of the Assembly.

Sir, let him declare his policy because we have just been approached by the Leader of the House and we said that we agree that the business must go on so that we can finish the legislation. But if he does not wish to finish the work, well, that is his wish.

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ تیسری اہم تجویز یہ ہے کہ آپ از خود کس چیز کا معاوضہ طے نہیں کر سکتے ۔ آپ نے اس قانون میں بغیر سوچے سمجھے ایک رقم تجویز کردی ہے جو اصل رقم سے شاید دسواں حصہ ہے اور اس کی ادائیگی با اقساط ہوگی ۔ ایک غریب آدمی کی جائیداد لے لینے کو آپ اس قانون کے ذریعے جائز قرار دے رہے ہیں ۔ جو اس خیال سے لاہور کے گرد ونواح میں بیٹھا تھا کہ وہ وہاں تھوڑی سی کھیتی باڑی کر سکے اور باقی وقت شہر میں محنت مزدوری کرے گا ۔ آپ اس کا گھر توڑنا چاہتے ہیں درخت اکھاڑنا چاہتے ہیں ۔ اس کی جو معیشت کاشت کاری پر مبنی ہے اس کو تباہ کرنا چاہتے ہیں ۔ اس کو بے روزگار بنانے ہونگے ۔ پر آپ یہ کہتے ہیں کہ معاوضہ تمہیں دیں گے اتنا حصہ دیں گے اور باقی بانڈز کی شکل میں ۔ یا تو یہ بانڈز negotiable ہوں تو کوئی بات آپ کے بانڈز negotiable بھی نہیں تو اگر ایک لاکھ روپے کسی کے بنتے ہیں ۔ تو معاوضہ دس ہزار سے زیادہ نہیں ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو ٹھیک ہے ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood: Sir, I have come on the third point of compensation and I have presented case according to "SHRIAT" where I am only appealing to the good conscience of the Members of the House on both sides to bring the bill in line with "SHRIAT".

کوئی معاوضہ جو اس طرح مقرر کیا گیا ہے وہ بالکل غیر شرعی ہے ۔ میں وزیر موصوف سے پوچھتا ہوں کہ کسی غریب آدمی کی دو مرلے زمین مال روڈ پر ہے تو کیا وہ ۔ اگر وہ سرمایہدار ہے دو مرلے ماڈل ٹاؤن میں یا گارڈن ٹاؤن میں لے لیں ۔ اب ان کی قیمتوں کا تعین کر دیا گیا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ بیس ہزار روپے کی ہوگی چاہے وہ دو لاکھ کی جائداد کیوں نہ ہو ۔ یہ بڑی سخت زیادتی ہے یہ بڑی ہی زیادتی ہے ۔ آپ اس حد کو Justiceable کریں ۔ اور ان غربا کے ساتھ انصاف کریں ۔ مہاجر کی شرط اڑا دیں تو ہم اس بل کو با خوشی تسلیم کرنے کو تیار ہیں لیکن جب تک غیر شرعی پہلو رہینگے ہم اس بل کی ہر کلاز کی مخالفت کریں گے ۔ کیونکہ اس میں آپکا ساتھ دنیا

شرک مشن میں شمولیت کے مترادف ہوگا اور خدا کی نافرمانی میں شمولیت ہوگی یہ ہم نہیں چاہتے کہ اللہ اور رسول کے احکام کے خلاف کوئی قانون پاس کریں یا اس فعل میں ہم مدد و معاون ہیں ۔ یہ تین شرائط آپ مان لیں ۔ کیونکہ آپ کے کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں پر ہمیں کوئی اعتماد نہیں ۔ آپ اس سے کیوں گھبراتے ہیں ۔ کہ عدلیہ ایک غریب آدمی کی حق رسی کرے اگر آپ حق رسی نہیں کر سکتے تو اس کو عدالتوں میں جانے دیں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ یہ تین چیزیں کر دیں ہم اپنے بل کو قبول کرتے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ہمیں ہدایت دے کہ ہم اس کے فرمان اور احکام کے مطابق چل سکیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ چونکہ مخدوم زادہ سید حسن محمود کی فاضلانہ تقریر کے بعد جناب قائد حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کی عالمانہ تقریر کو فاضل ارکان سننا چاہتے ہیں اس لئے ہاؤس کے وقت میں آدھ گھنٹہ کا مزید اضافہ کیا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ یہ اضافہ نہیں ہو سکتا ۔ وزیر قانون کو معلوم ہونا چاہئے کہ میری تحریک کی مخالفت سید حسن محمود صاحب اور ممتاز احمد کا ہلوں صاحب نے کی تھی ۔ اس کے بعد میں اپنی گذارشات پیش کروں گا آپ شوق سے سنیں اور میں شوق سے سناؤنگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس وقت ایوان میں ۷۰ سے زائد ارکان موجود ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ آپ گنتی کروالیں ۔ آپ وقت میں اضافہ نہ کریں ۔ آپکی مرضی یہ ہے کہ ہم سب چلے جائیں اور ہماری عدم موجودگی میں قانون پاس کرلیں ۔ یہ نہیں ہو سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کورم پورا ہے ۔ آدھ گھنٹہ بڑھا لیتے ہیں ۔

علامہ رحمت‌اللہ ارشد ۔ کورم کو ہم خود توڑتے ہیں یہ حزب اختلاف کا حق ہے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے یہ گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ وہ کورم توڑنے کی یہ روایت نہ ڈالیں ۔ آپ ہاؤس کا وقت نہ بڑھائیں کیونکہ یہ روایت کسی طرح بھی مناسب نہیں ۔ آپ میری ان گذارشات کے بعد بڑی خوشی سے ہاؤس ملتوی کر دیں۔ لیکن اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں اپنے عزیزدوست اور فاضل رکن مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ مجھے نہایت خوشی ہوئی ہے کہ بیشک انہوں نے اس بل کی مخالفت کی جو ہماری طرف سے پیش ہوا ۔ انہوں نے بڑی محنت سے تیاری کی اور وہ بڑے دلائل براہین اور حوالوں کے ساتھ مسلح ہو کر یہاں تشریف لائے اور اس معزز ہاؤس کے معزز رکن نے ہاؤس کی کارروائی کو کتنی اہمیت‌دی ہے اور کتنی محنت کی ہے ۔ میں پھر اس بات کی داد دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس بات کا حق آپ ہمیں بھی دیں گے جس طرح ہاؤس کے دیگر اراکین نے انکی بات نہایت توجہ سے سنی اور اس کے لئے آپ نے ان کو وقت دیا ہے ۔

حاجی محمد سیف‌اللہ خان ۔ ہمیں آپ سے اتفاق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کی کارروائی ۲۴ فروری ۱۹۷۳ نو بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس ۲۴ فروری ۱۹۷۳ بروز ہفتہ ۹ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

ہفتہ - ۲۴ فروری ۱۹۷۳ء

(۱۱ شنبہ - ۲۰ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۹ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

پ۴ — س۳ — ع ۸ — آیات ۱۵۹ تا ۱۶۰

(اے پیغمبر!) اللہ کی مہربانی سے تمہاری افتادِ مزاج لوگوں کے لئے نرم واقع ہوئی ہے۔ اور اگر تم ترش رو اور سخت دل ہوتے تو لوگ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے پس اُن کو معاف کر دو اور اُن کے لئے مغفرت مانگو۔ اور اپنے کاموں میں اُن سے مشورہ کر لیا کرو۔ اور جب کسی کام کا عزم مصمم کر لو پس اللہ پر بھروسہ رکھو۔ بلاشبہ اللہ بھروسہ رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اگر اللہ تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو تمہاری مدد کر سکے۔ اور ایمان والوں کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جرائم پیشہ افراد کی اصلاح کی سکیم کے تحت کاشت کے لئے دی ہوئی زمین کے مالکانہ حقوق

*۱۴۵۵ میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چالیس سال قبل وھاڑی تحصیل کے چک نمبر 19/WB 21/WB 23/WB کی زمین جرائم پیشہ افراد کی اصلاح کی سکیم کے تحت کاشت کے لئے دی گئی تھی ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو صوبہ کے تمام حصوں میں کل کتنا رقبہ اس سکیم کے تحت دیا گیا ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ سکیم اب ختم ہو چکی ہے ۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کافی عرصہ سے یہ رقبہ پوری طرح آباد ہو چکا ہے ۔

(ہ) کیا حکومت اس رقبہ کے حقوق ملکیت متعلقہ کاشتکاروں کو دینے کے لئے تیار ہے ۔

(و) اگر (ہ) کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک ان کو حقوق ملکیت مل سکیں گے ۔

(ز) اگر (ہ) کا جواب نفی میں ہے تو ایسا نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر نو آبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاھلوں) ۔ مطلوبہ کوائف ابھی تمام اضلاع سے موصول نہیں ہوئے ۔ مکمل جواب بعد میں دیا جائیگا ۔

میاں خورشید انور ۔ کب تک کوائف موصول ہونے کی توقع ہو سکتی ہے ؟

وزیر نو آبادیات ۔ میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد اس کے کوائف موصول ہو جائیں ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا اس سال کے وسط یا آخیر میں آپ جواب دے سکیں گے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آئندہ باری پر پھر یہ آئے گا لیکن کچھ اندازہ ہو جائے تو بہتر ہے ۔

وزیر نو آبادیات ۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ کوائف جلد موصول ہو جائیں ۔

ڈاکٹر مبشر حسن کا کنسلٹنٹ انجینئر کی حیثیت سے سرگودھا اور لائل پور کے شہروں میں سرکاری عمارتوں کے نقشہ جات تیار کرنے کے عوض فیس کا مطالبہ

*۱۳۹۶ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر ہاوسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ چند سال پہلے ڈاکٹر مبشر حسن موجودہ مرکزی وزیر خزانہ نے کنسلٹنٹ انجینئر کی حیثیت سے سرگودھا اور لائل پور کے شہروں میں سرکاری عمارتوں کے نقشہ جات تیار کئے تھے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو انہوں نے اس کام کا کتنا معاوضہ طلب کیا تھا ۔

(ج) موصوف کی طرف سے معاوضے کی ادائیگی کا مطالبہ کب کیا گیا ۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ موصوف کو ان کے طلب کردہ معاوضہ کی ادائیگی فی الفور نہیں کی گئی تھی اگر ایسا ہو تو اس کی کیا وجوہات ہیں ۔

(ہ) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ معاوضہ کی ادائیگی کے بارمیں سے

متعلقہ محکمہ اور موصوف کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا تھا جس کے پیش نظر یہ معاملہ ایک ثالث کے سپرد کر دیا گیا تھا ۔

(و) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ثالث کی طرف سے فیصلہ کب صادر کیا گیا اور محکمہ خزانہ نے معاوضہ کی رقم کی ادائیگی کی منظوری کب دی ۔

(ز) رقم کی ادائیگی سے متعلق مسل سیکرٹری صوبائی حکومت محکمہ مواصلات و تعمیرات کو کب پیش کی گئی اور انہوں نے اس کیس کو متعلقہ چیف انجینئر کے پاس کب بھیجا ۔

(ی) ڈاکٹر مبشر حسن صاحب کو رقم کی فی‌الواقع ادائیگی کس تاریخ کو کی گئی ؟

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔

(الف) یہ حقیقت ہے کہ ڈاکٹر مبشر حسن صاحب موجودہ مرکزی وزیر خزانہ نے کنسلٹنٹ انجینئر کی حیثیت سے سرگودھا اور لائل پور کے شہروں میں سکیم بنام ''رہائش گاہیں برائے سرکاری ملازمین سرگودھا ڈویژن ،، کے تحت دیگر فرائض کے علاوہ سرکاری عمارتوں کے نقشہ جات تیار کرنے کا معاہدہ مئی ۱۹۶۵ء میں کیا ۔ جس کے تحت ڈاکٹر صاحب نے مذکورہ بالا شہروں میں سرکاری عمارات کے نقشہ جات بھی تیار کئے تھے ۔

(ب) معاہدہ کی رو سے سکیم ھذا کا کل تخمینہ مبلغ ۲ کروڑ ۸۷ لاکھ روپیہ تھا ۔ جس کی بنیاد پر مختلف اشراح کے مطابق معاوضہ برائے تیاری نقشہ جات و نگرانی تعمیرات وغیرہ تعین ہونا طے پایا تھا لیکن منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچنے سے پہلے ہی اکتوبر ۱۹۶۷ء میں ترک کر دیا ۔

کنسلٹنٹ انجینئر نے اپنے کام کا کل معاوضہ -/۲،۰۹،۶۷۹ روپیہ بذریعہ حتمی بل مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۶۷ء طلب کیا ۔ اس رقم میں سے مبلغ -/۷،۸۵،۷۵۰ روپے کنسلٹنٹ انجینئر کو بارہ اقساط میں

بطور ''چالو ادائیگی،، (Running Payment) ۱۹۶۵ء تا ۱۹۶۶ء کی درمیانی مدت میں ادا کئے گئے - اور باقی ادائیگی حتمی فیصلہ تک ملتوی رہی -

(ج) موصوف نے معاوضہ کی ادائیگی کا مطالبہ بذریعہ حتمی بل جات مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۶۷ء میں کیا تھا -

(د) یہ حقیقت ہے کہ مطلوبہ معاوضہ کی ادائیگی فی‌الفور نہ کی جا سکی کیونکہ اس سلسلہ میں مختلف محکمہ جات کا مشورہ اور دعوے کی مکمل جانچ پڑتال کے لئے وقت درکار تھا -

(ہ) یہ درست ہے کہ محکمہ اور ڈاکٹر صاحب کے درمیان معاوضہ کی حتمی رقم کی ادائیگی کے متعلق اختلاف رائے پیدا ہو گیا تھا جس کے پیش نظر حکومت نے ایک چہار رکنی کمیٹی مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۷۱ء کو تشکیل دی تا کہ واجب‌الادا معاوضہ کی رقم کا صحیح تعین کریں گے بعد کمیٹی اس ضمن میں اپنی سفارشات حکومت کو پیش کرے - اس کمیٹی نے مطلوبہ کام سرانجام دینے کے بعد اپنی رپورٹ حکومت کو مورخہ ۲۶ جون ۱۹۷۱ء کو پیش کی - بموجب حکم جناب گورنر پنجاب مورخہ ۳ مئی ۱۹۷۲ء کمیٹی کی رپورٹ برائے تحقیق و مشورہ سپریم کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج کے سپرد کی گئی تھی - جج موصوف کی حیثیت بطور ثالث نہ تھی -

(و) جج موصوف نے اپنا مشورہ (نہ کہ ثالثی فیصلہ) مورخہ ۸ اگست ۱۹۷۲ء کو حکومت کو ارسال کیا - محکمہ خزانہ نے معاوضہ کی رقم کی ادائیگی کی منظوری مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۷۲ء کو دی -

(ز) رقم کی ادائیگی کے متعلق مسل سیکرٹری صوبائی حکومت محکمہ مواصلات و تعمیرات کو مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۷۲ کو پیش کی گئی - سیکرٹری موصوف نے یہ کیس مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۷۲ء کو متعلقہ چیف انجینئر کر بھیج دیا -

(ی) ڈاکٹر مبشر حسن صاحب کو مبلغ -/۵،۵۴،۷۳۵ روپیہ کی ادائیگی مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۷۲ء کو کی گئی -

چوہدری غلام احمد باجوہ ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ جو کام ڈاکٹر مبشر حسن کو دیا گیا تھا یہ معاہدہ سرکاری سطح پر ہوا تھا ؟

وزیر ہاوسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ یہ معاہدہ جو ڈاکٹر مبشر حسن صاحب اور گورنمنٹ کے مابین ۱۹۶۵ء میں ہوا ۔ اس کی فنانس ڈیپارٹمنٹ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ اور لا، ڈیپارٹمنٹ نے چھان بین کی پھر ایڈیشنل سیکرٹری فنانس ۔ کمشنر سرگودھا ڈویژن اور ڈاکٹر مبشر حسن نے اس معاہدہ پر دستخط کئے ۔

چوہدری غلام احمد باجوہ ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ڈاکٹر مبشر حسن نے جو ڈیزائین اور نقشے اس پراجیکٹ کے لئے تیار کئے تھے وہ کس سرکاری افسر نے چیک اور منظور کئے تھے ؟

وزیر ہاوسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا ۔ اس پروجیکٹ کی نگرانی کے لئے ایک . . . . . .

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ معلوم ہوتا ہے ، ضمنی سوالات وزیر موصوف نے خود لکھ کر دیئے ہوئے ہیں ۔ وہ بھی لکھے ہوئے سوالات پڑھ رہے ہیں اور وزیر موصوف بھی پہلے سے تیار کردہ جوابات پڑھ رہے ہیں ۔

چوہدری غلام احمد باجوہ ۔ (پنجابی) لکھ کر کوئی آدمی بھی پہلے جواب نہیں لاتا ۔

میاں خورشید انور ۔ وزیر موصوف آپ کا جواب پہلے تیار کر کے لائے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کسی وزیر کو زبانی علم نہیں ہوتا ۔ فائل دیکھ کر ہی جواب دے سکتے ہیں ۔

وزیر ہاوسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ میرے پاس مکمل فائل ہے ۔ جس میں agreement اور ادائیگی کے متعلق کوائف موجود ہیں ۔ تاکہ کوئی سوال بھی ہو تو میں اس کا جواب دے سکوں ۔

جناب والا ۔ ایک پراجیکٹ کمیٹی مقرر کی گئی تھی جس کے چیئرمین کمشنر

سرگودھا ڈویژن تھے ۔ ڈپٹی کمشنر سرگودھا ۔ ڈپٹی کمشنر لائل پور ۔ ڈپٹی کمشنر جھنگ اور ڈپٹی کمشنر میانوالی اس کمیٹی کے ممبر تھے ۔ تمام پراجیکٹ اور نقشہ جات جو ڈاکٹر صاحب نے بنائے تھے ان کی چھان بین یہ کمیٹی کرتی تھی ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ یہ منصوبہ کن وجوہ کی بنا پر ترک کیا گیا ؟

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا ۔ یہ اس لئے ترک کیا گیا کہ ڈاکٹر صاحب ایک عوامی ذہن رکھتے تھے اور انہوں نے یہ تجویز کیا کہ کمشنر سرگودھا ڈویژن کی کوٹھی کے ساتھ جو ساڑھے بارہ ایکڑ زمین ہے وہ اور اسی طرح دوسرے افسران اور ڈپٹی کمشنروں کی کوٹھیوں کے ساتھ جتنی زمین ہے وہ ان سے لے لی جائے اور اس پر دوسرے سرکاری ملازمین کی رہائش کے لئے چھوٹی چھوٹی کوٹھیاں بنا کر انہیں دی جائیں ۔ اس طرح سے تقریباً ۸۰ کنال زمین ڈی ۔ سی کو چھوڑنی پڑتی تھی ۔ ۷۲ کنال زمین ڈی ۔ سی سرگودھا کو چھوڑنی پڑتی تھی اور ساڑھے بارہ ایکڑ کمشنر سرگودھا ڈویژن کو چھوڑنی پڑتی تھی ۔ یہ تمام افسران اس زمین کو lease پر دیتے تھے اور وہاں چارہ اور سبزیاں کاشت کراتے تھے ۔ وہ سب ذہنی طور پر اس سکیم کے خلاف تھے ۔

دوسرا اس پر نزلہ یہ گرا کہ ڈاکٹر مبشر حسن صاحب نے پیپلز پارٹی کی بنیاد رکھنے میں نمایاں کردار ادا کیا ۔

مسٹر تاج محمد خان خالزادہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ پیپلز پارٹی کا ذکر کیوں کر رہے ہیں ۔ وہ یہ بتائیں کہ انہوں نے یہ منصوبہ ترک کیوں کیا ؟

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ وہ پیپلز پارٹی کی خاطر ترک ہوا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ فرما رہے ہیں کہ وہ منصوبہ ترک کیوں کیا گیا ؟

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔ میں خود پیپلز پارٹی کا بنیادی کارکن ہوں ۔ ۱۹۶۷ء میں پیپلز پارٹی میں جے ۔ اے ۔ رحیم ۔ ان کے ساتھ ۱۴ ممبر اور تھے جن میں ڈاکٹر مبشر حسن بھی تھے انہوں

نے نمایاں کردار ادا کیا تھا ۔ یہ ساری چیزیں جنوری ۱۹۶۷ء میں شروع کی گئی تھیں ۔ جس وقت پیپلز پارٹی کی بنیاد رکھی گئی تھی اس وقت نواب آف کالا باغ کا دور تھا ۔ ہمیں کوئی جگہ جلسہ کرنے کے لئے نہیں ملی تھی ۔ ہم نے ڈاکٹر مبشر حسن کی کوٹھی میں پہلا تاسیسی اجلاس پیپلز پارٹی کا بلایا تھا ۔ اس لئے اس وقت کی حکومت نے ڈاکٹر مبشر حسن کی سکیموں کو ردی کی ٹوکری میں پھینکا اور جتنا کام باقی تھا وہیں روک دیا گیا ۔ دوسرے افسران بھی نہیں چاہتے تھے کہ یہ سکیم پایہ تکمیل تک پہنچے ۔ اس لئے اس سکیم کو ترک کر دیا گیا ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ دو کروڑ ستاسی لاکھ روپے کے تخمینہ میں اس اراضی کی قیمت شامل ہے یا صرف مکانات کا تخمینہ ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق اس وقت میرے پاس اعداد و شمار نہیں ہیں ، غالباً یہ ایک تخمینہ تھا ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر نوآبادیات یہ فرما سکیں گے کہ گورنمنٹ دوبارہ اس سکیم پر غور کرنے کے لئے تیار ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ ہاں ۔ اس سوال کا جواب میں دے سکتا ہوں کیونکہ ہاؤسنگ کا محکمہ میرے پاس ہے اور ہم اس کو consider کر رہے ہیں ۔ یہ housing problem بہت سے لوگوں کے لئے دن بدن پریشانی کا باعث بن رہی ہے ۔ خاص طور پر سرکاری ملازمین کو لے لیں ان کے لئے بھی ہم ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر پر رہائش کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں ۔ گورنمنٹ کی یہ کوشش ہے ، کہ اپنے وسائل کے مطابق آہستہ آہستہ یہ مسئلہ حل ہو جائے ۔ وہ سکیمیں بڑی مفید ہیں ۔ میں نے ان کو خود دیکھا ہے انشاءاللہ ہم اس مسئلہ کو کابینہ میں رکھیں گے اور اس پر غور کریں گے ۔ اگر اس پر ہم عمل کر سکے تو یہ مفاد عامہ میں ہوگا ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ وہی زمین لائل پور میں آپ نے نرسری والوں کو lease پر دے رکھی ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ یہ بالکل ٹھیک ہے ۔ افسران کی کوٹھیوں کے ساتھ جو زمین ہے وہ افسر خود دیتے ہیں اور یہ ایک خامی ہے جو مدت سے چلی آ رہی ہے ۔ جو افسر اس کوٹھی میں رہتا ہے مثلاً ایک ڈی ۔ سی اپنی کوٹھی میں رہتا ہے اس کے ساتھ جو زمین ہے وہ خود نرسری والوں کو دے سکتا ہے یا چارے والوں کو دے سکتا ہے ۔ ڈاکٹر مبشر حسن کی سکیم کی مخالفت ہی اس لئے ہوئی ۔ انشا اللہ تعالیٰ موجودہ عوامی حکومت اس چیز میں جو یہ خامی پائی جاتی ہے اور یہ جو کمی ہے اس پر غور کرے گی اور ہم اس بیماری کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ جناب والا ۔ جواب کے جزو (ب) کے مطابق تمام سکیم دو کروڑ ستاسی لاکھ روپے کی ہے اور ڈاکٹر صاحب کی نقشے بنانے اور مشورہ دینے کی جو فیس بنتی ہے وہ ۲۰,۰۹,۶۷۹ -/ روپے ہے ۔ یعنی کل سکیم کی رقم کا تیرھواں حصہ ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کوئی ۱۳ مکان بنانا چاہتا ہے تو جو نقشہ بنائے گا ایک مکان مکانات بننے سے پیشتر اسے دینا پڑے گا ۔

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے گذارش کی ہے ڈاکٹر صاحب سے اس کے علاوہ زائد کام لیا گیا تھا کچھ کالونیز کے نقشے مرتب کرائے تھے جن میں مثلاً استقلال آباد کالونی سرگودھا ہے ۔ ڈاکٹر صاحب کی شرح وہاں ڈیڑھ فیصد سے چار فیصد تھی اور پرائیویٹ کنسلٹنٹ سات سے آٹھ لیتے تھے ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ پانچ فیصد کنسٹرکشن کے لئے ہے کوئی فرم ایسی نہیں کہ جو آٹھ فیصد لیتی ہو ۔

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ ڈاکٹر صاحب نے ڈیڑھ فیصد لی ہے میرے پاس فائل موجود ہے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ کیا وزیر موصوف اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ اس منصوبے کے تحت عبدالرحیم نامی کو دو کنال کا پلاٹ دیا گیا تھا اور اس سے ایک آفیسر کی ایما پر وہ پلاٹ چھین لیا گیا ۔

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ اس کے لئے نیا سوال درکار ہے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ کیا ڈاکٹر صاحب وہ فیس واپس کرنے کے لئے تیار ہیں جو انہوں نے سابقہ حکومت سے سکیمیں تیار کرنے کے متعلق وصول کی تھی ۔

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ یہ غلط سکیمیں نہیں تھیں یہ سکیمیں درست تھیں بلکہ غلط افسران نے اس کی مخالفت کی تھی ۔

میاں خورشید انور ۔ میرے ایک ہی مضمون کے دو سوال ہیں اگر حکم ہو تو ان کو اکٹھا کر لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کے نمبر کیا ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ ۱۶۷۵ اور ۲۰۹۰ ہیں ۔

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ۔ جو بیس لاکھ روپے فیس کا ذکر میں نے کیا تھا وہ ڈاکٹر صاحب کو ادا نہیں کی گئی اس میں سے آٹھ لاکھ کی رقم کاٹ دی گئی ہے اور بارہ لاکھ دی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ سوال نمبر ۱۶۷۵ اور ۲۰۹۰ ۔

منگلا ڈیم کے متاثرین کو متبادل زمین کی الاٹمنٹ

*۱۶۷۵ ۔ **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ منگلا ڈیم کے متاثرین کو ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۴ء کے دوران صوبہ کے مختلف مقامات پر متبادل زمین الاٹ کی گئی تھی ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ ان الاٹیوں سے ڈیم میں آنے والے رقبہ اور موجودہ الاٹ شدہ زمین کی قیمت کا فرق ۱۹۶۹ء سے بذریعہ اقساط وصول کیا جا رہا ہے ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ اب تحصیل وہاڑی میں اس سکیم کے الاٹیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ۱۹۶۴ء سے ۱۹۶۹ء تک کی اقساط بمعہ تاوان ۹ فیصد کے حساب سے جمع کرائیں ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ۱۹۶۹ء سے پہلے کی اقساط ادا نہ ہونے پر تاوان طلب کرنے کی کیا وجوہات ہیں جب

کہ اقساط کی وصولی ہی ۱۹۶۹ء میں شروع کی گئی ؟

(الف) جی ہاں ۔ چونکہ منگلا ڈیم کے متاثرین کو ابھی تک الاٹمنٹیں ہو رہی ہیں ۔ اس لئے ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۴ء کی مدت کا تعین کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ب) جی ہاں ۔ لیکن یہاں بھی سال ۱۹۶۹ء کے تعین کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ کیونکہ اقساط کی ادائیگی ۱۹۶۹ء سے قبل اور بعد میں بھی شروع ہو سکتی ہے ۔ وجہ یہ کہ کہ سکیم کے تحت زمین کی الاٹمنٹ کے بعد سب سے پہلے الاٹی کو ۹ ماہ کے اندر اندر پیشگی رقم کی ادائیگی کرنی ہوتی ہے ۔ پھر ''بورڈ آف ریونیو'' زمین کی فروخت کی توثیق کرتا ہے اور اقرار نامہ کے بعد الاٹی باقی قیمت ۶ یا ۹ ماہ کے بعد ۲۵ ششماہی اقساط یا یکمشت ادا کرتا ہے ۔

(ج) جی ہاں ۔ لیکن یہاں بھی ۱۹۶۴ء کے سالوں کے تعین کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ سکیم کے مطابق ہر وہ الاٹی جو پیشگی رقم کی ادائیگی کے بعد ۶ یا ۹ ماہ کی مدت میں اقساط قیمت زمین مقررہ وقت میں ادا نہیں کرتا ۔ اسے تاوان ۹ فی صد کے حساب سے معہ اقساط جمع کرانا ہوتا ہے ۔

(د) اس کا جواب جزو ''ب و ج'' میں دیا گیا ہے ۔

منگلا ڈیم کے متاثرین کو اراضی کی الاٹمنٹ

* ۲۰۹۰ میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم یہاں فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ منگلا ڈیم متاثرین کو ۱۹۶۱ء تا ۱۹۶۴ء پنجاب کے مختلف اضلاع میں متبادل اراضی ساڑھے بارہ ایکڑ کے حساب سے دی گئی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ الاٹ شدہ اراضی کی قیمت کا تعین حکومت مغربی پاکستان کو کرنا تھا ۔ اور واپڈا سے متاثرین کی متاثرہ اراضی کی قیمت وصول کرنے کے بعد بقایا رقم الاٹیوں سے ۲۰ اقساط میں وصول کرنی تھی ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت مغربی پاکستان اور واپڈا نے اپنا حساب ۱۹۶۹ء میں مکمل کیا اور اسی سال متاثرین الاٹیوں کو اقساط ادا کرنے کا حکم دیا۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جملہ الاٹیان نے مقررہ اقساط بمعہ واجب الادا سود ۱۹۶۹ء میں باقاعدگی سے ادا کرنی شروع کر دیں۔

(ھ) کیا یہ بھی درست ہے کہ جون ۱۹۷۲ء تک اقساط ادا ہوتی رہیں اور کسی قسم کی کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی۔

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ دسمبر ۱۹۷۲ء میں جب الاٹیان ساتویں قسط ادا کرنے آئے تو ان سے کہا گیا کہ وہ ۱۹۶۹ء سے پہلے عرصہ کا تاوان بشرح ۹ فی صد ادا کریں اور اس کے علاوہ الاٹمنٹ کی تاریخ سے جو ان کی اقساط واجب الادا ہیں۔ وہ بھی یکمشت ادا کریں۔

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ ۱۹۶۹ء سے پہلے ان سے اقساط کی ادائیگی کا نہ تو مطالبہ کیا گیا اور نہ ہی انہیں کوئی نوٹس دیا گیا۔ کہ ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں ان پر تاوان لاگو ہو جائے گا۔

(ح) کیا یہ بھی درست ہے کہ ششماہی اقساط کی ادائیگی کے دوران بھی تاوان کا کوئی ذکر نہ کیا گیا۔

(ط) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ زائد رقم (تاوان اور ۱۹۶۹ء سے پہلے کی اقساط) عام قسط سے ۳۰ سے ۶۰ گنا زیادہ بنتی ہے اور وہ اس کی ادائیگی کے متحمل نہیں ہیں۔

(ی) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ متاثرین نے الاٹ شدہ اراضی کو قابل کاشت بنانے اور اپنی رہائش کا بندوبست کرنے کے لئے زر کثیر خرچ کیا ہے۔

(ع) کیا یہ حقیقت ہے کہ الاٹیان کی بڑی تعداد اس وقت جنگی قیدی ہے اور ان کی الاٹمنٹ عدم ادائیگی تاوان کی وجہ سے ختم ہو رہی ہے۔

(ل) جزوہائے بالا کے پیش نظر کیا حکومت مذکورہ متاثرین کی اصلاح کے لئے کوئی اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر نو آبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ (الف) جی ہاں ۔ چونکہ منگلا ڈیم کے متاثرین کو ابھی تک الاٹمنٹیں ہو رہی ہیں ۔ اس لئے ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۳ء کی مدت کے تعین کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ب) جی ہاں ۔ لیکن بقایا رقم الاٹیوں نے بیس اقساط میں نہیں بلکہ ۲۵ ششماہی اقساط میں ادا کرنی تھی ۔

(ج) جی ہاں ۔ یہاں بھی سال ۱۹۶۹ء کے تعین کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ کیونکہ اقساط کی ادائیگی ۱۹۶۹ء سے قبل اور بعد میں بھی شروع ہو سکتی تھی ۔ وجہ یہ ہے کہ سکیم کے تحت زمین کی الاٹمنٹ کے بعد سب سے پہلے الاٹی کو ۹ ماہ کے اندر اندر پیشگی رقم کی ادائیگی کرنی ہوتی ہے ۔ پھر بورڈ آف ریونیو زمین کی فروخت کی توثیق کرتا ہے اور اقرار نامہ کے بعد الاٹی باقی قیمت چھ یا نو ماہ کے بعد پچیس ششماہی اقساط میں یا یکمشت ادا کرنے کا مجاز ہوتا ہے ۔

(د) چونکہ الاٹیاں نے اقساط کی ادائیگی قبضہ اراضی حاصل کرنے کے ۹ ماہ بعد شروع کرنا تھیں ۔ اس لئے سال ۱۹۶۹ء کے تعین کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ کچھ الاٹیاں نے اقساط داخل خزانہ کر دی ہیں مگر بیشتر الاٹیاں نے باقاعدگی سے اقساط کی ادائیگی شروع نہیں کی ہے ۔

(ہ) اکثر الاٹیاں جو اقساط کی ادائیگی باقاعدگی سے کر رہے تھے ۔ کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی ۔ مگر بقایا الاٹیاں جن کی ادائیگی بے قاعدہ تھی ۔ ان کی ادائیگی میں رکاوٹ لازمی تھی ۔ چونکہ انہیں زائد المیعاد اقساط کی ادائیگی کے وقت ان پر ۹ فی صد سالانہ تاوان ادا کرنا تھا ۔ یہاں بھی جون ۱۹۷۲ء کے تعین کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(و) یہ درست نہیں کہ دسمبر ۱۹۷۲ء تک ہر الاٹی کی ساتویں قسط

قابل ادائیگی تھی - بلکہ پہلی قسط کی ادائیگی تاریخ قبضہ کے ۹ ماہ بعد ہوتی ہے - جو کہ ہر کیس میں مختلف ہے - لہذا الاٹی کو زائدالمیعاد اقساط کی ادائیگی کے وقت بمعہ ۹ فی صد سالانہ تاوانی سود ادا کرنا ہوتا ہے -

(ر) یہ غلط ہے - کہ الاٹیاں کو بقایا اقساط داخل کرنے کے لئے نوٹس نہیں دئے گئے - بلکہ سکیم میں یہ شرط تھی - کہ الاٹیاں ۲۵ - مساوی ششماہی اقساط داخل کریں گے - جو یکم جون اور یکم دسمبر کو واجب الادا ہیں - قسط اندر میعاد نہ داخل کرنے کی صورت میں تاوانی سود ۹ فی صد سالانہ کے حساب سے عائد ہوگا - اور باقی دار کو باقاعدہ نوٹس دیا گیا -

(ح) یہ درست نہیں ہے - بلکہ بوقت ادائیگی اقساط یہ بات بتائی جاتی رہی ہے کہ زائد المیعاد قسط پر تاوانی سود وصول کیا جائے گا -

(ط) یہ غلط ہے - کہ رقم تاوانی سود عام قسط سے ۳۰ یا ۶۰ گنا زائد ہے تاوانی سود ۹ - فی صد سالانہ زائد المیعاد اقساط پر وصول کیا جاتا ہے -

(ی) معلوم نہیں -

(ع) معلوم نہیں -

(ل) سکیم میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں - کیونکہ متاثرین سکیم کے مطابق واجبات کی ادائیگی کے پابند ہیں -

میاں خورشید انور - کیا یہ درست ہے کہ حکومت مغربی پاکستان اور واپڈا نے اپنا حساب ۱۹۶۹ میں مکمل کیا اور اس سال متاثرین الاٹیوں کو اقساط ادا کرنے کا حکم دیا تھا -

وزیر نو آبادیات - نہیں - اس سے پہلے بھی لوگوں نے بتایا ہے کہ اقساط ادا کی گئیں ہیں -

میاں خورشید انور - ۱۹۶۹ میں فیصلہ ہوا یہ کیسے ادا ہو گئیں -

وزیر نو آبادیات - جو زمینیں منگلا ڈیم میں لی گئی ہیں اس کی رقم حکومت

نے ادا کی اور وہ ہم نے ۱۹۶۹ سے بہت پہلے بطور پیشگی ادائیگی ٹرانسفر کر دی ۔

میاں خورشید انور ۔ فیصلہ ۱۹۶۹ میں ہوا ہے ۔ اقساط پہلے وصول کی گئی ہیں اور جمع ہو چکی ہیں جناب تاوان سے قبل کا فرما رہے ہیں ۔

وزیر نو آبادیات ۔ اگر کوئی ایسا کیس ہے تو میں اس کی تحقیقات کرتا ہوں ۔ ہم نے اقساط ۱۹۶۹ء میں لی ہیں ۔ مجھے بھی اطلاع ملی ہے کہ لوگوں نے ۱۹۶۹ء میں اقساط جمع کرانی شروع کر دی تھیں ۔ ہو سکتا ہے کہ ایسے چند ایک کیس ہوں میں ان کی انکوائری کراؤں گا ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ الاٹیوں کی بڑی تعداد جنگی قیدی ہیں اور الاٹمنٹ عدم ادائیگی تاوان کی بنا پر ختم کی جا رہی ہے ۔

وزیر نو آبادیات ۔ یہ بات میرے علم میں نہیں ہے اگر ان میں سے جنگی قیدی ہیں تو ان کو رعایت دی جائے گی تاکہ ان سے تاوان نہ لیا جائے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرین لوگوں نے زمینیں قابل کاشت اور رہائش کے قابل بنانے کے لئے زر کثیر خرچ کیا ہے ؟

وزیر نو آبادیات ۔ اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا آپ اس واقعہ کی انکوائری کرانے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر نو آبادیات ۔ اگر کوئی ایسے لوگ ہیں جن کو ہم نے اطلاع ۱۹۶۹ء میں نہیں دی ہے تو ہم ان سے جرمانہ نہیں لیں گے ۔

کنور محمد یاسین خان ۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ منگلا ڈیم سے جو اراضی لی تھی حکومت پاکستان نے اس کا معاوضہ ادا کیا ہے ۔

وزیر نو آبادیات ۔ اس کے متعلق صحیح اعداد و شمار میرے پاس نہیں ۔

Mrs. Syeda Abida Hussain : Will the Hon'ble Minister be pleased to make a clarification in regard to the fact that when these people came from Mangla and were going to be settled in various districts, a situation arose where some families had been

leased State Land on annual contract and since long periods—15 years, 18 or 20 years—they were maintaining a particular piece of land ? Now this land was allotted to evacuees from Mangla and the tenants of the State Land were thereby rendered landless? Was any measure taken to do anything for these people ?

وزیر نو آبادیات ۔ ان کا سوال یہ ہے کہ جب منگلا ڈیم کے متاثرین کو بسانے کے لئے اور جگہ اراضی دی گئی ہے تو وہ جو کرایہ دار ہیں ان کو بیدخل ہونا پڑا ہے ان کے لئے حکومت کیا متبادل انتظام کر رہی ہے ۔ یہ عوامی حکومت کی پالیسی ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے ہم سرکاری زمین کا حساب کر رہے ہیں انشا اللہ ساڑھے بارہ ایکڑ یا جتنی ہر کنبہ کو بسانے کے لئے ضرورت ہو گی ان کو دینے کی کوشش کریں گے ۔

مویشی پال سکیم کے تحت کاشت کاروں کو اراضی کی الاٹمنٹ

*۱۶۸۲ **مسٹر نذر حسین منصور** ۔ کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) حکومت نے جو اراضی مویشی پال سکیم کے تحت کاشت کاروں کو الاٹ کی تھی ۔ اس میں سے کتنی اراضی قابل کاشت ہو چکی ہے اور کتنی ابھی قابل کاشت نہیں ہوئی ۔

(ب) جو اراضی ابھی تک قابل کاشت نہیں ہو سکی اس کو قابل کاشت بنانے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر نو آبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ متعلقہ اضلاع سے کوائف اکٹھے کئے جا رہے ہیں ۔ مکمل جواب ان کوائف کے موصول ہونے پر دیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال کافی طویل ہے ۔ اس کو اگلی باری پر پیش کیا جائے گا ۔ کب تک اس کا جواب آ جائے گا ؟

وزیر نو آبادیات ۔ جناب والا ۔ کوشش کی جائے گی کہ اس کا جواب جلدی حاصل کیا جائے ۔

شیخ فضل الٰہی ٹرسٹ کو چنیوٹ ضلع جھنگ کی شہری اراضی ہسپتال کی تعمیر کے لئے دینا

*۱۷۶۶ - سردار صغیر احمد - کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ چنیوٹ ضلع جھنگ میں حکومت نے ۱۵ ایکڑ ۳ کنال شہری اراضی مالیتی ۲۵ لاکھ روپیہ صرف دس ہزار روپیہ کی برائے نام قیمت پر ایک ہسپتال کی تعمیر کے لئے شیخ فضل الٰہی ٹرسٹ کو عطا کی ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جزو (الف) میں مندرجہ ٹرسٹ نے ایک طویل عرصہ میں ہسپتال کے لئے ایک شاندار بلڈنگ تعمیر کر دی ہے -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس ہسپتال کی تعمیر کے لئے زمین کی عطائیگی میں یہ شرط عائد کی تھی کہ یہ زمین کسی اور غرض کے لئے استعمال نہ کی جائے گی -

(د) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ٹرسٹ کے کار پردازوں نے جزو (الف) میں مندرج زمین میں سے ۱۳/۱۲ ایکڑ اراضی کو کاشت کے لئے پٹہ پر دیا ہوا ہے -

(ہ) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ابھی تک یہ ہسپتال ٹرسٹ کے مقاصد کے مطابق نہیں چل رہا - اور پر شکوہ عمارت بے مقصد پڑی ہے -

(و) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ٹرسٹی جو اس ٹرسٹ کے بانی کے وارثان تھے کے خلاف سابق صدر پاکستان یحییٰ خان کے دور حکومت میں مارشل لاء کے تحت تحقیقات ہوئی اور تحقیقاتی کمیٹی نے انہیں خائن اور بد دیانت قرار دیا لیکن ان کے اثر اور رسوخ کی وجہ سے سابقہ حکومت نے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی -

(ز) اگر جزو (الف) تا (و) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس ٹرسٹ کو اپنی تحویل میں لے کر ہسپتال کو ٹرسٹ کے مقاصد کے مطابق چلانے کے لئے تیار ہے اور بد دیانت متولیوں کے خلاف مناسب

کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اوقاف (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ (الف تا و) شیخ فضل الہیٰ ٹرسٹ تا حال محکمہ اوقاف پنجاب کی تحویل میں نہیں لیا گیا ۔ اس لئے محکمہ اوقاف ان سوالات کا جواب دینے سے قاصر ہے ۔

(ز) اس ٹرسٹ کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کی جا رہی ہیں اور ان کے مہیا ہو جانے پر محکمہ اوقاف اپنی موجودہ پالیسی کے تحت اس ٹرسٹ کو لینے یا نہ لینے کا فیصلہ کر سکے گا ۔

حال ہی میں جب ممبر موصوف چنیوٹ تشریف لے گئے تھے تو انہوں نے اس کے متعلق توجہ دلائی تھی اور میں تحقیقات کر رہا ہوں ۔ اس سے مشکل یہ ہے کہ جتنی جائداد اس کے نام پر کی گئی ہے وہ کراچی میں ہے اور یہاں بہت تھوڑی جائداد ہے ۔ ایک مل کے حصص ہیں اور ایک بہت بڑی بلڈنگ ہے جو کراچی میں ہے ۔ اس میں آدھا حصہ ٹرسٹ کی ملکیت ہے ۔ انشا اللہ میں یہ مسئلہ گورنر صاحب کے سامنے پیش کروں گا تا کہ اگر ہم وہاں سے وہ جائداد حاصل کر سکیں اور اس آمدن کی وصول کر سکیں تو پھر ہم اس ہسپتال کو جو بڑی نا گفتہ بہ حالت میں ہے لے لیں اور مفاد عامہ کے لئے استعمال کریں ۔

سردار صغیر احمد ۔ شکریہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور کو یونیورسٹی کا درجہ دینا

*۱۸۰۶ ۔ **سید تابش الوری** ۔ کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بتائیں، فرمائیں گے کہ ۔

(الف) محکمہ اوقاف جامع اسلامیہ بہاولپور پر سالانہ کتنی رقم خرچ کرتا ہے ۔

(ب) جب سے جامع اسلامیہ بہاولپور کو محکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں لیا ہے تب سے اب تک اس ادارے سے کتنے طالب علم فارغ التحصیل ہوئے ۔

(ج) کیا حکومت جامع اسلامیہ بہاولپور کو مکمل یونیورسٹی کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر اوقاف (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں)۔ (الف) محکمہ اوقاف کا جامع اسلامیہ بہاولپور پر سالانہ اوسط خرچ -/۴۷۸۴۰ روپے ہوتا رہا ہے اور سال رواں ۷۳-۱۹۷۲ کے لئے اوقاف فنڈ سے مبلغ -/۶۶۹۵۴۰ روپے کا میزانیہ منظور ہوا ہے ۔

(ب) جب سے جامع اسلامیہ بہاولپور کو محکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں لیا ہے اس وقت سے اب تک ۶۹ طلبا نے درجہ تخصیص (ایم ۔ اے) پاس کیا ہے ۔ علاوہ ازیں ۳۴۸ طلبا دیگر درجوں میں پاس ہوئے ہیں ۔

(ج) جامعہ اسلامیہ بہاولپور کو مکمل یونیورسٹی کا درجہ دینے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں ۔

۱ ۔ نئی تعلیمی کا پالیسی مارچ ۱۹۷۲ء میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ جامع اسلامیہ بہاولپور کو مکمل یونیوسٹی بنایا جائے گا اور اس کے آرٹس کے جدید علوم کے شعبہ جات کی توسیع کی جائے گی ۔ نیز اس میں سائنس کے لئے شعبے کھولے جائیں گے ۔

۲ ۔ اس پالیسی پر عملدرآمد کے سلسلہ میں مالی امداد کے لئے ابتدائی ضروری تجاویز محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کو بھیجی جا چکی ہیں اور ان کے زیر غور ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ کس قدر مالی امداد اس مقصد کے لئے طلب کی گئی ہے اور کب تک اس تجویز کو آخری شکل دی جانی متوقع ہے ؟

وزیر اوقاف ۔ اسے مکمل یونیورسٹی بنانے کی تجویز پر انشاء اللہ نئے بجٹ سے پہلے یعنی یکم جولائی سے پہلے کسی فیصلہ پر پہنچ جائیں گے ۔ جب سے میں نے اوقاف کا محکمہ سنبھالا ہے مجھے یہ بات کھٹکتی تھی کہ ہم نے وہاں چھ سات لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے اور عوام اب سے بہت کم استفادہ

کر رہے ہیں ۔ ایک تو ہم یہ کر رہے ہیں کہ وہاں کے جو فارغ التحصیل طلبا ہیں حکومت ان کی ڈگریاں تسلیم کرے ۔ کم از کم میری یہ کوشش ہے کہ محکمہ اوقاف میں جو اس قسم کی دینی پوسٹیں ہیں ان کے لئے انہیں اہمیت دی جائے اور جب آرٹس اور سائنس کے شعبے کھل جائیں گے تو پھر وہ ایک مثالی یونیورسٹی بنے گی جس طرح قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی تقریر میں اس کے متعلق اشارہ کیا ہے ۔ انشاء اللہ یکم جولائی سے اس منصوبے پر عمل شروع ہو جائے گا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ اس پر کس قدر رقم درکار ہوگی ؟

وزیر اوقاف ۔ جس طرح ہمارا پروگرام ہے اس کے مطابق اندازاً کوئی ایک کروڑ ۳۵ لاکھ روپے خرچ ہوں گے ۔ یہ میرا رف سا اندازہ ہے ۔ اصل فائل میرے پاس نہیں ہے جس سے میں اب یہ تفصیلاً عرض کر سکوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ نے کتنا بتایا ہے ؟

وزیر اوقاف ۔ میرا خیال ہے ایک کروڑ ۳۵ لاکھ ۔ اس کے لئے مجھے وقت دیں تاکہ میں صحیح اعداد و شمار عرض کر سکوں ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ ان ڈگریوں کو تسلیم کرنے کے سلسلے میں انہوں نے کوئی اقدامات کئے ہیں ۔ اس سلسلے میں کوئی مثبت حکم کب تک جاری ہو جائے گا ؟

وزیر اوقاف ۔ یہ سکیم بہت جلد مکمل ہو جائے گی اور یہ محکمہ تعلیم کو بھیج دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ نیا بجٹ آنے سے پہلے اس سلسلہ میں ان کا اعلان متوقع ہونا چاہئے ۔ اگر آپ اس سے بھی پہلے چاہتے ہیں تو پوچھ لیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اصل بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے

جامعہ کی ڈگریوں کو تسلیم نہیں کیا ہے اس لئے وہاں پر حاضری بھی کم ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ لاکھوں روپے کے صرفہ کے بعد صرف ۳۴۸ طلبا نے وہاں سے امتحان پاس کیا ہے۔ یہ بڑی اچھی یقین دہانی ہے کہ ان ڈگریوں کو تسلیم کیا جانے والا ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ سکیم کس کے پاس بھیجی گئی ہے اور کب تک یہ ڈگریاں تسلیم کی جائیں گی۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ؟

وزیر اوقاف۔ یہ امتحانات ۱۹۶۵ء سے شروع ہوئے اور اب تک ۴۱۷ لڑکے وہاں سے فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ ان کی ڈگریوں کو تسلیم کرنے کے متعلق میں مرکزی وزیر تعلیم مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ سے مل کر کچھ عرض کر سکوں گا۔ لیکن یہ کام بہت جلدی ہو جائے گا۔

چوہدری محمد سرور جوڑا۔ وزیر موصوف نے فرمایا تھا کہ جم خانہ لاہور کو ایک دینی یونیورسٹی میں بدل دیا جائے گا۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے اس سلسلے میں انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں ؟

وزیر اوقاف۔ ہم لاہور میں ایک یونیورسٹی قائم کرنا چاہتے تھے جو محکمہ اوقاف کے زیر نگرانی کام کرتی۔ اس سلسلے میں بلڈنگ کے حصول کی کوشش کی گئی تھی۔ پتہ چلا کہ یہ محکمہ ایگریکلچر کے پاس ہے اور انہوں نے معذوری کا اظہار کیا کہ انہیں اس بلڈنگ کی زیادہ ضرورت ہے۔ وہ اسے اپنے کام کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ عمارت ہمیں نہیں مل سکی۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ کیا فاضل وزیر اوقاف یہ فرما سکیں گے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے لئے ایک نصاب کمیٹی بنی تھی جس کا میں بھی ایک رکن تھا۔ لیکن تقریباً ڈیڑھ سال سے اس کا کوئی اجلاس نہیں ہوا اور اس نصاب کمیٹی کے متعلق کچھ نہیں سوچا گیا۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ کب تک اس کے متعلق سوچا جائے گا ؟

وزیر اوقاف۔ میں احکام جاری کرتا ہوں کہ وہ نصاب کمیٹی کی میٹنگ جلدی بلائیں۔

ڈاکٹر محمد صادق ملہی۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اس سے قبل اس

کے نصاب میں کون کون سے مضامین ہیں ؟

وزیر اوقاف ۔ وہاں صرف دینی علوم ہیں ۔ فقہہ ہے ، حدیث ہے ، تفسیر ہے اور مشرق علوم ہیں ۔

ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ کیا وہ اہل شیعہ سے تعلق رکھتے ہیں یا کسی اور فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں ؟

وزیر اوقاف ۔ ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی خاص مکتبۂ فکر کی رائے نہ ہو اور میں کوشش کروں گا کہ جتنے مکتبۂ فکر ہیں ان کر اکٹھا کر دیا جائے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ جامعہ رضویہ لائل پور کو محکمہ اوقاف اپنے کنٹرول میں لینے کا ارادہ رکھتا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال غیر متعلقہ ہے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ یہ سوال اوقاف کے متعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ دیکھیں کہ سوال کیا ہے ۔ ایک خاص ادارے کے متعلق سوال پوچھا گیا ہے ۔ آپ اس کے ضمنی سوال سے ضمنی سوال نہ نکالیں ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ یہ جامعہ رضویہ ہے اور وہ جامعہ بہاول پور ہے ۔

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کے لئے الگ سوال بھیج دیں ۔

چوہدری محمد سرور جوڑا ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جم خانہ بطور دفتر استعمال ہو رہا ہے اور وہاں شراب نوشی ہوتی ہے ؟

وزیر اوقاف ۔ شراب نوشی بند ہے ۔ میرے خیال میں فاضل ممبر بہتر جانتے ہوں گے ۔

طلباء کے لئے محکمہ اوقاف کی طرف سے وظائف

*۱۸۱۰ — **سید تابش الوری** — کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب میں محکمہ اوقاف کی جانب سے اب تک دینی مدارس کے

ذہین اور ہونہار طلباء کی حوصلہ افزائی اور دینی تعلیم کی ترویج و اشاعت اور ترغیب کے لئے کن کن دینی مدارس کے طلباء کو کتنے وظائف دئے گئے ہیں اور ان کی مجموعی مالیت کیا ہے ؟

وزیر اوقاف (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ محکمہ اوقاف نے مندرجہ ذیل دینی مدارس کے طلباء کو حسب ذیل وظائف دئے ہیں ۔

(۱) مدرسہ جامعہ رحیمیہ نیلا گنبد لاہور

۷۱—۱۹۷۹ء	۷۲—۱۹۷۱ء	۷۳—۱۹۷۲ء	میزان
۲،۸۹۷/۴۵ روپے	۳،۱۵۰/۰۰ روپے	۱،۵۶۱/۰۰ روپے	۷،۶۲۸/۴۵ روپے

(۲) مدرسہ حفظ و قرأت درس میاں وڈا صاحب ، لاہور

۷۱—۱۹۷۰ء	۷۲—۱۹۷۱ء	۷۳—۱۹۷۲ء	میزان
۳،۹۰۰/۰۰ روپے	۴،۲۸۰/۰۷ روپے	۱،۶۳۵/۶۳ روپے	۹،۸۵۱/۷۰ روپے

علاوہ ازیں دینی تعلیم کی ترویج و اشاعت اور ترغیب کے لئے محکمہ اوقاف نے علماء اکادمی کا انعقاد کیا ہوا ہے اور وہاں کے طالب علموں پر ۱۳،۴۸/۷۶ روپے اب تک صرف کئے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ۔

علماء اکادمی

۷۱—۱۹۷۰ء	۷۲—۱۹۷۱ء	۷۳—۱۹۷۲ء	میزان
۳۲۲۲/۳۸ روپے	۶،۸۸۹/۱۴ روپے	۲۹۲۸/۳۴ (تا حال)	۱۴،۰۴۸/۸۲ روپے

محکمہ اوقاف جامعہ اسلامیہ کے نام سے دینی یونیورسٹی کا خرچہ بھی برداشت کر رہا ہے یہ یونیورسٹی بہاول پور میں ہے ۔ جس میں طالب علموں کو ۱،۶۴،۹۱۲/۰۰ روپے کے وظائف اب تک تقسیم کئے جا چکے ہیں ۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

۷۱—۱۹۷۰ء	۷۲—۱۹۷۱ء	۹۳—۱۹۷۲ء	میزان
۵۳،۲۴۹/۰۰ روپے	۴۶،۶۶۳/۰۰ روپے	۶۵،۰۰۰/۰۰ روپے	۱۶۴،۹۱۲/۰۰ روپے

(مختص برائے سال رواں)

(اس مرحلہ پر چوہدری جمیل حسن خان منج کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے)

ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہاں سے فارغ التحصیل بچوں کے لئے بیرون ملک جانے کے لئے وظائف دینے کا کوئی ارادہ ہے ؟

وزیر اوقاف ۔ فی الحال تو کوئی پروگرام نہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ کس بنیاد پر محکمہ اوقاف مذہبی مدارس کو امداد مہیا کرتا ہے ؟ کیا تمام دینی مدارس کو امداد مہیا کی جاتی ہے ؟

وزیر اوقاف ۔ بنیاد صرف دینی تعلیم ہوتی ہے ۔ مثلاً جامعہ اسلامیہ کی پوری یونیورسٹی ہم وہاں چلا رہے ہیں ، اس کے علاوہ دو تین اور مدارس ہیں جن کے میں نے نام لیے ہیں ۔ ایک علما اکیڈیمی ہے جو اوقاف کے تحت ہی چل رہی ہے اور ایک قرأت کے لئے ہے ۔ ایک مدرسہ جامعہ رحیمیہ ہے ۔ یہ پہلے سے شروع کیے ہوئے ہیں ، کوئی نیا مدرسہ شامل نہیں کر سکتے کیونکہ ہمارے دوسرے مصارف بہت زیادہ ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا فاضل وزیر موصوف فرمائیں گے کہ مظفر گڑھ کے کسی ادارے کو محکمہ اوقاف سے امداد مل رہی ہے ؟

وزیر اوقاف ۔ پنجاب کے انیس اضلاع ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ دو اضلاع لاہور اور بہاول پور کے علاوہ اور کسی ضلع میں دینی مدرسے کو کوئی امداد نہیں مل رہی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا یہ نظر کرم کبھی مظفر گڑھ پہ بھی ہوگی ؟

وزیر اوقاف ۔ یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر ہم جامعہ اسلامیہ کی گرانٹ بند کر دیں تو ظاہر ہے کہ وہ چل نہیں سکے گی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ مظفر گڑھ میں ایک بہت بڑا ادارہ جامعۃالعلوم عربیہ ہے ۔ اس کے لئے کسی وقت امداد دینے کا اظہار فرمائیں گے ؟ وعدہ فرمائیں یا یقین دہانی فرمائیں تو بڑی مہربانی ہوگی ۔

وزیر اوقاف ۔ اگر آپ اتنے بضد ہیں تو دیکھ لیں گے ۔ لیکن یونیورسٹی پر ابھی ہمارے اخراجات بہت زیادہ ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ جامعہ رحیمیہ اور مدرسہ حفظ و قرأت دونوں پرائیویٹ ہیں یا محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام چلائے جاتے ہیں ؟

وزیر اوقاف ۔ جو درس میاں وڈا ہے، اس پر تو اوقاف کا انتظام ہے ۔ لیکن جامعہ رحیمیہ پر اوقاف کی براہ راست سپرویژن نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کیا وہ بتا سکیں گے کہ صرف ان دو اداروں کو ہی منتخب کیا گیا ہے اور باقی اداروں کو کیوں consider نہیں کیا گیا ؟

وزیر اوقاف ۔ میرا خیال ہے کہ یہ پرانی حکومت کی غلطیوں اور بد انتظامیوں کا کوئی شاہکار ہوگا، ویسے میں اس کی تحقیقات کروں گا ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وہ یہ یقین دھانی کرا سکتے ہیں کہ جو بد انتظامی ایک سال سے اس حکومت کی نگرانی میں جاری ہے اس کو ختم کرانے کے لئے کوئی اقدام کریں گے اور دوسرے دینی مدارس کے طلبہ کو بھی اس سلسلے میں حصہ دیا جائے گا ؟

وزیر اوقاف ۔ میں '' سیلیکشن '' کے متعلق غلط کہہ رہا ہوں کہ سیلیکشن انہوں نے دو تین اداروں کی کیوں کر لی ، کیوں نہ مظفر گڑھ کے لئے یا لاہور اور لائل پور کے جو دوسرے جامعہ ہیں امداد دی گئی ۔ امداد بند اس لئے نہیں کی گئی کہ وہ لوگ دین کی خدمت کر رہے ہیں ۔ اگر آپ کو وہاں کے علمائے کرام جو وہاں کے انچارج ہیں ان سے واسطہ پڑے گا تو پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ وہ کیا کہتے ہیں اور کیا کرتے ہیں ؟ بہر صورت میں یہ یقین دھانی کراتا ہوں کہ میں دیکھتا ہوں کہ ان کو کن بنیادوں پر ترجیح دی گئی ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ اوقاف کا زیادہ پیسہ دوسری چیزوں پر خرچ ہو جاتا ہے اور خیراتی اداروں پہ بہت کم خرچ ہوتا ہے ۔ نئی حکومت کو اس میں اصلاح کرنی چاہیے ۔ (اپوزیشن کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر نور جہاں یوسف، جو ڈاکٹر مس فیروز الدین مرحومہ پی - ایچ - ڈی تھیں ، ان کی دوسری بہن ہیں اور ایم - بی - بی - ایس ڈاکٹر ہیں . . . .

مسٹر چیئرمین - محترمہ بیگم صاحبہ - سوال کے مطابق ضمنی سوال ہونا چاہئے -

بیگم آباد احمد خان - میں بتانا چاہتی ہوں کہ اس ڈاکٹر خاتون کے لئے اوقاف میں جگہ نہیں ہے -

وزیر اوقاف - میں سوال کو سمجھ گیا ہوں -

بیگم آباد احمد خان - تنخواہوں سے یا دیگر اخراجات سے آپ روپیہ بچائیں - وہ جانکی دیوی ہسپتال ، اجیت سنگھ ہسپتال میں یا اوقاف کے کسی بھی دوسرے ہسپتال میں آنا چاہتی ہیں - وہ مجھے ایک دردناک فون روز کرتی ہیں اور مجھے یہ دردناک کہانی سناتی ہے - میں انہیں وزیر اوقاف کے پاس لے کر گئی - وہ درخواست دے چکی ہیں - ان کے لئے محکمہ اوقاف میں جگہ نہیں ہے تاکہ انہیں تنخواہ مل سکے - وہ ایک ڈاکٹر ہیں - محکمہ اوقاف کو اس کے لئے جگہ نکالنی چاہئے تاکہ وہ عوام کی خدمت کر سکیں - اور دوسرے اخراجات میں کمی کرنی چاہئے -

وزیر اوقاف - وہ جانکی دیوی ہسپتال میں اگر ملازم ہیں تو پھر تو مشکل ہے-

بیگم آباد احمد خان - نہیں ہیں ملازم - وہ چاہتی ہیں کہ اوقاف کی طرف سے کوئی جگہ ملے خیراتی کام کے لئے اور ذرا دال روٹی کھانے کے پیسے لے لیں - میں نے یہ سوال اصل میں پچھلی اسمبلی کے لئے رکھا تھا - مگر وہ چودہ سوال مجھے اب ختم کر دینے پڑے ہیں اور مجھے آج پھر یہ سوال پوچھنا پڑا ہے - صرف لاچاری ہیں -

وزیر اوقاف - جناب سپیکر - تمہارا اپنا ہسپتال ہے - اس کے لئے ہم نے پچھلے دنوں ڈاکٹروں کی بھرتی کے لئے اشتہار دئے تھے اور ڈاکٹر تو ہمیں بڑی مشکل سے ملتے تھے - اگر اس وقت وہ آ جاتیں تو یقیناً انہیں لیا جا سکتا تھا - مگر اب بھی انشاءاللہ تعالیٰ وہ آ سکیں گی - میری بد قسمتی ہے کہ زیادہ مصروفیات کی وجہ

سے میں اوقاف کمیٹی کی میٹنگ نہ بلا سکا جس کی بیگم صاحبہ خود بھی ممبر ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے بیگم صاحبہ کو یقین دلاتا ہوں کہ اوقاف کی جو بھی پالیسیاں ہوں گی، نہ صرف ڈاکٹروں کی بھرتی بلکہ دوسرے امور میں بھی اوقاف کمیٹی اس پہ غور و خوض کرے گی۔ ان کی سفارش پر ضرور غور کیا جائے گا۔ تو میں بہت جلد میٹنگ بلاؤں گا۔

بیگم آباد احمد خان۔ جناب والا۔ یہ وزیر اطلاعات، وزیر اوقاف، اسی طرح وزیر قانون اور وزیر بحالیات، یہ اتنے بڑے بڑے محکمے ہیں کہ ان کے لئے الگ تھلگ وزرا ہونے چاہئیں۔

وزیر اوقاف۔ بیگم صاحبہ، قانون اور پارلیمانی امور کا کام میرے پاس نہیں ہے۔

ڈاکٹر حلیم رضا۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ علما اکیڈیمی میں شیعہ مکتبہ فکر کے طلبا کو داخل کیا جاتا ہے اور کیا ان کے لئے علیحدہ نصاب تعلیم موجود ہے؟

وزیر اوقاف۔ علما اکیڈیمی میں کوئی داخلہ ہوتا ہی نہیں۔ وہاں تو صرف ہمارے خطیب یا علما آتے ہیں اور تین مہینے کا وہاں کورس کرتے ہیں۔ لیکچرز ہوتے ہیں۔ جو بڑے بڑے علماء دین ہیں ان کو بلاتے ہیں وہاں وہ لیکچر دیتے ہیں۔ جس میں ہر مکتبہ فکر کے لوگ آتے ہیں۔ میرے خیال کے مطابق خواہ کسی مکتبہ فکر کے ہوں ان کو بلا رہے ہیں۔

میاں خورشید انور۔ کیا ان میں مرزائی حضرات بھی ہوتے ہیں؟

ڈاکٹر حلیم رضا۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جو علما وہاں بلائے جاتے ہیں ان کو کوئی معاوضہ بھی دیا جاتا ہے؟

(اس مرحلے پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میاں خورشید انور۔ جناب والا۔ ابھی میرے سوال کا جواب نہیں آیا کہ ان میں مرزائی مکتبہ فکر کے لوگ بھی شامل ہیں؟

وزیر اوقاف۔ جہاں تک میری اطلاع کا تعلق وہاں کوئی احمدی نہیں ہے اور نہ ملازموں میں سے بھی کوئی ہے۔

میاں خورشید انور ۔ بہت اچھی بات ہے اور مجھے امید ہے کہ انہیں داخل ہونے بھی نہیں دیا جائے گا ۔

وزیر اوقاف ۔ یہ ٹھیک ہے لیکن میں فاضل ممبر سے کہوں گا کہ اس قسم کی فرقہ وارانہ ہوا اس اسمبلی میں نہیں اٹھانا چاہئے ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ۱۹۵۲ء میں اسی اسمبلی میں ایک فاضل ممبر نے اسی قسم کی تقاریر کی تھیں اور اس کے نتائج آپ کے سامنے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ سوال کر سکتے تھے مگر اس طرح suggestion نہیں دے سکتے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے جیسا کہ ان کو ذاتی طور پر علم ہے کہ پچھلے دنوں پاکستان میں جو قرأت کے مقابلے ہوئے تھے تو پاکستان نے عالم اسلام میں چوتھی پوزیشن حاصل کی تھی ۔ کیا طلباء کے لئے اس کی ٹریننگ کا انتظام ہے ؟

وزیر اوقاف ۔ درست ہے ۔ لیکن دربار میاں وڈا صاحب میں قرأت کا ہی سکول ہے جو وہاں پر بچوں کو ٹریننگ دیتا ہے ۔ وہ محکمہ اوقاف کے ہی ملازم تھے جنہوں نے وہاں پوزیشن حاصل کی تھی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا محترم وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ مظفر گڑھ کے ضلع سے محکمہ اوقاف کو کیا آمدنی حاصل ہوتی ہے ؟

وزیر اوقاف ۔ یہ علیحدہ سوال ہے ۔ آپ سوال کریں میں اس کا جواب دے دوں گا ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ کیا وزیر اوقاف اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ اوقاف کی مساجد میں علما کرام سیاسی پراپیگنڈا کرتے ہیں ۔ اس سلسلے میں حکومت کیا تدابیر کر رہی ہے ؟

وزیر اوقاف ۔ میرے نوٹس میں یہ بات آئی تھی اور ان کو یہ ہدایت جاری کر دی گئی تھی کہ وہ وہاں ہنگامہ آرائی نہ کریں ۔

سید ثابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ بتائیں گے کہ ان کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے کہ وظائف دیتے وقت ان تمام دینی مدارس کے

ذہین اور ہونہار طلبا کو بلا امتیاز consider کیا جائے گا ؟

وزیر اوقاف ۔ یقیناً ایسا کیا جائے گا ۔

تحصیل جڑانوالہ میں سیم اور تھور

*۱۸۱۵ — **رائے عمر حیات خان** ۔ کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل جڑانوالہ میں سیم اور تھور زدہ زمینوں کے عوض زمینداروں کو سرکاری اراضی الاٹ کی گئی تھی ۔ اگر ایسا ہے تو مذکورہ تحصیل کے کتنے چکوک میں ایسی اراضی کی الاٹمنٹ ہوئی ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ زمین داروں کی اپنی ملکیت زمین اب قابل کاشت ہو چکی ہے اگر ایسا ہے تو ان زمین داروں کی تعداد کیا ہے اور ان کی ملکیتی اراضی کتنی ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ان زمینداروں سے الاٹ شدہ سرکاری اراضی واپس لی جا چکی ہے ۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب نفی میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے اور اگر اثبات میں ہے تو کیا حکومت یہ اراضی کاشتکاروں کو دینے پر تیار ہے ؟

وزیر نو آبادیات ۔ (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) جی ہاں ۔ دس چکوک ۔

(ب) جی ہاں ۔ تعداد زمینداران ۔ ۲۴۴ ۔ کل رقبہ ملکیتی اراضی ۔ مرلہ ۵ کنال ۲۰۱۴ ایکڑ ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) بقایا سرکاری زمینوں کے متعلق حکومت نے پہلے ہی فیصلہ کیا ہے کہ غریب اور چھوٹے کاشتکاروں کو پٹہ پر دی جائیں ۔

ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ جو زمین سیم اور تھور سے خراب ہوئی ہے اس کو ٹھیک کرنے کی کوئی تدابیر

اختیار کی جائیں گی ؟

وزیر نو آبادیات ۔ نہ صرف تدابیر کی گئی ہیں بلکہ وہ ٹھیک بھی کر دی گئی ہیں ۔

بے گھر افراد کو احاطہ جات کی فراہمی

*۱۹۳۱ ۔ **قاضی محمد اسماعیل جاوید** ۔ کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ تحصیل میلسی کے بعض چکوک میں احاطہ جات کی زمین مقامی زمینداروں نے مقامی پٹواریوں سے مل کر پٹہ پر لے رکھی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت مذکورہ احاطہ جات بے گھر لوگوں کو دینے کے متعلق غور کرے گی ؟

وزیر نوآبادیات (چوھدری ممتاز احمد کاہلوں) : مطلوبہ کوائف افسران ضلع سے طلب کئے گئے ہیں ۔ موصول ہونے پر پیش کر دیئے جائیں گے ۔

رائے مہاں خان کھرل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ایسے سوالات جن کا جواب موصول نہیں ہوتا میری اس کے متعلق تجویز ہے کہ ایسے سوالات فہرست سوالات پر ہی نہیں آنے چاہیں جب تک اس کا جواب موصول نہ ہو اور اس کا پورا جواب اس پر درج نہ ہو جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سوال اسمبلی سیکرٹریٹ سے متعلق ہے وزیر سے متعلق نہیں ۔

وزیر نوآبادیات ۔ جناب والا ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امید ہوتی ہے کہ سوالوں کے جواب شام تک آ جائیں گے اور جو شام تک بھی ہمارے پاس پہنچ جائیں ان کا جواب ہم دے دیں ۔

کچی بستیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق

*۱۹۳۹ **چوھدری عبدالعزیز ڈوگر** ۔ کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جن اضافی بستیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو ہوریوالہ کی اضافی بستیوں

کے مکینوں کو ابھی تک مالکانہ حقوق کیوں نہیں دیئے گئے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بستیوں کے مکینوں کو ابھی تک مالکانہ حقوق نہ دینے کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر نوآبادیات (چوھدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) متروکہ اراضی پر اضافی بستیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں ۔ ہماری اطلاع کے مطابق بوریوالہ میں کوئی اضافی بستی متروکہ اراضی پر نہیں ہے ۔

(ب) جب کوئی ایسی بستی ہی نہیں ہے تو مالکانہ حقوق دینے کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔

چوھدری عبدالعزیز ڈوگر ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۱۴ یا ۱۵ بستیاں ایسی ہیں جو بوریوالہ سٹیٹ لینڈ پر بنی ہوئی ہیں ۔ ان کے مکینوں کے لئے حکومت کیا تدابیر اختیار کر رہی ہے تاکہ ان کو بے دخل نہ کیا جائے ؟

وزیر نوآبادیات ۔ بوریوالہ کے ساتھ جو سٹیٹ لینڈ ہے اس پر لوگ ناجائز قابض کافی تعداد میں ہیں ۔ ان کے کوائف میں نے منگوائے ہیں اور ان کے لئے یہ سکیم زیر غور ہے اور ان ناجائز قابضوں کو ہم بے دخل نہیں کریں گے جب تک ان کو وہاں بسا نہ دیا جائے یا ھاؤسنگ سکیم کے تحت کوئی متبادل جگہ نہ دے دیں ۔

کنور محمد یاسمین خان ۔ کیا وزیر موصوف ان چکوک کے بارے میں فرمائیں گے جن میں غریب لوگوں نے اپنے مکان وغیرہ بنائے ہوئے ہیں ۔ کیا ان کو بھی کوئی مالکانہ حقوق دینے کی سکیم زیر غور ہے ؟

وزیر نوآبادیات ۔ جن چکوک میں غریب لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے ان کے بارے میں یہ سکیم مرتب ہو چکی ہے کہ ان سب کو پانچ پانچ مرلے سے لے کر دس دس مرلے تک صوبہ کے تمام دیہات میں دیئے جائیں ۔ کالونیاں موجود ہیں ان لوگوں کو ہم زمین دیں گے اور انہیں بے دخل نہیں کیا جائے گا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ کیا وزیر نو آبادیات اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ فیکٹری ایریا کی کچی آبادی میں رہنے والے لوگوں کی تعداد ۷۰ ہزار کے قریب ہے اور بھٹو صاحب کے وعدے کے باوجود ابھی تک ان لوگوں کو مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے ہیں ؟

وزیر نو آبادیات ۔ اگرچہ یہ سوال اس سے متعلقہ نہیں ہے لیکن جناب سپیکر آج میں نے اس کے متعلق اخبار میں پڑھا ہے ۔ وہ سکیم بنا دی گئی ہے اور اس پر عمل درآمد شروع ہونے والا ہے ۔ اگرچہ اس کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے تب بھی میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ کیبنٹ اس کو top priority دے رہی ہے ۔ نہ صرف لائل پور کو بلکہ جہاں جہاں کچی بستیاں ہیں ۔ جہاں لوگ فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے ہیں یا slums میں رہتے ہیں ۔ ہاؤسنگ سکیم کے بل کو جو آج زیر غور ہے جتنی جلدی آپ اس کو پاس کریں گے اس کے دو ماہ بعد سارے صوبہ میں کوئی آدمی بیکار نظر نہیں آئے گا ۔

بیگم سیدہ عابدہ حسین ۔ جناب والا ۔ جو کچی آبادیاں زرعی یونٹ میں شمار ہوتی ہیں مختلف مالکان کی ان کے بارے میں کیا پوزیشن بنتی ہے ۔ جو گھر ہوتے ہیں ان میں جو بستے ہیں وہ ان کی ملکیت بنتے ہیں یا جس کی زمین ہے اس کی ملکیت بنتے ہیں ۔

وزیر نوآبادیات ۔ جناب والا ۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر زمیندار کو اس کا خطرہ ہے لیکن اس زمیندار کو یہ ہم اجازت بھی نہیں دیں گے کہ اس بیچارے کو بے دخل کر دے لیکن اس کی ملکیت اس کو بھی نہیں دی جائے گی ۔ یہ کام حکومت نے خود اپنے ذمہ لیا ہے ۔ ہم ان کو چھوٹے پلاٹ بنا کر خود دیں گے ۔ تین مرلہ ــ ساڑھے تین مرلہ ــ پانچ مرلہ ۔ ان کو باقاعدہ صحیح طریقے سے جہاں دوسرے انسانوں کی طرح ان کے حقوق اور ان کی عزت نفس محفوظ رہ سکے وہاں ان کو آباد کیا جائے گا ۔

خان محمد ارشد خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اب تک قانون کے مطابق کالونیز ایریا میں مالک کو ۔ مزارع کو اور مکین

کو احاطہ جات دیئے جاتے تھے۔ ابھی آپ نے فرمایا ہے کہ پانچ پانچ مرلے ان لوگوں کو بھی دیئے جائیں گے جو دوسرے پیشہ کے آدمی ہیں محنت مزدوری کرنے والے یا چھوٹے ملازمین جن کے پاس احاطے نہیں ہیں۔ کیا ایسی کوئی تجویز ہے کہ ان کو بھی احاطہ جات دیئے جائیں گے ؟

وزیر نوآبادیات ۔ جناب والا ۔ اس کو کیبنٹ منظور کر چکی ہے۔ گورنر صاحب اس کی منظوری دے چکے ہیں۔ ہم نے ''مکین،،کا لفظ اڑا دیا ہے اور ان کو احاطے دیئے جائیں گے۔ صرف تین ڈویژن میں مجھے تین اے۔ ایس۔ سی چاہئے تھے جو بڑے دیانت دار قسم کے ہوں جو دیانتداری سے اس کام کو جلدی ختم کر سکیں۔ وہ مجھے مل گئے ہیں انشاءاللہ جلد اس سکیم پر عمل شروع ہو جائے گا۔

بیگم بلقیس حبیب اللہ ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ صحافیوں کے لئے علیحدہ کالونی تعمیر کی جائے گی ؟

وزیرنو آبادیات ۔ یہ سوال آگے آ رہا ہے لیکن میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ گورنر صاحب کے احکام کے تحت صحافیوں کے لئے اور وکلاء کے لئے ہم بہت جلد ہر شہر میں بستیاں تعمیر کر رہے ہیں۔ ان کو پلاٹ دے رہے ہیں اور اس کے لئے رستے میں جو رکاوٹ ہے وہ ہاؤسنگ کے بل کی ہے جب ہاؤسنگ کا بل پاس ہو جاتا ہے تو اس کے بعد ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ وہ زمین **acquire** کر کے وہاں چھوٹے پلاٹ بنا کر اس کو فوراً تقسیم کرے گا۔ صحافی اور وکلاء کو اولیت دی جائے گی۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : My question is will the Government apply the same policy in regard to encroachments on the Nazool, crown and municipal lands in the urban areas ? Secondly, under the Housing Bill under which the Government derive, power to remove these slums, will they exempt them and will apply the same pr:nciple in alloting these to those people ?

وزیر نوآبادیات ۔ جناب والا ۔ ہماری کوشش یہ ہوگی کہ ہاؤسنگ سکیم

میں جہاں کہیں سٹیٹ لینڈ موجود ہے ۔ جہاں کہیں کراؤن لینڈ موجود ہے ۔ سب سے پہلے ہم اس کو acquire کریں گے ۔ اگر اس سے اور ضرورت پڑے تو پھر بھی یہ تخصیص نہیں ہوگی کہ کوئی ٹکڑا یہاں ہم acquire کر لیں کوئی وہاں acquire کر لیں ۔ یہ کام ایک سکیم کے تحت کیا جائے گا ۔ یقیناً ان لوگوں کو بالکل فکر نہیں ہونی چاہیے جن کا پنجاب کے کسی شہر میں پلاٹ نہیں ہے اور ان کے سینکڑوں پلاٹ کراچی میں موجود ہیں ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker, Sir, it is not a contrary policy that the very people who have been living there for twenty years under this Housing Bill, will be uprooted ?

وزیر آبادیات ۔ جناب والا ۔ ان کو ہم uproot نہیں کریں گے ان کو متبادل رہنے کے لئے جہاں پانی کی ۔ ڈرینیج کی ۔ بجلی کی اور سڑکوں کی سہولت ہو پلاٹ مہیا کریں گے ۔ اس سے ان کو ہرگز eject نہیں کیا جائے گا ۔

میاں محمد خان ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ابھی انہوں نے دس دس اور پانچ پانچ مرلے کے پلاٹ کا اعلان کیا ہے ۔ شہروں کے پانچ پانچ میل کے اندر جو گاؤں واقع ہیں ان پر ban لگی ہوئی ہے ۔ کیا اس ban کو اٹھانے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر نوآبادیات ۔ جناب والا ۔ ban تو سارے صوبہ میں لگا دیا گیا تھا ۔ کیونکہ جہاں غریب لوگوں کو احاطوں کی ضرورت تھی وہاں ان کو ابتدائی کچھ دقتیں ہو رہی تھی ۔ موجودہ افسران over-worked تھے ۔ کام ان کے پاس بہت زیادہ تھا ۔ اس لئے میں نے گورنر صاحب سے عرض کی کہ مجھے آپ علیحدہ افسران دیں جن کا صرف یہ کام ہو کہ وہ ہر گاؤں میں جائیں اور موقع پر جا کر الاٹ کریں ۔ بہت سے دیہات ایسے ہیں جو واقعی prohibited belt کے اندر ہیں ۔ ان کے متعلق بھی آپ یقین رکھیں وہ ہم کالونیز ایکٹ کے تحت یا پھر اس سکیم کے تحت لازماً ایسے گاؤں میں جہاں سٹیٹ لینڈ واقع ہے ان کو پلاٹ بنا کر دیں گے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker : The question hour is over.

وزیر اوقاف و نو آبادیات ۔ جناب والا ۔ میں آج کی فہرست کے باقی سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

گرومورفوڈ سکیم کے تحت رقبہ جات کی قیمت

*۲۰۲۸ ۔ **چوہدری عبدالغنی** ۔ کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) گرو مور فوڈ سکیم کے تحت جو رقبہ جات مستقل تقسیم کر دئے گئے ہیں ۔ کیا ان کی زر ملکیت فی یونٹ الگ الگ مقرر ہے اگر ایسا ہے تو کیوں ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ فوجی افسروں اور سول ملازمین کو جو گرانٹ میں رقبہ جات تقسیم ہوئے ہیں ان کی زر ملکیت ایک روپیہ فی یونٹ اور دو روپیہ سے چار روپیہ تک فی یونٹ وصول کی جاتی ہے ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ خود کاشت کسانوں سے فی یونٹ ۲۰ روپیہ وصول کیا جاتا ہے اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اب ۲۰ روپیہ فی یونٹ سے گھٹا کر ۸ روپیہ فی یونٹ وصول کرنے کو تیار ہے ۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب نفی میں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر نو آبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ (الف) جی ہاں ۔ زیادہ اناج اگاؤ سکیم میں اراضی کی قیمت اسی چک کی یا ملحقہ چک کی یا نزدیک ترین چک کی گزشتہ سال کی اوسط قیمت فروخت کے حساب سے یا ۲۰ روپے فی یونٹ کے حساب سے ان پر

دو میں سے جو بھی زیادہ ہو ۔ اس کے مطابق لی جاتی ہے ۔ مقرر کردہ شرح فی یونٹ قسم اراضی اور پیداوار پر منحصر ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔ جہاں تک سول ملازمین سرکار کو ریٹائرنگ سکیم کے تحت رقبہ جات دئے جانے کا تعلق ہے ۔ ان کی زر ملکیت مبلغ دس روپے فی یونٹ بصورت یکمشت ادائیگی اور مبلغ پندرہ روپے فی یونٹ بصورت ادائیگی بالاقساط مقرر ہے ۔ فوجی افسران کو اراضی کی گرانٹ مفت دی جاتی ہے اور قواعد و ضوابط کے تحت انہیں حقوق ملکیت بلا معاوضہ دئے جاتے ہیں ۔

(ج) (i) جی ہاں ۔

(ii) جہاں تک قیمتیں گھٹانے کا تعلق ہے ۔ اس کے متعلق مختلف درخواستیں موصول ہوئی ہیں ۔ جو زیر غور ہیں ۔

(د) جیسا کہ جزو (ج) میں بیان کیا گیا ہے ۔

نمبرداروں کو نصف مربعہ اراضی

*۱۰۲۹ ۔ **چوہدری عبدالغنی** ۔ کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جن مستقلی نمبرداروں کو مزید نصف مربعہ کی مراعات دی گئی ہیں ان کی منسوخی کے لئے کوئی تجویز زیر غور ہے ۔

(ب) ۔ جن نمبرداران کو نصف مربعہ زمین بطور نمبرداری نہیں دی گئی ان کو حکومت کب تک یہ زمین دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ج) آیا یہ حقیقت ہے کہ عارضی نمبرداران جو سال ۱۹۴۸ء یا اس سے قبل سے عہدہ نمبرداری پر مامور ہوتے ہوئے سال ۱۹۵۶ء کے بعد مستقل نمبردار منظور کئے گئے ان کو رقبہ نمبرداری عطا شدہ کے حقوق ملکیت نہیں دئے گئے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر نوآبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں): (الف) جی ہاں

(ب) چونکہ نمبرداری سکیم میں چند خرابیاں پائی گئی ہیں اس سے الاٹمنٹیں سر دست معطل ہیں۔

(ج) کیونکہ سرکاری احکامات کے مطابق وہی نمبردار حقوق ملکیت حاصل کر سکتے تھے جو مورخہ ۱۵-۳-۱۹۴۸ کو موروثی تھے۔ اس لئے جو نمبردار اس تاریخ کے بعد موروثی ہوئے وہ نمبرداری عطیہ میں حقوق ملکیت حاصل کرنے کا حق نہیں رکھتے تھے۔

آبادکاری چکوک میں کرایہ و مکانات

*۲۰۲۹ - **چوہدری عبدالغنی** - کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ سابق ریاست بہاول پور جو کہ پنجاب کا ایک پسماندہ ڈویژن ہے کے آبادکاری چکوک میں کرایہ دکانات و ملکیت کو دس گنا کر دیا گیا ہے اگر ایسا ہے تو اس کی وجہ کیا ہے اور کیا حکومت سابقہ کرایہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر نو آبادیات - (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں): (الف) جی نہیں۔

لاہور میں صحافیوں کے لئے کالونی بنانا

*۲۰۳۹ - **چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ** - کیا وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے لاہور میں صحافیوں کے لئے ایک کالونی بنانے اور آسان قسطوں پر رہائشی گاہیں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس فیصلہ کی تفصیلات کیا ہیں۔ یہ کالونی کہاں بنے گی۔ ہر رہائشی گاہ کا رقبہ کیا ہوگا اور اس میں کمروں وغیرہ کی تفصیلات کیا ہوں گی۔ ہر رہائشی گاہ کے لئے کتنی رقم قسطوں میں ادا کرنی ہوگی او اس سکیم پر کب تک عمل درآمد ہوگا؟

وزیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف و ب) گورنر صاحب کے حکم کے مطابق ہاؤسنگ سکیم شروع ہونے پر فوری اقدامات کئے جائیں گے ۔ محکمہ ھذا مناسب رقبہ تلاش کر رہا ہے ۔ امید ہے کہ دو ماہ تک کام مکمل ہو سکے گا ۔

چک مغل حلقہ کلووال ضلع سیالکوٹ میں اشتمال اراضی

*۲۰۵۳ - **چوہدری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر اشتمال اراضی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ چک مغل حلقہ کلووال ضلع سیالکوٹ سے ملحقہ گاؤں لالیاں کے بعض بااثر لوگ چک مذکورہ کی اراضی پر ناجائز طور پر قابض ہیں اور مذکورہ اراضی کو غلط طور پر اپنے نام مستقل طور پر منتقل کرا رہے ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ محکمہ بندوبست کا عملہ ایک عرصہ سے موضع لالیاں میں مقیم ہے اور آج تک اپنے فرائض کی انجام دھی کے لئے چک مغل میں نہیں آیا ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چک مذکورہ میں اشتمال اراضی کا کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟ اگر ایسا ہے تو کب تک کام شروع کیا جائے گا ۔ اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر اشتمال اراضی (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔

(الف) یہ غلط ہے کہ موضع لالیاں کے کسی با اثر آدمی نے موضع مغل کی کوئی اراضی ناجائز طور پر قبضہ میں رکھی ہوئی ہے ۔ پرانے اندراجات ھی موجودہ بندوبست کے موقع پر تحریر کئے گئے ہیں ۔

(ب) بندوبست کا کام دسمبر ۱۹۷۲ء کے آخر تک ختم ہو چکا ہوا ہے اور بندوبست کے دوران عملہ چک مغل میں رہائش پذیر رہا ۔

(ج) گورنمنٹ کو اعتراض نہ ہوگا اگر اشتمال کا کام اس موضع میں شروع کر دیا جائے بشرطیکہ اکیاون فیصد مالکان اراضی اپنی رضامندی

کا اظہار کریں ۔ اس موضع میں دو دفعہ اشتمال کرنے کی کوشش کی گئی ۔ لیکن اکثریت نے اشتمال شروع کرنے کی مخالفت کی ۔

کالونی ایریا کے مالکان کو احاطہ جات کی تقسیم

*۲۰۸۹ - **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کالونی ایریا کے دیہات میں چھوٹے مالکان اراضی کو سکنی احاطہ جات دینے کا طریقہ تقریباً پانچ سال سے بند کر دیا گیا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اضافی احاطوں پر کچھ لوگ ناجائز قبضہ کر رہے ہیں ۔

(ج) کیا حکومت متعلقہ دیہات کے غریب چھوٹے چھوٹے مالکان کو سکونت کے لئے یہ احاطے تقسیم کرنے کو تیار ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر نو آبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) جی نہیں ۔

(ب) مطلوبہ کوائف تمام ڈپٹی کمشنروں سے طلب کئے گئے ہیں ۔

(ج) اب سرگودھا ۔ بہاول پور اور ملتان ڈویژنوں میں اسسٹنٹ کمشنر احاطہ جات مقرر ہو گئے ہیں ۔ جو اپنے اپنے ڈویژن میں گاؤں گاؤں جا کر متعلقہ لوگوں کو احاطہ جات الاٹ کریں گے ۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ٹوب ویل و بوبشی پال اور چارہ سکیم کے تحت اراضی کی الاٹمنٹ

۲۷ - **مسٹر فرزند علی** ۔ کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں اب تک سکیم ہائے ٹیوب ویل مویشی پال اور احداثی چاہ سکیموں پر کن اشخاص کو کتنا کتنا رقبہ کن کن تاریخوں اور کن کن شرائط پر الاٹ ہوا ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چند الاٹیاں تاحال شرائط کی پابندی نہ کرتے ہوئے بھی رقبہ مذکور پر قابض ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو ان کے قبضہ میں کتنا کتنا رقبہ ہے ۔

(ج) کتنے الاٹی کتنا رقبہ شرائط پوری نہ کرنے کی وجہ سے چھوڑ گئے ہیں اور اس چھوڑے ہوئے رقبہ کو دوبارہ کس سال میں اور کس سکیم کے تحت نئے اشخاص کو الاٹ کیا گیا ہے ۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ چھوڑا ہوا رقبہ دوبارہ دس سالہ سکیم پر الاٹ کیا گیا ہے ۔

(و) کیا حکومت جزو (ب) میں مندرج الاٹیوں کو وہی حقوق منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو حقوق اس رقبہ سے پرانے الاٹیوں کو حاصل تھے ۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر نوآبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : مطلوبہ کوائف ابھی تمام اضلاع سے موصول نہیں ہوئے مکمل ہونے پر جواب پیش کیا جائے گا ۔

عباسیہ کالونی تحصیل لیاقت پور میں چراگاہوں کے لئے رقبہ

۲۶ ۔ **حاجی محمد سیف اللہ خان** ۔ کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) عباسیہ کالونی تحصیل لیاقت پور میں کل کتنا رقبہ چراگاہوں کے لئے منظور شدہ ہے ۔ اور آیا رقبہ مختص کرنے کا یہی مقصد ہوتا ہے ۔

(ب) مذکورہ تحصیل کے ہر چک کے ساتھ کتنا رقبہ بطور چراگاہ منظور شدہ ہے ۔ تفصیل چراگاہ چک وار معہ رقبہ چک متعلقہ بیان فرمائی جائے ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ عباسیہ کالونی مذکور کے چکوک کے ایسے

رقبہ جات کو حال ہی میں بغیر مشتہری وغیرہ مستاجری پر نیلام کر دیا گیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو یہ اقدام کس قانون اور کس کے حکم کے تحت کیا گیا ہے ۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو ان رقبہ جات کی تفصیل چک وار معہ نام مستاجر و زر مستاجری فی ایکڑ بیان کی جائے ۔

(د) کیا حکومت چراگاہوں کی مستاجری کو جو قطعی معمولی زر ثمن پر نیلام کی گئی ہے منسوخ کرنے کے لئے تیار ہے ؟

وزیر لو آبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : مطلوبہ کوائف ڈپٹی کمشنر رحیم یار خان سے طلب کئے گئے ہیں ۔ موصول ہونے پر پیش کر دیئے جائیں گے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Point of Privilege, Sir, I would like to bring it to your notice that one of my note books containing all the legal points and arguments is missing. Could you kindly have an enquiry held for it ?

مسٹر سپیکر ۔ کیوں نہیں ۔ ان کے کچھ notes یہاں سے گم ہو گئے ہیں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : The note book was here containing all my legal points on which I was supposed to speak.

شیخ عزیز احمد ۔ کیا اس کی تفصیل میں جانا چاہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کے notes گم ہو گئے ہیں ۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ سٹاف کے کسی ممبر نے اجلاس ختم ہونے کے بعد چیزیں اکٹھی کی ہوں ۔ شائد ان کے پاس نہ ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ عین ممکن ہے کہ مخدوم زادہ صاحب کے notes ان کی اپنی گاڑی میں ہی رہ گئے ہوں ۔ ایوان میں اس قسم کی بات کر کے تمام ممبران کا استحقاق پامال کیا گیا ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ میں نے ممبران کے متعلق بات نہیں کی ہے ۔

مسٹرسپیکر - ان کا ممبران کی طرف اشارہ نہیں -

وزیر قانون - اگر وہ اس بات کی وضاحت کر دیں کہ ممبران کی طرف ان کا اشارہ نہیں ہے تو مناسب ہوگا -

مسٹر سپیکر - انہوں نے وضاحت کر دی ہے -

سردار صغیر احمد - جناب والا - وہ اپنے چپڑاسی کو کہتے ہیں کہ وہ ان کے کاغذات اٹھا لائے - اس نے کہیں گم کر دیئے ہونگے -

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا - وہ یہ چیز آپ کے نوٹس میں لائے ہیں کہ ان کے notes گم ہو گئے ہیں - اس کی انکوائری کرائی جائے کہ کہاں گم ہوئے ہیں اور ان کو کون اٹھا کر لے گیا ہے -

مسٹرسپیکر - کوئی ایسی بات نہیں -

اراکین اسمبلی کی رخصت

خان امیر عبداللہ خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست خان امیر عبداللہ خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

ایک ضروری کام کی وجہ سے مورخہ ۲۲-۲-۷۳ کو
اسمبلی میں شرکت نہیں کر سکا تاریخ مذکورہ کو
رخصت فرمائی جاوے -

مسٹر سپیکر - سوال ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

رانا رب نواز نون

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست رانا رب نواز نون صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گذارش ہے کہ بندہ بوجہ بخار حاضر ہونے سے قاصر

ہے لہذا ایک یوم یعنی ۲۲-۲-۷۳ کی رخصت عطا
فرمائی جائے نوازش ہو گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے:
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

ممبران صوبائی اسمبلی کو ٹیلیفون کے کنکشن کی فراہمی

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری عبدالعزیز ڈوگر کی طرف سے ایک تحریک استحقاق ہے جس میں لکھا ہے کہ میں یہ بات جناب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اب سے کافی عرصہ پہلے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ممبران صوبائی اسمبلی کو ٹیلیفون مہیا کئے جائیں گے ۔ اس سلسلہ میں متعلقہ فارم جو سیکریٹری اسمبلی کی طرف سے بھیجے گئے وہ بھی پر کر کے دئے جا چکے ہیں لیکن ابھی تک ان پر عمل درآمد نہیں ہوا اور نہ اس کے متعلق کوئی اطلاع دی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے یہ ضروری ہے کہ تمام ممبران اسمبلی کو ٹیلیفون کی سہولت دی جائے اور اس سلسلہ میں جلد کوئی قدم اٹھایا جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ ۱۴ جون ۱۹۷۲ء کے فیصلہ کے مطابق یہ تھا کہ صوبائی اسمبلی کے تمام اراکین کے گھروں پر ٹیلیفون کی تنصیب کے سلسلہ میں گورنمنٹ اخراجات برداشت کرے گی اور یہ بھی فیصلہ ہوا کہ بلوں کی ادائیگی ممبران خود ادا کریں گے ۔ محکمہ قانون نے اس سلسلہ میں موثر اقدامات کئے ہیں ۔ سیکریٹری اسمبلی کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ بھی اس ضمن میں اپنی توجہ دیں ۔ مگر جن ممبران کے گھر دور تھے ان کو دوری کی وجہ سے ٹیلیفون کی تنصیب سے متعلق خرچہ زیادہ تھا ۔ اس سلسلہ میں ابھی ۱۴۳ ممبران کے بارے میں معلومات موصول کی جا چکی ہیں اور ان کے کمروں پر ٹیلیفون کی تنصیب کے سلسلے میں کل رقم ۳۷ لاکھ ۱۶ ہزار اور ۶۶۰ روپے خرچ ہوئی ہے ۔ کل تعداد

ممبران کی ۱۸۶ ہے - باقی ممبران سے تفصیلات معلوم کی جا رہی ہیں - اس سلسلے میں اس کے بعد بھی ۲۰-۱-۷۳ کو فنانس ڈیپارٹمنٹ سے استدعا کی گئی کہ محکمہ قانون اسمبلی کے ممبران کے رہائشی گھروں پر ٹیلی فون کی تنصیب کے سلسلے میں اضافی گرانٹ دیں - ۱۵-۲-۷۳ کو محکمہ قانون سے اس فیصلے کی نقل مہیا کرنے کے لیے کہا جو کہ مہیا کر دی گئی ہے اور اس کے علاوہ مزید معلومات حاصل کی جا رہی ہیں - آخری خط ۱۵-۲-۷۳ کو فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے موصول ہوا جس میں انہوں نے ہر ایک ممبر کے بارے میں یعنی فرداً فرداً اخراجات کے بارے میں تفصیلات معلوم کی ہیں - جب تک یہ معلوم نہیں ہو جاتا اس وقت تک مشکل ہوگا اور جناب والا فنانس ڈیپارٹمنٹ کا تعاون بھی ہمیں چاہئے تاکہ اضافی گرانٹ کی شکل میں یہ فنڈز raise کئے جائیں - میں نہیں سمجھتا کہ محکمہ قانون کی طرف سے اس میں کسی قسم کا تعطل پیدا کیا گیا ہے بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ محکمہ نے اس ضمن میں باقاعدہ رابطہ قائم رکھا ہوا ہے اور جب ۱۸۶ ممبران کے بارے میں تفصیلات معلوم ہو جاتی ہیں تو اس وقت یہ کام شروع ہو جائے گا -

مسٹر نوازش علی خان - (پنجابی) جناب والا - نہ نو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچے گی - وہ کون سی چیز ہے جو آپ طے نہیں کر سکتے - ایک سال گذر چکا ہے پھر ایک سال اور گذر جائے گا - جو بھی فیصلہ ہوا ہے اس پر عملدرآمد ہونا چاہئے - جب ہم بات کرتے ہیں تو ہمیں جھڑک دیا جاتا ہے - حضور والا - جب تک وہ کوشش کرتے رہیں گے ہماری میعاد ختم ہو جائے گی -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is called to order.

رانا پھول محمد خان - جناب والا - وزیر صاحب نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ اس کام کے لئے کافی روپیہ خرچ ہوگا -

وزیر قانون - میرا فرض ہے کہ جو اعداد و شمار ہیں وہ درست بتاؤں - جناب والا - میں نے کوئی ایسا تاثر دینے کی کوشش نہیں کی -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - مجھے قوی اُمید ہے کہ تخمینہ جات بنتے رہیں گے دریں اثنا اس اسمبلی کی میعاد ختم ہو جائے گی اور بعد میں جو اسمبلی

آئے گی اس سے بھی وعدہ کیا جائے گا ۔ بہر حال ''وہ وعدہ ہی کیا۔ جو وفا ہو گیا ،، ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ جو فارم ہاؤس کے اراکین کو مہیا کئے گئے ہیں ان میں ایک کالم یہ بھی ہے کہ ان کو کہاں لگایا جائے ۔ ہیڈ آفس سے ان کا گھر کتنی دور ہے میرا خیال ہے کہ جن ممبران نے تفصیلات دینی ہیں وہ دے دیں گے ۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر ۔ جناب والا ۔ نصب کرنے کی فیس کی ادائیگی ممبران کریں گے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو فارم بھیجے گئے ہیں وہ پر کر کے دئے جا چکے ہیں ۔ اگر جناب وزیر قانون اس امر کا یقین دلا دیں کہ ایک متعینہ مدت تک ٹیلیفون کی تنصیب ہو جائے گی تو میں اپنی تحریک استحقاق واپس لے لوں گا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ رانا پھول محمد خان اور قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے ۔ کہ پوچھا گیا ہے کہ ہیڈ آفس سے ممبران کا گھر کتنی دور ہے تو اس ضمن میں جب تفصیلات آئیں گی تو کام شروع کر دیا جائے گا ۔ بات یہاں ختم نہیں ہوتی کیونکہ دیگر امور ابھی قابل غور ہیں ۔ تمام تخمینہ جات اور تمام اخراجات اور پھر یہ معلوم کرنا کہ وائر کتنی لگے گی ۔ ہر ایک بات کا تخمینہ پیش کیا جاتا ہے ۔ ہر ایک ممبر کی نسبت معلوم کیا جانا ضروری ہے اور ہر ایک کا کیس علیحدہ بنتا ہے ۔ پنجاب کے بیشتر ممبران کے اخراجات کے سلسلے میں تفصیلات آ چکی ہیں ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ جونہی باقی کی تفصیلات موصول ہو جائیں گی کام شروع کر دیا جائے گا بشرطیکہ فنانس ڈیپارٹمنٹ اضافی گرانٹ دے دے ۔ اگر یہ ہو جائے تو محکمہ کسی صورت میں بھی دیر نہیں کریگا ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اسمبلی کی مد سے خرچ نہیں کرنا بلکہ ٹیلیفون ڈیپارٹمنٹ نے خود خرچ کرنا ہے ۔ یہ کام کمرشل basis پر ہوتا ہے ۔ ٹیلیفون والوں کا یہ فرض ہے ۔ ویسے بھی تو ٹیلیفون دیتے ہیں ۔ ان کو اس سے آمدنی ہوگی ۔ میں سب ارکان کے لئے کہہ رہا ہوں ۔ میرے پاس تو ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ بات نہیں ہے ۔ میں ان کی طرف سے جواب تو نہیں دے سکتا ۔ لیکن آپ کو معلوم ہے کہ فیس وغیرہ تو وہی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ فیس معمولی بنتی ہے ۔ ۲۳۰ روپے ایک ٹیلیفون کی فیس ہے ۔ کل ۱۳۴ ٹیلیفون کی لاکھوں روپے فیس نہیں بن سکتی ۔ وہ صرف چند ہزار روپے ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ابھی فاضل رکن نوازش علی خان صاحب نے ہاؤس کی توجہ ایک پوائنٹ کی طرف دلائی تھی ۔ جو تفصیلات موصول ہوئی ہیں اس کے مطابق جو ٹیلیفون معزز ممبران کے لئے نصب کیے جا رہے ہیں ان پر تین لاکھ ۴۸ ہزار ۳۹ روپے خرچ ہوں گے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ لاکھوں روپے ایک ٹیلیفون پر کیسے خرچ آ سکتا ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب سپیکر ۔ اس مسئلہ پر حقیقت پسندانہ توجہ نہیں دی گئی ۔ یہ ضروری ہے کہ تمام ممبران کو ٹیلیفون مہیا کئے جائیں ۔ لیکن ممبر صاحبان کی طرف سے ایک زیادتی ہوئی ہے ۔ وہ یہ کہ انہوں نے بیس بیس میل ۔ تیس تیس میل تک لائنیں مانگی ہیں ۔ قوم کا اتنا روپیہ ٹیلیفون پر خرچ کرنا میں سمجھتا ہوں یہ ہمارے لئے مناسب نہیں ہے ۔ ہم اس حد تک رہیں جو مناسب ہو ۔ تاکہ ٹیلیفون بھی مل جائے اور حکومت کا خرچہ بھی زیادہ نہ ہو ۔ آپ ایک حد مقرر کر دیں کہ ایک ایم ۔ پی ۔ اے کو ٹیلیفون مہیا کرنے پر حکومت اتنی گرانٹ مہیا کرے گی ۔ اس سے زیادہ دور لائن لے جانا چاہتے ہیں تو وہ اپنی گرہ سے خرچ کریں ۔ قوم کا روپیہ محض اس شوق میں ضائع نہ کریں کہ ٹیلیفون ہمارے گھر تک جائے جو چالیس میل دور ہے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ رانا پھول محمد خان کا ٹیلیفون نصب کرنے پر ایک لاکھ دو ہزار ایک سو پچیس روپے خرچ آتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون کی اطلاع کے لئے اس ہاؤس میں یہ بیان دے رہا ہوں کہ میرے گھر پر ٹیلیفون لگ رہا ہے ۔ مجھے آپ کے ٹیلیفون کی ضرورت

نہیں ہے - وہاں لائن پہنچ چکی ہے - ایکسچینج بھی بن چکی ہے - آپ اپنا روپیہ اپنے پاس رکھیں اور یہ جو آپ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ فلاں ممبر پر اتنا خرچ ہوگا - فلاں ممبر پر اتنا خرچ ہوگا - میں آپ کو جناب سپیکر کی وساطت سے بتا دینا چاہتا ہوں کہ آپ بھی اس ہاؤس کے ایک رکن ہیں ممکن ہے کل آپ وزیر نہ رہیں اور پھر آپ ایم - پی - اے کی صف میں آ جائیں -

مسٹر سپیکر - رانا صاحب یہ بات relsvant نہیں ہے -

سردار صغیر احمد - جناب سپیکر - یہ مسئلہ آج ہی ختم ہو سکتا ہے - میں وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ وہ ایک ہزار روپیہ فی ممبر منظور کردیں اور باقی جتنا ٹیلیفون پر خرچہ ہوگا وہ اپنی گرہ سے ادا کریں -

مسٹر نوازش علی خان - (پنجابی) - جناب والا - میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ جن ٹیلیفون پر خرچ زیادہ آتا ہے وہ ہم قربانی دیتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں -جن کا فاصلہ بہت کم ہے ان کے تو لگا دیں - جناب والا - میرا گیارہ میل کا کل فاصلہ ہے - میں خود لگوا لوں گا لیکن دوسروں کو تو لگوا دیں - میری خاطر وہ پریشان کیوں ہوں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - جو بنیادی سوال سردار صغیر احمد صاحب کی طرف سے اٹھایا گیا ہے کہ روپیہ اس پر ضائع ہوتا ہے - جناب کو یہ معلوم ہے کہ دوسرے ملکوں کی پارلیمنٹ کے اندر بلکہ ہمارے ہمسایہ ملک کے اندر بھی جو ہمارا دشمن ہے ہر ممبر کو نہ صرف ٹیلیفون کی سہولت دی جاتی ہے بلکہ اس کا بل بھی گورنمنٹ ادا کرتی ہے اور اس کے حلقہ انتخاب میں جہاں جہاں وہ جاتا ہے ٹیلیفون لگایا جاتا ہے - تاکہ ممبر اپنے حلقہ انتخاب سے باخبر رہے اوو اپنے حلقہ انتخاب کے مصائب اور تکلیفوں سے ان کو اطلاع ملتی رہے - اس کے کلرک کی بھی تنخواہ حکومت خود ادا کرتی - اس طرح پارلیمنٹ کا کام چلتا ہے -

وزیر قانون - جناب والا - میں قائد حزب اختلاف کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ ہم کسی بھی دوسرے ملک کی یہاں پر نقل نہیں کر سکتے - ہمارے جو ممبران عوام سے ووٹ لے کر آئے ہیں ان کے بعض ووٹر ایسے ہیں

جو ٹیلیفون لگوا سکتے ہیں لیکن میرا حلقہ بہت غریب ہے اور میں تو ان غریبوں سے ووٹ لے کر آیا ہوں جن کے تن پر کپڑا نہیں ۔ ہم غریب عوام کی ضروریات کے لئے مناسب انتظامات کر رہے ہیں ۔ ٹیلیفون کے سلسلے میں ہم کسی بیرونی ملک کی نقل نہیں کر سکتے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون صاحب پٹڑی سے اتر گئے ہیں ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے ٹیلیفون کی کوئی ضرورت نہیں ۔ میرے گھر ٹیلیفون لگا ہوا ہے ۔ دفتر میں بھی لگا ہوا ہے ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جن غریبوں سے آپ نے ووٹ لئے ہیں ۔ جن مسکینوں سے آپ نے ووٹ لئے ہیں جن کا درد آپ کے دل میں بالکل خنجر کی کسک کی طرح محسوس ہو رہا ہے ان کے حالات معلوم کرنے کے لئے یہ ٹیلیفون لگوائے جاتے ہیں، ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں ایک چھوٹی سی گزارش کروں گا ۔ مسئلہ پہلے تو یہ تھا کہ ٹیلیفون لگائے جائیں ۔ اب جو مسئلہ حال ہی میں پیدا ہوا ہے اس میں ایک گہری سازش جناب والا رونما ہوئی ہے ۔ چاہے وہ ممبران کے خلاف ہو ۔ چاہے حکومت کے خلاف ہو ۔ یہ چیز سمجھ سے بالاتر ہے کہ گیارہ میل کے فاصلے پر ٹیلیفون کا خرچہ تین لاکھ کچھ ہزار روپے ہے ۔ اور رانا پھول محمد خان صاحب کا میں سمجھتا ہوں کہ صرف دو سو پچاس روپے خرچہ پڑتا ہے ۔ ایکسچینج بھائی پھیرو میں لگ چکا ہے ۔ اس کا خرچہ ایک لاکھ کچھ ہزار بتایا جا رہا ہے ۔ تو ان دو فگرز کو سامنے رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ۳۷ لاکھ کے اعدادوشمار غلط ۔ قطعی غلط اور مبالغہ‌آمیز ہیں اور آپ کے اس احسن فیصلے کو ختم کرنے کے لئے دیئے گئے ہیں ۔ جو آپ نے کابینہ میں فیصلہ کیا ہے کہ ہر ممبر کو ٹیلیفون دیا جائے گا ۔ پہلے اس کی تحقیقات کرائیں کہ رانا پھول محمد خان کے ٹیلیفون پر دو سو پچاس روپے خرچ آئے ہیں اور وہ ایک لاکھ کچھ ہزار کی فگر دیتے ہیں یہ بہت بڑی breach ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے جو رقم ۳۷،۱۶،۶۶۰ روپے کی بتائی تھی وہ ۱۴۳ ارکان کے ٹیلیفون کے لئے تھی ۔ جو اب میرے پاس اعداد و شمار

ہیں ان کے علاوہ پانچ ارکان کے اور اعداد و شمار موصول ہوئے ہیں ۔ یہ پانچ ارکان جنہوں نے فارم پر کر کے دیئے ہیں ۔ ان کے فاصلے وغیرہ فارم میں لکھے ہوئے ہیں ۔ ان پانچ ارکان کے لئے تقریباً دس لاکھ روپیہ بنتا ہے اور ۳۷-۳۸ لاکھ میں یہ دس لاکھ بھی شامل کر لیجئے ۔ ۲۳۰۰ روپے کسی صورت میں نہیں آ سکتے ۔

جناب والا ۔ رانا پھول محمد خان نے جو فارم پر کر کے دیئے ہیں اس فارم کے مطابق ۱۰،۲۰،۱۰۰ روپے بنتے ہیں دو سو روپے کی کیفیت ثابت کی جا رہی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے یہ نہیں بتایا کہ ایک وزیر صاحب کے گاؤں تک ان کے گھر پر ٹیلیفون لگانے کے لئے تیس میل لمبی لائن لے جائی جا رہی ہے ۔

Mr. Speaker : This privilge motion is sent to the Committee on Rules of Procedure and Privileges.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ سب سے بڑا اور پہلا سوال تو یہ ہے کہ کسی ممبر نے کابینہ کے کسی رکن کو یہ درخواست دی تھی کہ اس کے گھر پر ٹیلیفون نصب کیا جائے ۔ کابینہ نے کیوں بغیر دیکھے بھالے یہ فیصلہ کر لیا اور ممبروں کو مطلع کر دیا کہ آپ کے گھر پر ٹیلیفون لگا دیا جائے گا ۔ پہلے انہیں دیکھنا چاہیے تھا کہ اس ٹیلیفون کے کیا مصارف ہونگے ۔ اس کے بعد فیصلہ کر کے ممبروں سے پوچھنا چاہیے تھا ۔ یہ ممبروں کے وقار اور ان کی توقیر کی سراسر صریحاً خلاف ورزی ہے کہ ان کو اطلاع دی جائے کہ آپ کے ٹیلیفون نصب کر دیئے جائیں گے اور پھر چھ مہینے کے بعد کہہ دیا جائے کہ اس پر اتنا روپیہ صرف ہوتا ہے ۔ آخر یہ کوئی کابینہ ہے ۔ کوئی یونین کونسل ہے یا پنچائت کی میٹنگ ہوتی ہے ۔ یہ کیا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون نے میرا ذکر کیا ہے ۔ میرے لئے ضروری ہے کہ میں وضاحت کر دوں ۔ میں جناب کی وساطت سے گزارش کرتا ہوں کہ وزیر قانون کے دماغ پر میں خواہ مخواہ سوار ہو

گیا ہوں ۔ جناب والا ۔ ٹیلیفون ایکسچینج لگ چکا ہے ۔ ان کی اطلاع کے لئے میں یہ بھی عرض کر دوں کہ ہم بھیک مانگنا نہیں چاہتے ۔ یہ قوم کی بے عزتی ہے ۔ میں انہیں بتا دوں کہ کسی رکن نے خواہ وہ اپوزیشن کا ہو خواہ وہ حکومتی پارٹی کا ہو یہ درخواست نہیں کی ۔ کسی نے یہ خواہش ظاہر نہیں کی کہ خدا کے لئے ہمیں ٹیلیفون دے دو ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ بات پہلے کہی جا چکی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ وضاحت کرنا میرا فرض ہے ۔ میرا حق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو بات آپ کہہ رہے ہیں وہ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کہہ چکے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ انہوں نے خود کابینہ میں فیصلہ کیا ہے اور وزیر قانون صاحب اس کابینہ کے رکن ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ وہی بات دہرا رہے ہیں جو پہلے کہی جا چکی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ کسی ممبر نے ان سے درخواست نہیں کی تھی کہ ہمیں ٹیلی فون دو ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ معاملہ پرولیج کمیٹی کو بھیج رہا ہوں اس کی رپورٹ دو مہینے کے اندر اندر آنی چاہیے ۔

سید تابش الوری ۔ اس کے لئے ہمیں لوگوں کو طلب کرنا ہے تخمینے لگانے پڑیں گے ۔ زیادہ مدت کی ضرورت ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کافی وقت ہے Report to come within two months.

پاکستان ٹائمز میں حزب اختلاف کے ممبران کی تقاریر کی جانبدارانہ رپورٹنگ

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں مسئلہ استحقاق پیش کرتا ہوں کہ روزنامہ پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۷۳ء علامہ رحمت اللہ ارشد کی تحریک التوائے کار کے متعلق بحث کی جو رپورٹ شائع ہوئی وہ انتہائی جانبدارانہ ، غیر صحافیانہ اور غیر منصفانہ ہے ۔ یہ تحریک التوا طلبا پر پولیس کے لاٹھی چارج سے پیدا شدہ صورت حال کے متعلق تھی لیکن پاکستان ٹائمز کی رپورٹ میں محرک علامہ رحمت اللہ ارشد کی تقریر کو ایک

فقرے کے سوا حزب اختلاف کے کسی مقرر کی تقریر کا ایک لفظ بھی شائع نہیں کیا گیا ہے جب کہ حزب اقتدار کے قائم مقام قائد ایوان کی طویل تقریر ہی نہیں بلکہ اسکے دوسرے مقررین کی تقریریں بھی رپورٹ میں شائع ہیں۔ اس غیر جانبدارانہ رپورٹ سے جو صحافت کے ضابطہ اخلاق کے یکسر منافی ہے اس سے ثبوت ملتا ہے کہ گورنمنٹ کے زیر کنٹرول نیشنل پریس ٹرسٹ کے ان اخبار نے دانستہ طور پر عوام کو یہ تاثر دیا ہے کہ طلبا پر لاٹھی چارج کے سنگین واقع کے متعلق حزب اختلاف اپنا نقطہ نظر نہیں رکھتی یا اگر انہوں نے اظہار خیال کیا ہے تو وہ رپورٹ کے اندر شائع نہیں ہوا۔ ہمیں بتایا گیا کہ حزب اختلاف کی تقریروں کا hand out حکومت کے ارباب بست و کشاد کی خصوصی ہدایت پر عمل میں آیا ہے تاکہ اس موضوع پر حکومت کے خلاف رائے عامہ بیدار نہ ہو سکے۔ اس ہینڈ آؤٹ سے اراکین اسمبلی بالخصوص حزب اختلاف کے اراکین کا استحقاق مجروح ہوا اور یہ مسئلہ فوری طور پر اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ ریڈیو پر حاجی سیف اللہ صاحب اور مخدوم زادہ حسن محمود صاحب کا نام بہت تفصیل سے آ رہا ہے۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ ریڈیو پاکستان کا نہیں ہے یہ مسئلہ نیشنل پریس ٹرسٹ کے اخبار کا ہے۔

Mr. Speaker : I have not allowed the discussion. I want a brief statement. I do not want a speech.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ پاکستان ٹائمز لاہور میں ایک ہی موثر انگریزی کا اخبار ہے اور اس کو تمام انگریزی دان طبقہ پڑھتا ہے۔ یہ ایک وسیع حلقے میں پڑھا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے جناب والا میرا اعتراض یہ ہے کہ اس اخبار میں کام کرنے والے صحافیوں کو آزادی سے کام کرنے سے محروم کر دیا گیا ہے اور ایسے حالات پیدا کر دیئے گئے ہیں کہ وہ آزادی سے کام نہ کر سکیں۔ یہ چیز سراسر آزادی صحافت کے منافی ہے۔

Mr. Speaker : It is a speech. Please resume your seat. I have already told you that I won't permit a speech. I would only permit a brief statement.

کیا وزیر اطلاعات کچھ کہنا چاہتے ہیں ؟

وزیر اطلاعات۔ جناب سپیکر ۔ جو تحریک استحقاق فاضل ممبر نے پیش کی ہے یہ بالکل غلط ہے اور مذکورہ بالا رپورٹ جس کے متعلق اشارہ کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے ہدایات ہیں کہ حزب اختلاف کی طرف سے کی جانے والی تقاریر شائع نہ کی جائیں ۔ گورنمنٹ اس میں بالکل مداخلت نہیں کرتی کہ خبروں کو شائع نہیں کیا جاتا یہ قطعی طور پر غلط ہے ۔ گورنمنٹ صحافیوں کو مکمل طور پر آزادی دینے کی حامی ہے کیونکہ میں خود وزیر اطلاعات ہوں صحافیوں پر ایسی قدغن کبھی نہیں لگائی گئی ۔ یہاں جتنی باتیں ہوتی ہیں ہمارے وزراء صاحبان اور ممبر صاحبان کو اکثر شکایات رہتی ہیں کہ ان کی تقاریر مکمل نہیں چھپتی ۔ اس کی وجہ نیوز پرنٹ کی کمی ہے ۔ محکمہ اس کا نوٹس نہیں لیتا کیونکہ کافی دقت ہوتی ہے وہ لمبی تقاریر نہیں دے سکتے ۔ میں ہاؤس کے تمام ممبران کو قطعی طور پر یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں بالکل غیر جانبدار ہے ۔ رپورٹر کو مکمل آزادی ہے ہم ان کے نقطہ نظر میں کبھی بھی دخل اندازی نہیں کرتے جو الزامات پاکستان ٹائمز کے متعلق سید تابش الوری صاحب نے لگائے ہیں ۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں خود پاکستان ٹائمز کے دفتر میں جاؤں گا اور ایک ایک کارکن سے ملوں گا اور یہ دیکھوں گا کہ ان پر کس قسم کی پابندی ہے ۔ نیشنل پریس ٹرسٹ کو ہم نے عوامی کر دیا ہے اور اس کا چیئرمین بھی ایک نامور صحافی ہے ۔ ہماری طرف سے کسی قسم کی black out نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ صرف نیوز پرنٹ کی کمیابی ہے ۔ میں پھر بھی نیشنل پریس ٹرسٹ کے اخبارات علاوہ دوسرے اخبارات سے دریافت کروں گا اگر اس قسم کی کوئی دقت ہے تو میں فاضل ممبر سے مل کر اسے رفع کر دوں گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میری یہ گزارش ہے کہ حکومت کی طرف سے باقاعدہ چٹھی جاری نہیں کی جاتی ہے بلکہ خود ان کو منع کر رکھا ہے ۔

شیخ مقبول علی ۔ جناب والا ۔ آپ ان کو بولنے کی اجازت دے دیتے

ہیں اور ہمیں نہیں دیتے۔

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ میں قائد ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ انہیں اپنی پارٹی کو کنٹرول کرنا چاہیے۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر۔ شیخ صاحب آپ تشریف رکھیں۔

شیخ محمد علی۔ جناب والا۔ آپ ہمیں بھی بولنے کا موقع دیں۔

مسٹر سپیکر۔ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہے ہیں۔ مجھے ان کو سننے دیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

میاں خورشید انور۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب وزیر موصوف نے اس ایوان میں جو بیان دیا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ انہوں نے خود اخبارات کو ہدایت فرمائی ہے کہ وہ اپوزیشن کے بیانات اور خبریں نہ دیں۔

مسٹر سپیکر۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ یہ دوسرا اجلاس ہے۔ کم از کم ایوان کے معزز اراکین کی اتنی سی راہنمائی تو فرمائیں کہ اگر کوئی ممبر پوائنٹ آف پرولیج پر ہو تو پوائنٹ آف آرڈر نہیں کیا جا سکتا اور اگر کوئی پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہو تو دوسرا ممبر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ یہاں ایک ہی وقت میں دس دس آدمی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ بات اس ایوان کے وقار کے حق میں نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ اس ایوان کو آرڈر میں رکھنے کے لئے سختی سے عمل فرمائیں۔

رانا میاں خان کھرل۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا یہ قائد حزب اختلاف کی بات سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ یہ جو ان کا ذاتی خیال ہے اس پر بھی ان کی طرف سے عمل ہونا چاہیے۔ کہ یہاں مسئلہ یہ بنا ہوا ہے کہ جب دس دس آدمی کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک

آدمی کھڑا ہونا چاہئے تو وہ بالکل ہماری بات نہیں سنتے - چراغ تلے اندھیرے والی بات بن جاتی ہے - ہم اس پر سختی سے عمل کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری وزیر موصوف کے اس بیان کے بعد کہ وہ آپ سے مل کر اس مسئلہ کو سلجھائیں گے اب کیا پوزیشن ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - یہ امر نہایت مسرت انگیز ہے - لیکن میں نے یہ تحریک استحقاق ایک خاص معاملے کے متعلق پیش کی ہے -

مسٹر سپیکر - میں اس کو پرولیج کمیٹی کے پاس بھیج رہا ہوں -

ڈاکٹر حلیم رضا - حضور والا - میں بارہا آپکی توجہ کا منتظر رہا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ میرا استحقاق مجروح ہوتا ہے کہ میں باربار کھڑا ہوتا ہوں اور مجھے موقع نہیں دیا جاتا - اس جانب سے میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ جب سے سیشن شروع ہوا ہے ہر ممبر کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی مکمل آزادی ہے اور انہیں موقع دیا جاتا ہے - ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم حزب اقتدار میں بیٹھنے کے باوجود بات کرنے کو ترستے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ :

وہ بات سارے افسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے

ریڈیو پر - ٹیلی ویژن پر - اخبارات میں یہ تاثر دیا جاتا ہے . . . . . .

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں - میں نے اس پر عام بحث کی اجازت نہیں دی -

ڈاکٹر حلیم رضا - جناب والا - میں تقریر نہیں کر رہا - میں اپنی بات کرنی چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر - میں نے اس پر کسی کو تقریر کرنے کی اجازت نہیں دی -

ڈاکٹر حلیم رضا - میں اپنے استحقاق کی بات کرتا ہوں کہ اخبارات میں - ریڈیو میں یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ اسمبلی میں صرف حزب مخالف کے ارکان ہی بحث میں حصہ لیتے ہیں - تمام تر کارروائی وہ کرتے ہیں اور یوں محسوس

ہوتا ہے جیسے ہم لوگ سو چکے ہیں یا ہم لوگ نیند میں پڑے ہوئے ہیں۔ خدا کے لئے ہمارا بھی یہ استحقاق ہے کہ اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لیں۔ اخبارات مکمل طور پر آزاد ہے۔ جب سے یہ سیشن شروع ہوا ہے ہر روز جلجی سیف اللہ ۔ سید تابش الوری ۔ رانا پھول محمد اور علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کا نام گونجتا ہے ایک مرتبہ نہیں دن میں کئی بار گونجتا ہے اور ہم حزب اقتدار میں بیٹھنے والے لوگ اس حق سے محروم ہیں۔

میاں خورشید انور ۔ جب ہم بات کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیں اجازت نہیں دیتے اور ادھر سے پورے پانچ پانچ منٹ تقریر ہوتی ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس کو پرولیج کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب ۔ کیا اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔

Mr. Speaker: I have referred this to the Committee on Rules of Procedure of Privilege. The report to come within.....

سردار صغیر احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ ایک طرف تو ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اخبارات کو آزادی ہو اور دوسری طرف اخبارات کو مجبور کرنا چاہتے ہیں کہ وہ ضرور ہمارے بیان چھاپیں اور جس طرح ہم کہتے ہیں اسی طرح سے اپنی اشاعت کریں ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

Mr. Speaker: That Committee will decide whether any privilege has been violated or not.

چوہدری ہل بہادر خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں آپ کی توجہ رول ۵۵ کی طرف دلاتا ہوں۔

> If the Speaker holds the motion to be in order, the Assembly may consider and decide a question of privilege or may, on a motion either by the member who raised the question or by any other member, refer it to the Committee on Rules of Procedure and Privileges for Report.

جناب والا نے یہ مسئلہ اسمبلی کے سامنے پیش نہیں کیا - آپ پہلے اسمبلی سے رائے لیں کہ کیا یہ مسئلہ پرولیج کمیٹی کو جانا چاہئے یا نہیں جانا چاہئے ؟

Mr. Speaker : Would you like to discuss it in the Assembly ? There are two alternatives. If I hold this in order, it will either be discussed in the House or it will be considered by the Committee on Rules of Procedure and Privileges. Which one of the two courses would you prefer ?

Chaudhri Ali Bahadur Khan. Sir, Rule 55 of the Rules of Procedure says ;

> "If the Speaker holds the motion to be in order, the Assembly may consider and decide a question....."

Mr. Speaker : Which one of the two, the member would like to adopt ? The Assembly should consider the Motion and finally decide it or the Privilege Committee should examine it.

چوہدری علی بہادر خان - جناب والا - آپ پہلے ایوان سے پوچھیں کہ یہ پرولیج کمیٹی کے پاس جائے گی یا نہیں -

Mr. Speaker : This is not the position. Rules are very clear. Then there will be a debate in this house. If you want to discuss it here, I will allow it and if you want it to be sent to the Privileges Committee, I would refer it to the Privileges Committee which one of the two courses do you want to adopt ?

وزیر خزانہ - جناب والا - اس وقت جو مسئلہ میرے عزیز دوست اٹھا رہے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ اسے پرولیج کمیٹی کے سپرد کرنے سے پہلے کسی رکن یا معزز ممبر نے یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے اس کی طرف سے یہ تحریک ہونی چاہیے کہ اس کو پرولیج کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے - آپ از خود اس کو نہیں بھیج سکتے -

مسٹر سپیکر - مجھے اس بات کا احساس ہے اور یہی وجہ ہے -

I don't want to express myself on this point.

اگر فاضل رکن یہ رولز خود پڑھ کر آئیں یا ان کو کبھی پڑھ لیا کریں تو اس ایوان کا کافی وقت بچ سکتا ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ یہ تحریک کسی فاضل ممبر کو کرنی چاہیے تھی۔ لیکن کسی فاضل ممبر نے اس کی تحریک نہیں کی۔ اس پر میں نے کہا کہ اگرچہ کسی فاضل ممبر نے اس کی تحریک نہیں کی۔ میں اس کو باضابطہ قرار دیتا ہوں اور ایوان میں اس پر بحث کر لیں۔ لیکن اگر اس کو بحث کے لئے پیش کر دیا جائے تو فاضل اراکین کو معلوم ہوگا کہ اس بحث پر کتنا وقت لگے گا۔ اگر فاضل ممبر یہ چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ میں نے technically سید تابش الوری سے پوچھا تھا اور انہوں نے کہا کہ اس کو پرولیج کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے۔ بعض اوقات سپیکر کو ایسے کام بھی کرنے پڑتے ہیں جو formally نہیں کرنے چاہئیں۔ اگر فاضل ممبر یہ سمجھتے ہیں کہ technically and formally اسکو کسی ممبر نے پیش نہیں کیا تو

The other course is open to me.

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ جیسے آپ نے فرمایا ہے آپ کی تجویز کے مطابق میں نے عرض کی تھی۔

Mr. Speaker: I am ready for that.

سید تابش الوری۔ ہمیں دونوں صورتیں منظور ہیں۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ نے جو فیصلہ کیا ہے وہ ہمیں بسر و چشم قبول ہے۔ چونکہ ایک ممبر نے یہ وضاحت کی تھی جو رولز اور ریگولیشن کے متعلق ہے تو آپ نے نہایت فراخ دلی سے اسے قبول فرما لیا اور ایسے ہی ہونا چاہئے تھا۔ اب وضاحت ہو گئی ہے اور یہ معاملہ آپ نے پرولیج کمیٹی کے پاس بھیج دیا ہے۔ چنانچہ بات ختم ہوئی۔ اب آگے چلیں۔

Mr. Speaker: The report to come within a month.

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ ذاتی نکتہ وضاحت۔ جناب والا۔ ہمارے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتی جاتی۔ بلکہ یہ ہمارا قانونی حق ہوتا ہے جیسے ہم حاصل

کرتے ہیں ۔ قواعد کے تحت ہر وہ شخص یہ حق حاصل کر سکتا ہے جو کسی تحریک کی مخالفت کرے ۔ اگر حزب اقتدار یا قائد ایوان کسی بھی ڈپٹیٹ کو اپنی پارٹی میں کھلا چھوڑ دیں ۔ بے شک ان کی پارٹی میں سے دس دس ممبران اس پہ تقاریر کریں ، ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں ۔ ہم تو وہ حق حاصل کرتے ہیں جو قواعد کے تحت ہمیں حاصل ہوتا ہے ۔ صرف وقت بچانے کے لئے وہ کوشش کرتے ہیں کہ بحث لمبی نہ ہو اس لئے ان صاحبان کو موقع نہیں ملتا ۔ اگر ان کو موقع دیا جائے تو ہمیں اعتراض نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار محمد عاشق کی ایک تحریک ہے ۔ چونکہ آپ نے ابھی تک نقل حاصل کر کے ساتھ نہیں لگائی ہے ۔ اس لئے اس پہ غور نہیں کیا جا رہا ۔ جب آپ دفتر سے نقل حاصل کر کے تحریک کے ساتھ لگائیں گے تب اس پر غور کیا جائے گا ۔

سید تابش الوری ۔ جواب چھپا ہوا ہے ۔

سردار محمد عاشق ۔ سوال نمبر ۱۶۵۹ ملاحظہ فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ نا مکمل جواب دینا کسی استحقاق کو پامال نہیں کرتا ۔ آپ ضمنی سوال کر کے پوچھ سکتے تھے کہ میں نے جو سوال کیا تھا اس کا جواب مکمل نہیں ہے ۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ جواب نامکمل نہیں ، غلط جواب دیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ چودہ لاکھ روپے کا خسارہ ہوا ہے جب کہ سوال کنندہ کا دعویٰ ہے کہ انیس لاکھ اکیاسی ہزار روپے کا خسارہ تھا جسے غلط طور پر کم دکھایا گیا ہے ۔ اس طرح اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ دوسرے سوال کے ایک جزو کا جواب نہیں دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو اس کا نوٹس ہے ؟

وزیر خوراک ۔ میرے پاس اس کا کوئی نوٹس نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تو پھر یہ کل آ جائے گی ۔

مسئلہ تابع الوقت کل تو اتوار ہے -

Mr. Speaker : It will be on the next working day.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, I have something to ask. Will there be two sessions on Monday ?

Mr. Speaker: There will be two sittings on Saturday and so on every other working day, till further orders.

Chaudhri Jamil Hassan Khan Manj : Sir, it was decided that we will meet on Monday at 4.00 P.M.

Mr. Speaker : I took a decision some days back when there was a motion by Mr. Javed Hakim Qureshi.

Chaudhri Jamil Hassan Khan Manj : That decision stands that the Assembly will meet every Monday at 4.00 P.M.

Mr. Speaker : There was a decision later. In that it was decided that there will be two sittings, first from 9.00 to 11.30 and the second sitting will be from 4.00 p.m. to 8.00 p.m.

Chaudhri Muhammad Yaqub Awan : Will the next Sunday be a working day ?

Mr. Speaker : No so far.

Chaudhri Muhammad Yaqub Awan : Pardon Sir.

Mr. Speaker : I say, not so far. Everybody will know before 8 p.m. today.

Chaudhri Muhammad Iqbal Awan : Supposing Sunday is declared a holiday, people would like to go to their houses. If it is declared earlier we will be grateful.

Mr. Speaker: I cannot say anything. So far it is a holiday. If the House decides before 8.00 P.M. today that let us also sit on Sunday and work. We will sit and work.

Chaudri Muhammad Yaqub Awan. The Deputy Leader

yesterday declared that Sunday will be a holiday. If that is the fact, it can be declared now Sir.

Mr. Speaker : Has the Deputy Leader decided this.

Chaudhri Muhammad Yaqub Awan : He said so in the lobby.

Mr. Speaker : I do not know what happened in the lobby.

Chaudhri Muhammad Yaqub Awan : If that is the case, we may be informed earlier.

Mr. Speaker : It all depends on the suggestions made in the House. It all depends upon the Members sitting here whether they would like to sit on Sundays, and whether they would like to sit beyond 8.00 p.m or not. If it was left to me, I would like to sit round the clock—24 hours of the day and I am working round the clock for last three days. I practically had no sleep. I have to dispose of files, I have to look into the adjournment motions, I have to study the rules, I have to look into the law and then I have to hold informal meetings amongst the leaders of the various parties in this House. If the Members still want to have the Sunday as an off day, it is their wish. I am available at any time.

تین اطراف سے تجویز آتی ہے - پھر اس کا analysis کر کے فیصلہ کرتا ہوں اور آپ اس کو قبول کرتے ہیں - formally میری طرف سے ہو جاتا ہے کہ میں نے وہ directive دیا ہے ، اصل میں وہ آپ کا فیصلہ ہوتا ہے - پوزیشن اس وقت یہ ہے کہ صرف چار قانون جو تین تین چار چار کلاز کے تھے ، پچھلے چھتیس دنوں میں اس ایوان نے منظور کیے ہیں - سو سو کلاز کے قوانین ابھی تک اسی طرح آپ کے ایجنڈے پہ پڑے ہیں - صبح کا سیشن practically تحاریک التوائے کار ، پرولیج موشن اور وقفہ سوالات میں صرف ہو جاتا ہے - جو باقی بچ جاتا ہے اول تو اس میں بھی آدھ گھنٹے تک کورم مکمل ہوتا ہے - اور اگر آدھ گھنٹہ گزرنے کے بعد انٹرول ہوتا ہے تو حالانکہ آدھ گھنٹے یا بیس منٹ کا انٹرول ہوتا ہے - لیکن ایک گھنٹے کے

بعد اراکین تشریف لاتے ہیں ۔ کل چار بجے سیشن رکھا ہوا تھا لیکن چار بج کر پچیس منٹ پر سیشن شروع ہوا تھا ۔ پھر انٹرول کے بعد کوئی پچاس منٹ کے بعد ایوان نے meet کیا ہے ۔ پھر اس کے بعد کوئی آدھ گھنٹے تک کورم نہیں ہوا تھا ۔ آپ ان ساری باتوں کو نظر انداز کر جاتے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ یہ ذکر آیا ہے کہ ڈپٹی لیڈر نے اس طرح کی کوئی بات کی تھی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ لابی میں بات چیت ہوئی ہے ۔ اب جناب چیف منسٹر صاحب تشریف لے آئے ہیں ۔ میں نے یہ سارا مسئلہ ان کے گوش گزار کیا ہے ۔ وہ تشریف لے گئے ہیں اور گورنر صاحب سے بات چیت ہو رہی ہے ۔ اس کے بعد شام تک فائنل فیصلہ ہو سکتا ہے کہ کیا اتوار کو بھی اجلاس کرنا ضروری ہوگا یا نہیں ۔ اس چیز کو ابھی زیر بحث نہ لایا جائے اور شام کے اجلاس میں اس کا آخری فیصلہ کر لیا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ تو کل جناب کی موجودگی میں تقریباً فیصلہ ہو گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو فیصلہ ہوا تھا اس پر کسی نے عمل نہیں کیا تھا ۔

The decision have practically not been honoured. How can I bind the other Party by the commitments that were made yesterday in my Chamber ? It cannot be unilateral ; they have to be bilateral. As nobody honoured that commitment, I cannot bind myself by the commitment that was made in my Chamber.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جیسے جناب نے ارشاد فرمایا ہے یہ نہایت ہی افسوس ناک بات ہے کہ قانون سازی کی رفتار سست رہی ۔ بہتر ہوتا کہ جناب اس کا تعین بھی فرما دیتے کہ اجلاس کو تاخیر کے ساتھ کیوں بلایا گیا ۔ میں حکمران طبقے کو بار بار متوجہ کراتا رہا کہ ابھی پانچ آرڈیننس ہوئے تھے کہ آپ کا کام بیالیس دنوں میں ہو سکے گا مہربانی کر کے اجلاس بلائیں ۔ کسی نے اس بات پر توجہ نہیں دی ۔ جب اسمبلی کا اجلاس ہونے والا تھا اس کے چار دن پہلے لیکن آرڈیننس نافذ کر دیا گیا تو ان کو خود volume of work کا اندازہ نہیں تھا ۔ اس لئے سست رفتاری کی

ذمہ داری کسی ایک پارٹی پر نہیں ڈالنا چاہیے -

مسٹر سپیکر - میں نے ذمہ داری کسی ایک پارٹی پر نہیں ڈالی - علامہ صاحب میں نے ممبران کے کورم سے متعلق خاص طور پر کہا ہے - آپ نے توجہ نہیں دی جو کام کرنے کے لئے دس گھنٹے مقرر کئے ہیں - ان میں چار پانچ گھنٹے تو کورم ہی نہیں ہوتا - میں نے چار سے لے کر آٹھ بجے تک وقت مقرر کیا تھا میرا اندازہ تھا کہ ممبران نے میرے دل کی بات سمجھ لی ہوگی - صبح کے سیشن میں قانون سازی کے لئے بہت کم وقت ہوتا ہے کیونکہ اس میں وقفہ سوالات بھی ہوتا ہے - تحاریک التوائے کار اور مسئلہ استحقاق بھی ہوتا ہے - بعد دوپہر کا سیشن exclusively for the legislation ہوتا ہے اور چار گھنٹے practically دو دنوں کے برابر ہوتے ہیں -

مگر میں سمجھا تھا کہ فاضل اراکین اس بات کو سمجھ گئے ہیں - اس لئے وہ generally اس سے اتفاق کر رہے ہیں - میں نے کسی ایک پارٹی کو ذمہ دار نہیں ٹھہرایا - وہ بات تو Sunday کے متعلق تھی -

I can't make a commitment now.

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا - Sunday والی بات کے متعلق مودبانہ عرض کروں گا کہ جن صاحبان کی رہائش یہاں ہے ان کے لئے تو یہ قباحت نہیں ہے - ہفتے کے بعد جو لوگ باہر جانا چاہتے ہیں تو ان کے لئے سوموار کو صبح آنا مشکل ہے -

مسٹر سپیکر - اگر کوئی propose کرتا ہے تو اسے منع نہیں کیا جا سکتا -

I cannot now make a commitment. Nothing is being considered at present.

جب یہ تجویز زیر غور آئے گی اس وقت آپ فرما لیں -

Even then I am not accede to it. I am not bound to accede to that request.

سردار امجد حمید خان دستی - زیر غور آ گئی ہے -

مسٹر سپیکر - کوئی زیر غور نہیں ہے -

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر - تحریک التوا نمبر ۳۲۱ حاجی محمد سیف اللہ خان کی طرف سے تھی یہ ضلع کچہری کے مال خانہ میں نقب لگا کر قیمتی سامان اڑا لینے کے متعلق تھی - وزیر خزانہ نے اس کے متعلق کچھ کہنا تھا -

وزیر خزانہ - نہیں جناب والا - میں نے نہیں کہا تھا - چیف منسٹر نے کہا تھا -

مسٹر سپیکر - ٹھیک ہے - وہ ایوان میں نہیں ہیں - اس کے بعد شیخوپورہ کے تحصیل آفس کے ریکارڈ روم کے کاغذات جل کر تباہ ہونے کے متعلق تحریک التوا نمبر ۲۹۰، ۳۰۹ اور ۳۷۰ ہیں - یہ وزیر مال سے متعلقہ ہیں -

سید تلمیذ الہجویری - جناب والا - متعلقہ وزیر نے کہا تھا کہ انہیں نوٹس نہیں ملا اس لئے انہیں موقع دیا جائے - آپ نے defer کر دی تھیں -

مسٹر سپیکر - ٹھیک ہے - میاں افتخار احمد تاری کے محکمہ کے متعلق میاں خورشید انور کی ایک تحریک التوا تھی - ان کا پیغام آیا ہے کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے - انہوں نے معذوری ظاہر کی ہے - رائے عمر حیات کی بھی تحریک ان کے ساتھ ہے -

---

آٹھویں جماعت تک مفت تعلیم

مسٹر سپیکر - علامہ رحمت اللہ ارشد یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب کی نئی تعلیمی پالیسی کے مطابق آٹھویں جماعت تک تعلیم مفت کر دی گئی ہے - لیکن ایجوکیشن آفیسر نے بذریعہ میمو نمبر ۱۳۵ ڈی مؤرخہ ۴-۱-۷۳ طالبعلموں سے فیس کی وصولی کے آرڈر کئے ہیں اور ایک طالبعلم سیمی شوکت علی سے دوگنی فیس مبلغ ۸ روپے ۶۲ پیسے بابت ماہ نومبر اور فروری ۱۹۷۳ وصول کئے - اس سے لاہور کارپوریشن کے سکولوں

کے طالبعلم اور ان کے والدین سخت پریشانی کا شکار ہوگئے ہیں ۔

ڈاکٹر صاحب یہ آپ کے متعلق ہے یا لوکل باڈیز کے ۔

وزیر تعلیم ۔ یہ لوکل گورنمنٹ سے متعلق ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ یہ تحریک التوا نئی تعلیمی پالیسی کے متعلق ہے ۔ نئی تعلیمی پالیسی جہاں دیہاتی آبادیوں پر لاگو ہے وہاں شہروں پر بھی لاگو ہے ۔ تعلیمی پالیسی میں کوئی استثنیٰ نہیں کیا گیا ۔ اس کا جواب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کو دینا چاہیے کیونکہ نئی تعلیمی پالیسی میں کہیں یہ امتیاز نہیں رکھا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر کوئی اس کو violate کرتا ہے تو جس وزیر کا محکمہ ہے وہی جواب دے گا ۔ لوکل باڈیز نے violation کی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ violation ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تسلیم نہیں کرتے On the face of it "violation" معلوم نہیں ہوتی ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس کا نوٹس اس وقت میرے پاس نہیں اس کو defer کر دیجئے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر دوں مسئلہ تو بڑا آسان ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ ذمہ داری قبول کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ علامہ صاحب کے یہ کہنے سے بات confuse ہو گئی ہے ۔ کہ شہر اور دیہات میں تمیز نہیں ہے ۔ پنجاب کے جو سکول ہیں ان میں free education upto Class 8th enforce کیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے نیشنلائز نہیں کئے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ نہیں جناب ۔ میونسپل کمیٹیاں خود چلاتی ہیں ۔ جناب والا ۔ کیسے آپ لوکل گورنمنٹ کو ختم کر سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے قانون میں انجمنوں کو بھی سکول چلانے کی اجازت دی ہوئی تھی مگر آپ نے واپس لے لی ہے ۔

وزیر تعلیم - جناب والا - لوکل گورنمنٹ کا بہت ضروری فنکشن ہے جسے ہم نہیں لے سکتے - لوکل گورنمنٹ جمہوریت کے لئے بہت ضروری ہے -

مسٹر سپیکر - ٹھیک ہے چیف منسٹر صاحب جب آ جائیں گے تو اس کو لے لیا جائے گا -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - کیا جمہوریت کے لئے دوگنی فیس وصول کرنا ضروری ہے -

مسٹر سپیکر - وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ چیف منسٹر سے متعلق ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - جب آپ نے defer کر دیا ہے اس پر پھر بحث ہونی ہی نہیں چاہئے -

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور صاحب نے ایک بہت ضروری کام کے لئے جانا تھا ان کی request پر تحریک التوا نمبر ۳۴۰ defer کی جاتی ہے -

---

ضلع رحیم یار خان میں پانی نہ ملنے کی وجہ سے زرخیز زمین کی تباہ حالی

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ بہاولپور سے قومی اسمبلی کے پانچ ارکان نے ایک بیان میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ پانی نہ ملنے پر ضلع رحیم یار خان کی لاکھوں ایکڑ زرخیز زمین تباہ ہو گئی - آبپاشی کے لئے پانی نہ ملنے پر اراضی کی تباہی کے باعث لاکھوں کاشتکار اور عوام اضطراب بے چینی اور بد دلی کا شکار ہو گئے -

وزیر متعلقہ نہیں ہیں اس لئے اسے defer کیا جاتا ہے -

مسٹر تاج محمد خانزادہ - جناب والا - میری بھی ایک تحریک التوا ہے -

مسٹر سپیکر - وہ تو بڑی آگے ہے -

مسٹر تاج محمد خانزادہ - وہ تو مختصر ہے -

مسٹر سپیکر - میرا خیال تھا کہ ساڑھے گیارہ بجے قانون سازی کا کام شروع کر لیتے - آپ فرمائیں -

مانسر کیمپ ایریا میں ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے باعث کنوؤں میں پانی کی کمی

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر تاج محمد خانزادہ یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مانسر کیمپ ایریا صرف آرمی کی رہائشی اغراض کے لئے مستاجری پر لیا گیا ۔ مگر اب اس میں دو ٹیوب ویل نصب کر کے اسے کاشتکاری کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے جس کی وجہ سے اردگرد کے تمام کنوئیں قطعی خشک ہو گئے ہیں اور یہ انتہائی زرخیز چاھی رقبہ بنجر بن گیا ہے اور اس علاقہ میں اب قحط کے آثار پیدا ہو گئے ہیں جس سے تمام علاقہ مانسر میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

خانزادہ صاحب آپ چاہتے ہیں کہ جو خشک سالی ہے یہ کس طرح ختم ہو جائے ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ جناب والا ۔ میں چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ یہاں کچھ دلچسپی لے اور اس جگہ جا کر پتہ کرے کہ جن لوگوں کے کنویں خشک ہو گئے ہیں ان کے لئے کچھ پرویژن کی جائے ۔ اگر ان کو پانی نہیں ملتا ہے تو ان کے لئے ٹیوب ویل لگائے جائیں یا ایسی کوئی اور پرویژن کی جائے ۔ ان کی چاھی زمین جو اب بارانی ہو گئی ہے ۔ میں تھوڑی سی اس کی وضاحت کردوں ۔

جناب والا ۔ وہاں پر بہت مدت ہوئی آرمی نے بارکوں کے لئے زمین لی تھی ۔ جہاں تک بیریکس اور رہائش کا تعلق ہے ٹھیک ہے ۔ اگر پانی پینے کے لئے ہوتا تب بھی ٹھیک تھا ۔ اب چونکہ انہوں نے زمین اپنی ضرورت سے زیادہ لی تھی تو جو زیادہ زمین ہے اس میں کاشتکاری کے لئے انہوں نے ٹیوب ویل لگا دیئے ہیں ۔ ان ٹیوب ویلز کے لگنے سے پانی کا لیول اتنا نیچے چلا گیا ہے وہاں پر تقریباً ۵۰ کنوئیں جو ہیں ان کا water table اتنا نیچے چلا گیا ہے کہ ان

کی پچاس ساٹھ کنال زمین جو ایک کنوئیں پر ہوتی ہے اس کو وہ پانی مہیا نہیں کر سکتے ہیں اور نہ گندم کی فصل کے بعد کوئی اور فصل کاشت کر سکیں گے۔ براہ مہربانی آپ اس چیز کو ضلعی سطح پر یا کسی اور طرح حل کریں تا کہ ان کی تکلیف رفع کی جائے۔ خواہ اس کے لئے کوئی ٹیوب ویل لگایا جائے اور پانی مہیا کیا جائے۔ جو چیز بھی آپ مناسب سمجھتے ہیں اس کے لئے نوٹس لیا جائے۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ اس مسئلہ پر حکومت فوری توجہ کرے گی جو مناسب اقدامات ضروری ہوں گے وہ فوری طور پر کئے جائیں گے۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ۔ جناب والا۔ میں ان کی یقین دہانی کا مشکور ہوں اور میں اپنی تحریک التوا واپس لیتا ہوں۔

سردار امجد حمید خان دستی۔ جناب والا۔ میں بھی کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ جناب والا۔ آپ نے از راہ کرم ان کو importance کے مطابق اجازت فرمائی ہے۔ میاں طفیل محمد صاحب کے متعلق میری ایک تحریک التوا ہے۔ انہیں تھپڑ مارا گیا۔ ان کی داڑھی کھینچی گئی۔ یہ نہایت اہم اور فوری نوعیت کا مسئلہ ہے۔ اس کو کل تک کے لئے ملتوی کرنا انصاف کے مطابق نہ ہوگا۔ اس کو ابھی take up کر لیا جائے کیونکہ یہ نہایت اہم مسئلہ ہے۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ میری بھی ۳۵۲ نمبر ایک تحریک التوا ہے جس کو میں چاہتا ہوں کہ اس کی اہمیت کے پیش نظر اسے اسی وقت زیر غور لایا جائے۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Sir, My adjournment motion should not be treated as a precedent because I took special permission of the Treasury Benches.

مسٹر سپیکر۔ اس کے متعلق ۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۶۱ اور ۳۶۴ نمبر تحاریک التوا ہیں۔ پہلے ۳۴۹ نمبر راجہ محمد افضل خان صاحب کی طرف سے ہے وہ موجود نہیں ہیں اس لئے اگلی تحریک ۳۵۰ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

میاں طفیل محمد امیر جماعت اسلامی پاکستان سے جیل میں بدسلوکی

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میاں طفیل محمد امیر جماعت اسلامی پاکستان سے جیل میں بدسلوکی کی گئی اور ان کی داڑھی کھینچی گئی اور اس واقعہ سے صوبہ بھر میں حد درجہ ہیجان و اضطراب پھیل گیا ۔

اسی مضمون میں ۳۵۱ میاں خورشید انور کی ہے ۔ ۳۵۲ سید تابش الوری صاحب کی practically یہی ہے ۔ اس کے بعد ۳۶۱ نمبر پر سردار امجد حمید خان دستی کی تحریک التوا ہے ۔ اس کو میں ایوان میں پڑھے دیتا ہوں ۔

میاں طفیل محمد امیر جماعت اسلامی پاکستان سے جیل میں بدسلوکی

مسٹر سپیکر ۔ سردار امجد حمید خان دستی یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ آج روزنامہ وفاق لاہور کی ایک خبر کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ جناب میاں طفیل محمد ۔ امیر جماعت اسلامی پاکستان کو گرفتار کر کے کوٹ لکھپت جیل میں بھیجا گیا تو ان سے جیل میں بدسلوکی کی گئی اور ان کی ڈاڑھی کھینچی گئی اور تھپڑ مارے گئے ۔ اس رسوا کن ، انسانیت سوز اور وحشیانہ سلوک کی محرک حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ اس بدنصیب اسلامی ملک میں سنت نبوی پر عمل پیرا ہونے والے محب وطن رہبران حزب اختلاف کو محض اس وجہ سے بے عزت اور ذلیل کرنے کی کوشش کی جائے اور ان کی زبانیں گنگ کر دی جائیں تاکہ وہ آئین اور دیگر ملکی مسائل پر اپنا آزادانہ رائے کا اظہار نہ کر سکیں ۔ یہ واقعہ داخلی بے اطمینانی اور سیاسی انتشار کا موجب ہوگا ۔ اس واقعہ سے عوام میں شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے جس وجہ سے اس مسئلہ پر بحث نہایت لازمی ہے ۔

اس کے بعد ۳۲۴ نمبر پر سید تابش الوری کی تحریک التوا ہے ۔ اس میں

کہا گیا ہے کہ ان کو گالیاں بھی دی گئیں ۔ اس کو بعد میں کریں گے ۔ جو فیصلہ پہلی تحریک التوا ۳۵۰ کا ہوگا وہی فیصلہ تحریک التوا نمبر ۳۵۱۔ ۳۵۲ اور ۳۶۱ کا ہوگا ۔

Minister for Law : I would draw your attention to rule 65 (j) which says—

> The motion shall not deal with any matter which is sub-judice.

مسٹر سپیکر ۔ ان کے ساتھ بد سلوکی کی گئی ہے ۔ کیا یہ معاملہ sub-judice ہے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ بھی معاملہ sub-judice ہے ۔ ہائی کورٹ میں یا عدالت میں اگر انہوں نے کہا ہے تو عدالت عالیہ نے پریس کے حضرات کو کہا کہ یہ بات پریس میں نہ جائے ۔ جناب والا ۔ اس کا کوئی فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا ہے ۔ ایسے اگر کوئی بھی قیدی یہ کہہ دے کہ بدسلوکی ہوئی ہے تو وہ معاملہ کسی صورت میں یہاں ہاؤس میں ڈسکس نہیں کیا جا سکتا ۔ عدالت میں اگر بیان دیا گیا ہے تو عدالت نے فیصلہ نہیں دیا ہے ۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں بنتی کہ اس مسئلہ کو ایوان میں ڈسکس کیا جائے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ فاضل وزیر صاحب نے فرمایا ہے ''کہ کوئی قیدی،، کوئی قیدی کے ساتھ میاں طفیل محمد کو جو لیڈر جماعت اسلامی پاکستان ہیں جو کئی ایک ممبر نیشنل اسمبلی کے بھی لیڈر ہیں ۔ ان کو ایک عام قیدی کی حیثیت دینا میرے خیال میں اتنی بڑی زیادتی ہے کہ زخموں پر نمک پاشی والی بات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے بحث کی اجازت نہیں دی ہے ۔ پہلے وزیر قانون نے جو پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے اس کو ڈسکس کر لینے دیجئے ۔

Shaikh Aziz Ahmad : Sir, may I draw your attention to rule 67 (1). It says—

> If the Speaker is of the opinion that the matter proposed to be discussed is in order, he shall read the statement to the Assembly

and shall ask whether the member has the leave of the Assembly to make the adjournment motion and if objection is taken, he shall request such of the members as may be in favour of leave being granted to raise in their seats.

اب اس میں دو چیزیں ہیں ۔ اگر آپ اس کو in order قرار دیتے ہیں تو اس کی سٹیٹمنٹ آپ پڑھیں گے اور کہیں گے کہ جو اس کے حق میں ہیں کھڑے ہو جائیں ۔ اگر اعتراض اٹھایا جائے تو پھر ووٹنگ پر فیصلہ ہوگا کہ آیا ایوان اجازت دیتا ہے یا نہیں ۔ اس کو in order قرار دینے کے لئے آدھ گھنٹہ تو بحث پر صرف ہو جاتا ہے لہذا آپ اس پر غور فرمائیں کہ یہ تحریک in order ہے یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو پوائنٹ آف آرڈر وزیر قانون کی طرف سے اٹھایا گیا ہے اس پر ذرا غور فرمالیں ۔ میں فوری طوز پر فیصلہ نہیں کروں گا کہ یہ معاملہ عدالت میں زیر غور ہے یا نہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری تحریک التوا میں ھائی کورٹ کا ذکر نہیں ہے ۔ یہ زیر تجویز عدالت نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ چیز آپ کی تحریک میں آنی ضروری نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری تحریک کو علیحدہ لیا جائے ۔ میں کسی دوسری تحریک سے متاثر نہیں ہو سکتا ۔ میں نے اپنی تحریک میں کسی عدالت کا ذکر نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کوئی ضروری نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ معاملہ sub-judice نہیں ہے ۔ نیشنل اسمبلی میں ان باتوں کا انکشاف کیا گیا ہے ۔

Mr. Speaker : This matter has been brought before the High Court and the High Court has reserved its decision.

میں اخبار کی رپورٹ پر اتنا یقین نہیں کرتا جس میں لکھا ہے کہ ان کے

ساتھ بد سلوکی کی گئی ہے۔

I am not deciding this matter immediately. I shall myself verify from the High Court as to the correct position.

سید تابش الوری ۔ میری تحریک کے الفاظ کو ملاحظہ فرمائیں۔ جناب والا ۔ مسئلہ یہ ہے کہ کوٹ لکھپت جیل میں میاں طفیل محمد اور جماعت اسلامی کے ساتھ جو شرمناک سلوک کیا گیا ہے اس سے پیدا ہونیوالی صورتحال پر بحث کی جائے۔

Mr. Speaker: The matter is now before the High Court whether it has really been done or not.

اگر ان کے ساتھ بدسلوکی کی گئی ہے تو ہائی کورٹ اس کو hold کر دے گی ۔ پہلی بات تو یہ دیکھنی ہے کہ کیا واقعی ہائی کورٹ کے پاس یہ مسئلہ گیا ہے اور ان سے بدسلوکی ہوئی ہے ۔ اگر نہیں گیا ہے تو میں خود یہ فیصلہ کروں گا ۔

I have yet to consider and have to verify the facts from the High Court whether the matter is before them or not.

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس واقعہ پر بحث نہیں کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ایک الزام لگا رہے ہیں ۔ میں اس پر بحث کی اجازت نہیں دے سکتا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کوٹ لکھپت جیل میں جو صورت حال ہے اس پر میں چاہتا ہوں کہ بحث کی جائے ۔ یہ مسئلہ ہائی کورٹ میں نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کہا گیا ہے کہ یہ معاملہ ہائی کورٹ میں ہے ۔ میں اس کی پڑتال کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہر مسئلہ جو ہائی کورٹ میں جاتا ہے وہ لازمی طور پر sub-judice نہیں ہوتی ۔

A person may make a statement over which the High Court may not have jurisdiction or High Court may not be the competent Court to decide that. I have to study and first verify whether such a complaint has been made in the High Court and it is

looking into it. In case the complaint has not been made to the High Court or the High Court is not looking into it. It will be Prime facie a matter to be considered in the House.

سید تابش الوری ۔ جناب آپ نے بجا ارشاد فرمایا ہے ۔

Mr. Speaker : This information is very necessary before it is considered in this House. But if it has been brought before the High Court and the High Court has the jurisdiction to give a decision over it, then it will be very clearly something which is sub-judice. The Honourable law Minister has said that it has been brought to the notice of the High Court.

مگر آپ کہہ رہے ہیں کہ نہیں ہے ۔

I will have to verify the position.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ان کے ساتھ بدسلوکی کا واقع تو ہوگا ۔ آپ اس کی ہائی کورٹ سے تحقیقات فرمائیں گے ؟

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آپ کی رولنگ کے بعد کوئی بحث نہیں ہو سکتی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میاں طفیل محمد صاحب کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میری بھی ایک تحریک التوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے معلوم ہے بات ایک ہی ہو گی ۔ وہ کہیں گے کہ یہ معاملہ sub-judice ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ کوٹ لکھپت جیل کے اندر جو حالات پیدا ہوئے ہیں اس کے نتیجہ میں یہ ایک واقع ہے ۔ ہماری اس تحریک میں ان کی گرفتاری کا ذکر نہیں ہے ۔ ہم کوٹ لکھپت میں رونما ہونے والے حالات کے متعلق کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اخبارات کا حوالہ نہیں لینا چاہتا تھا ۔ فاضل جج مسٹر

کریم الہی چوہان نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھا ہے ۔ وکیل صفائی نے درخواست پیش کی اور دلائل بھی کہ میاں طفیل محمد کے ساتھ بد سلوکی کی گئی ہے لیکن فاضل عدالت نے اس معاملہ میں اپنا فیصلہ محفوظ رکھا ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی میں مزید پڑتال کر لوں ۔

In view of what has been stated by the Law Minister I will have to further verify it.

Sheikh Aziz Ahmed : Point of order, Sir.

Mr. Spenker : I have given my interim decision over this matter.

شیخ عزیز احمد ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ کیا یہ درست ہے کہ جب کسی معاملے میں سپیکر صاحب رولنگ دیدیں تو اس کے جواز یا نا جواز کے متعلق ممبران پھر بھی سوال کریں کہ یہ غلط ہے یا ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حزب اختلاف ہی طرف کی سے نہیں بلکہ گورنمنٹ پارٹی کی طرف سے بھی فاضل اراکین ایسی باتیں کرتے ہیں ۔

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ جناب والا ۔ یہ صورت حال جو ایوان میں بار بار برپا کی جاتی ہے یہ عجب سی ہے ۔ جب آپ اجازت نہیں دیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی بات ضرور کہیں گے ۔ یہ ڈھنگ تو سب کو آتا ہے ۔ جہاں تک گلے کی آزمائش کا معاملہ ہے حاجی سیف اللہ صاحب کا مقابلہ شاید ہماری طرف سے کوئی آدمی نہ کر سکے لیکن ہم بھی اپنی اکثریت کی بنیاد پر ان کی اواز کو شور کی صورت میں دبا سکتے ہیں ۔ محترم تابش الوری صاحب نے بار بار اس ایوان کے استحقاق کو مجروح کیا ہے ۔ آپ نے بالکل صاف اور واضح حکم کے باوجود انہوں نے بار بار اصرار کیا ہے کہ وہ اپنی بات کو چلائیں ۔ آپ نے بالآخر اخبار کے حوالے سے یہ بات واضح کی ہے کہ مسئلہ عدالت میں زیر بحث آیا ہے اور ساری دنیا جانتی ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے عدالت عالیہ میں اس بات کی شکایت کی پھر یہ کہنا کہ اس سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے ۔ جناب والا ۔ میں کہوں گا کہ پہلے جڑھ کا فیصلہ ہونا چاہئے کہ ایسی صورت

حال پیدا ہوئی تھی یا نہیں ہوئی تھی - عدالت عالیہ اس پر اپنا فیصلہ دے گی - جناب والا - یہ جو طریق کار اختیار کیا جاتا ہے اور خاص طور پر وہ دوست کرتے ہیں جنہیں اس بات پر بہت ناز ہے کہ پارلیمنٹیرین ہونے کی صورت میں ان کو آداب زیادہ آتے ہیں اور وہ اس ہاؤس کے سامنے رولز آف پروسیجر کی تلاوت کر کے بار بار ہمیں آداب سکھلاتے ہیں - اس طرح سے یہ معاملہ نہیں چلے گا - میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ جب فیصلہ کر لیں اس پر پھر آپ سختی سے عمل کریں اور اس کے بعد کوئی بات ایوان میں نہیں ہونی چاہئے -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - میں فاضل ممبران سے کہوں گا کہ وہ ایوان میں نظم و ضبط کا خیال رکھیں -

سید تابش الوری - جناب والا - اس طرح سے ہماری آواز کو دبایا نہیں جا سکتا - کہا گیا ہے کہ میں بار بار ایوان کا استحقاق مجروح کرتا ہوں - حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ اس سلسلہ میں جناب وزیر قانون نے چونکہ سوال اٹھایا تھا اس کا جواب دینے کا مجھے حق حاصل تھا کہ جو بات کہی گئی ہے وہ اس سے مختلف ہے -

وزیر قانون - جناب والا - کیا اس بات پر بحث کی اجازت آپ نے دے دی ہے ؟

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - آرڈر - آرڈر

سید تابش الوری - جناب والا - بحث جناب وزیر قانون نے شروع کی تھی اور اب جناب وزیر خزانہ نے ہمیں دھمکی دی ہے کہ آپ کے ایک آدمی کی آواز دبانے کے لئے ہماری پوری جماعت حزب اقتدار موجود ہے (شور و قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - ایوان میں ضبط و نظم کا خیال رکھنا چاہئے -

مسودہ قانون

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء

(بحث جاری)

Mr Speaker : Now we resume discussion on "The Punjab Acquisition of Land (Housing) Bill, 1973."

مسٹر طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ۔ میں نے ایک تحریک التوا دی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب اگلی turn پر consider ہوں گی تو اس کا بارھواں یا تیرھواں نمبر آئے گا ۔ آپ کی تحریک التوا لائل پور کے متعلق ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس قسم کی ایک نہایت اہم تحریک التوا چوہدری ظہور الٰہی ایم ۔ این ۔ اے کی گرفتاری کے متعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ routine میں آ جائے گی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ بھینسوں کی چوری میں انہیں گرفتار کیا گیا ہے ۔ وہ تحریک التوا اس سے متعلق ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ آپ نے ہاؤس کی توجہ ایجنڈے کی اگلی آئٹم کی طرف دلائی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے انہیں بتا دیا ہے ۔ اس پر مخدوم زادہ سید حسن محمود بول چکے ہیں ۔ ہونا یہ چاہیے تھا کہ علامہ رحمت اللہ ارشد اس پر سب سے پہلے بولتے کیونکہ ترمیم میں right of reply نہیں ہوتا ۔ لیکن مخدوم زادہ صاحب کے ارشاد کے مطابق علامہ صاحب نے انہیں پہلے بولنے کا موقع دیا ۔ کل میرے پاس مسٹر ممتاز احمد کھلوں اور عبدالحفیظ کاردار صاحب تشریف لائے تھے انہوں نے کہا یہ بات غلط ہے کہ علامہ رحمت اللہ ارشد

نے مخدوم زادہ سید حسن محمود کو ایک رعایت دے دی ہے - اور ہم نے وہ رعایت علامہ صاحب سے کلیم نہیں کی - ہم تو اپنی باری پر بولیں گے کیونکہ ترمیم پر محرک پہلے بولتا ہے اس کے بعد جن لوگوں نے اس کی مخالفت کی ہوتی ہے تو وہ آخر میں بولتے ہیں

They, therefore, insist on their privilege according to the rule.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - یہ بات اس دن واضح کر دی گئی تھی - کہ میری ترمیم کا مقصد یہ تھا کہ یہ قانون قرآنی تعلیمات اور اسلامی شریعت کی مقتضیات کے خلاف ہے اور اسے اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کے پاس بھیجا جائے - اس کی سید حسن محمود صاحب نے مخالفت کی کہ نہیں یہ قانون اسلام کے صریحاً خلاف ہے اور اس ایوان میں اس کا فیصلہ کر لیا جائے - اگر یہ قرآن کی تعلیمات اور مقتضیات کے خلاف ہے تو کیوں نہ اس کو یہیں مسترد کر دیا جائے - انہوں نے اپنی تقریر کا دائرہ بیشتر اسی نکتہ پر محدود رکھا -

جناب والا - میری تحریک کی مخالفت دو حضرات نے کی تھی - ایک سید حسن محمود صاحب اور دوسرے ممتاز احمد کاھلوں صاحب - اس لئے اب پوزیشن یہ بنتی ہے کہ میرے کچھ کہنے سننے سے پہلے جناب کاھلوں صاحب تقریر فرما لیں اور اس کے بعد میں اپنی ترمیم پیش کرونگا -

مسٹر سپیکر - علامہ صاحب آپ قاعدہ ۱۷۶ پڑھیں - جہاں تک ترمیم کا تعلق ہے وہ original motions یا initial motions سے مختلف ہوتی ہے - قواعد کے مطابق initial motion پر پہلے بولا جا سکتا ہے پھر اس کا right of reply آتا ہے - وزیر متعلقہ اگر چاہے تو سب سے آخر میں بولتا ہے - جہاں تک ترمیم کا تعلق ہے اس میں right of reply نہیں ہوتا - اگر مخالفت کرنے والے پہلے بولیں گے پھر آپ کا right of reply ہو جائے گا -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں سمجھتا ہوں کہ رولز کا تقاضا

یہ ہے کہ انہوں نے ترمیم کی مخالفت کی ہے جیسا کہ مخدوم زادہ نے کی ہے۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب بول چکے ہیں اور انہیں کوئی رعایت نہیں دی گئی۔

مسٹر سپیکر۔ آپ نے کہا تھا پہلے وہ بول لیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ نہیں جناب والا۔ انہوں نے میری ترمیم کی مخالفت کی تھی۔ میں نے ان کو رعایت نہیں دی بلکہ ان کا یہ حق تھا۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I explain the decision that you took that very day. When the Leader of the Opposition made a motion simultaneously. I and the Minister for Auqaf opposed it, and then you kindly granted the permission that I should speak. You also gave permission that Leader of the Opposition shall exercise his right of reply, which he had requested for. Having granted that permission, and I having expressed the views comprehensively, it would be doing injustice to the House and to the members if the Hon'ble Ministet for Auqaf, with all the Ulemaas at his disposal, does not answer and educate us as to where we have faultered and where he thinks the Islam. Qur'an and the Sunnah has been misquoted and wrongly applied.

مسٹر سپیکر۔ اگر وہ مناسب سمجھیں گے تو جواب دیں گے۔ میں تو انہیں نہیں کہہ سکتا۔ لیکن پہلے علامہ رحمت اللہ صاحب کا جواب آئے گا۔

Sheikh Aziz Ahmad . Sir, I draw your attention to the Rules of Procedure which says—

(i) If a member raises objection that a Bill

as a whole, or any part of the Bill, is repugnant to the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy Qur'an and Sunnah, the Assembly may, by a motion, refer the question to the Advisory Council of Islamic Ideology for advice whether the Bill or any part thereof in or is not repugnant to the teachings and requirement of Islam.

جب جناب قائد حزب اختلاف کی طرف سے یہ تحریک پیش ہو چکی ہے کہ بل repugnant ہے اور اس کو ایڈوائزری کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کو مشورہ کے لئے refer کر دیا جائے۔ اب اس میں صرف ایک چیز ہو سکتی ہے کہ اس کو refer کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ دوسرا مرحلہ سب قاعدہ (۲) میں ہے۔ اگر وہ کیس refer کر دیا جائے اور اس کے بعد اسمبلی یہ محسوس کرے کہ یہ مفاد عام میں ہے پھر اس کو consider کیا جا سکتا ہے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ whether it is to be referred or not اگر یہ refer ہو جاتا ہے پھر دوسرا question arise ہوتا ہے۔

That the Bill is in the public interest and it should be taken into consideration or not.

دوسری سٹیج وہ آتی ہے جس پر مخدوم زادہ صاحب نے بحث کی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ تشریف رکھیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ قرآن و سنت میں مندرج اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے منافی ہونے کے باوجود میں اتفاق نہیں کرتا کہ اس کو مشاورتی کونسل کے پاس بھیجا جائے۔ دوسری سٹیج یہ ہے کہ مشاورتی کونسل اپنی جگہ پر غور کرے۔

That is the function of two organisation simultaneously.

انہوں نے کہا کہ جو دوسرا forum ہے وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم خود فیصلہ کرنے کے بجائے یہیں

Mian Khurshid Anwar : Point of order. The House is not in quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count.....count was taken.....The House is not in quorum. Let the bells be rung.....The bells were rung.....

The House is in quorum. Now, there shall be a Tea Break for twenty minutes and we shall re-assemble at 12.30 p.m.

(The House then adjourned for 20 minutes)

(وقفہ چائے کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب آپ کچھ فرمائیں گے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ ہاؤس میں کورم نہیں ہے ۔ قاعدے کے مطابق سیکریٹری اسمبلی گنتی کر لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایوان میں کورم نہیں ہے ۔ گھنٹی بجائی جائے . . . . . گھنٹیاں بجائی گئیں . . . . . کورم پورا نہیں ہے . . . . . .

حسب اعلان شام کو بھی اجلاس ہوگا ۔ نواب احمد بخش ٹھیم کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ۲۶ فروری کو ٹی روم میں تمام اراکین کو چائے دیں گے ۔

اب ہاؤس کی کارروائی شام چار بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس چار بجے شام تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

شام کی نشست

(مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسودہ قانون

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء

(بحث جاری)

مسٹر سپیکر۔ میں نے مختلف پارٹیوں کے لیڈر صاحبان سے بات کی ہے

There will be no sitting on Sunday, The House shall re-assemble at 4.00 P.M. on Monday, the 25 February, 1973.

میں نے نواب احمد بخش نعیم کی جانب سے ایک اعلان کیا تھا کہ پیر کو وقفہ کے دوران ساڑھے گیارہ بجے چائے ہوگی۔ اب چونکہ پیر کی صبح کو اجلاس نہیں ہوگا لہذا منگل کو وقفہ کے دوران ان کی طرف سے اراکین کو چائے کی دعوت ہے۔

We shall now resume discussion on Land Acquisition Bill 1973.

سید تابش الوری۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ کورم نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر۔ گنتی کی جائے . . . . . گنتی کی گئی . . . . . کورم پورا نہیں ہے . . . . . گھنٹیاں بجائی جائیں . . . . . گھنٹیاں بجائی گئیں . . . . . کورم پورا نہیں ہے۔ ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ چونکہ ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔ اس لئے اسے ۴ بجے پیر تک ملتوی کر دیا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ اب ایوان کی کارروائی ۲۶ فروری ۱۹۷۳ء چار بجے شام تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ۲۶ فروری ۱۹۷۳ء بروز سوموار چار بجے شام تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

اسمبلی کا اجلاس

سوموار ۲۶ - فروری ۱۹۷۳ء

(دوشنبہ - ۲۲ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں چار بجے سہ پہر منعقد ہوا۔ سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ○ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○

پ ۲۸ - س ۵۹ - ع ۶ - آیت ۱۸ تا ۲۱

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیئے کہ اس نے کل کیلئے کیا سامان بھیجا اور پھر ہم کہتے ہیں کہ اللہ سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ تمہارے تمام کاموں سے خبردار ہے اور تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں ایسا کر دیا کہ وہ خود اپنے آپ کو بھول گئے یہی وہ بدکردار لوگ ہیں۔

اہل دوزخ اور اہل جنت برابر نہیں اہل جنت ہی کامیاب لوگ ہیں اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ اللہ کے خوف سے دبا جاتا ہے اور پھٹا جاتا ہے اور یہ مثالیں ہم تمام لوگوں کیلئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

اسسٹنٹ کمشنر خانیوال کا کار خریدنا

*۱۲۰۹ مسٹر فرزند علی - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) اسسٹنٹ کمشنر خانیوال ضلع ملتان کی مدت ملازمت کتنی ہے -

(ب) انہوں نے کار نمبر ۶۷۱۲ کے اے کے کہاں اور کن ذرائع سے کس تاریخ کو خرید کی ہے -

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر خانیوال نے یہ کار بمقدمہ سرکار بنام حبیب خان زیر دفعہ ۳۴۵ تعزیرات پاکستان تھانہ تلمبہ کے فیصلہ کے بعد لی ہے - نیز مقدمہ مذکور کی تاریخ فیصلہ بتائی جائے -

(د) کیا یہ درست ہے کہ مقدمہ مذکور کے فیصلہ کی نگرانی سرکار اور مدعی نے عدالت عالیہ میں دائر کر رکھی ہے -

(ھ) کیا یہ درست ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر مذکور نے مقدمہ مذکورہ میں رشوت لے کر کار خریدی ؟

وزیر اعلیٰ - (مسٹر سراج خالد) : (الف) تقریباً اڑھائی سال -

(ب) یہ کار ان کی ملکیت نہیں ہے -

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

(د) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر کا ریکارڈ یہ ظاہر نہیں کرتا کہ سرکار نے اس مقدمہ میں کوئی نگرانی اسسٹنٹ کمشنر خانیوال کے حکم کے خلاف دائر کی ہے - اس کا علم نہیں کہ آیا اس مقدمہ میں مدعی نے نگرانی کی کوئی درخواست دائر کی ہے -

(ھ) صوبائی اسمبلی کے طریقہ کار کے قواعد کے رول نمبر (iv) (q) 39 رول نمبر (J) 39 کے تحت یہ سوال قابل جواب نہیں ہے تاہم اس معاملے کی تحقیقات کی گئی ہے۔ یہ الزامات درست نہیں ہیں۔

چوہدری امان اللہ لک۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ وزیر اعلیٰ نے جواب کے جزو (ہ) میں کہا ہے کہ صوبائی اسمبلی کے طریقہ کار کے قواعد کے رول نمبر (iv) (92) 9د اور رول نمبر (J) 39 کے تحت یہ سوال قابل جواب نہیں ہے۔ جناب والا۔ نے اس کو admit کر لیا ہے۔ کیا جناب والا۔ کی منظوری کے بعد بھی سوال دوسرے کو تبدیل کیا جا سکتا ہے؟ کیا وہ تحریر شدہ جواب کی بجائے کوئی اور جواب پڑھ سکتے ہیں؟

مسٹر سپیکر۔ جو چھپا ہے یہی جواب آپ نے پڑھا ہے؟

وزیر اعلیٰ۔ یہی جواب پڑھا ہے۔

مسٹر محمد حنیف نارو۔ نہیں جناب والا۔ آپ نے دوسرا جواب پڑھا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ نے کافی لمبا جواب پڑھا ہے۔ میرے پاس تو ایک لائن کا جواب ہے۔ آپ جواب دوبارہ پڑھیں۔

وزیر اعلیٰ۔ (الف) تقریباً اڑھائی سال۔

مسٹر سپیکر۔ یہ وہی ہے جو جواب چھپا ہوا ہے۔ آپ بھی ذرا توجہ سے سنا کریں۔ The reply is what he is giving in the House.

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا اس طرح ہم اس پر ضمنی سوالات کر سکتے ہیں۔

Mr. Speaker : He is entitled to correct and amend his reply till he rises in the House.

چوہدری امان اللہ لک۔ یہ ضمن بھی اس میں داخل ہے۔

Mr. Speaker : Let me hear him. I will see.

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ صورت یہ تھی کہ اس میں مزید تفصیلات چاہئے تھیں ۔ وہ میں نے منگوائی ہیں ۔ اس میں مزید تفصیل درج کر دی ہے کیونکہ پہلے چھپے ہوئے جواب میں تفصیلات کم ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کو repeat کریں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ اس کو عرض کئے دیتا ہوں ۔

(الف) تقریباً اڑھائی سال ۔

(ب) یہ کار ان کی ملکیت نہیں ہے ۔

(ج) سوال ہی پیدا ہوتا ۔

(د) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر کا ریکارڈ یہ ظاہر نہیں کرتا کہ سرکار نے اس مقدمہ میں کوئی نگرانی اسسٹنٹ کمشنر خانیوال کے حکم کے خلاف دائر کی ہے ۔ اس کا علم نہیں کہ آیا اس مقدمہ میں مدعی نے نگرانی کی کوئی درخواست دائر کی ہے ۔

(ہ) صوبائی اسمبلی کے طریقہ کار کے قواعد کے رول نمبر (iv)(q) 39 اور رول نمبر 39 (J) کے تحت یہ سوال قابل جواب نہیں ہے تاہم اس معاملے کی تحقیقات کی گئی ہے یہ الزامات درست نہیں ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس کے مطابق ہی میں ضمنی سوال کروں گا ۔

Mr. Speaker : He has raised an objection yet he has said that he has enquired into the matter.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں specifically اس پر عرض نہیں کرتا ۔ اگر اس پر apply نہ ہو پھر بھی رولنگ دی جا سکتی ہے ۔

Mr. Speaker : I will decide whether the plea is justified or not.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جو حوالہ دیا ہے یا انہوں نے جو اپنی opinion express کی ہے میں اس کو چیلنج کر رہا ہوں ۔ پوائنٹ آف آرڈر raise کرکے اطلاع دے سکتے ہیں ، یا نہیں دے سکتے ۔

Mr. Speaker : How is that connected with this question?

ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ کیا وزیر اعلیٰ یہ فرمائیں گے کہ اسسٹنٹ کمشنر کے عہدہ کا آدمی کار رکھنے کا مجاز ہے ۔ اگر کسی ملازم پر کوئی بار bar ہے تو کہاں تک ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ میں نے جواب میں عرض کیا ہے کہ یہ کار ان کی ملکیت نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ کسی ملازم کو کار خریدتے وقت حکومت کو اطلاع یا محکمے کے اپنے سربراہ کو اطلاع دینی پڑتی ہے ۔ کیا کوئی ایسا طریق کار ہے یا کوئی ایسا ضابطہ ہے ؟

مسٹر سپیکر ہے ۔ اگلا سوال حاجی سیف اللہ خان ۔

آئی جی صاحب پولیس ڈی ۔ آئی ۔ جی اور ایس ۔ پی صاحبان کا اپنے علاقوں کے تھانہ کا معائنہ

*۱۶۷۵ ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جناب آئی ۔ جی صاحب پولیس ۔ ڈی آئی جی صاحبان اور ایس پی صاحبان نے اپنے اپنے دائرہ اختیار کے ڈویژن اور اضلاع میں یکم جنوری ۱۹۷۲ء تا حال کون کون سے تھانے معائنہ کئے ہیں اور ان میں کون سے تھانوں کا معائنہ اچانک اور بلا اطلاع کیا گیا اور کون سے تھانوں کا معائنہ اطلاع کے بعد کیا گیا ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) :

افسر ملاحظہ کنندہ	نام تھانہ جات جن کا ملاحظہ کیا گیا	نام تھانہ جات جن کا اچانک ملاحظہ کیا گیا۔	نام تھانہ جات جن کا بلا اطلاع ملاحظہ کیا گیا۔	نام تھانہ جات جن کا بعد از اطلاع معائنہ کیا گیا
انسپکٹر جنرل آف پولیس	ریلوے پولیس اسٹیشن ملتان	—	ریلوے پولیس اسٹیشن ملتان	—
	سمہ سٹہ	—	سمہ سٹہ	—
	ڈیرہ غازی خان	—	ڈیرہ غازی خان	—
	ضلع پولیس دفتر		ضلع پولیس دفتر	
	پولیس اسٹیشن قصور	—	پولیس اسٹیشن قصور	—
	چونیاں		چونیاں	
	للیانی		للیانی	
	ضلع پولیس اسٹیشن جہلم	—	ضلع پولیس اسٹیشن جہلم	—
	ساہیوال	—	ساہیوال	—
	گوجرانوالہ	—	گوجرانوالہ	—
	بہاول نگر	—	بہاول نگر	—
	ملتان	—	ملتان	—
	مظفر گڑھ	—	مظفر گڑھ	—
	سرگودھا	—	سرگودھا	—
	میانوالی	—	میانوالی	—

ڈپٹی انسپکٹر	—	تھانہ	—	—
جنرل آف پولیس	—	بھائی پھیرو	—	—
	—	چوہڑکانہ	—	—

لاہور رینج

لاہور

ڈپٹی انسپکٹر	منڈی صادق گنج	—	سول لائن	منڈی صادق گنج
جنرل آف پولیس	ہارون آباد	—	صدر بہاول نگر	ہارون آباد
	سٹی خانپور	—	یزمان	سٹی رحیم یارخان
بہاول پور	پکا لارن	—	احمد پور شرقیہ	پکالارن
ڈی۔آئی۔جی	سول لائن	—	حاصل پور	—
بہاول پور	یزمان	—	—	—
	احمد پور شرقیہ	—	—	—
	حاصل پور	—	—	—
ڈی۔آئی۔جی راولپنڈی	نہیں	نہیں	نہیں	نہیں
ڈی۔آئی۔جی ملتان	سرائے سدھو	باہروالا	—	سرائے سدھو
	تلمبہ	—	—	تلمبہ
	صادقہ	—	—	صادقہ
	مترو	—	—	مترو
	کیمپ	—	—	کیمپ
	کروڑپکا	—	—	کروڑ پکا
	لالہ پور	—	—	لالہ پور
	پیرانوالہ	—	—	پیرانوالہ
	باہروالا	—	—	
	چیچاوطنی	چیچا وطنی		

	اوکاڑہ	اوکاڑہ	
	دیپالپور	دیپالپور	—
	پاکپتن	پاکپتن	—
	عارف والا	عارف والا	—
	گگو	گگو	—
	چک دیدی	چک دیدی	—
	غازی آباد	غازی آباد	—
	کوٹ ادھو	کوٹ ادھو	—
	ڈیرہ دین پناہ	ڈیرہ دین پناہ	—
	کوٹ سلطان	کوٹ سلطان	—
	قریشی	قریشی	—
	ڈیرہ مین	ڈیرہ مین	—
ڈی - آئی - جی سرگودھا	مسان	—	شورکوٹ مسان
	گڑھ مہاراجہ	—	گوجرہ گڑھ مہاراجہ
	چنیوٹ	—	صدر میانوالی چنیوٹ
	موچیوالہ	—	سکھر موچیوالہ
	خوشاب	—	عیسیٰ خیل خوشاب
	بھانگٹانوالہ	—	— بھانگٹانوالہ
	کوٹ مومن	—	— کوٹ مومن
	ساہیوال	—	— ساہیوال
	سرگودھا چھاؤنی	—	— سرگودھا چھاؤنی
	شورکوٹ گوجرہ		
	صدر میانوالی		
	سکھر عیسیٰ خیل		

سینئر	شالی چھاؤنی	باغبان پورہ	پتوکی	شالی چھاؤنی
سپرنٹنڈنٹ	کاہنہ	مغل پورہ	چوہنگ	کاہنہ
آف پولیس لاہور	پتوکی	جنوبی چھاؤنی	چونیاں	نولکھا
	چوہنگ	قلعہ گوجر سنگھ	شاہدرہ	برکی
	چونیاں	—	رائے ونڈ	مزنگ
	نولکھا	—	سرائے مغل	وحدت کالونی
	مزنگ	—	بھائی پھیرو	کھڈیاں
	وحدت کالونی	—	کنگن پور	للیانی
	برکی	—	صدر قصور	گنڈا سنگھ والا
	کھڈیاں	—	شہر قصور	نواں کوٹ
	للیانی	—	مصری شاہ	مغل پورہ
	رائے ونڈ	—	گوالمنڈی	گوالمنڈی
	سرائے مغل	—	مزنگ	جنوبی چھاؤنی
	بھائی پھیرو	—	نواں کوٹ	قلعہ گوجر سنگھ
	کنگن پور	—	ٹبی سٹی گلبرگ	
	گنڈا سنگھ والہ	—	پرانی انارکلی	باغبان پورہ
	نواں کوٹ	—	نئی انارکلی	مصری شاہ
	مغل پورہ	—	اچھرہ	یکی گیٹ
	مناتوان	—	مناتوان	شاہدرہ
	گوالمنڈی	—	—	رائے ونڈ
	سٹی قصور	—	—	مغل پورہ
	جنوبی چھاؤنی	—	—	چونیاں
	قلعہ گوجر سنگھ	—	—	مناتوان
	گلبرگ	—	—	چوہنگ

باغبان پورہ	—	—	صدر قصور
مصری شاہ	—	—	سرائے مغل
یکی گیٹ	—	—	پرانی انارکلی
ٹی سٹی	—	—	اچھرہ
شاہدرہ	—	—	بھائی پھیرو
پرانی انارکلی			
نئی انارکلی			
صدر قصور			
اچھرہ			

ایس پی	تھانہ			
شیخوپورہ	سٹی	مانانوالہ	واربرٹن	واربرٹن
	صدر	ننکانہ صاحب	مریدکے	مریدکے
	چوہڑکانہ	فیروزوالہ	چوہڑکانہ	خانقاں ڈوگراں
	خانقاہ ڈوگراں	خانقاں ڈوگراں	مریدکے	شرق پور
	سانگلہ ہل	مریدکے	ننکانہ صاحب	فیروز والہ
	مانانوالہ	شرقپور	سیدوالہ	مانگٹانوالہ
	واربرٹن	مانگٹانوالہ	سانگلہ ہل	مانگٹانوالہ
	ننکانہ صاحب	واربرٹن	بڑا گھر	نارنگ
	سیدوالہ	شرقپور	مانگٹانوالہ	سانگلہ ہل
	بڑا گھر	—	فیروزوالہ	ننکانہ صاحب
	مانگٹانوالہ	—	نارنگ	چوہڑکانہ
	شرق پور	—	مانانوالہ	بڑا گھر
	فیروزوالہ	—	سانگلہ ہل	صدر
	نارنگ	—	—	سٹی شیخوپورہ

	مریدکے	—	—	—
ایس پی گوجرانوالہ	—	علی پور	—	صدر وزیرآباد
	—	صدر وزیر آباد	—	احمد نگر
	—	حافظ آباد	—	علی پور چٹھہ
	—	احمد نگر	—	ونیکے
	—	صدر گوجرانوالہ	—	حافظ آباد
	—	سٹی گوجرانوالہ	—	جلال پور بھٹیاں
	—	قلعہ دیدار سنگھ	—	پنڈی بھٹیاں
	—	کامونکے	—	نوشہرہ ورکاں
		حافظ آباد		قلعہ دیدار سنگھ
				صدر گوجرانوالہ
				وانڈو
				پنڈی بھٹیاں
ایس پی سیالکوٹ	نارووال	ڈسکہ	ڈسکہ	نارووال
	شکر گڑھ	سوباسنگھ	قلعہ سوباسنگھ	شکر گڑھ
	ظفروال	نارووال	نارووال	ظفروال
	شاہ غریب	پیڈمرالہ	پیڈ مرالہ	شاہ غریب
	رعیہ	سمبڑیال	سمبڑیال	رعیہ
	قلعہ سوباسنگھ	—	—	قلعہ سوبا سنگھ
	چھاؤنی	—	—	چھاؤنی
	پھلوار	—	—	پھلوار
	پیڈ مرالہ	—	—	پیڈ مرالہ

ایس پی بہاول پور	سول لائن احمد پور شرقیہ	سول لائن احمد پور شرقیہ	سول لائن کوتوالی	سول لائن احمد پور شرقیہ
	عباس نگر	عباس نگر	حاصل پور	عباس نگر
	مسافر خانہ	مسافر خانہ	احمد پور شرقیہ	مسافر خانہ
	نوشہرہ جدید	نوشہرہ جدید	ڈیرہ نواب	ڈیرہ وار
	ڈیرہ نواب شاہ	ڈیرہ نواب شاہ	حاصل پور	حاصل پور
	حاصل پور	خیر پور	نوشہرہ جدید	خیر پور
	خیر پور	خیر پور	خیر پور	صدر
	اوچ شریف	چنی گوت	—	—
	یزمان	اوچ شریف		
	چنی گوت	یزمان		
	کوتوالی	ڈیرہ وار		
	حاصل پور	کوتوالی		
	صدر	صدر		
ایس پی بہاول نگر	—	ڈارانوالہ	میکلوڈ گنج	صدر مروٹ
	—	فورٹ عباس	منڈی صادق گنج	چشتیاں
	—	ڈونگا بونگا	ہارون آباد	فورٹ عباس
	—	ہارون آباد	مروٹ	منچن آباد
	—	—	—	صادق پور
	—	—	—	میکلوڈ گنج
	—	—	—	ڈارانوالہ

ایس پی	آباد پور	—	آباد پور	صدر رحیم یا خان
	رحیم یار خان لونگ	—	یونیک	ڈی ۔ ایم شاہ
	کوٹ سبزل	—	کوٹ سبزل	لیاقت پور
	صدر خانپور	—	صدر خانپور	سڈنی
	سٹی خانپور	—	اسلام گڑھ	پکا لارن
	اسلام گڑھ	لیاقت پور	ظاہر پیر	
	لیاقت پور	—	ٹی ۔ پی پناہ	—
	ٹی ۔ ایم پناہ	—	پکالارن	—
	پکا لارن	—	صدر رحیم یار خان	—
	صدر رحیم یارخان	—	خالپور	
	راؤ خالپور	—	ظاہر پیر	
	ظاہر پیر	—	کوٹ سبزل	
	—	کوٹ سبزل	—	
	مچیرہ	—	—	مچیرہ
ایس پی	—	پیرانوالی	لالہ موسٹے	پیرانولی
گجرات	—	پھالیہ	جلال پور	پھالیہ
		جٹاں		
	—	قادر آباد	کڑیانوالہ	قادر آباد
	—	منڈی بہاول دین کنجاہ		منڈی بہاول
	—	ڈنگا	کٹھالہ شیخاں	ڈنگا
	—	کھاریاں	میانہ گوندل	کھاریاں چھاؤنی
	—	لالہ موسٹے	پیرانوالی	لالہ موسٹے

—	جلال پور جٹاں	منڈی بہاول دین	جلال پور جٹاں
—	کھاریاں والا	قادر آباد	کھاریاں والا
—	کھاریاں	سرائے عالمگیر	سٹی گجرات
—	ڈنگا	لالہ موسٰے	کھٹالہ شیحاں
—	منڈی بہاول دین	کھاریاں	صدر
—	پھالیہ	ڈنگا	سرائے عالمگیر
—	کٹھیالہ	کٹھیالہ شیخاں	میانہ گوندل
—	ملکوال	صدر	ملکوال
—	میانہ گوندل	سٹی گجرات	کڑیانوالہ
—	پاپڑیانوالی	کھاریاں چھاؤنی	کھاریاں
—	پھالیہ	جلال پور جٹاں	لالہ موسٰے
—	ڈنگا	—	—

لالہ موسٰے

کھاریاں

سرائے عالمگیر

کھاریاں

سرائے عالمگیر

لالہ موسٰے

ڈنگا

منڈی بہاول دین

پھالیہ

کھاریاں

پیرانوالی

جلال پور جٹاں

کنجاہ
منڈی بہاول دین
کھاریاں
لالہ موسلے
ڈنگا
منڈی بہاول دین
میانہ گوندل
کھاریاں

ایس پی جہلم	سٹی	کلہر کہار	جلال پور
	صدر دینہ	چکوال	ڈومیلی
	ڈومیلی	چوہا سیدن شاہ	للہ
	سوہاوا	—	چوہا سیدن شاہ
	ڈوہمن	—	کلہر کہار
	للہ	—	چکوال
	کلہر کہار	—	ڈوہمن
	چوہاسیدن شاہ	—	للہ
	جلال پور	—	صدر
	پنڈ دادن خان		
	للہ		
	چکوال		

ایس پی	حضرو	فتح جنگ	فتح جنگ	حسن ابدال
		پنڈی گھیپ	تلاگنگ	صدر
کیمبل پور	حسن ابدال	پنڈ سلطانی	تلہ پنڈی گھیپ	پنڈی گھیپ

صدر فتح گنج	چوکی نمبر ۱	حضرو	تلہ گنگ

پنڈ سلطانی	حضرو	حسن ابدال	ٹمن
تلہ گنگ	چوکی جھنڈ	بسال	لاوا
تلہ گنگ ٹمن	سلطانی	پنڈی سلطانی	چوکی چھاؤنی
لاوا	چوکی اٹک	چوکی جھنڈ	چوکی اٹک
—	صدر	پنڈ سلطانی	لارنس پور
		چوکی نمبر ۱-۲	حضرو

ایس پی				
سرگودھا	مڈھ رانجھا	مڈھ رانجھا	مڈھ رانجھا	مڈھ رانجھا
	کوٹ مومن	کوٹ مومن	ساہیوال	خوشاب
	بھاگٹانوالہ	بھاگٹانوالہ	بھاگٹانوالہ	نورلور
	سلانوالی	سلانوالی	چھاؤنی	سلانوالی
	بھلوال	بھلوال	کوٹ مومن	بھاگٹانوالہ
	سٹی	سٹی	خوشاب	بھلوال
	جھاوریاں	چھاؤنی	ساہیوال	بھیرہ
	صدر	صدر	—	مڈھ رانجھا
	خوشاب	خوشاب	—	—
	شاہ پور	شاہ پور	—	—
	مٹھاٹوانہ	بھلوال	—	—
	ساہیوال	مڈھ رانجھا	—	—
	کٹھہ سگھڑال	بھاگٹانوالہ		
	میانی	کوٹ مومن		
	نور پور	خوشاب		
	بھیرہ	مٹھا ٹوانہ		
		ساہیوال		

کٹھہ سگھڑال

مٹھا ٹوانہ

ایس پی میانوالی	صدر چوکی سٹی	پیپلاں دریا خان	صدر چوکی سٹی	بھکر منکیرا
	کندیاں	چکڑالہ	کھڈیاں	چوکی حیدرآباد
	موسلے خیل	موسلے خیل	چکرالہ	داؤد خیل
	چکڑالہ	—	موسلے خیل	چکرالہ
	موقعہ	—	موقعہ	کمر میشی
	کھدال	—	داؤد خیل	عیسلے خیل
	کلاوگ	—	پیپلاں	کالاباغ
	چوکی مری	—	کالا باغ	موقعہ
	چوکی لنگی خیل	—	قمر نشانی	—
	قمر نشانی	—	چوکی مکرانوالہ	—
	چوکی مکرانوالہ	—	عیسلے خیل	—
	عیسلے خیل		کلور کوٹ	
	پیپلاں	—	بمقابل منڈانوالہ	—
	کلور کوٹ	—	دریا خان	—
	منڈانوالہ	—	بھکر	
	دریا خان	—	مکرانوالہ	
	چوکی بھکرسٹی	—	چوکی حیدر آباد	
	منکیرا			
	حیدر آباد			

ایس پی	چنیوٹ	چنیوٹ	چنیوٹ	چنیوٹ
جھنگ	شورکوٹ	شورکوٹ	شورکوٹ	—
	موچی والا	موچی والا	موچی والا	موچی والا
	قادر پور	قادر پور	قادر پور	لالیاں
	بھوانہ	بھوانہ	بھوانہ	موچیوالہ
	بھوانہ مین	بھوانہ مین	بھوانہ مین	۱۸ ہزاری
	۱۸ ہزاری	۱۸ ہزاری	۱۸ ہزاری	—
	گڑھ مہاراجہ	گڑھ مہاراجہ	گڑھ مہاراجہ	—
	لالیاں	لالیاں	لالیاں	—
	کوتوالی	کوتوالی	کوتوالی	
	صدر	صدر	صدر	
ایس پی لائل پور	بالک	ٹوبہ ٹیک سنگھ	ٹوبہ ٹیک سنگھ	سول لائن
	پیر محل	کمالیہ	کمالیہ	پیپلز کالونی
	ٹھیکریوالہ	—	—	صدر
	گڑھ	پیر محل	پیر محل	کمالیہ
	صدر	چونیاں	چونیاں	راجبا
	کوتوالی	گڑھ	گڑھ	ٹوبہ ٹیک سنگھ
	ماموں کانجن	ٹوبہ ٹیک سنگھ	ٹوبہ ٹیک سنگھ	جڑانوالہ
	کمالیہ	کمالیہ	کمالیہ	کھڑیانوالہ
	رانجن	رانجن	رانجن	چونیاں
	ٹوبہ ٹیک سنگھ	تاندلیانوالہ	تاندلیانوالہ	ماموں کانجن
	جڑانوالہ	بالک	تاندلیانوالہ	بالک

	کمالیہ	سمندری	سمندری	ستیانہ
	چولیاں	—	—	بالک
	مامون کانجن			پیر محل
	تالدلیانوالہ			ٹھیکری والا
	ستیانہ			گڑھ
	مامون کانجن			کوتوالی
	سول لائن			صدر
	پیپلز کالونی			مامون کانجن
	صدر			
ایس پی ملتان	مختار آباد	مخدوم رشید	رلیا	
	صدر	دینا لور	مخدوم رشید	
	چھاؤنی	میلسی	مختار آباد	
	حرم گیٹ	بوریوالہ	صدر	
	کپ	سرائے سندھو	چھاؤنی	
	پرانی کوتوالی	جہانیاں	حرم گیٹ	
	رلیا	میاں چنوں	کپ	
	خانیوال	تلیہ	پرانی کوتوالی	
		وہاڑی	شجاع آباد	
			جلال پور	
ایس پی ملتان			لودھراں	
			دنیا پور	
			کروڑ پکا	
			میلسی	

			مترو
			کبیروالہ
			سرائے سدھو
			جیانیاں
			تلیہ
			جیانیوال
			میاں چنوں
ایس پی ساہیوال	پڑپہ	پاکپتن	نور شاہ
	چیچہ وطنی	پڑپہ	کسوال
	کسووال	سٹی اوکاڑہ	ڈیرہ غازی خاں
	بی ڈویژن ساہیوال	غازی آباد	رینالہ خورد
	اے ڈویژن ساہیوال	حجرہ	شاہ پور
	صدر ساہیوال	دیپال پور	قبولہ
	اوکاڑہ صدر	سیالکوٹ	صدر اوکاڑہ
	گگو	پاکپتن	پڑپہ
	دیپال پور	عارف والا	برج والہ
	پاکپتن	نور شاہ	مال‌خانہ
	عارف والا	کسووال	غازی آباد
	چک ویدی	چیچا وطنی	احمد یار
		اے ڈویژن ساہیوال	گگو
		بی ڈویژن	حجرہ

ساہیوال	
جانیخانہ	چوچک
پاکپتن	سی اوکاڑہ
چک ویدی	
صدر اوکاڑہ	
سٹی اوکاڑہ	
رینالہ خورد	
چوچک	
گوگیرہ	
بڑپہ	
پاکپتن	
عارف والا	
گگو	

ایس پی	کروڑ	لیہ	لیہ	کروڑ
مظفر گڑھ	کوٹ سلطان	کوٹ سلطان	کوٹ سلطان	کوٹ سلطان
	چبارہ	ڈیرہ دین پناہ	ڈیرہ دین پناہ	چبارہ
	ڈیرہ دین پناہ	کوٹ ادھو	کوٹ ادھو	ڈیرہ دین پناہ
	کوٹ ادھو	علی پور	علی پور	کوٹ ادھو
	محمود کوٹ	شہر سلطان	شہر سلطان	محمود کوٹ
	رنگ پور	رسیلیاں والی	رسیلیاں والی	رنگ پور
	قریشی	قریشی	قریشی	قریشی
	خان گڑھ	خان گڑھ	خان گڑھ	خان گڑھ
	کنجر	محمود کوٹ	محمود کوٹ	کنجر
	رسیلیانی والی	سبیر	سبیر	رسیلیاں والی

شہر سلطان	کنڈئی	کنڈئی	شہر سلطان
سبیر	کوٹ ادھو	کوٹ ادھو	سبیر
جتوئی	کروڑ	کروڑ	جتوئی
کنڈئی	کوٹ سلطان	کوٹ سلطان	کنڈئی
—	علی پور	علی پور	
	قریشی	قریشی	

ایس پی ڈیرہ غازیخان	وی ہووا ریٹا	کوٹ چتا جام پور	تونسہ کوٹ چتا	دھراماں صدر
	تونسہ	فاضل پور	بیتل	بیتل
	کالا	راجن پور	شاہ والی	شاہ والی
	بیتل	کوٹ مٹھن	راجن	رجحان
	دھراماں	روجھان	راجن پور	کوٹ چتا
	سٹی	کالا	فضل پور	چوٹی
	صدر	دھراماں	جام پور	جام پور
	کوٹ چتا	—	—	کوٹ مٹھن
	چوٹی	—	—	—
	جام پور	—	دھراماں	سٹی ڈی جی خان
	درجل	—	کوٹ مٹھن	—
	ہرند	—	کالا	داجل
	فاضل پور	—	موٹی	ہرند
	راجن پور			
	کوٹ مٹھن			
	روجھان			
	شاہ والی			

اے-آئی-جی	لاہور	لائل پور	لائل پور	لاہور
پولیس	وزیر آباد	ملتان	ملتان	وزیر آباد
ریلوے	لالہ موسٹے	سمہ سٹہ	سمہ سٹہ	لالہ موسٹے
پنجاب	جڑانوالہ	خان پور	خان پور	جڑانوالہ
	سرگودھا	قصور	قصور	سرگودھا
		کندیاں	کندیاں	کیمبل پور
	کیمبل پور	نارووال	نارووال	کندیاں
	کندیاں	ٹیکسلا	ٹیکسلا	قصور
	قصور	گولڑہ	گولڑہ	بہاول نگر
	ساہیوال	مندرہ	مندرہ	ساہیوال
	بہاول نگر			راولپنڈی
	راولپنڈی			
	لائل پور			
	ملتان			
	سمہ سٹہ			
	خان پور			
	نارووال			
	ٹیکسلا			
	گولڑہ			
	مندرہ			
ایس-ایس-پی	ڈی ڈویژن	اسلام آباد	اسلام آباد	ڈی ڈویژن
راولپنڈی	مری			بی ڈویژن
				مری

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ ساری تفاصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں ۔ اگر معزز ممبر یہ پسند فرمائیں تو میں ساری تفصیلات پڑھ دیتا ہوں ۔ اسے پڑھنے میں ایک گھنٹہ لگ جائے گا ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ جناب والا ۔ ہمارے پاس تفصیل نہیں پہنچی ہے پتہ نہیں وہ کہاں ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ سائیکلو سٹائل کاپی میرے پاس ہے ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ ہمارے پاس نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ موجود نہیں ہیں ان کے پاس ہو گی ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ جناب والا۔ ان کی میز پر بھی نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کی میز پر ہے مجھے بتایا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ کیا کوئی ایسا انتظام نہیں کیا جا سکتا جس کے پیش نظر ایوان کی میز پر رکھنے کی بجائے یہاں پر ممبر کو تفصیل پہنچ سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کہیں تو وہ پڑھ دیں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وقت کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ اسے نہ پڑھا جائے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ یہ تفصیل بڑی دلچسپ ہے اس لئے میں اسے پڑھے دیتا ہوں ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ جناب والا ۔ تفصیل پڑھنے پر ایک گھنٹہ صرف ہو جائے گا جو اطلاع مل گئی ہے درست ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ ٹھیک ہے ۔

مغل پورہ (لاہور) کے علاقہ کے ایک ہی بازار میں ایک ہی رات میں چوبیس دوکانوں میں چوری

*۱۵۱۴ سردار محمد عاشق کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نومبر ۱۹۷۲ء میں مغل پورہ (لاہور) کے علاقہ کے ایک ہی بازار میں ایک رات میں چوبیس دوکانوں میں چوری کی وارداتیں ہوئیں

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا چور گرفتار کر لئے گئے ہیں ۔ اگر نہیں تو کب تک ان کی گرفتاری متوقع ہے ۔ اور اگر گرفتار ہو چکے ہیں تو تا حال ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے ۔

(ج) حکومت ایسی چوریوں کو جلد روکنے کے سلسلے میں کیا اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) :۔ (الف) جی ہاں ۔ صرف ۱۲ دوکانوں میں سے ۹ دوکانوں کی چوری ہوئی ۔

(ب) تفتیش ہو رہی ہے اس امر کے لئے ایک خاص ٹیم بھی مقرر کر دی گئی ہے ۔

(ج) متذکرہ بالا وارداتیں ساڑھے چار بجے صبح اور ۶ بجے صبح کے درمیان ہوئیں اسی روز سے ایسی چوریوں کے انسداد کے لئے پولیس گشت کا وقت اختتام صبح ساڑھے چار بجے سے بڑھا کر ۶ بجے صبح تک کر دیا گیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ ک ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ انہوں نے اپنے جواب کے جزو "ج" میں فرمایا ہے "وارداتیں ساڑھے چار بجے صبح اور چھ بجے صبح کے درمیان ہوئیں" یہ وقت کس طریقے سے assess ہوا ہے جب کہ یہ ایف آئی آر میں درج نہیں ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے پاس ایف آئی آر ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک . جناب والا ۔ جہاں تک میرے علم کا تعلق ہے اس کی بنا پر میں عرض کر رہا ہوں ۔ ایک ایف آئی آر میں رات کے وقوع کا ذکر ہے۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف ایسی چوری کے متعلق از راہ کرم بیان فرمائیں گے جس کا پتہ بھی چل جاتا ہے اور چور کا بھی علم ہو جاتا ہے لیکن برآمدگی نہ ہونے کی وجہ سے کیس ڈسچارج ہو جاتا ہے اور مدعی کو کچھ نہیں ملتا ۔

Mr. Speaker : This is a matter of general law and order and is not related to the question.

متعلقہ ضمنی سوال کریں ۔ ایک عام سوال ان سے نہ کریں کہ تفتیش کیا ہوئی ۔ تحقیقات کا طریقہ کیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ایک خاص ٹیم جو مقرر کر دی گئی ہے اس کی تفصیل میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس کی زیر سرکردگی یا کس کی سربراہی میں وہ ٹیم کام کر رہی ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ ایس پی کینٹ کی سربراہی میں کام کر رہی ہے ۔

میاں خان محمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ یہ فرما سکتے ہیں کہ جو انتظامات چوریوں کو روکنے کے لئے کئے گئے ہیں اس کے بعد چوریاں وہاں سے ختم ہو گئی ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ کافی حد تک چار بجے سے چھ بجے صبح کے درمیان جب ان کو موقعہ ملا چوریاں ہوئیں اس کے بعد موقعہ نہیں دیا گیا ۔

(قہقہہ)

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف اس بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ چوریوں کی روک تھام کے لئے اگر ضابطہ میں کوئی سختی کر دی جائے گی تو کافی حد تک یہ معاملہ ٹھیک ہو جائے گا ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ بھی کوئی جواب دینے کی ذمہداری لیں یا مجھے ہی سننا ہے ۔

(قہقہہ)

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ متعلقہ ہے تو عرض کئے دیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ That is a matter of general law and order اس چوری سے کوئی ضمنی سوال بنتا ہے تو کیا جائے ۔ تفتیش ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی ۔ کب ہو رہی ہے ۔ یا چوری مل گئی ہے یا چور پکڑے نہیں گئے اس پر کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ جواب کے جزو ''ب'' میں بتایا گیا ہے ''تفتیش ہو رہی ہے اس کے لئے ایک خاص ٹیم مقرر کر دی گئی ہے'' اس تفتیش کا کوئی نتیجہ نکلا ہے یا نہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ چار بجے سے چھ بجے تک چوری کرنے والا چور بہت ہوشیار معلوم ہوتا ہے لیکن اس کے پیچھے پولیس لگی ہوئی ہے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ جناب والا ۔ چوریوں کی جو زیادتی ہے کیا یہ سابقہ حکومت کی نا اہلی اور لا پرواہی کی وجہ سے ہے ؟

(قہقہہ اور قطع کلامیاں)

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ چار بجے یا چھ بجے گشت کا جو وقت مقرر کیا گیا ہے یہ صرف لاہور کے لئے ہے یا سارے پنجاب کے لئے آرڈر بھیجے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ آپ کی چار بجے سے چھ بجے تک کوئی چوری نہیں ہوئی اس لئے وہاں آرڈر نہیں کیا ہے اور یہاں کر دیا گیا ہے ۔

(قہقہہ)

سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جن شہروں میں چار بجے سے چھ بجے تک چوریاں نہیں ہوئیں وہاں چوریاں کروانے کا کب تک ارادہ ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ اگلا سوال ۔

لاہور کارپوریشن کے لئے رکشہ کی خریداری

*۱۵۱۵ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کارپوریشن نے حال ہی میں ایک رکشہ خریدا ہے ۔

(ب) اگر جواب اثبات میں ہو تو اس کی قیمت خرید اور وجہ خرید سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی نہیں ۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

پرائمری سکول کو مڈل سکول کا درجہ دینا

*۱۵۳۳ ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۷۳-۱۹۷۲ء میں میونسپل کمیٹی پاکپتن اپنے کسی پرائمری سکول کو مڈل سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : جی نہیں کیونکہ کمیٹی کے مالی وسائل مڈل سکول چلانے کی اجازت نہیں دیتے ۔

تحصیل خانیوال میں اصطبل تا چک نمبر آر ۱۰۰/۶۸ سڑک کی پختگی

*۱۵۳۸ ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ کچھ عرصہ پہلے حکومت نے اصطبل تا چک نمبر ۶۸/۱۰-آر تحصیل خانیوال ضلع ملتان میں سڑک کو پکا بنانے کا وعدہ کیا تھا لیکن ابھی تک اس پر مٹی ڈال کر ہموار کیا گیا ہے اور مزید کام روک دیا گیا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ سڑک کے کچا ہونے کی وجہ سے ارد گرد کے دیہاتیوں کو آمدورفت میں سخت تکالیف در پیش ہیں۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سڑک کو ۷۳-۱۹۷۲ء میں پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر رکھتی ہے تو کب تک اسے مکمل کیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) ڈسٹرکٹ کونسل ملتان نے سال ۷۲-۱۹۷۱ء میں سڑک مذکورہ کے تین فرلانگ ٹکڑہ پر جہاں ریتلے ٹیلے ہیں۔ سولنگ کے لئے مبلغ ۲۵۰۰۰ روپے مختص کئے تھے۔ اس میں ۲ فرلانگ حصہ پر سولنگ مکمل ہو چکی ہے بقایا حصہ پر کام شروع ہے۔ فروری ۱۹۷۳ء تک مکمل ہونے کی توقع ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) سڑک مذکور کی پختگی کا منصوبہ سال ۷۳-۱۹۷۲ء کے پروگرام میں شامل نہیں ہو سکا۔ ۷۴-۱۹۷۳ء کے پروگرام میں اس منصوبہ کی شمولیت متوقع ہے۔

دوسرے صوبوں سے پنجاب میں دوبارہ آباد ہونے والے افراد کو اسلحہ کی واپسی

*۱۵۳۹۔ سردار محمد عاشق۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مغربی پاکستان کی وحدت ٹوٹنے پر حکومت نے حکم دیا تھا کہ جو افراد دوسرے صوبوں سے پنجاب میں واپس آ کر دوبارہ آباد ہوئے ہیں اور جن کے پاس دوسرے صوبوں کے جاری شدہ لائسنس ہیں وہ اپنا اسلحہ بمعہ لائسنس متعلقہ تھانوں میں جمع کرا دیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وہ تمام لائسنس مع اسلحہ متعلقہ افراد کو واپس کئے جا چکے ہیں ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب نفی میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور حکومت ان افراد کے لائسنس بمعہ اسلحہ کب تک واپس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی نہیں ۔ حکومت پنجاب نے مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۷۲ء اسلحہ لائسنسوں کے متعلق صرف قانونی تشریح کی تھی ۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر اعلیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ جو اسلحہ لائسنس جمع ہو چکے ہیں کیا وہ لوگوں کو واپس ملیں گے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ اگر ان ہدایات کے مطابق جمع ہو چکے ہیں تو وہ اپنا اسلحہ واپس لینے کے مجاز نہیں ۔ اگر انہوں نے اپنے لائسنس کی تجدید کرالی ہو تو لازمی طور پر ان کو اپنا اسلحہ مل گیا ہوگا مگر جنہوں نے نہیں کرائی ان کو اسلحہ واپس نہیں مل سکا ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کس سال سے تجدید کرانی لازمی تھی ۔

وزیر اعلیٰ - جناب والا - ۱-۷-۱۹۷۰ سے پہلے کے جو لائسنس بنے ہوئے تھے ان کی تجدید کرانی تھی لیکن جنہوں نے نہیں کرائی تو وہ لازمی طور پر خود بخود ختم ہو گئے -

میاں خورشید انور - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جنہوں نے تجدید کرائی ہے کیا لائسنس ان کو واپس ملیں گے ؟

وزیر اعلیٰ - یقیناً واپس مل جائیں گے -

سرائے عالم گیر اور کھاریاں کے پولیس اسٹیشنوں میں سرکاری طور پر بجلی کی فراہمی

*۱۵۷۳ (ج) **راجہ محمد افضل خان** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا سرائے عالم گیر اور کھاریاں کے پولیس اسٹیشنوں کو سرکاری طور پر بجلی مہیا کی گئی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب نفی میں ہے تو کیا یہ حقیقت ہے کہ ان پولیس اسٹیشنوں نے اپنے طرز پر بجلی کی فراہمی کے انتظامات کئے ہوئے ہیں -

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو بجلی کے اخراجات کے بل کی ادائیگی کن ذرائع سے کی جاتی ہے -

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ سرائے عالم گیر اور کھاریاں کے پولیس اسٹیشنوں میں بجلی کے پنکھے نصب کئے گئے ہیں -

(ہ) اگر جزو (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ پنکھے سرکاری طور پر مہیا کئے گئے ہیں اگر نہیں تو یہ پنکھے کن ذرائع سے مہیا کئے گئے ہیں -

(و) سرائے عالم گیر اور کھاریاں پولیس اسٹیشنوں پر روشنی کے انتظامات کی ضرورت پوری کرنے کے لئے حکومت نے اس مالی سال میں کوئی رقم منظور کی ہے اگر کوئی رقم منظور کی ہے تو کتنی اور اگر نہیں تو کب تک منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(د) جی نہیں ۔

(ہ) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(و) اس سال کوئی رقم منظور نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی ایسی سکیم فی الحال زیر غور ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر موصوف سے یہ توقع کر سکتے ہیں کہ وہ پولیس کی اہلیت کو قائم رکھنے کے لئے غور فرمائیں گے کیونکہ اہلیت کی ایک حد مقرر کی گئی ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ اس بارے میں کئی مرتبہ عرض کیا جا چکا ہے کہ کافی کمی موجود ہے جس کو دور کرنیکی کوشش کی جا رہی ہے۔ پولیس کو مراعات دی جا رہی ہیں تا کہ جس کام کے لئے انہیں رکھا گیا ہے وہ کام کو پورا سکیں ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ سوال کے جواب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فی الحال ایسی کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ان کو بجلی کے کنکشن دئے جائیں ان کو ٹرانسپورٹ مہیا کی جائے اور وسائل کے مطابق ضرور یہ چیزیں مہیا کی جائیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ لازمی طور پر یہ چیزیں دیجائیں گی ۔

راجہ محمد افضل خان - پولیس والے ۲۴ گھنٹے کام کرتے ہیں وہ بغیر لائیٹ کے کیسے کام کر سکتے ہیں -

وزیر اعلیٰ - جہاں بھی ممکن ہو سکا ہم لائیٹ دیں گے اور سب سے پہلے دیں گے -

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

قصور میں ایڈیشنل ایس - پی کی تعیناتی

*۱۵۷۷- **ملک محمد علی خان** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) دسمبر ۱۹۷۰ء سے دسمبر ۱۹۷۲ء تک قصور (ضلع لاہور) میں کون کون سے ایڈیشنل ایس - پی تعینات ہوئے ہیں -

(ب) جزو (الف) میں مندرج عرصہ میں جو ایڈیشنل ایس-پی قصور میں تعینات کئے گئے ان کی مدت تعیناتی کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بیان کی جائے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) :- (الف) مطلوبہ معلومات حسب ذیل ہیں :- از دسمبر ۱۹۷۰ء تا دسمبر ۱۹۷۲ء جناب حمید اللہ خاں درانی شیخ عبدالرحمان اویس مظہر حسین پی ایس پی شیخ ابرار احمد کیو پی ایم پی پی ایم چوہدری محمد اشرف، آغا عبد الغنی اور چوہدری محمد آمین بطور ایڈیشنل ایس پی قصور متعین رہے -

(ب) عرصہ زیر ذکر کے دوران جو حکام بطور ایڈیشنل ایس پی قصور متعین رہے ان کا عرصہ تعیناتی حسب ذیل تھا :-

نمبر شمار	نام افسر	از	تا
۱	مسٹر حمید اللہ خاں درانی	۱-۱-۷۰ء	۱۱-۳-۷۱ء

پی - پی - ایم-

۲	شیخ عبدالرحمان -	۱۰-۵-۷۱ء	۳-۶-۷۱ء
۳	مسٹر اویس مظہر حسین	۳-۶-۷۱ء	۲-۰-۷۱ء

پی - ایس - پی

۴	شیخ ابرار احمد	۳-۱۰-۷۱ء	۳-۳-۷۲ء

پی - ایم - پی - پی ایم

۵	چوہدری محمد اشرف	۵-۳-۷۲ء	۱۱-۶-۷۱ء
	(ڈی - ایس پی)	۲۶-۶-۷۲ء	۲۵-۷-۷۲ء

اضافی فرائض

۶	آغا عبدالغنی -	۱۲-۶-۷۲ء	۲۵-۶-۷۲ء
		۲۶-۷-۷۲ء	۱۷-۱۰-۷۲ء
۷	چوہدری محمد امین -	۱۸-۱۰-۷۲ء	-

چودھری علی بہادر خان - کیا وزیر اعلیٰ فرمائیں گے کہ جواب کے حصہ الف میں مسٹر حمید اللہ خان درانی کی نسبت لکھا ہے کہ دسمبر ۱۹۷۰ تا دسمبر ۱۹۷۲ء قصور میں بطور ایڈیشنل ایس پی تعینات رہے مگر جواب کے حصہ ب، میں جہاں ان افسران کی تعنیاتی کا عرصہ درج ہے وہاں پر مسٹر حمید اللہ خان درانی کی نسبت لکھا ہے کہ وہ یکم اکتوبر سن ۱۹۷۰ تا ۱۱ مارچ ۱۹۷۱ قصور میں بطور ایڈیشنل ایس پی تعنیات رہے - اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر اعلیٰ - اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ لکھنے والوں نے غلطی کر دی ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - وہ تو اسمبلی سے متعلق ہے -

میاں خورشید انور - کیا وزیر اعلیٰ اس امر سے اتفاق فرمائیں گے کہ اگر ایک پولیس افسر ایک مقام پر زیادہ عرصہ کے لئے رہے تو وہاں گڑ بڑ شروع ہو جاتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ - یہ کوئی ضروری نہیں ۔

میاں خورشید انور - کیا وجہ ہے کہ ۲ سال کے عرصہ میں سات ایس پی تبدیل کئے گئے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ - یہ افسران وہ تھے جنکی ترقیاں رکھی ہوئی تھیں لیکن جب ان کو ترقی دی گئی تو ان کو وہاں متعین کیا گیا اور کوئی خاص وجہ نہیں ہے ۔

جلالپور پیروالہ ضلع ملتان میں واٹر ورکس کی تعمیر

*۱۶۱۸ **دیوان سید غلام عباس بخاری** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم سوال نمبر ۶۳ کے جواب کے حوالہ سے جو ۲۰ جون ۱۹۷۲ء کو اسمبلی میں دیا گیا تھا بیان فرمائیں گے کہ حکومت جلالپور پیروالہ واٹر ورکس کی تعمیر کے لیے کیا اقدامات کر رہی ہے اور کیا سال ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران کام مکمل ہو جائے گا ۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - اس سکیم کی منظوری (Administrative approval) برائے ۹،۸۵،۰۰۰/۲ حکومت سے ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء کو موصول ہوئی امسال دو لاکھ روپیہ مختص کیا گیا ہے اور چند کام ٹھیکیداروں کو الاٹ کرکے شروع کر دیے گئے ہیں۔ اس قلیل رقم سے سکیم امسال ختم نہیں ہو سکے گی ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم اس امر کی وضاحت فرمائیں گے اور خصوصاً میری تشفی کے لیے کہ باقی رقم کی ادائیگی اور کام کی تکمیل کا جہاں تک تعلق ہے اس سے متعلق پروگرام کب تک طے ہو جائے گا ۔

وزیر اعلیٰ - باقی رقم سے مراد آپ کی کیا ۲ لاکھ ہے ؟

دیوان سید غلام عباس بخاری - جب سکیم کی منظوری ہوئی تھی اس کے لیے جو رقم مختص کی گئی تھی وہ ۹ لاکھ ۸۵ ہزار تھی آپ صرف اس میں سے ۲ لاکھ دے رہے ہیں ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر اعلیٰ - جتنے وسائل موجود تھے ان سے یہ رقم مختص کی گئی - آئندہ جو بجٹ ہوگا اس میں سے جتنا حصہ ہوگا وہ دے دیا جائے گا -

---

جلالپور پیروالہ ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر کی تقرری

*۱۶۱۹ - **دیوان سید غلام عباس بخاری** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم میرے سوال نمبر ۶۵ کے جواب کے حوالہ سے جو ۲۰ جون ۱۹۷۲ء کو ایوان میں دیا گیا تھا بیان فرمائیں گے کہ آیا جلالپور پیروالہ ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر کی تقرری کر دی گئی ہے - اگر نہیں تو کب تک کر دی جائے گی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : جی نہیں لوکل کونسل سروس کی تمام برانچوں کے تحت آسامیوں کے پر کرنے پر پابندی عائد ہے - جونہی پابندی اٹھا لی جائے گی - یہ آسامی پر کرنے کے لیے مناسب کارروائی کی جائے گی -

دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس پابندی کی وجوہات کیا ہیں اور اس پابندی کے اٹھانے کا کب ارادہ ہے ؟

وزیر اعلیٰ - جناب والا . فاضل ممبر نے لیڈی ڈاکٹر کی تقرری کے متعلق ارشاد فرمایا ہے . اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ چونکہ ایل ایس ایم ایف کا cadre قریباً قریباً ختم ہو چکا ہے اور وہ آسامی اپ گریڈ ہو گئی ہے اب سب کو ایم بی بی ایس کا گریڈ کا ایم بی بی ایس لیڈی ڈاکٹر جب ملے گی لازمی طور پر اس کی تقرری وہاں پر کر دی جائے گی - اس وقت یہ مشکل درپیش ہے -

دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا اس وقت سے کوئی ایم بی بی ایس لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے - ؟

وزیر اعلیٰ - موجودہ صورت میں اس قابلیت کی موجود نہیں ہے -

ڈاکٹر محمد صادق سلہری - کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ ملازمتوں سے پابندی اٹھا لی گئی ہے یا نہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ اس کے متعلق پہلے واضح کیا جا چکا ہے تاہم میں پھر عرض کے لیے دیتا ہوں کہ پابندی اٹھا لی گئی ہے لیکن چند شرائط کے ساتھ اور وہ شرائط ہیں کہ بلوچستان سے آنے والے ملازمین کو جب تک کھپایا نہیں جاتا اور اسی طرح (Agriculture Development Corporation WPI DC) کے ملازمین بھی فارغ ہو چکے ہیں ان کو جگہ دینے کے بعد اگر کوئی آسامی بچ جاتی ہے تو اس کے لیے بھرتی کی جا سکتی ہے ۔

کنور محمد یاسین خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ یہ فرمائیں گے کہ جلالپور پیروالہ کے علاوہ بہت سے دیگر ہسپتال ایسے ہیں جہاں پر لیڈی ڈاکٹر کی آسامی ہے لیکن ایک عرصہ سے وہاں پر کوئی لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے ۔ ان کے لیے آپ کیا انتظام کر رہے ہیں ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ جنرل نوعیت کا سوال نہ کریں ۔ سوال جلالپور پیروالہ کے متعلق ہے آپ اس کے متعلق سوال پوچھیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف ذاتی دلچسپی لیں گے کہ لیڈی ڈاکٹرز اور ڈاکٹرز کی تعنیاتی کے سلسلے میں حکومت خصوصی طور پر مہربانی فرماتے ہوئے اس کو relax کرے کیونکہ یہ عوام کی صحت اور عوام کی ضرویات کا مسئلہ ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ وہ پہلے ہی relax ہے اسلئے کہ اگر کوئی ڈاکٹر تعلیم سے فارغ ہو کر آتا ہے تو اسے فوری طور پر معین کر دیا جاتا ہے لیکن اگر موجود نہیں ہے تو جو بھی ڈاکٹر سامنے آتا ہے اس کی تقرری لازمی ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ انہوں نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ ملازمتوں پر سے پابندی اٹھ چکی ہے ۔ مگر بلوچستان سے جو افسران آئیں گے ان کو accommodate کریں گے ۔ کیا یہ پہلے اخبارات میں بیان نہیں آ چکا کہ ۳۱ دسمبر تک بلوچستان کے افسران کو یا اور صوبوں کے

افسران کو accommodate کیا جائے گا اور اس کے بعد پنجاب میں نئی بھرتی شروع ہو گی ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر - آپ نے ban کو زیادہ ڈسکس کرنا شروع کر دیا ہے اور اصل سوال بہت پیچھے رہ گیا ہے ۔

وٹرنری اسسٹنٹ کو مذبح الاؤنس کی ادائیگی

*۱۶۲۰ - **دیوان سید غلام عباس بخاری** - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جلالپور پیروالہ ضلع ملتان کے انچارج وٹرنری اسسٹنٹ سے مقامی ٹاؤن کمیٹی مذبح خانہ سے متعلق خدمات حاصل کر رہی ہے اور اس کے عوض اسے مبلغ سات روپے ماہوار الاؤنس دیتی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت پنجاب نے بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور کی چٹھی نمبری (۳۰) ۲-ایس او-۳ ، مورخہ ۷-۱-۱۹۷۲ء ذریعہ مذکور الاؤنس تیس روپے ماہوار کر دیا ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ انچارج ڈاکٹر شفا خانہ حیوانات نے مذکورہ چٹھی کے حوالے سے الاؤنس تیس روپے ماہوار کا مطالبہ ٹاؤن کمیٹی سے کیا تھا ۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ماہ ستمبر ۱۹۷۲ء سے ٹاؤن کمیٹی نے مذکور الاؤنس بند کر دیا ہے اور اب مذکورہ ڈاکٹر یہ خدمات بلا الاؤنس سر انجام دے رہا ہے ۔

(ہ) اگر جزو ہائے (الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکور وٹرنری اسسٹنٹ کا الاؤنس مذبح مبلغ تیس روپے ماہوار ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ . (مسٹر معراج خالد) :۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں۔ مذکور چھٹی میں دی گئی ہدایات کا اطلاق صرف میونسپل کمیٹیوں پر ہوتا ہے ۔

(ج) جی ہاں ۔ مگر اسے نا منظور کر دیا گیا ۔ کیونکہ ٹاؤن کمیٹیوں پر اس چھٹی کا اطلاق نہیں ہوتا ۔

(د) جی نہیں۔ مذکورہ ڈاکٹر نے اپنی مرضی سے الاؤنس لینا بند کر دیا تھا اور جملہ فرائض رضا کارانہ طور پر سر انجام دینے کا عزم کا اظہار کیا ۔

(ہ) ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ۔

جلالپور پیروالہ ضلع ملتان میں شفا خانہ حیوانات

*۱۶۲۱ ۔ **دیوان سید غلام عباس بخاری** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جلالپور پیروالہ ضلع ملتان میں ایک شفا خانہ حیوانات ہے جو ضلع کونسل ملتان کے زیر تحویل ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ شفا خانہ کے صحن کی سطح بیرون سطح سے تقریباً تین فٹ نیچی ہے اور بارش کا پانی ہسپتال کے احاطہ میں بھر جاتا ہے اور کئی کئی دن متعفن ہو کر کھڑا رہتا ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ شفا خانہ کے احاطہ کی دیوار ۱۹۵۵ء کے سیلاب سے متاثر ہوئی اور کئی جگہ سے بالکل گر گئی اور بقایا گرنے کو تیار ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ شفاخانہ کی فوری مرمت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) :۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔ شفا خانہ حیوانات کے صحن کی سطح بیرون سطح سے ایک فٹ نیچی ہے ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) شفا خانہ کی مرمت کے لئے مبلغ پانچ ہزار روپے کی رقم سال رواں کے میزانیہ میں مختص کی گئی ہے ۔ اور ٹھیکیدار کو کام الاٹ کر دیا گیا ہے ۔ مالی سال کے اختتام تک شفا خانہ کی مرمت کا کام مکمل ہو جائے گا اس میں صحن کی اونچائی اور چار دیواری کی تعمیر بھی شامل ہے ۔

ایل سی ایس نان گزیٹڈ ملازمین پر قومی پے سکیل کا اطلاق

*۱۶۲۲ ۔ **دیوان سید غلام عباس بخاری** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ بلدیاتی اداروں کے ملازمین پر بھی قومی پے سکیل کا اطلاق ہوتا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ایل-سی-ایس نان گزیٹڈ ملازمین پر ابھی تک اس کا اطلاق نہیں ہوا ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ایل-سی-ایس کے ملازمین کا درجہ "اسسٹنٹ" کا ہے اور حکومت پنجاب نے اسسٹنٹ کو قومی پے سکیل نمبر ۱۰ و نمبر ۱۱ الاٹ کئے ہیں ۔

(د) اگر جزو ہائے (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایل-سی-ایس نان گریڈ ملازمین پر پے سکیل کا نفاذ کرکے درجہ سوم کے سینئر ملازمین کو نیشنل پے سکیل نمبر ۱۰ اور ۱۱ دینے کو تیار ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معروج خالد) :۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) حکومت نے اسسٹنٹ ، ہیڈ کلرک ، اسسٹنٹ سیکرٹریٹ محکمہ جات لاہور ہائی کورٹ جن میں سرکٹ بہاول پور بھی شامل ہے کہ قومی پے سکیل نمبر ۱۰ اور سینئر سکیل سٹینو گرافر کو نیشنل پے سکیل نمبر ۱۱ دینا منظور کیا ہے ایل سی ایس کے نان گزیٹڈ ملازمین کو بمطابق پنجاب نان گزیٹڈ سول سروسز (ترمیم تنخواہ) قواعد ۱۹۷۲ء قومی پے سکیل دیئے گئے ہیں ۔ ان قواعد کے تحت وہ آسامیاں جن کے گریڈ کی زیادہ سے زیادہ تنخواہ مبلغ ۳۳۰ روپے سے لے کر مبلغ ۳۷۵ روپے تک تھی ان کو قومی پے سکیل نمبر ۸ دیا جانا منظور کیا گیا ہے اسی بناء پر ایل ۔ سی ۔ ایس نان گزیٹڈ سٹاف (درجہ سوم سینئر) جن کا سکیل ۳۵۰ - ۱۵/۲۱۵ - ۱۰ - ۱۷۵ تھا قومی پے سکیل نمبر ۸ دیا گیا ہے ۔

(د) ایل ۔ سی ۔ ایس نان گزیٹڈ ملازمین درجہ سوم (سینئر) کی طرف سے چند اعتراضات برائے دئے جانے قومی پے سکیل نمبر ۱۰ موصول ہوئے ۔ یہ معاملہ حکومت کے زیر غور ہے اور حتمی فیصلہ محکمہ مالیات و سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن سے مشورہ کے بعد کیا جائے گا ۔

پبلک پارک دنیا پور میں ٹیوب ویل کے لئے بجلی کی فراہمی میں تاخیر

*۱۷۰۲ **کنور محمد یاسین خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن کمیٹی دنیا پور نے سال ۱۹۶۶-۶۵ء

کے دوران پبلک پارکس میں ۹ ہزار روپے کی لاگت سے ایک ٹیوب ویل نصب کیا تھا ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ واپڈا کی بے توجہی کی بناء پر مذکورہ ٹیوب ویل ابھی تک چالو نہیں کیا جا سکا ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ٹیوب ویل چالو نہ ہونے کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے اور حکومت اس سلسلہ میں کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد :۔ (الف) دنیا پور کے ٹیوب ویل کی لاگت کے بارے میں ٹاؤن کمیٹی ہی بہتر بتا سکتی ہے ۔ البتہ اس ٹیوب ویل کے لئے واپڈا کے پاس اگست ۱۹۶۸ء میں درخواست وصول ہوئی ۔

(ب) اس ٹیوب ویل کو بجلی کا کنکشن مہیا کرنے کا خرچ متوقع آمدنی سے زیادہ تھا محکمہ یہ خرچ قاعدے کے مطابق برداشت کرنے سے قاصر تھا ایسی صورت میں اگر سائل کو کنکشن لینا لازمی ہو ۔ تو سائل کو اپنے خرچ پر کنکشن لینا ہوتا ہے ۔ اس قاعدے کے مطابق اس ٹیوب ویل کو بجلی مہیا کرنے کا تخمینہ لگایا گیا جو کہ مبلغ ۱۰۸۸۷ روپے بنا ۔ اور اس کے لئے لائن سپرنٹنڈنٹ دنیا پور نے چیئرمین ٹاؤن کمیٹی کو مختلف خطوط بحوالہ چٹھی مندرجہ ذیل

(i) ۷۳۶	بتاریخ	یکم ستمبر ۱۹۶۹ء
(ii) ۵۳۱	"	۱۲ جولائی ۱۹۷۰ء
(iii) ۶۰۰	"	۵ اگست ۱۹۷۰ء

کے لئے جن کے جواب میں چیئرمین ٹاؤن کمیٹی نے بحوالہ چٹھی نمبر ۱/۱۸۰۸ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۷۰ء سے مطلع کیا کہ عنقریب ایک اجلاس میں اس معاملہ پر غور کیا جائے گا اور اس وقت محکمہ کو فیصلہ کے متعلق مطلع کر دیا جائے گا ۔ لیکن اب تک محکمہ

ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے کوئی مزید اطلاع موصول نہیں ہوئی ۔ اور نہ ہی ٹاؤن کمیٹی نے مطلوبہ رقم جمع کرائی ہے ۔

(ج) مندرجہ بالا حقائق جو جزو (الف) و (ب) بالا میں بیان کئے گئے ہیں ان کی بناء پر کنکشن نہ لینے کی ذمہ داری میونسپل کمیٹی (ٹاؤن کمیٹی) دنیا پور پر عائد ہوتی ہے ۔

کنور محمد یاسین خان ۔کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ ۱۹۶۸ء سے ٹیوب ویلوں کی بورنگ ہو چکی ہے پائپ وغیرہ بھی ٹاؤن کمیٹی نے خریدے ہیں اور وہ ابھی تک بیکار پڑے ہیں ۔ اگر یہ میونسپلٹی کی ذمہ داری ہے تو میونسپلٹی کے عملے کے خلاف تحقیقات کرائی جائے اور قوم کا جو نقصان ہوا ہے اس کا ازالہ کیا جائے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے ۔ اس کی ہم تحقیقات کرائینگے ۔

مچھر مارنے کی مہم میں لاہور کارپوریشن کی ناکامی

*۱۷۰۸ **علامہ رحمت اللہ ارشد** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) لاہور کارپوریشن نے سال ۱۹۷۲ء میں مچھر مارنے کی سکیم کے لیے کتنی رقم مختص کی تھی ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ لاہور کارپوریشن ۱۹۷۲ء میں مچھر مارنے میں بالکل ناکام رہی اور یہ تمام رقم ضائع کر دی گئی ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مچھروں کی بہتات سے لاہور کارپوریشن کا بیشتر علاقہ ملیریا کی زبردست لپیٹ میں آ گیا تھا ۔

(د) اگر جزو (ب) اور (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت اس معاملہ کی تحقیق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) پانچ لاکھ تیس ہزرا روپیہ ۔

(ب) یہ درست نہیں ، مخصوص شدہ رقم میں سے چار لاکھ ستاون ہزار دو سو تیس روپے اس مہم پر خرچ ہوئے ۔

(ج) یہ کسی حد تک درست ہے ۔ لیکن چونکہ پچھلے دو ماہ میں انفلوئنزا وبائی صورت میں پھیلا ہوا تھا اس لیے اس بیماری کے مریض بھی ملیریا کے مریض سمجھ لیے گئے ۔

(د) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ۴ لاکھ ۷۵ ہزار روپے کی رقم خرچ کی گئی ہے ۔ کیا وزیر موصوف محکمہ کی اس کارکردگی سے مطمئن ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ جہاں تک ۵ لاکھ روپے میں سے ۴ لاکھ روپے خرچ کرنے کا سوال ہے وہ تو بالکل ٹھیک ہے اور ریکارڈ کے مطابق ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میرے سوال کا جواب انہوں نے نہیں فرمایا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ نے یہ پوچھا ہے کہ وہ کارپوریشن کی کارکردگی سے مطمئن ہیں ؟

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ شائد آپ نے غور نہیں فرمایا انہوں نے جواب میں فرمایا ہے کہ ریکارڈ کے مطابق ۴ لاکھ ۷۵ ہزار ۲ سو تیس روپے کی رقم خرچ کی گئی ہے ۔ میں اس سے مطمئن ہوں اور وہ ریکارڈ کے مطابق ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جو خرچ ہوا ہے اس سے ان کو تسلی ہے کہ وہ جائز اور ناجائز اور درست جگہ پر خرچ ہوا ہے یا کوئی اس کی کوئی افادیت ہے ۔ وہ ذاتی طور پر اس سے مطمئن ہیں ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ وزیر متعلقہ مطمئن تو ہوتا ہی ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ جوابات جو دیئے جاتے ہیں وہ ریکارڈ کے مطابق دیئے جاتے ہیں اور میں نے اس پر ضمنی سوال عرض کیا ہے کہ جو پیسہ قوم کا خرچ کیا گیا ہے کیا اس سے ان کا محکمہ یا وہ بذات خود مطمئن ہیں کہ یہ چار لاکھ روپیہ مناسب جگہ پر خرچ کیا گیا ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ جہاں تک وزیر موصوف کی subjective کیفیت ہے اس کے متعلق آپ سوال نہیں کر سکتے ہیں کہ وہ مطمئن ہیں یا نہیں ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ محکمہ کی ذمہ داری کے متعلق تو ان کی ذات کا تعلق نہیں ہے بلکہ وہ بطور چیف منسٹر یا منسٹر انچارج ذمہ دار ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ subjective کیفیت کے متعلق سوال پیش کر سکتے ۔

ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ جناب والا ۔ ڈاکٹروں نے الفلوئنزا کو ملیریا گردانا ہے ۔ کیا ان کا knowledge ٹیسٹ کرنے کے لیے کوئی انتظام کریں گے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اگر کبھی موقعہ ملے تو یہ سوال وزیر صحت سے کریں ۔

سردار صغیر احمد ۔ لاہور شہر میں مچھروں کے انسداد کے لیے عوام کو شمولیت اختیار کرنی چاہئے ورنہ مچھر نہیں مارے جا سکتے ۔

ملک ثنا اللہ خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ فرمائیں گے کہ صوبے میں مچھر مارنے کی مہم کب شروع کریں گے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ سوال ملیریا ایریڈیکشن سے متعلق ہے ۔

شیخ محمد ریاض ۔ جیسا کہ چین میں مچھر اور مکھی نہیں ہے چونکہ وزیر اعلیٰ حال ہی میں چین سے واپس آئے ہیں شاید وہاں سے کوئی ایسی تجویز لائے ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ سوال وزیر صحت سے متعلق ہے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ لاہور میں سیاسی مچھروں کی افزائش ہو رہی ہے کیا اس کے لیے کوئی دوائی ایجاد کی ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سیاسی ڈاکٹر پیدا کیے جائیں ۔

رانا کے ۔ اے ۔ محمود خان ۔ پیپلز ہاؤس میں بہت موٹے موٹے مچھر ہیں ان کے مارنے کا کیا انتظام کیا ہے ؟

حافظ علی اسد اللہ ۔ جناب والا۔ جو موجودہ دوائیاں تھیں مثلاً ڈی ڈی ٹی اور اس قسم کی دوسری ادویات یہ ناقص ثابت ہو چکی ہیں کیا ان کی جگہ کوئی اور مچھروں کے مارنے کی دوا ایجاد کریں گے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس کا تعلق سنٹرل گورنمنٹ سے ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ انہوں نے جواب کے جزو "ج" میں فرمایا ہے کہ

ملیریا کے مریض سمجھ لیے گئے - ڈاکٹروں نے انفلوئنزا کے مریضوں کو میلیریا کے مریض کیسے سمجھ لیا ؟

وزیر اعلیٰ - دراصل ڈاکٹروں کی رائے میں انفلوئنزا عام تھا اس میں چند ایک ایسے (سمپٹمز) symptoms پیدا ہوتے ہیں جس سے عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ملیریا بخار ہے اور اس میں سردی بھی لگتی ہے اصل میں وہ انفلوئنزا کے جراثیم ہوتے ہیں -

ڈاکٹر محمد صادق ملہی - ڈی - ڈی - ٹی کی بجائے بی - بی - سی دوائی ایجاد ہوئی ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - یہ غیر متعلقہ سوال ہے -

یتیم خانوں کی بہتر تنظیم کے لیے مالی امداد

*۱۷۱۹ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مرکزی حکومت کی طرف سے یتیم خانوں کی بہتر تنظیم کے لیے صوبائی حکومت کو مالی امداد دینے کی پیش کش کی گئی ہے - اگر ایسا ہے تو حکومت نے یتیم خانوں کی بہتری کے سلسلہ میں کیا اقدامات کئے ہیں یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

(ب) آیا یہ امر بھی واقعہ ہے کہ صوبائی حکومت نے صوبے میں واقع

یتیم خانوں کو صوبائی حکومت کے خرچ پر چلانے کا فیصلہ کیا ہے اگر ایسا ہے تو ایسے یتیم خانوں کی تعداد کیا ہے جن کو حکومت چلائے گی ۔ اور وہ کون کون سے شہروں میں قائم ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) مالی امداد کے متعلق ابھی کوئی پیش کش موصول نہیں ہوئی ۔

(ب) اس سلسلے میں صوبائی حکومت کی سطح پر ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ کیا وزیر اعلیٰ فرمائیں گے کہ یتیم خانوں کی حالت کے پیش نظر انہیں قومی تحویل میں لینا بہت ضروری ہیں ۔ حکومت اس معاملہ میں کیا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ یہ بالکل درست ہے کہ ان کی حالت نا تسلی بخش ہے اور یتیم خانوں کو قومی تحویل میں لینے کے لیے اس طرح غور کیا گیا ہے جس طرح سکولوں کو قومی تحویل میں لینے کے لئے غور کیا گیا تھا چونکہ وسائل کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے اس لیے وہ غور و فکر کی منزل میں ہے ۔ اگر وسائل ہمارے پاس موجود ہوئے تو ہم کوئی مثبت قدم اٹھا سکتے ہیں ۔

سردار صغیر احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ فرمائیں گے کہ یتیم خانوں کو چلانے کے لیے لائسنس لینا پڑتا ہے ؟ صوبے میں یتیم خانوں کے لائسنس بہت ہیں اور ان سے گدا گری کا کام لیا جاتا ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ اس کی تفصیل میرے پاس نہیں ہے ۔

ٹریفک کے مقدمات کی سرسری سماعت کا اختیار

*۱۷۲۱ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے صوبہ کے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے ماتحت مجسٹریٹوں کو ٹریفک کے مقدمات کی سرسری سماعت کا اختیار دے دیں - اگر ایسا ہو تو یہ احکامات کس تاریخ کو جاری کئے گئے اور صوبہ بھر میں ٹریفک کے ایسے مقدمات کی تعداد کیا ہے جن کا مذکورہ احکامات جاری ہونے سے لے کر اب تک فیصلہ کیا گیا ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : جی نہیں -

شیخ محمد اصغر - کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ اس سے ٹریفک کے حادثات کم ہو جائیں گے ؟

وزیر اعلیٰ - یہ درست ہے کہ اس قسم کے اقدامات کیے گئے ہیں اور دفعہ ۳۰ کے مجسٹریٹوں کو اس قسم کے اختیارات دے گئے ہیں -

سید ناظم حسین شاہ - کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومتوں میں summary cases آنریری مجسٹریٹوں کے پاس جایا کرتے تھے اور آئندہ نہیں جائیں گے -

وزیر اعلیٰ - یہ درست ہے - اب بھی جائیں گے-

سماجی برائیوں کو روکنے کا منصوبہ

*۱۷۲۲ - شیخ محمد اصغر - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبائی حکومت نے اربن کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ یا دوسرے ذرائع سے سماجی برائیوں کو روکنے کا منصوبہ بنایا ہے -

(ب) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس منصوبہ پر ابھی تک عمل نہیں کیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) جی ہاں

(ب) جی نہیں ۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

قانون تحفظ امن عامہ کے تحت مقدمات

*۱۷۳۶ ۔ **ملک محمد علی خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) یکم جنوری ۱۹۷۲ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء کل کتنے افراد کے خلاف قانون تحفظ امن عامہ کی مختلف دفعات کے تحت مقدمات قائم کئے گئے ۔

(ب) مذکورہ مقدمات میں کتنے لوگوں کے خلاف جرم ثابت ہوا اور کتنے لوگوں کے خلاف ابھی مقدمات چل رہے ہیں ۔

(ج) جزو (الف) میں مندرج مقدمات میں سے کتنے مقدمات حکومت واپس لے چکی ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ (مسٹر معراج خالد) : (الف) ۵۳۹ (پانچ سو انتالیس) افراد ۔

(ب) پانچ افراد سزا یاب ہوئے اور ۲۲۳ (تین سو چھبیس افراد کے خلاف مقدمات چل رہے ہیں ۔

(ج) ۵۲ مقدمات واپس لیے گئے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا یہ درست ہے کہ تحفظ امن عامہ کے نام پر یہ قانون صرف اپنے سیاسی مخالفین کو دبانے کیلئے ابھی تک باقی ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں بنتا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ یہ بالکل متعلقہ سوال ہے ۔ انہوں نے مقدمات کی تعداد بتائی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ کتنے مقدمات چل رہے ہیں اور کتنے واپس لئے ہیں ۔ اس سلسلے میں یہ سوال کیا گیا ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ نے پوچھا ہے کہ یہ قانون اس لئے باقی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر اعلیٰ یہ ارشاد فرمائیں گے کہ جن ۵۳۹ افراد کے خلاف مقدمات بنائے گئے ہیں ان میں سے سرکاری پارٹی کے کتنے افراد ہیں اور حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے کتنے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ میں اصولی طور پر ان مقدمات کی نوعیت عرض کئے دیتا ہوں۔ جیسے کہ معزز ارکان کو پتہ ہوگا کہ پچھلے دنوں اساتذہ نے ہڑتال وغیرہ کی تھی اور ایسی صورتحال پیدا ہو گئی تھی کہ انکے خلاف امن عامہ میں خلل ڈالنے کے مقدمات بنانے پڑے مگر وہ تمام مقدمات واپس لے لئے گئے ۔ اس طرح صنعتی اداروں میں ایسے کارکن ہیں جنہوں نے خلاف قانون حرکات کیں انکے خلاف بھی مقدمات بنے تھے وہ بھی واپس لے لئے گئے ہیں ان مقدمات کی نوعیت ایسی تھی ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب وزیر اعلیٰ نے فرمایا ہے کہ ابھی تک ۳۲۹ افراد کے خلاف مقدمات چل رہے ہیں اور اب فرما رہے ہیں کہ تمام مقدمات واپس لئے جا چکے ہیں ان دو جوابات میں سے کون سا صحیح ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ میں نے تمام نہیں کہا ۔ جو واپس لئے گئے ہیں ۔ ان کے متعلق کہا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا یہ درست نہ ہوگا کہ اس قانون کو معطل کر دیا جائے کیونکہ اسکے تحت پہلے آپ کیس بناتے ہیں اور پھر واپس لیتے ہیں اس سے لوگوں کو خواہ مخواہ پریشانی ہوتی ہے اسکا کیا فائدہ ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ سوال غیر متعلقہ ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ بعض ایسے اشخاص جو واقعی امن عامہ میں خلل ڈالتے ہیں ان کے خلاف کیس رجسٹر کرنے کا کوئی ارادہ ہے ؟

میاں خورشید انور ۔ ان کا آپریشن کر دیا جاتا ہے۔ جناب والا ۔ میرے سوال کا جواب نہیں آیا ؟

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر اعلیٰ ۔ آپ ان کا سوال سن لیں ۔ اگر وہ متعلقہ ہوا تو میں حاضر ہوں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب وزیر اعلیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے اساتذہ کے خلاف کیس درج کئے پھر واپس لے لئے ۔۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ آپ سے پہلے فاضل سپیکر قرار دے چکے ہیں کہ یہ سوال غیر متعلقہ ہے ۔ لہذا اس سوال کی اجازت نہیں دینی چاہئے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کچھ نہیں فرمایا ۔ اگر وزیر اعلیٰ جواب دینے کیلئے تیار ہیں تو میرے خیال میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ میں اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ وہ اس پر پہلے رولنگ دے چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کیا رولنگ دی ہے ؟

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ سوال غیر متعلقہ ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب ۔ انہوں نے کوئی رولنگ نہیں دی ۔ آپ ٹیپ سن لیں ؟

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ مجھے سن لینے دیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میرے سوال کے جواب میں جناب وزیر اعلیٰ نے فرمایا تھا کہ ہم نے اساتذہ کے خلاف کیس بنائے اور پھر واپس لے لئے ۔ مزدوروں کے خلاف کیس بنائے اور واپس لے لئے ۔ تو میں نے یہ عرض کی ہے کہ کیا یہ سلسلہ بند نہیں کیا جا سکتا ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ ضمنی سوال نہیں ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا ۔ میاں صاحب نے فرمایا ہے کہ "کیس بنائے" ۔ انکے مقدمات پہلے ہیں اسلئے کہ انہوں نے ایسی حرکات کی تھیں جو قانون کی زد میں آتی تھیں ۔ تو میاں خورشید انور صاحب نے یہ لفظ کہہ کر کہ "بنائے ہیں" مجھ پر شبہ کیا گیا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب وزیر اعلیٰ نے فرمایا ہے کہ کیس بنائے اور واپس لے لئے ۔ میں کہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کے حکم کے بغیر کیس نہیں بن سکتے ۔

Mr. Speaker: It is not one of his functions to make out cases against any one.

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ جنوری ۱۹۷۲ء سے دسمبر ۱۹۷۲ء تک جو مقدمات امن عامہ آرڈیننس کے تحت بنائے گئے وہ سابقہ حکومتوں کے تمام ریکارڈوں سے زیادہ ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ ایک الگ سوال ہے ۔ اگر آپ نے یہ سوال پوچھا ہوتا تو وہ سارا ریکارڈ لے کر یہاں آتے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ انکے پاس گوشوارہ ہوتا ہے ۔ انہیں تمام علم ہوتا ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ زیادہ تر بے گناہ لوگ اس قانون کی زد میں نہیں آ رہے ہیں؟

کھنڈا لاھیکے ریلوے اسٹیشن کو بجلی کی فراھمی

*۱۷۷۳ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(ا ف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بجلی کی فیڈر لائن ریلوے اسٹیشن کھنڈا لاھیکے سے صرف ۳۰۰ گز کے فاصلہ سے گزرتی ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ لائن سپرنٹنڈنٹ متعلقہ نے مذکورہ بالا ریلوے اسٹیشن کو بجلی دینے کے لئے اخراجات کا تخمینہ لگایا تھا - اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ تخمینہ کس تاریخ کو لگایا گیا تھا -

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ نارنگ منڈی سب ڈویژن محکمہ بجلی کی طرف سے مذکورہ بالا ریلوے اسٹیشن کو بجلی دینے کے لئے ڈیمانڈ نوٹس اسی تاریخ کو دیا گیا تھا جس تاریخ کو نارنگ منڈی میں یامین آئیس فیکٹری کو ڈیمانڈ نوٹس دیا گیا تھا -

(د) اگر (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ بالا آئیس فیکٹری کو کنکشن دے دیا گیا ہے - اگر ایسا ہے تو کنکشن کس تاریخ کو دیا گیا -

(ہ) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ ریلوے اسٹیشن کو ابھی تک کنکشن نہیں دیا گیا - اگر جواب اثبات میں ہے تو ریلوے اسٹیشن مذکور کو کنکشن نہ دینے کی کیا وجہ ہے اور کب تک اسے کنکشن دیا جائے گا ؟

وزیراعلیٰ (مسٹر معراج خالد) :- (الف) بجلی کی L.T. لائین کا فاصلہ اسٹیشن سے ۴۰۰ گز ہے - جو پانچ کھمبوں کا فاصلہ بنتا ہے -

(ب) تخمینہ L.T. لائین سے بنایا گیا - رقم تخمینہ کے مطابق مبلغ ۶۴۸۴ روپے ہے -

(ج) ایس - ڈی - او مریدکے سب ڈویژن نے مبلغ ۶۴۸۴ روپے کا ڈیمانڈ نوٹس مورخہ ۲۷-۶-۷۲ کو ریلوے کو ارسال کیا - ریلوے نے

چیک نمبری ۱۹/۲۵۹۹۶۱ مورخہ ۱۵-۱۱-۷۲ کو بھیجا جو (Dis-honour) ہو گیا ریلوے نے دوبارہ چیک نمبر ۵/۲۵۳۶۵ مورخہ ۲۳-۱-۷۳ کو بذریعہ XEN بادامی باغ ڈویژن لاہور جمع کروایا ۔ محکمہ ریلوے وائرنگ ٹسٹ رپورٹ مورخہ ۲-۲-۷۳ کو ایس ۔ ڈی ۔ او مریدکے سب ڈویژن ارسال کی ۔ جس کی تصدیق مورخہ ۶-۲-۷۳ کو متعلقہ لائن سپرنٹنڈنٹ نے کر دی ۔ یاسین آئیس فیکٹری کے نام کوئی کنکشن نہیں دیا گیا ۔

(د) یاسین آئیس فیکٹری کے نام کوئی کنکشن نہیں دیا گیا ۔

(ر) مذکورہ اسٹیشن کو ماہ رواں میں بجلی کا کنکشن دے دیا جائیگا ۔

پسرور کلاسوالہ روڈ کی مرمت

*۱۷۸۵ - شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ میرے نشان زدہ سوال نمبر ۱۲۵۸ کے جواب کے حوالہ سے جو ۱۹ جنوری ۱۹۷۳ء کو ایوان میں دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پسرور کلاسوالہ روڈ پر سال ۷۰-۱۹۶۹ء میں مبلغ ۷۰۵۸ روپیہ کا خرچ کس کام پر ہوا یعنی سڑک کی مرمت پر یا کسی پل وغیرہ کی تعمیر پر اور کس ٹھیکیدار نے یہ کام مکمل کیا تھا ۔

(ب) پسرور کلاسوالہ روڈ پر سال ۷۱-۱۹۷۰ء کے دوران ۱۵۰،۵۵۸ روپیہ کے خرچ کی مدوار تفصیل بتائی جائے ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ ۷۱-۱۹۷۰ء کے دوران پسرور کلاسوالہ روڈ کی مرمت کے لئے صرف اسی ہزار روپیہ کا ٹھیکہ دیا گیا تھا ۔ لیکن دوران مرمت ٹھیکیدار کا ٹھیکہ بڑھتا رہا ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) :- (الف) پسرور کلاسوالہ روڈ پر مبلغ/۷۰۵۸ روپے کی تفصیل خرچ اور ٹھیکیدار کا نام درج ذیل ہے-

تفصیل کام	تخمینہ لاگت	نام ٹھیکیدار
۱ - پسرور کلاسوالہ روڈ پر ڈسپنسری کے نزدیک آٹھ پلوں کی تعمیر	مبلغ -/۴۹۷۳ روپے	محمد بوٹا
۲ - مرمت پسرور کلاسوالہ روڈ (Patch Work)	مبلغ -/۲۰۸۵	
کل میزان	-/۷۰۵۸ روپے	

(ب) پسرور کلاسوالہ کی خصوصی مرمت کا تخمینہ دو لاکھ روپے لگایا گیا - سال ۷۱-۱۹۷۰ میں فنڈز ناکافی ہونے کی وجہ سے ایک لاکھ بیس ہزار روپے اس کام کے لئے منظور کئے گئے - ۷۲-۱۹۷۱ میں مبلغ ۶۰ ہزار روپے اس کام کے لئے منظور ہوئے- کل کام کی تفصیل جو کہ ایک لاکھ اسی ہزار روپے کے تحت ہوا درج ذیل ہے :-

۱ - سڑک کے کنارے کنگری لگوائی	= ۲۱۵۷-۰۰
۲ - سڑک کی ٹرنچنگ	= ۲۶۹-۵۶
۳ - سولنگ لگوائی	= ۹۴۳-۳۶
۴ - اینٹ کی قیمت بھٹے پر	= ۲۲۱۱۲-۴۷
۵ - اینٹوں کی ڈھلائی	= ۳۶۰۵-۹۵
۶ - سٹون سٹیل (پھتر)	= ۴۳۵۸-۸۰
۷ - پتھر بچھائی	= ۳۴۳۵-۸۸
۸ - مزدوری برائے مرمت فروش اینٹ آکوٹ	= ۳۴۳-۳۷
۹ - " " " " " ۲ کوٹ	= ۳۵۲-۰۰

۱۰ - مزدوری برائے تین کوٹ بجری = ۴۴۰۱-۹۸

۱۱ - لک = ۴۹۷۵۰-۵۷

۱۲ - بجری سڑک کے لئے = ۴۱۴۹۹-۰۰

۱۳ - مٹی کا کام = ۱۴۳۲۷-۲۸

۱۴ - ۴ میل کے لئے متبادل راستہ ہوائی = ۲۰۰۰۰۰

۱۵ - روڈ رولر کی کیرج = ۱۰۰۰۰

۱۶ - ٹار بوائلر کی کیرج = ۵۰۰۱۰۰

۱۷ - پلی دو فٹ سپین (تلونڈی کے سامنے = ۱۰۶۵۰۱۱

۱۸ - تعمیر پلی ۶ فٹ سنگل سپین (لزد چنگی)

اور ۶ فٹ تین سپین کی پلی نزذ ہوائی اڈا = ۱۳۵۳۱-۹۱

کل میزان = ۱،۹۴،۴۶۴-۴۷

منہائی ٹائر بوائلر کی مرمت = ۱۰۰۰۰

اصل میزان = ۱،۹۴،۳۶۴-۴۷

(نوٹ) مندرجہ بالا خرچ میں سے =/۱،۷۹،۹۹۵ روپے کی ادائیگی منظور شدہ فنڈز کے مطابق کر دی گئی ہے جبکہ ۱۴،۳۶۴-۴۷ روپے کی ادائیگی کے معاملہ ابھی تک معرض التوا ہے اور اس کی محکمانہ انکوائری ہو رہی ہے۔

(ج) یہ صحیح نہیں ہے۔

شیخ عزیز احمد - کیا وزیر اعلیٰ فرمائیں گے کہ سابقہ سوال میں اس کی مرمت کی لاگت ایک لاکھ پچاس ہزار پانچ سو اٹھاؤن روپے بتائی گئی تھی۔ لیکن اس سوال میں ایک لاکھ ۹۴ ہزار ۷۶۴ روپے خرچ بتایا گیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ اس پر اعتراض کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ دونوں figures میں فرق ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ ۔ جزو "ب" میں پوچھا گیا ہے کہ ۱۹۷۰-۷۱ کے دوران پسرور کلاسوالہ روڈ پر ایک لاکھ ۵۰ ہزار ۵۵۸ روپے کی خرچ کی مدوار تفصیل بتائی جائے ۔ یہ رقم سوال نمبر ۱۲۵۸ کے جواب میں بتائی گئی ۔ (کہ اس میں یہ تفصیل دکھائی تھی ۔ ایک لاکھ پچاس ہزار ۵۵۸ روپے) لیکن جو جواب اب دیا گیا ہے اس میں لکھا ہے کہ ایک لاکھ بیس ہزار روپے ۱۹۷۰-۷۱ کے لیے منظور کیے گئے ۔ کون سا جواب درست ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ سال ۱۹۷۱-۷۲ میں مبلغ ۶۵ ہزار روپے اس کام کے لیے منظور ہوئے ۔ اس سے پہلے سال ۱۹۷۰-۷۱ میں ایک لاکھ بیس ہزار روپے منظور کیے گئے تو اس کا ٹوٹل آپ لگا لیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ ٹوٹل ایک لاکھ پچاس ہزار روپے ہو گا ۔ لیکن پہلے سوال کے جواب میں ایک لاکھ پچاس ہزار بتایا گیا ہے ۔ یا وہ جواب غلط ہے یا یہ جواب غلط ہے یا دونوں درست نہیں ہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ آپ تفصیلات میرے سامنے پیش کر دیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ یہاں اینٹوں کی قیمت بھٹے پر ۲۲،۱۱۲ روپے ہے ۔ اینٹوں کی ڈھلائی پر ۳۶۰۵ روپے۔ اس کے ساتھ ہی سٹون میٹل (پتھر) پر ۳۴،۳۵۸ روپے پتھر بچھائی کے ۳۴۳۵ روپے، سولنگ کے لیے اینٹیں لگوائی گئیں مگر سولنگ لگی کوئی نہیں ۔ سولنگ کا سوال نہیں پیدا ہوتا اس کی انکوائری کرائیں ۔

وزیراعلیٰ ۔ آپ مجھے تفصیلات لکھ کے دے دیں تاکہ میں چیک کر سکوں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ میں تفصیلات دے دوں گا ۔

ٹھیکے کی منسوخی

*۱۷۸۶ - شیخ عزیز احمد - کیا وزیر اعلیٰ میرے نشان زدہ سوال نمبر ۱۲۴۹ کے جواب کے حوالہ سے جو ۱۹ جنوری ۱۹۷۳ء کو ایوان میں دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ ملک شفقت علی ٹھیکیدار محصول چونگی ٹاؤن کمیٹی کلاسوالہ کے ذمے سال ۷۱-۱۹۷۲ء کے مبلغ ۷۳۰۹۰۱۳ روپے اس لئے بقایا ہیں کہ وہ مسلسل کئی ماہ مقررہ قسط سے کم رقم جمع کراتا رہا۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ٹھکیہ ہر وقت منسوخ نہ کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) :- جی نہیں -

ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے ذمہ واجب الادا رقوم

*۱۷۸۷ - شیخ عزیز احمد - کیا وزیر اعلیٰ میرے نشان زدہ سوال نمبر ۱۲۴۵ کے جواب کے حوالہ سے جو ۱۹ جنوری ۱۹۷۳ء کو ایون میں دیا گیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ آڈٹ اعتراض نمبر ۱۱۰ مورخہ ۱۱-۱-۱۹۷۰ء کے بموجب مبلغ ۱،۳۴،۶۰۵،۵۰ روپیہ کی رقم ۱۰۰ ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے ذمہ واجب الادا تھی - اگر ایسا ہے تو اس رقم میں سے آج تک کتنی رقم وصول کی گئی اور بقایا وصول کرنے کے لیے کیا اقدامات کیے گئے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : جی ہاں - صحیح اعداد ابھی معلوم نہیں ہو سکے ، معلومات اکھٹی کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے - نا دھندہ کمپنیوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی زیر غور ہے -

---

تحصیل پسرور میں پولیس اسٹیشنوں کی تعداد اور پولیس کی موجودہ نفری

*۱۸۲۰ - **شیخ عزیز احمد** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کی آبادی بموجب مردم شماری ۱۹۷۱ء کیا ہے اور یہ تحصیل کتنے دیہات پر مشتمل ہے -

(ب) تحصیل پسرور میں پولیس اسٹیشنوں کی تعداد اور پولیس کی موجود نفری کتنی ہے اور ہر پولیس اسٹیشن میں کتنا عملہ تعینات ہے -

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ نظم و نسق اور امن و امان قائم رکھنے کے لیے پولیس کی موجودہ نفری ناکافی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت پولیس کی نفری بڑھانے کے سلسلہ میں کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) : (الف) تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ۶۰۳ دیہات ہیں - بموجب مردم شماری ۱۹۷۲ء کے ۳۹۳۷۶۹ ہے -

(ب) تحصیل پسرور میں دو (تھانہ پسرور اور تھانہ پھلورہ) تھانے ہیں -

تھانہ	سب انسپکٹر	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	ہیڈ کانسٹیبل	کانسٹیبل
پسرور	۱	۶	۱	۱۱
پھلورہ	۱	۱	—	۱۶

(ج) موجودہ نفری کافی نہیں - پولیس کی نئی تنظیم ہو رہی ہے - اس سے بہتر کارکردگی ہو سکے گی -

شیخ عزیز احمد - کیا وزیر اعلیٰ بیان فرمائیں گے کہ کب تک ان تھانوں میں نفری بڑھائی جائے گی ؟

وزیر اعلیٰ - صوبے بھر کے لیے نئی نفری بھرتی کی جا رہی ہے - جونہی وہ بھرتی پوری ہو جائے گی لازمی طور پر ان کا حشہ پہنچ جائے گا -

---

ریلوے کراسنگ پر پل بنانے کی سکیم

*۱۸۳۴ - چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب نے لاہور شہر میں تمام ریلوے کراسنگ پر پل (Over bridge) بنانے کی سکیم کی منظوری دی ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پلوں کے مذکورہ نظام کا مقصد یہ ہے کہ لاہور شہر کو ریلوے لائن کی دوسری طرف آبادیوں یعنی مصری شاہ - فاروق گنج - شاد باغ اور ان سے اگلی آبادیوں سے ملا دیا جائے -

(ب) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ منصوبے کی تکمیل پر کیا خرچ آ جائے گا - پل کہاں کہاں بنیں گے اور اس منصوبے پر کب تک عمل درآمد ہو گا ؟

وزیر اعلیٰ - (مسٹر معراج خالد) : جی نہیں -

(الف) جی نہیں

(ب) جی ہاں

(ج) یہ تجویز ابھی بالکل ابتدائی مراحل میں ہے -

انڈسٹریل ہوم کا قیام

*۱۸۳۶ - چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبہ کے جنگ سے متاثرہ علاقوں میں انڈسٹریل ہوم قائم کرنے کی ایک سکیم تیار کی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو : -

(اول) وہ انڈسٹریل ہوم کن علاقوں میں قائم کئے جائیں گے -

(دوم) کتنی تعداد میں قائم کئے جائیں گے -

(سوم) ان پر کتنی رقم خرچ کی جائیگی -

(چہام) یہ پروگرام کب شروع کیا جائیگا - اور کب مکمل ہوگا ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی ہاں -

(ب) - (اول) یہ انڈسٹریل ہوم صوبہ بھر میں دیہی اور شہری علاقوں میں کھولے جائیں گے -

(ب) (دوم) ان کی تعداد ذیل میں دی گئی ہے -

لاہور ڈویژن	۳۵۰
راولپنڈی ڈویژن	۳۵۰
ملتان ڈویژن	۳۵۰

سرگودھا ڈویژن	۲۲۵
بھاولپور ڈویژن	۲۲۵

میزان	۱۵۰۰

(ب) (سوم) ایک تخمینہ کے مطابق ۱۵۰۰ انڈسٹریل ہوم پرماہ اکتوبر ۱۹۷۳ء تک باون لاکھ پچپن ہزار خرچ ہو گئے - (ب) چہارم - یہ پروگرام دسمبر ۱۹۷۲ء سے شروع کیا جا چکا ہے اور اکتوبر ۱۹۷۳ء تک مکمل ہوگا۔

مسٹر سپیکر - وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

---

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

بلدیہ شجاع آباد کی بلڈنگ کا کرایہ

*۱۸۴۳ - چوہدری علی بہادر خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ گذشتہ اسمبلی کے اجلاس میں وعدہ کیا گیا تھا کہ بلدیہ شجاع آباد کی بلڈنگ جس میں اس وقت عدالت قائم ہے کا کرایہ بلدیہ شجاع آباد کو ادا کیا جائیگا ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکوہ بلڈنگ کا کرایہ بلدیہ شجاع آباد کو ادا نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی ہاں ۔

(ب) کرایہ کے تعین کے لئے متعلقہ محکمہ ضروری کارروائی کر رہا ہے ۔ کرایہ کی ادائیگی بل موصول ہونے پر کو دی جائیگی ۔

شجاع کے قبرستان میں ناجائز تجاوزات

*۱۸۵۱ - چوہدری علی بہادر خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شجاع آباد کے قبرستان میں کچھ لوگوں نے ناجائز تجاوزات تعمیر کئے ہوئے ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان ناجائز تجاوزات کو ہٹانے پر تیار ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) (الف) ۔ صرف ایک شخص محمد حسین ولد غلام حسین فقیر نے تین مرلہ جگہ پر ناجائز قبضہ کر کے مکان بنا لیا ہے اور کچھ خانہ بدوش لوگوں نے عارضی جھونپڑیاں بنا لی ہیں ۔

(ب) میونسپل کمیٹی نے تجاوزات ہٹانے کے لیے کاروائی شروع کر دی ہے ۔

سرکاری اور نیم خود مختار اداروں کے ملازمین

*۱۸۵۳ - چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبائی حکومت کے سرکاری اور نیم خود مختار اداروں کے ان ملازمین کو جن کو نا اہلی یا بددیانتی کی وجہ سے نکال دیا گیا تھا ان میں سے کتنے ملازمین کو ابھی تک سرکاری عمارتوں میں رہنے کی اجازت ہے ۔ اور دیگر سہولتیں مثلاً ٹیلیفون وغیرہ بھی دی ہوئی ہیں ۔

(ب) مذکورہ ملازمین پر ان کی تاریخ علیحدگی ملازمت سے آج تک مزکورہ سہولتوں کے ضمن میں کتنا خرچہ آ چکا ہے ۔ یہ تفصیل ضلع وار دی جائے اور متعلقہ اشخاص کے نام بھی مہیا کئے جائیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ متعلقہ کوائف تمام انتظامی محکموں اور کمشنر صاحبان کے دفاتر سے اکٹھے کئے جا رہے ہیں ۔

لوکل کونسل سروس میں لوکل باڈیز کے ملازمین کی شمولیت

*۱۸۵۴ - چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت لوکل کونسل سروس میں تمام لوکل باڈیز کے ملازمین کو شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ب) کیا اس طرح ایک لوکل باڈی سے دوسری لوکل باڈی میں ملازمین کا تبادلہ وغیرہ ہو سکے گا ۔

(ج) اگر ایسا ہے تو اس پر کب تک عمل درآمد ہو جائے گا ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

امپروومنٹ ٹرسٹ کی لوکل کونسل سروس میں شمولیت

*۱۸۵۵ - **چوہدری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا امپروومنٹ ٹرسٹ لوکل باڈی ہے اور اس کو لوکل کونسل سروس میں شامل کیا جا رہا ہے ۔ اگر انہیں تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ جی ہاں ۔ امپروومنٹ ٹرسٹ لوکل باڈی ہے معتمد کی اسامی کو پہلے ہی بذریعہ نوٹیفیکیشن مورخہ ۲۷-۴-۷۱ لوکل کونسل سروس میں شامل کیا جکا ہے نقل نوٹیفیکیشن ایوان کے رو برو پیش ہے ۔

GOVERNMENT OF THE PUNJAB
Basic Democracises, Sosial welfare
and Local Government Deptt :

NOTIFICATION

Dated Lahore the 27th April, 1971 No LCS (Admn) 1 (14)/69. In exercise of the powers conferred by article 44 (2) of the Basic Democies Order, 1959, read with Section 2 of the Town

Improvement (Amendmeni) Act, 1968 (Act IV of 1968) the Governor of the Punjab is pleased to specify with immediate effect, the posts of the Secreteries of all the Improvement Trusts in Punjab as posts which shall be filled by Officers belonging to the Local Councils Service.

Aslam Iqbal, CSP,
Secrtaty,
Government of the Punjab
Basic Democracies, Social Welfare and
Local Government Deptt :

No. (LCS)-1(14)/69, dated Lahore the 27th April, 1971.

A copy is forwarded for information to :—

1. All the Commissioners in the Punjab.
2. All the Deputy Commissioners, in the Punjab.
3. All the Chairmen of Improvament Trusts in Punjab.
4. All the Chairmen, Town and Municipal Committees in Punjab.
5. All the Chairment, District Councils in Punajb.
6. Section Officer, Improvement Trust Basic Democracies Deptt:
7. Section Officer (LCS) B D. Deptt :
8. The Government Printing Press, Lahore for publication of the notification in the next issue of the gazette. It is requested that 100 copies may please be supplied to this Department.

Sd/-Ahmad Din, PSSI
Section Officer (LCS),
for Secretarv to Goverment of Punjab

———

محمد رمضان کنڈکٹر کی سزایابی

*۱۸۶۰ - شیخ عزیز احمد - کیا وزیر اعلیٰ بحوالہ جواب نشان زدہ سوال نمبر ۶۹۷ جو مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۷۳ء ایوان میں دیا گیا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ محمد رمضان کنڈکٹر نیو لائلپور - سمندری ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لائلپور بس نمبر ۲۲۸۰ ایل آر کو مسٹر محمد سلیم شیخ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سرگودھا نے بحیثیت سپیشل ٹریفک مجسٹریٹ لاہور - لائلپور روڈ پر مبلغ ۵۰ روپیہ زیر دفعہ ۰ مغربی پاکستان موٹر گاڑی ہائے آرڈیننس ۱۹۶۰ء جرمانہ کیا تھا -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ محمد رمضان کنڈکٹر نے اپنی سزایابی کے خلاف ایڈیشنل سیشن جج لائلپور کی عدالت میں نگرانی دائر کی جس کی مسل سیشن جج مذکور نے اپنی سفارشات کے ساتھ عدالت عالیہ لاہور کو ملزم کو جرم اور سزا سے بریت کے لئے بھیجی -

(ج) کیا یہ درست ہے کہ عدالت عالیہ نے ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو فوجداری نگرانی نمبر ۹۲۴ آف ۱۹۶۷ء منظور فرماتے ہوئے حسب ذیل ریمارکس دئے -

"کہ دفعہ ۱۱۶ مغربی پاکستان موٹر گاڑی ہائے آرڈیننس ۱۹۶۰ء میں مندرج طریق کار اختیار نہیں کیا گیا -"

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ درست ہے کہ دفعہ ۱۱۶ مغربی پاکستان موٹر گاڑی ہائے آرڈیننس ۱۹۶۰ء کی موجودگی میں موبائیل مجسٹریٹ یا ٹریفک مجسٹریٹ موقع پر ڈرائیور - کنڈکٹر - مالک بس و ٹرک کو جرمانہ کرنے کا مجاز نہیں ہے -

(ہ) اگر جزو (د) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ایسے چالانوں اور

موقع پر جرمانے وصول کرنے کے جواز کو درست ثابت کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ (مسٹر معراج خالد) (الف) یہ درست ہے ۔

(ب ۔ ج ۔ د ۔ ہ) یہ معاملہ عدالت سے تعلق رکھتا ہے اور سردست جواب نہیں دیا جا سکتا ۔

لوکل گورنمنٹ کے شعبہ لوکل کونسل کے ذیلی شعبہ ایڈمنسٹریشن کے ملازمین کے لئے ٹریننگ سینٹر

*۱۸۹۸ **چوہدری مشتاق احمد** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ کے شعبہ لوکل کونسل کے ذیلی شعبہ ایڈمنسٹریشن کے درجہ اول دوم کے ملازمین کی ٹریننگ کے لئے ایک ٹریننگ سنٹر قائم کیا گیا ہے اگر ایسا ہے تو اس کی جائے قیام بتائی جائے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۱۹۶۴ء تا جنوری ۱۹۷۳ء کتنے ملازمین نے مذکورہ سنٹر سے ٹریننگ حاصل ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ ذیلی شعبہ کے درجہ دوم کے سینئر ملازمین درجہ اول کی جونیئر آسامیوں پر متعین ہیں ۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ملازمین کے نام اور تاریخ تقرری بتائی جائے نیز یہ بھی بتایا جائے کہ آیا ایسا کرتے وقت سینیارٹی کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے ۔

(ہ) اگو جزو (د) کا جواب نفی میں ہے تو ایسا کیوں کیا گیا ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹرمعراج خالد) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) سوال ھی پیدا ھوتا ۔

(ج) کچھ ملازمین درجہ دوم سنیئر کے درجہ اول جونیئر کی آسامیوں پر تعینات ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ درجہ دوم کے سنیئر ملازم ھوں ۔

(د) مندرجہ ذیل درجہ دوم سنیئر کے افسران درجہ اول جونیئر کی اسامیوں پر اپنی اپنی تنخواھوں کے درجوں میں اپنی اپنی تنخواھوں میں کام کر رہے ہیں ۔ تفصیل درج ذیل ہے ۔

نام افسر معہ عہدہ	تاریخ تعیناتی
(۱) مسٹر جاوید لطیف چیف آفسر بلدیہ مری	۱۱-۵-۷۱
(۲) مسٹر جاوید شاھین چیف افسر ڈسٹرکٹ کونسل لاہور	۲۳-۲-۷۲
(۳) مسٹر امتیاز احمد چیف آفیسر ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ	۳-۳-۷۲
(۴) مسٹر عبدا الحمید چیف افسر ڈسٹرکٹ کونسل گوجرانوالہ	۲۱-۷-۷۱
(۵) چوھدری سردار محمد ڈپٹی چیف آفسر لاہور کارپوریشن	۵-۲-۷۳
(۶) چوھدری نذیر احمد ایڈ منسٹریٹر بلدیہ حافظ آباد	۳-۶-۷۲
(۷) مسٹر شوکت علی ٹیکسیشن افسر ڈسٹرکٹ کونسل ملتان	۹-۱۲-۷۲
(۸) غازی سلطان احمد چیف افسر ڈسٹرکٹ کونسل بہاولپور	۱۵-۱۲-۷۱
(۹) عبدالحمید پیرزادہ ایڈمسنٹریٹر بلدیہ ھارون آباد	۲-۱-۷۳
(۱۰) رانا سعیدا رحمین ایڈمنسٹریٹر بلدید خانپور	۲۷-۱-۷۳

جب بھی درجہ دوم سنیر کے افسر کو درجہ اول جونیئر کی اسامی پر تعینات کیا جاتا ہے تو اس کی یہ تقرری خالصتاً اس کے اپنے گریڈ اور تنخواہ میں ہوتی ہے جس سے اس سنیئر افسران کی سینارٹی پر قطعاً اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا لہذ اسینارٹی کو مد نظر رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ کیونکہ یہ ایک عارضی انتظام ہوتا ہے ۔

(ہ) جیسا کہ جزو (د) میں بیان کیا گیا ہے ۔

بلدیہ لائلپور کی ڈسپنسری میں اسسٹنٹ انجینئر کی رہائش

*۱۸۸۱ ۔ ڈاکٹر حلیم رضا ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا وہ اس امر سے آگاہ ہیں کہ بلدیہ لائلپور کی ایک ڈسپنسری کی تعمیر پر ہزاروں روپے خرچ ہوئے مگر بجائے عوامی استفادہ کے ڈواں بلدیہ کے اسسٹنٹ انجینئر رہائش پذیر ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ ڈسپنسری کی عمارت عملہ نہ ہونے کی وجہ سے خالی پڑی تھی ۔ اس لئے اسے عارضی طور پر اسسٹنٹ میونسپل انجینئر کو کرایہ پر دے دیا گیا ۔

لائلپور کی کچی آبادیوں میں رہنے والے افراد کے لئے شہری سہولتیں

*۱۸۸۲ ۔ ڈاکٹر حلیم رضا ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ لائلپور کی کچی آبادیوں میں رہنے والے ہزاروں افراد کو بنیادی شہری سہولتیں فراہم نہیں کی گئیں اگر ایسا ہے تو کیوں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - بہت سی کچی آبادیوں میں بنیادی سہولتیں مثلاً پینے کا پانی ، نالیاں ، روشنی موجود ہیں باقی جگہ بھی سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں ان سب کا تعلق وسائل سے ہے -

---

محکمہ جات میں نئی بھرتی پر پابندی

*۱۸۸۳ - رانا رب نواز خان نون - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت نے تمام محکمہ جات میں نئی بھرتی پر سے پابندی اٹھا لی ہے اگر ایسا ہے تو کب سے اور کیا اس امر کے احکامات متعلقہ محکمہ جات کو جاری کر دیے گئے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - جی ہاں - چھٹی نمبری ۲-۳\۷۲ (S/GAD) SOWI مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۷۳ کے مطابق نئی بھرتی کرتے وقت مغربی پاکستان زرعی ترقیاتی کار پوریشن اور چھوٹی صنعتوں کی کار پوریشن کے ٹوٹنے سے فالتو ہونے والے یا صوبہ بلوچستان سے واپس بھیجے گئے اہلکاروں کو کھپانے کے بعد باقی جگہوں پر بھرتی ہو سکتی ہے -

---

ٹاؤن کمیٹی میلسی کے حسابات میں رقوم

*۱۸۹۴ - قاضی محمد اسماعیل جاوید - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ ٹاؤن کمیٹی میلسی کے جاری حساب میں ۶۸۵۱۶۰ روپے اور پرسنل لیجر اکاؤنٹ میں ۱۲۳۶۶۲ روپے جمع ہیں - اور اس طرح کل رقم تقریباً ۸۰۸۸۲۲ لاکھ روپے ہے -

(ب) آیا یہ حقیقت ہے کہ ڈپٹی کمشنر ملتان کے حکم کے مطابق اڑھائی

لاکھ روپے پرسنل لیجر اکاؤنٹ میں جمع کرائے جائیں گے اور دو لاکھ روپے کے بانڈ خریدے جائیں گے ۔

(ج) اگر جزو ھائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اتنا روپیہ جمع کرنے کے بجائے اسے ترقیاتی سکیموں پر خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔ جاری حساب میں اس وقت ۴۱۵۸۰۷/ روپے پرسنل لیجر اکاؤنٹ میں ۶۳۶۶۲ روپے جمع ہیں ۔ گویا کل رقم مبلغ ۷۳۹۴۹۶/ روپے جمع ہے ۔

(ب) جی ہا ۔ حکومت کی ھدایت کے مطابق کچھ رقم پرسنل لیجر اکاؤنٹ میں جمع کرائی جاتی ہے ۔ اور اسی مد میں سے جملہ ملازمین ۔ کو تنخواہ ادا کی جاتی ہے ۔ یہ درست نہیں ہے ۔ کہ ڈپٹی کمشنر ملتان نے جمع ۲۰۰۰۰۰/ روپے کے بونٹ خریدے کی اجازت دی ہے ۔ ایسی کوئی اجازت نہیں دی گئی ۔ اور نہ ھی بونڈ خریدے گئے ہیں ۔

(ج) جی ہاں ۔ بجٹ کے مطابق رقم خرچ کی جائیگی ۔

میلسی شہر کے لئے واٹر سپلائی سکیم

*۱۸۹۵ ۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ آیا یہ حقیقت ہے میلسی شہر میں واٹر سپلائی سکیم کے لیے اخراجات کا تخمینہ منظور ہوا تھا جس کو اس سال صوبائی بجٹ میں ملتوی کر دیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس رقم کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیوں کہ میلسی شہر کا ۲/۳ حصہ پانی سے محروم ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد ۔ جی نہیں ۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجنیرنگ نے اس سکیم کی شمولیت کی تجویز سالانہ مالیاتی پروگرام برائے ۱۹۷۲-۷۳ء میں کی تھی ۔ لیکن بوجہ خوردہ مالیاتی حالت کے سکیم ۱۹۷۲-۷۳ء کے بجٹ میں شامل نہیں ہو سکی ۔ اب پھر یہ سکیم سالانہ مالیاتی پروگرام برائے ۱۹۷۳-۷۴ء میں تجویز کی ہے ۔ اگر گورنمنٹ نے اسے منظور کر لیا تو اگلے سال اس سکیم کا کام شروع کر دیا جائے گا ۔ اس سکیم کا تخمینہ مالیت آٹھ لاکھ تین ہزار پہلے ہی گورنمنٹ پاس کر چکی ہے ۔

میلسی شہر میں کچی رامے روڈ کو پختہ کرنا

*۱۸۹۶ ۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا ٹاؤن کمیٹی میلسی شہر کے جنوب میں باغ اور شہر کے درمیان کچی رامے روڈ کو پختہ کرنے کا ارادہ ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ جی ہاں ۔ یہ تجویز زیر غور ہے انشاءاللہ مالی سال ختم ہونے سے پہلے سڑک کا کچھ حصہ بجٹ میں گنجائش کے مطابق پختہ کر دیا جائیگا ۔

میلسی شہر کے لئے شہری منصوبوں پر عمل درآمد کرنا

*۱۸۹۷ ۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں ڈپٹی کمشنر ملتان نے دو لاکھ پچاس ہزار روپیہ میلسی کو دئے ہیں ۔ لیکن مقامی ایڈمنسٹریٹر نے ابھی تک یہ رقم خرچ نہیں کی ہے اور نہ ہی کوئی منصوبہ مکمل کیا ہے اگر ایسا ہے تو حکومت اس بارے میں کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ تین لاکھ سے زائد رقم مختلف منصوبوں پر خرچ کرنے کی اجازت دی گئی ہے ۔ مختلف منصوبوں پر کام جاری ہے اور امید ہے کہ مالی سال کے آخر تک مختص شدہ رقم خرچ ہو جائے گی ۔

موضع پھدہ اور ڈھوڈھ کو میونسپل کمیٹی کی حدود میں لینا

*۱۸۹۸ ۔ (الف) ۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع پھدہ اور موضع ڈھوڈھ حدود میونسپل کمیٹی میلسی سے بالترتیب ۱ اور ۴ فرلانگ کے فاصلہ پر ہیں اور ان دونوں مواضعات میں میلسی کے آڑھتیوں اور مقامی جاگیرداروں کے مشترکہ خفیہ گودام ہیں ۔ یہ لوگ باہر سے لایا ہوا سامان ٹرکوں کے ذریعے دو آنے کا راہ داری پاس لے کر ایک چونگی سے شہر میں داخل کرکے دوسری چونگی سے پاس کرکے ان مواضعات میں لے جاتے ہیں اور پھر تھوڑا تھوڑا کرکے خفیہ راستوں سے شہر لے آتے ہیں یا باہر کے بیوپاریوں اور صارفین کو وہاں سے دیتے ہیں ۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ درست ہے کہ اس سے محصول چونگی میں کمیٹی کو کافی نقصان ہوتا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت کمیٹی کو نقصان سے بچانے کے لئے کیا اقدام کرنا چاہتی ہے ۔

(ج) کیا حکومت ان دو مواضعات پھدہ اور ڈھوڈھ کو حدود کمیٹی میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) کمیٹی کو کسی خفیہ گودام علم نہیں ہے ۔ البتہ شہر کے چند دوکانداروں نے عرصہ دراز سے کالونی روڈ پر حدود کمیٹی سے باہر گودام قائم کیئے ہوئے ہیں ۔ جہاں وہمطابق قاعدہ راہداری مال لے جاتے ہیں ۔ ان گوداموں پر سے اگر کوئی مال شہر میں لے آتا ہے ۔ تو اس پر کڑی نظر رکھی جاتی ہے ۔ اور محصول وصول کیا جاتا ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) فی الحال ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ۔

خانیوال میں تپ دق ایسوسی ایشن کا قیام

*۱۹۳۹ مسٹر فرزند علی ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) خانیوال میں تپ دق ایسوسی ایشن کس سال قائم ہوئی اور اس نے اب تک کتنی رقم حکومت میونسپل کمیٹی اور دیگر ذرائع سے حاصل کی ۔

(ب) مذکورہ ایسوسی ایشن نے آج تک کتنے ملازم صرف چھ ماہ کے اندر برطرف کئے ان کی برطرفی کی وجوہات کیا تھیں ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ادارہ غریبوں اور معذوروں کو طبی امداد مہیا کرنے کی بجائے افسران اور جاگیرداروں کو عیاشی کا سامان فراہم کرتا ہے ۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ مسٹر مقبول احمد خان نے اس ادارہ کی وجہ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنی حیثیت سے زیادہ جائداد پیدا کی ۔

(ہ) اگر جزو (د) کا جواب اثبات میں ہے تو ایسی جائداد کی تفصیل بتائی جائے ۔

وزیر اعلیٰ مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) ٹی بی ایسوسی ایشن خانیوال ۱۹۶۱ء میں قائم ہوئی سال قیام کے اس سال تک ایسوسی ایشن کی آمدن کے ذرائع اور اعدادو شمار درج ذیل ہیں ۔

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۹۶۱—۶۲	۱۰,۰۰۰	—	—	۵,۰۳۰	—	۲۹,۳۱۰.۹۸	۳۳,۸۱۰.۹۸
۱۹۶۲—۶۳	۶,۰۰۰	—	—	—	—	۳۵,	۳۱,۰۸۶.۱۲
۱۹۶۳—۶۴	—	—	—	—	—	۲۵,	۲۵,۷۰۳.۳۱
۱۹۶۴—۶۵	۵,۰۰۰	—	—	—	۶,۵۰۰	۲۷,۹۶۶.۱۰	۳۹
۱۹۶۵—۶۶	۶,۰۰۰	—	—	—	۱۰,۶۰۰	۳۳,۳۹۲	۵۰,۳۹۲
۱۹۶۶—۶۷	۷,۰۰۰	—	—	—	—	۳۰,۳۸۰.۷۵	۳۷,۳۸۰.۷۵
۱۹۶۷—۶۸	۶,۹۹۹	—	—	—	۱۶,۰۰۰	۲۳,۸۶۳.۵۲	۳۷,۸۶۳.۳۵
۱۹۶۸—۶۹	۷۰۰۰	—	—	—	۱۲,۰۰۰	۵۱,۷۵۳۰	۷۰,۷۵۳.۳۶
۱۹۶۹—۷۰	۷۰۰۰	۳,۰۰۰	۳۰۰۰	—	۱۳,۰۰۰	۳۰,۳۵۹.۸۸	۶۶,۳۵۹.۳۸
۱۹۷۰—۷۱	۷۰۰۰	—	—	—	۷,۰۰۰	۳۱,۳۸۲.۲۹	۵۵,۳۸۰.۲۹
۱۹۷۱—۷۲	۱۰,۰۰۰	—	—	—			۳۹,
میزان	۷۱,۹۹۹.۹۳	۳۰۰۰	۳۰۰۰	۵۰.۲۰	۶۹,۸۰۰	۳,۷۶۰,۱۹۶.۱۶	۵,۲۸,۶۹۶.۹

(ب) گزشتہ چھ ماہ میں کسی ملازم کو برطرف نہیں ۔

(ج) یہ درست نہیں ۔

(د) محکمہ معاشرتی بہبود کے علم میں کوئی ایسی چیز نہیں ۔

(ہ) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

اے ۔ سی خانیوال کے اہلمد کی گرفتاری اور ضمانت

۱۹۴۰ مسٹر فرزندعلی ۔ کیا وزیر اعلی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اے ۔ سی خانیوال کر اہلمد اکمل شاہ کو محکمہ انٹی کرپشن نے رشوت خوری کے الزام میں موقع پر گرفتار کیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اہلمد مذکورہ کی ضمانت اے سی خانیول تو منظور فرمائیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملزم مذکور اے س کا رشوت دلال تھاھی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ھاں ۔

(ب) جس ھاں ۔ اس ضمانت کی توثیق دوسرے دن ھی سیشن جج ملتان نے کر دی تھی ۔

(ج) جی نہیں ۔

تحصیل پھالیہ میں جرائم

*۱۹۴۶ چوھدری لال خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(لف) تحصیل پھالیہ میں مارچ ۱۹۷۲ء تا دسمبر ۱۹۷۲ء چوری ۔ ڈاکہ ۔ قتل ۔ اغوا اور رشوت ستانی کے الگ الگ کتنے مقدمات درج ہوئے ۔

(ب) جزو (الف) بالا میں بتائے گئے مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار کئے گئے اور کتنے ابھی تک مفرور ہیں ۔ کتنے سزایاب ہوئے اور کتنے بری ہوئے ۔

(ج) مذکور جرائم کو روکنے کے لئے حکومت نے کیا کیا اقدام کئے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) تحصیل پھالیہ کے ہر تھانہ میں مارچ ۱۹۷۲ء سے دسمبر ۱۹۷۲ء تک چوری ۔ ڈاکہ ۔ قتل ۔ اغوا اور رشوت ستانی کے حسب ذیل مقدمات درج ہوئے ۔

نمبر شمار	تھانہ	چوری	ڈاکہ	قتل	اغوا	رشوت ستانی
۱	پاھڑیاں والی	۲۱	—	۲	۰	—
۲	پھالیہ	۱۸	—	۶	—	—
۳	کھٹالہ شیخاں	۳۶	—	۷	۲	—
۴	قادر آباد	۱۳	—	۶	۲	—
۵	منڈی بہاؤالدین	۰۳	—	۷	۱۴	—
۶	ملکوال	۱۸	—	۸	۱	—
۷	میانہ گوندل	۸۶	—	۰	۶	—

(ب) مقدمات بالا میں جتنے ملزمان گرفتار کئے گئے ۔ جتنے مفرور ہیں ۔ جتنے سزایاب اور بری ہوئے ہیں ۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

تھانہ	چوری			قتل			اغوا		
	گرفتار شدہ	مفرور	سزایاب	گرفتار شدہ	مفرور	سزایاب	گرفتار شدہ	مفرور	سزایاب
۱ پاھڑیاں والی	۱۶	—	—	۸	—	—	۱۴	—	—
۲ پھالیہ	۹۲	—	—	۱۰	—	—	۱۴	—	—
۳ کھٹالہ شیخاں	۴۹	—	—	۲۱	—	—	۰	—	—

۴ قادر آباد	۱۱	۱	۱	۵	—	—	۱۳	—	—
۵ منڈی بہاؤالدین	۴۱	۱	—	۲۳	—	—	۱۹	—	—
۶ ملکوال	۲۶	—	—	۴۸	۱	—	۶	—	—
۷ میانہ گوندل	۳۵	—	۲	۲۵	—	—	۳۲	—	—

(ج) پولیس فورس کو مستحکم کیا جا رہا ہے - حال ہی میں Provincial Armed Reserved کی تشکیل کی گئی ہے - نیز شاہراہوں پر جرائم کی روک تھام کے لئے ایک علیحدہ پولیس کی نفری قائم کرنے کی سکیم بنائی گئی ہے اور پولیس کی نقل و حرکت میں آسانی کے لئے کافی تعداد میں ٹرک اور جیپ گاڑیاں مہیا کی جا رہی ہیں - مواصلات میں وائرلیس سیٹ اور ٹیلیفون ہر پولیس سٹیشن پر مہیا کرنے کی سکیمیں بنائی گئی ہیں - جن کے لئے مرکزی حکومت گرانٹ دے رہی ہے - علاوہ ازیں دیہات میں چوکیدارہ نظام کی بحالی کے لیے حکم جاری کئے گئے ہیں -

---

تھانہ بوربوالہ و تھانہ ساہوکا میں چوری کی وارداتیں

*۱۹۵۰ - چوہدری عبدالعزیز ڈوگر - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) حلقہ تھانہ بوربوالہ و تھانہ ساہوکا میں پچھلے سال کے دوران چوری کی کتنی وارداتیں ہوئیں اور ان میں سے کتنی چوریوں میں برآمدگی ہوئی -

(ب) اگر مذکورہ سالوں کے دوران کسی بھی چوری میں برآمدگی نہیں ہو سکی تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) (الف) حلقہ تھانہ بوریوالہ و تھانہ ساہوکا میں پچھلے سال کے دوران حسب ذیل واردات اور برآمدگی ہوئی۔

تھانہ تعداد درج شدہ مقدمات جس میں برآمدگی ہوئی ہے

بوریوالہ	۵۹	۳۴
ساہوکا	۴۵	۲۲

(ب) مقدمات میں برآمدگی نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ملزمان کا کوئی کھوج جائے وقوع سے نہیں مل سکا۔

تھانہ ساہوکا میں ٹیلیفون کی تنصیب

*۱۹۵۱۔ چوہدری عبدالعزیز ڈوگر۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم فرمائیں گے کہ یہ درست ہے کہ تھانہ ساہوکا میں کوئی ٹیلیفون نہیں ہے۔ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد)۔ یہ درست ہے کہ تھانہ ساہوکا میں ٹیلیفون نہیں ہے۔ نئی سکیم کے تحت اسکا انتظام کیا جا رہا ہے۔

میونسپل کمیٹی بوریوالہ کا میونسپل کمیٹی ملتان کو رقم دینا

*۱۹۵۲ چوہدری عبدالعزیز ڈوگر۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ میونسپل کمیٹی بوریوالہ نے اپنے ترقیاتی بجٹ میں سے میونسپلٹی ملتان کو کوئی رقم دی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں۔ میونسپل کمیٹی بوریوالہ سے جو رقم لی گئی وہ کتنی ہے نیز یہ رقم کس کس ایڈمنسٹریٹر نے دی اور کیا حکومت اس معاملے کی چھان بین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ (مسٹر معراج خالد) (الف) جی نہیں ۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

سڑک کی پختگی

*۱۹۶۱ چوھدری بشیر احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سیالکوٹ ۔ گورداسپور روڈ براستہ پھلورہ ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ کی تحویل میں ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ سیالکوٹ سے ۸/۷ میل تک مذکورہ سڑک پر اینٹوں کا فرش لگایا جا چکا ہے اور بقایا حصہ خام اور ناقابل استعمال ہے ۔

(ج) اگر جزو ھائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ سڑک کہ پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز بقایا حصہ پر اینٹیں لگانے کا انتظام کر رہی ہے یا نہیں ۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ھاں

(ب) جی نہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ سال ۷۱-۱۹۷۰ء میں دھی کاموں کے پروگرام کے تحت سڑک مزکورہ پر تین میل پانچ فرلانگ تک

سولنگ کی گئی اور سڑک کا باقی ماندہ حصہ کچا ہے۔ البتہ فوجی حکام نے مٹی ڈالکر مکمل سڑک کو قابل استعمال بنایا ہوا ہے۔

(ج) حکومت سڑک کو پختہ کرنے کے لیئے مناسب انتظام کر رہی ہے۔ مالی سال ۷۳-۱۹۷۲ء میں مبلغ-/۳۰,۰۰۰روپیہ (تیس ہزارروپیہ) کی رقم اس سڑک کی پختگی کیلئے مختص کی گئی ہے۔

صوبہ میں تیز رفتاری پر چالان

*۱۹۶۹۔ (الف) ملک محمد اعظم۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۱۹۷۲ء میں صوبہ میں گاڑیوں کی تیز رفتاری کی بناء پر کل کتنے چالان کئے گئے اور کتنے لوگوں کو سزائیں یا جرمانے ہوئے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد)۔ تیز رفتاری کی بنا پر ۱۹۷۲ء میں کل ۱۱۱۸ چالان ہوئے اور ۸۹۰ لوگوں کو سزائیں یا جرمانے ہوئے۔

بچیکی سے تھانہ بڑا گھر تک سڑک کو پختہ کرنا

*۱۹۸۰۔ مسٹر شوکت محمود۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بچیکی تا سیدوالہ سڑک کچی ہے۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے مذکورہ سڑک کو بچیکی سے تھانہ بڑا گھر تک پختہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور ۱۹۷۱ء میں مذکورہ سڑک کو پختہ کرنے کی غرض سے کام بھی شروع کر دیا گیا تھا لیکن نامعلوم وجوہ کی بناء پر کام روک دیا گیا۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ۱۹۷۲ء میں مذکورہ سڑک پر دوبارہ کام شروع کیا گیا لیکن ۳ میل کا ٹکڑا مکمل کرنے کے بعد پھر تقریباً چھ سات ماہ سے کام دوبارہ رکا ہوا ہے۔

(د) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سڑک پر ابھی تک دوبارہ کام شروع نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) ۔ جی ہاں ۔

(ب) ۔ جی ہاں ۔

(ج) ۔ جی ہاں ۔

(د) ۔ مذکورہ سڑک پر ٹھیکدار کام معیاد کے اندر ختم کرنے میں ناکام رہا ۔ اسکا ٹھیکہ منسوخ کر دیا گیا ۔ اسکی اپیل پر ٹھیکہ اس شرط پر بحال کیا گیا ہے۔ کہ وہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۳ء تک مکمل کر دے ۔

تھانہ پھورہ کی عمارت کی تعمیر

*۱۹۸۸ ۔ چوھدری بشیر احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں تھانہ پھاورہ ڈسٹرکٹ سیالکوٹ کی عمارت دشمن کے قبضہ میں آ کر بالکل تباہ ہو گئی تھی ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک مذکورہ تھانہ کی عمارت تعمیر کیوں نہیں کی گئی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) تھانہ کی عمارت کے لئے -/۱،۳۳،۶۰۰ روپیہ کا تخمینہ لگایا گیا ہے ۔ اور برائے حصول رقم سال ۷۴-۱۹۷۳ء کے نئے اخراجات میں شامل کیا جا رہا ہے ۔

ضلع سیالکوٹ میں دیہی ڈسپنسریوں کا قیام

*۲۰۱۵ ۔ مسٹر محمد اکبر منہاس ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنی دیہی ڈسپنسریاں ہیں اور ہر ڈسپنسری میں متعینہ عملہ کی تعداد بلحاظ عہدہ کتنی ہے ۔

(ب) ڈسپنسری متذکرہ (الف) میں ہر سال ۷۱-۱۹۷۰ء ۷۲-۱۹۷۱ء ۷۳-۱۹۷۲ء میں کتنی رقوم کی ادویات فراہم کی گئیں ۔

(ج) ہر دیہی ڈسپنسری دوسری ڈسپنسری سے کتنے فاصلے پر ہے اور کس قدر افراد کو طبی امداد بہم پہنچانے کی استطاعت رکھتی ہے ۔

(د) کیا نئی صحت پالیسی کے تحت حکومت پنجاب مزید ڈسپنسریاں یا طبی شفاخانے کھولنے پر غور کر رہی ہے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کہاں کہاں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ (مسٹر معراج خالد) : (الف) بیالیس (۴۲)

ہر ڈسپنسری میں متعینہ عملہ کی تعداد حسب ذیل ہے ۔

ڈاکٹر ۔ ۱

ڈسپنسر ۔ ۱

دائی - ۱

بہشتی - ۱

خاکروب - ۱

نوٹ :- سات ڈسپنسریوں کے انچارج ڈاکٹر ہیں اور باقی ڈسپنسریوں میں کوالیفائیڈ ڈسپنسر ہی انچارج ہیں -

(ب) 1970-71 - 98,752/- روپے

1971-72 - 42,253/- روپے

1972-73 - 90,552/- روپے

(ج) ہر ڈسپنسری دوسری ڈسپنسری سے دو میل سے لیکر دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے - ہر ڈسپنسری سات ہزار افراد کو طبی امداد فراہم پہنچانے کی استطاعت رکھتی ہے -

(د) جی ہاں - فہرست ایوان کے روبرو پیش ہے -

Statement showing the Health Centres and Sub-Health Centres being proposed to be started under the new Health Policy.

Primary Health Centre	Sub Health Centres
1. Gondal Tehsil Sialkot.	1. Kachi Mand.
	2. Phuklian.
	3. Chaprar.
	4. Head Marala.
2. Bharath Tehsil Sialkot.	1. Palaura Kalan,
	2. Kharote.
	3. Chitti Sheikhan.
	4. Kotli Butta.

3. Kotli Loharan Tehl. Sialkot.	1. Sundhwala. 2. Jaurain Kalan. 3. Kulluwal. 4. Roras.
4. Rasul Pur Teh Sialkot.	1. Doliwali. 2. Kake Wali 3. Langeriali. 4. Kundanpur.
5. Chhauni Solchrian, Teh Sialkot.	1. Ratto Bhagowal. 2. Garhi. 3. Ludhar. 4. Chharind.
6. Addalat Grah Teh. Sialkot.	1. Uggoke. 2. Pucca Garah. 3. Harrar. 4. Godhpur.
7. Sambrial Teh. Daska.	1. Radhir 2. Methiala. 3. Jetheke. 4. Malkhanwala.
8. Mitranwali Teh. Deska.	1. Begowala. 2. Gofra. 3. Kundan Siyan. 4. Gonidke.
9. Bhopalwala. Teh Deska.	1. Sahowala. 2. Ghartal 3. Adamke 4. Bambarwala.
10. Jamke Teh : Deska.	1. Baddoke. 2. Ghuriala

	3. Kanwanlit 4. Koreke.
11. Ghuinke Teh : Daska.	1. Kot Karim Bus 2. Addah. 3. Allomohar 4. Perochak.
12. Ghalotian Kalan Teh : Daska.	1. Mundeke. 2. Morhikki 3. Jaisarwala. 4. Ghalotian Khurd.
13. Satrah Teh : Daska.	1. Bhagat Pur. 2. Sirrawali 3. Radala Sundhowan. 4. Jharran wala.
14. Pindi Bhego Teh : Pasrur.	1. Prail. 2. Charwa. 3. Kingra. 4. Mabrajke.
15. Khan Pur Sydan Teh : Pasrur.	1. Sebaz Kot. 2. Shazada 3. Chobarra. 4. Gadgore.
16. Chawinda Teh : Pasrur.	1. Rurki Kalan. 2. Khannan Wali. 3. Budiana. 4. Bajra Garhi
17. Judhala Tehsil Pasrur.	1. Jassoran 2. Panwanan. 3. Soringian 4. Musepur.

18. Chhibbirwali Teh : Pasrur.	1. Kotli Sydan 2. Balgan 3. Kalawala 4. Unchapaharang.
19. Saukin Wind Teh : Pasrur.	1. Retta Jathol. 2. Qila Suba Singh 3. Ghutialian. 4. Chuharmunda.
20. Zaffarwal Teh, Narowal.	1. Rupo Chak. 2. Duli 3. Rajjian. 4. Langarka.
21. Sankhatra, Teh : Narowal.	1. Dhamthal. 2. Nonar. 3. Saddowala. 4. Bubak.
22. Jassar Teh : Narowal.	1. Chanderke Rajpupan 2. Rasiamwal. 3. Daud Khasa. 4. Pakhoke.
23. Qila Sobha Singh, Teh : Narowal.	1. Ali Pur Sydeh. 2. Nidoke. 3. Khan Khasa. 4. Lala.
24. Baddomalhi Teh : Narowal.	1. Bhanian. 2. Talwandi Bhinderan 3. Bathan Wala. 4. Mirakpur.
25. Darman Teh : Shakargarh.	1. Dailer. 2. Dinga Nariaupur

	3. Lessar Kalan. 4. Ramari.
26. Dhudechak Teh : Shakargarh.	1. Raiba Kalan. 2. Darra pur. 3. Shah Gharb. 4. Mallah. 5. Tola.
27. Gorala Teh :	1. Kanjrur. 2. Gumtala. 3. Buta 4. Kallah. 5. Kotli Barekhan.
28 Bara Munga Teh : Shakargarh,	1. Langah. 2. Waingri. 3. Bheko Chak. 4. Phalwari.
29. Kot Naina Teh : Shakargarh.	1. Phagwarri 2. Ikhalspur. 3. Bhirrikhurd. 4. Masrur.
30. Sukho Chak Teh : Shakargarh.	1. Naurangabad. 2. Baga. 3. Chak Amro 4. Marial.

صوبہ پنجاب کی میونسپل کمیٹیوں کو مالی اعانت

*۲۰۲۱ - میاں محمد افضل حیات - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کی بیشتر میونسپل کمیٹیاں مالی کمزوری کے باعث تعلیمی اخراجات پورے نہیں کر سکتیں -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو آیا حکومت مزکورہ کمیٹیوں کو مالی امداد دینے کو تیار ہے - نیز ۷۳-۱۹۷۲ء میں اب تک کتنی میونسپل کمیٹیوں کو کتنی امداد دی گئی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی نہیں - ابھی تک کسی میونسپل کمیٹی نے لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو اس سلسلہ میں امداد کے لیے کوئی درخواست نہیں کی ہے -

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

سٹیڈیم کی تعمیر

*۲۰۳۱ - چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا حکومت پنجاب کرکٹ اور ہاکی کے کھیلوں کو فروغ دینے کے لئے صوبے کے مختلف اضلاع میں سٹیڈیم بنانے کا کوئی پروگرام بنا رہی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سٹیڈیم کن کن اضلاع میں بنائے جائیں گے نیز ان پر کیا لاگت آئے گی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) فی الحال کوئی سٹیڈیم بنانے کا پروگرام نہیں بنایا گیا ہے - لیکن کھیلوں کے مزید فروغ کیلئے گورنمنٹ پوری کوشش کر رہی ہے -

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا -

بجلی کے ٹرانسمیٹروں کی چوری

*۲۰۶۰ - میاں محمد رفیع - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ بجلی کے ٹرانسمیٹروں کی چوری عام ہو گئی ہے اور کسانوں کو سخت دشواری ہوتی ہے - اگر ایسا ہے تو کیا حکومت کوئی موثر کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - یہ حقیقت ہے کہ بجلی کے ٹرانسمیٹروں کی چوری ہو رہی ہے - اس کے ساتھ ساتھ بجلی کے تاروں کی چوری کے بھی واقعات ہوئے ہیں اس میں شک نہیں - کہ ٹرانسفارمروں اور تاروں کی وجہ سے ان کسانوں کو جن کو ان سے بجلی مہیا کی جاتی ہے - دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے - کیونکہ واپڈا کی ہدایات کے مطابق صارفین متبادل ٹرانسفارموں کی قیمت دینے سے گریز کرتے ہیں ہذا بجلی لینے سے محروم رہتے ہیں ٹرانسفارمروں اور تاروں کی چوری کو روکنے کے لئے واپڈا نے مندرجہ ذیل انتظامات کئے ہیں -

(۱) - واپڈا نے اب سیل قسم کے ٹرانسفارمر خریدنے اور نصب کرنے شروع کر دیئے ہیں تاکہ ان میں سے تانبہ نکالنے کا احتمال کم ہو سکے - اس کے علاوہ ٹرانسفارمروں کو ویلڈ کرنا شروع کر دیا ہے - یعنی موجودہ غیر سیل شدہ ٹرانسفارمروں کے پیندے کو پلیٹ فارم کے ساتھ اور ڈھکنے کو ٹرانسفارمر کی باڈی کے ساتھ ویلڈ کرنا شروع کر دیا ہے -

(۲) تانبے کی تاروں کی جگہ المیونیم کی تاریں لگائی جا رہی ہیں ۔ تاکہ چوری کے واقعات کم ہوں ۔

(۳) ۔ جن کسانوں کی زمینوں کے ٹرانسفارمر چوری ہوئے ہیں ان سے اسکی قیمت لے کر نئے ٹرانسفارمر لگائے جاتے ہیں ۔ یہ صرف اس لئے کیا گیا ہے ۔ تاکہ لوگ ان کی حفاظت کریں ۔

(۴) ۔ ان واقعات کی تفتیش میں پولیس خاصہ وقت لیتی تھی ۔ اور ٹھیک طور پر تفتیش بھی نہیں ہوتی تھی ۔ اس کے سدباب کے لئے واپڈا نے انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب سے درخواست کی ہے ۔ کہ ٹرانسفارمروں اور تاروں کی چوری کے واقعات کو مخصوص جرائم (Special Repoted Crimes) کے طور پر درج کیا جائے تاکہ ان کی ہر وقت اور خاص طور پر تفتیش ہو سکے ۔ اور مجرموں کو چوری کی سزا مل سکے ۔ بہرحال یہ کہنا بے جا نہ ہو گا ۔ کہ عوام کا حقیقی تعاون اس سلسلہ میں صحیح طور پر ہمدو معاون ثابت ہو سکتا ہے ۔ ان غیر ذمہ دار لوگوں کو جو کہ چند روپوؤں کی خاطر ملک اور قوم کا نقصان کرتے ہیں ۔ پکڑنے میں پولیس کی مدد مل سکتی ہے ۔ اور انہیں سزا دی جا سکتی ہے ۔

پیلز ورکس پروگرام

*۲۰۶۹ ۔ چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پیپلز ورکس پروگرام کا مقصد مختلف طبقات کو قومی تعمیر نو کے کام میں شامل کرنا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے اب تک اس کے متعلق کیا کیا گیا ہے اور آئندہ اس بارے میں کیا کرنے کا ارادہ ہے۔

(ج) صوبائی حکومت مذکورہ پروگرام پر ۷۳-۱۹۷۲ء میں کتنی رقم خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور مرکزی حکومت نے کتنی امداد دی ہے یا کیا دینے کا وعدہ کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد)۔ (الف) یہ درست ہے۔

(ب) عوامی تعمیراتی پروگرام کا آغاز اکتوبر/نومبر ۱۹۷۲ء میں ہوا اس کے ساتھ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے صوبہ کی مادی ترقی کے لئے درج ذیل حدود متعین کر دی ہیں:-

(۱) ہر ضلع ۲۵۰ میل لمبی کچی سڑک بنائے گا اور اس پر مٹی ڈال کر پکی سڑکیں بنا کر آمدورفت کے لئے موزوں بنائے گا۔

(۲) ہر ضلع میں ۴۰۰ کھیل کے میدان بنائے جائیں گے تاکہ نوجوانوں کو تفریح کا سامان مہیا ہو سکے۔

(۳) صوبہ میں ایک کروڑ بیس لاکھ درخت لگائے جائیں گے۔ جس کی تقسیم ضلع وار کر دی گئی ہے۔ اس میں سے ستر لاکھ درخت محکمہ جنگلات اپنی زمینوں میں لگائے گا اور پچاس لاکھ درخت زمینداروں کو ترغیب دے کر ان کے ملکیتی رقبہ میں لگائے جائیں گے۔

(۴) صوبہ میں ۱۴۵۰ انڈسٹریل ہوم کھولے جائیں گے جن کی تقسیم ضلع وار کر دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں پروگرام ھذا کے تحت سماجی وثقافتی سرگرمیاں بھی شروع کر دی گئیں ہیں۔ جنوری ۱۹۷۳ء

تک ضلع جہلم ۔ گجرات ۔ گوجرانوالہ ۔ لائل پور ۔ سرگودھا جھنگ اور ملتان نے نچلی سطح سے لیکر تحصیل و ضلع تک کھیلوں کے ٹورنامنٹ منعقد کر لئے ہیں ۔ اور صوبائی سطح پر ٹورنامنٹ میں حصہ لینے کے لئے ٹیموں کا چناؤ کر لیا ہے ۔ باقی اضلاع میں بھی ٹورنامنٹ ہو رہے ہیں اور تاریخ مقررہ تک مکمل ہو جائیں گے ۔

اس کے علاوہ قومی سطح پر لاہور اسٹیڈیم میں مارچ کے آخر پر شاندار میلے کا افتتاح کیا جا رہا ہے ۔

جہاں تک ترقیاتی سرگرمیوں کا تعلق ہے ۔ اس کے تحت ۴۴ منصوبہ جات مبلغ ۔ ۱،۵،۷۸،۳۹۲ روپے کی لاگت سے مکمل کئے جا چکے ہیں جب کہ ۱۵۶۲ مزید منصوبہ جات زیر تکمیل ہیں ۔ آئندہ مہینوں میں اس رفتار میں بہت زیادہ ترقی کی امید ہے ۔

ہر ضلع میں سماہ خدمت تعینات ہو چکی ہے ۔ جو کہ کالجوں سے فارغ التحصیل جوانوں پر مشتمل ہے ۔ ان کی ٹریننگ شروع ہے ۔ یہ ناخواندہ حضرات کو خواندہ بنا کر قوم کے مستقبل کو تابناک بنائیں گے ۔ صوبہ بھر میں ان کی تعداد چھ ہزار ہے ۔ ان سے سماجی بہبود کا کام بھی لیا جائے گا ۔ اور انہیں ۱۵۰/- روپیہ سے لیکر ۲۰۰/- روپیہ ماہوار تک مشاہرہ ان کی قابلیت کے مطابق دیا جائے گا ۔

(ج) صوبائی حکومت نے سال رواں ۷۳-۱۹۷۲ء کے تحت عوامی تعمیراتی پروگرام کے لئے مبلغ بارہ کروڑ روپیہ کی رقم مختص کی ہے ۔ اس میں سے چھ کروڑ روپیہ مرکزی حکومت نے گرانٹ کے طور پر دینے کا وعدہ کیا ہے ۔ تین کروڑ روپیہ مرکز سے وصول ہو چکا ہے ۔ اور باقی تین کروڑ روپیہ بقایا ہے ۔ جو کہ اس شرط پر دیا جائے گا کہ پہلی رقم بروقت خرچ ہو جائے ۔

جس تیزی سے کام شروع ہو چکا ہے۔ قوی امید ہے کہ تمام منتہائے مقصود انشاءاللہ حاصل کر لئے جائیں گے۔ اور اچھی کارکردگی کی بنا پر مرکزی حکومت سے بھی باقی رقم جلد وصول کر لی جائے گی۔

ثقافتی تنظیم کا قیام

*۲۰۷۱۔ چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ثقافتی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے یونین کونسلوں کے سیکرٹریوں پر مشتمل ثقافتی تنظیم قائم کی جا رہی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک کتنے سیکرٹریوں کو مذکورہ تنظیم میں شامل کیا جا چکا ہے اور کتنے سیکرٹری مزکورہ تنظم میں آئندہ لئے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد)۔ (الف) جی ہاں۔

(ب) ابھی تک کسی سیکرٹری یونین کونسل کو مذکورہ تنظیم میں نہیں لیا گیا البتہ آئندہ کے لئے منصوبہ بنایا جا رہا ہے اس کی باقاعدہ منظوری کے بعد سوال کے اس حصہ کا جواب دیا جا سکتا ہے۔

ٹیوب ویلوں کے لئے بجلی کے کنکشن کی فراہمی

*۲۰۸۰۔ چوہدری دلاور خان۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے ۱۹۷۲ء میں سب ڈویژن بھوانہ ضلع جھنگ میں ٹیوب ویلوں کے لئے بجلی کے کنکشن دینے کی منظوری دی تھی۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سب ڈویژن بھوانہ ضلع جھنگ میں ابھی تک کسی ٹیوب ویل کے لئے مکمل سامان فراہم نہیں کیا گیا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ واپڈا کے سٹور واقع لائلپور میں تمام سامان موجود ہے۔

(د) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلے میں کوئی مناسب انتظام کرنے کو تیار ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد)۔ (الف) اپریل ۱۹۷۲ء میں ٹیوب ویلوں کو بجلی دینے کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی خاص حکم یا اجازت نامہ جاری نہیں ہوا البتہ واپڈا نے ۱۹۷۲ء میں ٹیوب ویل کنکشن جو بند تھے آن کو رات کو بجلی دینے کے لئے ہدایات دی ہیں۔

(ب) سات ٹیوب ویلوں کو بجلی مہیا کی جا چکی ہے پچیس مزید ٹیوب ویلوں کے لئے لائین مکمل ہو چکی ہیں اور ٹرانسفارمر لگا کر بجلی مہیا کر دی جائیگی ان کے علاوہ بیس ٹیوب ویلوں کو بجلی مہیا کرنے کا کام شروع ہے۔

(ج) واپڈا کے سٹور لائل پور میں کافی سامان موجود ہے جس سے ٹیوب ویل کے کنکشن دیئے جا رہے ہیں۔

(د)ا۔ محکمہ سامان بجلی مہیا کرنے کے لئے مناسب کارروائی کرتا رہتا ہے اور مزید سامان سٹوروں میں آتا رہتا ہے۔

لوکل کونسل سروس کے امتحان کے نتائج میں تاخیر

*۲۰۸۷ - سردار نصراللہ خان دریشک ۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ ستمبر ۱۹۷۱ء میں صوبائی حکومت نے بلدیاتی اداروں کی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے لوکل کونسل سروس کے مقابلے کے امتحان کے لئے درخواستیں طلب کی تھیں ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ مقابلے کا امتحان اکتوبر ۱۹۷۱ء میں منعقد ہوا تھا ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس امتحان کے نتائج نہ ظاہر کرنے اور امیدواروں کا انتخاب نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں ۔

(د) کیا حکومت مذکورہ بالا امتحان کے نتائج کی روشنی میں موجودہ آسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ بلدیاتی اداروں کے چیئرمین کی آسامیوں پر عوامی نمائندوں کو منتخب کیا جائے جس کی وجہ سے آسامیوں کی تعداد میں کمی ہونا لازمی امر ہے ان آسامیوں پر اس وقت زیادہ تر لوکل کونسل سروس کے افسران تعینات ہیں جن کو عوامی نمائندوں کے بحیثیت چیئرمین آنے پر صوبہ کی دیگر لوکل کونسل سروس کی آسامیوں پر تعینات کیا جائے گا ۔ لہذا نتائج کا اعلان نہیں کیا گیا ہے ۔

(د) مطابق جزو (ج) ابھی تک آسامیوں کے بارے میں قطعی فیصلہ نہیں ہوا اس لئے کوئی واضح پالسی مرتب نہیں کی گئی ۔

محکمہ لوکل گورنمنٹ کے تنظیمی ڈھانچہ کا تعین کرنے کے لئے کمیٹی

*۲۱۲۰ ۔ نواب احمد بخش تھیم ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا حکومت پنجاب نے چھ ماہ قبل محکمہ لوکل گورنمنٹ کے تنظیمی ڈھانچہ کا تعین کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو متذکرہ کمیٹی نے اب تک کوئی اجلاس کیا ہے ۔

(ج) اگر کمیٹی نے آج تک کوئی اجلاس نہیں کیا تو اس کی کیا وجہ ہے اور وہ کب تک اپنا کام مکمل کرے گی ؟

وزیر اعلیٰ ۔ (مسٹر معراج خالد) (الف) ۔ یہ درست ہے ۔

(ب) ۔ کمیٹی کا اجلاس ابھی تک نہیں ہوا ۔

(ج) ۔ مقامی حکومت کے نظام کا ڈھانچہ حکومت کے زیر غور تھا اور یہ فیصلہ ہوا تھا ۔ کہ جب اس بارے میں کوئی فیصلہ ہو جائے تو اس کی روشنی میں یہ کمیٹی محکمہ لوکل گورنمنٹ کے تنظیمی ڈھانچے کے بارے میں غور کرے ۔ یہ فیصلہ اب ہو چکا ہے ۔ اور کمیٹی کا اجلاس بہت جلد ہو گا ۔ اس کے علاوہ کمیٹی کے اجلاس سے پہلے کچھ ابتدائی کاروائی ضروری تھی ۔ جیسے اس عرصے میں مکمل کیا گیا ۔ محکمے کے مختلف درجوں کے ملازمین

کے نمائیندوں سے ان کے مطالبات لیئے گیئے ۔ ان کی چھان بین کرکے محکمہ لوکل گورنمنٹ نے اپنی سفارشات مرتب کیں اور اپنی کمیٹی کو بھجوایا ۔ اب کمیٹی بہت جلد اپنا کام مکمل کرے گی ۔

لوکل کونسل سروس کے امتحانات کے نتائج

*۲۱۲۸ - رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ لوکل کونسل سروس کے جو امتحانات ۱۹۶۸-۶۹ء اور ۱۹۷۱-۷۲ء میں ہوئے تھے ان کے نتائج کا ابھی تک اعلان نہیں کیا گیا ۔ ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ۔

(ب) لوکل کونسل سروس کے امتحان میں شرکت کے لئے کن تعلیمی اور تجرباتی قابلیتوں کی ضرورت ہے ۔ ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جو امتحان ۱۹۶۸-۶۹ء میں ہوا تھا اس کے نتائج کا اعلان کیا جا چکا ہے اور کامیاب امیدواروں کو ملازمت میں بھی لیا جا چکا ہے ۱۹۷۱-۷۲ء میں جو امتحان ہوا تھا اس کے نتائج کا اعلان نہیں کیا گیا کیونکہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ بلدیاتی اداروں کے چیئرمین کی آسامیوں پر عوامی منتخب نمائندگان کی تقرری کی جائے گی ۔ جس کی وجہ سے آسامیوں کی تعداد میں کمی ہونا لازمی امر ہے کیونکہ ان آسامیوں پر لوکل کونسل سروس کے افسران تعینات ہیں جن کو عوامی نمائندوں کی بحیثیت چیئرمین آنے پر صوبہ کی دیگر لوکل کونسل کی آسامیوں پر تعینات کیا جائے گا ۔

(ب) کم از کم بی ۔ اے پاس ہونا ضروری ہے ۔

خانیوال میونسپل کمیٹی کی جگہ پر ناجائز قابضین

*۲۱۳۰ - مسٹر فرزند علی . کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خانیوال میونسپل کمیٹی کی جگہ پر تقریباً چھ ماہ پہلے خورشید نامی آدمی اور دیگر افراد نے ناجائز قبضہ کرکے وہاں ٹرکوں کا اڈا اور دیگر عمارات تعمیر کی تھیں اگر ایسا ہے تو مقبوضہ جگہ کا رقبہ بتایا جائے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کمیٹی مذکور نے ناجائز قابضین کو بے دخلی کا نوٹس دیا تھا اور ایسا ہے تو نوٹس کی تاریخ بتائی جائے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ناجائز قابضین مذکور نے نوٹس وصول کرنے کے بعد کمیٹی مذکور کے خلاف دیوانی مقدمہ دائر کیا جس کا فیصلہ میونسپل کمیٹی کے حق میں ہوا۔ اگر ایسا ہے تو فیصلہ کی تاریخ بتائی جائے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کمیٹی مذکور کے ذمہ دار افسران نے مقدمے کے فیصلے کے بعد ناجائز قابضین میں سے خورشید کو مذکورہ رقبہ کرایہ پر دے دیا۔ اگر ایسا ہے تو اس کی تاریخ کرایہ ماہوار/ افسران کا نام و عہدہ جنہوں نے یہ جگہ کرایہ پر دی اور جگہ کرایہ پر دینے کی وجہ تفصیلاً بتائی جائے۔

(ہ) مذکورہ میونسپل کمیٹی کی شہر میں کتنی دوکانیں ہیں۔ ان کا کرایہ فی دوکان ماہوار اور رقبہ فی دوکان بتایا جائے۔

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اڈا گنجان آبادی میں واقع ہونے کی وجہ سے عوام کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ میونسپل کمیٹی کے افسران نے یہ جگہ کرایہ پر ناجائز قابضین کو الاٹ کرکے لا قانونیت کی حوصلہ افزائی کی ۔

(ح) اگر جزو (ز) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے افسروں کے خلاف کارروائی کرنے اور مذکورہ زمین ناجائز قبضے سے واگزار کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ (مسٹر معراج خالد) (الف) جی ہاں ۔ مقبوضہ جگہ ۲۰۶۴ مربع فٹ (۱۸ × ۳۳۱) ہے ۔

(ب) ۔ جی ہاں نوٹس $7\frac{1}{72}$ $15\frac{1}{72}$ $19\frac{1}{72}$ کو جاری کئے گئے ۔

(ج) جی ہاں ۔ فیصلہ $24\frac{4}{72}$ کو ہوا اپیل $24\frac{5}{72}$ کو خارج ہوئی ۔

(د) جی ہاں ۔ کیونکہ اجازت دینے پر کوئی قانونی بندش نہیں ہے ۔

(*i*) تاریخ اجازت $28\frac{6}{72}$ ۔

(*ii*) کرایہ ماہوار مبلغ ۔/۵۰ روپے جبکہ بموجب شرح تہ بازاری شیدول مقبوضہ رقبہ کا کرایہ مبلغ اڑتیس ۳۸ روپے چونسٹھ پیسے ماہوار بنتا ہے ۔ کرایہ کی تشخیص چیف آفیسر نے کی ۔

(*iii*) افسران جنھوں نے جگہ کرایہ پر دی ۔

۱ ۔ طارق فاروق ۔ سی ۔ ایس ۔ پی ۔ اسسٹنٹ کمشنر وایڈمنسٹریٹر بلدیہ خانیوال ۔

۲ ۔ اے آرسلیمان چیف آفیسر بلدیہ خانیوال مورخہ $24\frac{5}{72}$ کو راؤ خورشید احمد مالک راجپوت گڈز فارورڈنگ ایجنسی خانیوال نے درخواست پیش کی کہ میرے

کاروباری نقصان کے پیش نظر مجھے اڈہ کے لئے جگہ دی جائے میں کمیٹی کی تمام شرائط کی پابندی کروں گا سائل کو جگہ نزد دفتر زراعت بالمقابل سول کلب وٹی - بی ایسوسی ایشن دی گئی جب وہ چار دیواری مکمل کر چکا تو ہر سر ادارہ ہائے کے اعتراضات پر وہاں سے ہٹا کر دوبارہ سینما روڈ پر جہاں شہری آبادی کا اختتام ہے عارضی طور پر دی گئی اور اقرار نامہ تحریر کر لیا گیا -

(ھ) آٹھ دکانیں اور ایک Cafe ہے پختہ دکانیں کمیٹی نے تعمیر کی تھیں جن کی لاگت وکرایہ مندرجہ ذیل ہے -

	رقبہ	قیمت تعمیر	کرایہ ماہوار
	مرلہ سرسائی	پیسے روپے	پیسے روپے
۱-	۱-۵	۵،۱۶۳-۶۱	۱۱۰-۰۰
۲-	۱-۵	۴،۳۲۹-۶۱	۱۳۲-۰۰
	۱-۵-۳	۴،۳۲۷-۶۱	۸۸-۰۰
	۱-۵-۴	۴،۳۰۹-۴۴	۹۹-۰۰
	۱-۵-۵	۴،۳۰۹-۰۰	۸۰-۰۰
	۱-۵-۶	۴،۳۰۹-۰۰	۸۰-۰۰
	۱-۵-۷	۴،۳۰۹-۰۰	۸۰-۰۰
	۱-۵-۸	۴،۳۰۹-۰۰	۸۰-۰۰
	۴-۰۰۹	۱،۳۰۰-۰۰	۲۰۰-۰۰ کیفے

(و) یہ درست نہیں اڈہ شہر کے آخر میں واقع ہے - (ز) یہ درست نہیں ہے - (ح) سوال پیدا نہیں ہوتا -

---

دربار سندھیلیانوالی ضلع لائلپور کے سجادہ نشین کی طرف سے ناجائز محصول چونگی کی وصولی

*۲۱۴۵ - سردار غلام عباس خان گادھی - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ دربار سندھیلیانوالی ضلع لائلپور میں کوئی ٹاؤن کمیٹی یا میونسپل کمیٹی نہیں ہے اور یونین کونسل نے وہاں کوئی چونگی قائم نہیں کی ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ دربار کے سجادہ نشین اسرار حسین شاہ نے وہاں ڈیڑھ دو صد دوکانیں تعمیر کرا کر بازار بنایا ہوا ہے اور جو سودا دوسرے شہروں سے خرید کر وہاں لایا جاتا ہے اس پر مذکورہ سجادہ نشین چونگی وصول کرتا ہے جس کا ٹھیکہ ۳۵۰۰ روپیہ سالانہ پر اس نے ایک شخص کو دیا ہوا ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ سبزی اور گوشت لانے کا ٹھیکہ چونگی بھی مذکورہ سجادہ نشین نے ایک شخص کو ۳،۵۰۰ روپیہ پردیا ہوا ہے۔

(د) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ قصبہ کے عوام کی شکایت پر گورنر صاحب کی معائنہ ٹیم نے وہاں پہنچ کر یہ سب الزام درست پائے ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت نے اس بارے میں کیا اقدام کیا ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) چونکہ وہاں کوئی میونسپل کمیٹی نہیں ہے اور نہ ہی وہاں کسی مقامی ادارے نے چونگی قانونی طور پر نافذ کی ہے اس لئے اگر کوئی شخص نا جائز طور پر اس قسم کا ٹیکس وصول کر رہا ہے تو اس کے خلاف عدالت میں چارہ جوئی کی جا سکتی ہے ۔ اس سلسلے میں پولیس سے بھی رجوع کیا جا سکتا ہے ۔

(ج) جیسا ہے (ب) میں جواب دیا گیا ہے ۔

(د) جی نہیں ۔ گورنر صاحب کی معائنہ ٹیم نے جن الزامات کی تفتیش کی وہ مختلف تھے اور ٹیم کی سفارسات پر عمل ہو رہا ہے ۔

وادی سون سکیسر ضلع سرگودھا میں بجلی کی فراہمی

*۲۱۵۵ - ملک محمد اکرم اعوان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ وادی سون سکیسر ضلع سرگودھا چوالیس دیہات پر مشتمل ہے -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ علاقہ کو ابھی تک بجلی مہیا نہیں کی گئی -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقہ کو بجلی مہیا کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) یہ درست ہے کہ وادی سون سکیسر تقریباً ۴۴ دیہات پر مشتمل ہے -

(ب) یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ میں ابھی تک کوئی گرڈ سٹیشن نہیں بنایا گیا -

(ج) اس علاقہ کو بجلی مہیا کرنے کا فی الحال کوئی پروگرام نہیں ہے - ڈسٹرکٹ ورکس کونسل سرگودھا کی طرف سے حال ہی میں جن دیہات کے نام بجلی فراہم کرنے کے لئے تجویز کئے گئے ہے ان میں یہ گاؤں شامل نہیں ہے -

---

مولوی شاہ محمد سابق وائس چیئرمین بلدیہ چشتیاں کا دوران ملازمت برائے نام رہائشی پلاٹ حاصل کرنا

*۲۱۵۶ - حافظ علی اسد اللہ - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مولوی شاہ محمد سابق وائس چیئرمین بلدیہ چشتیاں نے دوران ملازمت برائے نام قیمت پر میونسپل کمیٹی چشتیاں کے رہائشی پلاٹ اپنے لئے حاصل کئے تھے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ پلاٹوں کا کل رقبہ اور قیمت کی تفصیل بیان فرمائی جائے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) رقبہ ۹۰'×۷' قیمت بحساب ۲۰۰ روپیہ فی مرلہ ۔

سابق وائس چیئرمین میونسپل کمیٹی چشتیاں مولوی شاہ محمد اور عطا محمد وغیرہ ٹھیکیداران کے خلاف غبن کے الزامات

*۲۱۵۷ ۔ حافظ علی اسد اللہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابق وائس چیئرمین میونسپل کمیٹی چشتیاں مولوی شاہ محمد اور عطا محمد وغیرہ ٹھیکیداران کے خلاف غبن کے الزام میں کوئی کیس رجسٹر ہوا تھا ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کس تاریخ کو یہ کیس رجسٹر ہوا اور کس تاریخ اور کونسی عدالت میں چالان ہوا ۔ تفصیل بیان فرمائی جائے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) کیس ۱۷-۵-۶۹ کو زیر دفعہ ۸ مارشل لا ریگولیشن درج ہوا ۔

ابتدائی رپورٹ نمبر ۸۰ تاریخ چالان ۱۲-۳-۷۲ -

عدالت - سپیشل جج انسداد رشوت ستانی بہاول پور -

میاں چنوں شہر میں ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی تعیناتی

*۲۱۸۲ - ڈاکٹر محمد صادق ملہی - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت عوام الناس کی سہولت کے لئے میاں چنوں شہر میں جس کی آبادی ۳۰ ہزار ہے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ تعین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - جی نہیں - فی الحال سب ڈویژن ہیڈ کوارٹر میں کام ہو رہا ہے -

---

اراکین اسمبلی کی رخصت

رانا اقبال احمد خان

سیکریٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست رانا اقبال احمد خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

السلام علیکم : میں مورخہ ۲۴-۲-۷۳ کو بوجہ ضروری کام اسمبلی اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا ۔ براہ کرم ایک یوم کی رخصت عنایت فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں منظور احمد موہل

سیکریٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں منظور احمد موہل صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

مودبانہ التماس ہے کہ مجھے مورخہ ۲۴-۲-۷۳ کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔ کیونکہ بندہ بوجہ ضروری کام کارروائی اسمبلی میں شریک ہونے سے قاصر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ محمد افضل خان

سیکریٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست **راجہ محمد افضل خان صاحب** ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> As I could not attend the Assembly Session on 24-2-73, due to some important engagements, I will be obliged if the leave is granted.

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ جمیل اللہ خان

سیکریٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست **راجہ جمیل اللہ خان صاحب** ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> میں دو دن بخار میں مبتلا رہا ۔ اس لیے میں مورخہ ۲۳ اور ۲۴ فروری پنجاب اسمبلی کے سیشن میں حاضر نہ ہو سکا۔ مجھے ان دو دنوں کی رخصت عطا فرما کر مشکور ہونے کا موقع دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری کلیم اللہ

سیکریٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخوست **چودھری کلیم اللہ صاحب** ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں بوجہ بیماری درد گردہ مورخہ ۲۹-۱-۷۳ تا ۳۱-۱-۷۳ اجلاس اسمبلی میں شرکت نہیں کر سکا۔ براہ مہربانی تین یوم کی رخصت منظور کرائی جائے۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری محمد نواز

سیکرٹری اسمبلی :- مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد نواز صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں بوجہ بیماری مورخہ ۵-۲-۷۳ اور ۲۳-۲-۷۳ کو حاضر اجلاس نہ ہوسکا۔ دو یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker : Now we go on to the next item.

مسٹر سپیکر - چودھری عبدالعزیز ڈوگر یہ تحریک پیش کرتے ہیں کہ میرے ایک سوال کے جواب میں وزیر نے جواب دیا تھا وہ بالکل غلط دیا ہے۔ سوال یہ تھا کہ جو بورے والا کے لیے چینی کا کوٹہ مقرر کیا گیا ہے وہاں کی آبادی کے تناسب سے بہت کم ہے۔

"جواب یہ صحیح نہیں، بالکل غلط ہے - جناب والا، اس سوال کا جواب غلط دینے سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔"

آپ نے لکھ دیا ہے کہ آپ اسکو withdraw کرتے ہیں۔

چودھری عبدالعزیز ڈوگر - جی ہاں۔، مجھے تحریری اطلاع آ گئی تھی۔

نشان زدہ سوال نمبر ۱۶۵۹ کے غلط جواب کی فراہمی

مسٹر سپیکر - سردار محمد عاشق ڈوگر حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک خاص معاملے پر بحث کرنے کے لیے تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں۔ معاملہ یہ ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۷۳ کو میں نے اپنے سوال نمبر ۱۶۵۹ کے ذریعہ یہ دریافت کیا تھا کہ صوبہ بھر میں کوآپریٹیو سٹورز کے خسارے کی کل مالیت کتنی ہے اور اس خسارے کا علم کب ہوا اور کیسے ہوا؟

اس سوال کے جواب میں جناب وزیر امداد باہمی نے بتایا کہ کل خسارہ ۱۴۰۶۶ لاکھ روپے ہوا ہے حالانکہ حقیقت میں یہ خسارہ انیس لاکھ پچاس ہزار روپے کے لگ بھگ ہے وزیر موصوف نے یہ بھی نہیں بتایا کہ یہ خسارہ

کب اور کیسے ہوا وزیر امداد باھمی نے غلط معلومات فراھم کرکے اور سوال کا نامکمل جواب دے کر اس ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے یہ مسئلہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے -

اس کے ایک حصہ کا جواب نا مکمل ہے جو ضمنی سوال کے ذریعہ پوچھا جا سکتا تھا جس حصہ کا جواب وزیر صاحب نے نہیں دیا یہی حصہ relevant ہے -

رانا پھول چند خان - جناب والا - اس سوال پر ضمنی سوالات نہیں ہوئے تھے اس پر ضمنی سوالات کرنے کی باری نہیں آئی تھی - کیونکہ وقفہ سوالات ختم ہو گیا تھا -

وزیر خوراک - جناب والا - میں عرض کر دوں کہ یہ جو ۱۴۶۶ لاکھ روپے کا خسارہ تھا یہ جملہ کو آپ سٹورز بشمول کوآپریٹیو سوسائٹر سال ۱۹۶۹-۱۹۷۰ اور ۱۹۷۱ کے لئے ہے - فاضل ممبر نے جو ۱۹ لاکھ ۵۰ ہزار روپے کے لگ بھگ خسارے کا حوالہ دیا ہے وہ ۷۲-۱۹۷۱ کے حساب کا ہو سکتا ہے جس کا ابھی تک آڈٹ نہیں ہوا - وہ اس میں شامل نہیں کیا گیا - فاضل ممبر کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ میں نے یہ نہیں بتایا کہ خسارہ کب ہوا - ظاہر ہے کہ خسارہ کا اسی وقت ذکر کیا جا سکتا ہے جب آڈٹ رپورٹ ہمارے پاس آ جائے - ابھی تک آڈٹ رپورٹ نہیں آئی اس لئے اس سال کے خسارے کا میرے جواب میں ذکر نہیں ہے - تیسری بات یہ ہے کہ وجوہ نہیں بتائیں وجوہ کا میں نے ذکر کیا ہے - ویسے بنیادی بات یہ ہے کہ یہ خسارہ کاروباری نوعیت کا ہے جس میں عملے کی غفلت بھی ہو سکتی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس وضاحت کے بعد استحقاق کا سوال ھی پیدا نہیں ہوتا -

Mr. Speaker. I agree with the objection raised by the statement of Minister concerned.

رانا پھول چند خان - تیسرے سال کا چھ لاکھ لکھا ہوا ہے -

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے تو سوال میں کروڑوں روپے لکھا ہوا ہے ۔ آپ کی statement ہے کہ ۱۹ لاکھ کے قریب خسارہ ہے ۔ اس سے مسئلہ استحقاق نہیں بنتا کیونکہ ۱۴ لاکھ کی رقم ۱۹ لاکھ کے قریب ہے کروڑوں کے قریب نہیں ہے ۔

سردار محمد عاشق ڈوگر ۔ جناب والا سوال ۔ میں نے اخبار سے لکھا تھا کیونکہ اس میں لکھا تھا کہ کروڑوں روپے کا خسارہ ہے ۔

Mr. Speaker : I am not opening discussion on that subject. I have accepted the statement of the Minister and upheld his objection that it should not be considered.

غیر نشان زدہ سوال نمبر ۲۶ کا جواب فراہم نہ کیا جانا

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان نے یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے کہ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے مسئلہ جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرا سوال نمبر ۲۶ غیر نشان زدہ مورخہ ۲ فروری ۱۹۷۳ کی فہرست سوالات میں درج کیا گیا مگر جواب میں لکھا گیا کہ کوائف موصول نہیں ہوئے ۔ موصول ہونے پر پیش کر دئیے جائیں گے اور آج بھی میرا سوال نمبر ۲۶ غیر نشان زدہ فہرست سوالات میں درج ہے مگر جواب دینے کی بجائے وہی سابقہ فقرہ دھرایا گیا ہے حالانکہ زیر قاعدہ ۳۶ کی Proviso کے مطابق اس کا جواب دینا ضروری ہے اور سوالات کا جواب حاصل کرنا ممبران کا حق ہے بالخصوص اس صورت میں جب کہ سوال کا نوٹس معقول میعاد کے اندر دیا گیا ہے اور اسے باقاعدہ admit کر لیا گیا ہے اس طرح میرے اور ایوان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے

وزیر نو آبادیات ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں وہ میں آپ کے گوش گزار کرتا ہوں ۔ جونہی تحریک استحقاق کی کاپی ملی

ملی - فوری طور پر میں نے انکوائری کرائی کہ اس کا جواب ابھی تک کیوں نہیں پہنچا - یہ سوال ۲۳ جنوری کو ہمیں دفتر بورڈ آف ریونیو میں موصول ہوا وہاں سے ۲۶ جنوری کو ڈپٹی کمشنر رحیم یار خان سے مطلوبہ کوائف طلب کئے گئے - پھر مورخہ ۲۹ جنوری کو کمشنر بہاولپور ڈویژن نے بھی بذریعہ ٹیلیفون یاد دہانی کرائی اسسٹنٹ کمشنر لیاقت پور کو بذریعہ ذاتی مراسلہ یکم فروری کو مطلوبہ کوائف کی بھیجنے کے لئے یاد دہانی کرائی - اس میں انہوں نے یہ بتایا ہے کہ ہم بذریعہ ایک خاص قاصد کوائف بھیج رہے ہیں اور آج وہ میرے پاس پہنچ گئے - مطلوبہ کوائف تحصیل کے ۵۲ چکوک سے حاصل کئے جانے تھے اس لئے اس میں کچھ وقت درکار تھا - صحیح اور مفصل معلومات فراہم کرنا ضروری تھا لیکن اس کے باوجود میں خود بھی اس بات سے مطمئن نہیں تھا کیونکہ زیادہ سے زیادہ وقت انہیں نے لیا ہے پھر اچھی طرح میں نے ان کو ٹیلیفون کیا ایک آدمی کو میں نے کہا کہ فوراً جاؤ پتہ کرو تو اب پھر سپیشل میسنجر کے ذریعے آج صبح مجھے وہ جوابات ملے تھے - جن کی نقل میں نے حاجی محمد سیف اللہ خاں صاحب کو دے دی ہے - جن جوابات کے متعلق ان کا سوال تھا اس کے متعلق بھی میں خود یہ سمجھتا ہوں کہ انکوائری ضروری ہے اور میں نے جواب میں ان کو یقین دہانی کرائی ہے کہ میں اس کی دوبارہ انکوائری کرتا ہوں جن افسران نے اس میں کچھ گڑ بڑ کی ہے انہیں سزا دی جائے گی - فاضل ممبر چونکہ اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اگر وہ اس انکوائری میں ہماری امداد کریں تو میں مشکور ہوں گا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں وزیر موصوف کی اس یقین دہانی سے مطمئن ہوں اور میں اپنی تحریک استحقاق کو واپس لیتا ہوں -

---

ارکان اسمبلی کا حاضری لگا کر اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہ رہنا -

مسٹر سپیکر - راجہ محمد افضل خان کی ایک تحریک استحقاق ہے وہ

تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں ۔ مسئلہ زیر بحث یہ ہے کہ روزنامہ امروز مورخہ ۲۵-۲-۱۹۷۳ کی اس خبر سے کہ اسمبلی کا اجلاس ۲۴-۲-۱۹۷۳ کو کورم کی کمی کے پیش نظر شام کو نہ ہو سکا ۔ نیز یہ کہ ارکان اسمبلی صبح آ کر حاضری لگا کر اپنا یومیہ الاونس کا حق دار بن کر اسمبلی سے نکل جاتے ہیں ۔ اس خبر سے اسمبلی کے ان معزز ارکان کا استحقاق پامال ہوا ہے جو اسمبلی کا اجلاس attend کرتے ہیں اور اپنا یومیہ الاونس تک وصول نہیں کرتے ۔ اس مسئلہ پر بحث کرکے اسمبلی کا وقار بحال کیا جائے اور اس کا سدباب تلاش کیا جائے ۔

میں نے یہ خاص طور پر اس لئے پڑھی ہے تاکہ ایوان کو اس کے متعلق معلوم ہو جائے ۔ راجہ محمد افضل کی دو تحاریک التوائے کار آئی تھیں ۔ ایک ایسے معاملے کے متعلق تھی جو مرکزی حکومت کے دائرہ اختیار میں تھی ۔ میں نے اسکو اپنے چیمبر میں rule out کر دیا کہ یہ صوبائی دائرہ اختیار میں نہیں ہے ۔ دوسری تحریک جو ایوان میں پڑھی ہے ظاہراً اس قابل ہے کہ rule out کر دی جائے ۔ میں نے اس تحریک استحقاق کو ایوان میں پڑھا ہے کیونکہ میں ایوان کی رائے لینا چاہتا ہوں ۔ ووٹنگ کی نہیں بلکہ قانونی نقطہ نظر سے فیصلہ کرنے کے لئے کہ آیا کوئی استحقاق اس میں پامال ہوا ہے جو اراکین اس رائے کے قائل ہیں کہ استحقاق پائمال ہوا ہے وہ فاضل اراکین میری مدد کریں ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ پوائنٹ آف آڈر ۔ جناب والا ۔ کیا یہ قانون کہتا ہے ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں کئی بار کہہ چکا ہوں کہ جب سپیکر ایوان سے مخاطب ہو اس وقت کوئی پوائنٹ آف آڈر نہیں ہونا چاہیے ۔ مجھے بات ختم کر لینے دیں بعد میں اگر آپ کا کوئی پوائنٹ آف آڈر ہے تو ضرور پیش کریں ۔ پہلے بھی آپ اس بات پر ناراض ہو گئے تھے ۔ جب سپیکر بول رہا ہو تو توقف کر لیا کیجئے ۔ اس پر میں ابھی حتمی فیصلہ نہیں کر سکا ابھی یہ فیصلہ طلب ہے کہ اس

میں استحقاق مجروح ہوتا بھی ہے یا نہیں ۔ کیونکہ پریس کو fair comments دینے کا حق ہے ۔ اگر کوئی فاضل ممبر مجھے مطمئن کر سکیں کہ کوئی استحقاق مجروح ہوا ہے تو میں فیصلہ اس کے مطابق کرونگا ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ پوائنٹ آف آڈر ۔ جناب والا ۔ یہ ایک عام معمول بن چکا ہے کہ جب میں کوئی سوال پیش کرتا ہوں یا کوئی تحریک پیش کرتا ہوں تو اس اسمبلی کا ماحول ایک تھانے کی طرح ہو جاتا ہے اور میں مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہوں ۔ میرے ساتھ بڑی سختی سے پیش آیا جاتا ہے ۔ یہ غلط بیانی نہیں ہے آپ ٹیپ چلا کر دیکھ لیں میں کوئی غلط بیانی نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ فیصلہ دینے میں جو فاضل اراکین میری امداد کر سکتے ہیں کریں ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ میرا یہ استحقاق یقیناً مجروح ہوا ہے کیونکہ میں نے ایک پیسہ تنخواہ یا ایک پیسہ الاؤنس نہیں لیا ۔ اور میرے اوپر پھر یہ الزام تراشی ہوتی ہے ۔ اس لئے میرا ذاتی استحقاق یقیناً مجروح ہوا ہے ۔ اگر ایوان کا نہیں ہوا تو میرا ذاتی وقار یقیناً مجروح ہوا ہے ۔ میں حق رکھتا ہوں کہ میں اسکے متعلق اپنی گزارش کروں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن نے اس معزز ایوان کو تھانے کا ماحول قرار دے کر اس معزز ایوان کی توہین کی ہے لہذا آپ انہیں ہدایات فرمائیں کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنے الفاظ واپس لیں ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ اگر جناب سپیکر حکم کریں تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ حکم کی بات نہیں ہے میں نے تو فیصلہ دے دیا ہے کہ یہ الفاظ غیر پارلیمانی ہیں کہ یہاں کے ماحول کو تھانے کا ماحول کہدیا جائے۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ دوسری بات جو فاضل رکن نے یہاں فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے کبھی آج تک کوئی تنخواہ نہیں لی یا کوئی الاؤنس نہیں لیا ۔ ٹھیک ہے فاضل رکن کے پاس پتہ نہیں کن کن ذرائع سے جمع شدہ دولت موجود ہے ۔ اس معزز ایوان میں اکثر اراکین وہ ہیں جو متوسط اور غریب طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں.....

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ یہ پوائنٹ آف آڈر نہیں ہے ۔ اپنی حالت اور میری حالت دیکھ لیجئے پھر دیکھ لیجئے کہ کتنے وسائل میرے پاس موجود ہیں ۔ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے قول پر چلتا ہوں۔ جہاں پر یہ کہا گیا ہے کہ آپکا تو دفینہ موجود ہے ۔ (قطع کلامیاں) کیونکہ انہوں نے کہا ہے میں جواب دینا چاہتا ہوں ۔ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے قول پر چلتا ہوں ۔ جب یہ کہا گیا ہے کہ جب آپکے پاس تھوڑا بھی وسیلہ موجود ہو آپ اس وسیلے سے قوم کی خدمت کریں ۔ اگر نہیں ہے تو قوم کے سرمایے کو یتیموں کا سرمایہ سمجھ کر یتیموں کا وارث بن کر اس سرمایے کو استعمال کریں لیکن افسوس کہ آپ وارث ہو کر سرمایے کو استعمال نہیں کر رہے اس لئے میں ہمیشہ آپ پر تنقید کرتا ہوں جو کہ آپ کو بری لگتی ہے ۔ ایوان میں ہمیشہ یہ کوشش کی جاتی ہے کہ مجھے کچل دیا جائے لیکن میں ہمیشہ تنقید برائے تعمیر کرتا ہوں اور اس لئے آپ پر تنقید کرتا ہوں کہ آپ کی حکومت ہمیشہ قائم و دائم رہے اور آپ لوگوں کے لئے باعث فخر ہو۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ انہوں نے ایوان کے استحقاق کی توہین کی ہے ۔ انہوں نے اس طرف اشارہ کر کے یہ کہا ہے کہ یہ یتیموں کا مال کھاتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایوان میں سب شامل ہیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ فاضل رکن نے ایوان کی توہین کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو میں امداد چاہتا تھا وہ کسی رکن نے نہیں دی ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے . . . .

(قطع کلامیاں)

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ یہ میرا حق ہے ۔ میرا استحقاق پائمال ہوا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ راجہ صاحب آپ کئی مرتبہ کھڑے ہوئے ہیں ۔ ابھی سید ناظم حسین شاہ کھڑے تھے ۔ کوئی طریقہ نہیں ہے ۔ پہلے مسٹر جاوید حکیم قریشی کو اس لئے بٹھایا ہے کہ میں یہاں اس کی polemics نہیں چاہتا ہوں ۔ I want an opinion the question of law اگر تو آپ نے یہی کہنا ہے کہ violate نہیں ہوئی ہے تو پھر تشریف رکھیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ مجھے کہنے کا موقع تو دیں ۔ ہم راجہ صاحب کا بہت احترام کرتے ہیں کہ وہ عوامی جذبہ سے بہت سرشار ہیں مگر میری گزارش یہ ہے جب وہ بار بار کہتے ہیں کہ میں الاؤنس نہیں لیتا تو وہ رہتی جائداد کو گورنمنٹ کے نام کریں ۔ اپنے لڑکوں اور اپنی بیوی کی جو جائداد ہے وہ سب گورنمنٹ کے نام کر دیں اور میں بھی اپنی تمام جائداد گورنمنٹ کے نام وقف کرنے کو تیار ہوں کہ غریب عوام کو فائدہ پہنچ سکے اور راجہ صاحب کا بھی پتہ چل جائیگا کہ وہ کتنی ہمدردی رکھتے ہیں ۔

Mr. Speaker : I do not want that discussion.

رائے میان خان کھرل ۔ جناب والا ۔ آپ نے اس کی تشریح کے لئے جو مشورہ لیا ہے اگر حضور والا کوئی رکن مشورہ نہیں دے سکتا تو آپ کی شخصیت ایسی ہے کہ آپ اس پر اپنی رولنگ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ فیصلہ تو بہرحال کرنا ہوگا ۔

رائے میان خان کھول ۔ جناب والا۔ وہ لوگ جو اپنی جائداد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ لوگ کون ہیں ؟

رائے میان خان کھرل ۔ جو اس معزز ایوان میں جائداد کے چکر میں پڑ گئے ہیں ۔ ان کی ذاتی جائداد سے ایوان کا وقت زیادہ قیمتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ سے متفق ہوں ۔

رائے میان خان کھرل ۔ جناب والا۔ یہ وقت ضائع کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ایک بات کہنی چاہتا ہوں کہ جو فاضل رکن قانونی لقطہ نظر سے اس بات کے ہم خیال ہیں کہ کوئی استحقاق مجروح ہوا ہے میں ان کی امداد چاہتا ہوں ۔ جو مجھے یہ امداد دینا چاہتے ہیں کہ کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوا ان کی امداد کی مجھے فی‌الحال ضرورت نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ حضور والا۔ میں یہ بات پورے وثوق سے عرض کروں گا کہ جہاں تک راجہ صاحب کی ذات کا تعلق ہے ان کا استحقاق ضرور مجروح ہوا ہے البتہ جہاں تک ایوان کا تعلق ہے ایوان کا کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوا کیونکہ ایوان یہ روایت قائم کرتا رہا ہے کہ باوجود daily allowance لینے کے اس ہاوس کے بعض اراکین غیر حاضر رہتے رہے ہیں ۔ چونکہ راجہ صاحب حاضر بھی رہے ہیں اور بقول ان کے وہ تنخواہ بھی نہیں لیتے اسکے بعد

اگر ان کی ذاتی وضاحت پر جناب اسے explain کر کے کہ راجہ صاحب اس زد میں نہیں آتے یہ فیصلہ فرما دیں پھر یہ استحقاق نہیں بنتا ہے ۔ اگر جناب یہ تصفیہ نہیں کرسکتے کہ واقعی راجہ صاحب بھی اس الزام میں آتے ہیں پھر یہ استحقاق بنتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر راجہ صاحب الاؤنس نہ لے رہے ہوں اور یہاں باقاعدگی سے آتے ہیں تو وہ اس کی زد میں نہیں آتے No privilege is violated

میاں خورشید انور صاحب کی ایک تحریک التوا ہے ۔ میں نے ایڈووکیٹ جنرل کو ٹیلیفون کیا تھا وہ کل آئیں گے ۔

میاں خورشید انور ۔ وہ تو پانچ چھ ماہ سے نہیں آئے ہیں ۔ یہ بڑی مشکل بن جائے گی ۔

مسٹر سپیکر۔ وہ آ جائیں گے ۔ یہ مجھے ان کے دفتر کی طرف سے ایک نوٹ آیا ہے کہ وہ بسلسلہ کار سرکار اسلام آباد تشریف لے گئے ہیں ۔ اس لئے اسے فی الحال تین دن کے لیے pending رکھا جائے ۔

میاں خورشید انور ۔ اس کے بعد آپ اجلاس ختم کر دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اللہ کرے گا ایسا نہیں ہو گا ۔ مجھے امید یہی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, what is the past convention when the House is prorogued ? Is it suddenly done or do the Members get notice about it. ? This is for the information of every body.

مسٹر سپیکر - مجھے کوئی پتہ نہیں ہے -

But how has this question cropped up. ?

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Some doubts have arisen, but I am not asking it on any personal matter.

Mr. Speaker : خانزادہ صاحب یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوا

Why is this being discussed ?

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I want this information in order to arrange my programme accordingly. I think every body who would like to make up his programme, wolud like to know. I do not think any body would object to it.

سردار صغیر احمد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - جو اطلاع خانزادہ صاحب چاہتے ہیں وہ سپیکر صاحب مہیا نہیں کر سکتے - یہ گورنر صاحب کا کام ہے -

---

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر ۔ اس وقت وزیر اعلیٰ نہیں ہیں ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کی ایک تحریک التوا تھی کہ کارپوریشن اسکولوں میں فیس وصول کی جا رہی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ کیا اسکو آپ defer کر رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ اسکو defer کر رہا ہوں اگر وزیر اعلیٰ اس دوران آ جاتے ہیں تو میں اس کو لے لوں گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ وہ نہیں آئیں گے ۔ وہ کہیں باہر جا رہے ہیں ۔

جماعت اسلامی کا میاں طفیل محمد کی گرفتاری پر خاموش احتجاجی مظاہرہ

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر لاہور نے جماعت اسلامی کو میاں طفیل محمد کی گرفتاری پر خاموش احتجاجی مظاہرہ کرنے سے روک دیا ۔ ڈپٹی کمشنر کے اس غیر جمہوری حکم سے شہریوں میں ہیجان اور اضطراب پھیل گیا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ دفعہ ۱۴۴ لگی ہوئی ہے اور جب تک اجازت طلب نہ کیجائے تب تک اس قسم کے مظاہرے کرنے کی اجازت نہیں دیجا سکتی ۔ انہوں نے اس کے لئے کوئی درخواست بھی نہیں دی ۔ ہم نے ڈی سی سے معلوم کیا ہے تو حالات آپ کے سامنے ہیں اس لئے گزارش ہے کہ اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جائے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ دفعہ ۱۴۴ صرف جلوس کو روکنے کے لئے لگائی تھی اگر بار بار دفعہ ۱۴۴ لگائی جائے تو یہ چیز جمہوریت کے خلاف ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ لگی ہوئی ہے ۔ ایک قانونی حکم موجود تھا اس کے ہوتے ہوئے ڈی سی نے اس پر عمل کیا اس پر تحریک التوا کیسے آ سکتی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ محرک خود اپنے دلائل سے یہ ثابت کریں گے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی اجازت سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ میں مقائم قام قائد ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ دفعہ ۱۴۴ کا بار بار نفاذ درست نہیں ہے ۔ بہتر ہوگا اگر اس کا نفاذ ختم کر دیا جائے ۔ اگر تحریک التوا درست نہیں ہے تو اس کی دیگر وجوہات ہو سکتی ہیں ۔ جب درخواست دی جاتی ہے تو اس میں وجوہات بیان کی ہوئی ہوتی ہیں اور اگر اس کو نامنظور کرنا ہو تو انتظامیہ بھی اپنی وجوہات دیتی ہے کہ ہم یہ نہیں کر سکتے کیونکہ دفعہ ۱۴۴ لگی ہوئی ہے ۔ اب جناب حنیف رامے صاحب یہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے درخواست نہیں دی اگر واقعی انہوں نے درخواست نہیں دی تو بات اور ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک اس زد میں نہیں آتی ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ یہی میں نے عرض کیا ہے کہ کوئی درخواست نہیں دی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ دفعہ ۱۴۴ کے ذریعے حکومت نہ کریں یہ جمہوری اقدار کی پامالی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک التوا خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہے ۔

ضلع رحیم یار خان میں پانی نہ ملنے کی وجہ سے زرخیز زمین کی تباہ حالی

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری صاحب کی طرف سے ایک تحریک التوا ہے۔ تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بہاولپور ڈویژن سے قومی اسمبلی کے ۵ ارکان نے ایک بیان میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ پانی نہ ملنے پر ضلع رحیم یار خان کی لاکھوں ایکڑ زرخیز زمین تباہ ہو گئی ۔ آبپاشی کے لئے پانی نہ ملنے پر اراضی کی تباہی کے باعث لاکھوں کاشت کاروں اور عوام اضطراب و بے چینی اور بددلی کا شکار ہو گئے ۔

سید صاحب حالیہ واقعہ کا تو اس میں شائبہ تک بھی نظر نہیں آتا جس کے انکشاف کے لئے قومی اسمبلی کے ۵ ارکان نے اپنے بیان میں اظہار کیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ہم لاہور میں بیٹھے ہیں ہمیں کیا معلوم ہے کہ وہاں صورت حال کیا ہے ۔ واقعہ حالیہ تو بن رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کیسے بن گیا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ پانی کے وزیر موجود نہیں ہیں اس کو کسی اور تاریخ کے لئے ملتوی کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس تحریک کو منظور نہیں کر رہا ہوں اگر کوئی فوری واقعہ ہوتا تو اس کو ملتوی کیا جا سکتا تھا ۔

ڈھابان سنگھ ریلوے اسٹیشن پر ڈاکوؤں اور شہریوں کے درمیان فائرنگ

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ امروز اخبار

کی اشاعت مورخہ ۲۲ فروری ۷۳ء کے مطابق مورخہ ۲۱ فروری ۷۳ء رات کو ڈھابان سنگھ ریلوے اسٹیشن پر ڈاکوؤں اور شہریوں کے درمیان مسلسل تین گھنٹے فائرنگ ہوتی رہی اور ریل گاڑی تین گھنٹے رکی رہی ۔ ریل کے مسافروں کو گاڑی چھوڑ کو پناہ لینی پڑی ۔ اس واقعہ سے علاقہ بھر میں دہشت پھیل گئی اور عوام میں سخت خوف وہراس پیدا ہو گیا ۔ اس سے عوام کے دل میں یہ خوف بھی پیدا ہو گیا کہ حکومت پنجاب صوبہ میں امن وامان قائم رکھنے میں ناکام ہو چکی ہے اور لوگوں کے جان و مال محفوظ نہیں رہے اور لاقانونیت انتہا کو پہنچ گئی ہے ۔ اس واقعہ کی اہمیت کے پیش نظر اس کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ یہ ۱۸ فروری کا واقعہ ہے ۔ چار ملزمان تھے جن میں سے دو گھوڑوں پر سوار تھے اور دو پیدل تھے ۔ انہوں نے ڈھابان سنگھ ریلوے سٹیشن پر فائرنگ کی تھانہ خانقاہ ڈوگراں میں دفعہ ۳۰۷/۳۴ تعزیرات پاکستان کے تحت پرچہ درج رجسٹر ہوا اس کا نمبر ۴۶ ہے ۔ دو ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا اور باقی کو گرفتار کرنے کی کوشش ہو رہی ہے تو ان کی پورے زور شور کے ساتھ تلاش جاری ہے تاکہ باقی دو بھی مل جائیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وضاحت کے بعد کسی بحث کی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔ جناب والا ۔ ہمیں اس چیز کا پورا اور مکمل نوٹس ہے کارروائی ہو رہی ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں جناب والا ۔ تھوڑی سی اس ضمن میں عرض کرنی چاہتا ہوں جو واقعات رونما ہوئے ہیں ۔ اس سے عوام میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ صوبہ میں لاقانونیت پھیل چکی ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ قاعدہ (J) ۶۰ کی طرف مبذول کرواتا ہوں ۔

The motion shall not deal with any matter which is sub-judice.

وزیر موصوف نے اس کی وضاحت کر دی ہے کہ معاملہ عدالت میں زیر غور ہے -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں عرض کروں گا کہ ایک عرصہ سے وہاں خوف و ہراس پیدا ہوا ہوا ہے کوئی خاص موثر اقدامات کرنے چاہیں جن سے عوام کے جان ومال کی حفاظت ہو سکے تاکہ عوام اور ہم بھی مطمئن ہو سکیں -

وزیر خزانہ - جناب والا - ابھی ایک اور مسئلہ زیر بحث تھا جس پر جناب وزیر اعلیٰ نے فرمایا تھا کہ پولیس کی نفری بڑھائی جا رہی ہے - اس کام پر دو کروڑ روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ پولیس کی نفری بڑھائی جائے - پولیس کے عملے کو بہتر جیپیں اور بہتر آلات تفتیش مہیا کئے جائیں ہم جناب والا - پوری مستعدی سے کام کر رہے ہیں اور انشاءاللہ لا اینڈ آڈر بہتر بنانے کے لئے نہایت موثر اقدامات کئے جائیں گے -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں اس یقین دہانی کے پیش نظر اپنی تحریک واپس لیتا ہوں -

مسٹر سپیکر - اب تحریک التوا نمبر ۳۴۱ سید تابش الوری کی تھی جس میں لکھا تھا کہ رحیم یار خان کی لاکھوں ایکڑ زمین تباہ ہو گئی ہے -

سید تابش الوری - اصل میں متاثر ہو گئی ہے -

رانا پھول محمد خان - تباہ بھی ہو جاتی ہے بعض اوقات پانی نہ ملنے سے -

مسٹر سپیکر - مگر اس میں متاثر کا لفظ نہیں ہے - میرے پاس جو تحریک ہے اس میں لفظ "تباہ" لکھا ہوا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - مطلب ایک ہی ہے -

مسٹر سپیکر - کیا لفظ 'تباہ' کو 'متاثر' سے بدل دیں ؟

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ اگر مجھے نوائے وقت کی cutting دیدی جائے تو بہتر ہو گا ۔ سن ۱۹۴۷ء سے یہ بات آج تک چلی آتی ہے ۔ یہ تحریک التوا بہت مبہم ہے ۔ اس کو ہم recent نہیں کر سکتے ۔

اگر ۱۹۴۷ء والی بات کو ہم آج کل recent کہیں تو میرا خیال ہے کہ کوئی ایسی چیز نہیں ہو گی جو recent نہیں ہو سکتی ۔

جناب والا ۔ اخبار "نوائے وقت" کی وہ cutting مجھے دیں میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں یا میرے فاضل دوست پڑھ کر سنا دیں تاکہ ہاوس کو واضح ہو جائے کہ یہ تحریک کتنی recent ہے ۔

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ پانچ ارکان قومی اسمبلی کا بیان ہے اور بالکل تازہ ترین ہے جس میں نہ صرف حزب اختلاف کے بلکہ پیپلز پارٹی کے اراکین بھی شامل ہیں ۔

Mr. Speaker : It is immaterial for the purposes of this House.

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ میں ۲۲ فروری ۱۹۷۳ء کے روز نامہ نوائے وقت سے وہ اداریہ پڑھ کر سناتا ہوں ۔ جس میں یہ بیان چھپا ہے ۔

> آبپاشی کی ضرورت ــــ ضلع رحیم یار خان ــــ بہاول پور ڈویژن سے قومی اسمبلی کے پانچ رکان نے ایک بیان میں اس امر پر تشویش ظاہر کی ہے کہ پانی نہ ملنے سے ضلع رحیم یار خان کی لاکھوں ایکڑ زرخیز اراضی تباہ ہو رہی ہے ۔ انہیں نے صوبائی حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ اصلاح احوال کے لئے بلا تاخیر آبپاشی کا کوئی منصوبہ تیار کرے ۔
>
> ضلع رحیم یار خان پنجاب کے ان علاقوں میں سے ایک

ہے جہاں ابھی تک آبپاشی کی جدید سہولتیں حاصل نہیں اور نہ ہی کوئی باقاعدہ انتظام موجود ہے کبھی ستلج دریا اس علاقہ میں بہتا تھا لیکن قیام پاکستان کے بعد بھارت نے اس کا پانی بند کر دیا ۔ اس دریا کے ساتھ ساتھ زرخیز اراضی میں آبپاشی صرف انہوں دنوں ممکن ہوتی تھی جب کہ دریاؤں میں سیلاب آتے ہیں ۔ لیکن گزشتہ کئی برسوں سے سیلاب بھی نہیں آ رہے اور علاقہ کی نوعیت بارانی ہو گئی ہے ۔ اس علاقہ کے لوگ ایک مدت سے یہ مطالبہ کرتے چلے آئے ہیں کہ آبپاشی کے لئے کوئی مناسب منصوبہ وضع کیا جائے تاکہ مقامی کاشت کار اپنی زمینوں کو زیر کاشت لا سکیں ۔ بلاشبہ اس قسم کی سرکاری اطلاعات منظر عام پر آتی رہی ہیں کہ حکومت اصلاح احوال کے لئے اقدامات کر رہی ہے لیکن کم از کم اب تک تو کوئی عملی شکل سامنے نہیں آئی ۔ اس علاقہ میں آبپاشی کے لئے پانی مہیا کرنا مقامی لوگوں کی گزراوقات کے لئے ہی ضروری نہیں ملک کی مجموعی زرعی پیداوار میں اضافہ کے لئے بھی ازبس ضروری ہے ۔ ملک میں دریائی پانی کی کمی نہیں ضرورت ایک جامع اور ٹھوس منصوبہ بندی کی ہے ۔ اگر کوئی سکیم حکومت کے زیر غور ہے یا زیر تکمیل ہے تو اس کام میں تاخیر نہیں ہونی چاہیے ۔ اس مرحلہ پر حکومت کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا بے جا نہ ہو گا کہ پنجاب کے بعض دوسرے علاقوں میں بھی نہری پانی کی کمی

کا رونا رویا جاتا ہے ۔ ان علاقوں میں بھی انتظامات
بہتر بنانے کی جانب فوری توجہ کی ضرورت ہے ۔

جناب والا ۔ یہ معاملہ recent کا نہیں ہے اور ۲۵ سال سے ایسا چلا آ رہا ہے یہ vague ہے ۔ definite نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : I uphold the objection. This is ruled out.

مغل پورہ کی آبادی میں مسلح ڈاکوؤں کی لوٹ مار

مسٹر سپیکر ۔ راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مغل پورہ کی آبادی میں ۷ مسلح ڈاکوؤں نے مداخلت بے جا کرکے لوٹ مار کی اور دو عورتیں سخت زخمی کی ہیں ۔ چونکہ نظم ونسق میں ناکامی نے عوام میں خوف وہراس اور سراسیمگی اور پریشانی پیدا کر دی ۔ ہے اس لئے بحث کے لئے تحریک ھذا پیش ہے ۔ ایوان میں بحث کرکے ردعمل تلاش کیا جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں مجھے یہ وضاحت کرنی ہے کہ تھانہ مغل پورہ میں زیر دفعہ ۳۹۴/۳۰۷ پی پی سی مقدمہ درج ہو چکا ہے ۔

اور ایف ۔ آئی ۔ آر کا نمبر ۱۳۴ ہے ۔ یہ مقدمہ ۲۱ - ۲ - ۷۳ کو درج ہوا ہے ۔ تحقیقات ہو رہی ہیں آپ تسلی رکھیں ۔ انشاءاللہ مجرموں کو پکڑا جائے گا اور راجہ محمد افضل خان صاحب کا ردعمل درست ثابت ہو جائے گا ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ میں اس یقین دہانی کے بعد اپنی تحریک واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر طاہر احمد شاہ موجود نہیں ہیں ۔ اس لئے میں ان کی تحریک التوا نہیں پڑھ سکتا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ تحریک گورنمنٹ پارٹی کے ایک رکن کی طرف سے پہلی دفعہ آئی ہے اس لئے اسے پڑھ دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک التوا کسی طرف سے بھی آ جائیں میرے لئے سب برابر ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ precedent یہ چل رہی ہے کہ جناب پہلے ممبر کو نہیں بلاتے ۔ پہلے جناب تحریک کو پڑھیں گے پھر جناب hold کریں گے کہ in order ہے ۔ ۔ پھر اس کو call فرمائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایسے نہیں ہے ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ پرسوں ہی مرزا فضل حق کی ایک تحریک تھی ۔ میں نے پہلے ان کو بلایا وہ نہیں تھے ۔ پھر اسی مضمون کی تحریک التوا میں نے غالباً میاں خورشید انور اور یا علامہ رحمت اللہ ارشد کی پڑھی تھی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ صرف دو الفاظ میں بتا دیں کہ وہ تحریک کس چیز کے متعلق ہے تاکہ ہماری انتظار ختم ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ سید طاہر احمد شاہ صاحب سے پوچھیں گے تو بہتر ہو گا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کی کارروائی نماز مغرب کے لئے آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔ ۶-۳۰ بجے دوبارہ اسمبلی کی کارروائی شروع ہو گی ۔

(اس مرحلہ پر اسمبلی کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی ہو گی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker : Before we go on to the legislative business, may I get information from Mr. Kahlon, Minister Information and Auqaf.

کاہلوں صاحب آپ نے کہا تھا کہ ہم ملیں گے۔ میں نے ایک تحریک التوا pending رکھی ہوئی ہے۔ یہ فحش لٹریچر کے متعلق ہے۔ کیا وہ میٹنگ ہو گئی ہے جو ہونی تھی۔

فحش ۔ عریاں اور جنسی لٹریچر کا کاروبار

وزیر اطلاعات ۔ جی ہاں ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کے پاس جو مواد تھا اس سے یہ اتفاق کیا ہے کہ موجودہ قانون کے تحت جو سخت سے سخت کارروائی ہو سکتی ہے وہ فوری طور پر گورنمنٹ لے گی ۔ اس بری لعنت سے معاشرہ کو نجات دلائے گی ۔ یہ بھی اتفاق کیا گیا کہ ہم اس فتنے کو جو ہمارے اخلاق کو خراب کرنے کے لئے ہے . . . . . .

سید ناظم حسین شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۱۹۳ (۴) کیطرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں ۔

Whilst sitting in the House, a member shall not leave the House when the Speaker is addressing the House.

جناب والا ۔ جب آپ address کر رہے تھے تو سردار محمد عاشق اور رانا پھول محمد خان صاحب ہاؤس کو چھوڑ کر گئے ہیں ۔

Mr. Speaker : I have noted this. I am happy that the members are now referring to the rules.

وزیر اطلاعات ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس چیز کو ختم کرنے کے لئے یہ بھی قائد حزب اختلاف کے ساتھ سمجھوتہ ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سمجھوتہ ہوا ہے یا اتفاق ہوا ہے ۔

وزیراطلاعات ۔ قائد حزب اختلاف سے بات ہوئی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ سخت قوانین مرتب کریں گے ان کو ایوان کے سامنے پیش کریں گے تاکہ اس مرض کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کیا جا سکے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر اوقاف ونشریات کا یہ بیان بڑا حوصلہ افزا ہے ۔ ہمیں ضرورت اس بات کی ہے کہ مستقبل کو تباہ ہونے سے بچائیں ۔ یہ فحش لٹریچر اتنی وسعت کے ساتھ پھیلا یا جا رہا ہے جس کا احساس وزیر اوقاف کو بھی ہے ۔ انہوں نے اس سلسلے میں سخت سے سخت قوانین بنانے کا وعدہ فرمایا ہے تاکہ اس کا انسداد ہو سکے اس لئے میں اپنی تحریک التوا واپس لیتا ہوں ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, are the Cabarets, which are conducted in European Hotels also included in this literature ?

Mr. Speaker: They are not a part of the literature I presume.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : They do form part of the Moaashara certainly.

Mr. Speaker : I hope the Hon'ble Minister will take note of what has been said by Mr. Khanzada.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Let him say so.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جو قانون بنایا جائیگا وہ پورے صوبے کے لئے ہوگا ۔

وزیر اطلاعات ۔ جناب سپیکر ۔ ہر اس امر کا نوٹس لیا جائیگا جو عوام کے اخلاق پر اثر انداز ہو سکتا ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ قائد حزب اختلاف نے اپنے خیالات کا اظہار کر دیا ہے ۔ تابش صاحب کیا آپ اس کو واپس لے رہے ہیں اگر آپ مطمئن ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں مطمئن ہوں اور اپنی تحریک کو واپس لیتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Now, go on to the legislative business, that is, the Punjab Acquisition of Land (Housing) Bill, 1973.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی کے قاعدہ ۷۷ (۱) کے تحت اعتراض اٹھائیں گے کہ مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ مجموعی طور پر قرآن اور سنت میں مندرج اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے منافی ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود اس پر اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میری بھی ایک تحریک التوا چودھری ظہور الٰہی کے متعلق رہ گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی تو چالیس پنتالیس کے قریب باقی ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری ایک تحریک التوا میاں طفیل محمد سے متعلق تھی ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ معاملہ عدالت کے زیر غور ہے ۔ میں نے متعلقہ حلقوں سے رابطہ قائم کیا ہے اور جناب کی اطلاع کے لئے عرض کرنی چاہتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ تک میرا فیصلہ نہیں پہنچا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ہائی کورٹ نے اس معاملہ کو dispose of کر دیا ہے ۔ ایڈووکیٹ جنرل نے وعدہ کیا ہے کہ حکومت اس سلسلے میں انکوائری کرے گی ۔ عدالت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اس معاملہ سے متعلق

اور بھی تحاریک آ چکی ہیں - یہ معاملہ انتہائی اہم ہے اس لئے ایوان کو اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہیے -

---

میاں طفیل محمد امیر جماعت اسلامی پاکستان سے جیل میں بد سلوکی
(مسٹر سپیکر کی رولنگ)

Mr. Speaker : I will read out my ruling.

"An objection was raised by the learned Law Minister that the matter of the alleged maltreatment of Mian Tufail Muhammad during his confinement in jail was sub-judice and I promised to dispose of the objection after containing the High Court. I have accordingly made enquiries and have been told that Mian Tufail Muhammad made a request in the High Court on 23-2-1973 that his statement be recorded by the High Court on the point of maltreatment meted out to him in jail. An affidavit was also filed in the High Court by Mr. Jalani, in support of Mian Tufail Muhammad. The Advocate-General assured the Court that the Government contemplated an inquiry in that respect, but the Advocate appearing on behalf of Mian Tufail Muhammad submitted in the court that he was not satisfied with an inquiry at Government level and that an inquiry be held by a SessionsJudge or an Additional Sessions Judge.The Court ordered that the matter would be attended to in due course.

As the matter is sub-judice in the High Court, all the adjournment motions on the question of alleged maltreatment meted out to Mian Tufail Muhammad are ruled out of order.

The Members concerned be informed accordingly."

سید قابش الوری - آج کوئی نئی بات ہو گئی ہے - وہ تو بارہ بجے ختم ہو گئی تھی -

> The Court ordered that the matter would be attended to in due course.

Mr. Speaker : The motion came in the House on the 24th. I contacted the High Court on that very day and obtained an uncertified copy of the order of the Judge and this is an order that I have passed in view of that order. The words are very clearly mentioned. May be, after consideration, the Judge has passed a different order but the words that I repeated—"the matter would be attended to in due course"—are contained in that order.

سید تابش الوری ۔ latest situation یہ ہے انہوں نے اس کو لپٹا دیا ہے اس لئے وہ sub-judice نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : That must be true but how can I take notice of that ? He has said—

> The Court ordered that the matter would be attended to in due course.

These are the exact words used by the Court itself, you will find it in the last line of first paragraph of my order—

> The Court ordered that the matter would be attended to in due course.

سید تابش الوری ۔ آپ نے اسے pending فرما دیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تو pending رکھنا چاہتا تھا لیکن ایوان کی رائے تھی اس میں میرے بائیں طرف بیٹھنے والے دوست بھی شامل ہیں ۔ کہ اس کو ابھی dispose of کیجئے ۔ then I contacted the High Court.

سید تابش الوری ۔ آپ نے بجا طور پر تعین فرما دیا تھا ۔

Mr. Speaker : For my decision on this. It was not disposed of and it was kept for my decision on this. For your satisfaction, you can check the proceedings, as to what was the statement made by the Law Minister.

اگر یہ dispose of ہو گئی ہے تو اس پر بحث کس طرح ہو سکتی ہے۔

سید تابش الوری ۔ آپ نے pending کیا تھا۔

Mr. Speaker : No, I can assure you. You can come to my Chamber and I can show you the exact order. It was my prima facie impression which I had expressed in the House. I was doubtful whether the High Court had the jurisdiction to go into that matter. That is why I did not give a decision at that time although a statement was made by the Law Minister. I had my own doubts. Then I obtained an uncertified copy of the order of the learned Judge aud found that whatever had been stated by the Law Minister was correct.

چوہدری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ سپیکر کی رولنگ سے پہلے اگر ان کا فیصلہ ہائی کورٹ کی کسی عدالت کے پاس کسی قانونی شق کے سلسلہ میں ہو جس کا وہ subject ہو اور اس عرصہ میں اگر عدالت اپنا فیصلہ بدل دیتی ہے تو پھر کیا پوزیشن ہوگی ۔ کیا آپ کا فیصلہ اس سے متاثر ہوتا ہے یا نہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ ہائی کورٹ کے فیصلہ کے مطابق کچھ ہو سکتا ہے تو کیجئے and then we shall see.

علامہ صاحب : مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب کے متعلق آپ کی کیا پوزیشن ہے ؟

سید طاہر احمد شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں ایک تحریک التوا

نمبر ۳۴۴ تھی ۔ جس وقت وہ ہاؤس میں پیش ہوئی اس وقت میں باہر کسی دوست کو ملنے کے لئے گیا ہوا تھا ۔

Ch. Muhammad Yaqub Awan : I will just request that he may move a fresh adjournment motion.

Mr. Speaker : I watched for about 13 minutes and I provided the Members of this House an opportunity before disposing that.

کچھ ممبران نے محسوس بھی کیا کہ اس طرح وقت ضائع ہو رہا ہے ۔ وہ dispose of ہو گئی ہے ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ۔ کیا یہ تحریک اب نہیں لی جا سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایک مرتبہ dispose of ہو گئی ہے ۔ اب نہیں ہو سکتی ۔ میں نے پورے دس منٹ آپ کا انتظار کیا کہ اگر کہیں قریب ہوئے تو آپ کسی وقت آ جائیں گے ۔ بلکہ کچھ فاضل ممبران میرے چیمبر میں تشریف لائے اور کہا کہ اگر ممبر موجود نہیں ہوتا ہے تو اس کو dispose of کیجئے ۔ پھر اس طرح کام delay ہوتا ہے ۔ دس بارہ منٹ ایوان کے اسی بات پر لگ گئے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا کیا یہ تحریک التوا جو ممبر کی حاضری کی وجہ سے آپ rule out کر دیتے ہیں ۔ ان کا merit پر فیصلہ ہوتا ہے ؟ کیا وہ fresh دی جا سکتی ہے یا نہیں ؟

Mr. Speaker It is only a hypothetical question.

جب کبھی کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہوا اس پر غور کیا جائے گا ۔ مفروضے پر بات قائم نہیں ہوسکتی ۔

(قطع کلامیاں)

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ میں نے آپ کی رولنگ اس بنیاد پر چاہی ہے کہ میری غیر حاضری میں تحریک التوا یا تحریک استحقاق جناب داخل دفتر کر دیتے ہیں یا اس کو rule out فرما دیتے ہیں تو کیا میں اسے دوبارہ دے سکتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Please don't ask a question which does not arise.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں procedural law کے متعلق آپ کی رولنگ چاہ رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر کوئی فاضل ممبر صبح سے آ جائے اور ہر رول کے متعلق مجھ سے پوائنٹ آف آرڈر پر پوچھنا شروع کر دے تو اس صورت میں مجھے کئی ہفتے درکار ہوں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ قانون میں اس کی وضاحت نہیں ہے ۔ یہاں صرف رولنگ کام کرے گی ۔ پروسیجر یہاں کام نہیں کر رہا ۔

Mr. Speaker : Let the question arise.

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جب کسی ممبر کی طرف سے کوئی تحریک التوا پیش ہوتی ہے اور اس محکمہ سے متعلق وزیر صاحب تشریف نہیں رکھتے ۔ آپ وزراء صاحبان پر یہ کرم فرماتے ہیں کہ ان کے آنے تک اس کو pending کر دیا جائے ۔ وہ آ جائیں گے تو پھر اس پر بحث ہو جائے گی ۔ اور انصاف کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہم ممبروں کو بھی آپ اسی نظر سے دیکھیں ۔ اگر ایک ممبر حاضر نہ ہو تو اس کی تحریک التوا کو اگلے دن کے لئے pending کو دیا جائے ۔ حقوق ہمارے اور وزراء کے برابر ہیں ۔ اگر وزیر کے نہ ہونے کی وجہ سے تحریک التوا کو pending رکھا جا سکتا ہے تو ہمیں بھی یہ حق دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا پھول محمد خان آپ سمجھتے ہیں کہ میں وزراء صاحبان سے رعایت کرتا ہوں میں بالکل اس وزیر سے رعائت نہیں کرتا ہوں بلکہ جس ممبر کی تحریک ہوتی

ہے اس سے رعایت کر رہا ہوتا ہوں ۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ فاضل اراکین ہی کہتے ہیں کہ وزیر صاحب کو آ جانے دیجئے ہم اس کو سنیں گے کہ شائد وہ بات مان جائیں گے ۔ کوئی یقین دھانی کرا دیں گے ۔ وزیر کے ساتھ قطعاً کوئی رعایت نہیں ہوتی ہے ۔ میں اس بات کے لئے تیار ہوں کہ اگر فاضل ممبران میرے ساتھ یہ اتفاق کر لیں کہ وزراء صاحبان کی غیر حاضری میں تحاریک التوا dispose of ہو جایا کریں ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ ہم یہ نہیں کہتے بلکہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ جو رعایت ان کو دی گئی ہے ہمیں بھی وہ رعایت دی جائے۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ آپ اس مسئلہ پر ایک واضح رولنگ دے چکے ہیں ۔ یہ مسئلہ اب زیر بحث نہیں آ سکتا ۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ بہت وقت اس پر صرف ہو گیا ہے اب قانون سازی کا آغاز کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے تو call upon کیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میری ایک تحریک التوا کیمپ جیل لاہور میں فسادات کے متعلق تھی ۔ جناب نے ہدایت فرمائی تھی کہ ۲۴ تاریخ کو وزیر جیل خانہ جات اس سلسلے میں ایک بیان دیں گے اور اس کے ساتھ ہی جوڈیشنل انکوائری کی رپورٹ کے سلسلے میں بھی ارشاد فرمائیں گے ۔ ۲۴ تاریخ کو وزیر جیل خانہ جات تشریف نہیں رکھتے تھے اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ کی ہدایت کے مطابق وزیر جیل خانہ جات کو اس سلسلے میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ اس ہاؤس کو معلوم ہو سکے کہ اس سلسلے میں کیا انکوائری ہوئی ہے ۔

Mr. Speaker : The matter will be taken up immediately after the privilege motions tomorrow. The honourable Minister for Jails may please note.

مسودہ قانون

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء (بحث جاری)

مسٹرسپیکر ۔ علامہ صاحب ۔ پہلے کون بولے گا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ رولز کے تحت چونکہ موشن علامہ رحمت اللہ ارشد کی صاحب کی طرف سے تھا اس لئے انہیں بولنا چاہیے ۔ پہلے مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب بول چکے ہیں وہ آپ کی اجازت سے تھا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب رولز میں کوئی ایسا استثناء نہیں ہونی چاہیے ۔ علامہ صاحب ہی بولیں ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرنی چاہتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ مخالفت کر رہے ہیں یا حمایت کر رہے ہیں ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ جناب والا ۔ میں مخالفت کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کی مخالفت کے لئے کھڑے نہیں ہوئے تھے ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ شائد کوئی ایسی بات ہوگی کہ آپ نے نہ دیکھا ہو ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ جناب والا ۔ انہوں نے oppose کیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب علامہ صاحب call upon ہوگئے ہیں ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, it is up to you to allow me to speak or not to speak.

مسٹر سپیکر۔ اصل ترمیم پر ایک اور ترمیم آئی تھی۔ اسلیےسب سے پہلے یہ بولیں گے ۔

وزیر قانون ۔ ۔ جناب والا ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کے اس موشن کو

مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب نے oppose کیا تھا اور ادھر سے جناب عبدالحفیظ کاردار صاحب نے اور جناب ممتاز کاھلون صاحب نے oppose کیا تھا ادھر سے کسی فاضل رکن نے oppose نہیں کیا تھا ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ جناب والا ۔ میں نے مخالفت کی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر مخالفت کی تھی تو ٹھیک ہے ۔

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اگر کوئی فاضل رکن مخالفت نہ کرے اور وہ بولنا چاہے تو بھی وہ بول سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم کے سلسلہ میں یہ بات بڑی مشکل ہو جائے گی ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ آپ یہ دیکھ لیں ۔ اس پر کوئی پابندی نہیں ہے ۔ جناب وزیر قانون صاحب مجھے یہ بتا دیں کہ کہیں پابندی ہے تو آپ بے شک نہ بولنے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جن کی یہ موشن ہے پہلے وہ بول لیں ۔

Let the members know what his motion is.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اس قانون پر میری تحریک یہ ہے کہ میں اپنے عقیدے ۔ اپنے مطالعے اور اپنے محدود اور ناقص علم کے مطابق اس قانون کو قرآن اور سنت کی مقتضیات کے خلاف سمجھتا ہوں ۔ بلا شبہ عوام نے ہمیں قانون سازی کے لئے اختیارات دے کر یہاں بھیجا ہے اور قانون سازی کے اختیارات میں ہم آزاد ہیں ۔ لیکن ایک مسلمان کی حیثیت سے اور اس ایوان کی حیثیت سے ایک پابندی ہم پر اسلام عائد کرتا ہے کہ لاطاعت المخلوق فی معصیت الخالق ۔

(خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرکے مخلوق کی اطاعت نہیں کی جا سکتی۔)

دوسری نہایت ہی ایک اچھی provision عبوری آئین میں ہے کہ کوئی قانون کتاب و سنت کے خلاف اور منافی نہیں بنایا جا سکتا۔ میرا گزارش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ قانون سازی کے سلسلے میں ہمارے اختیارات لامحدود نہیں ہیں بلکہ انکی بھی کچھ حدود و قیود مقرر ہیں اور ہم انہی کے اندر رہ کر قانون سازی کرتے ہیں۔ اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ قانون قرآن اور سنت کی مقتضیات کے خلاف ہے یا نہیں۔ میں نہایت اختصار کے ساتھ تقریر کرونگا اور تھوڑا سا وقت لوں گا۔ میں صرف ایک قرآن کی آیت اور ایک حدیث حضور کا عمل۔ عہد ختم نبوت اور خلافت کے احکام ارر فقہا کا فتوی ان تین چیزوں تک اپنے آپ کو محدود رکھوں گا۔ پہلی بات جو قرآن مجید کی آیت کریمہ سے تعلق رکھتی ہے۔ علی وجہہ البصیرت میں پورے یقین اور وثوق سے کہہ سکتا ہوں قرآن مجید کی سب سے بڑی بلاغت اور فصاحت یہ ہے کہ اس کے ارشادات ازلی اور ابدی ہیں اور ایسے محسوس ہوں گے۔ میں تلاوت کروں گا اس آیت کو جس میں گویا قانون کو بنانے کے لئے ہمیں منع کیا ہے۔

ولاتعقلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوبھا علی الحکام

(سورۃ البقرہ ص۱۸۲)

(اورتم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناروا طریقے سے مت کھاو اور نہ حکام کو اس غرض سے پیش کرو کہ تمہیں دوسرے کے مال کو قصداً ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے۔

ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ علامہ صاحب سے گزارش ہے کہ حوالے بھی ساتھ دیتے جائیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ پھر مجھے اجازت دیجئے کہ میں الحمد سے والناس تک قرآن مجید پڑھ لوں پھر جو متعلقہ آیات ہوں گی میں عرض کر

دوں گا ۔ میں حوالے دیے دیتا ہوں ۔ میں تو ان کے کام کو مختصر کرنے کے لئے کہہ رہا تھا ۔ اگر اس قسم کے پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے ہیں تو پھر مجھے قرآن مجید کا نسخہ مہیا کیا جائے ۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اسلام مال کی تقدیس کرتا ہے بلکہ یہ بھی کہہ دیا ہے کہ ایک دوسرے کے مال کو نہیں کھا سکتے اور اس غرض کے لئے حکام کے پاس نہیں جا سکتے کہ کوئی ایسا قانون بنا دیں کوئی ضابطہ بنا دیں کسی اپنے عمل سے زید کی جائداد عمر کو منتقل کر سکیں ۔ اس آیت میں اس بات کی وضاحت کر دی ہے اور اس پر مزید وضاحت کے لئے حضورؐ کا عمل پیش کرتا ہوں ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ منورہ تشریف لے جاتے ہیں اور سب سے بڑی وجہ مدینہ منورہ میں ہجرت کی یہ ہے کہ مسلمانوں کو عبادت میں آزادی آ جائے اور نماز آزادی کے ساتھ ادا کر سکیں ۔ جب حضورؐ حضرت ایوب انصاری کے مہمان ہوتے ہیں اور جس مشن کے لئے وہ آئے ہیں ۔ اور جن وجوہ کے پیش نظر ہجرت جیسی تکلیف گوارا فرمائی گئی تھی وہ سب سے پہلا کام یہ کرتے ہیں کہ مسجد نبوی کی تعمیر کے لئے مشورہ ہوتا ہے ۔ حضرت ایوب انصاری فرماتے ہیں یہاں قبرستان کے پاس زمین ہے ۔ وہ بنجر اور بیابان ہے لیکن یہ دو یتیموں کی ملکیت ہے اور ان کا گارڈین موجود ہے ۔ حضرت ایوب انصاری ان کے پاس گئے اور وہ مسجد نبوی کی تعمیر کے لئے جگہ مفت دینے کے لئے تیار ہوگئے حضورؐ نے فرمایا میں قطعی طور پر اس سے انحراف کروں گا اور زمین کی قیمت کا تعین وہ کریں گے ۔ چنانچہ انہوں نے بائیس اشرفیاں اس کی قیمت متعین کی ۔ اور حضورؐ نے اس مسجد نبوی کی بنیاد رکھی لیکن آج یہ کہا جاتا ہے کہ ہم غریبوں کے لیے مزدوروں کے لئے اور کسانوں کے لئے یہ کر رہے ہیں ۔ بیشک ان کے پاس ایسے جذبات ہوں میں ان کی تضحیک نہیں کرتا میں اُن کی نیت پر شبہ نہیں کرتا لیکن ایک بات نہایت وضاحت سے عرض کرنی چاہتا ہوں کہ غریبوں ، مزدوروں اور کسانوں کا سب سے بڑا ہمدرد اسلام ہے اور اس سے زیادہ ہمدرد اور کوئی ازم وغیرہ نہیں ہو سکتا ۔

جناب والا ۔ جناب مخدوم زادہ حسن محمود صاحب بڑی وضاحت اور بڑی شرح و بست کے ساتھ اپنے ارشادات اس ایوان میں پیش کر چکے ہیں ۔ میں ان کا اعادہ نہیں کروں گا ۔ صرف اتنا عرض کروں گا کہ آپ دیکھیں گے کہ عہد نبوت میں اور عہد راشدہ میں غریب اور امیر طبقات تھے جن کے پاس زمین ، روپیہ ، جائیداد اور مال بھی تھا ۔ مکان بھی تھا اور ایسا بھی ایک طبقہ تھا جو نان شبینہ کا محتاج تھا جن کو اصحاب صفہ کہتے ہیں ۔ ہمیں یہ دو کلاسیں ملتی ہیں ۔ اسلام طبقات کو ختم کرنے کے لئے آیا ہے ۔ مساوات محمدی اور عالمگیر اخوت کا پیغام کسی کے حقوق کو نظرانداز نہیں کر سکتا ۔ طبقات مٹانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک سید ایک مسلم کو قتل کر دے (وہ چاہے کتنا بھی طرفین سید کیوں نہ ہو) تو اس کو اسکا قصاص ادا کرنا ہوگا ۔ اور اس کو پھانسی پر لٹکنا ہوگا ۔ جہاں تک حقوق کا سوال ہے جہاں تک مساوات کا سوال ہے عہد نبوت عہد اورخلافت راشدہ میں ایسی کوئی قانون سازی ہمارے سامنے نہیں ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف عشرہ مبشرہ صحابیوں میں سے تھے جو کروڑوں پتی نہیں بلکہ اربوں پتی تھے۔ میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کی چار بیویاں تھیں ۔ آٹھواں حصہ چار بیویوں میں تقسیم کیا گیا یعنی کل جائیداد کا ۳۲ واں حصہ ۔ وہ اتنے بڑے امیر اور اتنے بڑے تاجر اور مال دار صحابی موجود تھے ابوہریرہ جیسے صحابی بھی موجود تھے ۔ انہوں نے قانون سازی کے زریعے ایسا کوئی قانون نہیں بنایا کہ عبدالرحمن ابن عوف کی جیب سے نکال کر دس روپے حضرت ابوھریرہ کی جیب میں قانون سازی کے ذریعے ڈال دیتے ۔ یہ اہتمام ضرور کیا کہ کوئی آدمی اپنی ضروریات زندگی سے محروم نہ رہے ۔ جن کی فراہمی بیت المال کے ذمے تھی ۔ یہ بیت المال کا نظام ہمارے پاس لائیں ہم ان کی پوری تائید کریں گے ۔ اسلامی قوانین لے کر آئیں ۔ ہم ان کے ساتھ چلیں گے ۔ لیکن جو قانون اس وقت لایا جا رہا ہے کہ غریبوں کو دوسروں کی زمین لے کر دیں گے انہوں نے مہاجر اور انصار کو ایک پیمانے پر رکھا ہے ۔ نہ ہی اس میں انہوں نے

عدلیہ کے اختیارات دبے رکھے ہیں ۔ یہ نہایت ظالمانہ قانون ہے ۔ ہمیں اس کی مثال عہد نبوت اور عہد خلافت راشدہ میں نہیں ملتی ۔

اسی طرح جناب کی اجازت سے میں ایک حدیث بھی پیش کرتا ہوں :

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ رَجل الیٰ رَسُوْل الله صلی الله علیه وسلم فَقَالَ یا رَسُوْلَ الله اَرَأیتَ اِنْ جَاءَنِیْ رَجُلٌ یُرِیْدُ اَخْذَ مَالِیْ قَالَ فَلَا تُعْطِه مَالَکَ قَالَ اَرَأیْتَ اِنْ قَاتَلَنِیْ قَالَ قَاتِلْه ۔ قَالَ اَرَأیْتَ اِنْ قَاتَلَنِیْ قَالَ فَاَنْتَ شَهِیْدٌ قَالَ اَرَأیْتَ اِنْ قَتَلْتُه قَالَ هُوَ فِی النَّار ۔

(ترجمہ) ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور پوچھا کہ آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میرے پاس کوئی آدمی میرا مال چھیننے کے ارادے سے آئے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم اس کو اپنا مال نہ دو ۔ اس نے کہا کہ اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے تو آپ کا کیا خیال ہے ۔ آپؐ نے کہا کہ تم بھی اس سے لڑائی کرو ۔ اس نے کہا کہ اگر وہ مجھے قتل کر دے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم شہید ہوگئے ۔ اس نے پوچھا کہ اگر میں اس کو قتل کر دوں تو آپؐ کی کیا رائے ہے ۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ جہنم میں جائے گا ۔

(قطع کلامیاں)

میں نے پہلے ہی گزارش کر دی تھی کہ ۔

سخن طرازی و دانش مندی نظیری نیست
قبول دوست مگر نالہ حزین گردو

میں نے اپنے عقیدے کی بنیاد پر ایک بات کہی ہے ۔ نہ میں اس ایوان کا وقت

صرف کرنا چاہتا ہوں نہ رولنگ پارٹی کو disturb کرنا چاہتا ہوں نہ کسی قانون سازی میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کرنا چاہتا ہوں ۔ میری ایک رائے ہے جو میں پیش کرنی چاہتا ہوں تاکہ اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں ۔

اس کے بعد میں مسلمان حکومتوں یا اسلامی حکومتوں کا حوالہ دوں گا ۔ اس کا فرق جناب محمد حنیف رامے صاحب اچھی طرح سے سمجھ جائیں گے ۔ میں تشریح نہیں کرتا۔ ایک اسلامی حکومت ہوتی ہے اور ایک مسلمان حکومت ہوتی ہے۔ مگر جہاں تک ان کا تعلق قوانین ہے جو ان کے زمانے میں جاری رہے وہ اسلام کے قوانین تھے اور اسی مقصد کا تعلق کے لئے ان اوقات میں مختلف کتابیں لکھی گئیں۔ مثلاً عباسیوں نے امام یوسف سے کہا کہ وہ کریمنل اور سول کوڈ پر ایک دستاویز لکھیں جو عدالتوں میں رکھی جائے تاکہ ماتحت عدالتیں ان کے مطابق کام کرسکیں ۔ جناب امام یوسف خلافت عباسی کے چیف جسٹس تھے ۔ اس پر انہوں نے "کتاب الخراج" لکھی ۔ اس طرح اورنگ زیب عالمگیر رحمتہ اللہ علیہ نے علماء کو اکٹھا کرکے اسی غرض کے لئے ایک کتاب لکھوائی جس کا نام "فتاوٰے عالمگیری" ہے اور یہ کتاب عدالتوں میں رکھی گئی تاکہ اس کے مطابق فیصلے کئے جائیں ۔ جس طرح آج لارڈ مکالے کا قانون عدالتوں میں رکھا جاتا ہے تاکہ اس کے مطابق فیصلے کئے جائیں ۔

تو امام یوسف کی کتاب الخراج صفحہ ۳۷ کا حوالہ دیتا ہوں ۔

وَلِيَ لا الْامام اَنْ يُخرِجَ شَيْئً مِّنْ اَحد اَلّا بِحقٍ انْ صادقاه

کسی امام ۔ کسی بادشاہ ۔ کسی سلطان ۔ کسی گورنمنٹ ۔ کسی صدر مملکت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی کا مال حق صادق کے بغیر لے لے اور اس سلسلے میں کوئی قانون سازی روا نہیں رکھی جاتی ۔ قرآن ۔ حدیث ۔ عمل صحابہؓ اور امام یوسف کے اس فتوٰے کے بعد میں امید کرتا ہوں کہ اس طرف بیٹھنے والے ارکان اس بات پر غور فرمائیں گے کہ یہاں کوئی ایسی قانون سازی نہ کریں جو قرآن اور سنت کے خلاف ہو ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada (Campbellpur-1) Sir, Allama Rehmatullah Arshad and Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood has already elaborated the Islamic side of this legislation.

Sir, I am conscious of the fact that any legislation brought before this House can be stream-rolled by the overwhemling majority on the treasury benches. Nevertheless, I feel, as my Leader of the Opposition has already pointed out, duty bound to put my views before you as people representing the interest primarily of the Muslims and after that the people themselves I feel sure that you will give every consideration from all political as well as religious angles to re-consider this view and re-cast this bill in line with the ethical laws of Islam Sir, history is replete with Governments who have been absolute power wielders in their country. Every powerful Government tries to grab as much power as it can so that some-times it comes on the brink of tyranny. But there are certain constitutional and religious principles in ethics, which we have inherited and which cannot be violated whatever shape, whatever meaning, we may attribute to them. Those are the inherent rights of every citizen, who are living in this country, and they cannot be taken away from them. Later on we shall prove that that inherent law has already been given by our President in his Interim Constitution to the people of Pakistan as a whole. Therefore, taking away that right, that privilege, that prerogative from any individual is not only unworthy of the House but unconstitutional.

Sir, one of the very important clauses of this law is acquisition of land with 15 years retrospective effect. It also has a corollary added to it, where it says that the maximum price of one acre of land will under no circumstances exceed Rs. 20,000 and any development or any subsequent enhancement in the market price when given to the individual will not be

more than 10 percent of Rs. 20,000 which is the maximum laid down.

Sir, if a man irrespective of whether he is rich or poor, was in a position to invest Rs. 20,000 in a piece of land which may lie in the middle of a land belonging to a very rich man whom you want to take that land away from, but that poor man by taking away his one piece of land you are making him pauper because that may be his only property on which he is banking for his children and for himself. While I have no objection if you take away the lands of rich people at a cheaper price but I would say at a cheaper price but I would not contribute towards this Rs. 20,000 with 10 per cent.

Now, while we are judging this, let us look at the Government's own policy of trying to attract capital for capital development and progressive work in the country. Our Defence Saving Certificates and our Post Office Certificates used to double themselves in 10 years. Now, the present Government says that if you invest in Defence Saving Certificates or Post Office Certificates they will double themselves in seven years. Where you are allowing an individual . . . .

Mr Speaker : This is not strictly relevant to the motion before the House.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : What is relevant then ?

Mr. Speaker : We are not discussing the merits in the abstract sense. We are discussing the merits of this Bill vis-a-vis, the motion of Allama Rehmatullah Arshad and not in the abstract sense as to what are the merits and the de-merits of this Bill.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, Allama Arshad says that this Bill should not be taken up by the House.

Mr. Speaker : For the reason given in his motion.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I am coming to point the that this is un-Islamic. I am going to bring out the human and the economic factors first and then I say that the religious part of it is . . . . . .

Mr. Speaker : That I can't permit. The only aspect to be pointed out is the un-Islamic one.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Alright, Sir. The un-Islamic part of it is that every individual must get his fair due for what you are taking from him. Now, this legislation does not give the fair due for what you are taking away from the individual. So, it is basically un-Islamic. It is un-Islamic both in essence and word. I ask you gentlemen, who I am sure will give full consideration to it, as to whether the taking away of an individual's right over his property at a cost which does not even compensate him for the value which he paid 10 years ago is Islamic. What is more, is it Islamic that you don't allow him the right of appeal ? It is most un-Islamic that an individual should not be given the right of appeal.

Mr. Manzoor Hussain Janjua : Point of order. It is repetition, Sir.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: In this law, the other factor which is most un-Islamic is that the Commissioner is the last word and his judgement is not appealable. I would say that it is the right of every Muslim to question the decision of anybody in the court of Qazi and in the oourt of law to say whether justice has been done to him or not. This is the very class of bureaucrats out of which 303 first and 1300 later went by the board. Now, the same bureaucrat is being given the unlimited power of taking people's property away from them. Sir, I warn you today that this is an un-Islamic law where you

want to use the Commissioner. You are using him for somebody, tomorrow he may be used by somebody else for you. You have come as representatives of the people and you have repeatedly said on public platforms that bureaucracy is the legacy of the Imperialist British . . . . . .

Mr. Seapker : I may remind the Member that this is not within the scope of the motion.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : You giving this law to the Commissioner to administer as a last court of appeal is un-Islamic both in spirit and in essence. You are not treating the individual and the State at par as far as the acquisition of land is concerned. Islam says that if the State has its own means to provide then the acquisition should come later. Sir, here, there has been no mention of the State lands in the Bill. Islam would demand of you that all those lands contiguous to the areas which you are developing would first be taken away and then, later on, if that is not sufficient to meet the needs of the nation, you can take away other people's land at reasonable prices. It does not say," grab the land of the people, and leave your own to be auctioned in the open market." Get lacs of rupees from those people who can pay and take it from those who are deriving the advantage. I would also like to draw the attention of my honourable friends on the Treasury Benches that Governments before this have also acquired land, which runs into thousands of acres. They are lying on the fringes of the towns. Roads have been constructed there land has been given to people measuring five kanals, ten kanals and fifteen kanals to construct palatial bungalows . . . . . .

Mr. Speaker : I may again remind the Member that he is not within the scope of his speech.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Alright, Sir.

Then Islam demands that first we must develop and take away that land which has been unjustifiably given not for merit but for reasons other than merit. In the end I assure my friends that they will not find Members sitting on this side wanting in cooperation in progressive legislation in order to bring up the standard of living of the unfortunate people in this country to a higher standard provided it is based on Islamic laws. After all, this country came into existence on the principles of Islam and this Government has given the pledge to defend the ideology of Pakistan as an Islamic State. I am sure in their search for finding ways and means to provide people with food, shelter and clothes, they will not forget the Islamic principles and they will uphold the pledge which we collectively and our predecessors before us have given to the Mussalmans of this country. Thank you.

میاں اسماعیل ضیاء (گوجرانوالہ ۱) ۔ جناب والا ۔ زیر غور مسودہ قانون کے بارے میں میں نے اپوزیشن کے قائد اور جناب مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی تقریر بڑے غور سے سنیں ۔ ہر دو اصحاب نے اپنی تقاریر میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ زیر بحث مسودہ قانون غیر اسلامی ہے اور قرآن وسنت کے خلاف ہے ۔ میں ان کے ساتھ اختلاف ظاہر کرتے ہوئے جناب والا ۔ اس ایوان کی خدمت میں آپ کی وساطت سے ثابت کرنے کی کوشش کروں گا کہ زیر غور مسودہ قانون عین اسلام کے مطابق ہے اور منشائے شریعت ہے ۔ اس لیے کہ اسلام ھی وہ دین فطرت ہے جس نے مذہبی لحاظ سے کسی ریاست پر یہ فرض عاید کیا کہ وہ شہریوں کے لیے تمام ضروریات زندگی مہیا کرنے کی ذمہ داری لے ۔ جناب والا ۔ مکان کی ضرورت بنیای ضروریات میں سے ہے اور وہ اس وقت تک پوری نہیں کی جا سکتی جب تک کہ حکومت فاضل زمین اپنے قبضے میں قانون کے ذریعے نہ لے سکے ۔ اس لئے کہ شہروں اور بڑے بڑے قصبات کے قرب و جوار میں جو زمینیں ہیں وہ ایسے لوگوں کی ملکیت ہیں جن کی معیشت

کا انحصار ان زمینوں پر نہیں ہے بلکہ انہوں نے وہ زمینیں محض اس لئے رکھی ہوئی ہیں کہ ان کو وہ مہنگے سے مہنگے داموں بیچ سکیں اور غریب عوام اپنی بنیادی ضرورت مکان حاصل کرنے کے لئے ان کی زمین خریدیں -

جناب والا - کسی مسئلے کے بارے میں یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ قرآن وسنت کے منافی ہے یا عین مطابق ہے - ہمیں سب سے زیادہ انحصار قران پاک پر کرنا پڑے گا - قائد حزب اختلاف نے جو آیت کریمہ اس ایوان میں تلاوت فرمائی (لا تاکلو اموالکم باالباطل) میں اس کے بارے میں یہ عرض کرون گا کہ یہ آیت کریمہ افراد کو منع کرتی ہے کہ بغیر کسی قانونی جواز اور بغیر کسی قانونی استحقاق کے کسی دوسرے فرد کی ملکیت زمین یا دولت پر قبضہ نہ کر لیں - لیکن یہ کسی لیجسلیچر کو کسی قانون ساز ادارہ کو اس بات سے منع نہیں کرتی کہ وہ قانون کے ذریعے کسی شخص کی جائداد کو حاصل کر سکے - جناب والا - قرآن پاک میں صاف طور پر وہ آیات ہیں جن کو اگر ہم تلاوت کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اسلام کی منشاء کیا ہے - اللہ تعالیٰ نے بار بار ایسی آیات نازل فرمائیں جن میں مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ وہ مال و دولت ناجائز طور پر جمع نہ کریں - چونکہ مال و دولت میں دنیا اور آخرت دونوں کے لئے خسارہ ہے - قران پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (والذین

یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا . . . . فی سبیل اللہ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ

جناب والا - ایک اور آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

(یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ)

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ "وہ مال و دولت زروسیم جمع نہ کریں۔ اس لئے کہ اگر وہ اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کریں گے تو آخرت میں ان کو درد ناک عذاب دیا جائے گا"۔ جناب والا۔ زروسیم اور مال و دولت سے مراد صرف کرنسی نوٹ یا سونا ہی نہیں بلکہ ہر قسم کی جائداد ہر قسم کی دولت اسی ذیل میں آتی ہے۔ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے رسول پاک آپ سے یہ پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں تو ان سے کہہ دو کہ تمہاری ضرورت سے فاضل جو کچھ ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دو۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے بندوں پر خرچ کر دیں۔

جناب والا۔ یہ وہ آیات ہیں اگر ہم گہری نظر سے ان کا مفہوم دیکھیں تو یہ ثابت ہو جائے گا کہ یہ قانون بنا کر ہم نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کو عذاب الیم سے بچا رہے ہیں۔ بلکہ ان کو دنیا اور آخرت میں سرخروئی دینے کے لئے یہ قانون پیش نظر ہے۔

اس کے بعد جناب والا۔ میں بعض مفسرین اور اور فقہا کے اقوال پیش کروں گا اور اس سے قبل ایک مثل حضرت عمر فاروق ؓ کے دور کی دوں گا۔ کہا یہ جاتا ہے کہ حکومت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی فرد کی جائداد لے سکے تو میں یہ عرض کروں گا کہ حضرت عمر فاروق ؓ سے بڑھ کر قرآن و سنت کو کوئی نہیں سمجھتا تھا۔ حضرت بلال بن حارث صحابی رسول تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حکم کے تحت ان کو ایک قطعۂ اراضی عطا کیا۔ حضرت عمر ؓ نے اپنے دور میں بلال بن حارث سے وہ قطعۂ زمین جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عطا کیا تھا واپس لے لیا۔ آپ ہی فرمائیے جناب والا۔ کہ کوئی ملکیت ایسی ہو سکتی ہے جس کو ہم اس سے زیادہ مقدس سمجھیں جو ملکیت رسول اللہ نے اپنے حکم سے کسی شخص کو عطا کی ہو۔ یقیناً کوئی ملکیت اس سے زیادہ مقدس نہیں ہو سکتی

اور اگر حضرت عمر وہ زمین بلال بن حارث سے واپس لے سکتے ہیں تو کیا آج ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ زمینیں معاوضہ دے کر حاصل کر سکیں جو اکثر صورتوں میں اس ملک کی سامراجی سلطنت سامراجی قوت جو ایک صدی تک اس ملک کا استحصال کرتی رہی میری مراد برطانوی حکومت سے ہے نے اس قوم کے غداروں کو عطا کیں ۔ کیا وہ زمینیں ہم ان غریب عوام کے لئے حاصل نہیں کر سکتے جو ہمیشہ اس ملک اور ملت کے وفادار رہے جو ہمیشہ اسلام کے وفادار رہے اور جو ناموس رسول پر ، ناموس اسلام پر ہر وقت اپنی زندگیاں قربان کر دینے کے لئے تیار رہے (نعرہ ہائے تحسن) ۔

جناب والا ۔ اس ملک میں اکثریت ان لوگوں پر مشتمل ہے جو حنفی المسلک ہیں ۔ جو فقہ حنفی کے پیر و کار ہیں ۔ اب اس سلسلے میں اس ملک کے جید عالم حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی کا ایک حوالہ پیش کروں گا ۔ قرآن پاک کی آیت ہے ۔ (ھوالذی خلق لکم مافی الارض جمیعا) ..... اس آیت کی تفسیر میں مولانا محمود الحسن فرماتے ہیں

> جملہ اشیائے عالم بدلیل فرمان واجب الاذعان خلق لکم مافی الارض جمیعا تمام بنی آدم کی مملوک معلوم ہوتی ہیں ۔ غرض خداوندی تمام اشیاء کی پیدائش سے رفع حوائج جملہ ناس (انسان) ہے ۔ اور کوئی شے فی حد ذاتہ کسی کی مملوک خاص نہیں بلکہ ہرشے اصل خلقت میں جملہ ناس میں مشترک ہے ۔

جناب والا ۔ اس سے زیادہ تفسیر اس قرآن پاک کی کیا ہو سکتی ہے ۔ وہ تو اس سے بڑھ کر یہاں تک پہنچتے ہیں جس چیز کو آج کیمونزم کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔ حضرت محمود الحسن یہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی نظر میں تمام اشیاء جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہیں وہ تمام انسانوں کی مشترکہ

مملوک ہیں۔ صرف مسلمانوں کی نہیں کہا بلکہ تمام بنی آدم کی کہا ہے ۔ جناب والا ۔ اسی طرح علامہ زمخشری نے لکھا ہے ۔

> درجہ معیشت میں تفاوت ایک قدرتی امر ہے لیکن اس سے آجر اور ماجور ۔ زمیندار اور کسان کے درمیان بشری صفت میں کوئی تفاوت واقع نہیں ۔ اللہ کی نظر میں چھوٹا اور بڑا ایک ہی جیسے ہیں ۔ اجاراداروں کو چاہیے کہ محنت کشوں سے غذا اور لباس میں کوئی تفاوت نہ برتیں ۔

اور میں اس کے ساتھ مکان کا بھی اضافہ کرتا ہوں کہ اس سے انسانوں کا استخفاف ہو جاتا ہے ۔ حضرت ابوذر غفاری بھی ایسا ہی فرماتے تھے ۔ اور حوالہ دیا گیا ہے تفسیر روح المعانی جس کے مصنف علامہ شہاب دین محمود الوسی ہیں ۔ اس طرح اس دور کے ایک بہت بڑے مفسر قرآن اگرچہ سیاسی لحاظ سے پاکسان میں رہنے والوں کو ان سے اختلاف ہے لیکن ان کی قران فہمی اور علم ، فراست سے کسی کو انکار نہیں ۔ میری مراد مولانا ابوالکلام آزاد سے ہے وہ اپنی تفسیر کے نوٹ میں فرماتے ہیں ۔

> تمام بنی نوع انسان جو حق معیشت میں مساوی ہیں ۔ جو زیادہ سامان زیست رکھتے ہیں انہیں ایسا کرنے کا مشروط حق حاصل ہے یہ نہیں کہ وہ جس طرح چاہیں اپنی زائد معیشت کو ضرورت مندوں تک پہنچنے ہی نہ دیں ۔

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان ۔ مولانا مودودی صاحب کی تفسیر سے بھی کوئی حوالہ دیں ۔

میاں اسماعیل ضیاء ۔ جناب والا ۔ اسلام کا منشاء یہ ہے کہ ایسے قوانین بنائے جائیں جو افراد کی ملکیت کی بجائے اجتماعی مفادات کو تحفظ دیں اس سلسلے میں ایک مفسر کا حوالہ دونگا ۔ المنار پریس میں طبع کتاب یسرالاسلام ہے اس میں لکھا ہے کہ ۔

> اجماع اور دلیل واضح ایک طرف ہوں اور سوسائٹی مصالح دوسری جانب ہوں تو سوسائٹی مصالح کو ترجیح دینا واجب ہو گا ۔ بجائے اس کے کہ افراد کے مفادات کو ترجیح دی جائے اور اس ترجیح کو یہ تصور کر لیا جائے کہ سوسائٹی مصالح میں اجماع دلیل واضح کے ایک ہمیہ گیر پہلو کو خاص صورت دے دی بیکار نہیں ٹھہرایا

جناب والا ۔ آخر میں میں یہ عرض کروں گا کہ معاوضہ مقرر کرنے کا حق بھی حکومت کو حاصل ہے۔ نہ کہ جیسا جناب والا ۔ رحمت اللہ ارشد نے فرمایا کہ حکومت کو حق حاصل نہیں ۔ اس سلسلے میں فقہ حنفی کی شہرہ آفاق کتاب درمختار کا حوالہ دیتا ہوں ۔ اس میں لکھا ہے :

> "حاکم وقت نرخ کے بارے میں مداخلت نہ کرے جب تک ارباب نرخ قیمت کی گرانی میں زیادتی پر نہ اتر آئیں ۔

جناب والا ۔ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ جو لوگ زمینوں کے مالک ہیں بالخصوص وہ زمینیں جو شہری حدود کے اندر ہیں ۔ کیا ان کی قیمتوں میں اضافہ زیادتی کی حد تک نہیں پہنچ چکا ؟ اگر پہنچ چکا ہے تو جناب والا ۔ اس ادارے کو اس معزز ایوان کو اس قانون ساز اسمبلی کو پورا پورا حق حاصل ہے کہ وہ معاوضہ متعین کرے اور یہ یقیناً خلاف اسلام نہیں ہو گا (نعرہ ہائے تحسین)

اس سے آگے فرماتے ہیں :

> جب نوبت یہاں تک پہنچ جائے تو اس وقت حاصل کو اہل رائے کے مشورے سے نرخ مقرر کرنے کا پورا پورا حق ہے۔

جناب والا ۔ اہل رائے یہی ادارہ ہے جس میں ہم اس وقت بیٹھے ہیں ۔ اس ایوان سے بڑھ کر آج کے دور میں کوئی بھی اور ادارہ اہل رائے کی حیثیت نہیں رکھتا ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ آخر میں میں پھر ماضی کی طرف لوٹتا ہوں ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے کا واقعہ ہے ۔ انہوں نے ایک شخص طلحہ نامی کو ایک قطعۂ اراضی بخش دیا ، اس کو عطا کیا اور تحریر لکھ کر بحیثیت خلیفہ اس کے نام ٹائٹل مقرر کرا دیا ۔ وہ شخص یہ چاہتا تھا کہ اس تحریر پر حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت ڈلوائے ۔ چنانچہ وہ تحریر لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تحریر پیش کرکے کہا کہ آپ اس پر اپنی مہر لگا دیں ۔ حضرت عمرفاروقؓ نے اس پر مہر ثبت کرنے سے انکار کر دیا وہ شخص بڑا غضب ناک ہو کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس واپس گیا اور جا کر پوچھا کہ میں نہیں جانتا کہ خلیفہ ابوبکرؓ ہے یا عمرؓ ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا جواب تھا کہ عمرؓ ہی کو خلیفہ سمجھو ۔ گویا انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ کے اس فعل کی تائید کر دی ۔ حوالہ کے لئے میں کتاب الاموال پیش کر سکتا ہوں اگر کوئی صاحب دیکھنا چاہیں تو دیکھ لیں میرے پاس کتاب موجود ہے ۔

جناب والا ۔ آخر میں میں یہ عرض کروں گا کہ اس معزز ایوان میں ایک خالص دینی بحث چھیڑی گئی ۔ اشارتاً مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب نے فرمایا کہ حاکم مطلق اللہ تعالیٰ ہے ۔ جناب والا ہمیں اس سے انکار نہیں ہے اللہ تعالےٰ کی حاکمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ۔ اس کائنات کی تمام

اشیاء اللہ تعالے کی حاکمیت مسلمہ ہے۔ اگر کوئی اس کو تسلیم نہیں بھی کرتا تو وہ کیا کر سکتا ہے مجبوراً اس کو عملی طور پر تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

جناب والا ۔ میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالے نے انسان کو زمین پر خلیفہ اللہ فی الارض کہہ کر پیدا کیا ۔ خلیفہ کے معنی نائب کے ہیں اور نیابت اس وقت تک نہیں سر انجام دی جا سکتی جب تک اس کے پاس اختیارات نہ ہوں ۔ چونکہ خدا نے قرآن میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے معاملات میں جن کے بارے میں قرآن وسنت میں واضح احکامات موجود نہ ہوں اس ادارے کو ہر وقت کے حاکم کو جو کہ انسانوں کا نمائندہ ہو ۔ یہ حق دیا ہے کہ وہ ایسے معاملات کے بارے میں قانون سازی کرے جو وقتاً فوقتاً درپیش آئیں ۔

جناب والا ۔ ان مختصر الفاظ کے ساتھ میں علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کی تجویز کی پر زور مخالفت کرتا ہوں اور ساتھ ہی جناب مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی تجویز کی بھی مخالفت کرتا ہوں اور آپکی وساطت سے اس ایوان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس قانون کو جلد از جلد پاس کر دیا جائے اس لئے کہ لاکھوں نہیں کروڑوں بے گھر لوگ اس انتظار میں ہیں کہ پیپلز پارٹی کب اپنا وعدہ پورا کرتی ہے ۔ اور اسلامی سو شلزم کب نافذ ہوتا ہے ۔ شکریہ !

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں کہ دونوں اطراف سے بحث ہو چکی ہے ۔ میرے فاضل دوست نے اپنی تقریرمیں علما نے دین مولانا مودودی صاحب کا حوالہ دیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں دیا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ ان کی رائے لے لی جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ نکتہ وضاحت ۔ جناب والا ۔ مجھے بے حد مسرت ہے کہ اس طرف سے ایک علمی موضوع پر علمی گفتگو کی گئی ہے لیکن میں اپنی ذاتی وضاحت اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ میں ان کے علم میں یہ بات لانا نہیں چاہتا کیونکہ یہ نمود ونمائش کی بات ہوتی ہے . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب بات بہت بڑھ جائے گی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں اس بات کو بڑھاتا نہیں ہوں میں صرف آپ کی اجازت سے ذاتی وضاحت کرنی چاہتا ہوں ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ بعض لوگوں نے زمینیں اس لئے شہروں کے پاس رکھی ہوئی ہیں تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ گران قیمت پر فروخت کر سکیں ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے عقیدے اور اخلاص کے پیش نظر گزارشات پیش کی تھیں ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب اور میرے بہاول پور سے رہنے والے ساتھیوں سے پوچھ سکتے ہیں کہ پورے پاکستان میں آسمان کی نیلی چھت کے نیچے میرا کوئی ذاتی مکان نہیں ہے اور میں کرائے کے مکان میں رہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب یہ متعلقہ بات نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ یہ بالکل متعلقہ ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ کوئی نکتہ ذاتی وضاحت نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کب کہا ہے کہ علامہ صاحب کی یا کسی فاضل رکن کی زمین ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ان کی تقریر کا ایک مطلب یہ بھی تھا کہ ہم شائد اس کی اس لئے مخالفت کر رہے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی جائداد موجود ہے جنہیں ہم گران قیمت پر فروخت کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ واحد کا لفظ استعمال کر رہے ہیں یا جمع کا لفظ استعمال کر رہے ہیں ۔ "کیا ہمارے" سے مراد علامہ رحمت ارشد ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ رورل ایریا کی بھی زمین لیجئے اس کے متعلق بھی مخدوم زادہ صاحب نے فرمایا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی متعلقہ بات نہیں ہے ۔ انہوں نے یہ نہیں کہا ہے کہ ان ممبران کی زمینیں ہیں ۔ انہوں نے ایک اصولی بات کی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو میں اپنی نیت پر حملہ سمجھتا ہوں ۔ مجھے دو الفاظ کہنے کی اجازت دی جائے ۔ میں بہت زیادہ طوالت میں نہیں جاؤں گا ۔ جہاں تک رورل ایریا کا سوال ہے . . .

مسٹر سپیکر ۔ میاں اسماعیل ضیا صاحب ! کیا آپ نے کوئی ایسی بات کہی ہے ؟

(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں ۔ کہ ہاؤس کا وقت کم از کم دس بجے تک بڑھا دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایوان کی کیا رائے ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ ہم ۹ بجے سے آگے کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں فاضل وزیر خزانہ کی اطلاع کے لئے کہہ دینا چاہتا ہوں آج ویسے ہی ساڑھے نو بجے تک وقت ہے مگر دس بجے تک میں سمجھتا ہوں معقول رائے ہے ۔ میں ان کی تجویز سے متفق ہوں ۔

میاں خورشید انور ۔ پہلے نو بجے کا وقت تھا اب دس بجے کا ہوگیا ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ بارہ بجے تک بیٹھ کر اس کام کو ختم کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ان کی اس تجویز سے متفق نہیں ہوں ۔ وجہ یہ ہے کہ normal routine کا function دن میں پانچ ۔ ساڑھے پانچ گھنٹے کام ہوتا ہے ۔ آج چار بجے ایوان نے meet کیا ۔ نو بجے تک routine میں آ جاتا ہے یعنی ساڑھے آٹھ سے لیکر ڈیڑھ بجے تک ۔ آج شام کا سیشن ہے یہ دن کا substitute ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ آپ کا خیال ہے کہ تمام دن ہم لوگ بیکار رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں نے کب کہا ہے ۔ یہ بھی مجھے پتہ ہے کہ آپ شام کو بالکل بیکار نہیں ہوتے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ ساڑھے آٹھ بجے کے بعد بیٹھنا زیادتی ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ دس بجے تک وقت بڑھایا گیا ہے اس کے بعد اگر ایوان کی رائے ہوئی کہ وقت اور بڑھایا جائے تو اس وقت فیصلہ کر لیا جائے ۔

Mr. Speaker : There is no occassion for this proposal.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ آپ نے ارشاد فرما دیا ہے وہ آخری ہے لیکن میں ایک بات آپ کی توجہ کے لئے عرض کرنی چاہتا ہوں ۔ آج اجلاس روز کی طرح گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بعد نہیں شروع ہوا ۔ بلکہ آج چار سوا چار بجے ہی شروع ہوگیا تھا ۔ اس کی کاروائی مسلسل اور متواتر رہی اور کورم بھی آج نہیں ٹوٹا ۔ انشاء اللہ تعالے یہ ہفتے تک اس کا اثر رہے گا اور اس نشست کا آج کورم نہیں ٹوٹے گا ۔ اس لئے زیادہ بوجھ نہ ڈالئے ۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ

لیجسلیشن کا کام آگے بڑھے گا تو پھر میں ان سے یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ آپ دس بجے تک ایوان کا وقت رکھیں لیکن لیجسلیشن کا کام آگے ہی بڑھے گا۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر۔ routine. No reply is called for. میں اجلاس ساڑھے آٹھ بجے سے لے کر ڈیڑھ بجے تک ہوتا ہے۔ نو بجے تک تو ویسے چلتا ہی ہے۔ another hour is requested یہ بڑی معقول بات ہے۔ دس بجے تک آج کا ایوان چلے گا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ آپ ٹرپ نکال کر دیکھ لیجئے۔ آپ ساڑھے نو بجے تک فیصلہ دے چکے ہیں۔ آپ اس کو کیوں بدل رہے ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ چلئے پھر ہاؤس ساڑھے نو بجے تک ہی سہی۔

I can consider it later.

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ آپ سیکریٹری صاحب سے پوچھیں اس وقت آپ نے ساڑھے نو بجے کا فیصلہ دیا تھا یا دس بجے کا دیا تھا؟

مسٹر سپیکر۔ ساڑھے نو بجے کے قریب جا کر دیکھیں گے کہ کتنا وقت اور بڑھانے کی ضرورت ہے۔ مسٹر نذر حسین منصور۔

مسٹر نذر حسین منصور (ساہیوال۔ ۴)۔ جناب والا۔ وقت کی انتہائی قلت کے باوجود میں زیادہ سے زیادہ پانچ چھ منٹ لوں گا۔

مسٹر سپیکر۔ میں نے آپ کے وقت پر پابندی نہیں لگائی ہے۔

مسٹر نذر حسین منصور۔ جناب والا۔ میں زیادہ تاویلات کی بجائے آپ کی وساطت سے ان حضرات سے یہ عرض کرنے پر مجبور ہوں کہ قرآن و سنت اور حدیث کی جو تاویلات پیش کی گئی ہیں اور اس بل کو غیر اسلامی ثابت کرنے

کی جو ناکام کوشش کی ہے اس کے پیش نظر میرے لئے ضروری تھا کہ وقت ہوتا لیکن وقت کی قلت کی وجہ سے میں . . . . اپنے خیالات کا اظہار مختصراً عرض کروں گا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب سپیکر ۔ ہماری طرف سے فاضل مقرر کو ساڑھے نو بجے تک بولنے کی اجازت ہے ۔

مسٹر نذرحسین منصور۔ جناب سپیکر۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جناب مخدوم زادہ سید حسن محمود اورعلامہ رحمت اللہ ارشد نے جو احادیث پیش کی ہیں ان میں سے ایک حدیث جس کو میں نے سنا ہے اور جس کا ترجمہ بھی اس سے صاف مترشح تھا یہ ہے کہ جو کوئی کسی کا مال لے وہ مناسب نہیں ۔ تین درجہ بندیاں کی گئی ہیں جن میں آخری درجہ یہ تھا کہ وہ شخص جہنم میں جائے گا اور ساتھ ہی انہوں نے یہ کہا کہ یہ بل بنیادی طور پر اسلام کے خلاف ہے ۔ ان دو وجوہات کو سامنے رکھ کر اگر میں یہ کہوں کہ اس بل کو غیر اسلامی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے تو یہ بے جا نہ ہوگا اور اس حدیث کے آخری الفاظ تھے کہ جو شخص اس طریقہ سے کسی کا مال لے گا تو وہ جہنم میں چلا جائے گا ۔ مقصد یہ تھا کہ موجودہ حکومت جو بے سہارا انسانوں کے لئے مکانات تعمیر کرنا چاہتی ہے وہ بھی ان کے اس فتوے کا شکار ہو جائے گی جو انہوں نے پہلے دیا ۔ اس سلسلے میں ایسے فتاوے ہیں کہ عوام کی مدد کی جائے ان کو مکانات دئے جائیں ۔ لئے ہئے عوام کو سہارا دیا جائے ۔ جناب والا پچھلے ۲۰ سالوں میں جو بھی حکومتیں آئیں انہوں نے عوام کو سہارا نہ دیا اور ان کو مکان تک دینے کی کوشش نہیں کی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں کم ہی مداخلت کیا کرتا ہوں ۔ میری گزارش یہ ہے کہ ان ۲۰ سالوں میں سے قائد اعظم اور قائد ملت اور قائد عوام کا عرصہ نکال دینا چاہیے ۔ کیونکہ وہ تو عوام کی خدمت

کا عرصہ شمار ہونا چاہیے - جس وقت بھی بات ہوتی ہے ان پچیس سالوں کی بات ہوتی ہے -

مسٹر سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

مسٹر نذر حسین منصور - جناب والا - ۲۵ سال کا ہم اس لئے ذکر کرتے ہیں کہ اس عرصہ میں جو عوام کے ساتھ سلوک کیا گیا ہے وہ اس قوم کے ساتھ ایک المیہ ہے -

Mr. Speaker: I have ruled out that point of order. Let there be no comments on that

(قطع کلامیاں)

مسٹر نذر حسین منصور - جناب والا - اگر یہ حکومت عوام کو مکان دیتے ہوئے جہنم کا بھی شکار ہو جائے تو حکیم الامت کے فتوے کے عین مطابق ہے جو وہ کہتے ہیں -

جو ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو عشق تو مرد مسلمان کافر و زندیق

جناب والا - ان غریب انسانوں کو مکان دینے کے لئے اگر ان لوگوں کی زمین لیں جن کے پاس کافی مکانات اور زمینیں ہیں - اگر ہم ان غریب انسانوں کی خاطر اور ان کے مفاد کے لئے کفر اور دوزخ کا شکار ہو جائیں تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں -

(شیم - شیم)

مسٹر سپیکر - آپ کی تقریر غیر متعلقہ ہے -

مسٹر نذر حسین منصور - جناب سپیکر یہ بات میرے قائد نے ۱۹۶۹-۷۰ء

میں کہی تھی ۔ انہوں نے اس کے متعلق تقریر کی تھی کہ ہم غریب انسانوں کو روٹی ۔ کپڑا اور مکان دیں گے ۔ لیکن یہ جو شرپسند عناصر ہیں وہ اسلام اور کفر کا فتویٰ لگا کر ہماری تحریک کو سبو تاژ کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اور ہمیں کافر گردانتے ہیں لیکن اگر عوام کے لئے کام کرنا ، ان کی خدمت کرنا کفر ہو سکتا ہے تو ہمیں کافر بننا منظور ہے ۔ جب قائد عوام نے کافر ہونا منظور کر لیا ہے وہ عوام کو مکان دینے کے لئے تیار ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی پارٹی بھی جہنم میں جا سکتی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ہم نے کسی کو کافر نہیں کہا ہے صرف یہ کہا ہے کہ یہ قانون اسلامی مقتضیات کے خلاف ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید حسن محمود صاحب نے یہ بات اپنی تقریر میں کہی تھی اور ان کی تقریر میں یہ بات آئی تھی انہوں نے خود اپنے آپ کو کہا ہے کہ میں یہ فرض ادا کر رہا ہوں اور میں اس ایندھن کا شکار نہیں ہونا چاہتا ہوں اور میں اس کا حصہ نہیں بننا چاہتا ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن کے یہ تمہیدی جملے ہیں اور اس کے بعد جو وہ کہنا چاہتے ہیں اس سے ہم یہ ثابت کریں گے کہ جو اس بل کی مخالفت کر رہے ہیں ان کا اسلام کیا ہے اور صحیح اسلام کیا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب وزیر قانون کی خواہش ہے کہ مسئلہ حل نہ ہو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنی پرانی طرز اختیار کر رہے ہیں ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ میری تقریر کے دوران مزاحمت ہو رہی ہے جو کہ مناسب نہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جو تحریک علامہ صاحب نے پیش کی تھی اور جس پر دلائل دیے جا رہے ہیں اس میں واضح طور پر

یہ تھا کہ معزز اراکین قرآن اور سنت کے مطابق فیصلہ فرمائیں گے ۔ جن لوگوں نے کافر بننا منظور کر لیا ہے اور آپ ہی فرمائیں کہ یہ کہاں تک مناسب ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

سید نابش الوری ۔ جناب والا ۔ فاضل مقرر نے ابھی ابھی یہ کہا ہے کہ اگر کسی نیک کام کے لئے کفر کا بھی ہمیں ارتکاب کرنا پڑے تو ہم اس کے لئے تیار ہیں ۔ اگر ہمیں اس کام کے لئے کافر قرار دیا جائے تو ہم کافر بننے کے لئے تیار ہیں ۔ جناب سپیکر کیا فاضل مقرر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں کافر بننے کے لئے تیار ہوں ۔ جناب والا ۔ (قطع کلامیاں) حاجی ممتاز احمد کاہلوں صاحب کافر بننے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ جناب اس لئے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ ان کی تقریر میں کوئی غیر پارلیمانی بات نہ تھی ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ میں پھر یہ عرض کروں گا کہ انسانیت کی عروج کے لئے لوگوں کی فلاح اورترقی کے لئے مسلمانوں کو مکان دینے کے لئے اور ان کی معیشت کو سنبھالا دینے کے لئے علامہ اقبالؒ کا یہ فتویٰ ہے کہ ع

جو ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو عشق تو مرد مسلمان کافر و زندیق

اس کے پیش نظر جناب سپیکر میرا اس میں کیا قصور ہے ۔ علامہ اقبالؒ کی بات کو دنیا مانتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر بحث نہ کی جائے ۔

مسٹر نذر حسین منصور ۔ جناب سپیکر ۔ میرا مقصد یہ ہے کہ حکومت کس

لئے آئی تھی ؟ اس لئے آئی تھی کہ جو لٹے ہوئے عوام ہیں جن کا بری طرح استحصال ہوا اور مظلوم مزدوروں اور کسانوں کا جو طبقہ ہے ان کو ان کے حقوق دلائے جائیں ۔

Mr. Speaker : Please restrict yourself to the motion.

(قطع کلامیاں)

مسٹر نذر حسین منصور ۔ وہ ان کی اپنی رائے تھی یہ میری اپنی رائے ہے ۔ جناب والا ۔ قرآن نے درجہ بندی کی ہے ۔ حقوق العباد کا بھی قرآن حکیم میں ذکر آیا ہے ۔ میرا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ جو تاویلات کی گئی ہیں ان کا حقوق العباد کے ساتھ تعلق نہ تھا اور جناب والا ۔ حقوق العباد کی روشنی میں حکومت یہ اپنا کارنامہ سرانجام دے رہی ہے ۔ وہ چاہتی ہے کہ یہ بل جو غریب عوام کے لئے ہے اس کو پاس کرایا جائے ۔ اسے حقوق العباد کی روشنی میں بنایا جا رہا ہے ۔ جتنی تاویلات دی گئی ہیں ان کا اس بل پر قطعاً اطلاق نہیں ہوتا اس لئے کہ انسان اور خدا کا آپس میں رشتہ ہے ۔ ایک فرد کا دوسرے فرد ساتھ کے ساتھ ایک سماجی رشتہ ہے ۔ قانون شکنی کا مرتکب ہونا یا کسی کا مال چھین لینا کسی طور پر جائز نہیں ہے ۔

وزیر اوقاف و نوآبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ جناب سپیکر ۔ اس مسودہ قانون کے متعلق میرے فاضل دوست جناب اسماعیل ضیاء صاحب نے جو دلائل دیئے ہیں میں ان کی پوری قوت کے ساتھ تائید کرتا ہوں ۔ (نعرہ ہائے تحسین) میں جناب کی وساطت سے اپنے حزب مخالف کے دوستوں کی خدمت میں عرض کرنی چاہتا ہوں ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ یقین کریں کہ ہم کلمہ گو ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پورا ایمان اور اعتقاد رکھتے ہیں ۔ ہم اس مملکت کو صحیح معنوں میں اسلامی معاشرے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک ممتاز مملکت بنانا چاہتے ہیں ۔ (نعرہ ہائے تحسین) میں آپ کو یقین

دلاتا ہوں کہ یہ مسودہ قانون اس سے پہلے بطور آرڈیننس نافذ ہو چکا ہے۔ ہم نے قطعاً کسی شخص کو سیاسی مخالفت یا ذاتی مخالفت کی بنا پر victimise کرنے کے متعلق ہرگز کبھی سوچا تک نہیں۔ صرف غریب عوام کو۔ مزدوروں کو۔ جھگی والوں کو جو بدروں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو ہم چاہتے ہیں کہ وہ ایسی جگہوں پر آ جائیں جہاں انسان رہتے ہیں۔ جب ہم وہاں جاتے ہیں اور پھرتے ہیں تو یہ دیکھ کر بحیثیت مسلمان ہونے کے شرم آتی ہے کہ خود تو ہم آرام سے رہیں اور ہمارے بھائی سردیوں میں۔ گرمیوں میں بغیر سائے کے۔ بغیر کسی چھپر کے اس طرح بدحالی میں رہ رہے ہیں۔ میں یہ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جب ہمارا بل ایکٹ بن جائے گا تو جس شہر میں بھی زمین acquire کی جائے گی۔ سب سے پہلے جو اس طرف لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان کی زمین لی جائے گی۔ اس کے بعد آپ کی زمین لی جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین) کیونکہ یہ کار خیر ہے اور اس کار خیر میں ہم بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہتے ہے۔ "اس میں قطعاً یہ بات نہیں ہوگی کہ فلاں سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ اور وہ فلاں سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔

اس میں جو دوسری بات کا بار بار اظہار کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مہاجر اور لوکل کی تفریق کی جائے گی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب وہ کلاز آئے گی اور اس پر بحث ہوگی تو اس کو بھی ہم thrash کریں گے۔ آپ کے دلائل کے مطابق ایک ایک کلاز پر ہم غوروفکر کریں گے۔ میرے ساتھی بھی اس پر غور کر رہے ہیں۔ روانہ ہماری میٹنگ ہو رہی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ کوئی چیز ایسی ہو جو قرآن اور سنت کے خلاف ہو۔

جناب والا۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنے فاضل دوستوں علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب اور جناب مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی ترامیم کی پرزور مخالفت کرتا ہوں اور میں جناب سے استدعا کرتا ہوں کہ ان کو رد کیا جائے اور اس بل کو فوری طور پر زیر غور لا کر پاس کیا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ اس ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی کے قاعدہ ۷۷ (۱) کے تحت مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکالمات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء (مسودہ قانون نمبر ۱۳ بابت ۷۳) مجموعی طور پر قرآن اور سنت میں مندرج اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے منافی ہے اس لئے مشورہ حاصل کرنے کے لئے اس کو ایڈوائزری کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کے پاس بھیجا جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم نمبر ۳ ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ وہ دو منٹ کے لئے باہر گئے ہوئے ہیں وہ یہ کہہ کر گئے تھے کہ ابھی جناب ممتاز احمد کاہلوں صاحب بہت لمبی تقریر کریں گے ۔ ان سے پہلے میاں خورشید انور کی ترمیم ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ وہ آج نہیں ہو سکتی ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I want to ascertain from you when the question of principles of the bill comes, would you allow me to speak ?

مسٹر سپیکر ۔ ابھی تو ترامیم ہو رہی ہیں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : When do I discuss the principles ?

مسٹر سپیکر ۔ یہ ترمیم کے بعد ہوگا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ پہلے ہوگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں حاضر ہو گیا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس اسٹیج پر ترامیم پہلے ہوں گی ۔ اگر یہ امنڈمنٹ carry ہو جائے کہ اس کو publicise کیا جائے یا امنڈمنٹ ہو جائے کہ اس کو کسی سیلکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

Then there will be occasion for discussing the policy underlying this bill.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I want you to elucidate one more point. After the motion that I have made, when the question of principles of the Bill comes, would you allow me to speak ?

Mr. Speaker : Members, who would like to speak on the principles, have given their names to me.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I would definitely like to speak on the principles of the bill.

Mr. Speaker : You can speak when the occasion arises.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No, Sir, I would like to speak just now.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان کی ترمیم نمبر ۳ ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں اس سے پہلے بھی ایک مرتبہ گزارش کر چکا ہوں کہ جو مسئلہ اس ہاؤس میں زیر بحث رہا ہے اس میں بحث اتنی دور نکل گئی ہے اور خاص طور پر محترم مخدوم زادہ صاحب نے اس ہاؤس میں تین دن بحث کی ہے ۔ اب اگر پھر انہوں نے اسی انداز سے پرنسپل پر بولنا ہے جس طرح انہوں نے پہلے بھی ایک امنڈمنٹ کا سہارا لے کر پرنسپل پر ہی بات کی ۔ اور اس سلسلے میں جناب والا اگر پھر انہوں نے تین دن بولنا ہے ۔ تو

پھر جیسا کہ میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ارکان نے اسی بنیادی نکتے پر الیکشن لڑے ۔ یہی بنیادی نکتہ تھا کہ ہم یہ کہتے تھے کہ ذاتی ملکیت کو قومی ملکیت میں لیا جا سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ اسی پر کفر کے فتوے لگے تھے اور اسی کفر کے فتوے کا ہم سب نے منہ توڑ ۔ دندان شکن جواب دیا تھا ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ اس کے بعد کسی کو بولنا نہیں چاہیے تھا اگر اس میں غیرت تھی لیکن پھر بھی وہ اتنا بولے اور ہم نے سنا ۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ خدا کے لئے آپ اتنی زیادہ leniency سے کام نہ لیجئے ۔ اب دوبارہ اگر آپ اسی طریقے سے لوگوں کو موقع دیں گے تو یہ قانون نہیں بننے کا اور ہمارا وقت ضائع ہوگا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس طرف بیٹھنے والے حضرات جناب سپیکر صاحب سے کسی قسم کی رعایت طلب نہیں کریں گے ۔ جو رولز کے مطابق بحث کرنے کا حق حاصل ہے وہ اس سے دست بردار نہیں ہوں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب یہاں پر حاضر نہیں تھے اور اس سے پہلے ایک ایسی روایت بھی قائم ہو چکی ہے جب سید طاہر احمد شاہ صاحب موجود نہیں تھے ۔ آپ نے ان کا نام پکارا اور اس کے بعد ان کو بولنے کا موقع نہیں دیا تو حاجی صاحب کو کیوں بولنے کا موقع دیا جا رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ایجنڈے کے بغیر بات کر رہے ہیں ۔ ان کی ترمیمیں اور بھی ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پیشتر اس کے کہ میں جناب والا میں اپنی تحریک پیش کروں مجھے اپنی ترمیم نمبر۳ پیش کرنے کی اجازت فرمائی جائے ۔ کیونکہ میں دوائی کھانے گیا تھا ۔ اور فوراً بعد حاضر ہوگیا ہوں ۔

سید ناظم حسین ۔ یہ نہیں ہو سکتا ۔

مسٹر سپیکر شاہ ۔ آرڈر آرڈر ۔ No discussion پہلے میں نے نمبر ۳ بلائی ہے اب نمبر ۲ بلائی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پر رولنگ لینا چاہتا ہوں ۔ میری یہ تحریک ہاؤس میں پیش ہو چکی ہے اور میں نے صرف اس پر تقریر کا حق لینا ہے ۔ یہ تحریک نئے سرے سے نہیں آ رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ نمبر ۳ کو بعد میں کر لیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ (رحیم یار خان) ۔ جناب والا ۔ میری تحریک یہ تھی جو قبل ازیں ایوان میں پیش کر چکا ہوں مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۵ء۷۳ مارچ ۷۳ء یک رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اسلامی aspect کا تعلق ہے وہ میں زیر بحث نہیں لاتا کیونکہ مجھ سے پہلے فاضل ارکان نے اس پر سیر حاصل تبصرہ کر دیا ہے ۔ اب یہ ایک اچنبھے کی صورت محسوس ہو گی کہ ایسا بل ایک ایسا قانون جو غریب عوام کو مکانات کی سہولت فراہم کرنے کے لئے پیش کیا جا رہا ہے اس کے لئے رائے عامہ کی کیا ضرورت ہے ۔ بار بار یہ سوالات میرے فاضل دوستوں کے دلوں میں ابھریں گے ۔ یہی تو اصل قانون سازی کا مقصد ہے اور یہی منشور کا تیسرا حصہ ہے جس میں روٹی کپڑا اور مکان کا وعدہ کیا گیا تھا ۔ تیسرا حصہ مکان کی شکل میں آج اس ایوان میں لا رہے ہیں ۔ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس بل کو رائے عامہ کے پاس بھیجنے کی کیا ضرورت ہے اور اس میں کیا شک کیا جا سکتا ہے وہ لوگ جن میں اکثریت غربا کی ہیں ۔ جن میں زیادہ تر تعداد ان لوگوں کی ہے جو آسمان کے سائے نیچے اپنے زندگیاں گذار رہے ہیں ۔ اگر یہ قانون ان کے پاس بھیجا جائے تو کیا وہ اس قانون کے متعلق اپنی رائے خلاف دیں گے ۔ کیا اس سے اختلاف کریں گے ؟ بادی النظر میں یک لخت

ذہن میں اس کا جواب نفی میں یقینی طور پر پیدا ہوتا ہے ۔ کیا ہر وہ ذی شعور آدمی جسے مکان مل سکتا ہے جائیداد مل سکتی ہے اور جو چیز مل رہی ہے اور قانون اس کے فائدے میں بنایا جا رہا ہے وہ اس سے اختلاف کرے گا ؟ مگر حقیقت میں آپ دیکھیں اور اس کو بڑے غوروخوض سے دیکھیں کہ باوجود ان تمام چیزوں کے ، باوجود ان تمام خوبیوں کے پھر کیوں اس کو رائے عامہ کے پاس بھیجنے سے گریز کو رہے ہیں ۔ جب کہ وہ آپ کو یقیناً قبول کرتے ہوں ، آپ کی نیت پر اعتماد کرتے ہوں ۔ جسے قانونی لبادہ اوڑھ کر اور غریبوں کے نام پر آپ اسمبلی سے منظور کرانا چاہتے ہیں کیا انہیں اس پر بھروسہ ہے ۔ یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے ۔ یہ چیز ضرور ذہن میں رکھیں اور یہ چیز اچھی طرح سمجھ لیں کہ میں اس چیز کے حق میں ہوں کہ اس ملک کے ہر غریب شخص کو مکان کی سہولت ، روٹی کی سہولت اور کپڑے کی سہولت پورے طور پر میسر ہو ۔ میں جہاں تک سنتا رہا ہوں یہ دلیلیں بھی آئی ہیں کہ اسلام اس قسم کے قانون کی مخالفت کرتا ہے ۔ میں وثوق سے کہتا ہوں اور ببانگ دہل کہتا ہوں کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام نہیں چاہتا کہ غریب کو مکان ملے انہوں نے اسلام کو سمجھا ہی نہیں ۔ اسلام میں قطعاً اس چیز کی گنجائش نہیں ہے ۔ اسلام کو غلط انداز سے پیش کیا جاتا رہا ہے ۔ اسلام نے جائیداد کا تحفظ نہیں کیا ۔ اسلام میں اس نجی ملکیت کا تحفظ نہیں ہے جو نجی ملکیت راتوں رات غداری کے سلسلے میں ، کسی غیر جمہوری یا ملک دشمنی کے سلسلے میں جاگیروں کی صورت میں ملے ۔ راتوں رات املاک ملی ہیں ۔ راتوں رات سرمایہ اکٹھا ہوا ہے ۔ اسلام کبھی اس کا تحفظ نہیں دیتا ۔ اسلام کس دولت کا تحفظ کرتا ہے ؟ کس امارت کا تحفظ کرتا ہے ؟ اسلام تحفظ کرتا ہے عبدالرحمن بن عوف کا ۔ عبدالرحمن بن عوف جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا تو کیفیت یہ تھی کہ ایک درہم ایک پائی تک پاس نہیں تھی ۔ کھانے کے لئے پیسہ نہیں تھا ۔ کوئی چیز نہیں تھی ۔ صحابہ نے از راہ ہمدردی بڑی سے بڑی

قربانی دینے کی پیشکش کی - زمین دینے کی پیشکش کی - درہم دینے کی پیشکش کی - لیکن حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ میں اس چیز کو اپنے لئے حلال سمجھتا ہوں جو میں خود کما کر پیدا کروں اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہیے - اگر آپ میری ہمدردی کرتے ہیں اگر آپ میری امداد کرتے ہیں تو مجھے اس وقت کے سکے کے مطابق چار آنے قرضے کے طور پر دے دیں - چار آنے قرض لیا اس چار آنے کا دودھ لیا اور اس کی دھی بنائی اور وہ بیچی اس کے چار آنے ہو گئے بڑھتے بڑھتے نوبت یہاں تک پہنچی آپ ذرا غور سے سنیں کہ اس چار آنے قرض لینے والے شخص نے کاروبار کیا اس صحابی کی کیفیت یہ ہوگئی کہ ایک وقت میں بی بی عائشہ صدیقہؓ کی لونڈی نے پیغام دیا کہ آج عبدالرحمن بن عوف کا گندم کا قافلہ آیا ہے جس کا ایک اونٹ مدینہ منورہ میں اتر رہا ہے اس کا آخری اونٹ مکہ معظمہ میں ہے -

وزیر قانون - جناب والا - میں آپ کی توجہ رول ۱۷۳ (۱) کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں کہا گیا ہے کہ

> The subject matter of every speech shall be relevant to the matter before the Assembly.

جناب والا - اس وقت اس معزز ایوان کے سامنے مسئلہ یہ ہے کہ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے اس بل کو بھیجا جائے وہ مسئلہ یہ تھا جس پر یہ ایوان ووٹ دے چکا ہے اور اس کی رائے معلوم کی جا چکی ہے - فاضل رکن کے تمام دلائل وہی ہیں جو پہلے ایک موشن پر فاضل رکن دے چکے ہیں اور جس میں قائد حزب اختلاف خود بھی حصہ لے چکے ہیں - انہوں نے اسلام کی روشنی میں اس کے ہر پہلو پر بحث کی ہے - اگر ایک دفعہ ایوان رائے دے دے اور پھر انہی دلائل کو دوسرے موشن میں زیر غور لایا جائے یا انہی دلائل کو بنیاد بنا کر بات کی جائے تو یہ irrelevancy ہے - جناب والا - پھر آپ کے پاس رول ۱۷۴ کے تحت اختیارات ہیں کہ آپ فاضل رکن کو یہ حکم فرما سکتے ہیں کہ وہ اپنی

تقریر بند کریں ۔ اگر وہ irrelevant بات کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسمبلی کے کام میں obstruction ہے اس طرح اسمبلی کے کام میں تعطل پیدا کیا جا رہا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ یہ نئی موشن ہے ۔ اگر آپ کے دلائل relevant ہوں تو جو دلائل آپ پہلے موشن پر دے چکے ہیں ۔ اس کو نہیں روکا جا سکتا ۔ لیکن آپ اب جو دلائل دے رہے ہیں وہ عوام کو قائل کرنے کے لئے دے رہے ہیں یا اس ایوان کو قائل کرنے کے لئے دے رہے ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ رائے عامہ معلوم کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ۔ باوجود اس چیز کے کہ قانون عوام کے مفاد میں ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عوام میں شکوک و شبہات پیدا ہو چکے ہیں ۔ عوام نے اب یہ بھروسہ کرنا چھوڑ دیا ہے کیونکہ وہ کافی عرصے سے دیکھ رہے ہیں کہ آپ نے عوام سے ۔ غریبوں سے جو وعدے کر رکھے ہیں وہ پورے نہیں ہو رہے ۔

مرزا طاہر بیگ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں جناب کی وساطت سے فاضل ممبر سے یہ درخواست کرونگا کہ یہ اس ایوان میں misrepresentation of facts نہ کریں ۔ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ عوام کو ہمارے اوپر شکوک پیدا ہو چکے ہیں یہ ان کی غلط بیانی ہے ۔ میں اس پر اعتراض کرتا ہوں ۔ ان کے یہ الفاظ ایوان کی کاروائی سے حذف کئے جائیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب ۔ فارسی کا ایک مقولہ ہے کہ جواب جاہلاں باشد خموشی ۔

Mr. Speaker. It is not proper.

Haji Muhammad Saif Ullah Khan : I withdraw, Sir.

Mirza Tahir Beg : I can tolerate much more stricter words and would request him to withdraw his words.

Mr. Speaker : He has withdrawn his words.

مرزا طاہر بیگ ۔ اگر وہ طنز سے بات کرنی چاہتے ہیں تو

We are in majority and can solve the issue in a more amicable manner.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ مجھے تسلیم ہے ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی وساطت سے قائد سے قائد ایوان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ میں نے کبھی بھی کسی کی تقریر میں مداخلت نہیں کی اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں کہ میری تقریر میں کوئی مداخلت کرے ۔ میں یہ درخواست کروں گا جناب قائد ایوان سے کہ از راہ کرم وہ اس چیز کا لحاظ رکھیں اس سے وقت بچے گا ۔ ورنہ ہمارے تو فائدے میں ہے کہ اس قسم کی قانون سازی جو آپ کرنی چاہتے ہیں اگر اس میں آپ خود تاخیر پیدا کریں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر اسلام کسی کی امارت کو تحفظ دیتا ہے تو وہ عبدالرحمان بن عوفؓ ہیں جن کے مال کا ایک قافلہ مدینہ منورہ میں اتر رہا تھا اور دوسرے قافلے کے اونٹوں کی شام میں لدائی ہو رہی تھی اور یہ قطار تواتر میں تھی ۔ جس وقت حضرت بی بی عائشہؓ کو یہ خبر سنائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ امیر بعد میں بہشت میں جائیں گے اور غریب پہلے جائینگے یہ پیغام جب عبدالرحمان بن عوفؓ کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا کہ مجھے امارت کی ضرورت نہیں اور انہوں نے وہیں پر سارا قافلہ لٹا دیا ۔

شیخ محمد ریاض ۔ جناب والا ۔ میں اس واقعہ کی تصحیح کرنی چاہتا ہوں ۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ میرے تمام اصحابؓ چل کر جنت میں داخل ہوئے اور میں نے دیکھا کہ عبدالرحمان بن عوفؓ پیٹ کے بل گھسیٹ کر جنت میں داخل ہوئے کیونکہ وہ بہت امیر تھے ۔ تو یہ امارت کی مذمت ہے ۔ اس طرح سے حضورؐ نے فرمایا کہ جب تمام انبیاء جنت میں داخل ہوں گے تو سب سے آخر میں حضرت سلیمان ہوں گے کیونکہ انہوں نے دنیا میں بہت بڑی سلطنت کی خواہش کی تھی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔جناب والا ۔ اس قانون میں یہ گنجائش پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ اس کے یہاں اغراض و وجوہ میں یہ چیز واضح کر کے لکھی گئی ہے کہ یہ قانون غریبوں کو مکانات مہیا کرنے کے لئے بنایا جا رہا ہے مگر آپ یہ قانون بناتے وقت شائد یہ سمجھے ہوں کہ اب بھی آپ کو وہی تائید حاصل ہے جو کہ ووٹ لیتے وقت حاصل تھی یہ آپ کی بھول ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ اس سلسلے میں عوام سے رائے لینی ہے یا عوام سے فیصلہ لینے کے لئے آپ اس کو مشتہر کرنا چاہتے ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ رائے لینے کے لئے متداول کرانا چاہتا ہوں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں خود یہ سمجھتا ہوں کہ تقریر میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے مگر میں حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرونگا کہ ان کے سمیت اس معزز ایوان میں جتنے فاضل ارکان بیٹھے ہیں وہ سب عوام کی نمائندگی کرتے ہیں اور انکا فیصلہ عوام کا فیصلہ ہے ۔ لہذا بار بار بات کہنی کہ عوام کا اعتماد نہیں ہے یہ انداز موجی گیٹ کے جلسہ کی تقریر میں تو ہو سکتا ہے مگر اس ایوان میں یہ انداز ٹھیک نہیں ہو سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ویسے وہ میرا حلقہ انتخاب میں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں آپ عوام کو بظاہر یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یہ قانون ہم آپ کو مکانات دلانے کے لئے بنا رہے ہیں مگر میں یقین سے اور وثوق سے یہ کہتا ہوں کہ اب عوام آپ کے ان نعروں میں نہیں آئینگے ۔ اب عوام نے آپ کو اچھی طرح سے دیکھ لیا ہے اور ۱۹۷۰ میں عوام نے جو آپ کے حق میں رائے دی تھی اس وقت انہوں نے یہ سمجھا تھا کہ شائد ہمارے ساتھ وہی سلوک ہو جس طرح عمر بن عبدالعزیز نے کیا تھا کہ جس وقت انہیں خلافت ملی تھی تو ان کی امارت کی یہ کیفیت تھی ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو حوالہ آپ دے رہے ہیں کہ لوگ آپ کی رائے سے متفق نہیں ہیں ۔ یہ اس وقت بحث کا موضوع نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ وہ کیوں متفق نہیں ۔ میں نے دلائل دینے ہیں ۔ میں نے ثابت کرنا ہے کہ واقعات کس قسم کے پیدا ہو چکے ہیں ۔ کیوں عوام اس کو پسند نہیں کرتے ۔ کیوں اس کی ضرورت ہے کہ یہ بل رائے لینے کے لئے عوام کے سامنے پیش کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ debate کا ایک بنیادی اصول ہوتا ہے کہ آپ ایک Premises lay کرتے ہیں اور اس سے ایک نتیجہ نکال لیتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں نے اپنے دلائل سے یہ ثابت کرنا ہے ۔

Minister for Law: I would like to draw your attention to Rule 173 of the Rules of Procedure. It says :—

> (1): The subject matter of every speech shall be relevant to the matter before the Assembly.

(2) A member while speaking shall not—

(e) use his right of speech for the purpose of wilfully and persistently obstructing the business of the Assembly."

میں نے پہلے بھی آپ کی توجہ دلائی تھی کہ فاضل رکن کی تمام تقریر غیر متعلقہ ہے اور یہ irrelevancy محض اس لیے ہے کہ اسمبلی کے بزنس میں رکاوٹ پیدا کی جائے۔ جناب والا ۔ یہ" shall کا لفظ 'mandatory' ہے۔ آپ اس پر رولنگ فرمائیے ۔ اگر اس طریقے پر بحث کی اجازت دی گئی تو میں نہیں سمجھتا کہ اسمبلی کا وقت عوام کے لیے صرف کیا جائے گا۔

Mr. Speaker : I have laid down the principles of debate.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے اپنی حدود کا اچھی طرح علم ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ میں اپنی تحریک کی حدود کے اندر رہوں گا اس سے باہر نہیں جاؤں گا ۔ مصیبت تو یہ ہے کہ جب لا تقربو الصلواۃ پر میں پہنچتا ہوں تو مجھے ٹوک دیا جاتا ہے ۔ انتم سکاریٰ کہنے نہیں دیا جاتا ۔ جب تک میں اپنی دلیل مکمل نہ کروں ، یہ فیصلہ کس طرح صادر کر لیا جائے کہ میں irrelevant ہوں یا میں صحیح نہیں جا رہا ۔ میری دلیل ختم ہونے دیں ۔ میں چاہتا کیوں ہوں کہ آپ یہ موشن عوام میں رائے کے لیے بھیجیں ۔ اس سے اگر میں غیر متعلق ہوں تو میری موشن رد کر دیں۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ عوام آپ سے توقع رکھتے تھے جس طرح عمر بن عبدالعزیزؒ نے خلافت سنبھالنے کے بعد عوام کے لیے ، اپنی رعایا کے لیے اپنے غریب لوگوں کے لیے اپنا تمام تر اثاثہ جس میں ان کی بیوی کے زیورات تک جو جہیز میں ملے تھے شامل تھے سالم کا سالم بیت المال میں جمع کرا دیا تھا ۔

Minister for Law : Point of Order Sir, Rule 174 of the Rules of Procedure say :—

> "The Speaker, after having called the attention of the member who persists in irrelevance or in tedious repetition either of his own arguments or of the arguments used by other members in debate, may direct him to discontinue his speech".

قاعدہ ۱۷۴ کے تحت جناب والا ، آپ تین دفعہ فرما چکے ہیں کہ تقریر غیر متعلقہ ہے -

Mr. Speaker : I don't want a speech on that.

(نعرہ ہائے تحسین)

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - میں چاہتا ہوں کہ ہمارے کام میں رکاوٹ نہ ہو - اور جناب کی بھی خواہش ہے ، وزیر قانون سے درخواست کرتا ہوں کہ قاعدہ ۱۷۴ صرف اس لیے ہے کہ اگر کسی کی تقریر کا جواب دے رہے ہوں - ان کی تو اپنی موشن ہے - موشن ہے یہ قاعدہ ۱۷۴ لاگو نہیں ہوتا - انہیں قانون سکھائیے -

رائے میاں خان کھرل - پوائنٹ آف آرڈر - حضور والا - وزیر قانون کئی بار اس طرف آپ کی توجہ دلا چکے ہیں - میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک آدمی جب لڑائی یا کسی بری نیت کے تحت attempt کرتا ہے تو اس کی attempt کا پتا چل جاتا ہے اسی وقت ہی مداخلت کرنی چاہیے نہ کہ ڈانگ سر پر لگے اور اس وقت یہ کہا جائے کہ اس نے زیادتی کی ہے -

مسٹر سپیکر - یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر ، کنور یا مجھے

صاحب اپنی سیٹ پر نہیں بیٹھے ہوئے ۔ وہ اپنی سیٹ کے بغیر دوسری سیٹ پر اٹھ کر بار بار مداخلت کر رہے ہیں ، اس لیے انہیں ہدایت فرمائی جائے کہ وہ اگر بولنا چاہتے ہیں یا کوئی پوائنٹ اٹھانا چاہتے ہیں تو اپنی سیٹ پر تشریف لائیں ۔

Mr. Speaker : I uphold the objection.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جس وقت انہوں نے خلافت سنبھالی تو اپنا سب کچھ بیت المال میں دے دیا ۔ اس وقت عمر بن عبدالعزیز کی کیفیت یہ تھی کہ انہیں قوت لایموت حد تک الاؤنس بیت المال سے لینا پڑتا تھا ۔ یہ کیفیت بھی ہو جایا کرتی تھی کہ ایک دفعہ بیوی نے کہا کہ مجھے آپ ایک لونڈی گھر کے کام کاج کے لیے لا دیں آپ نے فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ قیامت کے دن تمہارے گناہوں کا بوجھ کون اٹھائے گا ۔ میں سمجھتا ہوں عوام کی آپ سے بہت بڑی توقعات وابستہ تھیں ۔ آپ کو عوام نے اس لیے قائد بنایا تھا اور آپ کو اپنے ووٹ دیئے ۔

Mr. Speaker : This is hardly relevant ; "what they should have done is hardly relevant to the present debate. I have been pointing this out from time to time but I was so impatient. . . .

کہ آپ جب تک کسی conclusion پہ نہ پہنچتے میں آپ کو اس سے روکتا ۔

(3) It is not at all relevant to the present discussion.

Haji Muhammad Saif Ullah Khan : I fully abide by the rules.

Syed Nazim Hussain Shah : The member should not be allowed to speak any more.

چودھری امان اللہ لک ۔ قائم مقام قائد ایوان نے فرمایا تھا کہ آپ عوام میں mandate دے چکے ہیں ، فیصلہ دے چکے ہیں اس لیے یہاں زیادہ بحث و تمحیص نہ ہو گی ۔

Mr. Speaker : This in no Point of Order.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ قانون عوام کے وہ تقاضے قطعاً پورے نہیں کرے گا ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں آپ کی توجہ رول ۱۹۳ کی سب کلاز (vii) and (viii) کی طرف دلانا چاہتا ہوں :

193. Whilst sitting in the House a member—

(vii) shall maintain silence when not speaking in the House.

(viii) shall not obstruct proceedings . . .

جناب والا ، جب حاجی سیف اللہ صاحب تقریر کر رہے ہیں تو رانا پھول محمد خان باقاعدہ بول رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : I agree with you. Evrey member should remain silent unless he is on a point of order.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں عرض کررہا تھا کہ یہ قانون قطعی طور پر غریبوں کے وہ تقاضے پورے نہیں کرتا ۔ جس کو پورا کرنے کا وعدہ اس قانون میں ظاہر کیا گیا ہے ۔ آپ نے اس قانون میں کہا ہے کہ ہم صرف غریبوں کے لئے زمین لے رہے ہیں اس میں غریب اور امیر کا امتیاز ہی نہیں رکھا ۔ آپ ایک ایسا قانون لا رہے ہیں جس سے غریب بھی اس طرح پس جائے گا جس طرح امیر پسے گا ۔ آپ ایسا قانون لائیں آپ ایسی لیجسلیشن لائیں جو صرف ان لوگوں کو متاثر کرے جو اس کو برداشت کر سکیں ۔ جس کے پاس قوت برداشت ہو ۔ جس کے پاس فاضل زمینیں ہوں ۔ جس کے پاس فاضل

سرمایہ ہو ۔ جس کے پاس فاضل روزگار ہو ۔ یہاں آپ نے کوئی امتیاز نہیں رکھا دو کنال تک کی زمین بھی آپ حاصل کر سکتے ہیں ۔ مجھے بتائیں کہ یہ کہاں کا انصاف ہے کہاں کا یہ دستور ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب پالیسی پر بحث شروع ہو گئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نہیں جناب والا ۔ اس میں چھوٹا بڑا سب متاثر ہوئے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ سب سے بڑھ کر اس موشن کے دینے کی یا اس پر اصرار کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ۔ میں آپ کو بتاؤں کہ عوام میں ایک طرف تو آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم آپ لوگوں کو مکانات دیں گے آپ کے لئے ہاؤسنگ سکیمیں بنائیں گے ۔ بار بار آپ نے ہاؤسنگ سکیموں کا پراپیگنڈا کیا ہے کہ اس قانون کے منظور ہو جانے کے بعد ۔ اسمبلی کی منظوری کے بعد ہم ہر غریب شخص کو ایک ہاؤسنگ سکیم کے تحت مکان مہیا کریں گے ۔ مگر دوسری طرف وہی لوگ جو اس کا دعویٰ کرتے ہیں جو اس کا پرچار کر رہے ہیں جنہوں نے کل اسی ایوان میں وقفہ سوالات میں ایک سوال کے جواب میں خود واضح کر دیا ہے اس حکومت کے اس پارٹی کے ایک بہت بڑے ذمہ دار وزیر نے جو بار بار ہاؤسنگ ، ہاؤسنگ ، ہاؤسنگ کا پرچار ہر مقام پر کر رہے ہیں جو بار بار بلا معاوضہ زمین کے حصول کا پراپیگنڈا کر رہے ہیں ۔ اس ہاؤس میں یہ تسلیم کیا ہے کہ انہوں نے سرگودہا کے ایک ہاؤسنگ سکیم کو implement نہیں ہونے دیا ۔

Mr. Speaker : How is that relevant ?

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں بتاتا ہوں جناب والا ۔ انہیں نے یہ معاوضہ لیا ہے ۔ میں ثابت کر دیتا ہوں ۔ جس سے عوام میں شبہات پیدا ہوئے ہیں ۔

Mr. Speaker : There is no occassion for that.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ This is the occasion sir, لوگوں نے

جب دیکھا ہے کہ انہیں نے ایک سکیم کے صرف نقشے تیار کرنے کا معاوضہ ۲۰ لاکھ روپیہ لے لیا ہے۔

وزیر خزانہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ صورت یہ نظر آتی ہے کہ محترم قائد حزب اختلاف کی اس دھمکی کے بعد کہ اب ہم دیکھیں گے کہ لیجسلیشن کیسے ہو گی اور اگر حزب اقتدار سمجھتی ہے کہ اس کے ممبر زیادہ تعداد میں لکھے ہوئے ہیں اور وہ لیجسلیشن کروا لیں گے تو ہم بھی بتائیں گے کہ لیجسلیشن پھر بھی نہیں ہو گی۔ اس دھمکی کے تحت جناب صورت کچھ یہ نظر آتی ہے کہ حزب اختلاف کے اراکین نے لمبی لمبی بے ربط۔ بے تعلق اور غیرضروری بحثیں چھیڑ کر اور تقریریں کر کے اس معزز ایوان کا وقت ضائع کرنے کی ٹھان لی ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ جب اتنی مرتبہ فاضل مقرر سے یہ تاکیداً کہہ چکے ہیں کہ وہ irrelevant ہیں تو پھر ۱۷۴ کا جو ضابطہ ہے وہ کیوں آپ استعمال نہیں کرتے اور کیوں ان کو نہیں کہتے کہ وہ اپنی تقریر بند کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن۔ جناب والا۔ جناب محمد حنیف رامے نے نہایت ہی غیر ضروری طور پر میری اس گزارش کو مسخ کر کے اس ایوان میں پیش کیا ہے۔ میں نے ان کی خدمت میں یہ گزارش کی تھی کہ bad legislation کے لئے obstruction تو اپوزیشن کا بالکل فرض ہے اس کو کرنا ہی چاہیے۔ لیکن میں نے انہیں کوئی دھمکی نہیں دی کہ آپ یہ قانون کیسے پاس کرا سکتے ہیں۔ اس بات کے آپ بہتر جج ہیں۔ جناب والا۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کوئی دھمکی نہیں دی تھی۔ ہم ان کے ساتھ لیجسلیشن میں تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اپنا نقطہ نظر ہمیں پیش کرنا ہی ہو گا۔ دوسری جو بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں اس کے لئے بہتر

جج آپ ہی ہیں کہ حاجی محمد سیف اللہ خان کی تقریر زیادہ ہوئی یا ان کو disturb کرنے کے لئے وقت زیادہ صرف کیا گیا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ کیونکہ اس پر بحث کا آج پانچواں دن ہے اور کافی بحث ہو چکی ہے اس لئے زیر قاعدہ ۱۷۹ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ وزیر نو آبادیات کی اس تحریک پر کہ دی پنجاب ایکوزیشن آف لینڈ (ہاوسنگ) بل ۱۹۷۳ء فی الفور زیر غور لایا جائے استصواب رائے کرا لیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا ۔ جب ایک موشن زیر غور ہو اور تقریر جاری ہو تو اس دوران closure motion پیش نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس موشن کا جو پہلے ہی زیر غور ہے فیصلہ نہ ہو جائے ۔ پہلے میری تقریر ختم ہو اس کے بعد مزید بحث کے لئے فیصلہ آپ ہی نے کرنا ہے کہ آیا صرف ایک تقریر کے بعد یہ closure motion move ہو سکتی ہے یا یہ abuse of rules ہے ۔ وہ آپ فیصلہ کریں گے میں اس پر بحث نہیں کرتا ۔ مگر چونکہ تقریرجاری ہے اس لئے اس دوران closure motion move نہیں ہوسکتی ۔

Mr. Speaker : Rule 179 says—

> At any time after a question has been proposed, a member rising in his place may claim to move "that the question be now put", and unless it appears to the Chair that such motion is an abuse of the rules or an infringement of the right of reasonable debate, the question "That the question be now put" shall be put forthwith and decided without amendment or debate."

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں میں یہ عرض کروں گا ۔۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آپ نے فاضل رکن کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ جواب دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ خود ہی بول رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں تو اپنی موشن پر بول رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کے لیے کتنا وقت چاہتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں آدھا گھنٹہ درکار ہے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ ۔ یہ کسی صورت مناسب نہیں ہوگا جناب والا ۔ میں پھر اصرار کرتا ہوں کہ فاضل مقرر نے مسلسل irrelevant باتیں کی ہیں اور آپ قاعدہ ۱۷۴ کے تحت ان کو حکم دیں کہ وہ اپنی تقریر dis-continue کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ فی الفور زیر غور لائے جانے پر استصواب رائے کر لیا جائے ۔

میرے خیال میں فیصلہ "ہاں" والوں کے حق میں ہے ۔

Mian Khurshid Anwar : I claim division.

مسٹر سپیکر ۔ آواز تو بڑی واضح طور پر "ہاں" والوں کے حق میں تھی چونکہ اسکو چیلنج کیا گیا ہے اس لئے جو اس تحریک کے حق میں ہیں وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں ۔۔۔ (ممبران کھڑے ہوئے) جو اس کے خلاف ہیں وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں ۔۔۔ (ممبران کھڑے ہوئے)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ بعد میں احساس کریں گے کہ یہ کام بے ضابطہ ہو رہا ہے ۔ یہ closure میری موشن پر move کر سکتے

ہیں دوسری موشن کے اندر کس طرح آسکتی ہے ۔ آپ کیا فیصلہ دے رہے ہیں ؟ کس چیز کا فیصلہ فرما رہے ہیں ۔ کیا میری موشن پر closure put کر رہے ہیں ؟ (قطع کلامیاں) میں اس ہاؤس میں کہتا ہوں کیا put ہوا ہے ؟ اس سے بڑی بے ضابطگی کوئی نہیں ۔ کیا میری موشن پر question put کیا جا سکتا ہے جو زیر غور ہے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ آپ کے واضح فیصلے کے بعد کوئی جواز نہیں رہتا کہ یہ ایوان ایک بات پر زور دے اور اپنی رائے کا اظہار کرے اور ادھر سے ہنگامہ آرائی ہو ۔ جناب والا ۔ اس ہاوس کے وقار کا خیال رکھنا ہر معزز رکن کا فرض ہے ۔ جناب والا ۔ اگر دھمکی دی گئی تھی کہ قانون سازی میں تعطل پیدا کیا جائے گا اور اس دھمکی کو بنیاد بنا کر کوئی walk out کرنا چاہتا ہے تو عوام گواہ رہیں گے کہ ان کی نیت ٹھیک نہیں ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون کا مقصد یہ ہے کہ حزب اختلاف walk out کر جائے اور دومنٹ میں یہ بل پاس کرالیں ۔ وزیر قانون کو پتہ ہونا چاہئے کہ ہم walk out نہیں کریں گے ۔ (قطع کلامیاں) جب تک حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی تحریک کا پہلے فیصلہ نہیں ہوتا آپ closure motion پیش نہیں کر سکتے ۔ آپ جلدی میں غلطی کر رہے ہیں ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ واضح طور پر رول کی خلاف ورزی ہے ۔ قاعدہ ۱۷۴ کے تحت یہ move کیا سکتا ہے کہ اس تحریک کو put کر دیا جائے ۔ یہ تحریک put نہیں کی گئی اس کے علاوہ یہ تحریک کی گئی کہ ان کو discontinue کیا جائے ۔ آپ نے انہیں discontinue نہیں کیا ۔ آپ نے قاعدہ ۱۷۴ کے تحت وہ موشن put نہیں کی ۔ closure اس وقت move کی جاتی ہے جب بحث کو بند کیا جائے ۔ ان تمام طریقوں کو نظر انداز کیا گیا اور ایک تیسری تحریک پیش کر دی گئی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے ۔ حالانکہ

ایک اور موشن موجود ہے جس میں اس بل کو منتخبہ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک کی گئی ہے ۔ ان تمام رولز اور قواعد کو یکدم نظر انداز کرکے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ذبح کیا جا رہا ہے ہم اس کو کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مجھے اعتراف ہے کہ آپ سے غلطی سہواً ہوئی ہے ۔ اور سپیکر کو اختیار ہے کہ جب قانون کی کوئی ایسی prima facie غلطی ہو جائے تو اسے درست کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں قانون کی کوئی غلطی نہیں ہے ۔

Any question that has been proposed. . . . . .

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کروں گا . . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ کسی اور معاملے میں آپ سے اس بات پر متفق ہو سکتا ہوں مگر قانون کی اس میں کوئی خلاف ورزی نہیں ہے ۔

at any time after a question has been proposed, a member rising in his place may claim to move that the question be now put.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری ایک گزارش ہے میں قانون کی بات کہتا ہوں کیونکہ اس نے ریکارڈ میں آنا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ قانون کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہے میں اس پر بڑا واضح ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ آپ کی اس رولنگ کے بعد کوئی بھی چیز قواعد وضوابط کے خلاف نہیں ہوئی ۔ فاضل رکن کو بولنے کا حق نہیں پہنچتا ۔ اب کوئی بحث اس موضوع پر نہیں کی جا سکتی ۔ یہ سب کچھ قواعد وضوابط کو سامنے رکھ کر کیا گیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ ایک بار پھر پڑھیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون اپنے ہنگامی قوانین ۴۲ دن میں پاس نہیں کراسکے ان کو مستعفی ہو جانا چاہئے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ بحث کس چیز پر چل رہی ہے ۔ کیا یہ بحث میری موشن پر چل رہی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ قواعد میں واضح لکھا ہے کہ "at any time after a question has been proposed" اور یہ question propose ہو گیا تھا کہ مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

So far as the legal and technical objection is concerned you are not right.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں ایک گزارش کروں گا ۔ . . . .

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ جو سوال پیش کیا گیا ہے اس کا فیصلہ "ھاں" والوں کے حق میں ہے ۔ ھاں والوں کے حق میں ہے ھاں والوں کے حق میں ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ ۔ اس فیصلے کے بعد اب انتہائی ضروری ہے کہ اس بل کی ایک ایک کلاز کو لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی وہ سٹیج نہیں آئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ دی پنجاب ایکوزیشن آف لینڈ (ھاوسنگ) بل

۱۹۷۳ء ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ء تک رائے عامہ معلوم کرنے
کے لئے متد اول کرایا جائے۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Now everything would be put to vote only.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood: The general principle of the Bill cannot be ignored.

مسٹر سپیکر ۔ میں اس کو دوبارہ پڑھتا ہوں ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ دی پنجاب ایکوزیشن آف لینڈ (ہاؤسنگ) بل
۱۹۷۳ء ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ء تک رائے عامہ معلوم کرنے
کے لئے متداول کرایا جائے۔

فیصلہ میرے خیال میں "نہیں" والوں کے حق میں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ فیصلہ "ہاں" والوں کے حق میں ہے ۔ ڈویژن کرائی جائے۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ جو دی پنجاب ایکوزیشن آف لینڈ (ہاؤسنگ) بل ۱۹۷۳ء ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ تک رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متد اول کرائے جانے کے حق میں ہیں وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ (ممبران کھڑے ہوئے) جو اس کے خلاف ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ (ممبران کھڑے ہوئے) ۔

(گنتی کے بعد تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل مجلس منتخبہ کو بدین ہدایت سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس مسودہ قانون کے بارہ میں اپنی رپورٹ ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ تک پیش کرے ۔

(۱) مخدوم حمیدالدین

(۲) خان امیر عبداللہ خان روکڑی

(۳) میاں مصطفیٰ ظفر قریشی

(۴) ملک محمد اعظم

(۵) چوہدری لال خان

(۶) مخدوم زادہ سید حسن محمود

(۷) رانا کے ۔ اے محمود خان

(۸) شیخ عزیز احمد

(۹) خالد نواز خان وٹو

(۱۰) سید ناظم حسین شاہ

(۱۱) حاجی محمد سیف اللہ (محرک)

اور (۱۲) سید پابش الوری

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Point of order, Sir, in no parliamentary practice closure is moved on any single motion unless sufficient debate has taken place on that particular issue. This is a very bad precedent which will be set on the floor of the House, which will be challenged in Court, because closure can only be moved when there is a sufficient debate on an issue before the House.

Mr. Speaker : The House was satisfied that there was sufficient debate on this. This is no point of order.

اب بل کی ضمن ۳ زیر غور ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں بطور احتجاج token walk out کرتا ہوں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I want to bring to your notice that this House is not competent to pass this legislation.

مسٹر سپیکر ۔ پہلی ترمیم حاجی محمد سیف اللہ خان کی طرف سے ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون ہذا کی ضمن ۳ کو حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

وزیر اوقاف واطلاعات ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مسودہ قانون ھذا کی ضمن ۳ اسطرح ہے ۔

Notwithstanding anything to the contrary contained in the Land Acquisition Act, 1894 or any other law for the time being in force, all lands within the Province shall be iable to acquisition at any time under this Act for a Housing scheme approved and informed by Government or Official Development Agency.

جناب والا ۔ جو مقصد اور مدعا اس کلاز میں رکھا گیا ہے وہ قطعی طور پر واضح ہے کہ باوجود اس چیز کے کہ ایک قانون لینڈ ایکیوزیشن ایکٹ کے تحت موجود تھا اور یہ ۱۸۹۴ کا نافذ ہے ۔ اس کے تحت حکومت کو تمام تر اختیارات حاصل ہیں کہ جو زمین بھی چاہے مفاد عامہ کے تحت اس کو لے لے ۔ مگر دو سال کا عرصہ گزرنے کے بعد جب انہوں نے دیکھا کہ اب عوام کو زیادہ عرصہ تک نہیں ٹالا جا سکتا اور ان کو ان کی جائز ضروریات سے محروم نہیں رکھا جا سکتا تو انہوں نے نئے انداز میں قانون سازی کے متعلق سوچا ۔ صوبہ میں ایک رائج الوقت قانون موجود ہے جس کے تحت زمینیں حاصل کی جاتی ہیں لیکن پھر بھی تاخیر در تاخیر اس لئے کی گئی کہ ایک نیا قانون لانا مقصود تھا شاید یہ تاثر دینے کے لئے کہ اس سے پیشتر ایسا کوئی قانون نہ تھا جس کے تحت حکومت زمینیں حاصل کر لیتی یا وہ غریبوں کے لئے مکانات بنا دیتی ۔ بلکہ تاثر یہ دیا گیا ہے کہ اب نیا قانون بن رہا ہے ۔ پھر تاثر یہ دیا جائیگا کہ اس پر ریسرچ ہو رہی ہے ۔ پھر تاثر یہ دیا جائیگا کہ اس پر نوٹیفیکیشن ہو گی نتیجہ یہ ہو گا کہ آپ اپنی term آسانی سے پوری کر لیں گے ۔ غریب لوگ اس سہارے پر بیٹھے رہیں گے کہ ان کو نئے مکانات مہیا کئے جائیں گے ۔ جناب والا ۔ باوجود ایک قانون کے ہوتے ہوئے وہ محروم رہے اور آپنے اسطرف کوئی توجہ نہیں دی ۔ ان حالات کے پیش نظر میں آپ سے گزارش کروں گا کہ یہ کلاز ۳ کو حذف کر دیا جائے تاکہ جو رائج الوقت قانون موجود ہے اور جس کے اغراض ومقاصد کی نسبت انہوں نے ایک لفظ بھی نہیں کہا اس سے استفادہ کیا جا سکے اس قانون میں کیا خرابی تھی کہ اس پر آپ نے آج تک عملد رآمد

نہیں کیا ۔ اس قانون کے تحت کارروائی کرکے آپ نے غریب عوام کے لئے کیوں نہیں ہاوسنگ سوسائٹیاں بنائیں ۔ بجائے اس کے کہ آپ اس چیز کو بناتے اور اس قانون کی خامیاں شمار کراتے اور پھر یہ باور کراتے کہ وہ قانون ناکارہ تھا اور اس پر عمل نہیں ہو سکتا تھا ۔ اس میں یہ وجوہات تھیں اس لئے یہ نیا قانون لا رہے ہیں ۔ یہ تمام سوائے فریب کے اور کچھ نہیں ہے ان لوگوں کو آپ نے اگر صحیح معنوں میں بسانا ہے ۔ ان کو مکانات دینے ہیں ۔ ان کے لئے ہاوسنگ سکیم بنانی ہے اور ان سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کرنا ہے تو آپ کے پاس واضح قانون موجود ہے اس کے تحت آپ کارروائی کریں ۔ اور اس قانون کے تحت آپ ان کے ساتھ وعدہ ایفائی فرمائیں ۔

وزیر اوقاف واطلاعات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ جناب سپیکر ۔ فاضل رکن نے ہماری نیت پر جو شبہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے ۔ اس کے متعلق اس معزز ایوان کے ارکان کی خدمت میں جناب کی وساطت سے عرض کرتا ہوں کہ پہلا جو قانون حصول اراضی ۱۸۹۴ کا ہے اس کے تحت کالونی لائل پور کے ۱۳ سال سے ۲۰ سال تک کے cases ابھی تک pending پڑے ہوئے ہیں جن کا فیصلہ نہیں ہو سکا ۔ پھر جناب سی ٹائپ کالونی لائل پور کے cases ۱۹۶۴ سے ابھی تک یعنی ۹ سال سے ہائی کورٹ میں pending پڑے ہوئے ہیں جن کا فیصلہ نہیں ہو سکا ۔ پھر سٹیلائٹ ٹاون سکیم راولپنڈی تھی اس کے بہت سے cases ۱۷ سالوں سے ہائی کورٹ میں pending پڑے ہوئے ہیں جن کا فیصلہ نہیں ہو سکا ۔ پھر جناب والا ۔ جو سٹیلائٹ ٹاون سکیم بہاولپور تھی اس کے سات سالوں سے cases ہائی کورٹ میں pending پڑے ہوئے ہیں ۔ جن کا فیصلہ نہیں ہو سکا ۔ پھر جناب سٹیلائٹ ٹاؤن سکیم سرگودھا تھی اس کے بہت سے cases ۲۰ سالوں سے ابھی تک pending پڑے ہوئے ہیں جن کا فیصلہ نہیں ہو سکا ۔

جناب والا ۔ نئے قانون کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ ہم نہیں

چاہتے تھے کہ وہ لوگ جو بے گھر ہیں ۔ جو پریشان ہیں گندی بستیوں میں ، slums میں رہتے ہیں وہ اس حالت میں رہیں ۔ یہ ہمارے منشور کے عین مطابق ہے اور اس وعدے پر ہم نے لوگوں سے ووٹ حاصل کئے تھے ۔ یہ ہمارا ان سے pledge ہے اور ہم ہر قیمت پر خواہ کچھ بھی ہو اپنا وہ وعدہ پورا کرنا چاہتے ہیں قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کا اس صوبائی گورنر کو حکم ہے کہ کم از کم تین لاکھ پلاٹ یکم اکتوبر ۱۹۷۳ سے غریبوں میں تقسیم کر دیے جائیں ۔ یہ ہمارے قائد کا حکم ہے یہ ہمارے منشور میں درج ہے عبوری آئین کے آرٹیکل (b) (3) 21 میں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ کسی بھی ہاوسنگ سکیم کی زمین acquire کی جا سکتی ہے ۔ اس لئے جناب عالی ۔ اس عبوری آئین کی روسے اور اپنے منشور کے مطابق میں سمجھتا ہو کہ جو عوامی فلاح و بہبود کے لئے ۔ غریب عوام کی خدمت کے لئے ۔ خدمت خلق کے لئے ہو گا اور جو ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے ۔ جو ہمارے قرآن کی تعلیم ہے ۔ ان پر ہم جلد سے جلد عمل کریں گے ۔ میں اپنے معزز دوستوں سے اپیل کروں گا اور انہیں میں پہلے بھی یقین دلا چکا ہوں اور پھر یقین دلاتا ہوں کہ جو وعدہ لوگوں کے ساتھ ہم نے کیا ہے وہ آپ دیکھیں گے کہ انشا اللہ تعالیٰ یکم اکتوبر سے بہت پہلے ہم پورا کریں گے ۔ اور لوگوں میں مکانات اور پلاٹ بنا کر تقسیم کریں گے اس سے میرے دوست بالکل نہ ہچکچائیں ۔ میں ان کو یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ یہ جو تیس آدمی ہیں اگر یہ غریبوں کو اپنی زمینیں نہیں دینا چاہتے تو ہم ان کی زمینیں نہیں لیں گے ۔ ہم اپنی زمینیں دیں گے لیکن ہمیں ان غریبوں کی خدمت کرنے دیں ۔

وزیر خزانہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ آج کے اجلاس کا وقت رات ۱۱ بجے تک بڑھا دیا جائے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ وزیر خزانہ کو پتا ہونا چاہیے کہ ہم یہاں سوچ سمجھ کر کام کرنے کے لئے آئے ہیں ۔ صرف آپ کے کاغذوں پر انگوٹھا لگانے کے لئے نہیں آئے ہیں اور نہ ہی آپ کے ملازم ہیں کہ یہاں بیٹھے رہیں جب تک آپ چاہیں ۔ اتفاق سے آپ کی حاضری پوری ہو گئی ہے ۔ اس لئے یہ ان کا رعب ہے ۔ وزیر خزانہ صاحب چاہتے ہیں کہ جلدی جلدی اس قانون کو پاس کرا لیا جائے ۔ یہ سراسر زیادتی ہے ۔ پہلے ساڑھے نو بجے کا وقت رکھا گیا ۔ پھر انہوں نے دس بجے کا مطالبہ کیا ۔ اب یہ کس منہ سے کہہ رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ وہ بیٹھے بیٹھے ہنسنا شروع کر دیتے ہیں اور کبھی رونی صورت بنا کر اتنے سنجیدہ ہو جاتے ہیں ۔ یہ غلط کر رہے ہیں کہ گیارہ بجے تک ایوان کا وقت بڑھا دیا جائے ۔ یہ سخت زیادتی ہے ۔ کل بھی اجلاس ہونا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں صرف ایک فقرہ کہنا چاہتا ہوں ۔ میرے عزیز دوست نے یہ کہا ہے کہ ہم یہاں وزیر خزانہ کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ ان کے کاغذات پر انگوٹھا نہیں لگانا چاہتے ۔ نہ ہم ان کے ملازم ہیں ۔ نہ ہم اس کام کے لئے آئے ہیں ۔ آج کا اجلاس اس بات کی شہادت ہے کہ وہ صرف اور صرف اپنی پراپرٹی اور اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے آئے ہیں اور انہیں کچھ نہیں چاہیے ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میری کوئی ایسی جائیداد نہیں ہے جس پر جناب حنیف رامے صاحب قبضہ کر سکیں ۔ ہو سکتا ہے اب محمد حنیف رامے صاحب نے جائداد بنا لی ہو اس لئے کہ وہ با اختیار ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker : No attacks and counter attacks please.

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

میاں خورشید انور ۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ آپ کا point of personl explanation ہے ۔ آپ explain کر رہے ہیں جائیداد کے بارے میں اور میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ ہاؤس کے وقار کے خلاف ہے کہ ایک دوسرے کی ذات پر حملے کئے جائیں اور اس کے بعد personal explanation دیں ۔ جو صاحب بھی ایسا کرتے ہیں خواہ وہ میری دائیں طرف بیٹھتے ہوں خواہ بائیں طرف ہوں وہ ایوان کے وقار کو مجروح کرتے ہیں ۔ چونکہ ہاؤس میں اکثریت اس نتیجے پر پہنچی ہوئی ہے کہ وقت بڑھا دیا جائے تو اس لئے ۔

As proposed by the Leader of the House I extend the time till 11.00 this evening.

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ نماز کا وقت ہو گیا ہے اس لئے نماز کے لئے چھٹی دی جائے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, we don't mind working round the clock. I propose that the House should sit all night.

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ اس پر آپ کی رولنگ آنی چاہیے ۔ اکثریت اس کے حق میں ہے کہ ہم round the clock کام کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں ۔ ان کو اپنی بات پوری کرلینی دیں ۔ ان کے بعد آپ بات کریں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, today we have set a very awkward precedent that a bill is being introduced without even its principles being discussed, we are prepared to sit all night, but give us our right, give us our privilege to express our views, which will be relevant and there will be no repetition. We are prepared to sit all night but we must be given the opportunity to express fully our views and the majority party should not move closure without any advantage to themselves which are contrary to the very principles of law.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے فاضل اراکین کی خدمت میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ گذشتہ پانچ روز سے اس بل پر بحث ہو رہی ہے ۔ دونوں طرف سے فاضل اراکین کو پورا موقع فراہم کیا گیا ہے کہ وہ اپنے اپنے خیالات کا اظہار وضاحت سے فرما سکیں اگر اس معزز ہاؤس میں کوئی فاضل رکن اب یہ کہے کہ اسے موقع نہیں دیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کے استحقاق کو پھر پامال کیا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ closure رولز provide کرتے ہیں اگر رولز کے تحت closure move ہو سکتا ہے تو پھر فاضل رکن کا حق ہے کہ وہ closure move کر سکے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ ہم مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی تجویز سے اتفاق کرتے ہیں اکثریت اس حق میں ہے کہ ronud the clock کام کیا جائے ۔ آپ کی اس پر رولنگ آنی چاہیے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں گیارہ بجے اس پر رولنگ دوں گا ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Point of order. I have heard the Law Minister. Sir, take up May's Parliamentary Practice and take up the parliamentary practice of any demo-

cratic country; closure is moved on each and every motion when the Bill is brought for consideration before the House.

Is it not a fact that the Law Minister does not realize that closure motion is moved on each motion if there is sufficient debate and the Speaker only allows closure motion if he feels that it is not abuse of Rule by the majority ?

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اس پر رولنگ آ چکی ہے -

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : That is why I am proposing that because we have been denied our basic democratic rights under the rules of business we are prepared to sit all night. But let us explain our point of view on the general principles of the Bill while we are discussing it clause by clause. We are prepared to sit all night.

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اس پر سپیکر صاحب کی رولنگ آ چکی ہے -

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : We do not want to change that ruling but when the clause by clause consideration is coming in, we should be allowed to give our opinion. Let them not sleep tonight and we will also not sleep tonight but they must hear us.

Mr. Deputy Speaker : The Member should not worry. Things will proceed according to rules.

وزیر قانون - سرکاری بنچز پر بیٹھے ہوئے ارکان عوام کے حقوق کو تحفظ دینے کے لئے ساری رات جاگنے کے لئے تیار ہیں اور اگر کوئی ذاتی مفاد کے لئے جاگنا چاہتا ہے تو بشیک جا گے -

Haji Muhammad Saifullah Khan : Point of Order, Sir, I want your ruling.

Rule 17 of the Rules of Procedures say : -

"(1) Unless the Speaker otherwise directs : —

(a) the Assembly shall meet, while in session, on Mondays, Tuesdays, Wednesdays, Thursdays and Fridays ;

Provided that if any of these days happens to be a holiday under the Negotiable Instruments Act, 1881, or has been declared as a holiday by the Government, there shall be no meeting on that day ; and

(b) the Assembly shall meet from 8-00 a.m. to 12-00 noon on Fridays and from 8-00 a.m. to 1-00 p m. on other days of the week during summer, and from 8-30 a.m. to 12-00 noon on Fridays and from 8-30 a.m. to 1-30 p.m. on other days of the week during winter.

(2) If the business set down in the List of Business for the day is completed earlier or if it is not completed at 12-00 noon on Fridays and at 1-00 p.m. on other days of the week during summer and 1-30 p m. during winter, the Speaker shall adjourn the Assembly, and the proceedings on any business then under consideration shall be interrupted

Provided that if at the time of interruption, the closure is moved or proceedings under closure are in progress, the proceedings under the closure and any further

motion as is specified in the rule as to closure, shall be completed before the Assembly is adjourned."

Now, I would draw your attention to rule 161 which says: —

"A matter requiring the decision of the Assembly shall be brought forward by means of a question put by the Speaker on a motion moved by a member."

یہ دو متعلقہ کلاززز ہیں جن کے تحت آپ رولنگ دیتے ہیں ۔ ایک mendatory ہے رول ۱۷ کے تحت اسمبلی کے اوقات کار مقرر ہیں یعنی پانچ گھنٹے چاہے موسم سرما ہو چاہے موسم گرما اور پانچ دن مقرر کئے گئے ہیں ۔ جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ جناب سپیکر کی discretion کیا ہے اور ان کو اختیار کس چیز کا ہے تو میں یہ کہوں گا کہ اس رول کے تحت جناب سپیکر کو ان پانچ دنوں میں رد و بدل کرنے کا اختیار ہے کہ وہ بجائے اس کے سنیچر اتوار کو چھٹی کریں وہ کوئی پانچ دن مقرر کر لیں اور سنیچر اور اتوار کو شامل کر لیں ۔ یہ mendatory ہے کہ دن پانچ اور گھنٹے پانچ ہوں ۔ سپیکر صاحب کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ۲۴ گھنٹوں میں سے جو چاہیں پانچ گھنٹے منتخب کر لیں وہ کر سکتے ہیں اور دنوں کے لحاظ سے بھی جو پانچ دن چاہیں منتخب کر سکتے ہیں ۔ جہاں تک گھنٹوں کا اور دنوں کا تعلق ہے وہ بدستور پانچ دن اور پانچ گھنٹے رہیں گے ۔

اس کے علاوہ میں نے جناب کی توجہ رول ۱۶۱ کی طرف مبذول کرائی ہے کہ بار بار اس ہاؤس میں موشن پیش ہوتی ہے کہ ہم تجویز کرتے کہ ہاؤس کا وقت فلاں وقت تک بڑھا دیا جائے ۔ جناب والا ۔ اس رول کے تحت واضح کر دینا چاہتا ہوں اور آپ کی رولنگ چاہتا ہوں کہ موشن صرف اس صورت میں پیش ہوسکتی ہے جس کا فیصلہ کرنے کا اختیار اسمبلی کو ہو اور جس معاملہ میں جناب کو اختیار

ہے ۔ اگر آپ hold کرتے ہیں کہ میرا پوائنٹ آف آرڈر درست ہے کہ پانچ دن اور پانچ گھنٹے ہونے چاہیں تو اس کے بعد جناب والا ۔ آپ hold کریں گے کہ اس میں موشن پیش نہیں ہو سکتی اور کسی ممبر کو حق نہیں ہے ۔ کیونکہ اس کا فیصلہ کرنے کا اختیار جناب سپیکر صاحب کو حاصل ہے ۔ اسمبلی اس کا فیصلہ نہیں کر سکتی ۔ اس بارے میں اسمبلی سے رائے نہیں لی جا سکتی ۔ اس بارے میں سپیکر صاحب رولنگ دے چکے ہیں کہ وقت کے تعین کا اختیار صرف سپیکر کو ہے ۔ اب جناب فیصلہ دیں کہ اس موشن پر جو وقت بڑھایا گیا ہے وہ valid ہے یا اس کا اختیار ہے کہ working days اور working hours میں ترمیم کر سکتے ہیں یا اوقات کار اور دنوں میں بھی اضافہ کر سکتے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : میں اس پر اپنے views دیے دیتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ جو پہلا حصہ ہے کہ گھنٹے نہیں بڑھائے جا سکتے ۔ اس میں رول ۱۷ (بی) کو دیکھیں ۔ اس میں سپیکر کو پورے اختیارات ہیں اور بالکل صاف ہے کہ سپیکر گھنٹے بڑھا سکتا ہے ۔ دوسری بات کہ موشن نہیں آ سکتی وہ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ میں نے موشن پر نہیں کہا بلکہ میرے نوٹس میں جب لایا گیا کہ وقت کو بڑھانا ضروری ہے تا کہ قانون سازی ہو سکے ۔ میں نے وقت بڑھا دیا ۔ میں نے موشن پر فیصلہ نہیں کیا بلکہ میں نے اپنی صوابدید سے کیا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جو فیصلہ ابھی چند منٹ پہلے مسٹر سپیکر دے چکے ہیں کیا آپ اسے بدل رہے ہیں یا بدل سکتے ہیں ۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ پانچ گھنٹے سے زیادہ کام نہیں کرینگے ۔ نہیں کریں گے ۔ مگر اب آپ نے یہ بدل دیا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ انہوں نے یہ نہیں کہا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ آپ ٹیپ سن لیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ آپ ایجنڈے کے مطابق کام شروع کریں ۔

میاں خورشید انور ۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں ۔ آپ مختار احمد اعوان کو فرمائیں کہ وہ ذرا تشریف رکھیں ۔ گزارش ہے کہ یہاں بتایا گیا تھا کہ ایک سپیکر کا فیصلہ اس کی جگہ پر آنے والا دوسرا سپیکر ۔ ڈپٹی سپیکر یا چئرمین جو جو بھی preside کر رہا ہوگا تبدیل نہیں کریگا اور آپ فیصلہ تبدیل کر رہے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں نے کسی فیصلہ کو تبدیل نہیں کیا ۔

میاں خورشید انور ۔ یہ رولز کی خلاف ورزی ہے ۔ سپیکر صاحب خود کہہ کر گئے ہیں کہ پانچ گھنٹے سے زیادہ کام نہیں ہوگا ۔ آپ ان کو بلا لیں یا ٹیپ سن لیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ انہوں نے یہ بات نہیں کہی ہے ۔

وزیر قانون : جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ اس امر کی جانب دلاتا ہوں کہ اس معزز ایوان کا وقت محض اس لئے بڑھایا گیا ہے تا کہ ایک ایک منٹ قانون سازی پر صرف کیا جا سکے نہ کہ ایسے پوائنٹ آف آرڈرز پر بحث کی جائے کہ جن کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی جا سکتی ۔ جناب والا ۔ اگر ایسے حربے استعمال کیے جائیں گے تو پھر قائد حزب اختلاف کا وہ جملہ کہ ہم قانون سازی نہیں ہونے دیں گے ۔ ملک کے غریب عوام کے سینوں میں کھٹکتا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : وزیر قانون صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

وزیر قانون : میں یہ عرض کروں کہ ایسی کوئی رولنگ موجود نہیں ہے اور یہ محض اس معزز ایوان کا وقت ضائع کیا گیا ہے ۔ ایک ایسی غلط بات اس ایوان میں کہی گئی ہے ۔

میاں خورشید انور : یہ غریب عوام کے ٹھیکیدار ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد : پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ جناب والا ۔ جہاں تک وقت کا سوال ہے شائد اس وقت جناب تشریف نہیں رکھتے تھے ۔ پہلا فیصلہ یہ ہوا تھا کہ ساڑھے نو بجے تک ہاؤس چلے گا پھر تحریک کی گئی کہ دس بجے تک وقت بڑھا دیا جائے ۔ اس پر میں نے اعتراض کیا تو مسٹر سپیکر نے کہا کہ اس وقت تو ساڑھے نو ہی بجے ہیں ۔ باقی جو جناب ملک مختار احمد اعوان صاحب نے فرمایا ہے مجھے افسوس ہے کہ میں ان کے اس سلوک کا مستحق نہیں تھا جو میرے ساتھ وہ کر رہے ہیں ۔ اگر یہ بات ہے تو پھر میں کہنا چاہتا ہوں کہ ایسے اہل اور قابل وزیر قانون کو جو ۴۲ یوم کے اندر اپنے آرڈیننس پاس نہ کر اسکے انہیں مستعفی ہو جانا چاہئے ۔

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خاں ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی رولنگ ایک اور نہایت اہم مسئلہ پر حاصل کرونگا ۔ جہاں تک ان قواعد کا تعلق ہے ان میں جناب سپیکر کی توجہ مبذول کرانے کے لئے یہ طریقے استعمال کئے گئے ہیں ۔ on a Point of order, on a Point of Personal explanation on a Point of Privilege جہاں تک میں ان قواعد وضوابط کو دیکھ سکا ہوں ان میں چوتھا کوئی Point of Suggestion نہیں ہے یا کوئی اور پوائنٹ نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ آپ یہ رولنگ دیں کہ کیا ان تین Points کے علاوہ جو کہ رولز میں درج ہیں کسی اور رول کے تابع جناب کی توجہ مبذول کرائی جا سکتی ہے اور اگر کرائی جا سکتی ہے تو وہ کونسا پوائنٹ ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس میں صاف ظاہر ہے کہ سپیکر کے نوٹس میں باتیں لائی جا سکتی ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کس رول اور کس پوائنٹ کے تابع ۔ یہاں تو صرف تین طریقے دیئے گئے ہیں ۔ ہمیں بتا دیں کہ وہ کس قاعدے کے مطابق ہوگا ؟

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں حاجی سیف اللہ خان صاحب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ اس نئے طریقے کا نام پیپلز طریقہ ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ قاعدہ ۷ ، میں جو اختیارات سپیکر کو حاصل ہیں ان کو استعمال کرنے کے لئے آخر ان کے نوٹس میں تو بات لائی جائیگی اور تو کوئی راستہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ ان کو یہ بتایا جائے کہ قانون سازی کے لئے وقت بڑھانے کی ضرورت ہے ۔ کام مکمل کرنے کیلئے وقت بڑھانے کی ضرورت ہے ۔ یا یہ صوبے کی ضرورت ہے کہ قانون جلد بن جائے ۔ ان مقاصد کیلئے یہ بات ان کے نوٹس میں لائی جائیگی ۔ اسے استعمال کرنے کا اگر کوئی proviso نہیں دیا تب بھی یہ بات ہو سکتی ہے ۔ یہ بات اتنی ضروری نہیں تھی کہ اس کو رولز کے اندر لایا جاتا ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں ۔ محترم قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے کہ چونکہ ۴۲ یوم کے اندر اندر بل پاس نہیں ہو سکے ۔ اسلئے وزیر قانون صاحب کو مستعفی ہو جانا چاہئے ۔ جناب والا ۔ پہلی بات یہ ہے کہ ابھی ۴۲ یوم نہیں گزرے ۔ ہم یہ چاہتے رہے ہیں کہ یہ بل افہام و تفہیم سے ایک صحیح ماحول میں پاس ہوں اور ہم اب بھی کوشش کر رہے ہیں ۔

لیکن ہم نے وقت اسلئے بڑھایا ہے کہ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ آپوزیشن کا صرف اور صرف یہ مقصد ہے کہ کسی طریقے سے وہ صرف اپنی پراپرٹی کی حفاظت کریں ۔ اسمبلی کا وقار رہتا ہے یا نہیں رہتا عوام کچھ کہتے ہیں یا نہیں کہتے ۔ اسلئے اب ہم نے بھی ٹھان لی ہے کہ کتنا بھی وقت لگے ۔ کتنی دیر بھی بیٹھنا پڑے انشاء اللہ یہ بل ۴۲ دن کے اندر اندر بنے گا اور ضرور بنے گا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : We want to know who are the people who are trying to protect their property.

وہ کونسے لوگ ہیں جناب وزیر خزانہ کی نظر میں جن کی پراپرٹی اس طرح سے اس قانون کی زد میں آ رہی ہے اور وہ اسکو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں ؟

وزیر قانون ۔ جو اسکی مخالفت کر رہے ہیں اور جو اپنے مخصوص مفادات کو تحفظ دینا چاہتے ہیں ۔ وہ اپنی پراپرٹی بچانا چاہتے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Point of order. Is it correct to suggest that people sitting in the Opposition are trying to protect their own property ? Is it very relevant ? Is it consistent with parliamentary practice ?

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ انہوں نے یہ بات اس طرح سے نہیں کہی تھی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپکے توسط سے اس بات پر شدید احتجاج کرتا ہوں کہ وزیر قانون نے فرمایا کہ اس طرف سے جو دلائل دئے جا

رہے ہیں وہ اپنے مخصوص مفادات کے تحفظ کیلئے پیش کئے جا رہے ہیں - ہم نے بار بار انکو یقین دلایا ہے کہ جو ہمارا عقیدہ ہے - جو ہمارا خیال ہے ہم اسکا اظہار کریں گے - یہ ہمارا حق ہے - ہمیں اپوزیشن میں بیٹھ کر ابتلا و آزمائش کو قبول کرنے میں قطعاً کوئی خوشی نہیں ہے - ہم بڑی آسانی کے ساتھ مسٹر محمد حنیف رامے کے ساتھ کنولیشن لیگ سے پیپلز پارٹی میں جا سکتے تھے- ہمارے لئے یہ امکان موجود تھا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - میں اس پر فیصلہ دینا چاہتا ہوں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - میں وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ ہم کسی کے مفادات کو تحفظ نہیں دینا چاہتے نہ ہمارا اس میں کوئی مفاد ہے اور نہ میری کوئی زمین ہے جو یہ چھینیں گے جس کے لئے ہم اس کی مخالفت کر رہے ہیں -

(قطع کلامیاں)

مسٹر ڈپٹی سپیکر - میں کسی کو اجازت نہیں دونگا - اس بات پر اب بحث ختم ہو چکی ہے میں اس پر ایوان کی رائے چاہتا ہوں - اب میں سوال آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں -

(قطع کلامیاں)

چوہدری امان اللہ لک - کیا آپ اس سلسلے میں رائے لینا چاہتے ہیں ؟

(قطع کلامیاں)

میاں منظور احمد موہل - جناب سپیکر ، اس مرحلے پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا - میں آپ کی توجہ رول ۱۸۰ کی طرف دلاتا ہوں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر میں نے اسکو واضح کر دیا ہے اب میں اس کو put کر رہا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر . . . . . .

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر اس بات پر ہے کہ میں put نہ کروں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نہیں جناب والا ۔ میرا تو independent پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔ اور اس پہ بھی ہے کہ آپ اسے put نہ کریں ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ جناب والا۔ جب آپ بول رہے ہوں تو کوئی پوئنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا ۔ آپ فرما چکے ہیں کہ میں put کر رہا ہوں ۔ آپ کا جملہ پورا نہیں ہوا کہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو گئے ہیں ۔ رولز کے مطابق ایسا پوائنٹ آف آرڈر ہو ہی نہیں سکتا آپ اس کو put کیجیے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ وہ میرے اس کہنے سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر لے آئے تھے ۔ حاجی صاحب , اپنا پوائنٹ آف آرڈر پیش کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہی قانون جو آج آپ منظوری کے لئے کلاز وار اس ایوان میں پیش کر رہے ہیں اس کی مطابقت کا ایک آرڈیننس جاری ہوا تھا جس پر میں نے disapproval کا ریزولیوشن دیا تھا اور میرا وہ ریزولیوشن ۲۵ جنوری ۱۹۷۳ء کو اس ایوان کے business of the day میں شامل ہوا تھا ۔ قائد ایوان کے کہنے پر اور ان کے فیصلے کے مطابق یہ طے ہوا تھا کہ ہر بل جو بھی put ہوگا اس کا متعلقہ آرڈیننس پہلے put

کیا جائے گا اس کے بعد اصل بل put ہو گا ۔ اب جناب والا ، جب تک آپ میرا وہ resolution of disapproval پیش نہ کریں اس وقت تک اس کو آپ منظوری کے لیے پیش نہیں کر سکتے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ کا یہ معاملہ ہاؤس سے باہر تھا ۔ جو معاملہ ہاؤس سے باہر ہوگا ان قواعد سے اس کا کوئی تعلق نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میرے پاس پروسیڈنگ کی نقل موجود ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ میں اسے اب put کرتا ہوں ۔ اب سوال یہ ہے ۔

(کہ مسودہ قانون ھذا کی ضمن ۳ کو حذف کر دیا جائے۔
(گنتی کے بعد تحریک منظور نہیں کی گئی)

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ، رات اللہ تعالے نے اس لیے بنائی ہے کہ انسان دن بھر کام کرے اور رات کو آرام کرے ۔

انسانوں پر بہت سے حقوق ہیں جو کہ رات کو بھی پورے کیے جا سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ رات کو اچھے لوگ عبادت کرتے ہیں اور چور جو ہیں وہ ڈاکے ڈالتے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ کچھ لوگوں کو رات کو جاگنے کی عادت ہوتی ہے

(قطع کلامیاں)

نہ ہمیں نماز کا وقت دیا گیا ہے اور نہ روٹی کھانے کا ۔ (قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker : The House is called to order please.

نماز کا وقت سات بجے کا تھا جو گزر چکا ہے میں یہ بات واضح کردوں کہ میں رولز آف پروسیجر کے تابع کام کرتا ہوں دوسری بات حاجی سیف اللہ نے کہی ہے کہ ٹائم آپ کیسے بڑھا رہے ہیں یہ جو نماز کے لیے مطالبہ ہے یہ نہ پوائنٹ آف آرڈر ہے اور نہ پوائنٹ آف پرولیج ہے ۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔)

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ۔ آپ کی غیر حاضری میں ہمارے ساتھ سخت زیادتی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آج تو آپ کو مجھ سے بھی شکوہ ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ ہم آپ کو اپنے حقوق کا کسٹوڈین سمجھتے ہیں ۔ آپ ہی ہمارے حقوق کی حفاظت کریں گے ۔ ہمیں کم از کم نماز کی چھٹی تو دے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کس نماز کی آپ بات کر رہے ہیں ؟

میاں خورشید انور ۔ عشا کی نماز کے لئے استدعا کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ عشا کی نماز تو ساڑھے بارہ بجے ایک بجے تک ہو سکتی ہے ۔ بلکہ دو بجے تک بھی پڑھی جا سکتی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ عوامی نمائندے تو قانون سازی کے لئے دیر تک بیٹھے رہیں لیکن جو سرکاری ملازمین ہیں ۔ جو عملہ ہے یہ جو اخبار

نویس ہیں ان کا کیا قصور ہے کہ یہ بھی یہاں تمام رات جاگتے رہیں ۔ تمام دن بے چارے محنت کرتے ہیں اور رات کو بھی آپ ان کو آرام نہیں کرنے دیتے ۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ آپ نماز کے لئے آدھا گھنٹہ دے دیں پھر ساری رات ایوان کو بٹھائیں ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ جو شریف آدمی یہاں سو جائیں گے ان کی پھر نماز کیسے ہوگی ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ عشا کی نماز ہے ۔ مغرب کی نماز نہیں ہے کہ پندرہ بیس منٹ میں ختم ہو جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ انہوں نے نماز عشق ادا کرنی ہے ۔ ؟ کس نماز کا ٹائم مانگ رہے ہیں ۔؟

(قطع کلامیاں)

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب سپیکر ۔ آپ یہ دیکھیں کہ ٹائم کا مصرف یہ کس طرح کر رہے ہیں ۔ اب جان نکل رہی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ آپ کو بھی بھوک لگی ہو گی ۔ آپ کھانا تو کھا لیں اور ہمیں بھی اجازت دیں کہ ہم کم از کم کھانا تو کھا لیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا میں نے ابھی ایک point of order raise کیا تھا ۔ اس کا فیصلہ نہیں ہوا ۔

میاں خان محمد ۔ یہ غلط کہہ رہے ہیں ۔ فیصلہ ہو چکا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے مجھے سن لینے دیں وہ کہنا کیا چاہتے ہیں ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ معزز ممبر غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں ۔ فیصلہ ہو چکا ہے اور رولنگ آ چکی ہے اس پوائنٹ کو دوبارہ رولنگ کے لئے پیش نہیں کر سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے بھی سن لیئے دیں وہ کہنا کیا چاہتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس بل کے متعلق ایک آرڈیننس تھا جس پر میرا resolution of disapproval تھا جو ۲۵ تاریخ کو business of the day میں درج ہوا آپ کارروائی نکال کر دیکھ لیں ۔ قائد ایوان نے بیان دیا تھا کہ پہلے آرڈیننس آئے گا اور اس کے بعد بل پیش ہو گا ۔ جب تک میرا وہ disapproval کا ریزولیوشن نہ آئے اس وقت تک اس بل پر consideration نہیں ہو سکتی ۔ آپ قائد ایوان کا بیان اور اپنا فیصلہ ایوان کی کارروائی سے دیکھ کر رولنگ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چیمبر میں مجھے آواز آ رہی تھی ۔ اس وقت مسٹر شمیم احمد سپیکر کے فرائض انجام دے رہے تھے انہوں نے کچھ فیصلہ دیا تھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ انہوں نے کہا تھا کہ یہ ہاؤس سے باہر آپ کا فیصلہ ہوا ہے لیکن آپ کی موجودگی میں یہ فیصلہ ہوا تھا آپ ریکارڈ دیکھ لیں ۔

Mr. Speaker: That may not be reopened now.

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر ۔ جناب شمیم احمد خان صاحب جو اس وقت سپیکر کے فرائض سر انجام دے رہے تھے ۔ انہوں نے نہ صرف فیصلہ کا اعلان فرمایا بلکہ حاجی محمد سیف اللہ خان نے ان کے فیصلے کو قبول کیا اور اب پھر یہ اس بات پر اصرار کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ قبول کرنا تو کوئی اہمیت نہیں رکھتا لیکن ان کا فیصلہ اہمیت رکھتا ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ حاجی صاحب کا چیز کو قبول کر لینا بڑی اہمیت رکھتا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ میرا ایک استحقاق ہے ۔ آپ سے پہلے جو سپیکرصاحب تھے انہوں نے فیصلہ دیا میں چیلنج کرتا ہوں آپ ٹیپ نکال کر سن لیں انہوں نے اتنا کہا کہ آپ کا فیصلہ باہر ہوا ہو گا ۔ حالانکہ prima facie یہ اس روز کی کارروائی میں درج ہے آپ دیکھ لیں ۔ اگر یہ سب کچھ صحیح ہو تو آپ اس پر عملدرآمد کرائیں ۔ میں کوئی نیا فیصلہ نہیں چاہتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب اس میں سپیکر کا فیصلہ ٹھیک بھی ہو سکتا ہے غلط بھی ہو سکتا ہے ۔ میں نے آج تک جتنے فیصلے کئے ہیں علم نہیں آپ ذہنی طور پر کتنے قبول کرتے ہیں کتنے نہیں کرتے لیکن جو فاضل سپیکر اس وقت کرسی صدارت پر تھے انہوں نے آپ کے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ فیصلہ دیا تھا ۔ وہ فیصلہ اگر آپ کے خیال میں ٹھیک نہ بھی ہو تو اس میں کچھ نہیں کیا جا سکتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس میں انہوں نے فیصلہ نہیں کیا میں چیلنج کرتا ہوں ۔ انہوں نے تو لاعلمی کا اظہار کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ یہاں ہاؤس میں یہ نہیں ہوا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ لا علمی بھی ان کے فیصلے کا حصہ ہے چوہدری امان اللہ لکھ ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ پہلے میاں خورشد انور صاحب نے بولنا تھا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ آپ نے کہا تھا کہ سب سے پہلے مجھے موقع دیا جائے گا ۔ آپ نے میرا نام بھی پکارا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے چوھدری امان اللہ لک کا نام اسلئے پکارا ہے کہ ان کی ترمیم ہے کہ اس پوری کلاز کو substitute کر دیا جائے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ کلاز پر بحث بعد میں آئے گی پرنسپلز پر پہلے بحث ہو گی ۔ ابھی آپ نے بتایا تھا آج دوبارہ کنفرمیشن بھی کرائی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ موقعہ گزر گیا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ حاجی محمد سیف اللہ صاحب بات ختم کر لیں اس کے بعد آپ کو موقع ملے گا اب آپ نے امان اللہ لک صاحب کا نام پکارا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تو پہلی کلاز کی بات کر رہے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ میں تو principles کی بات کر رہا ہوں ۔ کلاز پر تو بحث ہی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ سٹیج گزر گئی ہے اور اب کلاز کی باری ہے ۔

میاں خوشید انور ۔ آپ ٹیپ نکال کر سن لیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ The House is called to order. چوھدری امان اللہ لک

۔ اگر آپ یہ موقع avail نہیں کر رہے تو پھر میں دوسرے محزز م کو موقعہ دونگا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ بحث نہیں ہوئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ کلاز ۳ جو زیر غور ہے اس پر ایک ترمیم میرے سامنے پڑھی گئی تھی ۔

"That clause 3 of the Bill be deleted"

اس پر تقریریں بھی ہوئی ہونگی وہ dispose of بھی ہو چکی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ضمن وار بحث ہونے سے پہلے بولنے کا موقعہ دیا جائے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب میں نے کلاز ۳ پیش کی تھی اس وقت آپ نے یاد نہیں کرایا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اس میں ہم نے نام بھی دیئے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پہلے حاجی سیف اللہ صاحب بولیں گے ۔ آپ ٹیپ نکال کر دیکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کو کسی اور موقعہ پر لیجئے

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ جب میں نے اس کی مخالفت کی تھی تو یہ میرا حق ہے لہذا مجھے تقریر کی اجازت دی جائے ۔ آپ نے میرا نام بھی پکارا تھا تو پھر آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کیا آج کی تمام کارروائی میں کوئی ہدایت ایسی ہے کہ لوگوں کو بولنے نہ دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک ۔

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ چودھری امان اللہ لک کا نام بعد میں آئے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک صاحب کیا آپ نہیں بولیں گے میں پھر اگلی موشن لوں گا ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں کس طرح بولوں . . . . .

Mr. Speaker : I have not heard your voice so far.

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ آپ نے میاں خورشید انور صاحب کو حکم دیا ہے کہ وہ بیٹھ جائیں اور دوسرے ہاؤس in order ہو گا تو میں کچھ عرض کروں گا ۔

Mr. Speaker : The House is in order.

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں نے ترمیم پڑھنی ہے یا جو میں نے بل کی مخالفت کی ہے اس پر بولنا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کلاز ۳ پر اگر نہیں بول رہے

Then I will go to the next item.

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اس کو پڑھ رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ایوان میں موجود تھے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہاں موجود تھا ۔

Mr. Speaker : You should know what is the stage.

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض یہ کرنی چاہتا ہوں . . . . .

Mr. Speaker : Ch. Amanullah Lak is not willing to speak, Mian Khurshid Auwar, next.

میاں خورشید انور ۔ جناب سپیکر ۔ آج کے ایجنڈے کے ساتھ ترامیم نہیں دی گئی ہیں براہ کرم وہ ہمیں ترامیم دی جائیں ۔

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved si.

> That in clause 3 of the Bill, the words, comma and figures Notwithstanding anything to the contrary contained in the Land Acquisition Act, 1894 or any other law for the time being in force occurring in lines 1-3, be deleted.

میاں خورشید انور ۔ جناب والا۔ اردو میں پڑھیں ۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کو اردو میں ترامیم دیں ۔

چودھری امان اللہ لکھ جناب والا ۔ آپ میرے ساتھ ناانصافی کر رہے ہیں ۔ میاں صاحب بولے جا رہے تھے ۔ میں بھی بول رہا تھا ۔ درمیان میں مجھے گول کر گئے اس کی سزا مجھے دے رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : Mian Khurshid Anwar, please resume your seat.

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن نے ایک ایسا لفظ استعمال کیا ہے جو غیر پارلیمانی ہے ۔ اگر جناب سپیکر آپ کو مخاطب کر کے یہ کہا جائے کہ آپ "ناانصافی" کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں پورے ایوان سے ان کو معافی مانگنی چاہئے ۔

(قطع کلامیاں)

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ مجھے بھی بتائیں ۔

Mr. Speaker: You have missed the time, yes, Mian Khurshid Anwar.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آج کی فہرست کارروائی میں جو ترامیم سرکولیٹ کی گئی ہیں ان کے تحت نمبر ۲ پر میری ترمیم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے وہ بھی آ جائے گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس بارے میں آپ کی طرف سے رولنگ چاہتا ہوں کہ کیا ان ترامیم پر غور کرتے وقت جناب والا کو اختیار ہے کہ جو ترامیم جناب سلیکٹ کریں وہ پہلے پیش ہوں ۔ جو ایجنڈا میں درج ہو اور ایجنڈا جو آپ کی رضا سے بنتا ہے اور آپ کی ہدایات سے بنتا ہے اس میں جس طرح چاہیں ردوبدل کرتے رہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا پوائنٹ ٹھیک نہیں ہے ۔ I rule this out مگر یہ بات کہ آپ کی ترمیم پہلے ہونی چاہئے یہ آپ point out کر سکتے ہیں ۔ لیکن جو نمبر دیا ہوتا ہے .I am not bound by that ۔ میں یہ اصول پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ سب سے پہلے کون کون سی ترامیم لی جانی چاہئے ۔ سب سے پہلے میں نے آپ کی ترمیم اس لئے نہیں لی تھی کہ وہ نمبر ۱ پر ہے بلکہ اس لئے لی کہ آپ نے یہ کہا تھا کہ کلاز حذف کر دی جائے ۔ نمبر ۱ پر آنے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ منظور ہو جائے تو باقی سب infructuous ہو جاتی ہیں ۔ اس کے بعد چودھری امان اللہ لک صاحب کی ترمیم اس لئے لی ہے کہ انہوں نے کہا کہ اس کلاز کو بالکل بدل دیا جائے ۔ آپ کی بھی غالباً یہی رائے ہے کہ اس کلاز کو بالکل بدل دیا جائے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کوئی رکن اگر اپنی سیٹ

پر کھڑا ہو اور سپیکر کی طرف دیکھتا ہوا مخاطب ہو اور اپنی ترمیم پیش کر رہا ہو ۔ کیا اس کا ترجمہ سپیکر صاحب یہ کریں گے کہ وہ willing نہیں ہے ۔ یہ میں آپ سے رولنگ چاہتا ہوں ۔ کیا اس کو غیر حاضر تسلیم کیا جائیگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ بالکل نہیں ۔ میرے کہنے پر میاں خورشید بیٹھ گئے تھے اور میں نے آپ کو call upon کیا ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں نے پڑھنا شروع کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ بالکل نہیں پڑھا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ کیا میرا نام واپس لے لیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس لئے کہ ان کا اعتراض ٹھیک ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ ھذا کی ضمن ۳ کی بجائے حسب ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔

جناب والا ۔ اس سے پہلے کہ میں وہ عبارت پڑھوں میں پوائنٹ آف آرڈر پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The House is called to order please.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہاں بلز کی لیجسلیشن interpretation of statutes کے تابع ہوا کرتی ہے ۔ یہاں ان قواعد میں آئین میں آپ کہیں بھی نہیں دیکھ پائیں گے کہ ان بلوں کی منظوری کا پروسیجر کیا ہوتا ہے ۔ اور اس لئے ان قواعد میں لکھنے کی

ضرورت محسوس نہیں ہوتی ۔ اس کے لئے ایک سپیشل لاء پہلے موجود ہے اور وہ لاء اس ہاوس کی پروسیڈنگ کو اس حد تک govern کرتا ہے جو لیجسلیشن کے لئے لازمی ہو ۔ اس interpretation of statutes کے تابع جو بھی کوئی بل یا کسی بل کی موشن یہاں پیش ہو کہ اس کو زیر غور لایا جائے اس کے بعد اگر اس میں ترمیم نہ ہو تو یہ چیز جو آپکے قواعد میں نہیں ہے بلکہ interpretation of statutes جو ہمارے ملک پر بھی حاوی ہے اور یہ انٹرنیشنل لاء ہے دنیا کی تمام پارلیمنٹ اس پر عمل کرتی ہیں اس میں اگر ترمیم نہ ہو تو پھر پرنسپلز ڈسکس ہوں گے اور اگر ترامیم اس میں ہوں تو پہلے ترامیم consider ہوں گی بعد میں پرنسپلز کی باری آئے گی ۔ جب closure move ہوا ہے مجھے آپکا فیصلہ تسلیم ہے لیکن اس کے ساتھ میں جناب کو یہ عرض کروں گا کہ interpretation of statutes کے تحت وہ تمام ترامیم جو اس قانون کے لئے آج کی فہرست کارروائی میں درج تھیں چاہے وہ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے تھیں یا کوئی اور اس ضمن میں تھیں قاعدہ ۷۸ کے تحت تو ان پر وہ closure حاوی ہوتا ہے کیونکہ وہ بحث اس بل کے لئے نہیں بلکہ وہ ان موشن پر ان ترامیم پر شروع ہوئی ہے جن کو جناب نے close کر دیا ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ۔

پیشتر اس کے کہ کلاز پر بحث شروع کریں میں کی توجہ interpretation of statutes کی طرف مبذول کراونگا ۔ وہ یہ ہے کہ ڈسکشن کے دوران جب closure move ہوتا ہے تو اس کے بعد دوسرا closure آئیگا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہایت ضروری ہے کہ سارے قانون کا جھٹکا نہ کیا جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ پوائنٹ آف پرولیج جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے گزارش کرونگا کہ اس تمام بحث کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ تاخیری حربے استعمال کئے جائیں ۔ اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ۔ آپ نے ایوان کا

وقت بڑھایا اور آپ نے اس امر کا ذکر بھی فرمایا کہ آپ کی طبیعت ناساز تھی اور آپ کو تکلیف دی گئی کہ ایوان کا وقت بڑھا دیا جائے تاکہ قانون سازی کا کام آگے بڑھے ۔ یہ حربے جو حزب اختلاف برت رہی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ قانون سازی کا کام آگے نہ بڑھے ۔ جناب والا ۔ ٹھیک ہے کہ آپ نے کہا کہ میں نے ایک ممبر کا پوائنٹ آف آرڈر سننا ہے ۔ میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ بعض اوقات جو لوگ اپنے اختیارات کا ناجائز تصرف کرتے ہیں آپ مہربانی فرماکر ان کو ہدایت فرمائیں کہ قانون سازی کی طرف توجہ دی جائے آپ اور ہم سب کا فرض ہے کہ اس کام کو آگے بڑھایا جائے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے قائد ایوان سے درخواست کرونگا کہ آپ رولز کے مطابق قانون سازی کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نکتہ استحقاق ۔ جناب والا ۔ وزیر خزانہ نے یہ تاثر بہت جلد دے دیا ہے کہ قانون سازی کے کام میں تاخیر کی جا رہی ہے اور پوائنٹ آف آرڈر اٹھائے جا رہے ہیں ۔ لیکن جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے جتنے بھی پوائنٹ آف آرڈر ہیں وہ سب قانون پر مبنی ہیں ۔ میں نے قانون کے تحت اور قواعد کے تحت اپنے حق کا استعمال کیا ہے اور یہ ہر ممبر کا حق ہے کہ وہ جس وقت چاہے interprelation of law کے لئے نکتہ اعتراض اٹھا سکتا ہے ۔ میرا ایک بھی نکتہ اعتراض ایسا نہیں جو غیر ضروری ہو ۔ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے میری پوزیشن کو خراب کیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے اچھا کیا جو وضاحت کر دی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس کو مجلس قائمہ کے سپرد کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے اس کی وضاحت فرما دی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون ھذا کی ضمن ۳ کی بجائے حسب ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔

۳ ۔ حکومت کی جانب سے منظور شدہ اور مشتہرہ رہائشی سکیم کے لئے قانون ھذا کے تحت لی جانے والی اراضی صرف قانون حصول اراضی مصدرہ ۱۸۹۴ کے احکامات کے بموجب حاصل کی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون ھذا کی ضمن ۳ کی بجائے حسب ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔

۳ ۔ حکومت کی جانب سے منظور شدہ اور مشتہرہ رہائشی سکیم کے لئے قانون ھذا کے تحت لی جانے والی اراضی صرف قانون حصول اراضی مصدرہ ۱۸۹۴ کے احکامات کے بمو جب حاصل کی جائے گی ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں یہ گزارش کروں گا کہ قانون حصول اراضی ۱۸۹۴ آج سے نہیں بلکہ قریباً پون صدی سے نافذ ہے اور اس کا نفاذ صرف اور صرف اس مقصد کے لئے کیا گیا تھا کہ جب بھی حکومت کو رفاہ عامہ اور مفاد عامہ کے لئے اراضی یا متعلقہ دیگر جائیداد کی ضرورت ہو تو وہاں اختیارات کو جو اسے اس قانون کے تحت حاصل ہیں استعمال میں لائے اور انہیں صحیح اور جائز طریقہ سے استعمال کرکے اپنی سکیم کو عملی جامہ پہنائے وہ قانون جس سے گریز کیا جا رہا ہے جس کا اطلاق ۲ سال کے

عرصہ میں ہاؤسنگ سکیم کے لئے نہیں کیا گیا اس کی واحد وجہ یہی تھی کہ اس قانون کے تحت ہر شخص کو یہ حق حاصل تھا کہ اگر اس کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی کی جائے تو وہ قانون یا عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا سکتا ہے اس میں کہیں ایسی پروویژن نہ تھی کہ تمامتر اختیارات ایک ڈی سی یا ایک کلکٹر کو دیدئے جائیں کہ جس وقت حکومت چاہئے جس کے خلاف چاہے انتقامی کارروائی کرلے - یہی ایک motive ہے کہ ایک جامع قانون کو چھوڑ کر اس قانون کو روا رکھا گیا - اس قانون کے تحت عدالتوں کے دروازے بند کئے گئے ہیں - اپیل کرنے کے اختیارات ختم ہیں اور اس حد تک کلکٹر کو اختیارات دیدئے گئے ہیں کہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر جس کی جائیداد کو چاہے ہتیالے - پراپرٹی کا حصول قانون اور قواعد کے تحت جرم نہیں ہوا کرتا البتہ قانون وہی قانون کہلاتا ہے جو قانون کے تقاضے پورے کرے جس سے انصاف کے تقاضے پورے ہوں جس سے یہ فرق ظاہر ہو کہ یہ قانون نیک نیتی سے استعمال کیا جا رہا ہے - سابقہ کار گزاری بتاتی ہے کہ حکومت اگر ان غریبوں کو مکان دینا چاہتی تھی تو وہ پہلا قانون قطعاً ان کے آڑے نہیں آ سکتا تھا لیکن وہ اس قانون کے تحت سیاسی انتقام نہیں لے سکتی تھی - کسی سے زیادتی نہیں کر سکتی تھی - اس لئے اس قانون پر جس پر پون صدی عمل ہوتا رہا عمل کرنیکی کوشش نہیں کی گئی ہے - جب ایک قانون موجود تھا اور اس پر عمل نہیں کیا گیا تو کیسے یہ باور کیا جا سکتا ہے کہ یہ موجودہ قانون غربا کیلئے یا سیاسی انتقام کے لئے نہیں لایا جا رہا ہے جناب والا - اگر آپ اس قانون کا بنظر غائر مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ حقیقت میں ۱۸۹۴ کے قانون کے اوپر یہ لایا گیا ہے - موجودہ قانون میں اس حد تک ظلم کیا گیا ہے کہ وہ مہاجرین جنہوں نے اس ملک کی سلامتی کیلئے قربانیاں دیں ان کے پچھلے زخم پھر سے تازہ کر دئے جائیں اور یہ بتایا گیا ہے کہ مہاجر اب تک بھی مہاجر ہے -

وزیر مال - جو فاضل ممبر فرما رہے ہیں اس کی کلاز ۳ کے مطابق کوئی relevancy نہیں ہے -

مسٹر روف طاہر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ فاضل رکن کو انگریزوں کے بنائے ہوئے قانون سے اتنی محبت کیوں ہو گئی ہے ۔ ایک طرف تو اسلام کے علمبردار بنتے ہیں اور دوسری طرف وہ انگریزوں کے بنائے ہوئے قانون کو اس لئے گلے لگانا چاہتے ہیں کہ ان کی نشانیاں جو زمیندار ہیں ان کے مفادات کو بچایا جا سکے ۔ اس لئے میں قاعدہ ۱۷۹ کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ اب استصواب رائے کر لیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جو الزام میرے بھائی نے مجھ پر لگایا ہے وہ واقعی درست ہے کہ میں انگریز کے بنائے ہوئے قانون کی حمایت کر رہا ہوں اور آپ کے بنائے ہوئے قانون کی مخالفت کر رہا ہوں ۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ اس تمام قانون میں آپ نے اس انگریز کے قانون کو کہاں repeal کیا ہے ۔ آپنے تو اس کو بھی برقرار رکھا ہے اور نیا قانون بھی لا رہے ہے ۔

Mr. Speaker : Please keep yourself within the amendment moved by you.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ ۱۸۹۴ کا لینڈ ایکوزیشن قانون صرف انگریز ہی کا بنایا ہوا نہیں بلکہ آپ اسے غور سے دیکھیں تو ۲۵ سال میں اس میں بہت سی ترامیم ہوئی ہیں ۔

Mr. Speaker: That is not relevant, come to your point please.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اپنے موضوع پر آ رہا ہوں ۔ میں اس قانون کی خوبیاں بیان کر رہا ہوں ۔ میں اس کا نوٹس نہیں لے رہا ہوں ۔

جناب والا ۔ ۱۸۹۴ء کے قانون میں بھی آپ اگر کوئی خامی محسوس کرتے تو سیدھی سادی اس میں امنڈمنٹ لے آتے ایک غلط اور بے بنیاد تاثر

دینے کی کوشش نہ کرئیے کہ ایک الگ legislation لائے ہیں ۔ اس سے complications پیدا ہوں گی litigation کے دروازے کھل جائیں گے اور وہ قانون بھی اپنی جگہ پر برقرار ہے اس قانون میں کسی جگہ یہ نہیں ہے کہ وہ قانون ہاؤسنگ سکیم کے لئے استعمال نہیں ہو سکتا مگر ایک ہاؤسنگ سکیم کے لئے آپ نے ایک نیا قانون رکھ دیا ہے ۔ آپ بجائے اس کے قانون میں complications کو دور کریں ۔ قانون کو سہل اور آسان بنائیں ۔ عدالتوں کے دروازے وسیع کریں ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ یہ ساری دلیل جناب حسن محمود صاحب دے چکے ہیں اور وہ انہیں کی دلیل کو دہرا رہے ہیں اس لئے میں پھر آپ سے التجا کرتا ہوں اور تحریک پیش کرتا ہوں ۔

That the question be now put.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ آپ اندازاً کتنا وقت لینگے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں ۔ ایک گھنٹہ ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : The motion moved and the question is :

That the question be now put.

(The motion was carried)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ مجھے اجازت دیں تو میں صرف ایک منٹ لونگا ۔

جناب والا ۔ closure ہمیشہ اس وقت move ہوتا ہے جس وقت یہ سمجھا جاتا ہے کہ سپیکر اس بات سے مطمئن ہے کہ کافی بحث ہو چکی ہے اور مزید بحث کی ضرورت نہیں ۔ بلکہ جب آپ اپنے آپ کو مطمئن فرما لیں ۔

اگر اس پر کافی بحث حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کر چکے ہیں اور آپ مطمئن ہو چکے ہیں پھر آپ closure accept کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے یہ نوٹ کیا ہو گا کہ میں حاجی سیف اللہ خان کی تقریر بہت کم ٹوکتا ہوں ۔ مگر آج دو مرتبہ ۔ تین مرتبہ پہلے بھی اور دو مرتبہ اب بھی ٹوکنا پڑا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ مجبور ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے کوئی مجبوری نہیں ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ حاجی صاحب اپنے الفاظ واپس لیں اس لئے کہ آپ ایوان کی آبرو ہیں ۔ آپ کے متعلق اگر یہ کہا جائے کہ آپ مجبور ہیں تو ہم کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں دے سکتے ۔ (قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ میاں خورشید انور آج بہت بڑھ چڑھ کر باتیں کر رہے ہیں ۔ جو کچھ ان کے مفادات ہیں وہ بھی ہمیں پتا ہے ۔ اور یہ کس کے اشارے پر ناچتے ہیں یہ بھی ہمیں پتا ہے ۔

Mr. Speaker : I cannot permit this discussion.

میاں خورشید انور ۔ Point of personal explanation, Sir. ۔ جناب والا ۔ مجھے انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں پتا ہے کہ آپ کس کے اشارے پر ناچ رہے ہیں ۔ یہی تو میں عرض کر رہا ہوں کہ آج آپ کو زیادہ چابی مل گئی ہے اور بہت بڑے اشارے پر آپ ناچ رہے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ میں اس بحث کی اجازت نہیں دے سکتا آپ تشریف رکھیں ۔

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ کیا ہو رہا ہے آج ایوان کا وقار مجروح ہو رہا ہے اور آبرو کا بھی یہاں پر کوئی خیال نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ پر اس کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ یہاں پر یہ کہا جا رہا ہے کہ "یا بے ایمانی تیرا آسرا" ۔ "دوسروں کے اشارے پر ناچ رہے ہیں" اس قسم کے فقرے کسے جا رہے ہیں ۔

Mr Speaker : I have already said that I do not permit such speeches.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خاں کی ترمیم ایوان کے سامنے پیش ہے ۔ اب سوال یہ ہے :

> کہ مسودہ قانون ھذا کی ضمن ۳ کی بجائے حسب ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔
>
> ۳ ۔ حکومت کی جانب سے منظور شدہ اور مشتہرہ رہائشی سکیم کے لئے قانون ھذا کے تحت لی جانے والی اراضی صرف قانون حصول اراضی مصدرہ ۱۸۹۴ کے احکامات کے بموجب حاصل کی جائے گی ۔
>
> (تحریک منظور نہیں کی گئی)

Syed Tabish Alwari : Sir, I draw your attention to Rule 76 of the Rules of Procedure, which says:—

> " On the day appointed under rule 75 or on any subsequent day to which the matter might have been adjourned, the member-in-charge may make any of the following motions in regard to the Bill :—

(a) That it be taken into consideration by the Assembly at once.

(b) That it be taken into consideration by the Assembly on a date to be fixed forthwith.

(c) That it be referred to a Select Committee.

(d) That it be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon."

جناب والا ۔ اس قاعدہ کے تحت یہ بل ہمارے زیر غور آیا ہے اور قاعدہ ۷۷ کے تحت ایک ممبر نے یہ اعتراض کیا کہ اس کو اسلامی مشاورتی کونسل کے سپرد کیا جائے ۔ چنانچہ قاعدہ ۷۷ کے تحت وہ موشن زیر بحث آئی اس کو ایوان میں ڈسکس کیا گیا اور اس پر جناب نے رولنگ دیا ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد دوسرا مرحلہ آتا ہے ۔ اور میں آپ کی توجہ قاعدہ (1) 78 کی طرف مبذول کرواتا ہوں ۔

7 (1) "On the day on which any of the motions referred to in rules 76 is made, or on any subsequent day to which discussion thereof is postponed, the principles of the Bill and its general provisions, may be discussed.

Mr. Speaker : This objection has already been raised and dealt with :

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ نہیں ہوا ۔

"The general provision may be discussed"

Mr. Speaker : The objection in substance has already been raised and disposed of.

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور ۔ ترمیم ۔ نمبر ۳ پیش کریں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۳ کی سطر ۱ و ۲ میں وارد ہونے والے الفاظ اور ہندسے "قانون حصول اراضی مصدرہ ۱۸۹۴ یا نافذالوقت کسی دیگر قانون میں مندرج کسی امر نقیض کے باوجود" حذف کئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے ترمیم پیش ہے ۔

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۳ کی سطر ۱ و ۲ میں وارد ہونے والے الفاظ اور ہندسے "قانون حصول اراضی مصدرہ ۱۸۹۴ یا نافذالوقت کسی دیگر قانون میں مندرج کسی امر نقیض کے باوجود حذف کئے جائیں ۔

وزیر مال جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ مجھے اس کے اغراض ومقاصد سے مکمل اتفاق ہے باوجود اس کے کہ اس میں زیادہ سے زیادہ زیادتیاں کی گئی ہیں اور اس میں اتنی زیادہ قانونی خامیاں ہیں کہ عدالتوں کے دروازے بند کر دئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہو گی کیونکہ اس قانون کو بناتے وقت حکومت عوام کو دہوکا دے رہی ہے اور وہ بالکل سنجیدہ نہیں ہے ۔ یہ قانون اس لئے بنارہے ہیں کہ لوگوں کو تنگ کیا جائے لوگوں کی زمین زبردستی چھینی جائے اور یہ اپنے سیاسی اغراض ومقاصد کو تحفظ دے رہے ہیں ۔

وزیر مال ۔ یہ بالکل غیر متعلق بات کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

میاں خورشید انور ۔ اگر جناب والا ۔ حکومت سنجیدہ ہوتی تو وہ بائیس خاندانوں کو پکڑتی تو ان کی کوٹھیوں پر قبضہ کرتی اور وہ غریبوں میں تقسیم کرتی ۔ جناب والا ۔ برسراقتدار پارٹی کی نیت اس قانون سازی کے سلسلہ میں ٹھیک نہیں ہے ۔ اس کی بجائے انہیں چاہئے تھا کہ شہروں میں قصبات میں اور گاؤں میں جو سرکاری رقبے پڑے ہیں ان کو غریبوں میں تقسیم کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی ترمیم یہ نہیں ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ میں یہ بار بار کہتا ہوں کہ آپ نے اس معاملے میں عدالتوں کے دروازے بند کر دیئے ہیں ۔ اور یہ جائز نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے ۔

> کہ مسودہ قانون کی ضمن ۳ کی سطرا و ۲ میں وارد ہونے والے الفاظ اور ہند سے "قانون حصول اراضی مصدرہ ۱۸۹۴ یا نافذ الوقت کسی دیگر قانون میں مندرج کسی امرنقیض کے باوجود حزف کر دیئے جائیں ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک ۔

Chaudhri Amanullah Lak : Sir I move :

> That in Clause 3 of the Bill, for thewords "approved and notified by Government or Official Development Agency occurring in line 5-6, the words "recommended by the District Development Agency and approved by the Government" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

> "That in Clause 3 of the Bill, for the words

"aproved and notified by Government or Official Development Agency' occuring in lines 5-6, the words "recomended by the District Official Development Agency and approved by the Government" be substituted.

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے اس ترمیم کی افادیت اور نقصانات کے متعلق اپنے دوستوں تک یہ آواز پہنچانا چاہتا ہوں جو ہر حالت میں بل کو منظور کرانے کے لئے جائز اور ناجائز حربے استعمال کر رہے ہیں ۔ اور قانون کو بالائے طاق رکھتے ہوئے آج بڑے عجب انداز میں بیٹھے ہوئے ہیں ۔

Mr. Speaker : I can't permit these polemics.

چوہدری امان اللہ لک ۔ پہلے بھی جناب نے میرے ساتھ یہی کیا تھا اگر آپ فرمائینگے تو میں بیٹھ جاونگا ۔

Mr. Speaker : Please don't repeat it. I may have then to request you to resume your seat. Will the hon'ble member be relevant.

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں ترمیم پر بول رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ترمیم پر نہیں بول رہے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب میں ترمیم پر بول رہا ہوں ۔ ضمن نمبر ۳ میں نے تجویز پیش کی ہے مجھے اپنی آواز اپنے دوستوں تک پہنچانی ہے کیونکہ انہوں نے ایک فقرہ لکھا ہے جس کو وہ نہ سمجھتے ہیں اور نہ جانتے ہیں کہ اس کے اثرات کیا ہیں کس انداز گفتگو اور کس انداز فکر سے کسی سیکرٹری سے پوچھ کر یہ فقرہ لکھا ہے ۔ اس میں مجھے اجازت دیجئے

کے میں دو لفظ کہہ سکوں میں تو سارا دن خاموش بیٹھا رہا ہوں ۔ کہا گیا ہے کہ " قانون ھذا کے تحت کوئی بھی ایسی زمین حاصل کی جائیگی جسکے بارہ میں حکومت یا سرکاری ترقیاتی ایجنسی نے منظوری دی ہو اور اعلان کیا ہو اس ضمن میں صرف میں یہ عرض کروں گا کہ ترقیاتی ایجنسی جو مکمل طور پر define نہیں ہے اس بل میں بالکل haphazard ہے اس میں امپرومنٹ ٹرسٹ بھی آتا ہے لوکل کونسل بھی آتی ہیں اس لیے یہ محسوس کیا گیا کہ جو زمین دی جائے اس کی وضاحت کر دی جائے کہ وہ سکیم بنانے میں وہ ترقیاتی ایجنسی ہو گی جو مختلف محکموں اور اداروں کے ماتحت ہولگی الگی coordination نہیں ہو گی وہ صرف تجویز بنائیں اسکے بعد سکیم کو گورنمنٹ منظور کرے پھر اس زمین کو acquire کیا جائے ۔

وزیر اوقاف و نو آبادیات ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ فاضل ممبر غلط اطلاع دے رہے ہیں اسکی تعریف سرکاری طور پر کی گئی ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ میں وزیر موصوف کی خدمت میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ میں نے وہ تحریف پڑھی ہوئی ہے اور یہ نامکمل ہے ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اس کلاز کو بہتر بنانے کیلئے اور اس کی افادیت کو زیادہ موثر بنانے کیلئے میں نے جو چند الفاظ کی ترمیم پیش کی ہے امید ہے کہ میرے فاضل دوست اسکے متعلق ضد نہیں فرمائینگے اور اسکو زیادہ جامع اور مفید سمجھتے ہوئے منظور فرما لیں گے ۔

وزیر اوقاف و آبادیات ۔ جناب والا ۔ میرے فاضل دوست نے جو ترمیم پیش کی ہے کہ ضلع کی سرکاری ترقیاتی ایجنسی نے سفارش کی ہو ۔ پہلے تو یہ بالکل مضحکہ خیز ترمیم ہے ۔ ایسی کوئی ایجنسی نہیں ہے جس پر وہ اعتراض کر رہے ہیں ۔ جس چیز پر وہ اعتراض کر رہے ہیں اس کی تعریف موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۳ کی آخری سطر میں وارد ہونے والے جملہ الفاظ کی بجائے الفاظ "جس کے بارے میں ضلع کی سرکاری ترقیاتی ایجنسی نے سفارش کی ہو اور حکومت نے اس کی منظوری دے دی ہو" ثبت کئے جائیں ۔

(گنتی کے بعد تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے ۔

کہ ضمن ۳ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

(گنتی کے بعد تحریک منظور کی گئی ۔)

ضمن ۴

مسٹر سپیکر ۔ اب مسودہ قانون کی ضمن ۴ زیر غور ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ مخدوم زادہ صاحب نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ ساری رات جاگنا پڑیگا تو جاگیں گے ۔ جناب والا ۔ ہم بھی غریب عوام کے حقوق کے تحفظ کیلئے ساری رات جاگیں گے اور مخدوم زادہ صاحب جاگیں گے اور علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب بھی جاگیں گے ۔ اسلئے فی الحال میں دو گھنٹے وقت بڑھانے کی تحریک پیش کرتا ہوں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ باوجود اسکے کہ میں دل

کا مریض ہوں اور میں نے شام کو دوائی بھی نہیں کھائی ۔ میں ساری رات بیٹھنے کیلئے تیار ہوں بشرطیکہ یہ ہمارا نقط نگاہ سنیں اور ہمیں بھی بولنے کا موقع دیں جو قانون سازی ہو رہی ہے میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ آپکا لاء اتنا ناقص ہے جب میری ترمیم آئیگی تو میں بتاؤں گا کہ یہ بالکل ultra vires ہو گا ۔ یہ چیلنج ہو جائیگا ۔ یہ آپ وقت ضائع کر رہے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۴ کو حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۴ کو حزف کر دیا جائے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ کلاز اتنی مضحکہ خیز ہے کہ اگر ان کلازز کے درمیان کچھ فاصلہ ہو جاتا اور کچھہ خلا ہو جاتا تو پھر یہ باور کیا جا سکتا تھا ۔ لیکن افسوس کہ کلاز ۳ کے ساتھ کلاز ۴ متضاد ہے اور یہ اسکے ساتھ کوئی مطابقت نہیں رکھتی ۔ میں آپکی توجہ کلاز ۴ کی طرف دلاتا ہوں جس کو میں نے حذف کرنے کی تحریک پیش کی ہے کلاز ۴ اسطرح ہے ہے ۔

4. (I) Whenever it appears to the Deputy Commissioner that land in any locality is needed is likely to be needed for any housing scheme a notification to that effect shall be published in the official Gazette and the Collector shall cause public notice of the substance of such notification to be given at convenient place in the said locality.

(2) Thereupon it shall be lawful for any officer either generally or specially authorised by the Deputy Commissioner in this behalf and for his servants and workmen.

to enter upon and survey and take levels of any land in such locality.

to dig or bore into the sub soil.

to do all other acts necessary to ascertain whether the land is adapted for such purpose.

to set out the boundaries of the land proposed to be taken and the intended line of the work (if any) proposed to be made thereon;

to mark such levels, boundaries and line by placing marks and cutting trenches; and

where otherwise the survey cannot be completed and the levels taken and the boundaries and line marked, to cut-down and clear away any part of any standing crop, fence or jungle :

Provided that no person shall enter into any building or upon any enclosed court or garden attached to a dwelling house (unless with the consent of the occupier thereof) without previously giving such occupier at least 7 days notice in writing of his intention to do so.

3. Where any damage is caused to any land in consequence of anything done, in pursuance of the provisions of this section there shall be paid compensation, the amount of which shall be determined in the manner and in accordance with the provisions hereinafter set out, that is to say :—

(*a*) where the amount of compensation can be fixed by agreement, it shall be fixed in accordance with such agreement; and

(*b*) where no agreement can be reached, it shall be fixed by the Collector.

مسٹر سپیکر ۔ اب (۱۱ بجے رات) ہاؤس کی کاروائی ۲۷ فروری ۱۹۷۳ء کو نو بجے صبح تک کیلئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس ۲۷ فروری ۱۹۷۳ بروز منگل ۹ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

منگل - ۲۷ فروری ۱۹۷۳ء

(سہ شنبہ ۲۳ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

پارہ ۲۸۔ س ۶۴۔ ع ۱۶۔ آیات ۱۱ تا ۱۵

ترجمہ:۔ کوئی مصیبت نہیں آتی مگر اللہ کے حکم سے۔ اور جو شخص اللہ پر ایمان لاتا ہے تو وہ اسی کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ اور اللہ کی فرمانبرداری کرو اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ پس اگر تم منہ پھیر لوگے تو ہمارے پیغمبر کے ذمے تو صرف پیغام کا کھول کھول کر پہونچانا ہے۔ اللہ ہی معبود برحق ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو ایمان والوں کو چاہیئے کہ صرف اللہ ہی پر بھروسا رکھیں۔ اے ایمان والو! تمہاری عورتوں اور اولاد میں سے بھی بعض تمہارے دشمن ہیں۔ پس اُن سے بچتے رہو اور اگر معاف کردو اور درگذر کرو اور بخش دو تو اللہ بھی بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ تمہارا مال و اولاد ایک آزمائش ہے اور اللہ ہی کے پاس زبردست اجر ہے۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر - وقفہ سوالات -

کلاسوالہ - پسرور اور چونڈہ میں ٹھیکہ جات افیون و بھنگ

*۱۸۱۸ - شیخ عزیز احمد - کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کلاسوالہ - پسرور اور چونڈہ ٹاؤن کمیٹیوں میں ٹھیکہ جات افیون و بھنگ سال ہائے ۷۰-۱۹۶۹ء-۷۱-۱۹۷۰ء اور ۷۲-۱۹۷۱ء میں کتنی رقوم میں نیلام ہوئے ہر ٹاؤن کمیٹی کے متعلق اطلاع سال وار دی جائے -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ محولہ بالا ٹاؤن کمیٹیوں کی حدود میں ٹھیکہ جات افیون و بھنگ کی آڑ میں ناجائز افیون و چرس فروخت کی جاتی ہے -

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو پولیس نے اس مذموم کاروبار کے تدارک کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں ؟

وزیر ابکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) : (الف) ان تینوں مقامات پر بھنگ کے ٹھیکہ جات نہیں - صرف افیون کے ٹھیکہ جات ہیں - جنکی رقم نیلام کے مطلوبہ کوائف حسب ذیل ہیں :-

(۱) دوکان افیون کلاسوالہ
رقم ٹھیکہ

سال		
۷۰-۱۹۶۹ء	۵،۰۰۰	(پانچ ہزار روپے)
۷۱-۱۹۷۰ء	۵،۵۰۰	(پانچ ہزار پانچ صد روپے)
۷۲-۱۹۷۱ء	ایضاً	ایضاً

(۲) دوکان افیون پسرور

رقم ٹھیکہ

۱۹۶۹-۷۰ء	۱۳،۵۰۰	(تیرہ ہزار پانچ سو روپے)
۱۹۷۰-۷۱ء	۲۰،۱۰۰	(بیس ہزار ایک سو روپے)

رقم ٹھیکہ

۱۹۷۱-۷۲ء	۱۹۰۹۵	(انیس ہزار پچانوے روپے)

(۳) دوکان افیون چونڈہ

رقم ٹھیکہ

۱۹۶۹-۷۰ء	۵،۱۰۰	(پانچ ہزار ایک صد روپے)
۱۹۷۰-۷۱ء	۷،۳۰۰	(سات ہزار تین صد روپے)
۱۹۷۱-۷۲ء	۷،۳،۰۰	(ایضاً)

(ب) ناجائز افیون و چرس ان ٹھیکہ جات پر فروخت نہیں ہو سکتی تاہم چوری چھپے ایسا ہوتا ہے ۔

(ج) ''ب'' کا جواب تو اثبات میں نہیں ۔ لیکن چوری کی ناجائز فروخت کے تدارک کے لئے ایکسائز اور پولیس سٹاف پوری پوری سعی کرتے رہتے ہیں اور ناجائز فروخت کا پتہ چلنے پر ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہیں ۔

مسٹر محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ نے جواب میں فرمایا ہے کہ ایکسائز اور پولیس سٹاف ناجائز فروخت کے تدارک کیلئے پوری پوری سعی کرتے رہتے ہیں ۔ کیا کبھی کوئی ناجائز کاروبار والے کو گرفتار کیا گیا ہے ؟

وزیر آبکاری و محصولات ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں کافی چھاپے مارے گئے ہیں ۔ دوسرے اضلاع میں اور سیالکوٹ کے ضلع میں

بھی ناجائز کیس پکڑے گئے ہیں - جن کی تفصیل اگر آپ پوچھیں تو میں بتا سکتا ہوں -

مسٹر محمد عاشق - میں نے ان مذکورہ ٹھیکوں کے متعلق پوچھا ہے -

مسٹر سپیکر - انہوں نے جواب دیا ہے "نہیں" -

گریجوایٹ ملازمین کو پیشگی ترقیاں

*۱۸۵۸ - رائے احمد حیات خان - کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبائی حکومت کے گریجوایٹ ملازمین کو دو پیشگی ترقیاں نہیں دی جاتیں - جیسا کہ مرکزی حکومت دیتی ہے -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ گریجویٹ ملازمین کو دو پیشگی ترقیاں دینے کی تجویز کافی دیر سے صوبائی حکومت کے زیر غور ہے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ تجویز کو عملی صورت نہ پہنانے کی کیا وجہ ہے اور اسے کتنی مدت تک عملی شکل دے دی جائیگی ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) . (الف) مرکزی حکومت کا ایسا کوئی فیصلہ حکومت پنجاب کے علم میں نہیں -

(ب) جی نہیں -

(ج) حکومت کے زیر غور یہ معاملہ ہے کہ جملہ سرکاری ملازمین میں جو ملازمین ملازمت کے دوران اپنی تعلیمی استعداد

میں اندرون ملک تعلیم کے ذریعہ اضافہ کر لیں اور یہ انہیں اپنے دائرہ کار میں مفید ثابت ہو ان کو مناسب پیشگی ترقیاں دے ۔ اس سلسلے میں تمام صوبائی حکومتوں سے ماتحت ملازمین کے لئے سفارشات طلب کی گئی ہیں تفصیلات حاصل ہونے پر مناسب فیصلہ کیا جائے گا ۔

اشیائے خوردنی کی گرانی کی روک تھام

*۲۰۷۸ ۔ چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے اب تک حکومت پنجاب نے اشیاء صرف کی گرانی و نایابی کو روکنے کے لئے کیا اقدام کیا ہے اور یہ اقدام کہاں تک سود مند ثابت ہوئے ہیں ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ موجودہ حکومت کے برسراقتدار آنے سے پہلے روز مرہ اشیائے صرف کی قیمتوں میں ہی چڑھاؤ کا رجحان تھا ۔ حکومت نے اس وقت سے ہر ممکن اقدامات کئے ہیں جن سے ان اشیائے صرف کی قیمتوں کو قابو میں رکھا جا سکے اور ان کی رسد کو برقرار رکھا جا سکے ۔ گندم اور اسکا آٹا جو کہ عام آدمی کے لئے انتہائی ضروری ہے اس کی رسد کھلے بازار میں بڑھانے کیلئے حکومت نے گندم درآمد کی ۔ حکومت کے گوداموں سے جنوری تا مئی ۱۹۷۲ء کے دوران ۲۱ء۴ لاکھ ٹن گندم کا اجرا ہوا ۔ جبکہ پچھلے سال اسی عرصہ میں ۲۰۶۵ لاکھ ٹن گندم جاری کی گئی ۔ حکومت کے اس قدم سے مارچ ۱۹۷۲ء سے نومبر ۱۹۷۲ء تک قیمتوں تیزی کے رجحان پر قابو پا لیا گیا ۔ اسکے بعد گندم کی ضرورت سے پیداوار اور ذخیرہ اندوزی کیوجہ سے قیمتوں میں چڑھاؤ کا رجحان پیدا ہوا ان حالات سے نپٹنے کے لئے حکومت نے سرکاری گوداموں سے گندم کا اجرا بڑھا دیا (جولائی ۱۹۷۲ء سے جنوری ۱۹۷۳ء تک حکومت نے ۳۰۶ لاکھ ٹن گندم جاری کی) ۔ نیز ڈپوؤں سے دیے جانے والے آٹے اور راشن بندی کے نظام کو بہتر بنایا گیا ۔ اس وجہ سے فروری ۱۹۷۳ء کے پہلے ہفتہ میں قیمت بہ نسبت پچھلے سال کم ہو گئی ۔

چینی کی کم پیداوار اور ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے چینی کی قیمت جنوری ۱۹۷۲ء سے بڑھنی شروع ہوئی ۔ حکومت نے اسکی رسد کو بڑھانے کیلئے درآمد کی اجازت دی - جسکی بنا پر قیمتیں اعتدال پر آ گئی ۔ نومبر ۱۹۷۲ء سے چینی کی قیمت میں چڑھاؤ کا زبردست رجحان پیدا ہوا ۔ لیکن چونکہ درآمد پر قیمتی زر مبادلہ صرف ہو رہا تھا جسکا ملک متحمل نہیں ہو سکتا چنانچہ چینی کی درآمد کو بند کرنا پڑا ۔ اسکے علاوہ اندرون ملک ذخیرہ اندوزی کی بنا پر بھی قیمتوں میں زبردست اضافہ ہوا ۔ ان وجوہات کی بنا پر حکومت نے دسمبر ۱۹۷۲ء سے مکمل راشن بندی کا فیصلہ کیا اور کھلے بازار میں چینی کی فروخت پر پابندی لگا دی جس کی وجہ سے قیمتوں میں استحکام پیدا ہو گیا ہے اور عام آدمی کی ضرورت پوری ہونے لگی ہے ۔

دوسری اشیائے صرف مثلاً بناسپتی گھی ، مٹی کا تیل ، چائے اور ماچس کی قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے کیلئے حکومت نے متعدد اقدامات کئے ہیں جن میں درآمدات کی اجازت نظام تقسیم میں بہتری اور مالیاتی اقدامات شامل ہیں جس سے قیمتوں پر خاص حد تک قابو پا لیا گیا ہے ۔ اور رسد میں اضافہ ہوا ہے ۔

صوبہ پنجاب میں شراب کے پرمٹوں کی تعداد

*۲۱۲۲ - ملک محمد اکرم اعوان ۔ کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) یکم جنوری ۱۹۷۳ء تک صوبہ پنجاب میں کل کتنے پرمٹ شراب پینے کے جاری ہو چکے تھے اور ان میں سے کتنے پرمٹ سرکاری ملازمین کے نام تھے ۔

(ب) یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے یکم جنوری ۱۹۷۳ء تک کل کتنے نئے پرمٹ جاری کئے گئے ۔

(ج) ایسے پرمٹوں کی تعداد کیا ہے جو یکم جنوری ۱۹۶۰ء سے یکم جنوری ۱۹۷۳ء تک مسلسل تجدید ہوتے آئے ہیں ۔

(د) کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسی پابندیاں ہیں کہ جس پر عمل کرنے سے کوئی پرمٹ جاری کرنا یا تجدید کرانا مزید مشکل ہو جائے ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامیے) ۔ اس سوال میں اپنی تفصیلات طلب کی گئی ہیں جو کہ ضلع کے مقامی افسروں سے حاصل کرنا ضروری ہیں ۔ ان سے تفصیلات مورخہ ۲۱ فروری کو طلب کی گئی تھیں ۔ لیکن تمام اضلاع سے تا حال مکمل اطلاع نہیں فراہم ہو سکی اسلئے اس سوال کے جواب کے لئے مزید مہلت درکار ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جواب کب تک متوقع ہے ۔

وزیر آبکاری و محصولات ۔ جناب والا ۔ اگلی مرتبہ جب باری آئے گی میں جواب دے دونگا ۔

صوبہ پنجاب میں شراب مہیا کرنے والے ہوٹلوں کی تعداد

*۲۱۲۳ ۔ ملک محمد اکرم اعوان ۔ کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں ایسے ہوٹلوں کی تعداد کیا ہے جو اپنے گاہکوں کو شراب مہیا کرتے ہیں ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ چند بڑے ہوٹلوں میں بغیر پرمٹ ہر طلبگار کو شراب مہیا کی جاتی ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت ایسے ہوٹلوں کے خلاف کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) - (الف) صوبہ میں ایسے لائیسنس یافتہ ہوٹلوں کی کل تعداد دس (۱۰) ہے -

(ب) جی نہیں ! سوائے غیر ملکی زائرین کے بغیر پرمٹ کسی کو ہوٹل میں شراب مہیا نہیں کی جا سکتی البتہ چوری چھپے ایسا ہونے کا احتمال رہتا ہے -

(ج) "ب" کا جواب تو اثبات میں نہیں لیکن ناجائز فروخت کے تدارک کے لئے ایکسائز اور پولیس سٹاف پوری پوری سعی کرتے رہتے ہیں اور ناجائز فروخت کا پتہ چلنے پر ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہیں -

میاں خورشید انور - کیا حکومت شراب کے علاوہ افیون اور بھنگ کی فروخت پر بھی پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

مسٹر سپیکر - آپ اپنا سوال شراب تک ہی محدود رکھیے -

میاں خورشید انور - کیا وزیر آبکاری یہ فرمائیں گے کہ شراب کی ناجائز فروخت کے سلسلے میں جناب نے ہوٹلوں میں جا کر کبھی چھاپے مارے ہیں -

وزیر آبکاری و محصولات - میں نے خود چھاپے نہیں مارے بلکہ محکمہ نے مارے ہیں - میں ہوٹلوں میں نہیں جاتا -

میاں خورشید انور - جب آپ کے فرائض میں شامل ہے تو آپ کیوں وہاں نہیں جاتے ؟

وزیر آبکاری ومحصولات - میرے محکمہ کا عملہ جاتا ہے -

مسٹر محمد عاشق - آپ نے ماتحتوں کو تو تعینات کر رکھا ہے مگر جن کے پاس پرمٹ نہیں ہیں وہ بھی شراب نوش کرتے ہیں اور اللہ کے سامنے حلف اٹھانے کے بعد نیز از روئے اسلام یہ اس حلف کی خلاف ورزی ہے -

مسٹر سپیکر - یہ غیر متعلقہ سوال ہے -

میاں خورشید انور - جن ہوٹلوں میں شراب بکتی ہے کیا آپ وہاں جانے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر آبکاری و محصولات - شراب پینے کے لئے نہیں - اگر آپ مجھے کسی دعوت پر ہوٹل میں مدعو کریں تو میں ضرور آؤں گا -

(قہقہہ)

شراب فروخت کرنے اور پینے والے لائسنس یافتہ افراد کی تعداد

*۲۱۲۴- رائے میاں خان کھرل - کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) ۱۹۶۱ء تا ۱۹۷۲ء اور آج تک صوبہ پنجاب میں شراب فروخت کرنے اور پینے والے لائیسنس یافتہ افراد کی تعداد کیا ہے -

(ب) کیا حکومت ان کی تعداد میں کمی کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو اس کے لئے کیا موثر قدم اٹھائے جائینگے ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) - (الف) شراب کی فروخت کے لئے پنجاب میں کل چھہتر (۷۶) افراد کو ٹھیکے دیے گئے ہیں - مالی سال ۷۲-۱۹۷۱ء میں شراب کے کل چھ ہزار ایک سو چھیالیس اجازت نامے جاری ہوئے -

(ب) پالیسی یہ ہے کہ حتی‌الوسع کوئی نیا لائیسنس نہ دیا جائے اور اجازت نامے حاصل کرنیکی حوصلہ افزائی نہ کی جائے اجازت نامہ کی فیس بھی بڑھا دی گئی ہے -

میاں خورشید انور - کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ جن لئے آدمیوں کو شراب کی فروخت کے لائسنس جاری کئے گئے ہیں کیا ان میں کوئی سیاسی کارکن بھی شامل ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ متعلقہ سوال نہیں ہے ۔

وزیر آبکاری و محصولات ۔ کسی کو لائسنس نہیں دیے گئے البتہ فروخت کے لئے اجازت نامہ ہوتا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جن کے نام اجازت نامے آپ نے جاری کئے ہیں ۔ کیا ان میں کوئی سیاسی کارکن یا وزیر بھی شامل ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ ایک ذاتی نوعیت کا سوال ہے جو نہیں پوچھا جا سکتا ۔

لاہور کے سینماؤں میں ٹکٹوں کے ساتھ ٹی بی فنڈ کی وصولی

*۲۱۳۰ ۔ رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) لاہور کے سینما مالکان کو حکومت نے ٹی ۔ بی فنڈ کب سے اور کس شرح سے وصول کرنے کی ہدایت کی ہے ۔

(ب) مذکورہ فنڈ کی وصولی کی آخری تاریخ کیا مقرر تھی اور اب تک مذکورہ فنڈ میں کتنی رقم جمع کرا کر السداد ٹی بی کے ادارہ یا ایسوسی ایشن کے سپرد کی گئی ہے ۔

(ج) آیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے مذکورہ بالا فنڈ ۲۲ دسمبر ۱۹۷۲ء تک وصول کرنے کی ہدایت تھی مگر مالکان سینما لاہور مذکورہ فنڈ ۱۹۷۳ کی عیدالاضحیٰ اور اس کے بعد بھی وصول کرتے رہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیوں اور مذکورہ تاریخ کے بعد جو رقم اکٹھی کی گئی وہ کتنی تھی ۔

(د) لاہور کے سینما ہالوں کی نشستوں کی کل تعداد کتنی ہے اور اوسطاً دس پیسہ فی نشست فنڈ حاصل کرنے سے زائد کتنی رقم تینوں شو کی وصول ہو سکتی ہے

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) - (الف) سینما دیکھنے والوں سے ٹی بی فنڈ کی رضاکارانہ وصولی ۸ نومبر ۱۹۷۲ء سے شروع ہوئی -

(ب) ۲۲ دسمبر ۱۹۷۲ء آخری تاریخ تھی - اسی تاریخ تک ٹی بی ایسوسی ایشن کے مطابق ان کی کل وصولی بالوے ہزار پانچ سو روپے اسی پیسے ہوئی -

(ج) یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے فنڈ کی رضاکارانہ وصولی کی اجازت ۲۲ دسمبر تک تھی - ہو سکتا ہے کہ اس تاریخ کے بعد کسی سینما والے نے چوری چھپے وصولی کی ہو - ایسی کوئی شکایت بر وقت محکمہ کے نوٹس میں نہیں لائی گئی اگر ایسی شکایت کی نسبت ثبوت مل سکے تو مناسب کارروائی کی جاویگی - مذکورہ تاریخ کے بعد بظاہر کوئی رقم اکٹھی کر کے ٹی بی ایسوسی ایشن کو نہیں دی گئی -

(د) ماسوائے لاہور چھاؤنی کے لاہور میں کل سینما نشستوں کی تعداد سینتیس ہزار تین صد تین (۳۷۳۰۳) ہے - اگر بفرض محال کل نشستیں پر ہوں تو دس پیسے فی نشست کے حساب سے گیارہ ہزار ایک سو نوے روپے نوے پیسے (۱۱,۱۹۰,۹۰) کی آمدنی ہو سکتی ہے - لیکن اتوار یا تعطیل کے دن آمدنی تقریباً چودہ ہزار نو سو اکیس روپے اس پیسے (۱۴۹۲۱.۲۰) ہو سکتی ہے -

---

لاہور کارپوریشن کی حدود میں سینماؤں کی تعداد

*۲۱۳۱ - رائے میاں خان کھرل - کیا وزیر محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) لاہور کارپوریشن کی حدود میں کتنے سینما ہال ہیں اور ان کی کل کتنی نشستیں ہیں -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر سینما مالک کو اپنے سینما میں کتاب شکایت رکھنے کی ہدایت ہے اگر ایسا ہے تو اب تک کس کس سینما کے متعلق کس کس قسم کی شکایت حکومت کے علم میں لائی گئی اور ان پر کیا کارروائی کی گئی ۔

(ج) کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ بعض سینما مالکان یا ان کا سٹاف کتاب شکایات کرنے والے افراد کو دینے کی بجائے تشدد پر اتر آتے ہیں ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اس بارے میں کیا قدم اٹھایا یا اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) ماسوائے لاہور چھاؤنی کے لاہور کارپوریشن کی حدود میں کل ستاون (۵۷) سینما ہیں ۔ کل نشستوں کی تعداد سینتیس ہزار تین سو تین (۳۷۳۰۳) ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی ہدایات کے مطابق کتاب شکایات رکھی جاتی ہے ۔ لیکن چونکہ کوئی شکایت حکومت کے علم میں نہیں لائی گئی اسلئے کوئی کارروائی نہیں ہوئی ۔

(ج) ایسا کوئی واقعہ وزیر آبکاری و محصولات کے علم میں نہیں ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ قیام پاکستان کے بعد سیناؤں کی تعداد میں کس قدر اضافہ ہوا ہے ؟

وزیر آبکاری و محصولات ۔ اس کے لئے الگ سوال درکار ہے ۔

سینماؤں میں ایڈوانس بکنگ کی سہولیات

*۲۱۳۲ ۔ رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر آبکاری و محصولات راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ لاہور کارپوریشن کی حدود میں واقع سینما مالکان کو ایڈوانس بکنگ کی ہدایات کی جا چکی ہیں تا کہ ٹکٹوں کی بلیک ختم کی جائے ۔ اگر ایسا ہے تو کون کون سے سینما ان ہدایات پر عمل کر رہے ہیں اور جو نہیں کر رہے ان کا کیا نام ہے ۔ اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی جا رہی ہے یا کی جائیگی ۔

(ب) آیا یہ درست ہے کہ بیشتر سینماؤں میں حفظان صحت کے منافی اشیاء خوردنی مہنگے داموں فروخت کرنے کی شکایات حکومت کے علم میں ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو اس بارے میں کیا قدم اٹھایا گیا ہے یا اٹھایا جا رہا ہے ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) درست ہے کہ سینما مالکان کو ایڈوانس بکنگ کی اجازت ہے لیکن ایڈوانس بکنگ کیلئے شائقین صرف ان سینماؤں کی طرف رجوع کرتے ہیں جہاں نئی فلمیں چل رہی ہوں ۔ اس لئے اجازت کا استفادہ فلم کی پوزیشن نہ کہ سینما کے نام کی بنا پر ہوتا ہے ۔ کسی سینما کی نسبت ہدایات کی خلاف ورزی کی شکایات موصول نہیں ہوئیں ۔ اسلئے کسی سینما کے مالک کے خلاف کارروائی کا سوال پیدا نہیں ہوا ۔

(ب) ایسی کوئی شکایت حکومت کے علم میں نہیں ہے ۔ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع لاہور اور عملہ کارپوریشن اس معاملہ میں مناسب نگرانی کرتا ہے ۔ اور وقتاً فوقتاً اشیائے خوردنی کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا یہ درست ہے کہ اکثر وزراء صاحبان مفت سینما دیکھتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ غیر متعلقہ سوال ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ گیارہ سوالات میں سے ۳ سوالات کے جوابات موصول ہوئے ہیں کیا اس سے یہ صاف واضح نہیں ہے

کہ ضمنی سوالات سے بچنے کے لئے دانستہ طور پر جوابات with hold کئے گئے ہیں ؟

میاں چنوں ضلع ملتان میں سرکاری رقوم کی وصولی کا معقول انتظام

*۲۱۸۳ ۔ ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) میاں چنوں ضلع ملتان میں سرکاری رقوم اور واجبات کی وصولی کے لئے کوئی معقول انتظام ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت وہاں کے نیشنل بنک کی برانچ کو وصولی کا اختیار دینے کو تیار ہے ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) سرکاری رقوم اور واجبات کی وصولی سرکاری خزانوں اور ذیلی خزانوں میں کی جاتی ہے ۔ بھلوال ذیلی خزانے کے علاوہ تمام خزانوں اور ذیلی خزانوں میں این دین کا کام اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے سپرد کر دیا گیا ہے ۔ چونکہ میاں چنوں میں خزانہ یا ذیلی خزانہ نہیں ہے اس لئے وہاں کی نیشنل بنک کی برانچ کو سرکاری رقوم کی وصولی کا اختیار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ بنکوں کو روزانہ کی وصولیوں اور ادائیگیوں کا حساب خزانہ یا ذیلی خزانہ افسر کو دینا ہوتا ہے ۔

بہر حال حکومت ایک سکیم پر غور کر رہی ہے کہ جہاں خزانے یا ذیلی خزانے نہیں ہیں وہاں پر بھی کم از کم سرکاری رقوم اور واجبات کی وصولی کا کام نیشنل بنک کو دے دیا جائے اور وصولی کرنے والے بنک نزدیک ترین خزانہ یا ذیلی خزانہ افسر کو روزانہ حساب بھیج دیا کریں ۔ اس بارے میں اسٹیٹ بنک اور نیشنل بنک سے مشورہ کیا جا رہا ہے ۔

سڑکوں اور عمارات پر اخراجات

*۲۱۸۳ - چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) مرکزی حکومت نے حکومت پنجاب کو پلوں ، سڑکوں اور عمارتوں کی تعمیر کے لئے بطور امداد کتنی رقم ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران آج تک دی ہے -

(ب) صوبائی حکومت نے مذکورہ بالا مقصد کے لئے اپنے خزانہ سے ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران آج تک کتنی رقم دی ہے ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) - (الف) مرکزی حکومت نے مرکزی شارع فنڈ میں جمع شدہ سرمائے کے چار حصے میں سے تا تاریخ ۴۰,۵۰,۰۰۰ روپے (چالیس لاکھ پچاس ہزار روپے) کی رقم بطور زر امداد واگزار کی ہے - اسکے علاوہ مرکزی حکومت نے اب تک سال رواں کے ترقیاتی پروگرام کے مختلف منصوبوں بشمول عمارتوں سڑکوں اور پلوں کی تعمیرات کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے نقد ترقیاتی قرضہ جات کے تحت ۲۱,۲۷,۵۹,۰۰۰ روپے (اکیس کروڑ ستائیس لاکھ انسٹھ ہزار روپے) کی رقم واگزار کی ہے - چونکہ مذکورہ بالا نقد ترقیاتی قرضہ جات کی منظوری صوبائی حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی مجموعی رقم اور اس پر سرمایہ اندازی کیلئے نقد ترقیاتی قرضہ جات کے علاوہ دیگر وسائل کے حوالے سے عمل میں آتی ہے لہذا یہ بتانا ممکن نہیں ہے کہ اب تک وصول شدہ نقد ترقیاتی قرضہ جات کی رقم کس حد تک عمارتوں سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کے منصوبوں سے تعلق رکھتی ہے -

(ب) اب تک صوبائی حکومت عمارتوں سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کے لئے محکمہ عمارات و شارعات کو مجموعی طور پر ۲۳،۳۰،۵۹،۰۰۰ روپے (تئیس کروڑ تیس لاکھ انسٹھ ہزار

روپے) کی رقم واگزار کر چکی ہے جس میں عمارتوں کے لئے ۱۰،۶۶،۸۸،۰۰۰ روپے (دس کروڑ چھیاسٹھ لاکھ اٹھاسی ہزار روپے) اور سڑکوں اور پلوں کیلئے ۱۲،۶۳،۷۱،۰۰۰ روپے (بارہ کروڑ تریسٹھ لاکھ اکہتر ہزار روپے) کی رقم شامل ہے ۔ سڑکوں اور پلوں کیلئے ۱۲،۶۳،۷۱،۰۰۰ روپے (بارہ کروڑ ترسیٹھ لاکھ اکہتر ہزار روپے) کی واگزار شدہ رقم میں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مشمولہ منصوبہ جات کیلئے ۱۱،۰۲،۲۹،۰۰۰ (گیارہ کروڑ دو لاکھ انتیس ہزار روپے) اور تقدیمی منصوبہ جات شارعات (priority roads schemes) کیلئے ۱،۶۲،۴۲،۰۰۰ روپے (ایک کروڑ دو لاکھ بیالیس ہزار روپے) کی رقم شامل ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ختم ہوا ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

خان محمد شفیق خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست خان محمد شفیق خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

> میں اپنی والدہ محترمہ کے اپریشن کی وجہ سے مورخہ ۲۶-۲-۷۳ تک حاضر اجلاس نہ ہو سکا ۔ برائے کرم ۲۶-۲-۷۳ کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

> کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری محمد حیات گوندل

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چوھدری محمد حیات گوندل صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں مورخہ ۲۳-۲-۷۲ بروز ہفتہ میٹنگ میں شمولیت نہیں کر سکا - وجہ یہ ہے کہ میں مورخہ ۲۳-۲-۷۳ کو اپنے حلقہ انتخاب میں گیا تھا - اور اس وجہ سے اجلاس میں بھی شریک نہ ہو سکا - ایک یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری شوکت علی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چوھدری شوکت علی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں مورخہ ۲۹-۱-۷۳ کو لاہور پہنچ گیا تھا بوجہ بیماری ۲۹ تا ۳۱ جنوری اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ان دنوں کی رخصت دی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

میاں اسماعیل ضیاء

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست میاں اسماعیل ضیاء صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں ۶،۵ اور ۷ فروری کو اپنے بھائی کی رحلت کے باعث ایوان کے اجلاس میں شریک نہ ہو سکا براہ کرم مجھے ان ایام کی رخصت عنایت فرمائی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے-

(تحریک منظور کی گئی)

میاں محمد اسلام

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد اسلام صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں مجبوری کی وجہ سے مورخہ ۱۹-۲-۷۳ سے ۲۴-۲-۷۳ تک حاضر اسمبلی نہیں ہو سکا - مہربانی فرما کر رخصت عنایت فرمالیں -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد انور علی بٹ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد انور علی بٹ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۷۳ کو بوجہ

تاسازی طبیعت اجلاس میں شرکت نہ کر سکا
براہ مہربانی اس دن کی رخصت دی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر منور خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر منور خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

بندہ بوجہ ایک ضروری کام مورخہ ۲۴-۲-۷۲
کو اسمبلی میں حاضر نہ ہو سکا ۔ لہذا
براہ مہربانی ایک یوم کی چھٹی دی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

حافظ علی اسداللہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست حافظ علی اسد اللہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں مورخہ ۲۴-۳-۷۳ کو بوجہ ایک ضروری
کام اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ براہ
مہربانی مورخہ ۲۴-۲-۷۳ کی رخصت منظور
کی جائے ۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کرنل محمد اسلم خان لیازی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست کرنل محمد اسلم خان لیازی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I have to go for the meeting of "Tubewells Subsidy" at Mianwali called by the D.C. Mianwali on 24-2-73. Kindly grant leave and oblige.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد حنیف خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد حنیف خان ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I shall not be able to attend session on 26th and 27th instant; request grant of these two days leave.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

راجہ محمد افضل خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میری ایک پرولیج موشن تھی جو میں نے پیش کی تھی ۔ .....

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کو اس کا جواب نہیں ملا ہے ؟

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ وہ rule out کر دی گئی ہے عموماً پہلے یہ ہوتا رہا ہے کہ تحریک استحقاق آپ ایوان میں پڑھتے ہیں پھر اسکو rule out کر دیتے ہیں ۔ میرے لئے یہ خاص طور پر اہتمام کیا گیا ہے ۔ اگر میرے سارے موشن kill کرتے ہیں تو میں عوام کے حقوق کی حفاظت نہیں کر سکتا ۔ بہتر ہے کہ میں واک آؤٹ کر جاؤں کیونکہ میں جس مقصد کے لئے آیا ہوں وہ فرض میں ادا نہیں کر سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ قواعد کے مطابق ہی کام کیا جاتا ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ میں ایک خاموش تماشائی بن کر کھڑا نہیں رہ سکتا اس لئے میں واک آؤٹ کرتا ہوں کم از کم لوگوں کو یہ احساس تو ہوگا کہ میں کسی کا فرض صحیح ادا نہیں کر سکا ۔

Mr. Speaker : I hope that the member will spare some time for studying parliamentary system of government and learn parliamentary practice and procedure.

مسٹر سپیکر ۔ اب تحاریک التوائے کار لی جائیں گی ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جمہور اخبار مورخہ ۳۳-۲-۳ کی اطلاع کے مطابق .....

چوہدری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ۔ میری ایک تحریک استحقاق ہے اس کے متعلق میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ وہ تحریک التوا سے پہلے لی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ مجھے موصول نہیں ہوئی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ آج صبح دی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی تک میرے پاس نہیں پہنچی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ تحریک استحقاق کو آپ preference دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب میرے پاس آئے گی تو ضرور preference دوں گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ۔ تحریک استحقاق جناب کو دینے کا ہمارا فرض نہیں ہے ۔ ہمیں دفتر میں پہچانی پڑتی ہے ۔ اگر وقت پر دفتر میں موصول ہو چکی ہے تو وہ تصور کی جائے گی کہ جناب کے پاس پہنچ چکی ہے ۔ پہلے جناب اس کو take of کریں پھر دوسرے ایجنڈے پر آپ آئیں ۔

سرکاری پارٹی کے ارکان اسمبلی کی قانون سازی میں عدم دلچسپی

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ روز نامہ نوائے وقت کی آج کی اشاعت کی ایک خبر کے مطابق صوبائی اسمبلی پنجاب کے سرکاری پارٹی کے ارکان قانون سازی میں دلچسپی نہیں لیتے اور ایوان میں حاضر نہ ہونے کی وجہ سے کورم پورا نہیں کرتے ۔ اس وجہ سے گورنر صاحب کو معزز اراکین کو سخت تلقین کرنی پڑی ۔ اس سے عوام پر یہ واضح ہوا کہ سرکاری پارٹی کے ارکان غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کر رہے ہیں ۔ اسی طرح اس معزز ایوان کے وقار کو سخت نقصان پہنچا ہے اور معزز ایوان کی توہین ہوئی ہے کہ معزز سرکاری ارکان اسمبلی کے اندر احساس ذمہ داری نہیں ہے اور پنجاب کے سربراہ انتظامیہ کو اسمبلی کی کارروائی کو بہتر بنانے کے لئے مداخلت

کرنی پڑی ۔ اور اسمبلی کی کارروائی اچھے طریقے سے کرانے کے لئے احکامات جاری کرنے پڑے ۔ اس طرح اسمبلی کے وقار کو پامال کیا گیا ہے ۔ تحریک کو زیر بحث لایا جائے ۔

It is not a privilege motion semblance. No privilege is involved in this, I read it only at the suggestion made by Haji Saifullah Khan. I have with held my consent.

تحاریک التوائے کار

مسٹر جاوید ہاشمی اور اس کے ساتھی کی بہاول نگر میں گرفتاری

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جمہور اخبار مورخہ ۲۳-۲ ۷۳ کی اطلاع کے مطابق گزشتہ رات مسٹر جاوید ہاشمی طالبعلم رہنما کو مع اس کے چار ساتھیوں کے بہاولنگر میں گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ مسٹر جاوید ہاشمی طالبعلم رہنما ہیں ان کی گرفتاری سے صوبہ پنجاب کے طلبا میں شدید اضطراب اور بے چینی پیدا ہو گئی ہے ۔ اور حکومت کے اس فعل سے صوبہ پنجاب کے عوام میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے کہ حکومت حزب مخالف کو غیر جمہوری طریقہ اور تشدد سے دبانا چاہتی ہے ۔ مسئلہ اہمیت عامہ کا حامل ہے اس کو زیر بحث لایا جائے اور اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔

کیا یہ طالبعلم نظر بند کئے گئے ہیں ؟

چوہدری امان اللہ لک ۔ جی ہاں ۔ نظر بند کئے گئے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ ایس-پی بہاولنگر کی رپورٹ پر ان کے خلاف یہ ایکشن لیا گیا تھا ۔ جاوید ہاشمی اور ان کے ساتھیوں ۔ اشتعال

الگیز تقریریں کیں اور زیر دفعہ 16 A Defence of Pakistan Main-tenanc of public order ordinance ان کو گرفتار کیا گیا ہے۔

Mr. Speaker : I am concerned whether it is a detention under section 3 of the Maintenance of Public Order Ordinance or is it an action under 16/A and that they will be tried in a Court of Law.

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ آٹھ بجے شام اس دن ان کے خلاف دفعہ ۱۲ (اے) کے تحت حکم جاری ہوا لیکن گرفتار نہیں ہو سکے ۔ پھر دوبارہ انہوں نے اس کو repeat کیا اور منٹو پارک بہاولنگر میں تقریریں کیں صدر مملکت اور جناب گورنر پنجاب کے بارے میں ان کا انتہائی دشنام الگیز لب و لہجہ تھا ۔

Mr. Speaker : The Minister has made s statement that he has been arrested under section 16-A of the Maintenance of Public Order Ordinance. The matter is subjudice and, therefore, the motion is ruled out of order.

Motion No. 356 by Syed Tabish Alwari is of the same nature. That also is ruled out.

اسی قسم کی علامہ رحمت اللہ ارشد کی بھی تحریک التوا ہے ۔ اسکو بھی خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے ۔

میاں محمود علی قصوری سابق وزیر قانون کے صاحبزادے پر تشدد

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ سابق وزیر قانون اور قومی اسمبلی کے رکن میاں محمود علی قصوری نے حکومت پر الزام عائد کیا ہے کہ جب سے وہ مرکزی کابینہ سے الگ ہوئے

ہیں انہیں اور ان کے افراد خاندان کو مختلف حربوں سے ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے اور انکو مرعوب کرنے کے لئے جس قسم کے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کئے جا رہے ہیں وہ صرف اخلاق و شرافت سے گرے ہوئے لوگ ہی اختیار کر سکتے ہیں ۔

روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۷۳ کے مطابق میاں قصوری نے الزام لگایا ہے کہ انکے صاحب زادے دانیال کے ساتھ تشدد کیا گیا وہ ۸ فروری کی صبح کو شماریات کا امتحان دینے کالج گیا تو پستولوں اور خنجروں سے مسلح تین افراد اسے زبردستی ایک کار میں بٹھا کر لے گئے اور اسے مجبور کیا کہ وہ امتحان میں نقل کرنے کا الزام قبول کرتے ہوئے انہیں کاغذ پر دستخط کر دے دانیال کے انکار پر ملزموں نے دھمکی دی کہ اسکے والد کو معاف نہیں کیا جائیگا ۔ ملزموں نے دانیال کو امتحان کا وقت ختم ہونے تک روکے رکھا اور کہا کہ حکومت کی مخالفت کی پاداش میں یہ پہلی قسط ہے سیاسی انتقام اور کھلی لاقانونیت کے اس واقعہ سے عوام میں شدید غم و غصہ اور اضطراب و احتجاج کی لہر دوڑ گئی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس کے بارہ میں تفتیش کے بعد ایس ایس پی لاہور کے بیان کے مطابق ایسا کوئی واقعہ پولیس کے نوٹس میں نہیں لایا گیا اور اسکے بارہ میں کوئی ثبوت نہیں ہے کہ ایسا واقعہ ہوا ہو ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ یہ ایس ایس پی کے بیان کا سہارا لے کر اس اہم واقعہ کو رد نہیں کر سکتے اسکی جوڈیشل انکوائری کی جائے کیونکہ ایس ایس پی کے بیان کی کچھ وقعت نہیں ہے وہ تو جو کچھ آپ کہیں گے وہ لکھکر بھیج دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ رپورٹ پولیس کے پاس درج نہیں ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جوڈیشل انکوائری کرائی جائے ۔ ایس ایس پی کا بیان غلط ہو سکتا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ انکوائری کیسے کرائی جائے جب کہ کیس رجسٹر نہیں ہوا ہے ۔ اگر اتنا اہم کیس ہے جتنا زور لگا لگا کر میاں

خورشید انور کہہ رہے ہیں تو کم از کم اسکی رپورٹ کیس تو درج کرائی جائے -

میاں خورشید انور - ہو سکتا ہے کہ رپورٹ ہی کسی نے درج نہ کی ہو یہ بڑا اہم واقعہ ہے - اور رائے صاحب ! آپکے بیٹے کے ساتھ بھی اسطرح ہو سکتا ہے - وہ آپکی پارٹی کے اتنے بڑے لیڈر تھے -

مسٹر سپیکر - وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ اس سلسلے میں پولیس کے پاس کوئی رپورٹ درج نہیں کرائی گئی - اگر رپورٹ ہوتی تو مزید تفتیش کی جا سکتی تھی -

سید تابش الوری - جناب والا - معاملہ یہ نہیں ہے کہ اس سلسلے میں کوئی کیس درج ہوا ہے یا نہیں - معاملہ یہ ہے کہ ایک سابق مرکزی وزیر قانون میاں محمود علی قصوری نے خود یہ بیان جاری کیا ہے جو تمام اخبارات میں چھپا ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے - اس قسم کے واقعات دن دھاڑے سیاسی انتقام آرائی کے لئے جو کئے جا رہے ہیں یہ صورت حال انتہائی شرم ناک ہے - جناب والا - میاں محمود علی قصوری کا بیان بھی اگر آپکے لئے معتبر نہیں ہے جو اب سے چند عرصہ پہلے وزیر قانون تھے -

Mr. Speaker : I did not seek a debate on that.

سید تابش الوری - جناب والا - میں عرض کر رہا ہوں کہ سابق وزیر قانون کا صاحبزادہ بھی ان غنڈوں سے محفوظ نہیں ہے -

Mr. Speaker : According to his own statement Mian Mahmud Ali Qasuri is not a witness to the allegation that has been made by him.

سردار امجد حمید خان دستی - جناب سپیکر - یہ معاملہ سادہ سیدھا اور آسان ہے - جیسا کہ وزیر خزانہ نے فرمایا ہے کہ ایف - آئی - آر پولیس میں نہیں ہوئی ہم یہ کہتے ہیں کہ ایس ایس پی یا تھانیدار کے پاس نہیں ہوئی -

But F.I.R has been lodged with the father of the boy.

سب سے پہلے جسے اطلاع ملی وہ ایس ایس پی اور تھانیدار سے بدرجہا معتبر ہے - اور جس کو یہ F.I.R. دی گئی ہے انکی بات قابل اعتماد ہے اسلئے اس پر بحث ہونی چاہئیے -

Mr. Speaker : I put it to vote. Those who are in favour of leave being granted should rise in their seats. (Members rose in their seats.

It falls short by 10 votes.

Leave is refused.

رحیم یار خان میں پیپلز دنگل کے لئے سرکاری انتظامی مشینری کا ناجائز استعمال

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ رحیم یار خان میں پیپلز پارٹی کے بعض کارکنوں کے ذاتی اور کاروباری مفاد کی خاطر سرکاری انتظامی مشینری کے ناجائز استعمال اور لوٹ کھسوٹ سے پیدا ہونے والی صورت حال سے متعلق ہے - رحیم یار خان میں پیپلز دنگل کے لئے جو پیپلز پارٹی کے بعض ارکان منعقد کروا رہے ہیں سرکاری طور پر ٹکٹیں فروخت کرکے عوام کو جبراً "لوٹا جا رہا ہے - مختلف سرکاری محکموں خصوصاً" محکمہ مال کا عملہ اعلیٰ حکام کے توسط سے آنے والے دنگل کی ٹکٹوں کو ہر اس شخص کو زبردستی قیمتاً دیا جا رہا ہے جو انکے پاس اپنے کام کے لئے آتا ہے خواہ یہ کام انتقال اراضی - رجسٹری یا تبادلہ اراضی سے متعلق ہو - اگر عملہ ڈیوٹی انجام نہ دے تو اسے پیپلز پارٹی کے معتوب بننے کا اندیشہ ہے - حالانکہ بحیثیت مجموعی پیپلز پارٹی کا اس زر اندوزی سے کوئی تعلق نہیں - مقامی سرکاری انتظامیہ کے ذریعہ ذاتی مفادات کی خاطر اس عوامی لوٹ کھسوٹ سے عوام سخت مضطرب پریشان اور بد دل ہو رہے ہیں -

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں گذارش کروں گا کہ جو ٹکٹ آپ کے پاس ہے اس میں اس دنگل کا نام پیپلز دنگل لکھا ہوا ہے اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ یہ دنگل میجر عبد النبی کانجو ممبر قومی اسمبلی اور جناب محمد حنیف لارو کی زیر سرپرستی منعقد ہو رہا ہے ۔ یہ جناب اس ٹکٹ پر درج ہے جس کی میں نے اصل کاپی لف کی ہے ۔ اس کے ساتھ میں نے خط منسلک کیا ہے جس میں واضح طور پر یہ بات بیان کی گئی ہے کہ تین خواتین کو جو محکمہ مال میں اپنے ایک کام کے سلسلے میں گئی تھیں یہ ٹکٹ زبردستی دئے گئے ہیں اور وہاں محکمہ کے اہلکاروں نے یہ واضح طور پر کیا ہے کہ ہمیں اوپر سے ہدایات آئی ہیں کہ ٹکٹوں کو سرکاری طور پر فروخت کیا جائے ۔

Mr Speaker : That is not the position.

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ یہ دنگل ایک پرائیویٹ کلب نے کرایا تھا جس کا حکومت سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور نہ ہی ریونیو کے عملہ نے یہ ٹکٹیں فروخت کی ہیں ۔ ایسا کہنا بالکل زیادتی ہے اور یہ بات حقائق پر نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے یقین ہے کہ اگر کوئی واقعہ آپ کے نوٹس میں لایا جائے تو آپ ایکشن لیں گے ۔

وزیر مال ۔ میں ضرور ایکشن لونگا ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف اس بات پر مطمئن ہیں کہ اس کا نام پیپلز دنگل رکھا گیا ہے اور اس کیلئے پیپلز پارٹی کے دو ایم این اے اور ایم پی اے کی سرپرستی کا اشتہار دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا اعتراض پیپلز دنگل کے نام پر ہے یا اس بات پر ہے کہ ریونیو کا سٹاف کام کرتا رہا ہے ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اسی لئے اسکا نام پیپلز دنگل رکھا گیا ہے کہ سرکاری مشینری کو اس مقصد کے کیلئے استعمال کیا وہاں یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ یہ پیپلز پارٹی کا دنگل ہے ۔

مسٹر سپیکر - پیپلز پارٹی کا چندہ بھی ریونیو سٹاف اکٹھا نہیں کر سکتا ۔

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری ۔ یہ ٹکٹیں اسلئے بھی زیادہ بک رہی ہیں کہ لوگ یہ تاثر لے رہے ہیں کہ اسمبلی ممبر صوبائی اسمبلی اور ممبر قومی اسمبلی کے درمیان مقابلہ ہوگا ۔

Mr. Speaker : Let us not take it to vulgarity.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی وساطت سے معزز رکن کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ پھر تو پیپلز ہاؤس کا نام بھی پیپلز پارٹی کے نام پر ہے ۔

سید تابش الوری ۔ وہ تو پیپل کے درخت کے نام پر ہے پیپلز (peoples) سے موسوم نہیں ہے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Please order, order.

مسٹر محمد حنیف نارو ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں یہ گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ انہوں نے پیپلز کی بات کی ہے پیپلز میں تو سید تابش الوری بھی آئے ہیں اور دوسرے لوگ بھی آئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

مسٹر محمد حنیف نارو ۔ جناب والا ۔ میری گذارش سن لیں ۔ اس میں میرا نام بھی آیا ہے ۔ اس کا نام پیپلز پارٹی دنگل نہیں بلکہ یہ پیپلز دنگل ہے جس طرح لوگوں نے اپنے کاروبار کے سلسلے میں اور بھی بہت سے ایسے نام رکھ لئے ہیں مثلاً پیپلز ہوٹل یا پیپلز بس سروس ۔ اسی طرح یہ بھی ایک نام ہے ۔ اس میں قطعاً کسی افسر کو نہیں کہا گیا ۔ بعض لوگوں کی خواہش تھی کہ اس قسم کے ٹکٹ چھاپے جائیں ۔مگر ان کو سختی سے منع کر دیا گیا کہ ایسا کام نہیں ہو سکتا ۔ یہ ان کو غلط اطلاع دی گئی ہے ۔ کسی نے اس بات کو exploit کیا ہے ۔

کسی نے اپنی مرضی سے ٹکٹ لے کر یہاں روانہ کئے ہونگے یا ہو سکتا ہے کہ ریونیو افسر نے کسی کا کام نہ کیا ہو اور اس نے اس کو exploit کرنے کی کوشش کی ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا ابھی آپ کی تسلی نہیں ہوئی ہے ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میں نے ایک مثال دی ہے کہ ان خواتین کو زبردستی یہ ٹکٹ دیا گیا ہے ۔ اگر جناب وزیر متعلقہ اس سلسلے میں یہ یقین دہانی کراتے ہیں کہ ہم واضح طور پر یہ ہدایات جاری کریں گے اور اس کی انکوائری کرائیں گے تو میں اپنی تحریک کو واپس لے لوں گا ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میں تو پہلے ہی یقین دلا چکا ہوں ۔ اب میں دوبارہ ان کو یقین دلاتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس الزام کی انکوائری کرائی جائے گی ۔

سید تابش الوری ۔ میں اس کو press نہیں کرتا ۔

زخمی طالب علم حافظ محمد ریاض کے علاج میں حکومت کی بے توجہی

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لائے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ پولیس کے ہاتھوں لاہور کے ایک معصوم زخمی طالب علم حافظ محمد ریاض کے معالجے میں حکومت کی بے توجہی اور ناکامی سے پیدا شدہ صورت حال سے متعلق ہے ۔ حافظ محمد ریاض کو جو دسویں جماعت کا طالب علم ہے پولیس نے بے پناہ لاٹھیاں برسا کر ۱۲ دسمبر ۱۹۷۲ء کو سخت زخمی کر دیا تھا جب کہ وہ طلباء کی تحریک میں شامل بھی نہیں تھا ۔ وہ اپنے

گھر سے میکلوڈ روڈ جا رہا تھا کہ پولیس نے شبہ کی بنا پر اسے پکڑ لیا اور مار مار کر اس کی پسلی اور ہاتھوں کی انگلیاں توڑ ڈالیں۔ اسی ظلم پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ بعض شقی القلب پولیس والوں نے اسے کالج کی سب سے اوپر والی منزل سے نیچے سڑک پر دھکا دیا جہاں گر کر اس کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور رانیں بھی پھٹ گئیں۔ بعدازاں اسے جنرل ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ اس وقت یہ معصوم طالب علم میو ہسپتال کے ہڈی وارڈ میں زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ حکومت توجہ دلانے کے باوجود اس کے علاج کی طرف توجہ دینے میں ناکام رہی ہے۔ ۱۵ دن سے کسی ڈاکٹر نے اسے دیکھا تک نہیں۔ اس صورت حال سے طلباء اور عوام میں شدید اضطراب و اشتعال پیدا ہو رہا ہے جو کسی احتجاجی تحریک پر منتج ہو سکتا ہے۔

وزیر صحت۔ جناب والا۔ حافظ محمد ریاض کو زخمی حالت میں لاہور جنرل ہسپتال میں مورخہ ۱۲-۱۲-۷۲ کو داخل کیا گیا اور ۳۱-۱-۷۳ کو پروفیسر بشیر احمد کے مشورہ سے اسے میوہسپتال منتقل کیا گیا۔ مورخہ ۸-۲-۷۳ کو دوبارہ اسے لاہور جنرل ہسپتال میں بغرض تحقیق ریڑھ کی ہڈی میں حرام گودے کی تشخیص کیلئے بھیج دیا گیا۔ تحقیق مکمل ہونے پر دوبارہ میوہسپتال میں مورخہ ۱۱-۲-۷۳ واپس بھیجا گیا تاکہ ہڈیوں کی بیماری کے ماہرین اس کا معائنہ کرکے کوئی رائے قائم کر سکیں۔ اس وقت وہ میوہسپتال کے نیورو سرجیکل وارڈ میں داخل ہے۔ ہڈی کے وارڈ میں نہیں۔ مریض مذکورہ کو ابھی تک ہسپتال سے ہر قسم کی قیمتی ادویات جن میں قیمتی انجکشن بھی شامل ہیں اور اس کے علاوہ یومیہ دو انڈے اور دودھ اور ہر قسم کی بہترین سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ کم از کم دن میں ایک بار متعلقہ پروفیسر اور دوبار دوسرے ڈاکٹر آ کر اس کی کیفیت معلوم کرتے ہیں تاکہ علاج معالجہ میں ضروری تبدیلی کی جا سکے۔ اب تک جن ماہرین نے مریض کی طرف توجہ دی ہے ان کی تفصیل یہ ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد۔ اسکے اصل انچارج ہیں۔ لیفٹیننٹ جنرل میاں (ریٹائرڈ)۔ پروفیسر بشیر احمد اور وارڈ کے مختلف ڈاکٹر بھی اس کو پر زور دیکھتے ہیں۔ اور میں بھی چلا جاؤں گا۔

مسٹر سپیکر۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ یہ یقین دہانی کرا دی جائے کہ اس کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کی جائے۔

وزیر صحت ۔ ان کی تحریک یہ ہے کہ اس کو ۱۵ روز سے کسی ڈاکٹر نے نہیں دیکھا ۔ میں نے تفصیل عرض کی ہے کہ اس کو دیکھنے کے لئے پروفیسر انچارج جاتا ہے اور دوسرے ڈاکٹر جاتے ہیں اور آخر میں میں یہ عرض کرونگا کہ دن میں کم از کم ایک ڈاکٹر کی ڈیوٹی ہے جو اسے ہر وقت دیکھتا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس تحریک میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اسکو chase کیا گیا ۔ پولیس نے اسکو مارا پیٹا پھر وہ چھت پر گیا وہاں اسکو دھکا دیدیا گیا ۔ جناب والا ۔ لاہور کے بہت سے لوگوں نے یہ واقعہ دیکھا ہے اور لاہور میں یہ جانا پہچانا واقعہ ہے ۔ یہ بچہ سائنس لیبارٹریز کی چھت پر چڑھ کر خود کودا تھا اسلئے کہ اس سے طلباء کی یہ تحریک زیادہ تیز ہو سکے ۔ اسکے خلاف اقدام خود کشی کا ایک مقدمہ بھی ہے ۔ یہ واقعہ سارے جانتے ہیں ۔ اسکو ہرگز chase نہیں کیا گیا اور نہ پولیس نے اسے مارا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ بات کیسے ممکن ہو سکتی ہے کہ ایک دس سالہ معصوم بچے پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ اس نے طلباء کی تحریک کو تیز تر کرنے کیلئے ایسا اقدام کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ دسویں جماعت کا بچہ تو دس سالہ نہیں ہو سکتا ۔

سید تابش الوری ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ایک معصوم بچے پر یہ الزام لگانا کہ اس نے صرف تحریک کو شدید بنانے کیلئے خودکشی کی کوشش کی اور دانستہ چھلانگ لگا دی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے ایک بیان دیا ہے which is only a preliminary to your Point of Adjournment.

انہوں نے اسکا جواب دے دیا ہے There is no contraversy over that

آپ کی تحریک یہ ہے کہ اس کا علاج ٹھیک نہیں ہو رہا ۔ وزیر متعلقہ نے واضح طور پر کہا ہے کہ تین ڈاکٹر ہر روز اس کو دیکھتے ہیں ، اور آپ نے کہا ہے کہ پندرہ روز تک اس کو کسی ڈاکٹر نے نہیں دیکھا ، انہوں نے کہا کہ یہ بات غلط ہے ۔

سید تابش الوری ۔ میں جناب والا ، آپ کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہے ۔ اس سلسلے میں وزیر موصوف نے کچھ نہیں فرمایا کہ اس کی حالت بہتر ہو رہی ہے یا خراب ہو رہی ہے ۔

وزیر صحت ۔ اس کی حالت تسلی بخش ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ وزیر خزانہ نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ اس بچے کے خلاف خودکشی کے الزام میں مقدمہ درج ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایک طرف اس کا علاج کرایا جا رہا ہے اور دوسری طرف اس پر مقدمہ درج کیا گیا ہے تو وہ کس طرح ٹھیک ہوگا ۔ جب اس معصوم بچے کو پتہ چلے گا کہ بجائے پولیس کو کچھ کہنے کے الٹا میرے خلاف مقدمہ بنایا گیا ہے تو وہ جلد صحت یاب نہیں ہو سکے گا ۔

Mr. Speaker : Mian Sahib that is not relevant.

کیا فاضل ممبر contradict کرتے ہیں کہ ایسی بات نہیں ہے اور ڈاکٹر نہیں دیکھ رہا ؟

Otherwise I have to rule it out of order.

سید تابش الوری ۔ میری معلومات یہ ہیں کہ مختلف طلبہ کی جماعتوں کے نمائندوں نے مجھے آ کر کہا ہے ۔

Mr. Speaker : A responsible Minister had made a statement in this House.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ میں نے وزیر اعلیٰ سے گزارش کی ، محمد حنیف رامے صاحب سے گزارش کی اور ڈاکٹر عبدالخالق صاحب سے گزارش کی ، لیکن کسی نے اس بچے کی طرف توجہ نہ دی ۔ اس سلسلے میں جب مجھے مایوسی ہوئی تو پھر مجھے مجبوراً یہ تحریک پیش کرنی پڑی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ وزیر متعلقہ سے کہتے تو آپ کا مسئلہ حل ہو جاتا ۔

سید تابش الوری - وہ تشریف نہیں رکھتے تھے -

مسٹر سپیکر - وزیر موصوف کے اس واضح بیان کے بعد کہ صحیح علاج ہو رہا ہے ، اور اس یقین دہانی کے بعد کہ وہ خود بھی اس کی طرف ذاتی توجہ دیں گے - میں اسکو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں -

سردار امجد حمید خان دستی - پوائنٹ آف پرولیج - جناب والا ، ایک نہایت اہم مسئلہ ہے جس کی طرف آپکی اور ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتا ہوں - ابھی ابھی یہاں بیٹھے ہوئے مجھے انکم ٹیکس آفس ملتان کی طرف سے یہ نوٹس serve ہوا ہے کہ ۲۵ فروری سے پہلے پچھلے دو سال کا انکم ٹیکس ادا کر دوں - میں وہاں انکم ٹیکس ادا کر چکا ہوں - کئی دفعہ وہاں ہو آیا ہوں میرے پاس رسید موجود ہے - اور یہاں مجھے ہراساں کیا جا رہا ہے تاکہ مجھے قانون سازی کے کام میں حصہ نہ لینے دیا جائے - آج ۲۷ تاریخ کو نوٹس serve کیا گیا ہے کہ ۲۵ فروری سے پہلے پہلے ٹیکس ادا کر دوں جبکہ میں ادا کر چکا ہوں - اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے -

مسٹر سپیکر - جائے کے وقفہ کے فوراً بعد دیکھ لیں گے دریں اثنا تحریک کو باقاعدہ formulate کر لیں -

---

چودھری ظہور الٰہی کی کیمپ جیل لاہور سے رہائی میں رکاوٹ

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ قومی اسمبلی کے رکن اور پاکستان مسلم لیگ کے رہنما چودھری ظہور الٰہی کو کیمپ جیل سے رہائی میں دانستہ رکاوٹ ڈالنے کی کارروائی سے پیدا شدہ صورت حال سے متعلق ہے - مورخہ ۲۲ فروری ۷۳ء روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور کے مطابق چودھری ظہور الٰہی کو ایڈیشنل سیشن جج لاہور نے رہا کرنے کا

حکم دیا تھا لیکن سپرنٹنڈنٹ جیل نے عدالتی احکامات کے باوجود چودھری صاحب کو رہا کرنے سے انکار کر دیا اور بالآخر انہیں کئی گھنٹے تھانہ میں رکھنے کے بعد لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے حکم پر رہا کیا گیا ۔ عدالتی حکم کی یہ صریحاً خلاف ورزی اور انتظامیہ کی کھلی دھاندلی انتظام جوئی کے خلاف عوام میں زبردست ہیجان و اضطراب پیدا ہو گیا ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ اس میں توہین عدالت کا الزام لگایا گیا ہے ۔ اس کے لیے legal remedy موجود ہے ۔ اس کو یہاں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا ۔ اگر سپرنٹنڈنٹ جیل احکام نہ مانیں تو سیشن جج کی عدالت میں contempt of court کی کارروائی کی جا سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ Contempt of court سے کیا مراد ہے ؟

سردار صغیر احمد ۔ سیشن جج نے ضمانت کی اور سپرنٹنڈنٹ جیل نے رہا نہیں کیا ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ جناب والا ۔ چودھری ظہور الٰہی کی رہائی پیرا نمبر ۱ تا ۷ پنجاب جیل مینول کے مطابق مورخہ ۲۲-۲-۷۳ کو عمل میں نہ لائی جا سکی ، کیونکہ وارنٹ حوالات اور وارنٹ رہائی کے کوائف میں مطابقت نہ تھی ۔ مندرجہ مقدمہ نمبر وارنٹ رہائی پر درج نہ تھا ۔ مقدمہ ڈیفنس آف پاکستان رولز ۹۴ مشکوک تھا اس پر overwriting تھی اور افسر مجاز کے اس پر دستخط نہ تھے ۔ وارنٹ رہائی پر سکونت مختلف درج تھی ۔ ان غلطیوں کے پیش نظر جیل حکام چودھری ظہور الٰہی کو رہا کرنے کے مجاز نہ تھے تاوقتیکہ عدالت متعلقہ سے وارنٹ کی درستگی نہ ہو جاتی ۔ چنانچہ وارنٹ رہائی بعد اعتراضات اسی دن یعنی مورخہ ۲۱-۲-۷۳ کو واپس کر دیا گیا تاکہ عدالت سے درستگی کے بعد انہیں رہا کیا جا سکے ۔ شام تک وارنٹ درست ہو کر واپس نہ آیا اس لیے ان کی رہائی اگلے روز یعنی مورخہ ۲۲-۲-۷۳ کو عمل میں لائی گئی ۔ پیراگراف نمبر ۱ تا ۷ پنجاب جیل مینول کی رو سے جو اعتراضات جیل حکام نے کیے تھے وہ درست تھے اس لئے چودھری ظہور الٰہی کو ناجائز حراست میں رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ جناب والا ۔ مورخہ ۲۲-۲-۷۳ کو عدالت عالیہ نے

سپرنٹنڈنٹ جیل کیمپ لاہور کو برائے وضاحت طلب کیا ۔ سپرنٹنڈنٹ مذکور نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا ۔ عدالت عالیہ نے چودھری ظہور الٰہی کی رہائی کا حکم سپرنٹنڈنٹ جیل مذکور کو دیا جن کے حکم نامہ رہائی کے مطابق عمل کیا گیا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف کے اس بیان سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ اس غلطی کی اطلاع کے باوجود بھی انہیں رہا نہ کیا گیا اور آخر ہائی کورٹ کو آرڈر کرنا پڑا کہ ان کو رہا کیا جائے ۔ انہوں نے سپرنٹنڈنٹ کو طلب کیا اور رہائی کا حکم دیا اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اعلیٰ حکام کی ہدایت پر سپرنٹنڈنٹ جیل نے دیدہ و دانستہ ان کی رہائی میں مشکلات پیدا کیں اور ان کا بہانہ بنا کر ان کو نظر بند رکھا ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی اجازت سے معزز رکن کی اطلاع کے لیے عرض کرتا ہوں کہ جس وقت کاغذات درستگی کے لیے واپس بھیجے گئے تو اس شام یا اسی وقت یا اس دن وہ کاغذات درست ہونے کے بعد واپس نہیں آئے ۔ ان کاغذات میں جیل مینول کے مطابق خامیاں رہ جانے کے باعث محکمہ جیل مجاز نہ تھا کہ وہ انہیں رہا کرے ۔ وہ درست نہ ہو سکے ، اس لیے محکمہ جیل انہیں رہا نہ کر سکتا تھا ۔ جس وقت کاغذات کی درستگی ہو گئی محکمہ جیل نے انہیں رہا کر دیا ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ وزیر جیل خانہ جات نے یہ چیز بالکل ثابت کر دی ہے کہ چودھری ظہور الٰہی کو حبس بے جا میں رکھا گیا ۔ سوال یہ ہے کہ حبس بے جا میں گورنمنٹ نے رکھا یا کسی اور نے رکھا اگر کسی اور نے رکھا اگر کسی کی بھی غلطی ہے تو وہ گورنمنٹ کے کسی آفیشل کی غلطی ہے ۔ اگر انہوں نے غلط لکھا تو وہ بھی سرکاری آفیسر تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں پوزیشن اس طرح ہوتی ہے کہ جو وارنٹ رہائی کیلئے جاتے ہیں وہ کسی سرکاری افسر کی طرف سے نہیں ہوتے بلکہ عدالت نے ہی انہیں رہا کرانا ہوتا ہے ۔ اگر کورٹ کی غلطی سے کوئی جیل میں رہ جائے تو وہ حبس بے جا نہیں ہوتا ۔ یہ عدالت کا کام ہوتا ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ میں اتنا عرض کروں گا کہ ہم کورٹ کے فیصلے کو چیلنج نہیں کر سکتے ۔ وہ غلط ہو یا صحیح

ہو اس کو صحیح تسلیم کرنا پڑتا ہے ۔ لیکن غلطی کی وجہ سے ایک آدمی چوبیس گھنٹے جیل میں رہتا ہے جناب والا اس کی ذمہ داری گورنمنٹ پر عائد ہوگی یا کس پر عائد ہوگی ؟

مسٹر سپیکر ۔ "Government" is a very vague term ایک مجسٹریٹ غلط فیصلہ کرتا ہے ۔ اس کے بعد ملزم جیل جاتا ہے ہائی کورٹ کہتی ہے مجسٹریٹ کا یہ فیصلہ غلط تھا ۔ وہ اس اثنا میں جیل میں رہتا ہے یہ حبس بے جا نہیں ہے ۔ اگر عدالت کے عملے کی غلطی سے کوئی آدمی جیل میں رہتا ہے تو یہ ایسی حبس بے جا نہیں جس پر التظامیہ کو مطعون کیا جا سکے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ اگر فیصلہ غلط ہو تو ہم ہائی کورٹ میں جا سکتے ہیں ۔ لیکن یہ فیصلہ غلط نہیں ہے پوائنٹ تو یہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا کہنا ہے کہ جو کاغذات عدالت نے بھجوائے وہ غلط تھے ۔ ان میں اندراج صحیح نہیں تھا ۔ اس لئے جیل کے میئول کے مطابق وہ انہیں رہا نہیں کر سکتے تھے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے واپس تصحیح کے لئے کاغذات بھجوائے ۔ اس کے باوجود کہ جب وہ کاغذات تصحیح ہو کر آ گئے پھر بھی انہیں رہا نہیں کیا گیا ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ میں نے بالکل یہ نہیں کہا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ہائی کورٹ نے جیل سپرنٹنڈنٹ کو طلب کیا ان کے آرڈر پر انہیں رہا کیا گیا ۔ کاغذات تصحیح ہونے کی بنا پر رہا نہیں کیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ جب تصحیح کے بعد کاغذات واپس آئے تو انہیں رہا کر دیا گیا ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر جیل خانہ جات ۔ جناب والا ۔ میں اپنے دوست کو کس طرح مطمئن کروں ۔ جس وقت کاغذات درست ہونے کے بعد پہنچے اسی وقت ان کو رہا کر دیا گیا ۔ وضاحت کے لئے سپرنٹنڈنٹ کو طلب کیا گیا انہوں نے وضاحت کر دی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایک قسم کی جوڈیشل الکوائری بھی ہو گئی ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ جی دونوں چیزیں ہو گئیں ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ ہائی کورٹ میں سپرنٹنڈنٹ جیل کو طلب کیا گیا اور حکم دیا گیا کہ انہیں رہا کرو تب انہیں جا کر رہا کیا گیا ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ اگر ایک چیز کی وضاحت کے لئے طلب کیا جائے تو قدرتی طور پر اسے جواب دینا تھا ۔ اس نے اپنے نکتہ سے آگاہ کرنا تھا اس سلسلے میں جب کورٹ کو آگاہ کر دیا گیا تو عدالت مطمئن ہو گئی اور اس کے بعد فوری طور پر انہیں رہا کر دیا گیا ۔

سید قابش الوری ۔ کورٹ نے مطمئن ہونے کے بعد ان کی رہائی کا حکم دیا ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ کاغذات درست ہونے کے بعد انہیں رہا کر دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ دو چیزوں کو compare کر رہے ہیں ۔ ایک طرف آپ فرما رہے ہیں کہ جب کاغذات پہنچے تو انہیں رہا کر دیا گیا ۔ دوسری طرف آپ فرما رہے ہیں کہ انہیں ہائی کورٹ میں طلب کیا گیا اور انہوں نے اپنا نقطۂ نظر پیش کیا اور ہائی کورٹ کے حکم کے تحت انہیں رہا کیا گیا ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی اجازت سے عرض کروں کہ جس وقت پہلے وارنٹ موصول ہوئے وہ درست نہیں تھے ۔ اس میں خامیاں تھیں اس لئے واپس کر دئیے ۔ اس کے بعد انہوں نے ہائی کورٹ میں

درخواست دی یا اعتراضات کئے اس سلسلے میں ہائی کورٹ نے سپرنٹنڈنٹ کو طلب کیا ۔ سپرنٹنڈنٹ جیل نے کاغذات میں جو خامیاں تھیں ان سے ہائی کورٹ کو آگاہ کیا ۔ کورٹ مطمئن ہو گئی سپرنٹنڈنٹ جیل کے خلاف کوئی ایکشن نہیں ہوا ۔ بعد میں کاغذات درست ہوئے ۔ کاغذات کی درستگی کے بعد انہیں جیل سے رہا کر دیا گیا ۔

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری ۔ ہائی کورٹ نے رہا کرنے کا آرڈر دیا اور کاغذات کی تصحیح کے بعد بھی ان کو رہا نہیں کیا گیا انہوں نے تسلیم کر لیا ہے آپ ٹیپ re-play کر کے سن لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کہاں کہا ہے ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ سپرنٹنڈنٹ کو عدالت میں طلب کیا گیا وہ ہائی کورٹ میں پیش ہوا اور اسے یہ حکم دیا گیا کہ انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ یہ معاملہ اتنا پیچیدہ نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پیچیدہ تو اس لئے ہو گیا کہ حاکمین خان صاحب نے پہلے ایک بیان دیا کہ کاغذات کی تصحیح کے بعد انہیں رہا کر دیا گیا ۔ پھر آخر میں یہ کہا کہ ہائی کورٹ میں پیش ہونے کے بعد رہا کیا گیا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ یہ دراصل ایک ہی واقعہ ہے اور اس کو اس طرح سے بیان کرنا چاہئیے کہ جب ابتدا میں احکامات گئے تو کاغذات درست نہیں تھے ۔ اس پر دوسرے فریق ۔ ہائی کورٹ میں یہ بات پیش کی کہ رہائی نہیں ہوئی چنانچہ عدالت نے سپرنٹنڈنٹ جیل کو بلایا اور یہ بات اس سے پوچھی کہ اس حکم کے باوجود رہا کیوں نہیں کیا گیا۔ اس نے وضاحت کی کہ جو احکامات مجھے ملے ہیں ان کاغذات میں یہ یہ خامیاں ہیں ان خامیوں کو وہیں اسی مقام پر درست کیا گیا اور اس طرح چوہدری ظہور الٰہی صاحب کی رہائی عمل میں آئی

Mr Taj Muhammad Khanzada : Sir, the Hon'ble Minister for Jails said "a warrant of release". I don't know whether the warrant was misunderstood that it is for release or arrest.

Mr. Speaker : For release.

Mr Taj Muhammad Khanzada : Just a minute Sir, let me explain. Sir, as an eminent Speaker and a lawyer I seek your ruling on one thing. Was the Superintendent of Jail alive to the fact that on technical matter he was withholding the spirit of the law and detaining unlawfully a member of the Legislative Assembly in his custody, when he knew well that it was a technical mistake in the warrant? It is the spirit of law which should be prevalent and not the mere technicalitles which should have prevented Sir. Therefore, it was the intention of the executing authority which should be judged and the executing authority has certainly violated the rules and gone against the rules and against the injunctions issued to them. Sir, let the Hon'ble Minister for Jail speak before the Leader of the House takes up the floor, whether the bure. aucracy or the Superintendent of Jail had the very charter to go against the spirit of the injunctions issued to them by the High Court in order to keep certain people under detention.

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ یہ نہایت ہی واضح پوائنٹ ہے اور اس پر بالکل بیکار بحث ہو رہی ہے ۔ یہ سارا معاملہ عدالت کے روبرو ہوا اگر سپرنٹنڈنٹ نے قانون کی رو سے انحراف کیا ہوتا تو عدالت اس بارے میں مجاز تھی کہ سپرنٹنڈنٹ کو مناسب سزا دی جاتی ۔ عدالت نے خود محسوس کیا کہ کاغذات میں غلطی تھی اور اس غلطی کو درست کرنے کے بعد یہ کارروائی عمل میں آ گئی ۔ جب عدالت مطمئن ہے تو میرے عزیز دوست کو بھی اطمینان کا اظہار کرنا چاہیے ۔

Mr Taj Muhammad Khanzada : Sir, due to a technical error he is detaining a member of the Central Assembly.

Mr. Speaker : He can't go beyond the rules.

مرزا طاہر بیگ - جناب والا - اگر مجھے اجازت دیں تو اس سلسلے میں میں بھی تھوڑی سی وضاحت کردوں - مجھے افسوس ہے کہ خانزادہ صاحب آج تک کبھی جیل میں نہیں رہے اس لئے انہیں قانون سے واقفیت نہیں ہے -

مسٹر تاج محمد خانزادہ - میں پانچ سال تک جیل میں رہا ہوں -

مرزا طاہر بیگ - پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینشن - جناب والا - ان کو یہ پتہ نہیں کہ روبکار میں اگر نقطے کی بھی غلطی ہو

The Superintendent of Jail is bound to refer the matter to the relevant Court.

اس میں اعتراض کرنے کی کوئی بات نہیں -

Mr Speaker : I am well aware of that fact.

سردار امجد حمید خان دستی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - فاضل ممبر نے فرمایا ہے کہ خانزادہ صاحب جیل میں نہیں گئے - اگر آپ کی بھی رائے ہے تو انشا اللہ سب باری باری جائیں گے -

مسٹر سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

میاں خان محمد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۶۷ کی طرف آپکی توجہ دلانا چاہتا ہوں جس میں تحریک کار کے متعلق طریقہ کار دیا ہے -

(۱) اگر سپیکر کی رائے یہ ہو کہ وہ معاملہ جیسے زیر بحث لانے کی تجویز پیش کی گئی ہے باضابطہ ہے تو وہ بیان پڑھ کر اسمبلی کو سنائے گا اور دریافت کرے گا کہ آیا رکن کو تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت ہے - اور اگر اعتراض اٹھایا جائے تو سپیکر ایسے ارکان سے جو اجازت دیئے جانے کے حق میں ہوں اپنی اپنی نشستوں میں کھڑے ہونے کی درخواست کرے گا - اور

(۲) اگر اپنی نشستوں میں کھڑے ہونے والے ارکان کی تعداد
تیس سے کم ہو تو سپیکر اس رکن کو مطلع کر دے گا
کہ اسے اجازت نہیں دی گئی -

جناب والا - اس میں ایک واضح طریقہ دیا گیا ہے - اس میں اس قسم کی بحث و مباحثہ کی قطعاً پروویژن نہیں دی گئی -

مسٹر سپیکر - اگر وہ مطمئن نہ ہوں whether it is admissible or not اور وہ اپنا اطمینان کرنا چاہتا ہے تو پھر کیا پروسیجر ہوگا یہ ایک پروسیجر کی بات ہے -

میاں خان محمد - جناب والا - سب سے بڑی چیز آپ کی رائے ہے - اگر تحریک التوا admissible ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ "وہ بیان پڑھ کر اسمبلی کو سنائے گا اور دریافت کرے گا" اگر اس پر کسی کو اعتراض ہے تو وہ صرف اور صرف یہ طریقہ ہے کہ آپ یہ کہیں کہ جو اجازت دیئے جانے کے حق میں ہیں وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں - اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں ہے -

Mr. Speaker : That is not the correct interpretation.

میاں خان محمد - جناب والا - میں اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر واضح رولنگ چاہتا ہوں -

Mr. Speaker : You have interpreted it and I don't agree with that interpretation.

سید تابش الوری - جناب والا - ہاؤس کے سامنے اس واقعہ کے سلسلے میں جو authentic رپورٹ ہے ... ...

Mr. Speaker : I don't consider a report appearing in the newspaper necessarily to be authentic.

سید تابش الوری - جناب والا - یہ غلط سٹیٹمنٹ دی تھی اس سلسلے میں جو ریکارڈ میں لایا ہوں اس کو پڑھنا چاہتا ہوں -

Pakistan Times, dated 23.2.73, page 7-

"Mr. M, Anwar, counsel for the petitioner, then submitted a habeas corpus petition to the Chief Justice of the High Court praying for the release of Ch. Zahur Ilahi from illegal detention.

The Superintendent of Jail was ordered by the Chief Justice to appear before him on Thursday."

صوفی نذر محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس معاملے کا فیصلہ عدالت میں ہو چکا ہے ۔

Mr. Speaker : Let me hear the Member. I have to satisfy myself.

Syed Tabish Alwari : "He accordingly appeared before the Court at about 12-00 noon. The Chief Justice ordered him to release the petitioner immediately.

Ch. Zahur Ilahi was eventually release from the camp Jail at about 3 p.m. under the court order....."

میں جناب والا اس سلسلے میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اس میں موجود ہے کہ اس کی تصحیح کے بعد اس کو رہا نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کہاں لکھا ہے ۔

Syed Tabish Alwari : He has been released under Habeas Corpus.

مسٹر سپیکر - یہ کہیں نہیں لکھا ہوا ہے -

سید قابش الوری - جناب والا - چیف جسٹس نے ریکارڈ اسی لئے طلب کیا تھا کہ انہوں نے دیدہ دانستہ طور پر رہا نہیں کیا اور ہائی کورٹ کو رہائی کے آرڈر کرنے پڑے -

Mr. Speaker : In view of the statements made by the Minister for Finance and the Minister for Jails that this matter was taken up even before the High Court and that his being kept in jail, after the receipt of first warrant of release was in accordance with the rules, the motion is ruled out of order.

Motion No. 358 by Haji Saifullah Khan is also ruled out of order.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میری دو تحاریک التوائے کار ہیں - یہ دیکھ لیں کون سی ہے -

مسٹر سپیکر - میں اس کو پڑھے دیتا ہوں - یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ قومی اسمبلی کے رکن اور پاکستان مسلم لیگ کے رہنما چوہدری ظہور الٰہی کی کیمپ جیل سے رہائی میں دانستہ رکاوٹ ڈالنے کی کارروائی سے پیدا شدہ صورت حال سے متعلق ہے .....

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - ٹھیک ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - میری بھی تحریک التوا بقایا ہے -

مسٹر سپیکر - وہ کس کے متعلق ہے ؟

میاں خورشید انور - وہ گولہ بارود کے متعلق ہے -

مسٹر سپیکر - ابھی تو تیس باقی ہیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - میری ایک تحریک استحقاق تھی -

مسٹر سپیکر - وہ کون سی ہے ؟

میاں خورشید انور - ایڈوکیٹ جنرل سے کچھ پوچھنا تھا - پروٹوکول موشن بھی ملتوی کر دی - تحریک التوا بھی ملتوی کر دی اس کا نمبر تو آ جائے تاکہ کام چلایا جا سکے -

مسٹر سپیکر - ابھی بہت ہیں - آپ کی آخر میں ہے -

چوہدری ایمان اللہ لک - جناب والا - آپ نے ضمنی سوالات بھی نہیں کرنے دیئے اور تحریک التوا بھی ملتوی کر دی ہے -

مسٹر سپیکر - اب پونے گیارہ بج چکے ہیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - ۱۱ بجے تک تحاریک التوا لی جائیں -

مسٹر سپیکر - آج تو ڈیڑھ گھنٹہ تک چلی ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - بعض اتنی پرانی تحاریک التوا ہیں کہ ان کی اہمیت ہی ختم ہوتی جا رہی ہے -

مسٹر سپیکر - چھ گھنٹے تک تحاریک التوا دن میں نہیں ہو سکتیں - جو commitment کی گئی ہے اس commitment کو abuse نہیں ہونا چاہیے - اس سلسلے میں کچھ commitment تھی اور اسی commitment کے تحت یہ سسٹم چلا ہے کہ گھنٹہ پون گھنٹہ باقاعدگی سے تحریک ہائے التوا کار کو لے لیں - اس commitment کو تم قائم نہیں رکھ سکیں گے اگر چیمبر میں ان تحریک ہائے کو deal کروں -

سید تابش الوری - جناب والا - آپ نے کل وزیر جیل خانہ جات کو ہدایت فرمائی تھی کہ جیل کے متعلق جو حالات ہیں وہ ہاؤس میں بیان کریں گے -

مسٹر سپیکر - وزیر جیل خانہ جات کب تک بیان دیں گے -

سید تابش الوری - آپ نے کل فرمایا تھا کہ آج بیان دیں - تحریک التوا پر آپ نے یہ حکم دیا تھا -

مسٹر سپیکر - آپ تیار ہیں - کتنا وقت آپ لیں گے -

وزیر جیل خانہ جات - جناب والا - ۱۰ منٹ لگ جائیں گے -

سید تابش الوری - گورنر صاحب نے بڑا سخت بیان دیا تھا -

مسٹر سپیکر - میں ان کو منع نہیں کر رہا ہوں - میں نے ان سے صرف وقت پوچھا ہے کہ آپ کتنا وقت لیں گے - میں ڈاکٹر صاحب کے پاس check up کیلئے جانا چاہتا ہوں -

Now we take up the enquiry report, which is to be presented by the Minister for Jails.

سید تابش الوری - جناب والا - اسی لئے میں نے زور نہیں دیا تھا کہ انہوں نے اس سلسلہ میں بیان دینا ہے -

(اس مرحلہ پر چوہدری جمیل حسن خان منج ممبر پینل آف چیئرمین کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

کیمپ جیل لاہور میں قیدیوں کے دو گروہوں کے درمیان تصادم سے متعلق تحقیقاتی رپورٹ

(بحوالہ مباحثات مورخہ ۶-۲-۷۳)

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) - جناب سپیکر - مورخہ ۴ فروری ۱۹۷۳ء کو آٹھ بجے صبح ایک حوالاتی قیدی محمد منیر ولد عبدالستار جو کہ مجرم زیر دفعہ ۹ / ۱۵۶-۸ لینڈ کسٹمز ایکٹ کیمپ جیل لاہور میں نظر بند تھا اس نے دیسی ساخت کے ایک پستول سے مسلح ہو

کر ایک قیدی بنام محمد حسین ولد جمال جو کہ جیل ھذا میں سات سال کی قید کاٹ رہا تھا پر گولی چلا کر اسے شدید زخمی کر دیا ۔ زخمی کو فوری طور پر میوہسپتال پہنچایا گیا لیکن وہ زخموں کی تاب نہ لا کر فوت ہو گیا اس واقعہ کے فوراً بعد جیل میں ایک ہنگامہ برپا ہوگیا جس نے ایک بلوہ کی صورت اختیار کر لی ۔ حوالاتی قیدیوں نے جیل کے صدر دروازے پر ہلہ بول دیا اور اسے توڑنے کی کوشش کی تا کہ فرار ہو سکیں ۔ افسران جیل نے اپنی ہر ممکن کوشش کر دیکھی کہ حوالاتیوں اور قیدیوں کو پر امن رکھیں مگر بے سود ۔ اس کے برعکس یہ ہوا کہ قیدیوں نے جیل کے مرکزی واچ ٹاور پر قبضہ کر لیا اور دو منزلہ بارکوں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور چھتوں کی منڈیروں کو توڑ کر اینٹیں نکال لیں اور محفوظ مقامات سے جیل کے عملہ پر خشت باری شروع کر دی ۔ یہ دیکھ کر کہ حوالاتی اور قیدی فرار ہونے کا پختہ ارادہ رکھتے ہیں نیز وہ جیل کی املاک کو نقصان پہنچانے پر تلے ہوئے ہیں اور عملہ جیل کی جانوں کے لئے خطرہ کا باعث تھے ۔ افسران جیل نے پہلے ہلوائیوں کو خوفزدہ کرنے کے لیے ہوائی فائر کرنے کا حکم دیا اور پھر جب یہ کوشش بے اثر ثابت ہوئی تو افسران جیل نے فسادی قیدیوں پر گولی چلانے کا حکم دیا ۔

اسی اثنا میں پولیس بھی جائے واردات پر پہنچ گئی ۔ اس وقت تک حوالاتی قیدی جیل کے ایک گودام کو آگ لگا چکے تھے ۔ اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے فائر بریگیڈ کو طلب کرنا پڑا جس نے آگ پر قابو پا لیا ۔ پولیس نے صورت حال پر قابو پانے کے لئے آنسو گیس کا استعمال کیا ۔

صورت حال کو قابو میں لانے کے سلسلہ میں کی گئی کوششوں کے دوران نیز فائرنگ کے نتیجہ میں ایک قیدی ہلاک اور آٹھ زخمی ہو گئے ۔ زخمیوں کو میوہسپتال لاہور میں داخل کر دیا گیا جن میں سے ایک آدمی ہسپتال میں چل بسا ۔ جیل کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ چودھری محمد اشرف کے بائیں بازو کی ہڈی تین جگہ سے ٹوٹ گئی ۔ عملہ جیل سے متعلق ۱۰ دیگر افراد اس میں ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل بھی تھا زخمی ہوئے ان میں سے چھ کو میوہسپتال میں داخل کرانا پڑا ۔

مندرجہ بالا واقعہ کے فوراً بعد مندرجہ ذیل افسران کیمپ جیل پہنچے ۔

۱۔ وزیر جیل خانہ جات پنجاب ۔

۲۔ انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات ۔

۳۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات ۔

۴۔ کمشنر لاہور ڈویژن ۔

۵۔ ڈپٹی کمشنر لاہور ۔

۶۔ ڈی آئی جی پولیس لاہور رینج ۔

۷۔ ایس ایس پی لاہور ۔

۸۔ بریگیڈیر رضوی ۔ چیئرمین گورنر انسپکشن ٹیم ۔

۹۔ حاجی حبیب الرحمن ممبر گورنر انسپکشن ٹیم ۔

اس واقعہ کی جوڈیشل انکوائری کا حکم دیدیا گیا اور ڈپٹی کمشنر لاہور نے کاظم علی سی ایس پی ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) لاہور کو انکوائری آفیسر مقرر کیا ۔ علاوہ ازیں محترم گورنر پنجاب نے گورنر انسپکشن ٹیم کے چیئرمین اور اراکین کو بھی انکوائری میں شریک ہونے کا حکم دیا ۔

زیر نظر انکوائری کے سلسلے میں حسب ذیل امور کو پیش نظر رکھنا ضروری تھا ۔

(الف) ان حالات کا پتہ چلانا جو قیدی محمد حسین کے قتل کا باعث بنے ۔

(ب) محمد منیر حوالاتی قیدی جیل کے اندر اسلحہ لانے میں کس طرح کامیاب ہوا ۔

(ج) وہ کیا عوامل تھے جو حوالاتیوں اور قیدیوں کو بلوہ پر آمادہ کرنے کا باعث بنے اور انہوں نے جیل کی املاک کو نقصان پہنچایا ۔ اسے آگ لگائی اور جیل کے عملہ پر حملہ آور ہوئے ۔

(د) افسران جیل کی جانب سے اس سوال کا تشفی بخش جواب کہ فائرنگ ناگزیر تھی جس کے باعث ایک شخص ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے ۔

مذکورہ بالا الکوائری مکمل ہو گئی ہے ۔ مختصراً صورتحال یہ ہے کہ حملہ آور محمد منیر مقتول محمد حسین سے اپنے چچا کی آنکھیں نکالنے کا انتقام لینا چاہتا تھا ۔ ملزم محمد منیر نے تسلیم کیا ہے کہ اس نے خاندانی تنازعہ کے سبب محمد حسین پر گولی چلائی تھی ۔

جیل کی عمارت کے اندر کسی حوالاتی قیدی کے قبضہ میں دیسی ساخت کے پستول (carbine) نیز قابل استعمال کارتوسوں کا موجود ہونا بلا شبہ ایک سنگین معاملہ ہے ۔ ملزم محمد منیر کا بیان ہے کہ وہ اسمگلنگ کی واردات پر نکلا تھا تو پستول اس نے ایک ٹانگ سے باندھ رکھا تھا ۔ جب وہ جیل کی عمارت میں داخل ہوا تو اس کے جسم کے اوپر کے حصہ کی تو بھرپور تلاشی لی گئی مگر اس کے جسم کا نچلا حصہ تلاشی سے بچ گیا ۔ متعلقہ تھانہ کے ایس ایچ او کا بیان اس کے برعکس ہے ۔ چونکہ محمد منیر مذکور کو اسمگلنگ کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا لہذا اس کی پوری پوری تلاشی لی گئی تھی ۔ ان حالات میں اس معاملہ کی مزید چھان بین جاری ہے اور اس ضمن میں ذمہ دار افراد کی تلاش جاری ہے ۔

الکوائری رپورٹ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ زیر نظر بلوہ پہلے سے سوچی سمجھی کسی سازش یا منصوبہ کا نتیجہ نہ تھا ۔ ہوا یہ کہ محمد حسین کے قتل ۔ قیدیوں کے جذبات میں ہیجان پیدا کر دیا اور سر پھرے قیدیوں اور حوالاتیوں کو گڑ بڑ کی فضا پیدا کرنے اور فرار ہونے کی صورت نظر آ گئی ۔ اس موقعہ پر جیل کے نمبرداروں نے قیدیوں کو اشتعال دلایا ۔ الکوائری رپورٹ کی رو سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ فسادی قیدیوں پر کی گئی فائرنگ صورتحال کا قدرتی تقاضا اور ناگزیر تھی ۔ یہ حقیقت کہ پولیس کو بھی آنسو گیس کے ۳۷ گولے چلانے پڑے اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ صورتحال سچ مچ قابو سے باہر ہو گئی تھی ۔ الکوائری آفیسر نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ اگر سپرنٹنڈنٹ جیل گولی چلانے کا حکم نہ دیتا تو بلوائی بہت زیادہ نقصان پہنچانے کا باعث بنتے اور اس کے بعد عملہ جیل کو خوف زدہ کر کے فرار ہونے میں کامیاب ہو جاتے ۔

زیر نظر الکوائری رپورٹ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس درجہ ہولناک بلوہ متعدد وجوہ کے باعث ظہور پذیر ہوا ۔

اولاً جیل میں قیدیوں کا بہت زیادہ ہجوم (over crowding) یعنی منظور شدہ نفری سے تین گنا زیادہ قیدیوں کا جیل میں ہونا (۵۰۹ کی بجائے ۱۶۰۰ قیدی) ۔ دوسرے یہ کہ تین ماہ قبل اس جیل میں ایک قیدی کے قتل کے بعد ڈسپلن کے متعلق قواعد کو سختی سے نافذ کیا گیا اور ایک تو نئے وارڈلز مقرر کئے گئے اور دوسرے جیل نمبرداروں کی تبدیلیاں کی گئیں ۔ ان اقدامات سے قیدیوں کے ذہنوں میں آہستہ آہستہ اشتعال پیدا ہوتا رہا ۔ جیل کے نمبرداروں کو اب ایک اچھا موقع مل گیا کہ وہ جیل کے عملہ کو خوفزدہ کر سکیں ۔ چنانچہ وہ شورش پسند قیدیوں کے ساتھ سازش میں شریک ہو گئے تا کہ انہیں وہ فرار ہونے میں مدد دیں ۔ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ بارک ۲ اور بارک ۸ پر تعینات وارڈلز اور نمبردار اپنے فرائض کی سر انجام دہی میں غفلت کے مرتکب ہوئے تھے ۔ یاد رہے کہ ان دو بارکوں میں مقتول محمد حسین اور ملزم محمد منیر کو نظر بند کیا گیا تھا ۔ انہوں نے متعلقہ قواعد پر ٹھیک سے عمل نہ کیا اور محمد منیر کو بارک نمبر ۸ سے باہر آنے دیا ۔

قصور وار افراد کو قرار واقعی سزا دینے کے لئے مناسب اقدام کئے جا رہے ہیں نیز ان بنیادی اسباب کے تدارک کی جانب بھی توجہ کی جا رہی ہے جو اس واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کا باعث بنے ۔

جناب والا ۔ گورنر صاحب کے حکم کے مطابق انکوائری کر لی گئی ہے اور اس ضمن میں چار وارڈنوں کو معطل کر دیا گیا ہے ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ موصوف نے بڑی محنت سے رپورٹ مرتب فرمائی ہے لیکن اس میں دو تین باتیں ایسی ہیں جن کی میں وضاحت چاہتا ہوں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے)

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ جناب نے اعلان فرمایا تھا کہ نواب احمد بخش صاحب جو اس ہاؤس کے معزز رکن ہیں نے ایک چائے کی دعوت کا اہتمام فرمایا ہے ۔ ہم میں سے کئی حضرات نے کسی کام کے لئے جانا ہے اور جناب نے ۱۱ بجے کا ٹائم مقرر فرمایا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ساڑھے گیارہ بجے کا ٹائم مقرر کیا گیا تھا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ بہت اچھا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وزیر جیل خانہ جات نے ابھی ابھی ایک بیان دیا ہے جسے انہوں نے بڑی محنت سے مرتب کیا ہے ۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں عوامی معلومات کے لئے ایک دو نہایت اہم چیزیں ان سے پوچھ لوں

Mr. Speaker: He was to take the House into confidence.

اس پر بحث نہیں ہوگی اس روز یہی فیصلہ ہوا تھا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں بحث کی غرض سے نہیں پوچھ رہا انہوں نے جو بیان دیا ہے اسکی وضاحت چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر ایک پوائنٹ کی وضاحت آپ مانگیں گے ۔ دوسرے پوائنٹ کی وضاحت کوئی اور فاضل رکن مانگ لیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ لیکن جناب والا ۔ اس کا مقصد یہی تھا کہ اس ہاؤس میں اس صورت حال پر بحث کی جائے ۔

جناب والا ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے ابھی تحریک التوا پر زور اس لئے نہیں دیا تھا کہ آپ نے وزیر موصوف کو ہدایت کی تھی کہ وہ اس پر سٹیٹمنٹ جاری کریں اور ہمیں یہ اختیار حاصل ہے کہ جب انہوں نے ہمیں اعتماد میں لیا ہے تو ہم بھی یہاں کے بعض گوشہ پر اپنا ردعمل ظاہر کریں ۔

جناب والا ۔ میں ان سے صرف یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ انہوں نے ذکر کیا ہے کہ گورنر انسپکشن ٹیم کے ممبر نے بھی تحقیقات کی تھیں ۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ اس سلسلے میں انکی جو findings تھیں وہ کیا تھیں ۔ اس کے علاوہ جناب والا ۔ خود گورنر صاحب نے بھی بڑا اہم سوال کیا تھا کہ وہ آتشیں اسلحہ کہاں سے آیا ۔ اور وہ کس طرح قیدیوں نے استعمال کیا ۔ اس بیان میں جو وزیر مصوف نے دیا ہے اس کی کوئی وضاحت موجود نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا ہے کہ اس کی ایک وجہ تین گنا زیادہ قیدیوں

کا ہونا ہے اور جیل کا over-crowding ہونا بھی ہے ۔ تو یہ نہیں بتایا گیا کہ اس سلسلے میں جو ایک بنیادی عنصر کی حیثیت رکھتا ہے حکومت ایسے کیا اقدامات کر رہی ہے جن سے over-crowding کو ختم کیا جائے گا ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس واقعہ کے پس منظر میں کوئی سازش کار فرما نہیں تھی ۔ لیکن بعد میں خود ہی یہ فرمایا ہے کہ چونکہ نمبردار تبدیل کر دیئے گئے تھے ۔ اس لئے انہوں نے سازش کر کے ایک منصوبہ بنایا اور قیدیوں کو اس فساد پر آمادہ کیا ۔ یہ متضاد باتیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سازش اور سازش میں فرق ہوتا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ انہوں نے دو جگہ سازش کا لفظ استعمال کیا ہے ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن پٹڑی سے اتر رہے ہیں ۔ میں نے بالکل ایسی کوئی بات نہیں کہی کہ وہ جو نمبردار تھے انہوں نے ہنگامہ کروایا جو پہلا واقعہ وقوع پذیر ہوا ہے اس سلسلے میں نمبرداروں کا اشتمال میں آنا ۔ ان کے دوست کو transfer کر دینا یہ علیحدہ بات تھی ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں یہ دونوں علیحدہ علیحدہ باتیں تھیں دونوں واقعات کو اکٹھا کر دینا درست نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تو یہ چاہ رہا تھا کہ وہ وضاحت کر دیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایک معاملے میں سازش نہیں تھی اور دوسرے معاملے میں سازش تھی تو یہ بھی ہمیں پوچھنے کا حق ہے کہ پھر جو قصوروار نمبردار تھے یا دوسرا عملہ اس کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے ۔ پھر اسکی وضاحت اگر وہ فرما دیں گے تو نہ صرف یہ کہ اس ایوان میں اعتماد پیدا ہوگا بلکہ اس ایوان سے باہر بھی اس سلسلے میں جو شبہات ہیں وہ دور کرنے میں مدد ملے گی ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی اجازت سے ان کے جو شبہات ہیں دور کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب والا ۔ جیل میں جو کچھ ہو رہا ہے ۔ اس کے متعلق پرانے دور میں کبھی نے سوچا تک بھی نہیں تھا ۔ ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے (نعرہ ہائے تحسین) وہ آپ کے سامنے نہیں ہے ۔ وہ باتیں آپ کو دکھائی نہیں دے رہی ہیں کہ محکمہ جیل میں یہ عوامی حکومت کونسی کونسی انقلابی اصلاحات نافذ کر رہی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر آرڈر ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ جناب والا ۔ ہماری حکومت نے آنے سے پہلے اگر آپ ان کا تناسب نکالیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ہمارے دور میں چند گنے چنے دو ۔ چار پانچ واقعات وقوع پذیر ہوئے ہیں ۔ لیکن اس سے پہلے سینکڑوں واقعات ایسے ہوئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے دو باتیں آپ سے پوچھی ہیں ۔ میں نے اس بات کو آپ پر چھوڑ دیا ہے کہ انہوں نے جو دو ۔ تین باتیں پوچھی ہیں اگر آپ ان کا جواب دینا مناسب سمجھتے ہیں تو دیجیئے ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ جناب والا ۔ میں ان کی ہر بات کا جواب دے سکتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ جواب دے سکتے ہیں یہ مجھے بھی معلوم ہے ۔

وزیر جیل خانہ جات ۔ اور میں جواب دونگا ۔

جناب والا ۔ جہاں تک اسلحہ کا تعلق ہے کہ یہ کس طرح سے اندر آیا ۔ .....

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ وزیر جیل خانہ جات اعداد و شمار دینا چاہتے ہیں اور اس کی مکمل وضاحت وہ اس معزز ایوان کے سامنے فرما رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں اس بات کا حق دیا جائے اور فاضل اراکین تسلی سے ان کی بات سنیں ۔

مسٹر سپیکر - آپ ایوان میں موجود نہیں تھے - بات یہ تھی کہ ان کا سٹیٹمنٹ ہو گیا تھا اور سید ثابش الوری نے اس سٹیٹمنٹ میں مزید تفصیلات کے لئے مطالبہ کیا - میں نے ان کو اس بات کی اجازت نہیں دی - لیکن میں نے یہ کہا ہے کہ اگر وزیر موصوف مناسب سمجھتے ہیں اور انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے تو وضاحت کر دیں -

وزیر قانون - جناب والا - وہ وضاحت فرمانا چاہ رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - میں نے انہیں منع نہیں کیا ہے -

سردار صغیر احمد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میری گزارش یہ ہے کہ جناب وزیر جیل خانہ جات نے مفصل بیان دے دیا ہے اور ہاؤس کو confidence میں لے لیا ہے - اب اس پر مزید بحث جاری نہیں رہنی چاہیے -

سید ثابش الوری - جناب والا - اتنی دیر میں اگر ان کو موقعہ دے دیا جاتا تو وہ دو - تین باتوں کا جواب دے دیتے - اور یہ خود اس ہاؤس کے interest میں ہوتا - وہ یہ بتانے کے لئے تیار تھے کہ اسلحہ کیسے آیا -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - وزیر جیل خانہ جات نے بیان دے دیا ہے اس کو زیر بحث لانے کے لئے موشن پیش نہیں کی گئی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر Cross-Examination غیر قانونی ہے - اس کو زیر بحث لانے کے لئے جیسا کہ طریقہ کار ہے تحریک پیش کرنے کے بعد معزز ممبران کو اس پر تنقید کی دعوت دی جا سکتی ہے - یہ جزوی طور پر Cross Examination ہو سکتا ہے میرے خیال کے مطابق یہ نہیں ہو سکتا اور اس بیان کو as such تسلیم کرایا جائے -

مسٹر سپیکر - تسلیم کرنے کی بات نہیں ہے - وزیر جیل خانہ جات نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ایوان کو اعتماد میں لیں گے - انہوں نے ایسا کر دیا ہے - وہ سٹیج ختم ہو گئی - اب چوہدری امان اللہ لک کی طرف سے ایک پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا گیا ہے جس سے میں prima facia متفق ہوں - اگر وزیر موصوف کے بیان پر بحث ہوتی ہے تو قاعدہ کے مطابق تحریک

آنی چاہیئے ۔ وہ admit ہونی چاہیئے اور اس کے بعد بحث کیلئے دن مقرر ہونا چاہیئے ۔ اس سلسلہ میں میں وزیر قانون اور وزیر جیل خانہ جات کو سننا چاہتا ہوں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ وزیر جیل خانہ جات نے جو بیان دیا ہے اس پر سب مطمئن ہوگئے ہیں اور اس پر مزید بحث نہیں ہونی چاہیئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ بیان ایک تحریک التوا کار کے سلسلے میں دیا جا رہا ہے اس پر بحث نہیں ہو سکتی ۔ اور ان کی exclusive discretion ہے اگر کوئی ان سے وضاحت پوچھی جاتی ہے اور وہ مناسب سمجھتے ہیں کہ اس کی وضاحت ضروری ہے تو وضاحت کر دیں ۔ یہ ان کی مرضی پر منحصر ہے ۔

وزیر قانون ۔ اس معزز ایوان کو وزیر جیل خانہ جات نے مکمل طور پر اعتماد میں لیا ہے اور ان کے اس مفصل بیان کے بعد مزید بحث کی ضرورت نہیں ہے ۔ اگر کوئی ایسی تحریک ہو تو وہ باضابطہ طور پر آنی چاہیئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر تحریک نہیں آ سکتی ۔

It has arisen out of an adjournment motion.

انہوں نے کہا تھا کہ وہ بیان دیں گے اور انہوں نے بیان دے دیا ہے ۔ یہ کوئی تحریک نہیں ہے کہ اسے منظور کیا جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اب مزید بحث کی ضرورت نہیں ہے ۔ آپ اس سے اگلی آئیٹم لیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ جب آپ متعلقہ وزیر کو کہتے ہیں کہ آپ اس کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں اور وہ کرنا چاہیں تو اس ہاؤس کی رائے نہیں لی جاتی بلکہ ان کو موقع دیا جاتا ہے ۔ میں اس سلسلے میں جناب والا یہ گذارش کر دوں کہ وہ اس پوائنٹ کی وضاحت کے لئے کھڑے ہوئے لیکن ایوان میں شور ہونیکی وجہ سے آپ نے ان کو روک دیا آپ مہربانی فرما کر انہیں اجازت دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا پوزیشن ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی اجازت سے اپنے فاضل رکن کو مطمئن کرنے کی کوشش کروں گا ۔ جناب والا ۔ یہ سیدھی سی بات ہے کہ کیمپ جیل میں موجودہ گنجائش کے مطابق قیدیوں کی over-crowding تھی ۔ وہاں پانچ سو کی بجائے سولہ سو یا اٹھارہ سو قیدی ہیں ۔ جناب والا ۔ تین چار سو قیدی پریس میں کام کرنے کے سلسلے میں جاتے ہیں کچہریوں میں بھی انکا آنا جانا ہوتا ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جیلوں میں پستول کا جانا کوئی ایسی بات نہیں ہے یہ اچھی بات نہیں ہے لیکن اسوقت جب یہ پستول اندر گیا جو بھی وارڈنز ڈیوٹی پر تھے ان تمام کو معطل کر دیا گیا ہے اور ان کے خلاف پوری کارروائی کی جا رہی ہے میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اس سلسلے میں پورا کنٹرول کرونگا اور انشاءاللہ اس میں ہماری پوری پوری کامیابی ہوگی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

دوسرے جناب والا ۔ ممبرداروں کے متعلق بات ہوئی ہے کہ ہم نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے اس سلسلے میں جو لوگ مجرم ثابت ہو رہے ہیں ہم ان کے خلاف سختی سے کارروائی کر رہے ہیں ۔ جہاں تک جیلوں کے نظام کا تعلق ہے وہ ہم انشاءاللہ تعالیٰ کچھ عرصے بعد اپنے دوستوں کو بتائینگے کہ ہم نے جیلوں میں کس طرح کنٹرول کیا ہے اور کس طرح انقلابی اصلاحات نافذ کر رہے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں یہ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ آج رات کا اجلاس کتنے بجے تک چلے گا ۔ وزیر قانون جو وزیر عوامیات بھی ہیں گیارہ بجے تشریف لاتے ہیں دن کو سوتے ہیں رات کو جاگتے ہیں اور لوگوں کو خراب کرتے ہیں ان کو حکم دیا جائے اور جناب حکم دے سکتے ہیں کہ وقت پر تشریف لایا کریں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ میاں صاحب سے کہا جائے کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ لوگوں کو خراب کرتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ بات یہ ہو رہی تھی کہ وہ لوگوں کو خراب کرتے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میاں خورشید انور صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے وہ حقائق پر مبنی نہیں ہے ۔ مجھے صبح نو بجے گورنر صاحب نے گورنمنٹ ہاؤس بلایا تھا اور ابھی گورنمنٹ ہاؤس سے آ رہا ہوں میں وہاں موجود تھا میری وزیر اعلیٰ کے ساتھ فون پر بات ہوئی ۔ میں نے انہیں یہ عرض کر دیا تھا کہ میرے متعلق تحریک التوائے کار یا تحریک استحقاق کا جواب آپ دے دیں ۔

جناب والا ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وزراء صاحبان اتنے گھنٹے ہوتے ہیں میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ صدر مملکت قائد عوام تمام گورنر صاحبان وزرا صاحبان اور تمام فاضل اراکین ۲۴ گھنٹوں میں سے ۲۰ گھنٹے کام کرتے ہیں ۔

جناب والا ۔ یہ ضروری ہے کہ اگر ہم کام کریں گے تو ہمارے ساتھ ان لوگوں کو بھی جو عوام سے mandate لے کر آتے ہیں کام کرنا ہوگا اور پھر نیند آپ کی بھی حرام ہوگی ۔

سید تابش الوری ۔ یہ ہر معاملے میں بھٹو صاحب کا نام لیتے ہیں اور ہر بات میں بھٹو صاحب کا حوالہ دیا جاتا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب بھٹو صاحب کام کرتے ہیں ۔ گورنر صاحب کام کرتے ہیں ۔ میں تو وزراء کا ذکر کر رہا تھا ۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب لاہور میں ہیں اور آج بھی ایوان میں نہیں آئے یہ ان کی مستقل عادت ہوگئی ہے ۔ بار بار احتجاج کیا گیا ہے کہ وہ ہاؤس کے لیڈر ہیں ۔ صوبے کے وزیر اعلیٰ ہیں اور چیف ایگزیکٹو ہیں ۔ وہ ایوان میں تشریف لایا کریں ۔

Mr. Speaker : He must be doing some very important job outside the House.

مسودہ قانون

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ (بحث جاری)

ضمن ۲

مسٹر سپیکر ۔ حاجی سیف اللہ خان کی ترمیم نمبر ۵ کہ مسودہ قانون کی ضمن ۴ کو حذف کر دیا جائے پیش ہو چکی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔ جناب والا ۔ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کلاز ۴ جو اس بل کا حصہ بنائی گئی ہے یہ قطعی طور پر کلاز ۳ سے contradictory کلاز ہے جسکو ہم پہلے منظور کر چکے ہیں اس کلاز کے تحت ہم صرف اور صرف گورنمنٹ کو یہ اختیارات دے چکے ہیں کہ وہ جس زمین کو ہاؤسنگ سکیم کیلئے مناسب سمجھے اور جس پراپرٹی کو مناسب سمجھے کہ یہ ہاؤسنگ سکیم کیلئے لینا بہت ضروری ہے اس کے لئے وہ یہ فیصلہ کر سکتی ہے ۔ اس کے تمام تر اختیارات گورنمنٹ کے پاس ہیں مگر کلاز ۴ میں ہم نے وہی اختیارات جو گورنمنٹ کو حاصل ہیں ڈپٹی کمشنر کو دے دئے ہیں بغیر کلاز ۳ کا حوالہ دینے کے اور اسمیں یہ تک ہم نے درج نہیں کیا :

> Subject to the approval of the Government for such scheme or such plan, the Deputy Commissioner shall be empowered to acquire that land.

جہاں تک کلاز ۴ کا تعلق ہے اس میں یہ لکھ دیا گیا ہے :

> Whenever it appears to the Deputy Commissionsr that land in any locality is needed or is likely to be needed for any housing scheme,

a notification to that effect shall be published in the official gazette.....

ایک تو یہ contradiction اس کلاز میں دے دی گئی ہے اور دوسرے میں یہ گذارش کرونگا کہ یہ کلاز سالم کی سالم آئین کی صریحاً خلاف ورزی کرتی ہے - عبوری آئین کے تحت قطعی طور پر اس قسم کی قانون سازی نہیں کی جائیگی اور عبوری آئین میں صاف طور پر واضح کر دیا گیا ہے :

Article 7 of the Interim of Constitution—

(1) Any law, or any custom or usuage having the force of law, in so far as it is inconsistent with the rights conferred by this Chapter, shall to the extent of such inconsistency, be void.

This is sub-article (1) of article 7 but sub-article (2) is more relevant—

(2) The State shall not make any law which takes away or abridges the rights so conferred, and any law made in contravention of this clause shall, to the extent of such contravention, be void.

اب یہاں پر ایک سوال پیدا ہوگا کہ ہمارے ملک میں عبوری آئین کے آرٹیکل ۱۳۹ کے تحت ایمرجنسی declere ہے اور اس کے تحت Basic Rights, Fundamental Rights اور اس قسم کی دوسری چیزیں معطل کی جا سکتی ہیں - اگر میں اس بل کی مزید وضاحت کرتا جاؤں تو عین مناسب ہوگا -

عبوری آئین کے آرٹیکل ۱۳۹ (۲) میں کہا گیا ہے کہ :

Nothing contained in Articles 12,13,14,15,16 and 20 shall, while a Proclamation of Emergency is in force, restrict the power of the State as defined in Article 6 to make any law or to take any executive action which it would, but for the provisions contained in the said Articles, be competent to make or to take, but any law so made shall, to the extent of the incompetency, cease to have effect, and shall be deemed to have been repealed, at the time when the Proclamation is revoked.

اس میں بھی جس چیز کو save کیا گیا ہے وہ آرٹیکل ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶ اور ۲۰ ہیں ۔ اس کے ساتھ میں جناب کی توجہ آرٹیکل ۲۱ کی طرف مبذول کراؤنگا جس میں یہ لکھا گیا ہے :

Article 21—Protection of property rights.

(1) No person shall be deprived of his property save in accordance with law.

(2) No property shall be compulsorily acquired or taken possession of save for a public purpose, and save by the authority of law which provides for compensation therefor and either fixes the amount of compensation or specifies the principles on and the manner in which compensation is to be determined and given.

Now, I would draw your attention to Article 22 in which equality of citizens has been defined. It says —

> All citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law.

ان آرٹیکل کا حوالہ دینے کے بعد اب میں یہ ثابت کرونگا کہ یہ کلاز ۳ جو اس بل کا حصہ بنائی گئی ہے یہ آرٹیکل ۲ کے تحت ان تینوں کلاززز کی contravention ہے ۔ ہمیں اس قسم کی قانون سازی کا جیسی کلاز ۳ میں رکھی گئی ہے قطعاً اختیار نہیں ہے اور آرٹیکل ۲۱ کے تحت Protection of Property Rights کا جہاں تک تعلق ہے اس کا خیال نہیں رکھا گیا ۔ یہ کلاز صریحاً واضح کرتی ہے کہ کلکٹر کو یہ اختیار دیا گیا ہے اور اس کو اس چیز کا مجاز قرار دیا گیا ہے کہ وہ کسی شخص کی پراپرٹی کے اندر داخل ہو سکتا ہے ۔ اس کا سروے کرے اس کی بنیاد کو نقصان پہنچائے ۔ درختوں کو کاٹے یا اس کے علاوہ باغات اور نکالات میں رد و بدل کرے اور وہ protection جو آئین کے تحت حاصل ہے اس کی قطعی طور پر اس کلاز میں خلاف ورزی کی گئی ہے ۔

جناب سپیکر : خانجی صاحب ۔ آپ جو argument develop کر رہے ہیں ۔ آپ اس کو دیکھیں

whether the arguments continue to be relevant or not.

The first part of Article 21 says —

> No person shall be deprived of his property save in accordance with law.

And the second part says —

> No property shall be compulsorily acquired or taken possession of save for a public purpose, and save by the authority of law which provides for compensation therefor and either fixes the amount of compensation or specifies the principles on and the manner in which compensation is to be determined and given.

Once it is enacted then it will be anything done in accordance with law.

(۲) ۲۱ further provided کہ یا اس میں کوئی amount مقرر کی جائے یا اصول متعین کیا جائے کہ compensation کس طرح مقرر کی جائے گی اور ہوگی -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - یہی چیز میں عرض کر رہا ہوں -

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : May I just clear this point. Sir, the argument is that the Central Government in the Interim Constitution have specified certain subjects on which the Provincial Legislature is competent to legislate. What Haji Muhammad Saifullah has mentioned is about land acquisition and equality before law and the safeguard of the property that it shall not be taken away.

Mr. Speaker : I have followed that.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I will explain, because there are two separate provisions in the Centeral List relating to the acquisition of property. The word used is 'property'. In the Provincial List the word used is "acquisition of land". There is a difference between land and property: Now, here it is a question of land acquisition and it is quite clear that the language.....

Mr Speaker : If land is not property, then there is no bar in the Constitution. This is not what has been said.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No Sir, I will explain.

Mr. Speaker : If there is no bar in this Constitution about the land, then these are not applicable and would become irrelevant.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No Sir, there is one bar.

Mr. Speaker : This is not what he is saying, if I correct the application.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں نے جو آرٹیکل quote کئے ہیں ان کو define نہیں کیا ۔

How it is presumed what I am going to say sir.

Mr. Speaker : I have not presumed.

I have asked further elucidating. What is the point that you want to make out.

Haji Muhammad Saifullah Khan : What is the point I want to make out, is a presumption. What is that Sir? If you say, Sir, that this is the point I want to make, it means you are presuming prior to my saying what I want to say.

Mr. Speaker : I do not know what is the point that you propose to make.

Haji Muhammad Saifullah Khan : I am at liberty to say and apply the rules.

Mr. Speaker : I am not restraining you from concluding your point. Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood's argument is that the land and property are two different subjects. If so, probably there is no bar.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, you allow me to speak. Even they are provided in the Interim Constitution .....

Mr. Speaker : We shall see when that stage comes.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Al-right Sir. I shall explain to you at that time and quote to you Supreme Court rulings.

Mr. Speaker : A law is being enacted and provisions of Article 21 are being complied with. I have generally gone through this Bill. At one place some principles, and at the other place some amounts have been fixed, and the provisions of Article21 (2) on the face of it, appear to have been complied with.

Article 22 says.—

> 22 (1) All citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, do not give a ruling.

مسٹر سپیکر - I am not giving a ruling. میں تو ان سے دریافت کر رہا ہوں as a matter of query.- understand what he is saying. It seems that they are all independent clauses. But then they have to be read together. So article 21 quallfied the article 22 of the constitution.

جیسے پہلے اعلان کیا جا چکا ہے ، نواب احمد بخش صاحب تھیم آج الٹرول میں چائے دے رہے ہیں تمام وزرا ، اراکین اسمبلی ، پریس اور جن کو ان کے علاوہ مدعو کیا گیا ہے ان سے التماس ہے کہ وہ چائے کے لیے تشریف لے آئیں -

Well, now there will be a break for 35 minutes.

We shall re-assemble at 12.10 p.m.

(The house then adjourned for 30 minutes at 11.35 a.m.)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker : Now we resume discussion on clause 4 of the Punjab Acquisition of Land (Housing) Bill, 1973.

وقفہ سے پہلے میں آپ کو point out کر رہا تھا کہ آرٹیکل ۲۱ میں proviso ہے جو ہاؤسنگ کو deal کرتا ہے ۔ آپ اس کو دیکھ لیں تاکہ جب آپ بحث کریں تو وہ آپ کے سامنے ہو ۔

وزیر اوقاف و اطلاعات ۔ جناب والا ۔ آپ آئین کے آرٹیکل ۲۱ (۳) (ڈی) (ii) کو دیکھیں ۔ لکھا ہوا ہے کہ ۔

(d) (ii) providing housing facilities to all or any specified class of citizens.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آرٹیکل ۲۱ (۳) ڈی (ii) بالکل مختلف ہے ۔ وہ housing facliities کو deal کرتا ہے ۔ اس کا اطلاق اس پر نہیں ہوگا ۔ جو enemy property ہوگی یا کوئی evecue property ہوگی ۔ جو owned property ہے اس میں کہاں protect کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ عبوری آئین کے آرٹیکل ۲۱ (۳) (ڈی) (ii) کو پڑھیں ۔

any law for the acquisition of any property or means of production for the purpose of—

(ii) providing housing facilities to all or any specified class of citizens.

This is what I wanted to point out.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔ میں نے دیکھ لیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس لئے کہا ہے تاکہ آپ کی یہ بحث complete ہو جائے ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, the property has been defined in it.

Mr. Speaker : Article 21, subarticle (5) of the Interim Constitution :

> Property means immovable property, or any commercial or industrial undertaking or any interest in any such undertaking.

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں جناب کی توجہ ایک اہم Interpretation of law کی طرف مبذول کراؤنگا Procedure of Legislature میں کوئی بھی بل اگر زیر غور ہو تو اس میں اس کی تین stages رکھی گئی ہیں - سب سے پہلے principles of the Bill would be discussed. that is called first reading: that is called second reading اس کی clause by clause اس کے بعد reading.

اس کے بعد Bill as whole پر بحث ہوگی - یہ ایک موشن کے تحت آتی ہے کہ بل منظور کیا جائے یہ تھرڈ ریڈنگ ہے - قانون اور ضابطے کے تحت کوئی بھی بل ان تین readings کے بغیر نہ پیش ہوسکتا ہے اور نہ پاس ہو سکتا ہے - جناب والا - کیا interpretation of law یہی ہے کہ ہر بل کے لئے تین readings ضروری ہیں - میں اس کے لئے جناب کی رولنگ چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر - ٹھیک ہے - ضروری ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - اگر ضروری ہیں تو میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آپ کی اس رولنگ کے مطابق ہر بل کے لئے تین ریڈنگ must ہیں - میں یہ بات جناب کے نوٹس میں لا رہا ہوں کہ موجودہ بل جو زیر غور ہے اس کی ایک اہم ترین ریڈنگ جس کو ہم first reading کے نام سے کہتے ہیں وہ نہیں ہوئی -

مسٹر سپیکر - وہ ہو چکی ہے

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ بلیو according to the procedure of Legislature نہیں ہو رہا۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ reading ہو چکی ہے ۔ Now we are on the second reading.

Haji Munammad Saifullah Khan: Another point of Order, Sir.....

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے آپ سے ایک پوائنٹ آف آرڈر پر رولنگ چاہی جو آپ نے دے دی اور ان کی تسلی ہو گئی ۔ پھر انہوں نے دوسرے پوائنٹ آف آرڈر پر رولنگ چاہی ۔ وہ بھی آپ نے دے دی ۔ پھر تسلی ہو گئی ۔ اب پھر رولنگ پر تسلی نہیں ہوتی ہے تو پھر خدا ہی ان کی تسلی کر سکتا ہے ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ اس کلاز پر ۱۲ ترامیم ہیں ۔ اگر ایک امنڈمنٹ پر اتنا وقت حزب اختلاف کے اراکین لیں گے تو اسطرح قانون سازی کے کام کو جان بوجھ کر delay کر رہے ہیں جو کسی صورت میں بھی نہیں ہونی چاہیے ۔ پھر یہ مجھے کہیں گے کہ میں "وزیر عوامیات" ہوں ۔ میں پھر یہ کہتا ہوں کہ عوام کے وسیع تر مفاد میں یہ قانون پاس کیا جانا بڑا لازمی ہے ۔ اس لئے میں حزب اختلاف کے فاضل اراکین کی خدمت میں آپ کی وساطت سے اپیل کرونگا کہ جان بوجھ کر رولز کی خلاف ورزی نہ کریں اور تعطل پیدا کرنے کی کوشش نہ کی جائے ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ہم قطعاً رولز کی خلاف ورزی نہیں کر رہے ہیں ۔ وزیر عوامیات نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ قانون جلد بننا چاہیئے لیکن یہ خود وزیر لاقانونیت نہ بنیں کہ خود ہی قانون کی خلاف ورزی کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ رول (۱) ۷۸ کی طرف مبذول کراؤنگا ۔

On the day on which any of the motions referred to in rule 76

is made, or on any subsequent day to which discussion thereof is postponed, the principles of the Bill and its general provisions may be discussed, but the details of the Bill and its general provisions may be discussed, but the details of the Bill shall not be discussed further than is necessary to explain its principles.

The time when the motion under rule 76 was put that was not yesterday but that was many days before that At this stage no amendment can be moved. But if the member-in-charge moves that the Bill be taken into consideration, any member may move an amendment that the Bill be referred to a Select Committee or be circuloted for the purpose of eliciting opinion thereon by a date to be specified in the motion, or if the member-in-charge moves that the Bill be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by a date specified in the motion.

جناب والا ۔ یہ ایک procedure ہے اور ایک چیز اس میں واضح کی گئی ہے ۔

Mr. Speaker : I do not want a speeeh on that.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تقریر نہیں کر رہا ۔ میں اس کی clearance چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہ کہہ رہے کہ principles of policy کو ڈسکس کرنے کا موقع نہیں ملا ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : I am wanting a ruling permanently for the safeguard of the rights of this House and the Legislature.

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کی بات ختم ہوگئی ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نہیں ۔ جناب میں نے اس کی وضاحت کرنی ہے اس میں یہ موشن آئی ہے ۔ کہ اس کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے یا اس کو مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جائے ۔ اس کے علاوہ اور کوئی موشن نہیں آ سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آگے چلیے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جب آپ ایک question put کرتے ہیں کہ اس کو رائے عامہ معلوم کرنے لئے یا سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے ۔

That is treated as a question to be put and has been put.

اس کے بعد اگر کوئی شخص اس موشن پر debate ختم کرانا چاہے تو وہ اس question کے متعلق جو پہلے آ چکا ہے اس موشن کے تابع move کر سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا پوائنٹ بالکل make out نہیں ہوتا صرف ترمیم کے متعلق پابندی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ بالکل ٹھیک ہے ۔

Mr. Speaker : At this stage amendment to the Bill may not be moved. And this was not what was moved by the Law Minister.

Haji Muhammad Saifullah Khan : No Sir, that was another. I am not questioning this. That was not a motion and that is a proper right which can be availed and any member can demand that the question may now be put, Sir.

اس کی میں وضاحت چاہتا ہوں میں particular واقعہ کو چھوڑ کر جنرل بات کر رہا ہوں میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ فلاں بل پر یہ ہوا ہے ۔ میرا مقصد یہ ہے کہ جو موشن جناب ہاؤس میں put کر چکے ہوں اور اس پر بحث کی اجازت دے دی ہو تو اصل سوال جو ۷۸ کے تابع نیا move کیا جاتا ہے وہ particular motion کے لئے ہوتا ہے ۔

It is under discussion in the House.

Mr. Speaker : Not under discussion, but which has been proposed.

حاجی محمد سیف اللہ خان - ہاں جناب میں وہی کہہ رہا ہوں -

مسٹر سپیکر - یہ تجویز ہو چکا تھا کہ اس کو فی الفور زیر غور لایا جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - یہ مسئلہ التوا میں ہو گیا ہے وہ تو اس کی next stage آنی ہوتی ہے -

Mr. Speaker : There are many precedents.

It has to be the in relation to a question, which is for the time being under consideration. It should not be point of order regarding a hypothetical proposition or an abstract question of law.

Haji Muhammad Saifullah Khan : It can be put for the interpretation of any law.

مسٹر سپیکر - یہ سوال hypothetical, presumptuous ہیں میں نے کل بھی کہا تھا کہ اگر کوئی فاضل رکن رول کو اچھی طرح پڑھ کر آتا ہے اور شروع سے لے کر آخر تک رولز پر پوائنٹ آف آرڈر اٹھاتا ہے مجھے تو تمام پوائنٹ آف آرڈر سننے ہوں گے یہ ضابطے کی منشا نہیں ہے -

رانا پھول محمد خان - اس میں کوئی حد نہیں ہے ؟

مسٹر سپیکر - اس میں حد ہے

There are numerous precedents.

جو موضوع زیر بحث ہو اس کے متعلق پوائنٹ آف آرڈر ہو سکتا ہے -

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, Rule 180 says--

180 (1) "A point of order shall relate to the interpretation

"....."

Mr. Speaker : This is not an enabling but a restrictive provision.

حاجی محمد سیف اللہ خان - ان میں یہ نہیں بتایا گیا ۔

Mr. Speaker : That is not an enabling provision.

اس پر روایات ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ رولز میں ایسی چیز نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب رولز میں کوئی چیز نہیں ہوتی تو روایات پر عمل کرنا پڑتا ہے کہ کب پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا جا سکتا ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Precedent is called when there is nothing in the rules But when the rules are clear that any interpretation of law.....

وزیر قانون ۔ میں آپ کی توجہ رول ۱۸۰ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ اس معزز ایوان میں فاضل رکن ایک کے بعد دوسرا پھر تیسرا چوتھا پانچواں پوائنٹ آف آرڈر اٹھا رہے ہیں اس رول کی protection لے کر انہوں نے ایوان کے وقت کو پوائنٹ آف آرڈر تک محدود کر رکھا ہے یہ قاعدہ ۱۸۰ (۷) (سی) بڑا واضح ہے

180 (7) A member shall not raise a point of order—

(c) when a question on any motion is being put to the Assembly ;

جناب والا ۔ جس پوائنٹ پر وہ بولنا چاہتے ہیں اس پر آپ نے کل سوال پیش کیا اس پر ووٹنگ ہوئی اب پھر اس کو دوبارہ زیر بحث لانا چاہ رہے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون قاعدہ ۱۸۰ کا حوالہ دے رہے ہیں ۔ بحث تو قانون حصول اراضی کی شق پر ہو رہی ہے اس کے متعلق حاجی صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر تھا اس پر ایک ہزار پوائنٹ آف آرڈر ہو سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر نہیں ہو سکتے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں گذارش کر رہا تھا کہ یہ کلاز آئین ۔ قواعد ، انصاف اور اخلاقیات کے منافی ہے جناب والا ۔ کوئی قانون کسی شخص کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ یہ فیصلہ کئے بغیر ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ متعلقہ کلاز پر تقریر کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں اسی کلاز کے متعلق کہہ رہا ہوں جو اس کے contents ہیں ان کو deal کر رہا ہوں کہ ان کے ساتھ کیا اختیارات دئے گئے ہیں جو قانون کے متقاضی انصاف پر مبنی ہیں یا نہیں ۔ انکا تعلق انصاف اور قانون سے ہیں یا نہیں ۔

سردار صغیر احمد ۔ کل جب اجلاس ملتوی ہوا تھا تو فاضل رکن نے اپنے پوائنٹ مکمل کر لئے تھے آج پھر اسی پر بحث کر رہے ہیں ۔ اس لئے میں closure move کرتا ہوں کیونکہ اس پر بحث ہو چکی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس قانون میں کلکٹر کو یہ اختیار ہے کہ وہ جب چاہے اور جس شخص کو چاہے یہ اختیار دے سکتا ہے کہ جس کے گھر میں داخل ہونا چاہے ہو جائے اس میں انہوں نے ایک vague سی پروویژن رکھی ہے کہ وہ occupier کو سات دن کا نوٹس دیں گے ۔ اس کے ساتھ یہ بھی رکھ دیا گیا ہے کہ اس کارروائی سے 'اس کے بلا اطلاع داخل ہونے سے' سروے کرنے سے اس کی جائداد کو اگر کوئی نقصان واقع ہو یا یہ جائیداد نہ لینی ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ جائیداد کا لینا کار آمد نہیں ہے تو پھر جتنا بھی اس کا نقصان ہوا ہے وہ گورنمنٹ دے گی ۔ اس کا آپ اندازہ لگائیے کہ ایک طرف تو جائداد لینے کا حکم دے دیا ہے اور دوسری طرف یہ رکھ دیا ہے کہ بعد میں اگر ثابت ہو کہ اس کا اپنا فائدہ مند نہیں ہے تو جتنا بھی نقصان پہنچے گا اسے ادا کیا جائے گا ۔ سب سے بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ اس میں لفظ occupier لکھ دیا گیا ہے کہ occupier کو سات دن کا نوٹس دینا ہوگا اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ occupier کی سارے قانون میں کوئی تشریح نہیں کی گئی کہ occupier سے مراد کیا ہے ۔ ایک آدمی

جس نے کرایہ پر مکان لیا ہوا ہے جس وقت نوٹس دیا جاتا ہے اس وقت کرایہ دار قابض ہوتا ہے اس میں مالک کا اختیار نہیں رکھا گیا یہ ایک بہت بڑا ظلم ہے کہ آپ مالک کو اطلاع تک نہیں کرتے۔ مالک کو پتہ نہیں کہ اس کی جائداد کا کیا ہوا اس کو کس طریقے سے نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں قاعدہ ۱۷۹ کے تحت یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ترمیم زیر غور پر استصواب کر لیا جائے۔ کیونکہ اسی ایک ترمیم پر کل سے بحث جاری ہے۔

Mr. Speaker : Please continue.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس میں ایک تو یہ دیدیا گیا ہے کہ معاوضہ کے تعین سے قبل پراپرٹی پر دسترس حاصل ہو جاتی ہے جس کی آئین اجازت نہیں دیتا دوسرے اسمیں مالک کو اطلاع دینے کی کوئی تکلیف گوارا نہیں کی گئی ۔ تیسرے اسمیں بہت بڑی خامی یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر جس وقت بھی چاہے جب بھی اسکے ذہن میں یہ چیز آ جائے کہ فلاں پراپرٹی لینی ہے تو بغیر کسی مزید requirement کو جو قانون کے اندر موجود ہے پورا کئے جس شخص کو چاہے اس وقت اختیار دے دے اور وہ اس پراپرٹی پر دسترس حاصل کر لے ۔ یہ تیسری چیز انصاف سے بھی بعید ہے اور اسے آئین بھی تحفظ نہیں دیتا ۔ اسے fundamental rights کا تحفظ بھی حاصل نہیں ہے اور پراپرٹی کا تحفظ جو آئین دیتا ہے اس سے بھی اسے محروم کرنے کی کوشش کی گئی ہے کیونکہ یہ کلاز ultra-vires ہے ۔ contrary to Constitution اور ایسی vague بنائی گئی ہے جس میں مالک اور occupier کی بھی تمیز نہیں کی گئی ۔ میں گذارش کرونگا کہ اس کلاز کو حذف کر دیا جائے اور اس کلاز کو اس طریقے سے جامع بنایا جائے جو اس قانون کے شایان شان ہو ۔ جس مقصد کے تابع اور جس نیت کے تابع یہ قانون بنایا جا رہا ہے اسے اس سے مطابقت حاصل ہو اور یہ ثابت نہ ہو کہ اس کلاز کے رکھنے کا مقصد کسی قسم کے ہیورو کریسی کو ۔ انتظامیہ کو ۔ کلکٹر کو ۔ ڈپٹی کمشنر کو اتنے وسیع تر اختیارات دینا ہے کہ وہ ایک طرف تو عام لوگوں کو پریشان کرے اور دوسری طرف آپکے خزانے پر بوجھ بن جائے۔

وزیر قانون - جناب والا - میں قاعدہ ۱۷۹ کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ ترمیم زیر غور پر استصواب رائے کر لیا جائے کیونکہ اس پر کافی بحث ہو چکی ہے -

مسٹر سپیکر - اب تقریر ہو چکی ہے - اگر وزیر متعلقہ مناسب سمجھیں تو جواب دے دیں -

وزیر اوقاف و نو آبادیات - جناب والا - میرے فاضل دوست نے جو الزام عائد کیا ہے - میں جناب کی وساطت سے اس ایوان کی خدمت میں یہ گزارش کرونگا کہ کلاز ۳ اور ۴ میں کوئی تضاد نہیں ہے تو کلاز انہی خطوط اور انہی lines پر ہے جیسے ۱۸۹۴ء کے لینڈ ایکویزشن ایکٹ میں بجنسہ موجود ہے - جو سات دن نوٹس رکھا گیا ہے اسکی ضرورت اسلئے محسوس کی گئی تھی کہ اگر کوئی باغ یا کوئی پرائیویٹ حصہ ہے یا کسی کی کوئی پرائیویسی ہے تو اسمیں کوئی افسر دخل اندازی نہ کر سکے اور اسے پہلے سات دن کا نوٹس دیا جائے کہ انہوں نے اسکو ملاحظہ کرنا ہے اسکی پیمائش کرنی ہے اور ہم نے سکیم بنائی ہے تا کہ کسی کو کوئی دقت یا پریشانی نہ ہو - جو نشانات لگانے ہیں یا جو پیمائش کرنی ہے اسمیں جو بھی نقصان ہو اسکا معاوضہ ادا کرنے کی بھی اسمیں گنجائش رکھی گئی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ جتنے اعتراضات انہوں نے کئے ہیں وہ سارے vague ہیں اور ان میں کوئی وزن نہیں ہے - اسلئے میں گزارش کروں گا کہ اس کلاز کو برائے منظوری ایوان کے سامنے پیش کیا جائے -

مسٹر سپیکر - اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

That Clause 4 of the Bill, be deleted.

(گنتی کے بعد تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور -

میاں خورشید انور ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کے ضمن ۴ کی تحتی (۱) کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔ یعنی ۔۔

(۱) جب کبھی ڈپٹی کمشنر کو حکومت یا سرکاری ترقیاتی ایجنسی کی طرف سے یہ اطلاع موصول ہو کہ کسی علاقے میں واقع اراضی کسی رہائشی سکیم کیلئے مطلوب ہے یا اسکی ضرورت پڑنے کا امکان ہے تو وہ اس امر کے بارے میں سرکاری جریدہ میں ایک اعلان شائع کرائیگا ۔ نیز مذکورہ علاقے میں مناسب جگہوں پر ایسے اعلان کے نفس مضمون پر مشتمل عام نوٹس لگانے کا اہتمام کرے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن (۴) کی تحتی ضمن (۱) کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔ یعنی ۔۔

(۱) جب کبھی ڈپٹی کمشنر کو حکومت یا سرکاری ترقیاتی ایجنسی کی طرف سے یہ اطلاع موصول ہو کہ کسی علاقے میں واقع اراضی کسی رہائشی سکیم کیلئے مطلوب ہے یا اس کی ضرورت پڑنے کا امکان ہے تو وہ اس امر کے بارے میں سرکاری جریدہ میں ایک اعلان شائع کرائیگا ۔ نیز مذکورہ علاقے میں مناسب جگہوں پر ایسے اعلان کے نفس مضمون پر مشتمل عام نوٹس لگانے کا اہتمام کرے گا ۔

میاں خورشید انور - جناب والا - میری ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ ایک ملازم سرکار کو ایک فرد کی حیثیت سے تمام اختیارات دیے جا رہے ہیں جس سے انکے غلط استعمال کا غالب یقین ہے اور ان اختیارات کے نتیجہ میں وہ گورنمنٹ سے اختلاف رکھنے والے سیاسی کارکنوں اور غریب عوام کو ناجائز اور غیر منصفانہ سیاسی تشدد کا نشانہ بنا سکتا ہے - چونکہ ان دنوں اکثر ڈپٹی کمشنر صاحبان یا جتنے بھی نوکر شاہی کے افسر ہیں یہ براہ راست پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی گرفت میں ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ ترمیم سے متعلقہ بات کریں -

میاں خورشید انور - میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ کام صرف ڈپٹی کمشنر صاحبان پر نہ چھوڑا جائے - صرف ڈپٹی کمشنر صاحبان پر یا چند نوکر شاہی کے کل پرزوں پر اگر یہ تمام معاملہ چھوڑ دیا گیا تو ظاہر ہے کہ چونکہ وہ ان دنوں پیپلز پارٹی کی زیر نگرانی کام کر رہے ہیں اور ان کے اشاروں پر ناچتے ہیں تو لازمی طور پر سیاسی مخالفین کو تنگ کرینگے -

مسٹر نذر حسین منصور - کیا یہ ضروری ہے کہ نوکر شاہی کلکٹر - ڈپٹی کمشنر اور دوسرے تمام وہی الفاظ استعمال کئے جائیں جو پہلے حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے کئے ہیں - جن اختیارات کا یہ تعین کر رہے ہیں وہ پہلے یہاں کر چکے ہیں اسلئے اب اسکی اجازت نہ دیجائے -

Mr. Speaker : It is an independent amendment.

میاں خورشید انور - جناب والا - ڈپٹی کمشنر کا لفظ انہی کیلئے استعمال ہوگا - میں اپنا نام نہیں لے سکتا - جب ڈپٹی کمشنر بن جائینگے تو میں آپ کا نام لے لیا کرونگا - گزارش یہ ہے کہ پیپلز پارٹی کے کارکن آسانی سے ڈپٹی کمشنر صاحبان کو مرعوب کر کے سیاسی انتقام لے سکتے ہیں - جناب والا - جیسے کہ آپکے علم میں ہے

مسٹر جاوید حکیم قریشی - point of personal explanation فاضل رکن بار بار پیپلز پارٹی کے ارکان کا نام لے رہے ہیں - یہ سوال ایوان میں پہلے بھی کئی بار پیش ہو چکا ہے - یہاں پر بیٹھے ہوئے ممبران کی

اکثریت پیپلز پارٹی کے کارکنوں پر مشتمل ہے لہذا جب پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو مطعون کرنے کی ناکام کوشش کیجاتی ہے تو اس ایوان میں بیٹھے ہوئے اکثریتی پارٹی کے ارکان کے استحقاقات مجروح ہوتے ہیں ۔ فاضل رکن کو منع کیا جائے کہ وہ اس قسم کی حرکت سے باز رہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میرے فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ جو بھی میں محسوس کرتا ہوں وہ دیانتداری سے بیان کروں ۔ یہ ایک حقیقت ہے ۔ آپ کا کام بھی ہے ۔ اس سے کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوا نہ ہی زخمی ہوا ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد آپکی رولنگ آنی چاہئے کہ ہمیں بھی کونسل لیگ سمیت تمام سیاسی لیڈروں کا بخیہ ادھیڑنے کی اجازت ہوگی ۔

میاں خورشید انور ۔ آپ پہلے بھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے ۔ آپکو جب بھی موقع ملتا ہے آپ گالیاں نکالتے ہیں ۔ میں تو ویسے ذکر کر رہا ہوں آپ تو گالیاں نکالا کرتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپکی وساطت سے اپنے محترم دوست جاوید حکیم قریشی صاحب کی اطلاع کیلئے عرض کر دوں کہ کونسل لیگ کے لیڈروں کو آپ نے بہت برا بھلا کہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اطلاع دینے کے لئے کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ یہ اس ایوان کے وقار کا سوال ہے ۔ انہوں نے پھر کہا ہے کہ آپ گالیاں نکالا کرتے ہیں ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کی صدارت میں اس ایوان میں گالیاں بھی نکالی جاتی ہیں ۔ یہ اس ایوان کے استحقاق کی توہین ہے ، معزز ایوان کی توہین ہے ، اس لیے فاضل رکن پر غالب کا یہ شعر صادق آتا ہے ۔

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

(قطع کلامیاں)

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ نکتہ وضاحت ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب یہ تقریر ہو جائے گی پھر آپ وضاحت کر لیں ۔ وضاحت کا حق ہر وقت نہیں ہوتا

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جو بھی آپ سمجھ لیں ۔

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ میری پرسوں سے طبیعت ٹھیک نہیں ، شاید ان کی غیر حاضری کے باعث ٹھیک نہیں رہی ۔

(قہقہہ)

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب سپیکر ، میں آپ کی طبیعت انشاءاللہ محفوظ کروں گا ۔ میں تین دن سے خاموش ہوں اس کے باوجود پہلے تو منسٹروں پہ ناجائز حملے خورشید انور کرتا رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ جمع کا صیغہ استعمال کریں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ میں خاموش تھا اور اس کے باوجود جاوید حکیم قریشی صاحب پر بھی حملہ کیا گیا ہے ۔ یہ بہت افسوسناک بات ہے ۔ آپ ان کو اگر نہیں روک سکتے تو پھر ہم خود روک سکتے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ کرنل صاحب کا اعتراض ٹھیک ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ شکریہ جناب والا !

سید تابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ، ابھی ابھی فاضل رکن جناب جاوید حکیم قریشی نے ایک فاضل مقرر کے متعلق کہا ہے کہ وہ بکد رہے ہیں ۔ یہ لفظ غیر پارلیمانی ہے اس لیے میں درخواست کرتا

ہوں کہ وہ اسے واپس لیں ۔ انہوں نے کہا ہے "بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ" ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ میں نے غالب کا ایک شعر پڑھا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے شعر پڑھا ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ تابش الوری صاحب خود شاعر ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اگر یہ اس طرح شعر پڑھیں گے تو ہم بھی پھر ایسے ایسے شعر سنائیں گے کہ وہ بھاگ جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ "بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ" ۔ یہ first person میں کہا گیا ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ اگر انہیں غالب کا شعر ناگوار گزرتا ہے تو میں معافی چاہتا ہوں ۔ میرا خیال تھا کہ تابش الوری صاحب بڑا اچھا شاعرانہ ذوق رکھتے ہیں اس سے محظوظ ہوں گے لیکن پتا چلا کہ بقول ان کے غالب بھی شعروں میں گالیاں بکا کرتا تھا اور غلط باتیں کہتا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے اس لفظ کے لیے معافی مانگ لی ہے ۔

سید تابش الوری ۔

بنا ہے شہ کا مصاحب پھرے ہے اتراتا
وگرنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ انہوں نے غالب کی آبرو پر حملہ کیا ہے ۔

Mr. Speaker : But fortunately he is not a member of this House.

(قہقہہ)

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ جس طرح اس معزز ایوان کے معزز اراکین اور جناب خود بھی یہ سمجھ چکے ہیں کہ یہ الزام [illegible]

چھوٹے کاشکاروں اور چھوٹے چھوٹے زمینداروں کو تنگ کرنے کے لئے لایا جا رہا ہے ۔ شہر کے نزدیک اور قصبات کے نزدیک کسی بڑے جاگیردار ، کسی بڑے زمیندار کا کوئی رقبہ نہیں ہے - دو دو کنال چار چار کنال دو ایکڑ یا چار ایکڑ رقبے کے مالک ہیں - ان کو تنگ کرنے کے لئے ان کو پریشان کرنے کے لئے ان کے لئے مسائل پیدا کرنے کیلئے ایسا کیا جا رہا ہے ۔

Minister for Revenue : His Point of Order is quite out of order.

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اس لیے اب ضروری ہے کہ جو ترمیم میں نے پیش کی ہے اس کو منظور کر لیا جائے تاکہ پہلے جو ظلم ہو رہا ہے ۔ اس کی شدت میں کچھ کمی ہو جائے گی ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس ترمیم کو ہاؤس کے سامنے فوری طور پر پیش کیا جائے ۔

Mr. Speaker : I hope you have taken notice of the objection raised by the Minister for Revenue.

میاں خورشید انور ۔ انھوں نے تو کوئی objection نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ انھوں نے کہا ہے کہ You were not relevant.

میاں خورشید انور ۔ relevant نہیں کہا ہے ۔ انھوں نے کہا ہے out of order ۔ میں تو باقاعدہ in order ہوں - میں گزارش کروں گا کہ اب ضروری ہو گیا ہے اگر حکمران پارٹی تہیہ کر چکی ہے اور اس قسم کے بودے قانون کو انھوں نے ضرور پاس کرانا ہے تو کم از کم چند ایک اچھی ترمیمیں منظور کر لے تاکہ نوکر شاہی سے لوگوں کو بچایا جا سکے - پہلے ہی ہم محسوس کرتے ہیں کہ اس قانون کے تحت جس کو آج زیر بحث لایا گیا ہے اس سے عوام کو کچلا جائے گا - غریب کاشتکاروں اور چھوٹے چھوٹے زمینداروں کو پریشان کیا جائیگا ۔

Mr. Speaker : Please restrict yourself to the amendment.

میاں خورشید انور - ایک طرف تو قانونی طور پر بھی ان کا محاسبہ کریں گے ان کو خراب کریں گے تو کم از کم نوکر شاہی سے ، ڈی سی صاحبان سے تو ان کو relief دیا جائے - حکومت اگر کوئی حکم دے تب ڈی - سی صاحب اس کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کریں نہ کہ وہ اپنی مرضی سے جس کی زمین چاہیں تحکیم نیچے لائے نہریں یا اسٹیٹ نوٹس دیتے پھریں -

وزیر اوقاف - جناب سپیکر - میں آپ کی وساطت سے فاضل رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ جو قانون بنایا جا رہا ہے - صرف پیپلز پارٹی کی حکومت کے لیے نہیں - بلکہ آنے والی حکومتوں کے لیے بھی ہے - آنے والی نسلوں کے لیے بھی ہے اور یہ عوام کے مفاد میں ہے - جن خدشات کا اور جن خطرات کا وہ اظہار کر رہے ہیں وہ بالکل بے بنیاد ہیں - انہوں پورا یقین رکھنا چاہیے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس قانون کو کبھی کسی افسر کو mis-use کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی - جہاں تک ڈپٹی کمشنر کا تعلق ہے - ۱۸۹۴ کے ایکٹ میں بھی یہی بات ہے کہ کلکٹر کو یہ نوٹس جاری کرنا ہوتا ہے چونکہ وہ ڈسٹرکٹ کا انچارج ہوتا ہے اس لیے یہ کام اسی کے لیے زیادہ موزوں ہے - میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں - اور گزارش کرتا ہوں کہ اب اس کو ہاؤس کے سامنے پیش کر دیا جائے -

Mr. Speaker : The question is :

> That for sub-clause (1) of clause 4 of the Bill, the following be substituted, namely :—
>
> (1) Whenever an information is furnished to the Collector by the Government or by the Official Development Agnecy that land in any locality is needed or is likely to be needed for any housing scheme, he shall cause a notification to that effect be published in the Official Gazette, and shall also get public

notice of the substance of such notification to be pasted at convenient places in the said locality.

(The motion was lost)

Mr Speaker : Next amendment of chaudhri Amanullah Lak.

Chaudhri Amanullah Lak : Sir, I move :

That in sub-clause (1) of Clause 4 of the Bill,

(i) For the words "Whenever it appears to the Deputy Commissioner" occurring in lines 1-2, the words "When the Deputy Commissioner is satisfied" be substituted ; and

(ii) Between the word "locality" and full-stop appearing at the end, the words "and a plan of land shall also be pasted there" be inserted.

Mr. Speaker : Amendmens moved is :

That in sub-clause (1) of Claufe 4 of the Bill,

(i) For the words "Whenever it appears to the Deputy Commissioner" occurring in lines 1-2, the words "When the Deputy Commissioner is satisfied" be substituted ; and

(ii) Between the word "locality" and and full-stop appearing at the

end, the words "and a plan of land shall also be pasted there" be inserted.

وزیر اوقاف ۔ جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اس ضمن میں یہ گزارش کروں گا کہ ضمن ۴ کو وزیر موصوف نے یا محکمہ قانون نے جس طرح نظر انداز کیا ہے اور جس طریقے سے اس کو غیر معمولی قرار دیا ہے میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنی امنڈمنٹ کا ذکر کریں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اپنی امنڈمنٹ کی طرف ہی آ رہا ہوں ۔ اس کلاز کا جناب والا مطلب واضح طور پر یہ ہے کہ اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ایک تو یہ کہ حکومت کو یہ علم ہو سکے یا اس کو پتہ ہو سکے کہ کون سی زمین موزوں ہے اس کی سکیم کے ساتھ adjustment کے لئے adaptability کیا ہے ۔ دوسری جانب اس میں جس آدمی سے اراضی حاصل کرنا ہے اس کو proper notice serve کرنے کے لئے ایک ابتدائی نوٹیفیکیشن جاری کرنا ہے لیکن اس ضمن میں جو آج ہمارے سامنے زیر بحث ہے اور جس میں میں نے ترمیم پیش کی ہے یہ دونوں چیزیں یکجا کر دی گئی ہیں اور ڈپٹی کمشنر کو یہ دونوں اختیارات دے دئیے گئے ہیں ۔ اس کے ساتھ ہی اس کو معاوضے کے بھی اختیارات دے دئیے گئے ہیں ۔ جیسا کہ وزیر اوقاف نے ابھی ابھی فرمایا تھا کہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ ۱۸۹۴ میں یہ دفعات موجود تھی ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس میں اور سے پہلے یا اس کے بعد جتنے بھی قوانین آج تک بنے ہیں کسی میں بھی یہ دفعات موجود نہیں ہیں اور کسی حکومت نے وہ تمام اختیارات کسی اپنے اہلکار کو نہیں سونپے ہیں ۔ .....

Mr. Speaker : That is not relevant.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب "جب کسی ڈپٹی کمشنر کو معلوم ہو ، ان الفاظ میں کتنا بڑا ابہام ہے ۔ کتنی vague statement ہے ۔ اس پر کیا قانون کا انحصار کیا جا سکتا ہے ؟ اس علاقے کی اراضی مطلوب ہے ۔

مطلوب کس کو ہے ، کس وقت ہے اور کن شرائط کے تابع ہے ؟ اس لئے میں عرض کروں گا کہ یہ دونوں الفاظ جن پر میں نے اپنی ترمیم پیش کی ہے ساری ضمن ۴ کو متزلزل کر دیتے ہیں ۔ ایسے vague قسم کے اختیارات اس کو دے دئیے گئے ہیں اور نہ اس پر conditions عائد کی گئی ہیں ۔ نہ ہی اس کی satisfaction کی گئی ہے کن واقعات اور وجوہ کے تحت یہ زمین حاصل کی گئی ہے اور نہ ہی آج تک پچھلی حکومتوں نے جن کو بیوروکریٹک حکومتیں اور بیوروکریسی نواز حکومتیں کہا جاتا تھا ۔ کبھی ڈپٹی کمشنر یا کسی کلکٹر کو اس انداز سے یہ vague اختیارات نہیں دیئے گئے تھے کہ وہ کسی رولز یا کسی اخلاق کا پابند نہ ہو ۔ ان الفاظ میں میں نے اس لئے ترمیم پیش کی ہے ۔ ۱۸۹۴ء کے قانون کے مطابق جیسے جناب وزیر موصوف نے ابھی ابھی فرمایا تھا ۔ اس کا ایک حصہ میں ضروری سمجھتا ہوں ۔

> Whenever it appears to the Deputy Commissioner that land in any locality is needed or is likely to be needed for any housing scheme, a notification to that effect shall be published in the official Gazette, and the Collector shall cause public notice of the substance of such notification to be given at convenient places in the said locality.

وزیر مال ۔ بوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرے فاضل دوست حسب معمول vague میں quite irrelevant ہیں ۔ انہوں نے صرف When the اور Whenever it appears to the Deputy Commission justify کو Deputy Commissioner is satisfied کرنا ہے ۔ appearance اور satisfied میں انہوں نے بتایا ہے کہ فرق کیا ہے ۔ اس سے زیادہ اور کوئی بات نہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ پہلے میری گزارش تو یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس انداز فکر پر criticise کر سکیں جس طرح انہوں نے یہ کہا ہے ۔

Mr. Speaker : A member is entitled to bring it to the notice of the Speaker that a member is not relevant. The speech should be relevant to the subject.

چوہدری امان اللہ لک - یہ حصہ آپ نے نوٹ نہیں فرمایا جس انداز سے وہ criticise کر رہے تھے - میں یہ عرض کروں گا کہ ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے یا وہ اپنے واپس لیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - ان کے یہ ریمارکس کہ حسب معمول vague ہیں چوہدری امان اللہ لک صاحب کی ذات پر attack کرتے ہیں -

مسٹر سپیکر - مناسب یہی ہے - حسب معمول والا حصہ واپس لیں -

وزیر مال - میں حسب معمول والا حصہ واپس لیتا ہوں -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ کسی سابقہ حکومت نے کسی ایکٹ کے تحت آج تک کسی ڈپٹی کمشنر کو یا کلکٹر کو یہ اختیارات نہیں دئے تھے -

وزیر مال - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - ڈپٹی کمشنر پر ان کی امنٹمنٹ نہیں ہے ترمیم appearance اور satisfaction پر ہے - میں پھر عرض کروں گا کہ یہ بالکل irrelevant ہیں -

چوہدری امان اللہ لک - اب میرے ہر لفظ پر اعتراض ہوگا -

مسٹر سپیکر - ان کا اعتراض بالکل ٹھیک ہے - یہ ٹھیک ہے کہ آج تک کسی قانون نے ڈپٹی کمشنر کو یہ اختیار نہیں دیا - لیکن آپ کی ترمیم ڈپٹی کمشنر پر نہیں ہے -

چوہدری امان اللہ لک - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ۱۸۹۳ء کے قانون کی وہ دفعات ہیں جن میں گورنمنٹ نے اپنے پاس اختیارات رکھے تھے -

مسٹر سپیکر - یہ آپ کی امنڈمنٹ میں نہیں ہے - اپنی ترمیم کے مطابق بولیں -

چوہدری امان اللہ لک ۔ میری گزارش تو آپ سن لیں ۔ مجھے فقرہ تو مکمل کر لینے دیں ۔ قانون میں جو الفاظ ہیں جن میں میں نے ترمیم پیش کی ہے یہ اپنی انتہا پر ہیں ۔ پہلی حکومتوں کا میں حوالہ اس لیے دے رہا تھا کہ کم از کم یہ ترمیم قبول کر لیں ۔

جناب والا ۔ "جب کبھی ڈپٹی کمشنر کو معلوم ہو" یہ vague ہے اسکی بجائے "جب ڈپٹی کمشنر مطمعن ہو جائے" کی ترمیم میں نے پیش کی ہے ۔ آج تک کسی آئین میں ۔ کسی قانون میں ایسا ہوا ہے ۔ جناب والا ۔ (قطع کلامی) میں عرض کر رہا تھا کہ ۱۸۹۴ کے Land Acqusitiion Act میں زیادہ اختیارات تھے اور ان اختیارات کے الفاظ کو legalise کرنے کے لیے اسکی افادیت کے لیے میں نے کم سے کم ترمیم پیش کی ہے ۔ میرے فاضل دوست جنہوں نے یہ بل پاس کیا ہے اور دوسرے گورنمنٹ بنچز پر بیٹھنے والے دوست دیکھیں گے کہ یہ کلاز کتنی vague ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ فاضل مقرر بار بار اپنے اعتراضات کو دھرا رہے ہیں ۔ اس کلاز کو ایوان میں پیش کیا جائے ۔

Mr Speaker : He was about to close :

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس کلاز کو ملاحظہ فرمائیں ۔ بضد نہ ہوں ۔ ڈپٹی کمشنر کو اختیارات جو اس ضمن میں دئے گئے ہیں میں نے ان کو legalise کرنے کے لئے ان کو specify کرنے کے لئے ترمیم دی ہے ۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ وزیر موصوف اور میرے جو دوسرے دوست گورنمنٹ بنچز پر بیٹھے ہیں اور اعتراض کر رہے ہیں ان کے پاس اس کا کوئی جواز نہیں ہے ۔ میری گزارش ہے کہ اس کو specify کیا جائے تاکہ وہ الفاظ کی پابندی کریں ۔ کل کو ہم ڈپٹی کمشنر کو مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتے ۔ یہ جو الفاظ ہیں ان پر کوئی legal حدود و قیود نہیں ہیں ۔ اس لئے میں گزارش کرتا ہوں کہ میری اس ترمیم کو منظور فرمایا جائے ۔

وزیر اوقاف ۔ جناب والا ۔ معزز رکن کی جو ترمیم ہے اس کے دو حصے ہیں ۔ ایک حصے پر انہوں نے زور نہیں دیا دوسرے حصے کے متعلق بھی انہوں نے وضاحت سے کچھ نہیں کہا ۔ و حصہ بالکل واضح ہے ڈپٹی کمشنر کو معلوم ہو یا ڈپٹی کمشنر مطمعن ہو جائے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ جو انہوں نے مخالفت کی ہے یہ ایک تاخیری حربہ ہے ۔ دوسرے حصہ پر جو ہماری کلاز ہے وضاحت سے اس کے ضروری نکات بیان کئے گئے ہیں ۔ اس کی زیادہ پابندی کی گئی ہے اس لئے فوری طور پر اس کو ایوان کے سامنے پیش کیا جائے اور اسے نامنظور کیا جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That in sub-clause (1) of Clause 4 of thh Bill :

(i) for the words "Whenever it appears to the Deputy Commissioner" occurring in lines 1—2, the words "When the Deputy Commissioner is satisfied" be substituted ; and

(ii) between the word "locality" and full stop appearing at the end, the words "and a plan of land shall also be pasted there" be inserted.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : Mian Khurshid Anwar, on the face of it, your amendment is not in order. The Deputy Commissioner is informed". "Is 'nformed," by whom ?

Mian Khurshid Anwar : By Government.

مسٹر سپیکر ۔ گرائمر کے لحاظ سے آپ کا فقرہ نامکمل ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں - جناب والا - میں ترمیم در ترمیم پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - پہلے ترمیم پیش ہوگی تب ہی آپ ترمیم در ترمیم پیش کر سکتے ہیں -

Haji Muhammad Saifullah Khan : I move an amendment to amendment.

مسٹر سپیکر - یہ اس وقت تک نہیں آ سکتی جب تک پہلی ترمیم ایوان میں پیش نہ ہو -

حاجی محمد سیف اللہ خاں - جناب والا - ان کا مقصد یہ ہے کہ کلاز ۳ کے تحت جب گورنمنٹ یہ فیصلہ کرتی ہے کہ فلاں سکیم منظور کی جاتی ہے -

Mr. Speaker : I do not want polemics.

میاں خورشید انور - گزارش ہے کلاز ۳ کے بعد کلاز ۴ آ رہی ہے - خواب نہیں آئے گا - ڈپٹی کمشنر کو اطلاع کیسے ملے گی ؟

مسٹر سپیکر - ڈپٹی کمشنر کو ممبر اطلاع دے سکتا ہے - رہلر اطلاع دے سکتا ہے - ڈپٹی کمشنر کو گورنمنٹ اطلاع دے سکتی ہے -

میاں خورشید انور - ڈپٹی کمشنر کو خواب آ جائے گا کہ ایسے معلوم ہو گیا ہے -

Mr. Speaker : This cannot be permitted. We go on to next No. 9 of Chaudry Amanullah Lak.

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - انہیں موقع دیا جائے کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں -

مسٹر سپیکر - اس کی کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں -

مسٹر نوازش علی خان - - - - - جناب والا ، میں نے ایک گزارش کرنی ہے - اسلام میں نماز ایک بڑا رکن ہے - جہاں نماز پڑھنے تجویز کی گئی ہے نہ وہاں پانی کا کوئی انتظام ہے - ہمیں نماز پڑھنے کے لئے موقع نہیں دیا جاتا ، میں آپ کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ مہربانی فرما کر ان تین چیزوں کا انتظام کیا جائے -

مسٹر سپیکر - میں نے اپنی طرف سے انتظام کرایا ہوا ہے - اگر نہیں ہے تو ہو جائے گا -

مسٹر نوازش علی خان - ..... یہ مسلمانوں کا زمانہ ہے - تکھوں کے وقت میں بھی وقت مل جاتا تھا -

مسٹر سپیکر - اسمبلی کے اندر باقاعدہ نماز گاہ بنی ہوئی ہے - وہاں کارپٹ ہے - لوٹے ہیں - پانی ہوتا ہے -

مسٹر نوازش علی خان - ..... اگر نماز پڑھنے کے لئے جاتے ہیں تو کورم ٹوٹ جاتا ہے - (قطع کلامیاں) اگر نماز ضروری ہے تو اس کے لئے ملنا چاہئے -

مسٹر سپیکر - یہ تو بہت ضروری ہے نماز مسلمانوں پر فرض ہے -

مسٹر نوازش علی خان - ..... شام اور بیشی کی نماز جہاں پڑھنی ہوتی ہے - صبح کی نماز تو گھر پر پڑھ سکتے ہیں -

(قطع کلامیاں)

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Sir, I have to say something in this matter. The Hon'ble member has drawn attention to a matter which is most vital for the salvation of our future. Yet he is being forced by the Hon'ble members of the House to sit down under coercion.

Voice: No, No.

مسٹر تاج محمد خانزادہ - جہاں نماز پڑھنے کی جگہ ہے وہاں آپ نے گندی دریاں بچھائی ہوئی ہیں - پانی کا بھی کوئی خاص انتظام نہیں

ہے ۔ کیا یہ اسلام کی خدمت ہو رہی ہے ۔ آپ کو نماز کے لئے وقت دینا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ پرانی بات کر رہے ہیں ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ پرانی نہیں نئی بات کر رہا ہوں ۔ وہاں ایک پھٹا پرانا قالین ہے پتہ نہیں اس پر کیا کیا ہوتا رہا ہے ۔ وہ وہاں پڑا ہے یہ شرم کی بات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا فوری طور پر انتظام کر دیا جائے گا ۔ میں نے ہدایات دے دی ہیں کہ کارپٹ باقاعدگی کے ساتھ بچھایا جائے ۔

Will Mian Afzal Khan Watto and Mr. Taj Mahammed Khanzada oblige me by visiting the place reserved and report to me just now.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I will return within five minutes. Please don't delay this matter.

Mr. Speaker : I am not going to delay it. That is why I said "just now".

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I hope Haji Mumtaz Ahmad Kahloon Sahib will accompany me.

Mr. Speaker : He is incharge of the bill, therefore I have requested Mian Afzal Khan Watto to accompany you. The proposals that are made. I would see that they are given effect to immediately.

سید تابش الوری ۔ ہم ممنون ہیں کہ آپ نے فریضہ کے طور پر اس طرف توجہ مبذول فرمائی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ارکان کو اسلام کا تو احترام ہونا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ گزارش ہے کہ نئی تجویز آپ کے سامنے پیش ہو گئی ہے جس پر آپ نے

کارروائی فرما دی اور ہاؤس کے دو فاضل ممبران کو بھیج دیا ہے اب مزید کارروائی نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس کا فیصلہ نہ ہو جائے ۔

مسٹر سپیکر - میں نے آپ کی بات سن لی ہے ۔

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر - اس ہاؤس میں نماز باجماعت پڑھنے کا وقت مقرر کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر - اللہ تعالیٰ اور رسولؐ نے باجماعت نماز پڑھنے کے لئے وقت مقرر کیا ہے - میں وقت مقرر کرنے والا کون ہوں ؟

مسٹر سپیکر - چودھری امان اللہ لک ۔

Chaudhri Amanullah Lak : Sir I move :-

> That in Clause 4 of the Bill, in Sub-clause (2), for the word "Thereupon" occuring in the beginning of line 1, the words "After one month" be substituted.

Mr. Speaker : Amendenent moved is :

> That in clause 4 of the Bill, in Sub-clause (2), for the word "Thereupon" occuring in the beginning of line 1, the words "After one month" be substituted.

Minister for irrigation : I oppose it Sir.

چودھری امان اللہ لک - جناب والا ۔ میں نے یہ ترمیم اس لئے پیش کی ہے کہ اس کلاز میں بڑا قانونی سقم رہ گیا تھا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے فاضل دوست جنہوں نے بل پیش کیا ہے و، اس کو نظر انداز کر گئے ہیں ۔ کلاز ۴ (۱) میں صاف لکھا ہوا ہے "سرکاری جریدہ میں ایک اعلان شائع کیا جائے گا ۔ اور کلکٹر مناسب جگہوں پر عام نوٹس لگانے کا اہتمام کرے گا" یہ ضروری ہے کہ عوام کو ان کی دستبرد سے بچانے کے لئے مناسب

اقدام کیا جائے ۔ ایک ماہ کا وقت دیا جائے اس کے بعد وہ اپنے کسی مالحت کو بھیج سکیں تاکہ وہ زمین کے اندر داخل ہو جائیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ آپ بھی محسوس کریں گے کہ ڈی سی کو وسیع اختیارات دئے گئے ہیں اور یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ اس کا رد عمل کیا ہوتا ہے ۔ اس سے غریب لوگوں کے حقوق متاثر ہوں گے اور وہ اپنا نقطہ نگاہ پیش نہیں کر سکیں گے ۔ اس ضمن میں میں نے تمام چیزیں پڑھی ہیں میں محسوس کرتا ہوں کہ درمیانی وقفہ لازمی اور ضروری ہے ۔ سات دن کا نوٹس بیدخلی کے لیے جاری کیا جائے گا جس کے لیے میں نے ترمیم پیش کی ہے کہ اس کو ۳۰ دن کو دئے جائیں ۔ ڈپٹی کمشنر فوری طور پر نوٹس جاری کرنے کے بعد اس اراضی میں اس جگہہ میں داخل ہونے کا حکم دے گا ۔ اس سے عوام کے بنیادی حقوق کی نفی ہو گی اور مجھے امید ہے کہ میرے فاضل دوست مصرلہ ہوں گے تاکہ اس ایکٹ کی بنیادی دفعات پر اثر نہ پڑے ۔ اور وزیر موصوف اور متعلقہ افسران کے علم میں جملہ باتیں آ جائیں ۔ جناب والا ان گزارشات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

وزیر اوقاف ۔ جناب والا ۔ ڈی سی کو اختیارات دئے گئے ہیں لیکن کلاز ۴ کے مطابق وہ جا کر دیکھ سکتے ہیں کہ وہ زمین کیسی ہے ۔ آیا وہ زمین مکانات تعمیر کرنے کے لیے مناسب بھی ہے یا نہیں اس کی حد بندی اور measurement کر سکیں گے ۔ میرا خیال ہے کہ اگر پرائیویٹ جگہ ہو تو سات دن کا نوٹس کافی ہے ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That in Clause 4 of the Bill, in Sub-clause (2), for the word "Thereupon" occurring in the beginning of line 1, the words "After one month" be substituted.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر ۔ اگلی ترمیم میاں خورشید انور کی ہے ۔

میاں محمد رشید انور - جناب والا - میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۴ کی تحتی ضمن ۲ کی دوسری سطر میں وارد ہونے والے الفاظ "اور اس کے ملازمین اور کارکنوں" حذف کئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر - ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۴ کی تحتی ضمن ۲ کی دوسری سطر میں وارد ہونے والے الفاظ اور اس کے ملازمین اور کارکنوں حذف کئے جائیں ۔

وزیر اوقاف - جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I propose the following amendment to amendment :

> That words "servants and" occuring in Sub-clause (2) of Clause 4 be deleted, and after the word "workmen" the words "authorised by the officer" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That words "Servants and" occuring in Sub-clause (2) of clause 4 be deleted, and after the word "workmen" the words "authorised by the officer" be inserted.

وزیر اوقاف - جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

آوازیں - اس کا نوٹس نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - ترمیم در ترمیم کے نوٹس کی ضرورت نہیں ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ اس کا نوٹس ضروری ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اگر نوٹس ضروری ہے تو پھر آپ اس کو ملتوی کر دیں تاکہ دو دن کا وقفہ مل جائے ۔ رولنگ دے دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کتنا وقت لیں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ نماز پڑھنے کے لئے مناسب جگہ کا انتظام ہونا چاہیئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ڈیڑھ بجے میرے پاس تشریف لائیں ۔ بات کر لیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے دو ممبران کو کہا تھا کہ وہاں جائیں اور مجھے آ کر بتلائیں ۔

Let us proceed. Haji Mohammad Saifullah Khan;

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ سب کلاز (۲) کلاز ۳ میں اس افسر پر یہ پابندی لگا دی گئی ہے کہ صرف وہی افسر زمین پر جا سکتا ہے ۔ اس کا سروے کر سکتا ہے جسے ڈپٹی کمشنر authorise کرے ۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ اس افسر کو جس کو وہ مجاز قرار دیں ۔ اس افسر کے نوکروں کو اس کے کارکنوں کو بھی اختیار ہے کہ وہ جا کر اس میں مداخلت کر سکتے ہیں ۔ یہ ایک legal term ہے ۔ جناب والا ۔ اس بل کو بناتے وقت اس چیز کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے وہ اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک ایسے ڈپٹی کمشنر اجازت نہ دے ۔ ایک تو اس افسر کے نوکروں کی تشریح نہیں کی گئی کہ آیا اس کے نجی ملازم ہونگے ۔ public servant ہونگے ۔ اس کا ماتحت عملہ ہوگا یا اس کے تنخواہ دار مزدور ہونگے ۔ کون لوگ ہیں جو جا کر سروے کر سکتے ہیں اور جنہیں لامحدود اختیارات اس سب کلاز کے تحت دیئے گئے ہیں اس سے بڑھ کر جناب والا یہ چیز رکھ دی گئی ہے کہ اس کے ملازم اور ماتحت عملہ کو بھی اختیار حاصل ہو جاتا ہے ۔ اگر servant سے مراد ماتحت عملہ ہے جو ایک بڑی vast term بن جائے گی اور جس کی

interpretation بہت ہی vast ہو جائے گی ۔ مثال کے طور پر ایک افسر کو ڈپٹی کمشنر اختیارات دے دیتا ہے یعنی اسسٹنٹ کمشنر کو اختیار دے دیتا ہے کہ فلاں زمین کا ۔ فلاں جائیداد کا ۔ فلاں پراپرٹی کا اس کلاز کے تحت آپ سروے کریں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس اسسٹنٹ کمشنر کے تمام نیچے والے عملہ کو تمام ان نوکروں کو جو اس کے گھر کے ملازمین ہیں ۔ سب کو خود بخود یہ اختیار حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ اس آدمی کو جس کو ڈپٹی کمشنر کی طرف سے اختیارات دیئے گئے ہیں اس سے بھی پوچھے بغیر اس میں دخل اندازی کر سکتے ہیں ۔ اس جائیداد کے اندر داخل ہو سکتے ہیں ۔ جناب والا یہ ایک بہت بڑا خلا ہے ۔

Please, note the powers —

> Thereupon it shall be lawful for any officer either generally or specifically authorised by the Deputy Commissioner in this behalf.....

اختیارات ملاحظہ فرمائیں اور اس کی language ملاحظہ فرمائیں کہ معمولی سی ڈرافٹنگ کی غلطی سے کتنی بڑی complications پیدا ہونگی ۔

It shall be lawful to enter and to do the duties specified under sub-clause (2) of clause 4.

اس میں صرف محدود رکھا گیا ہے کہ وہ افسر جس کو ڈپٹی کمشنر specially یا generally اختیارات دیں اس کے لئے یہ قانونی حق ہوگا ۔

> Thereupon it shall be lawful for his servants and workmen.

جناب والا ۔ اس میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ اس کو اگر ہم یہاں relate کریں جو کہ 'and' کے آ جانے کے اور independent بن جاتا ہے ۔ چونکہ ڈپٹی کمشنر کی authorisation اس 'and' سے پہلے ختم ہو جاتی ہے تو اس سے یہ فقرہ بن جائے گا ۔ کہ ڈپٹی کمشنر جب

سب کلاز (۱) کے تحت یہ قرار دے گا کہ فلاں زمین - فلاں جائیداد کا لینا لازمی ہے - تو پھر اس ڈپٹی کمشنر کے servants سمجھ لیں یا authorised officcer سمجھ لیں کہ ان کے لئے general servants کی ضرورت باقی نہیں رہے گی وہ صرف سب کلاز (۱) کے تحت قرار دیئے جانے کے بعد authorised ہو جائینگے کہ وہ اس میں lawfully داخل ہو سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ لفظ servant ہے جس پر میں نے ترمیم دی ہے اور کہا ہے کہ 'workmen' لفظ رکھا جائے اس طرح سے کم از کم کچھ حد تک tolerate کیا جا سکتا ہے

"Workmen" is something else but so far as "servants" are concerned.

وہ نہ پبلک کے ساتھ لگایا گیا ہے نہ اس کو define کیا گیا ہے کہ کس قسم کے servants ہیں اس لئے اس کی deletion نہایت ضروری ہے - deletion کے بعد اس سب کلاز کی دوبارہ ڈرافٹنگ بہت ضروری ہے - چونکہ یہ ایسے اختیارات مل رہے ہیں جو بعد میں بہت زیادہ complications پیدا کر دیں گے -

میاں خورشید انور - جناب والا - میری اس ترمیم کا مدعا یہ ہے کہ "ملازمین" اور "کارکنوں" کے الفاظ حذف کر دیئے جائیں - اگر ان کو حذف نہیں کریں گے تو ان کی موجودگی میں پٹواری قانونگو اور ڈی - سی کا عملہ یا تحصیل کا دوسرا عملہ کھلے بندوں رشوت لے گا - وہ لاقانونیت کرے گا - پہلے ہی یہ چھوٹے چھوٹے ملازم مثلاً پٹواری یا قانونگو وغیرہ عوام کا خاصا خون چوس رہے ہیں - لوگ ان سے تنگ ہیں - آپ ان کی پکڑ کرنے کی بجائے ان کو اور زیادہ اختیارات دے رہے ہیں - جب ڈپٹی کمشنر کو آپ نے یہ powers دینی ہی ہیں اس کے ساتھ ڈی - سی کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنا کام کسی افسر مثلاً اسسٹنٹ کمشنر، مال افسر یا تحصیل دار میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ دیگر ملازمین اور کارکنوں کی اس میں لکھنے کی کیا ضرورت تھی - اس کا مطلب یہ ہوا یعنی وزیر موصوف چاہتے ہیں کہ پٹواری اور قانونگو حضرات لوگوں سے رشوت لیں - لوگوں کو تنگ کریں - ان کی گرفت کرنے کی بجائے اور زیادہ لوگوں کو پریشان کرنے کے لئے یہ الفاظ شامل کئے گئے ہیں - میں ان

سے درخواست کروں گا کہ از راہ کرم جن کو بظاہر تو بالکل معمولی الفاظ سمجھتے ہیں ان کو حذف کر دیں ۔ اس سے لوگوں کو بڑا relief ملے گا اور پٹواری ۔ قانونگو ۔ چپراسی اور کلرک لوگوں کا خون نہیں چوس سکیں گے ۔

Mr. Speaker : Time of the House is extended by five minutes.

وزیر اوقاف و نوآبادیات (چوہدری ممتاز احمد گھمن) ۔ جناب سپیکر ۔ میں ترمیم در ترمیم اور اصل امنڈمنٹ دونوں کی مخالفت کرتا ہوں کلاز ۳ کے تحت اس افسر نے سات دن کا نوٹس دینے کے بعد وہاں داخل ہوتا ہے ۔ اس کا کام یہ ہے کہ وہاں جا کر بورلک کر کے دیکھے کہ زمین کا sub-soil کیسا ہے ۔ اس نے فیتے سے ڈوری سے ناپنا ہے ۔ حد بندیاں لگانی ہیں ۔ اس کے لئے قلیوں کی ضرورت ہے ۔ نوکروں کی ضرورت ہے ۔ مزدوروں کی ضرورت ہے ۔ اس لئے his servant اور his workmen کے الفاظ لکھے گئے ہیں ۔ his اس کو cover کرتا ہے ۔ یہ اس افسر کی discretion ہے کہ جن لوگوں سے وہ کام لینا چاہتا ہے وہ ان کو ساتھ لے جائے گا اس لئے میں اس کی پرزور مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : I am going to put the amendment moved by Haji Muhammad Saifullah Khan to the amendment of Mian Khurshid Anwar.

The question is :—

> That words "servants and" occurring in sub-clause 2 of clause be deleted, and after the word "workmen" the words "authorised by the officer" be inserted.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر ۔ اب میاں خورشید انور کی ترمیم ایوان کے سامنے پیش ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

That in subclause (2) of clause 4 of the Bill, the words "and for his servants and workmen", occurring in lines 3-4, be deleted.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر - اب ایوان کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے جو آج ۴ بجے بعد دوپہر دوبارہ شروع ہوگی -

(ایوان کی کارروائی ۴ بجے بعد دوپہر تک کیلئے ملتوی ہوگئی)

شام کی نشست

مسودہ قانون

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ (بحث جاری)

(مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں ترمیم پیش کرتا ہوں:

کہ مسودہ قانون ھذا کی ضمن ۴ (۲) کی جملہ شرطیہ کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے -

مگر شرط یہ ہے کہ اگر مالک رضا مند نہ ہو تو مالک کے عذرات کی سماعت اور فیصلہ سے قبل جو ڈپٹی کمشنر کریگا کوئی شخص

اراضی مطلوبہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔
رنجیدہ شخص نوٹس موصول ہونے کے دس
دن کے اندر عذرات دائر کرنیکا مجاز ہوگا
اور ڈپٹی کمشنر ۳۰ روز کے اندر ان کا
فیصلہ کرنیکا پابند ہوگا۔

مسٹر سپیکر - ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون ھذا کی ضمن ۴ کی تحتی
ضمن (۲) کے جملہ شرطیہ کی بجائے
مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر مالک رضامند
نہ ہو تو مالک کے عذرات کی سماعت اور
فیصلہ سے قبل جو ڈپٹی کمشنر کرے گا
کوئی شخص اراضی مطلوبہ داخل نہ ہو سکے
گا۔ رنجیدہ شخص نوٹس موصول ہونے کے
دس دن کے اندر عذرات دائر کرنے کا مجاز
ہوگا اور ڈپٹی کمشنر تیس روز کے اندر ان
کا فیصلہ کرنے کا پابند ہوگا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد کی بھی یہی ترمیم ہے۔

میاں منظور احمد موہل - پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر۔ میری گزارش یہ ہے کہ جناب حاجی سیف اللہ صاحب نے ترمیم نمبر ۵ میں کہا ہے ..... That clause 4 of the Bill, be deleted

جب انہوں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ یہ کلاز حذف کر دی جائے پھر اس کلاز میں ترمیم کرنے کیلئے ترمیم نمبر ۱۱ پیش کر دی ہے۔ جناب والا۔ جب ان کا موقف یہ ہے کہ یہ کلاز نہیں ہونی چاہئے پھر وہ اس میں ترمیم کرنے پر کیوں مصر ہیں پھر آگے چل کر کہتے ہیں کہ اس چیز کو شامل کر دیا جائے ایسی بات نہیں ہونی چاہئے۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ کی interpretation سے اتفاق نہیں کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ضمن ۴ (۲) کی اصل proviso یہ ہے جس میں ترمیم دی گئی ہے ۔

> Provided that no person shall enter into any building or upon any enclosed court or garden attached to a dwelling house (unlesa with the consent of the occupier thereof) without previously giving such occupier at least 7 days notice in writing of his intention to do so.

جناب والا ۔ اگر اس proviso کو برقرار رکھا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ نوٹس کا دینا یا نہ دینا قطعی طور پر بے معنی ہو کر رہ جائیگا ۔ نوٹس کی requirements صرف proviso میں رکھی جاتی ہیں تاکہ نوٹس حاصل کرنے والا اپنے مداوا کو پیش کر سکے اور اس نوٹس کے اجراء اور اتھارٹی کے استعمال سے جو نقصانات اس کو لاحق ہوتے ہیں اس سے اتھارٹی متعلقہ کو مطلع کر سکے ۔ proviso میں صرف یہ دیا گیا ہے کہ سات دن کے اندر نوٹس دیا جائیگا ۔ مگر یہ درج نہیں کیا گیا کہ آیا نوٹس کے بعد اسے حق پہنچتا ہے کہ اس اتھارٹی کے سامنے جس نے کلاز ۴ کے تحت نوٹس جاری کیا کہ تمہاری زمین ہم فلاں فلاں کام کے لئے لینا چاہتے ہیں اپنا نقطہ نظر بیان کر سکے ۔

جناب والا ۔ اس کو صرف سات دن کا نوٹس دیا جاتا ہے کہ تم اپنا سامان سمیٹ لو اسے سات دن کی مہلت دی جاتی ہے کہ تم اپنا اثاثہ جو اس پراپرٹی کے اندر ہے اس کو نکال لو ۔ اس کے علاوہ جناب والا کوئی اور گنجائش نہیں رکھی گئی کہ آیا کلاز ۴ کی requirements کے بعد اسے کوئی اور موقع فراہم کیا جائے یا کوئی داد رسی کا حق دیا جائے تو کم از کم اتنا تو اس کو حق ملنا چاہئے کہ اس اتھارٹی کے سامنے جس نے اس کو نوٹس بھیجا ہے اپنے عذرات دائر کر سکے اور یہ کہہ سکے کہ جناب والا میرے اس زمین کے ساتھ اس پراپرٹی کے ساتھ یہ مفادات

وابستہ ہیں اس میں میں اکیلا ہی نہیں بلکہ دوسروں کے بھی اور بھی مفادات وابستہ ہیں۔ دوسروں کے بھی interests ہیں۔ یہ کلاز سمجھ لیں اسی لئے میں نے کہا ہے کہ لفظ 'owner' کو حذف کر دیا گیا ہے دوسرے جس کی جائیداد متاثر ہوتی ہے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔ میں نے اپنی ترمیم کے اندر ان چیزوں کا ازالہ کیا ہے۔ جناب عالا۔ اگر میری اس ترمیم کو منظور کر لیا جائے تو اس قانون ہوگا۔ ایک مالک کو باضابطہ طور پر اطلاع مل جائے گی کہ میری جائیداد تک سلسلہ میں requirements شروع ہو گئی ہیں۔ اس کو acquire کیا جا رہا ہے وہ اس کا پورا باب پر وقت کر سکے گا۔ اس سے دوسرا سب سے بڑا جو مفاد وابستہ ہے اور جو میری اس امنڈمنٹ سے پورا ہو جائیگا وہ ہے Natural Justice and Principle of Justice انصاف کے تقاضے اس میں

اوپر کہے گئے ہیں۔ جن کے ساتھ یہ لازم ہے کہ کسی شخص کو بھی un-heard condemn نہیں کیا جا سکتا۔ میری ترمیم کی رو سے جب ڈپٹی کمشنر اسے دس دن کا نوٹس دے گا تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس قانون کے تحت یہ حق ملنا چاہئے، انصاف کے تحت یہ حق ملنا چاہئے کہ وہ اپنے عذرات ڈپٹی کمشنر کے پاس جا کر دائر کرے اور صرف اس چیز سے متعلق اسے قائل کرے کہ میری زمین کو مفاد عامہ کے تحت لینے سے حکومت کا مقصد پورا ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ اور یہ ۳۰ دن کی maximum limit ہے۔ اگر ڈپٹی کمشنر چاہے تو اس کا گیارھویں روز فیصلہ کر سکتا ہے۔ اس وقت بھی اس کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ دس روز کے اندر اندر وہ عذرات اس کی خدمت میں پیش ہوں۔ وہ discretion جو ۲۵ سال سے ہم نے بیوروکریسی کو دی اور اس discretion کے استعمال سے انہوں نے اس ملک کا۔ اس قوم کا۔ معاشرے کا اور غریب عوام کا استحصال کیا اور وہ اس ملک کی بربادی کا باعث بنے۔ آپ پھر وہی discretion پھر وہی اختیارات۔ پھر وہی چیزیں بیوروکریسی کو دے رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایسے اختیارات دے رہے ہیں کہ وہ حکم تو نافذ کر سکتے ہیں مگر اس حکم کے خلاف کوئی شخص فریاد نہیں کر سکتا۔ آپ کہیں گے اور لازمی طور پر کہیں گے کہ جناب اگلی کلاز میں ہم نے اسکی پروویژن رکھ دی ہے کہ وہ اپنے عذرات بھی دے سکتا ہے۔ اس بارے میں چارہ جوئی بھی کر سکتا ہے۔ مجھے یہ بتائیں جو

نقصان آپ پہنچانا چاہتے ہیں اس میں آپ نے باغات بھی شامل کر دئیے ہیں۔ اس میں درخت بھی شامل کر دئیے ہیں -

Mr. Speaker : Please restrict yourself to the amendment.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - اس میں باغات درج ہیں اس میں درخت درج ہیں - اس proviso میں یہ بھی درج ہے جناب والا کہ صرف سروے کے لیے وہ باغ کے اندر سے درخت کاٹ سکتا ہے - ابھی یہ فیصلہ اگلی کلاززز کے تحت ڈپٹی کشنر نے نہیں کیا کہ اس کو Justified بھی قرار دیتا ہے کہ گورنمنٹ کو اس چیز کی ضرورت بھی ہے یا یہ قانوناً لی بھی جا سکتی ہے یا نہیں - ان تمام تکمیلات کرنے سے پہلے وہ requirements پوری کرنے سے پہلے یہ ایک ایسا اختیار ڈپٹی کمشنر کو دیا جا رہا ہے کہ پہلے اس کا سارا باغ اجاڑ دے ، اس کے گھر کا ستیاناس کر دے ، اس کا گھر خالی کرا دے - اسے بے گھر کر دے اس کے بعد جب وہ اپنی ساری تکمیل کر چکے تو اگر وہ چاہے اور محسوس کرے کہ جناب اب ہمیں اس جائداد کی ضرورت نہیں ہے تو اگلی کلاز کے تحت اس ایکشن کے بعد وہ یہ فیصلہ دے سکتا ہے کہ ٹھیک ہے ، ہم اس جائیداد کو نہیں لیتے - میں کہتا ہوں کہ جہاں آپ نے پروویژن رکھی ہے کہ باوجود نوٹیفیکیشن جاری کرنے کے پھر بھی اگر افسر مجاز چاہے تو وہ اس جائیداد کو واگزار کر سکتا ہے ، وہ اپنے اس نوٹیفیکیشن کو واپس لے سکتا ہے - تو مجھے بتائیں کہ جب ایک کام کی تکمیل ہو جائے - نقصان پہنچ جائے - پھر اس کا ازالہ exchequer کے ذریعے کیا جائے تو ایسی چیز کے رکھنے کا فائدہ کیا - از راہ کرم اس proviso کو آپ قابل عمل بنائیں - آپ بیوروکریسی کے ہاتھ میں سارا قانون نہ دیں بلکہ یہ قانون عوام کے لئے ہے اور عوام کے حقوق کا تحفظ کریں -

This amendment is in good interest, in good faith, in the interest of common man and common people.

براہ مہربانی آپ اسے قبول کریں کیونکہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ قانون میں کس جگہ درج نہیں ہے - اس کی کسی کلاز سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ اس قانون کا اطلاق صرف جاگیرداروں پر ہو گا - کہیں سے بھی یہ واضح نہیں ہوتا - کہ اس قانون کا اطلاق صرف امراء پر ہوگا - کہیں سے بھی یہ واضح نہیں ہوتا کہ اس قانون کا اطلاق بڑے بڑے زمینداروں پر ہوگا - بلکہ قانون کو آپ اگر

جامع شکل میں دیکھیں تو اس کی زد میں غریب بھی آ سکتا ہے ۔ اس کی زد میں امیر بھی آ سکتا ہے سب لوگ اس کی زد میں آ سکتے ہیں ۔ از راہ کرم آپ اور کسی کے لیے نہیں تو ان غربا کے لیے ۔ ان یتیموں کے لیے ۔ ان بیواؤں کے لئے جن کی جائیداد بھی اس کلاز کے تحت ۔ اس proviso کے تحت آ سکتی ہے جن کی جائیداد میں وہ داخل ہو سکتا ہے جن کے درخت بھی وہ کاٹ سکتا ہے ۔ جن کے گھروں میں بھی وہ آ سکتا ہے اور وہ سارا باغ اجاڑ سکتا ہے ۔ کم از کم انہیں کے لئے اس proviso کی آپ ترمیم کر دیں اور اسے justiciable بنا دیں ۔ تاکہ قانون اور انصاف کے تقاضے پورے ہو سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب الا ۔ میری ترمیم منظور کی جائے جس میں ۳۰ کی بجائے ۴۵ دن ہے اور ۱۰ کی بجائے ۲۰ دن ہے otherwise ترمیم وہی ہے ۔

وزیر اوقاف نوآبادیات ۔ جناب سپیکر ۔ فاضل ممبر نے بڑے زور شور سے یہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ گھر اجاڑ دیے جائیں گے ۔ باغات برباد کر دیا جائے گا ۔ حالانکہ ابتدائی کام صرف اتنا ہے کہ اگر کسی جگہ زمین میں بور کرنا ہے تو اس سے چند فٹ یا چند گز فصل کسی کی ضائع ہوتی ہے اور اس کا بھی معاوضہ دیا جائے گا ۔ یہ بھی مالک کو تحفظ دیا گیا ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد ہم یہ فیصلہ کریں کہ یہ زمین کالونی بنانے کے قابل نہیں ہے یا سیم زیادہ ہے ۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر measurement کرتے ہوئے کسی درخت کی شاخ تک ضائع ہوتی ہے تو اس بھی معاوضہ دیا جائے گا ۔ (نعرہ ہائے تحسین) وہ معاوضہ ایک معاہدے کے تحت دیا جائے گا ۔ اگر معاہدہ ہوتا تو پہلے اس سے طے کر لیا جائے گا تو پھر اس کا فیصلہ کلکٹر کرے گا کہ اتنا معاوضہ اس کا جائز ہے وہ ادا کر دیا جائے ۔

جہاںتک مالک کے اعتراضات کا تعلق ہے وہ آئندہ سیکشن میں آپ دیکھیں گے کہ وضاحت کے ساتھ موجود ہے ۔ مالک کو بھی حق ہوگا کہ وہ بھی اعتراض کر سکے گا ۔ اس میں باقاعدہ اس کو دس دن کا نوٹس اور

serve کیا جائے گا ۔ فوری طور پر اس کی جائیداد نہیں لے لی جائے گی ۔ یہ سب زمین کے متعلق ہے اور مکان اس میں شامل ہیں ۔ کسی کے رہائشی گھر میں داخل ہونے کی ضرورت نہیں ہے سوائے اس صورت میں کہ کوئی ایسا باغیچہ ہو جیسا کہ کئی کوٹھیوں کے ساتھ بارہ بارہ ایکڑ ۔ چودہ چودہ ایکڑ کے باغ ہوتے ہیں ۔ اگر ایسی زمین کی ضرورت پڑے تو ہم وہاں بھی اجازت لے کر جائیں گے ۔ اس کو سات دن کا نوٹس دیکے کہ ہم نے اس کی measurement یا حد بندی کرنی ہے اور اس کو غور کرکے دیکھنا ہے ۔ تو اس صورت حال میں جب یہ صورت پیش آئے گی تو اس میں داخل ہونے کے لئے سات دن کا نوٹس دیا جائے گا ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ان کی اس ترمیم میں کوئی force نہیں ہے ۔ اس کو ہاؤس کے سامنے پیش کیا جائے اور اسے المنظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب آپ کی امنڈمنٹ بھی substantially وہی ہے جو اس رول کے تحت آتی ہے :

> In respect of any motion or in respect of any bill under consideration in the Assembly, the Speaker shall have the power to select one or several identical or substantially identical amendments to be proposed.

تو آپ کی بھی substantially وہی امنڈمنٹ ہے ۔ سوائے اس کے کہ ایک جگہ پر objections کا لفظ ہے ۔ جس کے لئے آپ نے has کا لفظ استعمال کیا ہے اور انہوں نے have کا لفظ لکھا ہے ۔ اس کے بعد انہوں نے "۱۰" اور "۳۰ دن" لکھا اور آپ نے "۲۰ دن" اور "۴۵ دن" لکھا ہے ۔ اس سلسلے میں آپ بھی کچھ کہنا چاہیں تو کہہ لیں ۔ تاکہ دونوں ترامیم کو میں ایوان میں پیش کر سکوں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I knew that you will make that observation. I would rather speak on the amendment proposed to Clause 9, but would make only a cursory reference to one or two points.

مسٹر سپیکر ۔ کلاز ۹ بعد میں آئے گی ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I was very grateful to Mr. Hanif Ramey, the Finance Minister, in giving me some sort of a praise for having prepared my speech on the shariah side of the Bill but on the legal side, the Administration will appreciate that I was absolutely stampeded. My notebook was actually full and his judgement was quite correct that I wanted two days to express my views on the legal side not with any intention of delaying the legislation but to apprise the members of this House that there is plenty of misrepresentation and mis-conception of certain facts.

Mr. Speaker : Let us now proceed with the amendment.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I am coming to that, Sir, in the case of the law, which is being replaced, and the notice period, which is being curtailed, in reality there is nothing wrong with the 1894 Land Requistion Act nor with the Improvement Trust. You, as an eminent lawyer, must have handled sveral cases of land acquisition. The fault lay in the court of the Government and the bureaucracy in the Improvement Trust. For just brief information I would submit that out of 81 schemes conceived and prepared by the Lahore Improvement Trust, only 43 have been completed and 18 were abandoned, and the whole point was that it was passing of files from the Improvement Trust to the Government and vice versa, but, for the poor people, who owned the land, there was a stigme attached to their title of the land from the day of notification. They could neither sell nor dispose of their property and they were completely deprived and no compensation was ever paid. The whole fault lay with the Court and this is what I want to safeguard against, that if schemes worth Rs. 20 crores were to be implemented by the Improvement Trust, not more than two crores of rupees were given since the ceation of Lahore Improvement Trust till today. Today,

what you plan to do is not to bring the money by the approval of the National Economic Council and not to bring the funds from the Central Government but to rob the people of their money, to get the land worth two lakh of rupees at Rs. 22,000 and to make 7 to 8 crores of rupees profit to be spent on the houses that they plan to construct. The Government should invest money obtained from the Central Government.

Minister for Revenue : To my mind, the learned member is not relevant.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : I have finished, Sir.

(Laughter)

وزیر قانون : جناب والا ۔ قاعدہ ۱۷۹ کے تحت میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز ۴ پر استصواب رائے کر لیا جائے ۔

Mr. Speaker : Now I will put the amendment moved by Haji Muhammad Saifullah Khan.

The question is .

> That for the Proviso to sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill, the following be substituted, namely :-
>
> Provided that in case the owner is not willing, no person shall enter upon the land in question unless the objections raised by the owner have been disposed of by the Deputy Commissioner, after giving him a hearing. The aggrieved person may submit his objections within 10 days of the receipt of the notice and the Deputy Commissioner shall be

bound to dispose them off within 30 days;

(The motion was lost)

Mr. Speaker : Now I will put the amendment by Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood.

The question is :

> That for the Proviso to sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill, the following be substituted, namely :-
>
> Provided that in case the owner is not willing no person shall enter upon the land in question unless the objections raised by the owner has been diposed of by the Deputy Commissioner after giving him a hearing. The aggrieved person may submit his objections within 20 days of receipt of the notice and the Deputy Commissioner shall be bound to dispose them off within 45 days.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : Next amendment is by Mian Khurshid Anwar, who many please move it.

میاں خورشید انور : میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۴ کی تحتی ضمن (۲) کے جملہ شرطیہ کی تیسری سطر میں وارد ہونے والا الفاظ "ہو" اور "میں" کے مابین الفاظ "یا زیر کاشت اراضی یا باغ" ایزاد کئے جائیں -

مسٹر سپیکر : ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۴ کی تحتی ضمن (۲) کے جملہ شرطیہ کی تیسری سطر میں وارد ہونے والے الفاظ "ہو" اور "میں" کے مابین الفاظ "یا زیر کاشت اراضی یا باغ" ایزاد کئے جائیں -

میاں خورشید انور : جناب والا - میں آپ کی وساطت سے حکمران پارٹی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی ۔ رحم پارٹی کے سہارے لوگوں کے ساتھ ظلم نہ کریں جن لوگوں کے پاس تھوڑی تھوڑی زمین ہے وہ اس سکیم میں آ جائے گی -

Sheikh Aziz Ahmad : The member is not within the ambit of the discussion.

میاں خورشید انور : جناب والا - جو اراضی شہروں کے نزدیک ہے ان میں باغ لگائے جاتے ہیں - وہ لوگ سبزی وغیرہ لگاتے ہیں - ان لوگوں کا گذر اوقات تقریباً اسی پر ہوتا ہے - اسی لئے میں نے یہ ترمیم دی ہے کہ "زیر کاشت اراضی یا باغ" کے الفاظ ایزاد کئے جائیں - میرا مقصد یہ ہے کہ خدا کے لئے کچھ خوف کریں اور زیادتی نہ کریں - آپ ان ۲۲ خاندانوں کی جائداد پر قبضہ کریں ان بیچاروں کو کیوں پریشان کرتے ہو -

جناب والا - جس طرح اغراض و مقاصد میں کہا گیا ہے کہ غریب لوگ جن کے پاس رہنے کے لئے مکان نہیں ہیں ان کے لئے یہ انتظام کیا جا رہا ہے - اگر یہ حکومت سنجیدہ ہوتی اور مکانوں کا مسئلہ دیانت داری سے حل کرنا چاہتی تو جن شہروں اور قصبات میں بے پناہ سرکاری رقبے پڑے ہیں وہاں سے اس سکیم کو شروع کرتی -

Minister for Irrigation : Point of order, he is not relevant, Sir.

Mr. Speaker. It is not a general discussion.

میاں خورشید انور - اس کا جناب نے موقع نہیں دیا ۔

مسٹر سپیکر - وہ اور بات ہے ۔

مسٹر سپیکر - اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے ۔

> That in the Proviso to sub-clause (2) of clause 4 of the Bill, between the word "House" and bracket appearing in line 3, the words "or cultivated land or garden" be inserted.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

Mr. Speaker : Amendments No. 14 and 15 are dropped because these have already been taken up along with 11 and 12. Now we come to amendment No. 16.

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میری ترمیم مختلف ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپکی ترمیم میں کہا گیا ہے کہ "سات" کی بجائے "تیس" کر دیا جائے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے اگر ایک ہی موضوع پر چار آدمیوں کی ہیں تو ان کو آپ کیسے ignore کر سکتے ہیں ۔ یا تو ہمیں موقع دے دیں کہ ہم بھی اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ ساری مختلف ترامیم ہیں ان کا ایک دوسری کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور ترمیم نمبر ۱۶ پیش کریں ۔

میاں خورشید انور ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ ، قانون کی ضمن ۴ کی تحتی ضمن (۲) کے جملہ شرطیہ کی پہلی سطر میں وارد

ہونے والے لفظ ''سات'' کی بجائے لفظ
''تیس'' ثبت کیا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ ، قانون کی ضمن ۴ کی تحتی ضمن
(۲) کے جملہ شرطیہ کی پہلی سطر میں وارد
ہونے والے لفظ ''سات'' کی بجائے لفظ ''تیس''
ثبت کیا جائے ۔

میاں خورشید انور ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ حکومت کو اتنی جلدی ہرگز نہیں ہے اگر حکمران پارٹی واقعی لوگوں کو مکان مہیا کرنے میں بہت جلدی میں ہوتی تو جو سرکاری رقبے شہروں کے پاس پڑے ہیں پہلے وہ ان لوگوں کو مہیا کرتی ۔ ان میں کوئی جھگڑا نہیں تھا ۔ حکومت کو قطعاً کوئی ایسی جلدی نہیں ہے یہ خواہ مخواہ لوگوں کو تنگ کرنے کے لئے اس قسم کے حربے استعمال کر رہے ہیں ۔ ان سے لوگوں میں خلفشار پیدا ہوگا ۔ پریشانی بڑھے گی ۔ بے اطمینانی بڑھے گی ۔ چونکہ وزیر موصوف کو واقعی اس سکیم پر عمل کرنے میں کوئی جلدی نہیں ہے ۔ اس لئے ''سات'' کی بجائے ''تیس'' کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک ترمیم نمبر ۱۵ ۔

Ch : Amanullah Lak : Sir, I move ,

> That in Clause 4 of the Bill, in the proviso to sub-clause (2), for the figure and word "days" occurring in line 5, the words "one month" be substituted".

مسٹر سپیکر ۔ یہ بالکل ایک جیسی ہیں کہ تیس دن یا ایک مہینہ ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ میرے فاضل دوست حاجی سیف اللہ صاحب نے اس کا

جواب دے دیا ہے ۔ میں صرف حقیقت سامنے رکھنا چاہتا ہوں جو کل ان کے لئے مشکلات پیدا کرے گی ۔ سات دن کے نوٹس کی بجائے میں نے تیس دن کے نوٹس کی ترمیم پیش کی ہے ۔ اس زمین میں اس مکان میں جس کو لینا مقصود ہو اس کے لئے سات دن کا نوٹس دیا جائے گا ۔ لیکن وہ اس امر کو نظر انداز کر گئے ہیں کہ بعض ایسے آدمی جن کو نوٹس دینا ہوگا ان میں سے بعض ملازم ہوں گے ۔ بعض ہسپتال میں داخل ہوں گے ۔ بعض اپنی کسی مجبوری کی بنا پر باہر گئے ہوں گے ۔ اس نوٹس کی سروس کا کیا حل ہوگا ۔ اس کلاز کی proviso کی وجہ سے ان کو کتنی مشکلات درپیش ہونگی ۔ اور وہ فوجی ملازم جن کے حقوق ملکیت متاثر ہوں گے اس کے لئے کیا تدارک کیا جائے گا ۔ اس ترمیم سے نہ تو ان کی بنیادی اصول vitiate ہوتے ہیں نہ انکو نقصان پہنچتا ہے نہ دقت ہوتی ہے ۔ اگر تیس دن کی حد مقرر کر دی جائے تو اس proviso کو صحیح معنوں میں implement کیا جا سکے گا میں استدعا کروں گا کہ آپ اس امر واقعہ کو ملحوظ خاطر رکھیں کہ اس کو لاگو کرنے میں عملی لحاظ سے سات دن کے اندر مشکل ہو جائے گا ۔ اس کے لئے ہم نے کوئی شوقیہ ترمیم نہیں دی بلکہ یہ صرف اسلئے ہے کہ جو نوٹس آپ نے صحیح معنوں میں دینا ہے اگر اس آدمی کو نہیں پہنچتا یا نوٹس کی تعمیل کے بعد وہ ادمی وہاں نہیں پہنچ سکتا تو میں یہ سمجھنے میں سراسر حق بجانب ہوں گا جیسے کے میرے فاضل دوست میاں خورشید انور نے فرمایا تھا کہ آپ لاقانونیت کا راستہ اختیار کر رہے ہیں ۔ میں عرض کرونگا کہ لوگوں کو کچھ latitude دیا جائے اور ان کو بے گھر نہ کیا جائے ۔

Mr. Speaker. Please don't repeat the earlier arguments.

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں تو ابھی بات کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے وہی دہرانا شروع کر دیا ہے جو میاں خورشید انور بات کی ہے ۔ آپ نے ڈیڑھ منٹ اس بات پر لیا ہے کہ میاں خورشید انور نے یہ کہا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں نے جو عرض کی ہے وہ تو حاجی سیف اللہ صاحب کو بھی اپیل کرتی ہے کیونکہ میں یہ محسوس کر رہا

ہوں کہ ان کا دل میرے ساتھ ہے ۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ ان عملی حقائق کو سامنے رکھیں اور اس میں اگر تیس دن کی زیادہ سے زیادہ مدت نوٹس کے لئے رکھ دی جائے تو ضمن ۴ پر صحیح عمل درآمد ہو سکے گا ۔ تعمیل ۵-۶-۷-۸ دن کے اندر بھی ہو سکتی ہے ۔ یہ تو Executing Agency پر depend کرے گا کہ وہ کتنی جلدی تعمیل کراتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ نک نے اپنی ترمیم میں ایک ماہ کو تیس دن لکھا ہے اس لئے میں صرف ترمیم نمبر ۴ ایوان کے سامنے پیش کر رہا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ نک ۔ جناب والا ۔ اس طرح سے دونوں اکٹھی ہو جائیں گی ۔

Mr. Speaker : The question is ;

> That in the proviso to sub-clause (2) of Clause 4 of the Bill for the figure "7" occuring in line 5, the figure "30" be substituted".

(The motion was lost)

Mr. Speaker : Next admendment.

میاں خورشید انور ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون کی ضمن ۴ کی تحتی ضمن (۳) کے پیراگراف (ب) کے آخر میں مندرجہ ذیل عبارت ایزاد کی جائے ۔ یعنی ۔ ''کلکٹر کے فیصلے سے رنجیدہ فریق متذکرہ فیصلے میں متعین کردہ معاوضے میں اضافہ یا تخفیف کرانے کی غرض سے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں اپیل کر سکے گا'' ۔

مسٹر سپیکر - ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۴ کی تحتی ضمن (۳) کے پیراگراف (ب) کے آخر میں مندرجہ ذیل عبارت ایزاد کی جائے - یعنی -

کلکٹر کے فیصلے سے رنجیدہ فریق متذکرہ فیصلے میں متعین کردہ معاوضہ میں اضافہ یا تخفیف کرانے کی غرض سے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں اپیل کر سکے گا ۔

Sheikh Aziz Ahmad : I oppose it Sir.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں ترمیم در ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ الفاظ متذکرہ فیصلے میں متعین کردہ معاوضہ میں اضافہ یا تخفیف کرانے کی غرض سے "حذف کر کے اس کے بجائے الفاظ پندرہ روز کے اندر" ثبت کئے جائیں ۔

Minister for Labour : I oppose, Sir.

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور کی ترمیم یہ ہے کہ کلکٹر کے فیصلے سے رنجیدہ فریق متذکرہ فیصلے میں متعین کردہ معاوضے میں اضافہ یا تخفیف کرانے کی غرض سے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں اپیل کر سکے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - میری ترمیم در ترمیم یہ ہے کہ الفاظ متذکرہ فیصلے میں متعین کردہ معاوضے میں اضافہ یا تخفیف کی غرض سے حذف کر کے اس کے بجائے الفاظ پندرہ روز کے اندر ثبت کئے جائیں ۔

Mr. Speaker : This amendment to amendment cannot be moved as it will go against the very provision of the Bill.

(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلے پر چوہدری جمیل حسن خان منج کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میاں خورشید انور - جناب والا - میری اس ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ آپ کے جلد بازی میں بنائے گئے قانون کی ایک بہت بڑی خامی کو دور کیا جائے - اصل کلاز میں لکھا گیا ہے کہ جہاں کہیں معاہدہ نہ ہو سکے تو اس کا تعین کلکٹر کرے گا - جناب والا کلکٹر کسی فریق سے پیسے لے کر زیادہ معاوضہ بھی مقرر کر سکتے ہیں یا کسی فریق کو دبانے کے لئے ، کسی غریب کو تنگ کرنے کے لیے اس زمین کا کم معاوضہ بھی متعین کر سکتے ہیں - اس لیے ضروری ہے کہ میری یہ ترمیم منظور کر لی جائے تاکہ اگر حکومت یہ محسوس کرے کہ کلکٹر نے کسی لالچ میں آ کر یا ویسے غلطی سے آخر وہ بھی انسان ہے ، غلطی ہو سکتی ہے - فیصلہ کر دیا ہے ، زیادہ قیمت مقرر کر دی ہے اور حکومت کو نقصان ہو رہا ہے تو حکومت بھی اپیل کر سکے گی - میری اس ترمیم سے وہ لوگ بھی اپیل کر سکیں گے جو یہ محسوس کریں گے کہ کلکٹر نے کس فریق سے پیسے لے کر ، یا سیاسی رعب میں آ کر گڑبڑ کی ہے اور میرے ساتھ زیادتی کی ہے، اس لیے جناب والا - انصاف کے تقاضے کو پورا کرنے کے لیے ، استحصال کو ختم کرنے کے لیے ، سیاسی اور نوکرشاہی کی رشوت ختم کرنے کے لیے ، ان کے دماغوں کو درست رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس ترمیم کو منظور کر لیا جائے - میرا خیال ہے کہ جناب وزیر موصوف جو کہ ابھی ابھی حج کر کے تشریف لائے ہیں اور ان کا حج ابھی تک تازہ ہے وہ اس بے ضرر سی لیکن نہایت ہی مفید ترمیم کو قبول فرمائیں گے -

Mr. Chairmain : This is not within the scope of your amendment.

وزیر مال - پوائنٹ آف آرڈر - جس فاضل ممبر کو حج نصیب نہیں ہوا - وہ دوسروں کے حج کیوں گنتا ہے -

وزیر خزانہ (مسٹر حنیف رامے) - جناب والا - میاں خورشید انور صاحب نے یہ تجویز فرمایا ہے کہ کلکٹر کے فیصلے سے رنجیدہ فریق متذکرہ فیصلے میں متعین کردہ معاوضے میں اضافہ یا تخفیف کرانے کی غرض سے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں اپیل کر سکے گا - اس سلسلے میں یہاں تک ہم جانے کے لیے تیار ہو سکتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ جج کی بجائے یہ اپیل کمشنر کے پاس ہو سکے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر - جیسا کہ فنانس منسٹر اس وقت reasonable mood میں ہیں کیا وہ کوئی خاص وجوہات بیان کر سکتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ جج کو کیوں ترجیح نہ دی جائے ؟

وزیر خزانہ - جناب والا - گزارش یہ ہے کہ تمام ہاؤس اس بات سے آگاہ ہے کہ بار بار یہ معاملات ہمارے سامنے آتے ہیں کہ عدالتوں میں لاکھوں مقدمات زیر سماعت پڑے ہیں اور اگر یہ اپیل کا حق ڈسٹرکٹ جج کو دیا جائے گا تو وہ کئی کئی سال تک ان مقدمات کا فیصلہ نہیں ہو سکے گا - اس لیے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ڈپٹی کمشنر کے فیصلے پر جو اپیل ہو وہ کمشنر کے پاس ہو جائے تاکہ فیصلے میں زیادہ دیر نہ لگے -

میاں خورشید انور - جناب والا - چونکہ یہ ترمیم میری ہے - میں جناب حنیف رامے صاحب کی تجویز کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں اور ان کی ایک چھوٹی سی ترمیم کو - کہ ''ڈسٹرکٹ جج'' کے بجائے ''کمشنر'' لکھا جائے - میں منظور کرتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ حکومت پارٹی بھی اسے منظور کر لے گی -

مسٹر چیئرمین - میاں خورشید انور صاحب کی یہ ترمیم ہے کہ کلکٹر کے فیصلے سے رنجیدہ فریق متذکرہ فیصلے میں متعین کردہ معاوضے میں اضافہ یا تخفیف کرانے کی غرض سے کمشنر کی عدالت میں اپیل کر سکے گا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - اس میں میعاد مقرر کر دیں - پندرہ روز - بیس روز تاکہ یہ لامحدود نہ رہ جائے کہ وہ جب چاہے اپیل کر سکے - کتنے عرصے کے اندر وہ اپیل کر سکے گا یہ تعین کر دیں - اور میرا خیال ہے کہ اس کے لیے پندرہ روز کا عرصہ بہتر رہے گا -

میاں خورشید انور - پندرہ یا بیس روز کر دیں بہتر رہے گا -

Mr. Chairman : Will the Minister concerned explain it please ?

حاجی محمد سیف اللہ خان - پندرہ روز کر دیں نقول لینی ہیں - سب کچھ کرنا ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ Fifty days ٹھیک ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ پندرہ کر دیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ تو اب ترمیم کے الفاظ یہ ہونگے کہ کلکٹر کے فیصلے سے رنجیدہ فریق متذکرہ فیصلے میں متعین کردہ معاوضے میں اضافہ یا تخفیف کرانے کی غرض سے کمشنر کی عدالت میں اندر میعاد دس دن اپیل کر سکے گا ۔

آوازیں ۔ بالکل ٹھیک ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ ''کمشنر کی عدالت کی بجائے'' ''کمشنر کے رو برو'' الفاظ استعمال کئے جائیں ۔

میاں خورشید انور ۔ مسٹر سپیکر اپیل کمشنر کی عدالت میں ہی ہوتی ہے ۔ اگر کمشنر صاحب دورے پر ہوں تو پھر وہ شخص کس کے رو برو ہوگا ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ فیصلہ کمشنر صاحب نے کرنا ہے یا کسی اور نے کرنا ہے ؟

مسٹر چیئرمین ۔ ایک ریونیو آفیسر ہوتا ہے میرے فاضل دوست نے ٹھیک فرمایا ہے .It is before the Revenue Court

مسٹر چیئرمین ۔ اب سوال یہ ہے :

> کہ مسودہ قانون کی ضمن ۳ کی تحتی ضمن (۳) کے پیراگراف (ب) کے آخر میں مندرجہ ذیل عبارت ایزاد کی جائے ۔ یعنی ۔
>
> کلکٹر کے فیصلے سے رنجیدہ فریق متذکرہ فیصلے میں متعین کردہ معاوضہ میں اضافہ یا تخفیف کرانے کی غرض سے کمشنر کے روبرو اندر میعاد دس دن اپیل کر سکے گا'' ۔
>
> (تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

رانا پھول محمد خان - جناب والا - محمد حنیف رامے صاحب نے ترمیم در ترمیم پیش کی ہے اور اس کو بہ اتفاق رائے منظور کیا گیا ہے -

شیخ عزیز احمد - مسٹر سپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ کلاز کو بہ ترمیم شدہ صورت میں بل کا حصہ بنایا جائے -

(قطع کلامیاں)

Mr. Chairman : The question is :

That Clause 4 as amended do stand part of the Bill.

(The motion was caraied)

سید تابش الوری - کیا موشن پیش کی ہے ؟

مسٹر چیئرمین - کلاز ۴ امنڈمنٹ پر ترمیم در ترمیم پیش کی ہے -

سید تابش الوری - امنڈمنٹ منظور کی ہے - یا ترمیم شدہ کلاز منظور کی ہے - ترمیم شدہ کلاز الگ پیش کی جائے گی - پہلے ترمیم پیش کی جائے -

مسٹر چیئرمین - وہ تو منظور ہو گئی -

میاں خورشید انور - وہ تو پاس ہو گئی اب ۱۷ نمبر ترمیم پیش ہوگی -

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سید تابش الوری - ابھی تو اور ترامیم موجود ہیں -

(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ - جناب والا - چیئرمین نے ابھی ابھی کلاز ۴ as amended ایوان کے سامنے پیش کر کے منظوری حاصل کر لی ہے اس کے بعد کوئی اور امنڈمنٹ نہیں آ سکتی -

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ صورت یہ ہے کہ جناب چیئرمین نے ایک فقرہ کہا یہ کلاز as amended پیش کی جاتی ہے جو سنا نہیں گیا ۔ میں نے کہا اب اس کو دوبارہ دہرائیے ۔ انہوں نے کہا موشن کی گئی ہے ۔ اس مرحلہ پر آپ تشریف لے آئے نہ یہ منظور ہوئی ہے نہ اس پر رائے لی گئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کلاز کی منظوری کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے کہا جائے جس طرح جناب فرمایا کرتے ہیں جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں ۔ جو حق میں نہیں وہ نہ کہیں ۔ انہوں نے یہ کہا کہ جو اس کے حق میں ہیں اس کے بعد مزید کوئی کارروائی نہیں ہوئی آپ ٹیپ سن لیں ۔ یہ کلاز غلط طور پر تصور ہوگی ۔ اس کی تکمیل کریں ۔

Mr Speaker : I will put the amendment again is the vote of the house.

The question is :

> That Clause 4 as amended do stand part of the Bill.

سید تابش الوری ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس سٹیج پر مخالفت نہیں ہو سکتی ۔ جب سوال ایوان میں پیش ہو جائے اس کے بعد تقریر نہیں ہو سکتی صرف تحریک کی اپوزیشن ہو سکتی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے .....

مسٹر سپیکر ۔ یہ ہاؤس میں برائے منظوری پیش ہو چکی ہے ۔ اس دوران نہ پوائنٹ آف آرڈر پیش ہو سکتا ہے اور نہ اس کے بعد تقریر ہو سکتی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر بڑا اہم ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ When it is put to vote کوئی پوائنٹ آف آرڈر اس دوران نہیں ہو سکتا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا میں نے appose کیا ہے اور مجھے حق حاصل ہے کہ میں اس پر اظہار خیال کروں ۔

مسٹر سپیکر ۔ It has been put for voting. اس سٹیج پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں بڑی اہم رولنگ اس سلسلے میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ قاعدہ ۱۸۰ (۷) (سی) کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔

> A member shall not raise a Point of Order, when a quettiou on any motion is being put to the Assemly.

اس پر کوئی پوائنٹ آف آرڈر ہو ہی نہیں سکتا ۔

Mr. Speaker : Rule (180 (5) is clear :

> No discussion or debate shall be allowed on any point of order but the Speaker may, if he thinks fit, hear members before giving his decision.

Please also see rule (180) (c) :

> A member shall not raise a point of order—
>
> "When a question on any motion is being put to the Assembly .....

A question has been put.

سید تابش الوری ۔ میں جناب یہی عرض کر رہا ہوں کہ question put کرنے کے بعد oppose کیا جا سکتا ہے اس پر تقریر ہو سکتی ہے ۔

Mr. Speaker : The question is put and there can be no opposition when it is being put.

سید تابش الوری - جناب والا - میں جو رولنگ پیش کر رہا ہوں جناب اس کو سن لیں :

Ruling of the Chair ..... Legislative Assembly (Central) .... The Decisions of the Chair ...Page 44

> After a motion to omit clause 5 of the Criminal Law Amendment Bill and been debated and negative and various amendents there-to had been disposed of, the motion that the clause stand part of the Bill was put. On a member rising to speak on this motion, a point of order was taken that if this was permitted it would amount to having a debate on the same question twice over.
>
> The President ruled : "The fact that the original amendment asking for the omission of this clause was discussed and voted upon cannot take away the right to discuss why the clause should or should not be allowed to stand part of the Bill".

جناب والا - یہ انتہائی اہم اور واضح رولنگ ہے - جو بالکل اسی طرح سے جس طرح سے میں نے اپنے پوائنٹ کو پیش کیا ہے - پیش کرنے کے بعد پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا گیا جب سپیکر نے اس کو Put کر دیا تھا اس پوائنٹ آف آرڈر کو up-hold کیا اور یہ قرار دیا کہ ان ترامیم پر discussion سے یہ right متاثر نہیں ہوتا اور کلاز کو بل کا حصہ بنانے کے سلسلے میں اس پر تقاریر اور اظہار خیال ہوتا ہے - یہ نہایت اہم رولنگ ہے -

مسٹر سپیکر - یہ کتاب میرے پاس بھیج دیجئیے - میں اس کو دیکھ لیتا ہوں -

وزیر قانون - جناب والا - میں صرف ایک فقرہ رولز میں سے پڑھنا چاہتا ہوں -

180 (7) A member shall not raise a point of order—

یہ قواعد و ضوابط کی mandatory پرویژن تھی - جناب والا - رول بڑا واضح ہے اس کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ رولنگ chair کی طرف سے دی جائے -

Mr. Speaker : Let me see what is this.

وزیر قانون - جناب والا - میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ جس وقت یہ رولنگ جو Ruling of the Chair میں سے اس وقت quote کی گئی ہے دی گئی تھی اس وقت رولز آف پروسیجر پتہ نہیں کیا تھے -

Mr. Speaker : But the rules are quite clear.

سید تابش الوری - جناب والا - کون سا رول پیش کیا گیا ہے -

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, before you put the question, the learned Law Minister, while waving that book either in the face of the Speaker or in the face of the opposition, said that the rule is very clear and on that there is no need to give a ruling. If that is not correct verbatim then please listen to the tape, and if that is the case then he cannot take away the preaogative of the Speaker and artribute it to himself. He should withdraw that.

وزیر قانون - Point of Explanation Sir جناب والا - میں نے یہ عرض کی ہے کہ ہمارے رولز جن کے تحت یہ ہاؤس چل رہا ہے بڑے clear ہیں - میں نے جب کہا کہ یہاں shall کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور یہ mandotary پرویژن ہے تو کسی صورت میں بھی یہ نہیں ہو سکتا کہ اس وقت کے رولز کے تحت جو Ruling of the Chair دی گئی تھی ہم اس کو follow کریں - ہم اپنے اس mandatory رول کو follow کریں

گے ۔ جناب والا پھر یہ رولنگ جو پڑھی گئی ہے یہ binding نہیں ہے ۔ (قطع کلامیاں) رولنگ mandatory نہیں ہوتی ہے بلکہ جو رولز ہیں وہ mandatory ہیں ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : If I am found to be wrong, after the tape is heard, I shall tender my apology but let the tape be played first.

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ جب وزیر قانون نے یہ کہا کہ رولز واضح ہیں ۔ اس لئے رولنگ کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ سپیکر صاحب رولنگ نہ دیں ۔ خانزادہ صاحب جو اپنی مسکراہٹ کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں اور پھر بھی نہیں چھپ رہی ۔ اچھی طرح جانتے ہیں کہ انہوں نے اس رولنگ کی طرف اشارہ کیا تھا جو سید تابش الوری صاحب دکھا رہے ہیں ۔ اس رولنگ کو اب flourish کرنے کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کہ رول clear موجود ہے اس رول کے تحت جناب سپیکر رولنگ دے چکے ہیں اور question put کر چکے ہیں ۔ وہ سپیکر صاحب کو محروم نہیں کر رہے کہ رولنگ نہ دی جائے وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ جس پرانی رولنگ کا حوالہ سید تابش الوری صاحب دے رہے ہیں اس رولنگ کو follow کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I don't agree with him inspite of his appreciating or not appreciating an invisible smile. The tape itself will give sequence of the speech. If that was said after Mr. Tabish's speech then I agree with Mr. Ramey but if it was said before, the tape is there.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں اس معزز ایوان کا وقت اس طرح پر صرف نہیں کرنا چاہتا کہ ٹیپ سنی جائے ۔ میں اس کے لئے فاضل رکن سے اتفاق کرتا ہوں کہ ایوان کے وقت کے بعد آپ تشریف لے آئیں ۔ ٹیپ موجود ہو گی آپ اس کو سن لیں اگر آپ جھوٹے ہوں تو بیشک آپ اس معزز ایوان سے معافی مانگیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ایک گزارش میں اس ضمن میں کروں گا کہ جناب وزیر قانون نے جس قاعدے کا حوالہ دیا ہے وہ

قاعدہ یہ کہتا ہے کہ جب question put کیا جا رہا ہو تو اس وقت پوائنٹ آف آرڈر raise نہیں کیا جا سکتا ۔ لیکن یہاں پر یہ سوال نہیں ہے بلکہ سوال یہ ہے کہ جب question put کیا جا رہا ہو تو کوئی ممبر اسے oppose کر سکتا ہے کہ اس کلاز کو قانون کا حصہ نہ بنایا جائے ۔ انہوں نے اس کو oppose کیا ہے اور oppose کرنے کے بعد جناب کو مطمئن کرنے کے لئے رولنگ دی ہے پوائنٹ آف آرڈر تو انہوں نے raise نہیں کیا ہے کہ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر فیصلہ مانگ رہے ہیں ، وہ تو یہ اپنا حق لے رہے ہیں کہ مجھے حق دیا جائے کیونکہ میں اس کو oppose کر چکا ہوں کہ اس کلاز کو بل کا حصہ نہ بنایا جائے ۔ اگر کہیں بھی رولز میں دکھا دیں کہ جس وقت question put کیا جائے تو اس کلاز کو بل کا حصہ بنانے کے لیے oppose نہیں کیا جا سکتا تو پھر یہ رولنگ کارآمد نہیں رہے گی ۔ اگر اس رولنگ کے برعکس قاعدے میں کوئی چیز نہیں ہے تو پھر یہ رولنگ فائق ہے ۔ انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر raise نہیں کیا بلکہ اس رولنگ کے تحت انہوں نے اپنا حق حاصل کیا کہ میں اس کلاز کو بل کا حصہ نہ بنانے کیلئے مخالفت کرتا ہوں ۔ آپ نے اس پر اپنا فیصلہ دینا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ محترم حاجی سیف اللہ خان صاحب نے اس معزز ایوان کے سامنے یہ بات تسلیم کی ہے کہ آپ سے پہلے اس کرسی سے جناب سپیکر اس سوال کو ہاؤس کے سامنے پیش کر چکے ہیں اور اس پر جو لوگ اس کی حمایت میں تھے وہ ''ہاں'' بھی کہہ چکے ہیں لیکن ابھی انہوں نے یہ نہیں پوچھا تھا کہ جو اس کے مخالف ہیں انہوں نے ''نہ'' کی ہے یا ''نہیں'' کی ۔ انہوں نے کہا کہ اس پر کارروائی مکمل نہیں ہوئی اس لئے یہ سوال ایک بہانے سے اٹھایا گیا یہ کہہ کہ کارروائی کو مکمل کر لیا جائے یعنی ''ہاں'' والوں نے ''ہاں'' کہدی ہے ''نہیں'' والوں نے ابھی ''نہ'' نہیں کہی وہ ابھی آپ ''نہ'' کروا لیں ۔ آپ نے اس بات کے تحت question کو دوبارہ put کیا اور جب put کیا تو انہوں نے یہ نکتہ اٹھا لیا ۔

جناب والا ۔ اس ایوان کی لائبریری ہمیں بھی مہیا اور میسر ہے ۔ اگر ہم بھی اس لائبریری سے اٹھا اٹھا کر یہاں کتابیں لے آئیں اور تلاوت شروع کر دیں تو آپ کا اور ہاؤس کا وقت صدیوں تک اسی طرح گزر سکتا ہے ۔ یہ صرف اور صرف تاخیری حربے ہیں بار بار رولز اینڈ ریگولیشنز پرانی رولنگ

کو لا لا کر سوائے اس کے کہ بہانوں سے ایوان کا وقت ضائع کیا جا رہا ہے اور کچھ بھی نہیں ہے ۔ جب یہ clear cut کہا گیا کہ کارروائی مکمل کر لی جائے کیونکہ کارروائی آدھی ہوئی ہے آدھی باقی رہتی ہے ۔ صرف اتنی بات تھی کہ آپ یہ کہہ دیتے کہ جو لوگ as amanded clause کے خلاف ہیں وہ ''نہ'' کہدیں کارروائی مکمل ہو جاتی لیکن آپ نے ان کی بات میں آ کر دوبارہ اس کو put کیا اور وہ اس کو لے دوڑے۔ یہ کسی طرح سے اس ایوان کے وقار کے حق میں چیز نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ as amended یہ کلاز put ہو چکی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر .....

Mr. Speaker : I can't permit point of order at this stage. No. discussion or debate can be allowed.

جو کلاز as amended کے حق میں ہیں وہ ''ہاں'' کہیں (ممبران : ہاں) جو اس کے خلاف ہیں وہ ''نہیں'' (ممبران : نہیں) فیصلہ میرے خیال میں ''ہاں'' والوں کے حق میں ہے ''ہاں'' والوں کے حق میں ہے ''ہاں'' والوں کے حق میں ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۵

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے کلاز ۵ پیش ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی رولنگ اس سلسلے میں چاہتا ہوں ۔ جب کوئی کلاز put کی جا چکی ہو اس پر اختلاف کر کے اظہار خیال کیا جا سکتا ہے یا نہیں ۔ میں نے اس سلسلے میں جو رولنگ پیش کی ہے اس کی روشنی میں جناب کی رائے کیا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ وہ جب مرحلہ آئے گا دیکھیں گے ۔

سید قابش الوری - اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اسی طرح فیصلہ کر دیں گے - اس پر اعتراض کیا جائیگا - یہ نہایت اہم نکتہ ہے اس پر میں چاہتا ہوں کہ آپ رولنگ صادر فرما دیں -

Mr. Speaker : When the stage comes and the question arises, I will give my ruling.

Now, we come to clause 5.

حاجی محمد سیف اللہ خان اپنی ترمیم نمبر ۱۷ پیش کریں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون ھذا کی ضمن ۵ کو حذف کر دیا جائے -

Mr. Speaker : The motion moved is :

That clause 5 of the Bill, be deleted.

Minister for Auqaf ; I oppose it, sir.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - ضمن ۵ جس کو حذف کرنے کیلئے میں نے ترمیم پیش کی ہے یہ ہے -

Where any land is proposed to be acquired under this Act the Collector shall cause the land (unless it has already been marked out) to be marked out and measured and if no plan has been made thereof a plan shall be made of the same.

جناب والا - میں سمجھتا ہوں کہ یہ کلاز ۵ اس مسودہ کو جو بعد میں قانون کہلائے گا زیادہ مبہم پیچیدہ بنانے کے لئے درج کی گئی ہے -

میں یہ وضاحت چاہوں گا جناب وزیر متعلقہ سے جنہوں نے اس کلاز کو اس بل کا حصہ بنایا ہے کہ وہ ازراہ کرم کلاز ۴ اور کلاز ۵ میں فرق بتائیں - کلاز ۴ میں وہ کون سی کسر رہ گئی تھی جس کو آپ نے کلاز ۵ میں پورا کر دیا ہے - حقیقت تو یہ ہے کہ کلاز ۴ میں وہ تمام لوازمات ہیں جو کسی زمین کے جائیداد کے یا پراپرٹی کے حصول کے لئے ہونے چاہیں اور انہیں نہایت واضح انداز میں پیش کیا گیا ہے - جناب والا - جب کلاز ۴ کو دیکھا جاتا ہے تو فوراً بعد جب کلاز ۵ آتی ہے تو سمجھ نہیں آتی کہ آخر اس مسودہ قانون کا مقصد ہمارے لئے کیا ہے - ایسے قانون بنانے کے بعد وہ کیسے اور کس طرح استعمال کریں گے - میں سمجھتا ہوں کہ پھر پھیر کیساتھ یہ کلاز رکھ دی گئی ہے کیونکہ کلاز ۴ کی موجودگی میں کلاز ۵ کی قطعاً کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اگر آپ نے کلاز ۵ بدستور رکھنی ہے تو یہ آپ کا مسودہ قانون جو بعد میں ایکٹ کی صورت اختیار کریگا قانون نہیں کہلائے گا بلکہ وہ ایک بنیے کا کھاتہ بن جائیگا جس میں لکھا ہوتا ہے ۲ پیسے کا گڑ یا ۲ پیسے گڑ والے -

وزیر اوقاف - جناب سپیکر - اس کلاز کے تحت ایسے کورٹ یارڈ جو بند ہوں وہاں داخل ہو کر ان کی پیمائش کرنا اور ان کا جائزہ لینا مقصود ہے یہ چیز اس میں شامل ہے - کلاز ۵ کی مخالفت کی گئی ہے لیکن اس کے تحت پوری پیمائش لی جائیگی - میں سمجھتا ہوں کہ یہ کلاز منصوبہ بندی کے لئے نہایت ضروری ہے - میرے فاضل دوست جو مجھ سے پہلے بول رہے تھے پتہ نہیں کہ انہوں نے کیوں اتنی لمبی چوڑی تمہید کے ساتھ تقریر کی -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون ہذا کی ضمن ۵ کو حذف کر دیا جائے -

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

Chaudhri Amanullah Lak : Sir, I move :

That in Clause 5 of the Bill, the

following words be added at the end, namely :—

The measuring and planning of the land shall be made in the presence of the owner or a person authorised by him in this behalf.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That in Clause 5 of the Bill, the following words be added at the end, namely : –

The measuring and planning of the land shall be made in the presence of the owner or a person authorised by him in this behalf.

وزیر اوقاف ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzad : Sir, the measuring be made by the Government because it is the business of the Government and not of the owner.

The only thing that I feel is that the planning of economy is the responsility of the Government and the town officials. Therefore, the only business of the individual concerned is that his land should be honourably measured and he should be compensated for his property whether in the shape of land or building. So he is primarily concerned with measurement, and measurement should be made in his presence so that both parties are satisfied that it is according to the record and the unanimous opinion.

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے چند تجاویز میں نے یہاں پیش کی ہیں ان کے ضمن میں کچھ تفصیل عرض کروں

گا ۔ اس قانون کی دفعات جو ہمارے سامنے آئی ہیں وہ غیر جمہوری ۔ طریق سے اور اخلاقی اصولوں کو بالائے طاق رکھ کر ایوان میں لائی گئی ہیں ۔ جہاں تک اراضی کا قبضہ حاصل کرلیکا تعلق ہے ۔ اس قبضے میں مخل ہونے کے لئے صرف سات دن کا نوٹس دیا جانا مقصود تھا مگر سات دن کی ترمیم drop ہوچکی ہے ۔ سات دن کا نوٹس دیا جائیگا اور اگر وہ آدمی حاضر نہیں ہو سکے گا تو اس کی عدم موجودگی میں ہی سرکاری کارروائی جاری رہے گی ۔ جناب والا ۔ اس ترمیم کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ہے کہ حق براری کی خاطر اور متعلقہ نشاندھی کیلئے اس شخص کو جس کی زمین ہے اعتماد میں لینا ضروری ہے لیکن اس چیز کو نظر انداز کرنا یا نقشے اور کاغذات کی پڑتال نہ کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا اس کلاز میں اس کے حقوق کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے اور نہ ہی یہ بنیادی انصاف کے تقاضوں کے مطابق ہے کہ جس شخص سے اراضی لی جا رہی ہو اس کو اس طرح نظر انداز کر دیا جائے ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس شخص کی موجودگی میں اس کی زمین کی پیمائش ہو اس کی نشاندھی ہو تاکہ بنیادی انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا جا سکے اور مجھے امید ہے کہ اگر ایسا کیا گیا تو ضرور بنیادی انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا جا سکے گا ۔

وزیر اوقاف ۔ جناب سپیکر ۔ جو کچھ میرے فاضل دوست نے فرمایا ہے وہ قابل قبول ہے لیکن اگر مالک اس وقت موقعہ پر نہ آئے تو ہم وہاں بیٹھ کر انتظار نہیں کر سکتے کیونکہ محکمہ مال کے کاغذات میں ریکارڈ ہوتا ہے ان میں تفصیل سے ہر چیز درج ہوتی ہے جس سے انحراف نہیں کیا جا سکتا ۔ اس لئے میں اس کی پر زور مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That in Clause 5 of the Bill, the following words be added at the end namely : -
>
> The measuring and planning of the land shall be made in the presence of the owner or a person authorised by him in this behalf.

(The motion was lost)

مسٹر سپیکر - اب ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ساڑھے چھ بجے تک کیلئے ملتوی کی جاتی ہے -

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کیلئے ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر - اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۵ مسودہ قانون کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

ضمن ٦

مسٹر سپیکر - اب کلاز ٦ ایوان کے زیر غور ہے - حاجی محمد سیف اللہ اپنی امنڈمنٹ پیش کریں گے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون ہذا کی ضمن ٦ کو حذف کر دیا جائے -

مسٹر سپیکر - ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون ہذا کی ضمن ٦ کو حذف کر دیا جائے -

وزیر اوقاف - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - مسودہ قانون ہذا میں کلاز ٦ اس طرح سے ہے -

6. (1) The Collector shall then cause public notice to be given at

convenient places on or near the land to be taken, stating that Government intends to take possession of the land, and that claim to compentation for all interests in such land may be made to him.

(2) Such notice shall state the particulars of the land so needed and shall require all persons interested in the land to appear personally or by agent before the Collector at a time and place therein mentioned (such time not being earlies than 10 days after the date of publication of the notice), and to state the nature of their respective interests in the land and the amount and particulars of their claims to compensation for such interests, and their objections, if any, to the measurements made under section 5 and the Collector may require any such statement to be writing and signed by the party or his agent.

(3) The Collector shall also serve notice to the same effect on the occupier, if any, of such land and on all such persons known or believed to be interested therein or to be entitled to act for persons so interested.

جناب والا ۔ اس کلاز کے تحت ایک پروویژن رکھی گئی کہ جس شخص کی زمین لی جانے کی ۔ بیائداد لی جانے کی یا اس کی پرابرٹی acquire

کی جائے گی کلکٹر ان تمام لوگوں کو ایک نوٹس دے گا اور اس نوٹس میں ایک پروویژن یہ بھی رکھی گئی ہے کہ وہ اس نوٹیفیکیشن سے کم از کم دس دن پہلے کا ہوگا ۔ اس پروویژن کے تحت تاثر یہ دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ قانون اور انصاف کے تقاضے پورے کئے گئے ہیں ۔ مگر حقیقت اس کے برعکس ہے ۔ جناب والا ۔ صرف یہ mention کر دینا کہ نوٹس دیا جائے اور اس کے ساتھ mode ظاہر نہ کرنا کہ اس نوٹس دینے کا mode کیا ہوگا ۔ اس کی سروس کیسے ہوگی سخت غلطی ہے ۔ اس میں یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ اس میں اس کی service in person must ہے ۔ بلکہ اس کو بھی ایک discretionary form دی گئی ہے ۔ جس سے میں سمجھتا کہ یہ کلاز ایک دھوکے اور فریب کا کام تو دے سکتی ہے مگر اس قانون اور انصاف کے وہ تقاضے پورے نہیں کرتی جو حقیقت میں اس شخص کے لئے پورے کئے جانے نہایت ہی ضروری ہیں ۔ اس قانون اور اس نوٹیفیکیشن میں جو intents and purposes اس کی پراپرٹی acquire کرنے کے لئے رکھے گئے ہیں ان کو وہ پورا کریں ۔ چونکہ یہ کلاز وہ تمام تقاضے پورے نہیں کرتی اس لئے یہ گزارش کروں گا کہ اس کلاز کو حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون ھذا کی ضمن ۶ کو حذف کر دیا جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۶ کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔ یعنی ---

۶ ۔ (۱) کلکٹر پھر حکومت کے لینڈ ریکارڈ کے مطابق حاصل کی جانے والی اراضی کے مالک یا مالکوں کو اس امر کا نوٹس دینے کا اہتمام کرے گا کہ وہ نوٹس میں مذکورہ وقت (ایسا وقت متعلقہ مالکوں کو نوٹس

وصول ہونے سے کم از کم پندرہ دن بعد ہوگا) اور جگہہ پر کلکٹر کے رو برو اصالتاً یا ایجنٹ کے ذریعے حاضر ہوں اور اراضی سے وابستہ اپنے مفادات کی نوعیت اور ایسے مفادات کے معاوضہ کے لئے اپنے دعاوی کی رقم اور کوائف نیز دفعہ ۵ کے تحت کی گئی پیمائش سے متعلق اعتراضات اگر کوئی ہوں بیان کریں ۔ اور کلکٹر متعلقہ فریق یا اس کے ایجنٹ کو ایسا کوئی بیان تحریری طور پر دینے اور اس پر دستخط کرنے کے لئے کہہ سکے گا ۔

(۲) اگر مذکورہ تحتی دفعہ (۱) کے تحت عام نوٹس جاری ہونے پر یہ پتہ چلے کہ مالک یا مالکان کا پتہ نہیں چلتا یا وہ جگہہ چھوڑ چکا ہے چکے ہیں یا فوت ہو چکا ہے یا ہو چکے ہیں جیسی بھی صورت ہو تو کلکٹر حاصل کی جانے والی اراضی پر یا اس کے قریب مناسب جگہوں پر اس امر کا عام نوٹس لگوانے کا اہتمام کرے گا کہ حکومت مذکورہ اراضی کو اپنے قبضہ میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے اور یہ کہ ایسی اراضی سے وابستہ تمام مفادات کے دعاوی کلکٹر کو پیش کئے جائیں ۔

(۳) ایسے نوٹس میں ایسی مطلوبہ اراضی کے کوائف درج ہوں گے اور اس اراضی سے متعلق تمام اشخاص کو کہا جائے گا کہ وہ نوٹس میں مذکورہ وقت اور (یہ وقت نوٹس کی اشاعت کی تاریخ کے بعد دس دن سے پیشتر نہ ہوگا) اور مقام پر کلکٹر کے

روبرو اصالتاً یا ایجنٹ کے ذریعے حاضر ہوں اور تمام کوائف وغیرہ جو مذکورہ بالا تحتی دفعہ (۱) میں مذکور ہیں بیان کریں ۔

(۳) کلکٹر ایک نوٹس ایسی اراضی کے قابض کو اگر کوئی ہو اور ان تمام اشخاص کو دے گا جن کے بارے میں معلوم ہو یا یقین کیا جاتا ہو کہ اس اراضی سے ان کا مفاد وابستہ ہے یا وہ ایسا مفاد رکھنے والے اشخاص کی جانب سے کارروائی کرنے کے حقدار ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۶ کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔ یعنی —
۶ ۔ (۱) کلکٹر پھر حکومت کے لینڈ ریکارڈ کے مطابق حاصل کی جانے والی اراضی کے مالک یا مالکوں کو اس امر کا نوٹس دینے کا اہتمام کرے گا کہ وہ نوٹس میں مذکورہ وقت (ایسا وقت متعلقہ مالکوں کو نوٹس وصول ہونے سے کم از کم پندرہ دن بعد ہوگا) اور جگہہ پر کلکٹر کے روبرو اصالتاً یا ایجنٹ کے ذریعے حاضر ہوں اور اراضی سے وابستہ اپنے مفادات کی نوعیت اور ایسے مفادات کے معاوضہ کے لئے اپنے دعاوی کی رقم اور کوائف نیز دفعہ ۵ کے تحت کی گئی پیمائش سے متعلق اعتراضات اگر کوئی ہوں بیان کریں ۔ اور کلکٹر متعلقہ فریق یا اس کے ایجنٹ کو ایسا کوئی بیان تحریری طور پر دینے اور اس پر دستخط کرنے کے لئے کہہ سکے گا ۔

(۲) اگر مذکورہ تحتی دفعہ (۱) کے تحت عام نوٹس جاری ہونے پر یہ پتہ چلے کہ مالک یا مالکان کا پتہ نہیں چلتا یا وہ جگہہ چھوڑ چکا ہے یا چکے ہیں یا فوت چکا ہے یا ہو چکے ہیں جیسی بھی صورت ہو تو کلکٹر حاصل کی جانے والی اراضی پر یا اس کے قریب مناسب جگہوں پر ان اس امر کا عام نوٹس لگوانے کا اہتمام کرے گا کہ حکومت مذکورہ اراضی کو اپنے قبضہ میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے اور یہ کہ ایسی اراضی سے وابستہ تمام مفادات کے دعاوی کلکٹر کو پیش کئے جائیں -

(۳) ایسے نوٹس میں ایسی مطلوبہ اراضی کے کوائف درج ہوں گے اور اس اراضی سے متعلق تمام اشخاص کو کہا جائے گا کہ وہ نوٹس میں مذکورہ وقت اور (یہ وقت نوٹس کی اشاعت کی تاریخ کے بعد دس دن سے پیشتر نہ ہوگا) اور مقام پر کلکٹر کے روبرو اصالتاً یا ایجنٹ کے ذریعے حاضر ہوں اور تمام کوائف وغیرہ جو مذکورہ بالا تحتی دفعہ (۱) میں مذکور ہیں بیان کریں -

(۴) کلکٹر ایک نوٹس ایسی اراضی کے قابض کو اگر کوئی ہو اور ان تمام اشخاص کو دے گا جن کے بارے میں معلوم ہو یا یقین کیا جاتا ہو کہ اس اراضی سے ان کا مفاد وابستہ ہے یا وہ ایسا مفاد رکھنے والے اشخاص کی جانب سے کارروائی کرنے کے حقدار ہیں -

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ضمن ۶ میں مندرجہ ذیل عبارت ثبت کرنے کی ترمیم پیش کی گئی ہے نہایت ہی اہم ہے ۔ عجیب اتفاق ہے کہ یہ ضمن دوسری اہم ترین ضمن ۱۳ کے بالکل یکسر متاقض ہے اور اس کے صریحاً خلاف ہے ۔ ضمن ۶ میں ایک طریقہ بتایا گیا ہے کہ زمین کس طرح حاصل کی جا سکے گی ۔ اس کے لئے کیسے نوٹس دیا جائے گا اور اس نوٹس کی میعاد کے بعد کلکٹر کس طرح کارروائی کرے گا ۔ لیکن جناب والا ضمن ۱۳ میں اس طریقہ کار سے یکسر انحراف کرکے اب ایک نیا مارشل لاء حکومت کو دے دیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ :

> فوری ضرورت کی صورت میں دفعہ ۶ (۱) کے تحت شائع شدہ نوٹس کی اشاعت سے فوراً بعد ڈپٹی کمشنر سرکاری جریدے میں ایک اعلان شائع کرکے کلکٹر کو یہ اختیار دے سکتا ہے کہ وہ داخل ہو کر اراضی پر قبضہ کر لے جو اس کے بعد کلی طور پر حکومت یا سرکاری ترقیاتی ادارے جیسی بھی صورت ہو کے کنٹرول میں کسی قسم کی زبردستی کے بغیر آ جائے گی ۔
>
> مگر شرط یہ ہے کہ دفعہ ھذا کے تحت کلکٹر اس وقت تک قبضہ حاصل نہیں کرے گا جب تک کہ اس نے قابض کو اپنے ایسے ارادے کے بارے میں کم از کم ۲۴ گھنٹوں کا نوٹس نہ دے دیا ہو یا ایسا مزید عرصہ کا نوٹس جو قابض کے لئے اس امر کے لئے موزوں حد تک کافی ہو کہ وہ غیر ضروری پریشانی اٹھائے بغیر ایسی عمارت سے اپنی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کو اٹھا لے ۔

جناب والا ۔ دونوں ضمن ایک دوسری سے متضاد ہیں اور اس طرح شہریوں کے درمیان یہ ایک امتیازی دیوار کھڑی کر دیتی ہے ۔ اس اعتبار

سے موجودہ بل کی دونوں ضمن آئین کے آرٹیکل ۲۲ کے خلاف ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ "تمام شہری قانون کی نظر میں برابر اور قانون کے مساوی تحفظ کے مستحق ہیں،، وہ قانون ان سب کے لئے مساوی طور پر اطلاق پذیر ہوگا ۔

جناب والا ۔ اس بل کے تحت دونوں ضمن جو میں نے ابھی آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی ہیں ان میں مختلف طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے ۔ ایک کے تحت ۱۰ دن کا نوٹس ضروری قرار دیا گیا ہے اور دوسری دفعہ کے تحت چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اراضی پر قبضہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے ۔ یہ امتیاز پیدا کرکے نہ صرف دستور کی ان دفعات کی روح کی خلاف ورزی ہوتی ہے بلکہ اس اعتبار سے متعلقہ ضمن غیر موثر ہو کر رہ جاتی ہے ۔ یہ شہریوں کے درمیان نفرت پیدا کی گئی ہے اور ان کے درمیان حسد پیدا ہونے کا باعث ہو سکتی ہے ۔

Mr. Speaker : Please let us restrict ourselves to the amendments and the clause under discussion.

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ دونوں ایک دوسری سے inter-linked ہیں یہ ضمن ۱۳ سے inter-link ہوگئی ہے ۔ جب ضمن ۶ پر عمل ہوگا تو ضمن ۱۳ جو میں نے پڑھی ہے اس سے متضاد ہوگی ۔ ۶ (۱) کا جو حوالہ دیا گیا ہے یہ دونوں متضاد ہیں ان میں discrimination ہے ۔ اس لحاظ سے یہ غیر آئینی ہے ۔ اس ضمن میں ۱۸۹۴ کا قانون جو سامراجی نظام نے اس ملک کی زمینوں پر قبضہ کرنے کے لئے نافذ کیا تھا یہ ضمن اور یہ بل اسی کے الفاظ کی نقل ہے جس سے اس بات کا تاثر پایا جاتا ہے کہ سامراجی حکومت نے جس طرح ۱۸۹۴ میں خوف و ہراس پیدا کرنے کے لئے یہ قانون وضع کیا اسی طرح یہ قانون آج اسی حالت میں خوف و ہراس اور نئی فضا پیدا کرنے کے لئے اس ایوان میں پیش کیا جا رہا ہے ۔ یہ دفعہ ان کے خلاف انتقامی کارروائی کی حیثیت رکھتی ہے ۔

جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں یہ بھی وضاحت کر دینی چاہتا ہوں کہ جہاں تک غریبوں کو مکانات دینے کا تعلق ہے اور ان کی اراضی کے حصول کا تعلق ہے میں اس سلسلے میں عرض کر دوں ۔

Mr. Speaker : Please let us not widen the scope of the amendments. General policy is not under discussion.

سید تابش الوری - جناب والا - اس میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ اراضی کو قبضہ میں لے سکتا ہے - اس سلسلے میں یہ دلائل دیئے گئے ہیں - کہ ہم یہ اراضی اس لئے قبضہ میں لینا چاہتے ہیں کہ غریبوں کو زیادہ سے زیادہ مفادات حاصل کرنے کا موقع ملے - میں اس سلسلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس طرف سے مقررین نے بار بار اصرار کیا ہے کہ وہ غریبوں کے ہمدرد کی حیثیت سے اس مسودہ قانون کو منظور کرنا چاہتے ہیں میں یہ بات کرنی چاہتا ہوں کہ یہ سیاسی انتقامی کارروائی ہے ....

Mr. Speaker : I will have to stop the Hon'ble member if he continues to discuss the general policy and his own approach to that question. If he insists on it, I will have to stop him.

سید تابش الوری - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ discremination ہے - اگر یہ چاہتے ہیں کہ تمام شہریوں میں یہ امتیاز روا رکھا جائے .....

مسٹر جاوید حکیم قریشی - جناب والا - فاضل ممبر غیر متعلقہ ہیں - میں closure motien پیش کرتا ہوں کہ اس کو ہاؤس کے سامنے put کیا جائے -

سید تابش الوری - جناب والا - کسی اراضی پر قبضہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تمام شہریوں کو یکساں حقوق حاصل ہونے چاہئیں - میں اس کی تائید کروں گا اگر رولنگ پارٹی یا فاضل ممبر یہ قرار دیں کہ کسی بھی شہر یا قصبہ میں چار کنال سے زیادہ اراضی تمام کی تمام بلا تخصیص حکومت میں لے لے اور مساوی سلوک تمام شہریوں کے لئے ایسا ہوگا جو انہیں قابل قبول ہو .....

مسٹر سپیکر - آپ کی ترمیم اس کے متعلق کہاں ہے - آپ نے جو دلائل دیئے ہیں وہ آپ کی ترمیم کا حصہ نہیں ہیں -

Let us not carry it toofor.

سید تابش الوری - جناب والا - میں نے تجویز کیا ہے کہ "لینڈ ریکارڈ کے مطابق حاصل کی جانے والی اراضی کے مالک یا مالکوں کو اس امر کا نوٹس دینے کا اہتمام کرے گا کہ وہ نوٹس میں مذکورہ وقت کم از کم ۱۵ دن بعد ہوگا" -

مسٹر سپیکر - آپ تو یہ بحث کر رہے ہیں کہ اتنی کم سے کم زمین رہ جانی چاہئے - ترمیم اور کلاز کو آپ نے touch بھی نہیں کیا ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - اس کے تحت ڈپٹی کمشنر کو اختیار دیا جا رہا ہے کہ کسی کی اراضی کو وہ اپنی تحویل میں لے - قبضہ میں لے .....

مسٹر سپیکر - آپ نے نہیں کہا ہے کہ اس طرح سے اراضی نہ لی جائے یعنی کم سے کم نہ لی جائے

Where is that in your amendment on which the argument is being developed ?

سید تابش الوری - جناب والا - میں نے یہ کہا ہے کہ یہ پوری کلاز ultra-vires ہے - جو بنیادی حقوق ہیں یہ اس کے منافی ہے - اسی طرح یہ کلاز ۱۳ سے بھی متضاد ہے - اور اسے نہیں رہنا چاہئے -

جناب والا - اس کے علاوہ میرے دلائل یہ ہیں کہ یہ کلاز انتہائی مبہم ہے کیونکہ ایسا افسر جس کو اس کام کے لئے مقرر کیا جائے گا وہ کسی بھی اراضی کو بغیر کسی امتیاز کے اپنے قبضے میں لے سکتا ہے یا اگر لے لے تو اس صورت میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر کسی اراضی کو قبضے میں لینا ہو تو ایک نوٹس اس اراضی پر لگا دے گا - یہ جانبدارانہ مبہم سی بات ہے کہ کسی اراضی پر نوٹس لگا دے گا - اس قسم کا اختیار

کسی افسر کو دینا بلکہ اس کی صوابدید پر چھوڑ دینا ایک ایسی بات کو جنم دے گا ۔ میں نے ایک تجویز دی ہے کہ کلکٹر حکومت کے لینڈ ریکارڈ کے مطابق نوٹس دینے کا اہتمام کرے گا ۔ تو جناب والا میں نہایت درد مندی سے گزارش کروں گا کہ اس سلسلے میں جو مالکان ہیں ان کے حقوق کو منصفانہ تحفظ ملنا چاہئے ۔ اگر کسی افسر کو یہ اختیار دیدیا جائے تو اس کا جو جی چاہئے گا وہ کریگا ۔ جناب والا ۔ جو اختیار دیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ازاں بعد حاصل کی جانے والی اراضی پر مناسب جگہہ پر اور اہم جگہ پر نوٹس لگوانے کا اہتمام کریگا کہ حکومت یہ اراضی اپنے قبضے میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ کسی اراضی کی دیوار بھی نہیں ہوتی جہاں کہ وہ نوٹس چسپاں کیا جا سکے یا کیا جا سکتا ہو ۔ اس لئے اس چیز کی عملاً تعمیل نہیں ہو سکتی ۔ چونکہ حکومت کے پاس تمام اراضی کا ریکارڈ موجود ہوتا ہے اس لئے جو اراضی وہ اپنے قبضے میں لینا چاہتی ہے اس کے لئے ۱۵ دن کا وقفہ دیا جانا چاہئے کہ وہ حاضر ہو کر اپنا موقف پیش کر سکے ۔ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ مالک وہاں موجود بھی نہیں ہوتا اور وہ کسی کام کے سلسلے میں باہر گیا ہوتا ہے ۔ اور یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی یتیم یا کسی بیوہ کی زمین یا پراپرٹی ہو اور اس کو صحیح طور پر اطلاع نہ ہو سکے ۔ اس لئے انصاف یہ ہے کہ نوٹس کے ذریعے اس کو موقع ملنا چاہئے کہ وہ اپنا موقف آپ کے سامنے یا حکومت کے سامنے بیان کر سکے ۔ ۱۰ دن کا وقفہ تو بہت ہی کم ہے اس میں نے ۱۵ دن کی میعاد دینے کی تجویز پیش کی ہے ۔

پھر ضمن ۲ میں یہ کہا گیا ہے کہ سب نوٹس درج ہوں گے اور نوٹس جاری ہونے کے بعد اگر یہ پتہ چلے کہ مالکان ملتے نہیں یا یہ کہ وہ فوت ہو چکے ہیں تو کلکٹر حاصل کی جانے والی اراضی پر اور مناسب جگہ پر نوٹس چسپاں کریگا اور کسی اہم جگہ پر نوٹس لگائے گا ۔ جب مالکان کو علم نہ ہو یا وہ لا پتہ ہوں یا فوت ہو چکے ہوں تو یہ قانون کا تقاضا ہے کہ اس صورت میں نوٹس کسی اہم جگہ پر لگایا جائے گا اور ہونا بھی ایسا ہی چاہئے ۔ جب کوائنر کا علم نہ ہو تو اخبارات میں بھی نوٹس جاری ہوتے ہیں خصوصاً اس وقت جب کہ اس کی تعمیل نہ ہوئی ہو ۔

تو جناب والا ۔ میری ترمیم التہائی اہم ہے اور ضروری بھی اس پر عمل کرنے سے ہی قانون منصفانہ ہو سکتا ہے ۔ میری درخواست ہے کہ اسے قبول کر لیا جائے تو بنیادی طور پر یہ ضرور منصفانہ، جامع اور قانون کی روح کے عین مطابق ہو جائے گا ۔ اسی طرح سے جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کلکٹر کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دینے کا رجحان ہے اور ایک شخص کو بلا وجہ زیادہ سے زیادہ اختیارات دئے جائیں تو وہ چیز بھی غیر قانونی ہو جایا کرتی ہے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That for Clause 6 of the Bill, the following be substituted, namely :—

> 6. (1) The Collector shall then cause notice to the owner or owners of the land to be acquisitioned as per land records of the Government to appear personally or by agent before the Collector at a time and place therein mentioned (such time being at least 15 days from receipt of the notice by ownerss concerned) and to state the nature of their respective interests in the land and the amounts and particulars of their claims to compensation for such interests, and their objections, if any, to the measurements made under section 5 and the Collector may require any such statement to be made in writing and signad by the party or his agent.

(2) In case the owners are found, through normal service of notice under sub-section (1) above,. as unknown, left or deceased as the case may be. the Collector shall then cause public notice to be given at convenient places on or near the land to be taken. stating that Government intends to take possession of the land, and that claim to compensation for all interest in such land may be made to him.

(3) Such notice shall state the particulars of the land so needed and shall require all persons interested in the land to appear personally or by agent before the Collector at a time and place therein mentioned (such time not being earlier than 10 days after the date of publication of the notice), and to state all the particulars etc ; as provided in sub-section (1) above.

(4) The Collector shall also serve notice to the same effect on the occupier, if any, of such land and on all such persons known or believed to be interested therein or to be entitled to act for persons so interested.

(The motion was lost)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ہاں، کہنے والوں کی تعداد زیادہ تھی ۔

سردار صغیر احمد ۔ وہ جھوٹ کہہ رہے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ انہوں نے غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں ۔ ان کو اپنے الفاظ واپس لینے چاہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ الفاظ غیر پارلیمانی ہیں آپ اس کو واپس لے لیں ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ میں ''جھوٹ'' کا لفظ واپس لیتا ہوں ۔

وزیر اوقاف ۔ کیا دانستہ طور پر جھوٹ بولنا جائز ہے ؟

Mr. Speaker : It is their right provided under the rules to ask for division. They can disagree with the opinion but cannot challenge the decision of the Speaker.

حاجی محمد سیف اللہ ترمیم نمبر ۳۱ پیش کریں گے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ حاجی صاحب نے اسی کلاز کے متعلق ترمیم دی ہے کہ اس کو delete کیا جائے ۔ اس پر وہ بول چکے ہیں ۔ یہ ان کا nagations ووٹ ہے ۔ اس لئے اب یہ امنڈمنٹ پیش نہیں کر سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے وہ آپ سے یہ التجا کرتے ہیں کہ اس کو بالکل حذف کر دیجئے ۔ یہ بات آپ نہیں مانتے ۔ جیسے کوئی کسی سے سو روپے مانگے ۔ وہ نہیں دیتا ہے ۔ پھر کہتا ہے کہ پچاس دیجئے پچاس بھی وہ نہیں دیتا ہے ۔ پھر دس روپے پر آتا ہے ۔ آپ ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آپ دس نہ مانگیں ۔

It was only by way of illustration.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون ہذا کی ضمن ۶ کی تعتی ضمن (۱) کی پہلی سطر میں وارد ہونے والے لفظ ''میں،، اور دوسری سطر میں وارد ہونے والے لفظ ''اس'' کے درمیان وارد ہونے والے لفظ ''یا اس قریب مناسب جگہوں پر،، حذف کر دیے جائیں ۔

مسٹر سپیکر - ایوان میں یہ ترمیم پیش ہے :

> کہ مسودہ قانون ہذا کی ضمن ۶ کی تعتی ضمن (۱) کی پہلی سطر میں وارد ہونے والے لفظ ''میں،، اور دوسری سطر میں وارد ہونے والے لفظ ''اس،، کے درمیان وارد ہونے والے الفاظ ''یا اس کے قریب مناسب جگہوں پر،، حذف کر دیے جائیں ۔

Minister for Aufat : I Oppose it sir.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - جس طرح مسودہ قانون کی کلاز ۶ سب کلاز (۱) میں یہ درج ہے :

> ازاں بعد کلکٹر ساحل کی جانے والی اراضی میں یا اس کے قریب مناسب جگہوں پر اس امر کا عام نوٹس لگوانے کا اہتمام کریگا کہ حکومت مذکورہ اراضی کو اپنے قبضہ میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے اور یہ کہ ایسی اراضی سے وابستہ تمام مفادات کے دعاوی کلکٹر کو پیش کئے جائیں ۔

جناب والا - جہاں اس کلاز میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ کلکٹر

اس اراضی کے قریب مناسب جگہوں پر نوٹس لگائے وہاں کلکٹر کو یہ بھی اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو اس مخصوص اراضی یا جائیداد پر نوٹس نہ لگائے بلکہ اس کے قریب کسی اور جگہ پر نوٹس لگا دے ۔ میں نے صرف اتنی ترمیم چاہی ہے کہ جب آپ ایک جائیداد لے رہے ہیں اور یہ بھی آپ ضروری سمجھتے ہیں کہ اس کے متعلق ضروری نوٹس اس جائیداد کے مالک کو پہنچ جائے ۔ تو پھر یہ اختیار دے دینا کہ وہ اگر چاہے تو اس جائیداد پر نوٹس لگائے بلکہ کسی دوسری جگہ پر اس جائیداد کے متعلق نوٹس لگا دے ۔ صریحاً ناانصافی ہے ۔ جب آپ یہ چیز اس کلاز اور قانون میں put کر رہے ہیں کہ وہ نوٹس لگائے ۔ تو اس کے ساتھ ساتھ کلکٹر پر پابندی بھی لگائی جائے کہ وہ صرف اور صرف اسی جائیداد پر نوٹس لگائے جس کی حیثیت ایک عمومی نوٹس کی ہوتا کہ جس شخص نے متاثر ہونا ہے ۔ جس کی جائیداد لی جانی ہے اسے صحیح معنوں میں انصاف کے تقاضوں کے تحت اس کا علم ہو جائے ۔ قانون کی واضح اور انصاف کو برقرار رکھنے کے لئے یہ discretionary الفاظ استعمال نہ کریں ۔ اور بالخصوص کسی کے حقوق کو متاثر کرنے کے لئے یا ان کا استعمال کسی بھی غرض سے غلط طور پر کرنے کے لئے آپ کیوں ایسے اختیارات انتظامیہ کو دیتے ہیں ۔ میں استدعا کرونگا کہ آپ باقی سب کلاز اپنی برقرار رکھیے لیکن چونکہ ان discretionary الفاظ سے احتمال ہو سکتا ہے کہ ان کا غلط استعمال ہوگا مثلاً دوسری قریب کی جائیداد پر وہ نوٹس اگر لگا دے اور اصل پر نہ لگائے تو بھی اسے اختیار ہے ۔ ان کو حذف کر دیں ۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا بلکہ اس سے انصاف کے تقاضے پورے ہو جائیں گے ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That in sub-clause (1) of clause 6 of the Bill, the words "at convenient places" and "or near" occurring in line 2, be deleted.

(The motion was lost).

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون ھذا کی ضمن ۶ کی تحتی ضمن (۱) کی پانچویں سطر میں وارد ہونے والے لفظ "جائیں" کے بعد حسب ذیل الفاظ ایزاد کئے جائیں —

اور ایسی اراضی کے جملہ مالکان اور مفادات کے دعویداروں کو بذریعہ خصوصی نوٹس میعادی پندرہ یوم اطلاع دے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم پیش کی گئی ہے ۔

کہ مسودہ قانون ھذا کی ضمن ۶ کی تحتی ضمن (۱) پانچویں سطر میں وارد ہونے والے لفظ "جائیں" کے بعد حسب ذیل الفاظ ایزاد کئے جائیں —

اور ایسی اراضی کے جملہ مالکان اور مفادات کے دعویداروں کو بذریعہ خصوصی نوٹس میعادی پندرہ یوم اطلاع دے گا ۔

وزیر اوقاف و نوآبادیات ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ کلکٹر کو

یہ اختیارات دیئے گئے ہیں کہ وہ صرف عمومی نوٹس (General Notice) جاری کرکے جائیداد لے سکتا ہے ۔ اس سے احتمال بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ جو شخص متاثر ہو رہا ہے اسے اس کی اطلاع تک نہ ہو اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ وہ نوٹس کاغذوں تک ہی محدود رہے ۔ فائلوں تک ہی محدود رہے ۔ اس کا اندراج کاغذوں میں کر دیا جائے اور اس کی صحیح اشاعت نہ کی جائے ۔ اس چیز کا ازالہ کرنے کے لئے اور اس شخص کو صحیح معنوں میں اطلاع پہنچانے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ آپ کلکٹر کو بھی اس امر کا پابند کر دیں کہ وہ اس جائیداد کے مالک یا اس کے دعویداران یا ان جملہ اشخاص کو جن کے مفادات اس جائیداد سے وابستہ ہیں کو بذریعہ خصوصی نوٹس میعادی ۱۵ یوم اطلاع دے تا کہ وہ اس کے مطابق مناسب چارہ جوئی ۔ مناسب سد باب ۔ مناسب قانونی تحفظ اور اپنے حقوق کی حفاظت کر سکے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میری یہ تجویز ہے کہ یہ جن کی زمین ہے ۔ جو مالک ہیں ۔ ریکارڈ جن کے بارے میں واضح ہے کہ فلاں آدمی اس زمین کا مالک ہے ۔ ہم اس بات کے لئے تیار ہیں کہ ان کو بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ ایک نوٹس بھیجا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو آپ رولز میں بھی کر سکتے ہیں کہ یہ نوٹس بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ بھیج دیا جائے ۔

وزیر اوقاف و نوآبادیات ۔ جناب والا ۔ ہم یہ رولز میں provide کر دیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ رولز میں یہ نہیں ہوگا ۔

وزیر خزانہ ۔ رولز میں نوٹس کے متعلق لکھ دیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کو اس طرح کر دیا جائے ۔

In accordance with the rules.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ ترمیم در ترمیم ہو جائے گی ۔ وزیر خزانہ ترمیم پیش کریں ۔

وزیر خزانہ ۔ In accordance with the rules ہو جائے گا on the floor of the house یہ commitment کی ہے ۔ رولز میں amendment کر دی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ فاضل وزیر کہہ رہے ہیں کہ پندرہ یوم کی بجائے دس یوم کر دیئے جائیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کوئی حرج نہیں ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ ترمیم در ترمیم میں ۱۵ یوم کی بجائے ۱۰ یوم اور in accordance with the rules کے الفاظ شامل کر لئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم شدہ ترمیم ایوان میں پیش کی جا رہی ہے ۔

اب سوال یہ ہے :

> That in sub-clause (1) of Clause 6 of the bill, the following be added at the end, namely ;—
>
> He shall also inform all owners and claimants of interests in such land by giving them a special notice of 10 days, in accordance with the rules.

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ شیخ عزیز احمد ۔

Sheikh Aziz Ahmed : I withdraw my amendment.

Mr. Speaker : In view of the amendment moved by Haji Muhammad Saifullah Khan this cannot be permitted, as it is inconsistent.

مسٹر سپیکر - اگلی ترامیم میں حاجی محمد سیف اللہ خان اور رانا بھول محمد خان یہ کہہ رہے ہیں کہ "دس" دن کی بجائے "پچیس" دن اور "تیس" دن کئے جائیں - وہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ :

> Such time not being earlier than 10 days after the date of publication of the notice.

شیخ عزیز احمد - لوئس دس دن سے کم نہیں ہوگا - اگر یہی

رہے تو کوئی حرج نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ آپ ایک آدمی کو نوٹس دے رہے ہیں تو یہاں پر بھی ایک inconsistency پیدا ہو جائے گی ۔ اگر آپ کے جنرل نوٹس کی تاریخ اشاعت اور اس کی تاریخ موصولی میں رد و بدل ہو گیا ۔ تو پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی ۔ مثلاً آپ کے جنرل نوٹس کی اشاعت یکم تاریخ کو ہوئی اور اس شخص کو یہ نوٹس گیارہ تاریخ کو پہنچا تو اس صورت میں وہ اشاعت کے دس دن بعد مناسب چارہ جوئی کرے گا حالانکہ آپ نے اسے دس دن کا خاص نوٹس دیا ہوا ہے کہ دس دن میں ایسا کرے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں کوئی inconsistency نہیں ہے ۔ اس کی پوزیشن یہ ہو جائے گی کہ ۔

Whichever of the two will be the earliest date be fixed.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ یہی provide کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ اس میں بالکل واضح ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ بالکل واضح نہیں ہے ۔ یہ غیر ترمیم شدہ کلاز میں تو واضح ہے مگر اس موجودہ ترمیم شدہ کلاز میں واضح نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ویسے اس کی ضرورت بھی نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ تو جناب والا یہ نکال دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ پابندی لگا رہے ہیں اور آپ اس کو ہٹا رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب ۔ سوال publish کرنے کا نہیں ہے ۔ معاملہ اس وقت شروع ہوگا جب وہ نوٹس جاری کرینگے ۔ یہاں پر publish کا لفظ نہیں ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ "اشاعت" کی بجائے "نوٹس" کر دیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اگر یہ اشاعت کرنے کیلئے بھیجیں تو اس کے ساتھ ہی اس کا نوٹس بھی جائے گا ۔ simultaneously بھیجیں گے ایک طرف اشاعت کیلئے بھیجیں گے اور دوسری طرف اس کو نوٹس بھیجیں گے ۔ یہ دونوں ایک ہی وقت میں ہوں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ..... گنتی کی گئی . ..... ایوان میں کورم پورا ہے ۔ حاجی صاحب آپ اپنی ترمیم with draw کرتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا پھول محمد خان ۔ کیا آپ بھی اپنی ترمیم with draw کرتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ مجھے آپ دو منٹ دیں تاکہ میں اس کی وضاحت کردوں ۔ اگر آپ سمجھیں کہ یہ ٹھیک ہے تو ٹھیک ہے ورنہ میں اس کو واپس لے لونگا اور مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ رانا پھول محمد خان کا کہنا ہے کہ اس ایوان کو قائل کرنے کیلئے وضاحت ضروری ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس مسودہ قانون کی ضمن ۶ کی تحت ضمن (۶) کی سطر ۳ میں میں نے ترمیم پیش کی ہے کہ اسمیں واردہ ہونے والے ہند سے "۱۰" کی بجائے ہند سے "۳۰" ثبت کئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی یہ ترمیم پیش نہیں ہوئی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس کو پیش کئے جانے کی ضرورت اسلئے ہے کہ عبوری آئین کے تحت اس ملک میں عوام کو جو بنیادی حقوق دئے گئے ہیں وہ اس میں ترمیم کئے بغیر سلب ہوتے ہیں لیکن حاجی سیف اللہ خان صاحب نے ایک ترمیم پیش کی تھی جو آپ نے منظور فرما لی تھی اور جس سے اس چیز کا سد باب ہو چکا ہے ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میری گزارش یہ ہے کہ اس میں اشاعت کے دس دن ہیں ۔ اشاعت اس دن ہوگی جس دن نوٹس جاری ہوگئے ۔ یا تو اس میں یہ کر دیں کہ نوٹس وصول ہونے کے دس دن بعد ۔ پھر تو میں اس کو واپس لینے کیلئے تیار ہوں ورنہ اشاعت اس دن ہوگی جس دن نوٹس جاری ہوگا ۔ ملک مختار احمد اعوان صاحب یا کسی آدمی کے گھر ۱۵ تاریخ کو نوٹس پہنچتا ہے ۔ اس کی بیوی یا اس کا بچہ یا اس نوکر اسے وصول کرتا ہے اور وہ آدمی میرے جیسا ان پڑھ ہے اور گھر پر نہیں ہے ۔ ملک صاحب کیملپور اور راولپنڈی کے دورہ پر گئے ہوئے ہیں ۔ وہ ۱۳ دن کے بعد واپس آئے ہیں ۔ اور رجسٹری گھر میں پڑی ہوئی ہے ۔ یہ دس دن کا عرصہ اسی طرح ناکافی ہے جیسے کسی ۲۰۰ کے ملزم کو صفائی کا موقعہ دیئے بغیر سزائے موت دے دی جائے ۔ میرا مقصد یہ

ہے کہ اس ترمیم کے باوجود یا آپ نوٹس وصول ہونے کے دس دن بعد کر دیں یا پھر تیس دن کر دیں تاکہ اس کو اس کی عذرداری کا موقع مل سکے - یہ ضمن عذرداری کیلئے ہے تاکہ اگر اس کو کوئی اعتراض ہو تو وہ کر سکے اور اس کے لئے اسے عدالت میں جانے کیلئے تیس دن ہونے چاہئیں ۔ دیہات والوں کو نوٹس وصول ہونے کا پتہ ہی نہیں چلتا - میں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنی چاہتا ۔ میری اس تجویز پر اگر آپ غور فرما لیں تو میں اس کو واپس لینے کیلئے تیار ہوں ۔

جناب والا ۔ یہ نوٹس دینے کا معاملہ ہے اور یہاں لفظ اشاعت موجود ہے ۔ عدالت میں جا کر الجھن ہوگی اور یہ چیز انصاف سے بھی بعید ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ اس ترمیم کے بعد جس میں دس دن کا تعین کر دیا گیا ہے تیس دن کی ترمیم منظور نہیں کی جا سکتی ۔

مسٹر سپیکر - اس میں یہ ہے کہ سماعت کب ہوگی - اس میں دس دن کی میعاد ہوگی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ دس دن حذف کر دئے جائیں پھر یہ الجھن دور ہو جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ترمیم پیش نہیں ہو سکتی - آپ مجھے قائل نہیں کر سکے ۔

رانا پھول محمد خان - جناب والا ۔ ایک سرکاری وکیل عدالت میں کہے گا کہ نوٹس کے جاری ہونے سے دس دن کی مدت ہوگی اور دوسرا کہے گا کہ نوٹس وصول ہونے سے دس دن شروع ہوں گے ۔

مسٹر سپیکر - اس کے باوجود اس میں conflict ہے اور یہ ترمیم پیش کی جا سکتی - شیخ عزیز احمد آپ کی کیا پوزیشن ہے -

Sheikh Aziz Ahmed : I with draw, sir.

Mr. Speaker : Now, we come to amendment No. 26 of Chaudhri Amanullah Lak Please move it.

Chaudhri Amanullah Lak : I beg to move :

> That in sub-clause (3) of clause 6 of the Bill, the following be added at the end, namely :—
>
> The notice shall also specify the date on which clamis shall be filed.

جناب والا - میں اس میں تھوڑی سی وضاحت کردوں -

وزیر قانون - اس نوٹس کی باقاعدہ ایک فارم ہوگی -

Mr. Speaker . What is the position then.

چودھری امان اللہ لک - الفاظ میں ترمیم کریں گے تو سارا cover کر جائے گا -

وزیر قانون - یہ پالیسی میں نہیں آ سکتی - رولز میں آئے گا -

چودھری امان اللہ لک - جب تک principles میں نہیں آئے گا - رولز میں کیسے provide کریں گے - میں جناب والا - تھوڑی سی گزارش کروں گا - اس کے دو حصے ہیں - ایک حصہ تو وہ ہے جو اب تک زیر بحث رہا ہے - میری سمجھ کے مطابق اس کی ساری کی ساری غلط ترجمانی

کی گئی ہے کلاز ۶ (۱) میں یہ ہے کہ نوٹس چسپاں ہوگا - زیر ۶ (۲) میں اشتہارات ہوں گے - اور ۶ (۳) میں یہ ہے - جس کے متعلق میں نے عرض کیا ہے -

مسٹر سپیکر - آگے لکھا ہوا ہے -

> On the day so fixed, or any other day to which the enquiry has been adjourned.....

They will have to fix the date.

آپ کی اس امنڈمنٹ کی ضرورت ہی نہیں ہے -

چودھری امان اللہ لک - گزارش یہ ہے کہ ضمن ۶ کے تین قانون لحاظ سے حصے ہیں - پہلا حصہ چسپانگی کا ہے جیسے specific جگہ پر اشتہارات لگائے جاتے ہیں - نمبر ۲ جناب اس کے لیے اشتہارات منادی جو ہیں وہ چھپوائے جاتے ہیں - اس کی اشاعت ہوتی ہے نمبر ۳ براہ راست ان کو نوٹس بھیجنے کے لئے ہے - جیسا کہ وہ پہلے ترمیم کیا گیا ہے - یہ تین طریقہ کار ہیں جو آج تک عدالتوں میں ہوتے ہیں - اس ضمن ۶ میں تینوں کو اکٹھا کیا گیا ہے - تیسری ضمن حذف کر دی گئی ہے جو ڈائرکٹ نوٹس individuals concerned کو جاری کیا گیا ہے -

(اس مرحلہ پر چودھری جمیل حسن خان منج کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

اب میں جناب والا - قائم مقام قائد ایوان کی طرف جناب کی وساطت سے اپنا روئے سخن کرتا ہوں اس کے تین جناب والا حصے ہیں - ان تینوں کو جناب نے پورا کرنا ہے - پہلا نوٹس ہے جو آپ نے چسپاں کرنا

ہے ۔ دوسرا اشاعت کے لئے ہے ۔ تیسرا وہ نوٹس ہے جو رجسٹرڈ آپ نے بھیجنا ہے جس میں وقت اور تاریخ کا تعین ضروری ہے ۔ یہ تینوں چیزیں عدالتوں میں اب تک زیر کار ہیں اب تیسری چیز کو ختم کر دیا گیا ہے اس میں وقت اور تاریخ کا تعین فرما لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا کھاتہ سارا پورا ہو جائے گا جو آپ اس ضمن میں دے چکے ہیں ۔

رانا کے ۔ اے ۔ محمود خان ۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں ۔

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

چودھری امان اللہ لک ۔ قائد ایوان سمجھ رہے ہیں ۔ تیسری ضمن کو حذف کرکے اس کو ناقص بنا دیا گیا ہے ۔ پہلی دو ضمن یقینی طور پر متعلقہ نہیں ہے ۔ یہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ جہاں سے آپ نے نقل کیا ہے وہ میں نے سارا پڑھا ہے ۔ اس کی ایک دفعہ کا ترجمہ کیا گیا ہے ۔ لیکن وہ اس میں بھول گئے ہیں ۔ وہاں sdecific نوٹس کی پروویژن پندرہ دن کی دی ہے ۔

Mr. Chairman : Will the Miniter concerned like to explain ?

وزیر مال ۔ جناب سپیکر ۔ کلاز ۶ کی سب کلاز ۳ میں پہلے امنڈمنٹ حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی ۔ منظور کی گئی ہے اس میں یہ سارا cover ہوگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ کے ڈرافٹ کو درست کرنے کے لیے کوئی رولز میں رد و بدل کی ضرورت نہیں ہے ۔ ڈرافٹنگ غلط ہو گئی ہے جناب والا ۔ یہاں لکھ دیا گیا ہے "state at a time and place"

اور پھر جناب والا ۔ آگے بریکٹس میں لکھا گیا ہے "such time" لفظ 'time' نہیں ہوتا time کو آپ 'period' کریں کیونکہ 'time' میں دن شمار کیا کرتے دن کے اوقات آیا کرتے ہیں ۔ چوبیس گھنٹے period میں count ہوتے ہیں ۔ اس میں صرف دو لفظوں کی ترمیم کی ضرورت ہے ۔ جہاں الفاظ "at a time" ہیں وہاں "at the date, time and place therein" کر دیا جائے اور جہاں "such time" ہے ۔ وہاں "such period" کر دیں ۔ مقصد حل ہو جاتا ہے ۔ ڈرافٹنگ صحیح ہو جائے گی ۔ آگے آپ کی مرضی ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی زبان میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تمام چیزیں رولز میں provide ہوں گی ۔

شیخ عزیز احمد ۔ ترمیم پیش ہوئی ہے کہ سب کلاز ۲ میں ترمیم ہو جانے کے بعد سب کلاز ۳ redundant ہو جائے گی ۔ اس کی ضرورت نہیں ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اگر کسی نے رولز کو عدالت میں چیلنج کر دیا کہ یہ رولز کے خلاف ہے تو پھر ؟

Sheikh Aziz Ahmad : It is for the cuort to decide We are here as makers of the law. We are not sitting here as a judge of the High Court or the Supreme Court.

یہاں ہم بحیثیت جج نہیں بیٹھے ہوئے ۔ یہاں بحیثیت لیجسلیٹر ہیں اور ہمارا فرض قانون بنانے کا ہے ۔ اگر جناب سپیکر اجازت دیں تو ترمیم پیش ہو سکتی ہے ۔ ترمیم یہ آئی ہے کہ یہ حذف کر دی جائے آپ اس کو put کر دیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ کلاز ۶ کی ذیلی کلاز (۲) میں یہ تبدیلی کر لی جائے تو ہم اس پر تیار ہیں کہ انگریزی text میں کلاز ۶ (۲) کی سطر ۴ لفظ "time" کی بجائے لفظ "period" کر لیا جائے اور اس کے علاوہ جہاں time اور place ہے اس میں date کے لفظ کا اضافہ کر دیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ بالکل ٹھیک ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ time تو ٹھیک ہے کہ ۲۴ تاریخ کو ۶ بجے اس طریقے سے دونوں چیزیں اس میں آ جائیں گی اس میں date کے لفظ کا اضافہ کر لیا جائے اور یہ such time not being earlier than days کے لفظ میں جہاں such time اس کو such period کر لیا جائے ۔

Mr. Chairman : An amendment to amendment moved by Mr. Muhammad Hanif Ramey of clause 6, sub—clause (4) is : that is line No. 4 instead of the word "period" will be used".

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس طرح صورت حال یہ پیدا ہوگی

the word "date" shall be inserted in between the word "at a" and the word "time" occurring in brackets in line 4 of sub-clause (2) shall be substituted by the word "period".

میاں منظور احمد وٹو ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس ضرورت اس کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہوں اس سے پہلے کہ آپ اس ترمیم

کو پیش کریں ۔ پہلے ہاؤس کو منظوری لے لیں ۔ کیونکہ ہم سب کالاز (۳) پر چلے گئے تھے ۔ اب پھر واپس اس کالاز پر آئے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ابھی نہیں ہوئی تھی ۔ ابھی اس پر تھے ۔

وزیرخزانہ ۔ جناب والا ۔ میں یہ بھی درخواست کرنی چاہتا ہوں کہ آج اجلاس کا وقت اس بل کے پاس ہونے تک بڑھا دیا جائے ۔

میاں خورشید انور ۔ یہ بڑی زیادتی ہے ۔ رامے صاحب آج صبح بھی اجلاس ہوا ہے ۔ آپ تو عادی ہو گئے ہیں کل کر لیں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کل تعاون کریں گے ۔

میاں خورشید انور ۔ رامے صاحب تو آج سراپا رات لگ رہے ہیں ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ یہ بل جس وقت ختم ہوگا ۔ اس کے بعد اور تو کوئی بل نہیں آ جائے گا ۔

وزیرخزانہ ۔ آپ دعا کریں اللہ تعالی ہمیں توفیق دے کہ ہم بل پاس کر لیں ۔ ہم آپ کو اسی وقت چھٹی دے دیں گے اور باقی کا کام کل کریں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کوئی بھی تجویز ہاؤس سے ایسی نہیں آ سکتیں جو vage ہو جس میں وقت کا تعین نہ ہو ۔ چلی چیز تو یہ ہے کہ ہاؤس سے اسی موشن ہی نہیں آ سکتی یہ سپیکر صاحب کی اپنی discretoinary powers ہیں ۔ vague motions are not allowed to be put. کیونکہ یہ ہو سکتا ہے کہ بارہ بجے رات تک یہ بل پاس نہ ہوا اور بارہ بجے کے بعد دوسری تاریخ بدل جاتی ہے ۔

اس میں complication پیدا ہو جائے گی ۔ وقت کی clarification ضروری ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اسی لئے میں نے انتہائی specific انداز میں بات کہی ہے کہ آج کے اجلاس کا وقت اس بل کے پاس ہونے تک بڑھا دیا جائے اور اس بات کے precedents موجود ہیں کہ سپیکر صاحب نے وقت بڑھایا اور یہ کہا ہے کہ اس سوال کے جواب تک وقت بڑھا دیا جائے ۔ اس کے لئے میں نے درخواست کی ہے کہ اس بل کے پاس ہونے تک وقت کو بڑھا دیا جائے بل آج پاس ہوتا ہے ۔ یا پرسوں ہوتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ سپیکر موشن نہیں دیا کرتا ۔ موشن ممبر دیا کرتے ہیں ۔ سپیکر اگر اپنی مرضی سے وقت بڑا دیں تو وہ موشن نہیں ہوتی ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ آج کے اجلاس کا کا وقت بارہ بجے تک بڑھا دیا جائے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ ہاؤس کا وقت ۹ بجے رات تک بڑھایا جاتا ہے ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, I want one clarification from the Leader of the House, numerous amendments for this bill, the Treasury Benches have considered to accept certain amendments. It would be very convenient for the house if the Treasury Benches would disclose their mind so that the passage would be made easier by discussing the controversial points only rather than taking the bill as a whole.

Mr. Chairman : Now the amendment moved by the Finance Minister and the question is :

That in sub clause (2) of clause 6 of the bill, the word 'date" shall be inserted between the word "a" and the word "time" appearing in line 4 thereof ;

and

In sub-clase (2) of Clause 6 of the Bill, the word "period" shall be substituted for the word "time" appearing between the words "such" and "not".

(The motion was carried)

مسٹر چیئرمین ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۶ ترمیم شدہ صورت میں ، بیوقوفہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ضمن 7

Mr Chairman : Now Clause 7 is under consideration of the House. First amendment by Haji Mohammad Saifullah Khan.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ے کو حذف کر
دیا جائے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ے کو حذف
کر دیا جائے ۔

وزیر اوقاف ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کلاز ے جس کو حذف کرنے کے لئے میں نے اپنی ترمیم پیش کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ :

اس مقصد کے لئے مقررہ دن کو یا کسی
ایسے دن کو جس کے لئے تحقیقات ملتوی
کر دی گئی ہو کلکٹر دفعہ ۶ کے تحت
دئے گئے نوٹس کے بموجب متعلقہ اشخاص
حکومت یا سرکاری کرایہ ایجنسی کی طرف
سے کئے گئے اعتراضات اگر کوئی ہوں لیز
اراضی کی مالیت اور دفعہ ۵ کے تحت کی
گئی پیمائشوں اور معاوضہ کے دعویدار اشخاص
کے متعلق مفادات کے بارے میں تحقیقات
کرنے کے لئے کارروائی کرے گا اور مندرجہ
ذیل کے بارے میں تصفیہ کرے گا ۔
(اول) اراضی کا اصلی رقبہ ۔

(دوم) وہ معاوضہ جو اس کی رائے میں
دفعات ۹۰ اور ۱۰۰ کے احکامات کے

پیش نظر ایسی اراضی کے لئے دینا
چاہئے ۔

(سوم) ایسے معاوضہ کی ان تمام اشخاص کے
مابین تقسیم جن کے بارے میں معلوم
ہو یا یقین کیا ہو کہ وہ اس اراضی
میں مفاد رکھتے ہیں اور کلکٹر کو ان
یا ان کے دعاوی کی اطلاع ہو خواہ
وہ کلکٹر کے رو برو پیش ہوئے ہوں
یا نہ ہوں ۔

جناب والا ۔ اس کلاز کے تحت یہ کوشش نہیں کی گئی کہ اتنی سی صراحت اور کر لی جاتی کہ کلکٹر کے لئے یہ اطمینان کر لینا لازمی ہوگا جن کے نام نوٹس جاری ہوئے ان کی تعمیل نہیں ہوئی یا وہ بوجہ عدم تعمیل حاضر نہ ہو سکے یا اپنے اس دعوے کی تردید یا اس کی مزید تحقیقات میں وہ اپنی عرضداشت پیش نہ کر سکے ۔ اگر اس کے لئے کوئی پروویژن رکھ دی جاتی تو انصاف کے تقاضے پورے ہو جاتے ۔ مدعا اور مقصد بھی کلاز ۶ کے تحت پورا ہو جاتا ۔

مسٹر چیئرمین ۔ سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۷ کو حذف کر
دیا جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر چیئرمین ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۷ مسودہ قانون کا حصہ بنے

سید تابش الوری - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

وزیر خزانہ - پوائنٹ آف آرڈر - ایسا رولنگ دیا جا چکا ہے کہ جب سوال پیش کر دیا جائے تو اس وقت کوئی مخالفت نہیں ہو سکتی ۔

چوہدری امان اللہ لک - جناب سپیکر نے یہ فرمایا تھا کہ جب ٹائم آئے گا تو وہ اس کا فیصلہ دیں گے ۔

مسٹر چیئرمین - اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۷ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۸

حاجی محمد سیف اللہ خاں - جناب والا - میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون ہذا کی ضمن ۸ کو حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر چیئرمین - ترمیم پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون ہذا کی ضمن ۸ کو حذف کر دیا جائے ۔

وزیر اوقاف - جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں اس پر تقریر نہیں کرنی چاہتا - آپ اس کو ایوان میں برائے منظوری پیش کریں -

مسٹر چیئرمین - سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون ہذا کی ضمن ۸ کو حذف کر دیا جائے -

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر چیئرمین - اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۸ مسودہ قانون کا حصہ بنے -

(تحریک منظور کی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر - اب کون سی کلاز زیر غور ہے -

چوہدری امان اللہ لک - کلاز ۸ کو بل کا حصہ بنالا ہے -

مسٹر سپیکر - وہ تو حصہ بن گئی ہے - میں نے بھی سنا ہے -

وزیر خزانہ - حصہ بن چکی ہے پھر وہ بہانہ کر رہے ہیں -

Mr. Speaker ; Let the tape be played please.

مسٹر جاوید حکیم قریشی - حصہ نہیں بنی -

مسٹر سپیکر - ابھی ٹیپ سن لیتے دیجئے -

(اس مرحلہ پر ٹیپ سنائی گئی)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ انہوں نے ابھی put نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ابھی دوبارہ put کرتا ہوں ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ کلاز ۸ بل کا حصہ بنے ۔

سید قابش الوری ۔ opposed جناب والا ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ کلاز put ہونے کے بعد میں نے اس کی مخالفت کی تھی اور مناسب وقت آنے کے بعد اپنی رولنگ دونگا ۔ اب میں نے اس کلاز کی مخالفت کی ہے ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس سپیکر کی رولنگ کے پیش نظر جو میں نے جناب کی خدمت میں پیش کی تھی آپ فیصلہ دیں اور مجھے اجازت دیں کہ میں اس کو اس مرحلہ پر oppose کر سکوں ۔

میاں خان محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ معزز رکن رولنگ پر رولنگ مانگ رہے ہیں ۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ میاں منظور احمد موہل ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ میں May's Parliamentary Practice کے صفحہ ۵۴۷ پر ایک واضح رولنگ کا حوالہ دینا چاہتا ہوں ۔

> Proceedings on a Bill begin by the Chairman calling the first clause. The calling of a clause by the Chairman brings it under the con-

sideration of the Committee, but does not entitle a Member to speak generally upon the clause, as there is no question before the Committee until an amendment has been moved, or the question proposed "That the clause stand part of the Bill."

جناب والا ۔ اس مرحلہ پر یہ مخالفت پیش کر سکتے ۔

(اس مرحلہ پر میاں منظور احمد موہل نے مسٹر سپیکر کی خدمت میں کتاب پیش کی)

وزیر خزانہ ۔ پوائنٹ آف آڈر ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ قاعدہ 180 (C) کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں ۔

180 (7) (C). A member shall not raise a point of order—

when a question on any motion is being put to the Assembly ;

اس وقت جو بھی کوئی بحث ہو رہی ہوگی یا کوئی بھی پوائنٹ آف آرڈر ہوگا allow نہیں کیا جائے گا ۔

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان ۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ یہ تو زمین و آسمان کا فرق ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ قاعدہ ۱۸۰ کی سب کلاز (۵) کہتی ہے ۔

No discussion or debate shall be allowed on any point of order but the Speaker may, if he thinks fit, hear member before having his decision.

یہ سپیکر صاحب کی discretion ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ قاعدہ میں یہ بات بالکل واضح ہے ۔

No discussion or debate shall be allowed on any point of order.

پوائنٹ آف آرڈر پر debate نہیں ہو سکتی ۔ لیکن میں نے اس کو oppose کیا ہے کہ اس کو بل کا حصہ نہ بنایا جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میری مودبانہ گذارش ہے کہ ہاؤس کی کارروائی کو آگے بڑھایا جائے اس پوائنٹ کو التوا میں رکھ لیا جائے اس کا فیصلہ بعد میں کر دیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک یہ تھی کہ اس کلاز کو حذف کیا جائے یہ صرف ایوان کا وقت ضائع کرنے کی بات ہے اور کچھ نہیں ۔

Sheikh Aziz Ahmad - Sir I draw your attention to Rule 81 of the Rules of Procedure .

Notwithstanding anything contained in these rules, when a motion that a Bill be taken into consideration has been passed, the Speaker

shall each clause of the Bill separately and in respect of each such clause a motion shall be deemed to have been made that the said clause do stand part of the Bill.

مسٹر سپیکر - یہ تو وہی بات ہے جس کا یہ جھگڑا ہے اس میں ہے کہ :

Notwithstanding anything contained in these rules, when a motion that a Bill be taken into consideration has been passed.....

جب وہ تحریک پاس ہو جائے گی اس وقت یہ کہنا پڑیگا ۔

that the said clause do stand part of the Bill.

An Introduction to the Procedure of the House of Commons by Campion, page 207 :

By custom, and also by courtesy, one of the traditional methods of defeating a Bill is almost always employed.

(a) An amendment may be moved to read the Bill "upon this day six months"

and

(b) What is called a 'reasoned amendment may be moved

setting out the grounds on which the Bill should be refused a second be refused a second reading.....

By amendment ہی اس کی مخالفت ہو سکتی ہے ۔

and not otherwise, But still I will give my considered ruling. It will take some time. For the time being, I rely on this position that the second stage can only be opposed by moving an amendment.

سید ثابش الوری ۔ رول بعد میں دیکھ لیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۸ مسودہ قانون کا جزو قرار دی جائے ۔

(تحریک نظور کی گئی)

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ..... گنتی کی گئی ..... ایوان میں کورم پورا ہے ۔

اب مسودہ قانون کی ضمن ۹ زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خاں اپنی ترمیم پیش کریں گے ۔

ضمن ۹

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون ہذا کی ضمن ۹ کو حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی ہے :

کہ مسودہ قانون ہذا کی ضمن ۹ کو حذف کر دیا جائے ۔

وزیر اوقاف و نوآبادیات ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, I move an amendment.

> That for para (i) of Clause 9 of the Bill, the following be substitued namely :—
>
> (i) the market value of the land to be determined on the basis of last one year's average sale price of land in the locality, preceding the date of notification under section 4 (i) ;
>
> Provided that the rate of compen-

sation shall be determined by the Collector and shall be fair and adequate keeping in view the market value determined as above ;

Mr Speaker : Amendment moved is :—

That for para (i) of Clause 9 of the Bill, the following be substituted, namely :—

(i) the market value of the land to be determined on the basis of last one year's average sale price of land in the locality, preceding the date of notification under Section 4 (i) ;

Provided that the rate of compensation shall be determined by the Collector and shall be fair and adequate keeping in view the market value determined as above ;

وزیر اوقاف ونوآبادیات ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Taj Muhammad Khanzada : Sir, I agree with the principles and spirit enacted in this Acquisition of Land Bill before the House. All I request of the public representatives is a fair and just price to all those who may be a party to this land in the larger interest of the country. The compensation fixed under this clause of Rs. 20,000/- (maximum) per acre with a retrospective effect of 15 years from the date of

ownership in 1971, certainly is not justice cut is most highly arbitrary in every sense of the law and justice.

Sir, I am conscious of the fact that there are wiser counsels and wiser friends, but a solitary voice trying to bring it in line with justice should be heard.

Sir, there is a very famous English proverb - if it is unparliamentary I withdraw it before quoting :—

> Seeth thou a man wise in his own conceit, there is more hape of a fool than of him.

Sir, I am not quoting anybody by name but is a general English proverb. I have no intention to attribute it to anyone individually or collectively. But is says that nobody can artribute all the wisdom to himself either singularly or collectively. Wisdom even if it comes from those with whom you may not agree should certainly be taken into consideration in doing justice to the third party.

Sir, as I explained the other day, the Government policy itself is that if you deposit money or invest money in Defence Saving Certificates, Post Office Saving Certificates, etc. in seven years that money is doubled. So Sir, ... (Interruption).

Mr. Speaker : Order please.

Minister for Irrigation : Sir, is he relevant ?

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, I would request that while I am speaking and I am in possession of the floor

of the House no interruptions should be allowed for the sake of interruption.

Sheikh Aziz Ahmed : With your permission Sir, the Hon'ble Member May be asked to remain within the scope of the amendment.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, if is not unparliamentary, may I suggest that there should be a superannuation age for this House also.

Mr. Speaker : Sush things are not called for.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I said, "if is not unparliamentary" I withdraw it if you so desire.

Minister for Irrigation : What about you ?

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I will reach that age soon. Sir, I am discussing the very policy which the Goverment is announcing everyday on Radio and T.V. asking the people of Pakistan to invest money so that it will double itself in seven years. It is on the same analogy that I am seeking your sympathy and your help. I am very conscious of the fact that whatever I may say can be steam-rolled but I seek your indulgence to listen to me, to give me a patient hearing.

Sir, a person who, 15 years ago, bought a piece of property, which may be land well, I call the Defence Saving Certificates or any other commodity, a property ; I put land in the same category of properties as other things - why should his investment in land be discriminated against when other properties have enhanced by 100% or 200% in value since the last 10 to 15 years. Sir, I would invite your atten-

tion to the very commodities which are in daily use of all of us. Their prices have gone up. I do not lay the blame at the door of the present Government, but this is an acknowledged phenomenon all over the world that the prices of commodities are rising high. There is inflation. The prices are going up. Sir I would like to invite the attention of this House to the value of of Rs. 20,000/- 15 years ago and I would like them to think in terms of that valuation today. How under this Act you will be giving him Rs. 2,000/. more on a land worth Rs. 20,000/- 15 years ago? Sir, I ask you to search your heart. Do call this justice ?

Sir, do not, under the shelter of justice, under the shelter of your trying to help the less fortunate people in this country by providing them shelter, try to rob the people of their property and then provide shelter for them. Sir, I am only asking for a fair assessment of the prices. I am not standing in the way of the present Gavernment or the future Government or the past Government in implementing policies of making this State a welfare State. Sir I am sure that there is not a single person sittig on these benches who does not share your views.

Mr. Speaker : Please restrict yourself to the present amendment.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Sir, I say that a provision of Rs. 20,000/- per acre as the maximum compensation, for 10% enhancement on a property which has been purchased 15 years, is not only arbitrary but also unjust.

Sir, the other thing is you have ssid that average price will be that of ideal. Sir why doesn't it. If our belief is that the law must apply for everything on an equitable basis.

irrespective of colour, cread, property and indivldual, whether he is here or whether he is there, or where-ever he may be, then if today we are revising the price of rice, we are revising the price of sugar-cane, we are revising the price of wheat, we are revising the price of everything alse in the market, why are we being so hard on the persons who may have owned a piece of land which happens to be near a town.

میاں منظور احمد موہل - پوائنٹ آف آرڈر - معزز ممبر irrelevant گفتگو کر رہے ہیں - ان کو four-walls کے اندر رہنا چاہیے -

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, I am not within the four walls, but I am within this half a shoe of the horse shoe in which you are also sitting. Sir I am within the tenats of constitution I am within my right to dilate on all facts so that I can If you don't listen to me .. ...

سید کاظم علی شاہ کرمانی - پوائنٹ آف آرڈر - آپ کا حق یہ ہے کہ آپ اپنی امنڈمنٹ پر بولیں -

Mr. Speaker : Please don't address him . He has been so informed.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I hope he will take guidance for future. Sir, all I ask you in the end is, please give it a cool and thoughtful consideration, and if you still feel that you want to act as you are doing, you are welcome. You can pass it; you can steam roll it; you can destroy it ; you can make the law for whatever you want ; you can call a man a woman and a woman a man according to this law.

وزیر اوقاف - جناب سپیکر - آپ کی اجازت سے میں صرف دو فقرے

عرض کرنا چاہتا ہوں جو بل ہم نے ہاؤس میں پیش کیا ہے اور جو کلاز زیر بحث ہے ۔ اس پر جناب خانزادہ صاحب نے بڑا اعتراض کیا ہے ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ میں نے امنڈمنٹ دی ہے ۔ اعتراض نہیں کیا ۔ میں پاس کرنے میں آپ کے ساتھ ہوں ۔

وزیر اوقاف ۔ جناب والا ۔ یہ پہلا انقلابی قدم ہے جو آپ یہ ایوان اٹھا رہا ۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ جن لوگوں کی اتنی زمینیں ہیں آپ ان کو بیس ہزار روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے کیوں دے رہے ہیں ۔ انہیں market value کیوں نہیں دے رہے اور پندرہ سال پہلے کی قیمت کیوں دے رہے ہیں جب کہ اتنی inflation ہو رہی ہے اور قیمتیں بڑھ گئی ہیں ۔ میں فاضل ممبر کو آپ کی وساطت سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ لوگ جو بڑی بڑی زمینوں کے مالک ہیں انہوں نے غریبوں کا خون چوسا ہے ، ہم وہ خون واپس وصول کرنا چاہتے ہیں ، اس لئے یہ انقلابی قدم ہے ان غریبوں کے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ وہ آپ کی تجوریوں کو اب بھی بھر سکیں ۔ ہم غریبوں کو یہ زمینیں دینا چاہتے ہیں اور اس میں اس امنڈمنٹ کی ہر زور مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

That for para (i) of Clause 9 of the Bill the following be substituted, namely :—

(i) The market value of the land to be determined on the basis of last one year's average sale price of

land in locality, preceding the date of notification under section 4 (i) :

Provided that the rate of compensation shall be determined by the Collector and shall be fair and adequate keeping in view the market value determined as above :

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

Mr Taj Mohammad Khanzada : Sir, I bow before the majority.

مسٹر سپیکر ۔ کارروائی کا وقت ۹ بجے تک مقرر ہوا تھا ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ۹ بجے کا فیصلہ ہوا ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ اجلاس کا وقت دس بجے تک بڑھا دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ فی الحال ایوان کا وقت پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے ۔ ۹-۱۵ بجے اگر کوئی موشن آئی تو اس پر غور کیا جائے گا اب حاجی صاحب اپنی ترمیم پر غور کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کلاز ۹ مندرجہ ذیل الفاظ پر مشتمل ہے :

قانون ہذا کے تحت حاصل کردہ اراضی کے
لیے معاوضہ دیتے اور رقم کا تعین کرتے

وقت کلکٹر مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھے گا :

(اول) اس اراضی کی موجودہ مالیت جس کا تعین دفعہ ۳ (۱) کے تحت جاری کردہ اعلان کی تاریخ سے قبل ایسے ہی عمل وقوع میں واقع اور ایسے ہی استعمال میں لائی گئی اراضی کی قیمت فروخت کی پانچ سالہ اوسط کی بنا پر ہو گا ۔ مگر شرط یہ ہے کہ کلکٹر کی جانب سے اس طور تعین کردہ زیادہ سے زیادہ شرح معاوضہ بیس ہزار روپے فی ایکڑ سے متجاوز نہ ہوگی ۔

(دوم) نقصان جو متعلقہ شخص کو بے دخلی کے باعث اراضی پر کھڑی فصلوں یا درختوں کی وجہ سے پہنچا ہو ۔

(سوم) نقصان اگر کوئی ہو جو مذکورہ اراضی کے قبضے میں لیتے وقت اس اراضی کو دیگر اراضی سے علیحدہ کر دینے کی وجہ سے متعلقہ شخص کو پہنچا ہو ۔

(چہارم) نقصان اگر کوئی ہو جو مذکورہ
اراضی کے قبضے میں لینے کے وقت
متعلقہ شخص کو اس وجہ سے
پہنچا ہو کہ حصول اراضی کے
باعث اس کی منقولہ یا غیر منقولہ
جائیداد پر کسی دیگر طریق پر یا
اس کی آمدن پر مضر اثر پڑا ہے ۔

سردار صغیر احمد - پوائنٹ آف آرڈر - میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جب ہم کلاز ۸ پاس کر چکے ہیں تو یہ ترمیم کہ کلاز ۹ کو حذف کر دیا جائے - اس سے کلاز ۸ کا مقصد فوت ہو جاتا ہے - اسلئے اس ترمیم پر غور نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ یہ substitute کرنے کی ترمیم لے دیں - یہ ترمیم تو از خود redundant ہو چکی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - کلاز ۹ ایوان میں پڑھ رہا ہے -

(پنجم) اگر اراضی کے حصول کے نتیجے میں متعلقہ شخص اپنی
اقامت گاہ یا کاروبار کی جگہ بدلنے پر مجبور ہوا ہو تو
وہ معقول اخراجات ، اگر کوئی ہوں ، جو ایسی تبدیلی
سے متعلقہ ہوں - اور

(ششم) ایسی اراضی جو قانون ہذا کے نفاذ سے فوراً قبل پندرہ

سال کے دوران سرکاری اراضی یا متروکہ اراضی تھی
یا جسے قانون حصول اراضی مصدرہ ۱۸۹۴ء کے تحت
حاصل کیا گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر - سردار صغیر احمد صاحب کا اعتراض تو ٹھیک ہے ۔ کلاز ۹ میں guiding Principles دیے ہوئے ہیں ۔ کلاز ۸ آپ منظور کر چکے ہیں ۔ کلاز ۹ کے مطابق price determine کی جائے گی ۔

So this amendment is inconsistent with what has been passed earlier. Now can it be taken up now ?

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا ۔ میں نے کلاز ۸ کو بھی deletion کے لئے recommend کیا تھا ۔

مسٹر سپیکر - کلاز ۸ منظور ہو چکی ہے جو معاوضہ ادا کرنے کے متعلق ہے ۔ معاوضہ کلاز ۹ اور ۱۰ کے مطابق ادا ہوگا ۔

There has to be a clause which deals with compensation How can it now be deleted ? There can be an amendment. It can also be substituted but its deletion is inconsistent with what this House has already passed.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا - جناب کو یہ اچھی طرح علم ہے کہ یہ سیکنڈ ریڈنگ ہے باوجود اس کے کہ آپ ساری کلاززز منظور کر دیں - اس کے بعد اگر تھرڈ ریڈنگ منظور نہ ہو تو وہ بل ختم ہو جاتا ہے ۔ ابھی تو آپ نے ۸ کلاززز پاس کی ہیں ۔

مسٹر سپیکر - تیسری خواندگی میں بل as a whole ختم ہوتا ہے رولز میں دیا گیا گیا ہے کہ جو ہاؤس پہلے فیصلہ کر چکا ہو اس سے inconsistent amendments پیش کرنے کی اجازت نہیں -

Rule 170 of the Rules of Procedure says —

> The Speaker may put amendments in such order as he may think fit :
>
> Provided that the Speaker may refuse to put an amendment which, in his opinion, is frivolous, inconsistent or meaningless."

Therefore, it is inconsistent.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں اسے واپس لیتا ہوں - آگے بھی ترمیم نمبر ۲۹ ہی ہے -

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان - ترمیم نمبر ۲۹ پیش کریں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں ترمیم پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون ھذا کی ضمن ۹ کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے - یعنی —

۹ ۔ قانون ھذا کے تحت حاصل کردہ اراضی کے لئے معاوضہ کی رقم کا تعین کرتے وقت کلکٹر مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھے گا—

(اول) اس اراضی کی موجودہ مالیت یعنی دفعہ ۴ (۱) کے تحت جاری کردہ اعلان کی تاریخ سے قبل ایسے ھی محل وقوع میں واقع اور ایسے ہی استعمال میں لائی گئی اراضی کی قیمت فروخت کی ایک سالہ اوسط کی بناء پر ہوگا ۔

مگر شرط یہ ہے کہ سال یکم جولائی تا ۳۰ جون شمار کیا جائے گا

(دوم) اس اراضی کی تعین کردہ رقم قبضہ اراضی حاصل کرنے سے قبل ادا کر دی جائے گی ۔

(سوم) قانون ھذا کے تحت ایسی اراضی حاصل کی جائے گی جو رھائشی مقاصد کے لئے استعمال نہ ہو رہی ہو یا جس میں پھل دار باغات نہ ہوں ۔

(چہارم) ایسے مالکان اراضی جن کی سالم شہری اراضی ایک ایکڑ سے متجاوز نہ ہوگی اور دیہی اراضی

ساڑھے بارہ ایکڑ سے زائد نہ ہوگی کی اراضی
بدون رضامندی مالک حاصل نہیں کی
جائے گی -

پنجم) نقصان جو متعلقہ شخص کو بے دخلی کے
باعث اراضی پر کھڑی فصلوں یا درختوں کی
وجہ سے پہنچا ہو -

(ششم) نقصان اگر کوئی ہو جو مذکورہ اراضی کو
قبضہ میں لینے کے وقت اس اراضی کو دیگر
اراضی سے علیحدہ کر دینے کی وجہ سے متعلقہ
شخص کو پہنچا ہو -

(ہفتم) نقصان اگر کوئی ہو جو مذکورہ اراضی کے
قبضہ میں لینے کے وقت متعلقہ شخص کو اس
وجہ سے پہنچا ہو کہ حصول اراضی کے باعث
اس کی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد پر کسی
دیگر طریق پر یا اس کی آمدنی پر مضر اثر
پڑا ہو -

Mr Speaker. Amendment moved is :

That for Clause 9 of the Bill, the following be substituted, namely :

9. In determining the amount of compen

sation to be awarded for land acquired under this Act, the Collector shall take into considerations :

(i) the market value of the land to be determined on the basis of one year average sale price of the land similarly situated and put to similar use proceding the date of notification under section 4(1) :

Provided that for the purposes of this section year shall be counted from 1st day of July to 30th June ;

(ii) the amount of compensation determined for the land so acquired shall be paid to its owner before taking possession thereof ;

(iii) only such land shall be acquired under the provisions of this Act, which is not being used for residential or orchard growing purposes ;

(iv) no land of a person shall be acquired without his consent, if he does not possess more than one acre of compact land in urban area or more than 12½ acres of land in rural area ;

(vi) the damage, if any, sustained, in the form of standing crops or trees on the land, by the person interested, as a result of disposession from the land ;

(vi) the damage, if any, sustained by the person interested at the time of taking possession of land by reason of severing such land from the other land ;

(vii) the damage, if any, sustained by the person interested at the time of the taking possession of the land, by reason of the aquisition injuriously affecting his other property, movable or immoveable, in any other manner or his earnings.

مسٹر سپیکر ۔ اسی نوعیت کی علامہ رحمت اللہ ارشد اور مخدوم زادہ سید حسن محمود کی بھی ترامیم ہیں ۔ حاجی صاحب آپ اس پر کتنا وقت لیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کم سے کم وقت لینے کی کوشش کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ سات آٹھ منٹ میں تقریر ختم کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ ہاؤس ملتوی کر دیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں نے زیادہ ہی وقت لینا ہے - آپ کل تک کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی فرما دیں -

مسٹر سپیکر - اب ایوان کی کارروائی ۲۸ فروری ۱۹۷۳ء ۹ بجے صبح تک کیلئے ملتوی کی جاتی ہے -

(اسمبلی کا اجلاس ۲۸ فروری ۱۹۷۳ء بروز بدھ ۹ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا) -

---